

اِنَّمَا شَفَاءُ الْعِلْمِ السُّؤَالُ

آپ کے مسائل

اور ان کا حل

اضافہ و تخریج شدہ ایڈیشن

جلد سوم

وضو کے مسائل، پانی کے احکام
غسل کے مسائل، تیمم، موزوں
پر مسح، حیض و نفاس، پاکی سے
متعلق عورتوں کے مسائل
ناخن پالش، نجاست، اور پاکی
کے مسائل، دُعا و اذکار، نماز کے
مسائل، اذان اور اقامت
مسجد کے مسائل، شرائط نماز
معذور کے احکام، قضا نمازیں
نماز وتر، سنت نمازوں کی ادائیگی



حضرت مولانا

محمد یوسف لدھیانوی شہید

ترتیب و تخریج

حضرت مولانا سعید احمد جلالپوری شہید



مکتبہ لدھیانوی

إِنَّمَا شَفَاءُ الْعِلْمِ الْإِسْلَامِيُّ (الحديث)

لامی کی شفا سوال کرنے میں ہے

آپ کے مسائل

♦ اور ان کا حل

اضافہ و تخریج شدہ ایڈیشن

حضرت مولانا

محمد یوسف لدھیانوی شہید

ترتیب و تخریج

حضرت مولانا سعید احمد جلالپوری شہید

مکتبہ لدھیانوی

18- سلام کتب مارکیٹ بنوری ٹاؤن کراچی، دفتر ختم نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

0321-2115502, 0321-2115595, 02134130020

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

یہ کتاب یا اس کا کوئی حصہ کسی بھی شکل میں ادارہ کی پیشگی تحریری اجازت کے بغیر شائع نہیں کیا جاسکتا۔

کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر 11718

نام کتاب	: آپ کے مسائل اور ان کا حل
مصنف	: حضرت مولانا محمد یونس لدھیانوی شہید
ترتیب و تخریج	: حضرت مولانا سعید احمد جلالپوری شہید
قانونی مشیر	: منظور احمد میورا جیوت (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)
طبع اول	: ۱۹۸۹ء
اضافہ و تخریج شدہ ایڈیشن	: مئی ۲۰۱۱ء
کمپوزنگ	: محمد عامر صدیقی
پرینٹنگ	: شمس پرینٹنگ پریس

مکتبہ لدھیانوی

18 - سلام کتب مارکیٹ بنوری ٹاؤن کراچی
دفتر تم نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

0321-2115502, 0321-2115595, 02134130020

فہرست

وضو کے مسائل

- ۶۳..... غسل سے پہلے وضو کرنے کی تفصیل
- ۶۴..... نہانے کے بعد وضو غیر ضروری ہے
- ۶۴..... غسل کرنے سے وضو ہو جائے گا
- ۶۴..... غسل کے دوران وضو کر لیا تو دوبارہ وضو کی ضرورت نہیں
- ۶۵..... صرف غسل کر لیا تو کیا نماز پڑھ سکتا ہے؟
- ۶۵..... جمعہ کی نماز کے لئے غسل کے بعد وضو کرنا
- ۶۵..... وضو میں نیت شرط نہیں
- ۶۶..... بغیر وضو کے محض نیت سے وضو نہیں ہوتا
- ۶۶..... اعضائے وضو کا تین بار دھونا کامل سنت ہے
- ۶۶..... وضو میں ہر عضو کو تین بار سے زیادہ دھونا
- ۶۷..... کیا وضو میں اعضاء دھونے کی ترتیب ضروری ہے؟
- ۶۷..... گھنی داڑھی کو اندر سے دھونا ضروری نہیں، صرف خلال کافی ہے
- ۶۸..... آبِ زمزم سے وضو اور غسل کرنا
- ۶۸..... پہلے وضو سے نماز پڑھے بغیر دوبارہ وضو کرنا مکروہ ہے
- ۶۹..... ایک وضو سے کئی عبادات
- ۷۰..... ایک وضو سے کئی نمازیں
- ۷۰..... پاکی کے لئے کئے گئے وضو سے نماز پڑھنا
- ۷۰..... قرآن مجید کی تلاوت کے لئے کئے ہوئے وضو سے نماز پڑھنا
- ۷۰..... وضو پر وضو کرتے ہوئے ادھورا چھوڑنے والے کی نماز

- ۷۰..... کیا نماز جنازہ والے وضو سے دوسری نمازیں پڑھ سکتے ہیں؟
- ۷۱..... غسل کے دوران وضو ٹوٹ جانا
- ۷۱..... جس غسل خانے میں پیشاب کیا ہو، اس میں وضو
- ۷۱..... جس غسل خانے میں پیشاب کیا جاتا ہو، اس میں وضو
- ۷۱..... غسل خانے میں وضو
- ۷۲..... گرم پانی سے وضو کرنا
- ۷۲..... گرم پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں
- ۷۲..... پلکوں یا ناک کا میل پڑنے والے پانی سے وضو
- ۷۲..... دوران وضو کسی حصے کا خشک رہ جانا
- ۷۳..... وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو جائز ہے
- ۷۳..... مستعمل پانی سے وضو
- ۷۳..... بوجہ عذر کھڑے ہو کر وضو کرنا
- ۷۴..... کھڑے ہو کر بیسن میں وضو کرنا
- ۷۴..... کپڑے خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو کھڑے ہو کر وضو کرنا
- ۷۴..... قرآن مجید کی جلد سازی کے لئے وضو
- ۷۵..... وضو کرنے کے بعد ہاتھ منہ پونچھنا
- ۷۵..... وضو کے بعد اعضا پر لگا پانی پاک ہے
- ۷۵..... وضو سے پہلے اور کھانے کے بعد مسواک کرنا
- ۷۶..... مسواک کرنا خواتین کے لئے بھی سنت ہے
- ۷۶..... وضو کے بعد عین نماز سے پہلے مسواک کرنا کیسا ہے؟
- ۷۷..... سنت کا ثواب مسواک ہی سے ملے گا
- ۷۷..... کیا ٹوتھ برش مسواک کی سنت کا بدل ہے؟
- ۷۸..... وگ کا استعمال اور وضو
- ۷۸..... مصنوعی بالوں پر مسح کرنا
- ۷۹..... رات کو سوتے وقت وضو کرنا افضل ہے
- ۷۹..... مسح کرتے وقت شہادت کی انگلی، انگوٹھے کا بالوں سے چھو جانا

- ۷۹..... ہاتھ پر چوٹ لگی ہو تو کیا وضو کریں یا تیمم؟
- ۸۰..... ناخنوں میں مٹی، آٹا یا اور چیز ہو تو وضو کا حکم
- ۸۰..... مصنوعی ہاتھ کے ساتھ وضو کس طرح کریں؟
- ۸۱..... ہاتھوں کی انگلیوں میں خلال کب کریں؟

جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

- ۸۲..... زخم سے خون نکلنے پر وضو کی تفصیل
- ۸۲..... دانت سے خون نکلنے پر کب وضو ٹوٹے گا
- ۸۳..... دانت سے خون نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے
- ۸۳..... اگر پاؤں میں کاٹا چھب جانے سے خون نکل آئے تو وضو کا کیا حکم ہے؟
- ۸۳..... ہوا خارج ہونے پر صرف وضو کرے استنجا نہیں
- ۸۴..... وضو کرنے کے بعد ریاخ خارج ہو جائے تو وضو کرے یا تیمم؟
- ۸۴..... وضو کے درمیان ریح خارج ہو یا خون نکلے تو دوبارہ وضو کرے
- ۸۴..... گیس (ریح) خارج ہو تو وضو ٹوٹ گیا
- ۸۴..... کبھی کبھی پیشاب کے قطرے نکلنے والے کے وضو کا حکم
- ۸۵..... پیشاب کا قطرہ نکلتا محسوس ہو تو وضو کا حکم
- ۸۵..... نکسیر سے وضو ٹوٹ جاتا ہے
- ۸۵..... دھکتی آنکھ سے نجس پانی نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

جن چیزوں سے وضو نہیں ٹوٹتا

- ۸۶..... لیٹنے یا ٹیک لگانے سے وضو کا حکم
- ۸۶..... بوسہ لینے سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں؟
- ۸۶..... کپڑے بدلنے اور اپنا سراپادیکھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا
- ۸۷..... برہنہ بچے کو دیکھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا
- ۸۷..... برہنہ تصویر دیکھنے کا وضو پر اثر
- ۸۷..... پاجامہ گھٹنے سے اوپر کرنا گناہ ہے، لیکن وضو نہیں ٹوٹتا
- ۸۷..... کسی حصہ بدن کے برہنہ ہونے سے وضو نہیں ٹوٹتا

- ۸۷..... ننگا ہونے یا مخصوص جگہ ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا
- ۸۸..... جوتے پہننے سے دوبارہ وضو لازم نہیں
- ۸۸..... شرم گاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا
- ۸۸..... کھانا کھانے یا برہنہ ہونے سے وضو نہیں ٹوٹتا
- ۸۹..... مرد و عورت کے ستر کا معائنہ کرنے والے ڈاکٹر کے وضو کا حکم
- ۸۹..... دورانِ غسل ستر پر نظر پڑنے سے غسل اور وضو کا حکم
- ۸۹..... کپڑے تبدیل کرنے کا وضو پر اثر
- ۸۹..... غیر محرم کو دیکھنے کا وضو پر اثر
- ۹۰..... وضو کر کے کسی ایسی چیز کو دیکھ لے جو حرام ہے تو وضو نہیں ٹوٹے گا
- ۹۰..... کیا دوپٹہ یا چادر اتارنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟
- ۹۰..... آگ پر پکی ہوئی یا گرم چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا
- ۹۰..... با وضو حقہ، بیڑی، سگریٹ، پان استعمال کر کے نماز پڑھنا
- ۹۱..... سگریٹ نوشی اور ٹیلی ویژن، ریڈیو دیکھنے سننے کا وضو پر اثر
- ۹۱..... آئینہ یا ٹی وی دیکھنے کا وضو پر اثر
- ۹۱..... آئینہ دیکھنے، کنگھی کرنے کا وضو پر اثر
- ۹۱..... ٹی وی، ڈش، ہنگی تصاویر دیکھنے کا وضو پر اثر
- ۹۲..... با وضو آدمی سگریٹ، نسوار استعمال کر لے تو کیا وضو ٹوٹ جاتا ہے؟
- ۹۲..... گڑ یا دیکھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا
- ۹۲..... ناخنوں میں میل ہونے پر بھی وضو ہو جاتا ہے
- ۹۳..... کان کا میل نکالنے سے وضو نہیں ٹوٹتا
- ۹۳..... بال بنوانے، ناخن کٹوانے سے وضو نہیں ٹوٹتا
- ۹۳..... سر یا داڑھی پر مہندی ہو تو وضو کا حکم
- ۹۳..... بچے کو دودھ پلانے سے وضو نہیں ٹوٹتا
- ۹۴..... دانت میں چاندی بھری ہونے پر غسل اور وضو
- ۹۴..... مصنوعی دانت کے ساتھ وضو
- ۹۴..... وضو کے وقت عورت کے سر کا نگار ہنا

- ۹۴..... سرخی، پاؤڈر، کریم لگا کر وضو کرنا
- ۹۵..... جسم پر تیل، کریم یا وسیلین لگی ہو تو وضو کا حکم
- ۹۵..... ہاتھوں اور پاؤں کے بالوں کو پلچ کرنے والی کا وضو اور نماز
- ۹۵..... نماز کے بعد ہاتھ پر آٹا وغیرہ کے ذرات دیکھے تو کیا دوبارہ وضو کرے؟
- ۹۵..... پرفیوم کے بعد وضو جائز ہے
- ۹۵..... ہاتھ پر ایلفی سلوشن لگا ہو تو وضو کا شرعی حکم
- ۹۶..... کنٹیکٹ لینسر لگوانے کی صورت میں وضو کا حکم
- ۹۶..... سینٹ اور وضو
- ۹۶..... وضو کے درمیان سلام کا جواب دینا
- ۹۷..... وضو کے دوران بات چیت کرنا، اذان کا جواب دینا
- ۹۷..... وضو کرنے کے بعد منہ ہاتھ صاف کرنا

پانی کے احکام

- ۹۸..... سمندر کا پانی ناپاک نہیں ہوتا
- ۹۸..... کنویں کے جراثیم آلودہ پانی کا حکم
- ۹۸..... چشمے کا بہتا پانی پاک ہے جبکہ اس سے سؤر وغیرہ جانور پیتے ہوں
- ۹۹..... کنویں میں پیشاب گرنے سے کنواں ناپاک ہو جاتا ہے
- ۹۹..... گٹر لائن کی آمیزش اور بد بو والے پانی کا استعمال
- ۱۰۰..... ناپاک گندہ پانی صاف شفاف بنا دینے سے پاک نہیں ہوتا
- ۱۰۰..... ناپاک چھینٹے والے لوٹے کو پاک کرنا
- ۱۰۰..... سڑکوں پر کھڑے بارش کے پانی کے چھینٹے پڑ جائیں تو کیا حکم ہے؟
- ۱۰۰..... بارش کے پانی کے چھینٹے
- ۱۰۱..... ٹینکی میں پرندہ گر کر پھول جائے تو کتنے دن کی نمازیں لوٹائی جائیں؟
- ۱۰۱..... ناپاک کنویں کا پانی استعمال کرنا
- ۱۰۲..... کنویں میں گر کر آدمی مر جائے تو کیسے پاک ہوگا؟
- ۱۰۲..... جوتا پانی کی ٹینکی میں گر جائے تو پانی کا حکم

غسل کے مسائل

- ۱۰۳..... غسل کا طریقہ
- ۱۰۳..... مسنون وضو کے بعد غسل
- ۱۰۵..... غسل میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا پاک ہونے کے لئے شرط ہے
- ۱۰۵..... غسل، وضو میں کوئی جگہ خشک رہ جائے تو غسل وضو کا حکم
- ۱۰۵..... کیا غسل میں غرغره کرنا، ناک میں پانی ڈالنا ضروری ہے؟
- ۱۰۶..... غسل کے آخر میں کلی اور غرارے کرنا یاد آئے
- ۱۰۶..... خلاف سنت غسل سے پاکی
- ۱۰۶..... رمضان میں غرارہ اور ناک میں پانی ڈالے بغیر غسل کرنا
- ۱۰۷..... غسل کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر، کھلے میدان میں غسل
- ۱۰۷..... جائگہ پہن کر غسل اور وضو کرنا
- ۱۰۷..... گہرے اور جاری پانی میں غوطہ لگانے سے پاکی
- ۱۰۸..... حیض کے بعد پاک ہونے کے لئے کیا کرے؟
- ۱۰۸..... عورت کو تمام بالوں کا دھونا ضروری ہے
- ۱۰۸..... پیتل کے دانت کے ساتھ غسل اور وضو صحیح ہے
- ۱۰۹..... چاندی سے داڑھ کی بھروائی کروانے والے کا غسل
- ۱۰۹..... دانت بھروانے سے صحیح غسل میں زکاوٹ نہیں
- ۱۰۹..... دانتوں پر کسی دھات کا خول ہو تو غسل کا جواز
- ۱۱۰..... فکس لگے ہوئے دانت، مصالحو بھروائی والے دانت ہوں تو غسل
- ۱۱۰..... دانت پر خول چڑھا ہوا ہو تو غسل وضو کا حکم
- ۱۱۰..... مصنوعی بال اور غسل
- ۱۱۲..... مہندی کے رنگ کے باوجود غسل ہو جاتا ہے
- ۱۱۲..... کیا خضاب لگانے والے کا غسل ہو جاتا ہے؟
- ۱۱۲..... غسل جنابت کرتے وقت چھینٹے پانی میں گر گئے تو وہ ناپاک نہیں ہوا
- ۱۱۳..... پانی کی بالٹی میں غسل کے وقت چھینٹے پڑ جائیں تو پانی کا حکم

- ۱۱۳..... ایچ باتھ روم میں غسل سے پاکی
- ۱۱۳..... ٹرین میں غسل کیسے کریں؟
- ۱۱۴..... ضرورت سے زیادہ پانی استعمال کرنا مکروہ ہے
- ۱۱۴..... پانی میں سونا ڈال کر نہانا
- ۱۱۵..... قضائے حاجت اور غسل کے وقت کس طرف منہ کرے؟
- ۱۱۵..... جنابت کی حالت میں وضو کر کے کھانا بہتر ہے
- ۱۱۵..... حالت جنابت میں کھانے پینے کی اجازت
- ۱۱۶..... غسل کی حاجت ہو تو روزہ رکھنا اور کھانا پینا
- ۱۱۶..... غسل جنابت میں تاخیر کرنا
- ۱۱۶..... کیا غسل جنابت کے بغیر سونا جائز ہے؟
- ۱۱۷..... واجب غسل میں تاخیر کرنا
- ۱۱۷..... غسل نہ کرنے میں دفتری مشغولیت کا عذر قابل قبول نہیں
- ۱۱۷..... غسل اور وضو میں شک کی کثرت
- ۱۱۸..... غسل جنابت کے بعد پہلے والے کپڑے پہننا
- ۱۱۸..... غسل کے بعد پانی خشک کئے بغیر نماز پڑھنا
- ۱۱۸..... ناپاکی میں ناخن اور بال کا ثنا مکروہ ہے
- ۱۱۸..... ناپاکی میں استعمال کئے گئے کپڑوں، برتنوں وغیرہ کا حکم
- ۱۱۸..... جنابت کی حالت میں ملنا جلنا اور سلام کا جواب
- ۱۱۹..... حالت جنابت میں حدیث، اسلامی واقعہ سنانا، اللہ کا نام لینا
- ۱۱۹..... ننگے بدن غسل کرنے والی بات کر لے تو غسل جائز ہے
- ۱۱۹..... کیا مرد برہنہ غسل کر سکتا ہے؟
- ۱۲۰..... نہانے کے دوران کلمہ پڑھنا
- ۱۲۰..... زیر ناف بال کہاں تک موٹنا چاہئیں؟
- ۱۲۰..... غیر ضروری بال کتنی دیر بعد صاف کریں؟
- ۱۲۰..... ہر ہفتہ صفائی افضل ہے
- ۱۲۱..... سینے کے بال بلیڈ سے صاف کرنا

- ۱۲۱..... پنڈلیوں اور رانوں کے بال خود صاف کرنا یا تائی سے صاف کروانا
۱۲۱..... کٹے ہوئے بال پاک ہوتے ہیں

کن چیزوں سے غسل واجب ہو جاتا ہے اور کن سے نہیں؟

- ۱۲۲..... سونے میں ناپاک ہو جانے کے بعد غسل
۱۲۲..... ہم بستری کے بعد غسل جنابت مرد، عورت دونوں پر واجب ہے
۱۲۲..... خواب میں خود کو ناپاک دیکھنا
۱۲۳..... اینا کے عمل سے غسل واجب نہیں
۱۲۳..... لاش کی ڈاکٹری چیر پھاڑ کرنے سے غسل لازم نہیں
۱۲۳..... عورت کو بچہ پیدا ہونے پر غسل فرض نہیں
۱۲۴..... سیلان الرحم والی پر غسل واجب نہیں
۱۲۴..... مذی کے اخراج والا شخص کیا کرے؟
۱۲۴..... پیشاب کے ساتھ قطرے خارج ہونے پر غسل واجب نہیں
۱۲۵..... وضو یا غسل کے بعد پیشاب کا قطرہ آنے پر وضو دوبارہ کریں، غسل نہیں
۱۲۵..... اگر غسل کے بعد منی یا پیشاب کا قطرہ آجائے تو کیا غسل واجب ہے؟

تیمم

- ۱۲۶..... پانی نہ ملنے پر تیمم کیوں؟
۱۲۶..... تیمم کرنا کب جائز ہے؟
۱۲۷..... تیمم کرنے کا طریقہ
۱۲۸..... پانی ہوتے ہوئے تیمم کرنا جائز نہیں
۱۲۸..... وضو اور غسل کے تیمم کا ایک ہی طریقہ ہے
۱۲۸..... تیمم کن چیزوں سے جائز ہے؟
۱۲۹..... آئل پینٹ والی دیوار پر تیمم کرنا
۱۲۹..... لکڑی پر تیمم کرنا
۱۲۹..... سردیوں میں وضو کے بجائے تیمم کرنا
۱۲۹..... وقت کی تنگی کی وجہ سے بجائے غسل کے تیمم جائز نہیں

- ۱۳۰..... تیمم مرض میں صحیح ہے، کم ہمتی سے نہیں
- ۱۳۰..... غسل کے بجائے تیمم کب جائز ہے؟
- ۱۳۰..... طبیب بیماری کی تصدیق کر دے تو تیمم کرے
- ۱۳۰..... غسل کے لئے ایک ہی تیمم کافی ہے
- ۱۳۱..... پانی لگنے سے مہاسوں سے خون نکلنے پر تیمم جائز ہے
- ۱۳۱..... مستعمل پانی کے ہوتے ہوئے تیمم
- ۱۳۱..... ریل گاڑی میں پانی نہ ہونے پر تیمم

موزوں پر مسح

- ۱۳۲..... کن موزوں پر مسح جائز ہے؟
- ۱۳۲..... مسح کرنے والے موزے میں پاک چمڑا

حیض و نفاس

پاکی سے متعلق عورتوں کے مسائل

- ۱۳۳..... دس دن کے اندر آنے والا خون حیض ہی میں شمار ہوگا
- ۱۳۳..... ماہواری سے پہلے اور بعد میں آنے والے سفید پانی سے غسل واجب نہیں
- ۱۳۴..... غسل کے بعد اگر خون آجائے تو کیا کیا جائے؟
- ۱۳۴..... حیض کی چند صورتیں اور ان کا حکم
- ۱۳۵..... رحم سے خارج ہونے والی رطوبت کا کیا حکم ہے؟
- ۱۳۶..... عورت ناپاکی کے ایام میں نہا سکتی ہے
- ۱۳۶..... حیض سے پاک ہونے کی کوئی آیت نہیں
- ۱۳۶..... خاص ایام میں مقاربت کا گناہ کرنے پر توبہ، استغفار اور صدقہ
- ۱۳۷..... خاص ایام کے دوران شوہر کا مس کرنا
- ۱۳۷..... حالت حیض و نفاس میں عورت سے کتنا مس کر سکتا ہے؟
- ۱۳۷..... اسلام میں عورت کے لئے خصوصی ایام میں مراعات
- ۱۳۸..... نفاس کے احکام

- ۱۳۸..... اگر کسی کا حمل ضائع ہو گیا تو نماز روزہ کب کرے؟
- ۱۳۹..... نفاس والی عورت کے ہاتھ سے کھانا پینا
- ۱۳۹..... ناپاکی کی حالت میں دودھ پلانا
- ۱۴۰..... ایام والی عورت کا بستر پر بیٹھنا یا ایک ساتھ کھانا کھانا
- ۱۴۰..... ناپاک عورت کا بستر پر بیٹھنا، کپڑوں کو ہاتھ لگانا
- ۱۴۰..... کیا بچے کی پیدائش سے کمرہ ناپاک ہو جاتا ہے؟
- ۱۴۱..... مخصوص ایام میں مہندی لگانا جائز ہے
- ۱۴۱..... حیض کے دوران پہنے ہوئے کپڑوں کا حکم
- ۱۴۱..... عورت کو غیر ضروری ہال لوہے کی چیز سے دُور کرنا پسندیدہ نہیں
- ۱۴۱..... دورانِ حیض استعمال کئے ہوئے فرنیچر وغیرہ کا حکم
- ۱۴۲..... پاکی حاصل کرنے میں وہم اور اُس کا علاج
- ۱۴۲..... سفید قطرے، سفید پانی بار بار آئے تو کیا کریں؟
- ۱۴۳..... خاص ایام میں عورت کا زبان سے قرآن کریم پڑھنا جائز نہیں
- ۱۴۳..... مخصوص ایام میں عورت نماز کے وقت کیا کرے؟
- ۱۴۴..... ایامِ مخصوصہ میں قرآن کیسے پڑھائے؟
- ۱۴۴..... کیا عورت ایامِ مخصوصہ میں زبانی الفاظ قرآن پڑھ سکتی ہے؟
- ۱۴۴..... حیض کے دنوں میں حدیث یاد کرنا اور قرآن کا ترجمہ پڑھنا
- ۱۴۵..... خاص ایام میں امتحان میں قرآنی سورتوں کا جواب کس طرح لکھے؟
- ۱۴۵..... خواتین اور معلمات خاص ایام میں تلاوت کس طرح کریں؟
- ۱۴۶..... دورانِ حفظ ناپاکی کے ایام میں قرآن کریم کس طرح یاد کیا جائے؟
- ۱۴۶..... مخصوص ایام میں قرآنی آیات والی کورس کی کتاب پڑھنا اور چھوٹا
- ۱۴۶..... مخصوص ایام میں اسلامی کتب میں درج شدہ آیات کس طرح پڑھیں؟
- ۱۴۷..... حیض کی حالت میں قرآن وحدیث کی دُعائیں پڑھنا
- ۱۴۷..... عورتوں کا ایامِ مخصوصہ میں ذکر کرنا
- ۱۴۷..... مخصوص ایام میں عملیات کرنا
- ۱۴۷..... عورت سر سے اکھڑے بالوں کو کیا کرے؟

- ۱۴۸..... عورتوں کا بیت الخلاء میں ننگے سر جانا
- ۱۴۸..... گولی کھا کر حیض بند کرنا
- ۱۴۸..... ماہواری کے ایام میں پر قیوم لگانا
- ۱۴۸..... عورتوں کو مخصوص ایام میں سرمہ لگانا، مسواک کرنا
- ۱۴۸..... عورتوں کے لئے زیر ناف کے بال کتنے دن بعد صاف کرنے چاہئیں؟
- ۱۴۹..... کیا غیر ضروری بال عورت کو ہر ماہواری کے بعد صاف کرنے ضروری ہیں؟

ناخن پالش کی بلا

- ۱۵۰..... ناخن پالش لگانا کفار کی تقلید ہے، اس سے نہ وضو ہوتا ہے، نہ غسل، نہ نماز
- ۱۵۰..... ناخن پالش والی میت کی پالش صاف کر کے غسل دیں
- ۱۵۱..... نیل پالش اور لپ اسٹک کے ساتھ نماز
- ۱۵۱..... ناخن پالش کو موزوں پر قیاس کرنا صحیح نہیں
- ۱۵۲..... ناخن پالش اور لبوں کی سرخی کا غسل اور وضو پر اثر
- ۱۵۲..... خوشی سے یا جبراً ناخن پالش لگانے کے مضمرات
- ۱۵۳..... کیا مصنوعی دانت اور ناخن پالش کے ساتھ غسل صحیح ہے؟
- ۱۵۳..... عورتوں کے لئے کس قسم کا میک اپ جائز ہے؟
- ۱۵۴..... وضو کر کے نیل پالش لگانا کیسا ہے؟
- ۱۵۴..... لپ اسٹک اور وضو
- ۱۵۴..... میک اپ کی حالت میں نماز
- ۱۵۵..... بار بار وضو سے میک اپ خراب ہو تو کیا کریں؟

پاکی اور ناپاکی میں تلاوت، دعا و اذکار

- ۱۵۶..... ناپاکی اور بے وضو کی حالت میں قرآن شریف پڑھنا
- ۱۵۶..... ناپاکی کی حالت میں قرآنی آیات کا تعویذ استعمال کرنا
- ۱۵۶..... غسل لازم ہونے پر کن چیزوں کا پڑھنا جائز ہے
- ۱۵۶..... جنابت کی حالت میں دُرود شریف پڑھنا
- ۱۵۷..... ناپاکی کی حالت میں ذکر و اذکار کرنا

- ۱۵۷..... ناپاکی کی حالت میں قرآنی دعائیں پڑھنا اور تلاوت کرنا
- ۱۵۷..... کیا ناپاک آدمی صرف استنجا کرنے سے پاک ہو جاتا ہے؟
- ۱۵۸..... قرآنی آیات اور احادیث والے مضمون کو بے وضو چھونا
- ۱۵۸..... پتی والا پان کھا کر قرآن شریف پڑھ سکتا ہے
- ۱۵۸..... غسل فرض ہونے پر اسم اعظم کا ورد
- ۱۵۸..... بے وضو قرآن چھونا اور کھاتے ہوئے تلاوت کرنا
- ۱۵۹..... بغیر وضو تلاوت قرآن کا ثواب
- ۱۵۹..... شرعی معذور ہاتھ سے قرآن مجید کے اوراق تبدیل کر سکتا ہے
- ۱۵۹..... سونے سے پہلے قرآنی آیات بغیر وضو پڑھنا
- ۱۵۹..... قرآن کریم، دُرد شریف بغیر وضو پڑھنا
- ۱۶۰..... بغیر وضو کے دُرد شریف پڑھ سکتے ہیں
- ۱۶۰..... بے وضو کرا الہی
- ۱۶۰..... بیت الخلاء میں کلمہ زبان سے پڑھنا جائز نہیں
- ۱۶۱..... بیت الخلاء میں دعا زبان سے نہیں بلکہ دل میں پڑھے
- ۱۶۱..... استنجا کرے وقت، ہاتھ دھوتے وقت کلمہ پڑھنا
- ۱۶۱..... حمام، واش بیسن والے ہاتھ روم میں اجابت کے بعد دعا کہاں پڑھیں؟
- ۱۶۱..... بیت الخلاء میں دعائیں پڑھنا
- ۱۶۲..... لفظ ”اللہ“ والا لاکٹ پہن کر بیت الخلاء میں جانا
- ۱۶۲..... میدان میں قضائے حاجت سے پہلے دعا کہاں پڑھے؟
- ۱۶۲..... ناپاکی کی حالت میں ناخن کاٹنا

نجاست اور پاکی کے مسائل

- ۱۶۳..... نجاست غلیظہ اور نجاست خفیفہ کی تعریف
- ۱۶۳..... استنجا کے لئے پانی کا استعمال بہتر ہے
- ۱۶۳..... کیا اخراج ریاح ہو تو استنجا کرنا ضروری ہے؟
- ۱۶۳..... نجاست کپڑے یا بدن پر لگ جائے تو نماز کا حکم

- ۱۶۵..... کپڑے ناپاک ہو جائیں تو کس طرح پاک کریں؟
- ۱۶۵..... پیشاب، پاخانے، گندے پانی کے چھینٹے والا جسم یا کپڑا کیسے پاک ہوگا؟
- ۱۶۵..... کتنی نجاست لگی رہ گئی تو نماز ہوگئی؟
- ۱۶۵..... دیر تک قطرے آنے والے کے لئے طہارت کا طریقہ
- ۱۶۶..... ریح کے ساتھ اگر نجاست نکل جائے تو وضو سے پہلے استنجا کرے
- ۱۶۶..... سوکراٹھنے کے بعد ہاتھ دھونا
- ۱۶۷..... وضو کے پانی کے قطرے ناپاک نہیں ہوتے
- ۱۶۷..... وضو کے چھینٹوں سے حوض ناپاک نہیں ہوتا
- ۱۶۷..... سوکراٹھنے کے بعد ہاتھ دھونا
- ۱۶۸..... کیا چھوٹے بچوں کا پیشاب ناپاک ہے؟
- ۱۶۸..... دودھ پیتا بچہ کپڑوں پر پیشاب کر دے تو کس طرح پاک کریں؟
- ۱۶۸..... نہاتے وقت غسل خانے کی دیواریں، دروازے وغیرہ پاک کرنا
- ۱۶۹..... زکام میں ناک سے نکلنے والا پانی پاک ہے
- ۱۶۹..... شیر خوار بچے کا پیشاب ناپاک ہے
- ۱۶۹..... بچے کا پیشاب پڑتے پر کہاں تک چیز پاک ہو سکتی ہے؟
- ۱۷۰..... ایک ہی مشین پر غیر مسلموں کے کپڑوں کے ساتھ دھلائی
- ۱۷۰..... ڈرائی کلینرز کے دھلے کپڑوں کا حکم
- ۱۷۱..... کیا واشنگ مشین سے دھلے ہوئے کپڑے پاک ہوتے ہیں؟
- ۱۷۱..... دھوبی کے دھلے ہوئے کپڑے پاک ہیں
- ۱۷۱..... پیشاب والے کپڑے کتنی دفعہ نچوڑنے سے پاک ہوں گے؟
- ۱۷۲..... ناپاک کپڑا کتنا زور لگا کر نچوڑنے سے پاک ہوگا؟
- ۱۷۲..... ناپاک کپڑے ایک دفعہ دھو کر رستی پر ڈالنے سے رستی بھی ناپاک ہو جائے گی
- ۱۷۲..... کیا ناپاک چیز کو نچوڑنا ضروری ہے؟
- ۱۷۲..... تیل میں چوہا گر جائے تو پاک کرنے کا طریقہ
- ۱۷۳..... لوہے کی چیزوں پر نجاست لگ جائے تو کیسے پاک ہوں گی؟
- ۱۷۳..... پلاسٹک کے برتن بھی دھونے سے پاک ہو جاتے ہیں

- برتن پاک کرنے کا طریقہ ۱۷۳
- گندگی میں گر جانے والی گھڑی کو پاک کرنے کا طریقہ ۱۷۴
- رُوی اور فوم کا گدا پاک کرنے کا طریقہ ۱۷۴
- قالین، فوم کا گدا کیسے پاک ہوں گے؟ ۱۷۴
- نا پاک کپڑے دُھوپ میں سکھانے سے پاک نہیں ہوتے ۱۷۵
- ہاتھ پر خطا ہری نجاست نہ ہونے سے برتن ناپاک نہ ہوگا ۱۷۵
- نا پاک چھینٹوں سے کپڑے ناپاک ہوں گے ۱۷۵
- نا پاک کپڑا دھونے کے چھینٹے ناپاک ہیں ۱۷۵
- گندے لوگوں سے مس ہونے پر کپڑوں کی پاکی ۱۷۶
- پیشاب کے بعد نشو استعمال کیا ہو تو پسینہ آنے سے کپڑے ناپاک نہیں ہوں گے ۱۷۶
- گوشت کے ساتھ لگے ہوئے خون کا شرعی حکم ۱۷۶
- عیسائی ملازمہ کے ہاتھ سے دُھلے ہوئے کپڑے پاک ہیں ۱۷۶
- نا پاک جگہ خشک ہونے کے بعد پاک ہو جاتی ہے ۱۷۷
- جس چیز کا ناپاک ہونا یقینی یا غالب نہ ہو، وہ پاک سمجھی جائے گی ۱۷۷
- پاکی میں شیطان کے دسو سے کو ختم کرنے کی ترکیب ۱۷۷
- جن کپڑوں کو کتا چھو جائے ان کا حکم ۱۷۸
- کتے کا لعاب ناپاک ہے ۱۷۸
- کیا چھوٹا کتا بھی پلید ہے؟ ۱۷۸
- بلی کے جسم سے کپڑے چھو جائیں تو؟ ۱۷۸
- نا پاک چربی والا صابن ۱۷۹
- بلی کا بستر پر بیٹھ جانا یا بلی کو چھو لینا ۱۷۹
- پاکی کا خیال نہ رکھنے والوں کے برتن استعمال کرنا ۱۷۹
- ایک ہی ڈھیلا متعدد بار پیشاب کے لئے استعمال کرنا ۱۸۰
- مچھر مار دوا کپڑوں پر لگ جائے تو کیا کپڑے ناپاک ہو جائیں گے؟ ۱۸۰
- انکھل مے آئل پینٹ، جوتے کی پالش کپڑوں یا دیوار کو لگ جائے ۱۸۰
- پرفیوم کا استعمال اور نماز کی ادائیگی ۱۸۰

- ۱۸۰..... در آمد شدہ لوٹن، پیٹرولیم جیلی لگا کر وضو کرنا
 ۱۸۱..... ناپاک برتن کی پاکی کا طریقہ
 ۱۸۱..... سب چیزوں کو ناپاک خیال کرنا وہم ہے

نماز کی فرضیت و اہمیت

- ۱۸۲..... علامت بلوغت نہ ظاہر ہونے پر پندرہ سال کے لڑکے، لڑکی پر نماز فرض ہے
 ۱۸۲..... سن بلوغت یا ونہ ہونے پر قضا نماز، روزہ کب سے شروع کرے؟
 ۱۸۳..... بے نمازی کو کامل مسلمان نہیں کہہ سکتے
 ۱۸۳..... تارک نماز کا حکم
 ۱۸۳..... مصروفیت کی وجہ سے نماز کا وقت گزر جائے یا جماعت کا تو کیا حکم ہے؟
 ۱۸۵..... کیا تارک صلوٰۃ کو تجدید ایمان کی ضرورت ہے؟
 ۱۸۵..... نماز چھوڑنے کا وبال
 ۱۸۶..... نماز چھوڑنا کافر کا فعل ہے
 ۱۸۷..... کیا بے نمازی کے دیگر اعمال خیر قبول ہوں گے؟
 ۱۸۷..... جو فرض نماز کی اجازت نہ دے اس کی ملازمت جائز نہیں
 ۱۸۷..... اللہ تعالیٰ کو غفور رحیم سمجھ کر نماز نہ ادا کرنے والے کی سزا
 ۱۸۸..... نماز فرض ہے، داڑھی واجب ہے، دونوں پر عمل لازم ہے
 ۱۸۹..... بے نمازی کے ساتھ کام کرنا
 ۱۸۹..... نماز قائم کرنے اور نماز پڑھنے میں کیا فرق ہے؟
 ۱۸۹..... نماز کے لئے مصروفیت کا بہانہ لغو ہے
 ۱۹۰..... کیا پہلے اخلاق کی درستی ہو پھر نماز پڑھنی چاہئے؟
 ۱۹۰..... تعلیم کے لئے عصر کی نماز چھوڑنا درست نہیں
 ۱۹۰..... مطلب براری کے بعد نماز، روزہ چھوڑ دینا بہت غلط بات ہے
 ۱۹۱..... کیا کوئی ایسا معیار ہے جس سے نماز مقبول ہونے کا علم ہو جائے؟
 ۱۹۱..... نماز قائم کرنا حکومت اسلامی کا پہلا فرض ہے
 ۱۹۲..... نماز کے وقت کاروبار میں مشغول رہنا حرام ہے

- ۱۹۲..... کیا داڑھی منڈا نمازی دوسرے کی نماز صحیح کر سکتا ہے؟
- ۱۹۲..... کیا پہلی اُمتوں پر بھی نماز فرض تھی؟
- ۱۹۲..... ترغیب کی نیت سے دوسروں کو اپنی نماز کا بتلانا
- ۱۹۳..... تکبیرِ اولیٰ کے چالیس دن پورے کرنے والا اگر کسی دن گھر میں جماعت کروالے تو کیا دن پورے ہو جائیں گے؟
- ۱۹۳..... نماز میں خشوع نہ ہو تو کیا نماز پڑھنے کا فائدہ ہے؟ نیز خشوع پیدا کرنے کا طریقہ
- ۱۹۳..... مریض کو تازک حالت میں چھوڑ کر ڈاکٹر کا نماز پڑھنے جانا
- ۱۹۳..... مریض پر نماز کیوں معاف نہیں، جبکہ سرکاری ڈیوٹی سے ریٹائرڈ ہونے والے کو پنشن ملتی ہے؟
- ۱۹۵..... تہجد کی نماز کے لئے الارم لگانا
- ۱۹۵..... ایک ماہ کی نمازیں تین دن میں پیشگی ادا کرنا
- ۱۹۵..... سرکاری ڈیوٹی کے دوران نماز ادا کرنا کیسا ہے؟
- ۱۹۵..... نابالغ پر نماز فرض نہ ہونے کے باوجود سختی کا حکم کیوں ہے؟
- ۱۹۶..... سات سال، دس سال کی عمر میں اگر نماز چھوٹ جائے تو کیا قضا کروائی جائے؟
- ۱۹۶..... اگر کسی کو نماز کی قبولیت میں شک ہو تو وہ کیا کرے؟
- ۱۹۷..... کیا بہن بھائیوں کی روزی کمانے والے کے ذمے نماز نہیں؟

اوقات نماز

- ۱۹۸..... وقت سے پہلے نماز پڑھنا درست نہیں
- ۱۹۸..... فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کا وقت کب تک رہتا ہے؟
- ۱۹۹..... اذان سے کتنی دیر بعد نماز پڑھ سکتے ہیں؟
- ۲۰۰..... اذان کے فوراً بعد نماز گھر پر پڑھنا
- ۲۰۰..... نماز فجر سرخی کے وقت پڑھنا
- ۲۰۰..... فجر کی جماعت طلوع سے آدھ گھنٹہ قبل مناسب ہے
- ۲۰۱..... صبح صادق کے بعد وتر اور نوافل پڑھنا
- ۲۰۱..... صبح صادق سے طلوع تک نفل نماز ممنوع ہے
- ۲۰۱..... عشاء کی نماز رہ جائے تو فجر کی اذان کے بعد پڑھ لیں
- ۲۰۲..... صبح کی نماز کے لئے اٹھنے کا طریقہ

- ۲۰۲..... فجر کی نماز کے دوران سورج کا طلوع ہونا
- ۲۰۲..... فجر کی نماز طلوع سے کتنے منٹ پہلے تک پڑھ سکتے ہیں؟
- ۲۰۳..... کیا مکروہ اوقات میں نماز ادا کرنے والے کی نماز قابل قبول ہوتی ہے؟
- ۲۰۳..... نماز کے مکروہ اوقات
- ۲۰۳..... طلوع آفتاب سے قبل اور بعد کتنا وقت مکروہ ہے؟
- ۲۰۴..... نماز اشراق کا وقت کب ہوتا ہے؟
- ۲۰۴..... رمضان المبارک میں فجر کی نماز
- ۲۰۵..... نصف النہار کے وقت زوال کا وقت
- ۲۰۵..... نصف النہار سے کیا مراد ہے؟
- ۲۰۷..... زوال کے وقت کی تعریف
- ۲۰۷..... رات کے بارہ بجے زوال کا تصور غلط ہے
- ۲۰۸..... مکہ مکرمہ میں اور جمعہ کے دن بھی زوال کا وقت ہوتا ہے
- ۲۰۹..... ظہر کا وقت ایک بیس ہی پر کیوں؟
- ۲۰۹..... سایہ اصلی سے کیا مراد ہے؟
- ۲۰۹..... موسم گرما میں ظہر کا آخری وقت
- ۲۱۰..... نماز ظہر ڈیڑھ بجے پڑھنی چاہئے یا دو، آڑھائی بجے؟
- ۲۱۰..... سایہ ایک مثل ہونے پر عصر کی نماز پڑھنا
- ۲۱۰..... غروب کے وقت عصر کی نماز
- ۲۱۱..... عشاء کی نماز مغرب کے ایک آدم گھنٹے بعد نہیں ہوتی
- ۲۱۲..... مغرب کی نماز کب تک ادا کی جاسکتی ہے؟
- ۲۱۲..... نماز عشاء سوئے کے بعد ادا کرنا
- ۲۱۳..... مغرب و عشاء ایک وقت میں پڑھنا
- ۲۱۳..... عشاء کے فرض کے بعد سنتوں اور وتر کا افضل وقت
- ۲۱۳..... دوران سفر دو نمازوں کو اکٹھا ادا کرنا
- ۲۱۳..... ہوائی سفر میں اوقات کے فرق کا نماز روزہ پر اثر
- ۲۱۳..... عصر اور فجر کے طواف کے بعد کی نفلوں کا وقت

- ۲۱۵..... بے وقت نفل پڑھنے کا کفارہ استغفار ہے
- ۲۱۵..... دو وقتوں کی نمازیں اکٹھی ادا کرنا صحیح نہیں
- ۲۱۵..... ظہر، عصر کو اکٹھے اور مغرب، عشاء کو اکٹھے پڑھنا
- ۲۱۶..... ظہر، عصر کو اکٹھے اور مغرب، عشاء کو اکٹھے پڑھنا
- ۲۱۶..... بیک وقت پانچ نمازوں کی ادائیگی
- ۲۱۷..... کن اوقات میں نفل نماز ممنوع ہے؟
- ۲۱۷..... تہجد کی نماز رات دو بجے ادا کرنا
- ۲۱۷..... تہجد کا وقت
- ۲۱۸..... روزہ افطار کے دس منٹ بعد جماعت کروانا
- ۲۱۸..... رمضان میں اذان کے اوقات
- ۲۱۸..... جمعہ اور ظہر کی نمازوں کا افضل وقت

مسجد کے مسائل

- ۲۲۰..... تمام مساجد اللہ کا گھر ہیں
- ۲۲۰..... غیر مسلم اپنی عبادت گاہ تعمیر کر کے اس کا نام مسجد نہیں رکھ سکتا
- ۲۳۸..... بلا اجازت غیر مسلم کی جگہ پر مسجد کی تعمیر ناجائز ہے
- ۲۳۹..... غصب شدہ جگہ پر مسجد کی تعمیر
- ۲۳۹..... پارک، اسکول، کوڑے دان کی جگہ پر مسجد کی تعمیر
- ۲۳۹..... ناجائز قبضہ کی گئی زمین پر مسجد کی تعمیر اور اس میں نماز کا حکم
- ۲۴۰..... مسجد کی توسیع کے لئے سرکاری زمین قبضہ کرنا
- ۲۴۰..... شرعی مسجد کی تفصیل
- ۲۴۱..... پرانی زمین پر مسجد بنانا
- ۲۴۲..... در ثاء کی رضامندی کے بغیر مکان مسجد میں شامل کرنا
- ۲۴۳..... مسجد کے مصارف کے لئے خرچ کرنا بھی صدقہ ہے
- ۲۴۳..... سنے کی رقم مسجد میں لگانا
- ۲۴۳..... مسجد کو بانی کے نام سے منسوب کرنا

- ۲۴۴..... مسجد کی حیثیت تبدیل کرنا صحیح نہیں
- ۲۴۴..... مسجد کو شہید کرنا
- ۲۴۵..... ایک مسجد کو آباد کرنے کے لئے دوسری مسجد کو منہدم کرنا جائز نہیں
- ۲۴۵..... مسجد کو دوسری جگہ منتقل کرنا درست نہیں
- ۲۴۵..... نئی مسجد کی وجہ سے پرانی مسجد کو شہید کرنا
- ۲۴۶..... مسافروں کی ضرورت کے پیش نظر دوسری مسجد بنانا
- ۲۴۶..... فیکٹری کی مسجد کی شرعی حیثیت
- ۲۴۸..... نئی مسجد متصل بنا کر پہلی کو تالا ڈالنا جائز ہے
- ۲۴۸..... تعمیر نقص سے صف میں ایک طرف نمازی بہت کم ہوں تو بھی نماز مکروہ ہے
- ۲۴۹..... قبروں کے نزدیک مسجد میں نماز ہو جاتی ہے
- ۲۴۹..... دفاتر کی مسجد میں نماز کا ثواب
- ۲۴۹..... دوسری مسجد میں نماز پڑھنے کی رخصت
- ۲۵۰..... مسجد میں خشک جوتے لے جانے سے ناپاکی نہیں ہوتی
- ۲۵۰..... متواتر مسجد کا نمازیوں کو اندر جوتا لانے سے منع کرنا
- ۲۵۰..... کیا مسجد میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا چاہئے؟
- ۲۵۱..... نمازیوں کے ذمہ سلام کا جواب نہیں
- ۲۵۱..... مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کے وقت درود شریف
- ۲۵۱..... مسجد کے کس حصے میں داخل ہوتے وقت دعا پڑھنی چاہئے؟
- ۲۵۲..... مسجد کو حفاظت کی خاطر تالا لگانا جائز ہے
- ۲۵۲..... مسجد کے جمع شدہ چندے سے امام کا کمرہ، استیخانہ وغیرہ بنانا
- ۲۵۳..... مسجد کے احاطے میں پیش امام کی رہائش گاہ بنانا
- ۲۵۳..... مسجد کے چندہ سے کمیٹی کا دفتر بنانا
- ۲۵۳..... استراحت کے لئے مسجد کے پچھلے استعمال بغیر اجازت صحیح نہیں
- ۲۵۴..... چوری کی بجلی کا مسجد میں استعمال
- ۲۵۴..... مسجد میں سونے کی اجازت کس کو ہے؟
- ۲۵۴..... مسجد میں سونے کے لئے رحل کو تکیہ بنانا

- ۲۵۴..... مختلف کے علاوہ عام لوگوں کو مسجد میں سونے کی اجازت نہیں
- ۲۵۵..... بے نمازی کو مسجد کمیٹی میں لینا
- ۲۵۵..... ”اگر مجھے کمیٹی میں شامل نہ کیا گیا تو میں مسجد بند کروا دوں گا“ کہنے والے کو کمیٹی میں شامل کرنا
- ۲۵۵..... مساجد میں حرام رقم کا استعمال جائز نہیں
- ۲۵۶..... مسجد کی دکان غیر مسلم کو دینا، یا سودی کاروبار والے کو دینا
- ۲۵۶..... مسجد کی دکانیں غیر مسلم کو دینا
- ۲۵۷..... کیا مسجد کی دکان کی مرمت وغیرہ کرایہ دار کے ذمہ ہے؟
- ۲۵۷..... مسجد کی دکانوں کی رسید تہدیلی کی رقم مسجد پر خرچ کرنا
- ۲۵۷..... مسجد کی دکان میں ویڈیو کا کاروبار
- ۲۵۸..... مسجد میں دنیاوی باتیں کرنا مکروہ ہے
- ۲۵۸..... مسجد میں سوال کرنا جائز نہیں
- ۲۵۹..... مسجد میں بھیک مانگنا جائز نہیں، کسی ضرورت مند کے لئے دوسرا آدمی اپیل کرے تو جائز ہے
- ۲۵۹..... مسجد کے اندر بھیک مانگنا
- ۲۵۹..... مساجد میں ذاتی سوال کرنا اور مددس کا چندہ کرنا
- ۲۶۰..... مسجد میں چندے کا اعلان کرنا
- ۲۶۱..... مسجد میں نماز جنازہ کا اعلان صحیح اور گمشدہ چیز کا غلط ہے
- ۲۶۱..... مسجد کے مدرسے کے لئے قربانی کی کھالوں کا اعلان جائز ہے
- ۲۶۱..... مسجد میں گمشدہ بچے کا اعلان انسانی جان کی اہمیت کے پیش نظر جائز ہے
- ۲۶۱..... مختلف اعلانات کے لئے مسجد کا لاؤڈ اسپیکر استعمال کرنا
- ۲۶۲..... مسجد کا اسپیکر گناہ کے کام کے لئے استعمال کرنا جائز نہیں
- ۲۶۲..... شبِ برات میں مسجد کے لاؤڈ اسپیکر پر تقاریر و نعتیں
- ۲۶۲..... مسجد کے لاؤڈ اسپیکر کی آواز کتنی ہونی چاہئے؟
- ۲۶۳..... مسجد میں لاؤڈ اسپیکر پر تلاوت کی کیسٹ لگانا
- ۲۶۳..... لاؤڈ اسپیکر پر دعنا کرنا شرعاً کیسا ہے؟
- ۲۶۳..... مسجد کے کنویں سے پینے، کپڑے دھونے وغیرہ کے لئے پانی لے جانا
- ۲۶۳..... اسکول کا سامان مسجد میں استعمال کرنا

- ۲۶۴..... مسجد کی دیوار پر سیاسی نعرے وغیرہ تحریر کرنا
- ۲۶۴..... مسجد کے وضو خانے سے عام استعمال کے لئے پانی لینا جائز نہیں
- ۲۶۴..... مسجد میں مٹی کا تیل جلانا مکروہ ہے
- ۲۶۵..... مسجد کی دیوار پر اشتہار لگانا
- ۲۶۵..... مسجد کے قریب فلم شوا اور دوسرے لہو و لعب کرنا سخت گناہ ہے
- ۲۶۶..... مسجد کو گزرگاہ بنانا ادب و احترام کے منافی اور گناہ ہے
- ۲۶۶..... مسجد کو تفریح گاہ بنانا اور اس میں فوٹو کھینچوانا جائز نہیں
- ۲۶۷..... مسجد کے فنڈ کا ذاتی استعمال میں لانا جائز نہیں
- ۲۶۷..... غیر قانونی جگہ پر مسجد کی تعمیر اور دوسرے تصرف کر کے ذاتی آمدنی حاصل کرنا
- ۲۶۸..... مسجد کی زائد چیزیں فروخت کر کے رقم مسجد کی ضروریات میں لگائی جائے
- ۲۶۸..... مسجد کا غیر مستعمل سامان مؤذن کے کمرے میں استعمال کرنا کیسا ہے؟
- ۲۶۹..... مسجد کے فنڈ کا ذاتی استعمال
- ۲۶۹..... مسجد کی رقم سے قرض لینا
- ۲۷۰..... مسجد میں مخصوص کام کے لئے دی گئی رقم کا دوسری مد میں استعمال کرنا
- ۲۷۰..... مسجد کا سامان پیش امام کو استعمال کرنا
- ۲۷۱..... اہل چندہ کی اجازت سے مسجد کے مصارف میں رقم خرچ کی جاسکتی ہے
- ۲۷۱..... مسجد میں تصویریں اتارنا اور فلم بنانا جائز ہے
- ۲۷۱..... غیر مسلموں کا مسجد میں سیر و معائنہ کے لئے داخلہ
- ۲۷۲..... مسجد کی بے حرمتی موجب وبال ہے
- ۲۷۳..... علامت مسجد کے لئے ایک مینار بھی کافی ہے
- ۲۷۳..... مسجد سے قرآن مجید اٹھا کر لانا جائز نہیں
- ۲۷۳..... مسجد میں قرآن مجید زیادہ ہوں تو ان کو کیا کریں؟
- ۲۷۴..... مسجد، حق تعالیٰ شانہ کا شاہی دربار ہے، اس کی بے ادبی گناہ ہے
- ۲۷۴..... مسجد کا فرش توڑ کر گٹر لائن گزارنا
- ۲۷۴..... مسجد میں نجس اور بد بودار چیزیں لانا جائز نہیں
- ۲۷۴..... مسجد میں شرعی غلطی کو درست کرنے کا جائز مجاز کون ہے؟

- ۲۷۵..... مسجد میں قصد اجوتہ تبدیل کرنا سخت گناہ ہے
- ۲۷۵..... نماز پڑھتے وقت موم بتی عین سامنے رکھنا مکروہ ہے
- ۲۷۵..... غیر مسلم اگر از خود چندہ دے تو اس کو مسجد میں لگانا درست ہے
- ۲۷۶..... مسجد کی تعمیر میں غیر مسلم کی معاونت قبول کرنا
- ۲۷۶..... غیر مسلم کی طرف سے بطور تحفہ دی گئی زمین پر مسجد کی تعمیر
- ۲۷۶..... نا سمجھ بچوں کو مسجد میں نہیں لانا چاہئے
- ۲۷۷..... ننگے سر نماز پڑھنے کے بجائے صاف ستھری چٹائی کی ٹوپی سے نماز پڑھ سکتے ہیں
- ۲۷۷..... مسجد کا ”زندہ مردہ“ کا فلسفہ صحیح نہیں
- ۲۷۷..... آلات موسیقی کا مسجد میں لگانا درست نہیں
- ۲۷۷..... الارم والے کلاک کو مسجد میں لگانا
- ۲۷۸..... مسجد کی زائد چیزیں خریدنے والا ان کو استعمال کر سکتا ہے
- ۲۷۸..... قلیل آبادی میں بڑی مسجد کی تعمیر کی گئی تو کیا یہ صدقہ جاری ہوگی؟
- ۲۷۹..... حرام کی کمائی سے کوئی بھی عبادت قبول نہیں ہوتی
- ۲۷۹..... مسجد کے لئے وقف شدہ پلاٹ پر اگر لوگوں نے نماز شروع نہیں کی تو وہ تبدیل کیا جاسکتا ہے
- ۲۷۹..... مسجد کے لئے وقف شدہ جگہ کو تبدیل کرنا
- ۲۸۰..... مسجد کی حیثیت وقف کی ہوتی ہے
- ۲۸۰..... کرایہ پر لی گئی زمین میں مسجد بنانا اور اس کا شرعی حکم
- ۲۸۱..... کیا حویلی کے اندر بنائی گئی نماز کی جگہ مسجد بن گئی؟
- ۲۸۱..... مل کے اندر مسجد کا شرعی حکم
- ۲۸۲..... عید گاہ کا فروخت کرنا
- ۲۸۲..... نماز کا کمرہ یا مسجد
- ۲۸۳..... ایک مسجد میں دو جماعتیں
- ۲۸۳..... بغیر اجازت مسجد میں سامان رکھنا
- ۲۸۴..... نماز کے لئے محلے کی مسجد کا حق زیادہ ہے
- ۲۸۴..... پُرانی مسجد اور نئی مسجد میں ثواب کا فرق
- ۲۸۴..... جرمانے کی رقم مسجد کے چندے میں دینا

- ۲۸۵..... حدود مسجد میں اجرت لے کر قرآن کی تعلیم دینا
- ۲۸۵..... مسجد کی چھت پر امام صاحب کے اہل خانہ کا کپڑے سکھانا

اذان اور اقامت

- ۲۸۶..... اذان کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا
- ۲۸۶..... محراب میں کھڑے ہو کر اذان دینا
- ۲۸۶..... مؤذن اذان کس جگہ کھڑا ہو کر دے سکتا ہے؟
- ۲۸۷..... مسجد میں اذان مکروہ ہے
- ۲۸۷..... ”اذان کس جگہ دی جائے؟“ پر علمی بحث
- ۲۹۱..... بیٹھ کر اذان دینا خلاف سنت ہے
- ۲۹۱..... اذان میں اضافہ
- ۲۹۱..... اذان سے پہلے اور بعد میں دُروود و سلام پڑھنا
- ۲۹۲..... صلوٰۃ و سلام کا مسئلہ
- ۲۹۳..... اذان کا صحیح تلفظ
- ۲۹۳..... اذان کا غلط تلفظ
- ۲۹۳..... کیا کلمہ شہادت کی طرح اذان میں بھی نون ساکت ہوتا ہے؟
- ۲۹۳..... صحیح تلفظ ادا نہ کر سکنے والے کی اذان و اقامت و امامت
- ۲۹۴..... اذان کا صحیح تلفظ
- ۲۹۴..... ”اللہ اکبر“ کے ”را“ کا تلفظ
- ۲۹۵..... ”الصلوٰۃ خیر من النوم“ کے بغیر اذان
- ۲۹۵..... ”الصلوٰۃ خیر من النوم“ کا ثبوت
- ۲۹۶..... اذان کے آخر میں ”محمد رسول اللہ“ پڑھنا خلاف سنت ہے
- ۲۹۷..... کیا اذان میں ”م“ کرنا جائز ہے؟
- ۲۹۷..... اذان کے ادھورے فقرے کو دوبارہ دہرانا
- ۲۹۷..... فجر کی اذان میں ”الصلوٰۃ خیر من النوم“ ادا کرنا بھول گیا
- ۲۹۸..... اذان میں ترجیع کا کیا حکم ہے؟

- ۲۹۸..... دوسرے محلے سے آکر صبح کی اذان مسجد میں دینا
- ۲۹۸..... اذان کے فقرے میں سانس لینا
- ۲۹۸..... اذان کے وقت کانوں میں انگلیاں دینا
- ۲۹۹..... فجر کی اذان کے بعد لوگوں کو نماز کے لئے بلانا
- ۲۹۹..... اذان کے بعد لوگوں کو نماز کی یاد دہانی کروانا
- ۲۹۹..... نماز کے لئے بار بار اعلان کرنا کیسا ہے؟
- ۳۰۰..... بیک وقت دو مسجدوں سے اذان دینا
- ۳۰۰..... مسجد میں مؤذن نہ ہو تب بھی اذان کا اہتمام کریں
- ۳۰۱..... تہجد کی نماز کے لئے اذان و اقامت
- ۳۰۱..... کسی ناگہانی مصیبت کے وقت اذان
- ۳۰۲..... سات اذانیں
- ۳۰۲..... بہت سی مسجد کی اذانوں سے راحت یا تکلیف
- ۳۰۳..... اذان کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا
- ۳۰۳..... اذان کے لئے خوش الحانی ضروری نہیں
- ۳۰۳..... مؤذن کی موجودگی میں دوسرے شخص کی اذان
- ۳۰۴..... دائرہ منڈے یا نابالغ سمجھ دار کی اذان
- ۳۰۴..... دائرہ منڈے کو اذان و اقامت سے منع نہ کریں
- ۳۰۵..... دائرہ منڈے کو اذان و اقامت
- ۳۰۵..... سورہ سالہ لڑکے کی اذان
- ۳۰۵..... اپنے آپ کو گناہگار سمجھنے والے کی اذان
- ۳۰۵..... وقت سے پہلے اذان دینے کا وبال کس پر ہے؟
- ۳۰۶..... مغرب کی اذان اور نماز کے درمیان کتنا وقفہ ہونا چاہئے؟
- ۳۰۷..... وقت سے پہلے اذان کا اعتبار نہیں
- ۳۰۷..... سورج غروب ہونے سے پہلے مغرب کی اذان و نماز صحیح نہیں
- ۳۰۷..... وقت سے قبل عشاء کی اذان
- ۳۰۸..... رمضان المبارک میں عشاء کی اذان قبل از وقت کہنا

- ۳۰۸..... بھول کر دوبارہ دی جانے والی اذان
- ۳۰۸..... ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر اذان کا شرعی حکم
- ۳۰۹..... غلط اذان کا کفارہ
- ۳۰۹..... اذان صحیح سمجھ نہ آرہی ہو تو جواب دیں یا نہ دیں؟
- ۳۰۹..... ٹی وی، ریڈیو والی اذان کا جواب دینا
- ۳۰۹..... دوران اذان تلاوت کرنا یا نماز پڑھنا
- ۳۱۰..... دوران اذان مسجد میں سلام کہنا
- ۳۱۰..... خطبے کی اذان کا جواب اور دُعا
- ۳۱۰..... کیا اذان کا جواب دینا ضروری ہے؟ نیز کس طرح دیں؟
- ۳۱۰..... کیا اذان کا جواب دیتے وقت وضو میں ہونا ضروری ہے؟
- ۳۱۱..... کس اذان کا جواب دینا چاہئے؟
- ۳۱۱..... اذان میں حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح کا کیا جواب دیا جائے؟
- ۳۱۱..... اذان کے وقت پانی پینا
- ۳۱۱..... اذان کے دوران تلاوت بند کرنے کا حکم
- ۳۱۲..... اذان کے وقت ریڈیو سے تلاوت سننا
- ۳۱۲..... تکبیر کہنے والا شخص کہاں کھڑا ہو؟
- ۳۱۲..... جمعہ کی نماز میں مقتدی اگر بلند آواز سے تکبیر کہے تو؟
- ۳۱۲..... کیا مؤذن اپنے لئے جگہ مخصوص کر سکتا ہے؟
- ۳۱۳..... تکبیر کہنے کا حق دار کون ہے؟
- ۳۱۳..... تکبیر کے وقت بیٹھے رہنا اور ”حی علی الصلوٰۃ“ پڑھنا
- ۳۱۳..... اقامت کتنی بلند آواز سے ہونی چاہئے؟
- ۳۱۳..... اذان کے بعد نماز کے لئے آواز لگانا
- ۳۱۳..... اکیلے فرض پڑھنے کے لئے اقامت کا کہنا مستحب ہے
- ۳۱۳..... نفل نماز کے لئے اقامت
- ۳۱۳..... دوسری جماعت کے لئے اقامت
- ۳۱۵..... اقامت میں ”حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح“ پر منہ وائیں بائیں پھیرنا

- ۳۱۵.....ٹرین میں ہر نماز کے لئے اقامت ضروری ہے
- ۳۱۵.....گھر میں نماز پڑھیں تو اقامت کتنی آواز سے کہنی چاہئے؟
- ۳۱۵.....غلام اتمہ قادیانی کو نیک اور صالح ماننے والے کی اذان و اقامت
- ۳۱۶.....مسجد کی رقم چوری کرنے والے مؤذن کی اذان و اقامت اور امامت
- ۳۱۶.....عورت کی اذان
- ۳۱۶.....ایک مسجد میں اذان دے کر نماز دوسری مسجد میں ادا کرنا
- ۳۱۷.....کیا منی میں ہر خیمے میں اذان دی جائے؟
- ۳۱۷.....عورت اذان کا جواب کب دے؟
- ۳۱۷.....نوزائیدہ بچے کے کان میں اذان دینے کا طریقہ

شرائط نماز

- ۳۱۸.....عام مجلس میں نہ جانے کے لائق کپڑوں میں نماز پڑھنا
- ۳۱۸.....میلے کھیلے لباس میں نماز مکروہ ہے
- ۳۱۹.....جن کپڑوں پر کھیاں بیٹھیں ان سے بھی نماز ہو جاتی ہے
- ۳۱۹.....ناف سے لے کر گھٹنوں تک کپڑوں میں نماز
- ۳۱۹.....پنڈلی کھلی ہونے والے کی نماز
- ۳۲۰.....آدمی آستین والی قمیص یا بنیان پہن کر نماز پڑھنا
- ۳۲۰.....جار جٹ کے دوپٹے کے ساتھ نماز پڑھنا
- ۳۲۰.....ایسے کپڑے سے نماز پڑھنا جس میں جسم یا بال نظر آتے ہوں
- ۳۲۰.....عورت کے ہاتھ کہنیوں تک ڈھکے ہونا نماز کے لئے ضروری ہے
- ۳۲۰.....آدمی آستین والی قمیص میں عورت کا نماز پڑھنا
- ۳۲۱.....عورت کی کہنی کھلی رہ جائے تو نماز کا حکم
- ۳۲۱.....گرمی کی وجہ سے باریک کپڑے پہن کر نماز پڑھنا
- ۳۲۱.....کیا فقط نماز کے لئے شلوار ٹخنوں سے اونچی کریں؟
- ۳۲۲.....ٹخنوں سے نیچے پا جامہ، تہبند وغیرہ لٹکانا گناہ کبیرہ ہے
- ۳۲۲.....نماز میں شلوار ٹخنوں سے اوپر رکھنا کیوں ضروری ہے؟

- ۳۲۲..... ٹخنوں کے ڈھانپنے کو حرام کیوں کیا جاتا ہے؟
- ۳۲۳..... شلوار یا پتلون کو ٹخنوں سے نیچے رکھنے کا نماز پر اثر
- ۳۲۳..... کیا نماز پڑھتے وقت شلوار ٹخنوں سے اوپر کرنا لازمی ہے؟
- ۳۲۳..... پینٹ پہن کر نماز ادا کرنا مکروہ ہے
- ۳۲۳..... کھجور کی ٹوپی پہن کر نماز ادا کرنا
- ۳۲۵..... جرابیں پہن کر نماز پڑھنا
- ۳۲۵..... پینٹ کے پائینچے موڑ کر نماز پڑھنا
- ۳۲۵..... گھاس کی ٹوپی اور تہبند میں نماز پڑھنا
- ۳۲۶..... نماز میں چٹائی کی ٹوپی پہننا
- ۳۲۶..... ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے
- ۳۲۷..... نماز پڑھتے ہوئے سر پر ٹوپی رکھیں یا پگڑی باندھیں؟
- ۳۲۷..... ننگے سر نماز پڑھنے والے کے سر پر ٹوپی رکھنا
- ۳۲۷..... بغیر ٹوپی کے نماز پڑھنا
- ۳۲۷..... ٹوپی یا زو مال کے بغیر نماز ادا کرنا
- ۳۲۷..... چشمہ لگا کر نماز کی ادائیگی کیسی ہے؟
- ۳۲۸..... چشمہ پہن کر نماز ادا کرنا
- ۳۲۸..... جانوروں کے ڈیزائن والے کپڑوں میں نماز
- ۳۲۸..... جانور کی کھال پہن کر نماز پڑھنا
- ۳۲۸..... انڈرویئر کے ساتھ نماز
- ۳۲۸..... جوتوں سمیت نماز پڑھنا
- ۳۳۰..... ناپاک کپڑوں سے نماز پڑھنا
- ۳۳۰..... بالکل مجبوری میں ناپاک کپڑوں میں نماز پڑھنے کی اجازت
- ۳۳۱..... کپڑے ناپاک ہوں تو نیت صاف ہونے کے باوجود نماز درست نہیں
- ۳۳۲..... ناپاک کپڑوں میں وضو کر کے پاک کپڑوں میں نماز پڑھنا
- ۳۳۲..... ناپاک کپڑوں میں بھولی کر نماز پڑھ لینا
- ۳۳۲..... بھٹکی کے دھوئے ہوئے کپڑوں میں نماز

- ۳۳۲..... چوری کے کپڑے پہن کر نماز ادا کرنا
- ۳۳۳..... وضو نہ ہونے کے باوجود نماز پڑھتا رہا تو کیا کفارہ ہوگا؟
- ۳۳۳..... اگر ناپاک آدمی نے نماز پڑھ لی تو.....
- ۳۳۳..... ناپاکی کی حالت میں پہنے ہوئے کپڑوں سے نماز کا حکم
- ۳۳۴..... پیشاب پاخانے کے تقاضے کے ساتھ نماز پڑھنا
- ۳۳۴..... بڑھے ہوئے ناخنوں کے ساتھ نماز
- ۳۳۴..... بڑے ناخن کے ساتھ نماز ادا کرنا
- ۳۳۵..... کپڑے کی نجاست دھوئیں، لیکن غیر ضروری وہم نہ کریں
- ۳۳۵..... اندھیرے میں نماز پڑھنا
- ۳۳۵..... نمازی کے سامنے جوتے ہوں تو نماز کا کیا حکم ہے؟
- ۳۳۵..... چوری کے ڈر سے چپل سامنے رکھ کر نماز پڑھنا
- ۳۳۶..... گھریلو سامان سامنے ہوتے ہوئے نماز پڑھنا
- ۳۳۶..... نماز کے سامنے جلتی آگ ہونا
- ۳۳۶..... لہو و لعاب کی جگہ نماز
- ۳۳۶..... مورتیوں کے سامنے نماز
- ۳۳۷..... تصاویر والے مال کی دکان میں نماز ادا کرنا
- ۳۳۷..... تصویر والے بٹن کے ساتھ نماز پڑھنا
- ۳۳۷..... ٹی وی والے کمرے میں نماز یا تہجد پڑھنا
- ۳۳۷..... غیر مسلم کے گھر میں فرش پر نماز پڑھنا
- ۳۳۸..... غصب شدہ زمین پر مسجد میں نماز پڑھنا
- ۳۳۸..... مکان خالی نہ کرنے والے کرایہ دار کی نماز
- ۳۳۹..... قبرستان کے اندر بنی ہوئی مسجد میں نماز جائز ہے
- ۳۳۹..... نماز جمعہ میں فرض اور سنتوں کی نیت
- ۳۳۹..... مقتدی نے نیت میں غلط وقت کا نام لیا تو کیا ہوگا؟
- ۳۳۹..... فاسد نماز میں فرض کی نیت کی جاتی ہے، دُہرانے کی نہیں
- ۳۴۰..... نیت کے الفاظ دل کو متوجہ کرنے کے لئے زبان سے ادا کئے جاتے ہیں

- ۳۴۰..... نماز باجماعت میں اقتدا و اہانت کی نیت دل میں کافی ہے
- ۳۴۰..... نیت کی غلطی سجدہ سہو سے درست نہیں ہوتی
- ۳۴۱..... امام کی تکبیر کے بعد نیت باندھنے والے کی نماز صحیح ہے
- ۳۴۱..... وتر کی نیت میں وقتِ عشاء کہنے کی ضرورت نہیں
- ۳۴۱..... نیت کے لئے نماز کا تعین کر لینا کافی ہے، رکعتیں گنتا ضروری نہیں
- ۳۴۱..... دل میں ارادہ کرنے کے بعد اگر زبان سے غلط نیت نکل گئی تو بھی نماز صحیح ہے
- ۳۴۲..... نیت نماز کے الفاظ خواہ کسی زبان میں کہے جائز ہے
- ۳۴۲..... قبلے سے کتنے درجے انحراف تک نماز جائز ہے؟
- ۳۴۲..... اگر مسافر کو قبلہ معلوم نہ ہو تو کیا کرے؟
- ۳۴۳..... کیا ناپینا آدمی کو دوسرے سے قبلے کا تعین کروانا ضروری ہے؟
- ۳۴۳..... اگر مسجد کی محراب سمتِ قبلہ پر درست نہ ہو تو کیا کیا جائے؟
- ۳۴۳..... لاعلمی میں قبلے کی مخالف سمت میں ادا کی گئی نمازیں
- ۳۴۴..... مصلیٰ قبلہ رخ بچھانا چاہئے
- ۳۴۴..... ٹرین میں بھی قبلہ رخ ہونا ضروری ہے
- ۳۴۴..... جس جگہ کوئی قبلہ بتانے والا نہ ہو، وہاں غلط پڑھی ہوئی نماز درست ہے
- ۳۴۴..... بحری جہاز میں قبلہ معلوم نہ ہو تو کیا کریں؟
- ۳۴۵..... کیا حطیم میں نماز پڑھنے والا کسی طرف بھی رخ کر کے نماز پڑھ سکتا ہے
- ۳۴۵..... قبلہ اڈل کی طرف منہ کر کے بیٹھنا یا سجدہ کرنا
- ۳۴۵..... قبلے کی طرف ٹانگ کرنا
- ۳۴۵..... جس جائے نماز پر روضہ رسول کی شبیہ بنی ہو اس پر کھڑا ہونا کیسا ہے؟
- ۳۴۶..... مصلیٰ پر خانہ کعبہ، مسجد اقصیٰ یا مسجد کی تصویر بنانا شرعاً کیسا ہے؟
- ۳۴۶..... کعبۃ اللہ کے نقش والی جائے نماز پر نماز پڑھنا
- ۳۴۶..... مسجد کے گنبدوں کے ڈیزائنوں والی جائے نمازوں پر نماز پڑھنا
- ۳۴۷..... کیا مصلیٰ بچھا رہے تو شیطان نماز پڑھتا ہے؟
- ۳۴۷..... جائے نماز کا کونا پلٹنا کیسا ہے؟
- ۳۴۷..... مسجد بنی جائے نماز کو کس طرح پاک کرنا چاہئے؟

- ۳۴۷..... پُرانی بوسیدہ جائے نماز کا احترام کیسے کریں؟
- ۳۴۷..... مشکوک جائے نماز پر نماز پڑھنا
- ۳۴۸..... قالین پر نماز ادا کرنا کیسا ہے؟
- ۳۴۸..... حلال جانور کی دباغت شدہ کھال کی جائے نماز پاک ہے
- ۳۴۸..... ڈیکوریشن کی دریوں پر کپڑا بچھا کر نماز پڑھیں
- ۳۴۸..... حرم شریف میں نماز پڑھتے ہوئے نمازی کا رخ عین بیت اللہ کی طرف ہونا شرط ہے
- ۳۴۹..... چار پائی پر نماز ادا کرنا
- ۳۴۹..... مسہری اور چار پائی پر نماز ادا کرنا
- ۳۴۹..... ضعیف عورت کا کرسی پر بیٹھ کر میز پر سجدہ کرنا
- ۳۴۹..... تصویروں والے کمرے میں نماز پڑھنا
- ۳۵۰..... انسانوں کی تصاویر والے کمرے میں نماز ادا کرنا
- ۳۵۰..... بند کر کے رکھی ہوئی تصویر کے سامنے نماز ادا کرنا
- ۳۵۰..... ہوائی جہاز میں نماز
- ۳۵۱..... پانی کے ٹینک پر نماز
- ۳۵۱..... نجاست کے قریب نماز پڑھنا

نماز ادا کرنے کا طریقہ

- ۳۵۲..... دوران نماز نظر کہاں ہونی چاہئے؟
- ۳۵۲..... نماز میں پیروں کے درمیان فاصلہ اور انگوٹھے کا زمین سے لگا رہنا
- ۳۵۲..... نماز کی نیت کا طریقہ
- ۳۵۳..... نیت نماز میں بھولے نفل کی جگہ سنت بولنا
- ۳۵۳..... سلام پھیرتے وقت نگاہ کہاں ہونی چاہئے؟
- ۳۵۳..... نماز میں دائیں بائیں دیکھنا
- ۳۵۴..... تکبیر تحریمہ کے علاوہ باقی تکبیریں سنت ہیں
- ۳۵۴..... تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھانے کا صحیح طریقہ
- ۳۵۴..... تکبیر کہتے وقت ہتھیلیوں کا رخ کس طرف ہونا چاہئے؟

- ۳۵۵..... تکبیر تحریرہ میں ہاتھ کہاں تک اٹھائے جائیں؟
- ۳۵۵..... تکبیر تحریرہ کے وقت ہاتھوں کی پتھیلیوں کا رخ کس طرف ہو؟
- ۳۵۵..... مقتدیوں کو چاہئے کہ امام کی تکبیر ختم ہونے کا انتظار کریں
- ۳۵۵..... امام تکبیر تحریرہ کب کہے؟
- ۳۵۶..... امام اور مقتدی تکبیر تحریرہ کب کہیں؟
- ۳۵۶..... مقتدی کے لئے تکبیر اولیٰ میں شرکت کے درجات
- ۳۵۷..... تکبیر تحریرہ دوبارہ دینے سے نماز فاسد نہیں ہوتی
- ۳۵۷..... نماز میں ہاتھ باندھنا سنت ہے
- ۳۵۷..... رفع یدین کرنا کیسا ہے؟
- ۳۵۷..... کیا رفع یدین ضروری ہے؟
- ۳۵۸..... سنت سمجھ کر رفع یدین کرنے میں کیا حرج ہے؟
- ۳۵۸..... نیت اور رکوع کرنے میں ہاتھ نہ چھوڑیں
- ۳۵۸..... عورت کا کھڑے ہو کر نماز شروع کر کے بیٹھ کر ختم کرنا
- ۳۵۹..... کھڑے ہونے پر سانس پھولے تو کیا بیٹھ کر نماز پڑھ سکتے ہیں؟
- ۳۵۹..... رکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کی کیفیت
- ۳۵۹..... کیا رکوع کی حالت میں گھٹنوں میں خم ہونا چاہئے
- ۳۶۰..... بیٹھ کر نماز پڑھنے والا رکوع میں کتنا جھکے؟
- ۳۶۰..... کیا امام بھی ”ربنا لک الحمد“ پڑھے؟
- ۳۶۰..... کیا رکوع سے تھوڑا سا اٹھ کر سجدے میں جانا درست ہے؟
- ۳۶۰..... رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا اور پہلے سجدے کے بعد سیدھا بیٹھنا واجب ہے
- ۳۶۱..... سمع اللہ لمن حمدہ کے بجائے اللہ اکبر کہہ دیا تو نماز ہوگئی
- ۳۶۱..... رکوع کے بعد کیا کہے؟
- ۳۶۱..... سجدے میں ناک زمین پر لگانا
- ۳۶۲..... نماز کا سجدہ زمین پر نہ کر سکے تو کس طرح کرے؟
- ۳۶۲..... سجدے میں کہنیاں پھیلا نا اور ران پر رکھنا
- ۳۶۲..... سجدے میں جانے کا طریقہ

- ۳۶۲..... سجدے میں ناک زمین پر رکھنے کی شرعی حیثیت
- ۳۶۳..... دو سجدوں کے درمیان کتنی دیر بیٹھنا ضروری ہے
- ۳۶۳..... سجدہ کرتے وقت اگر دونوں پاؤں زمین سے اٹھ جائیں
- ۳۶۳..... اگر سجدے میں عورتوں کے پاؤں کے سرے اٹھ جائیں تو نماز کا حکم
- ۳۶۳..... کیا سجدے میں زمین سے دونوں پاؤں اٹھ جانے سے نماز نہیں ہوتی
- ۳۶۴..... سجدے کی جگہ کے پاس ریڈیو (بند حالت میں) ہو تو نماز کا حکم
- ۳۶۴..... دوران سجدہ ٹوپی کا فرش اور پیشانی کے درمیان آ جانا
- ۳۶۴..... سجدے کی حالت میں اگر بچہ گردن پر بیٹھ جائے تو کیا کیا جائے؟
- ۳۶۴..... عورتیں مردوں کی طرح سجدہ کریں یا دے انداز میں؟
- ۳۶۵..... عورتوں کے سجدے کا طریقہ
- ۳۶۵..... عورتوں کے سجدے کا طریقہ
- ۳۶۶..... عورت زکوع بعد سیدھی سجدے میں چلی جائے یا پہلے بیٹھے؟
- ۳۶۶..... اگر کسی رکعت میں ایک ہی سجدہ کیا تو اب کیا کیا جائے؟
- ۳۶۶..... قومہ اور جلسہ کی شرعی حیثیت
- ۳۶۷..... نماز کی چوری سے کیا مراد ہے؟
- ۳۶۷..... ارکان نماز کو کتنا لمبا کرنا چاہئے؟
- ۳۶۷..... جلدی کی وجہ سے نماز تیزی سے پڑھنا
- ۳۶۸..... التحیات میں ہاتھ کہاں رکھنے چاہئیں؟
- ۳۶۸..... التحیات میں تشہد کے وقت کس ہاتھ کی انگلی اٹھائیں؟
- ۳۶۸..... اگر تشہد میں انگلی نہ اٹھائی جائے تو کیا نماز ہو جائے گی؟
- ۳۶۹..... تشہد کی انگلی سلام پھیرنے تک اٹھائے رکھنے کا مطلب
- ۳۶۹..... نماز میں کلمہ شہادت پر انگلی کب اٹھانی چاہئے؟
- ۳۷۰..... مقتدی کے لئے التحیات پوری پڑھنا لازم ہے
- ۳۷۰..... التحیات پر سلام بعینہ خطاب کا حکم
- ۳۷۱..... نماز میں دُرد شریف کی کیا حیثیت ہے؟
- ۳۷۳..... قعدہ اولیٰ میں صرف تشہد پڑھیں یا دُرد بھی؟

- ۳۷۴..... تشہد اور دُرود کے بعد دُعائے مأثورہ سے کیا مراد ہے؟
- ۳۷۴..... قعدۂ اخیرہ میں دُرود کے بعد کون سی دُعا پڑھنی چاہئے؟
- ۳۷۴..... نماز میں کتنی دُعائیں پڑھنی چاہئیں؟
- ۳۷۵..... غلطی سے سلام بائیں جانب پھیر لیا تو نماز ہوگئی
- ۳۷۵..... اپنے ارادے سے نماز ختم کرنا فرض سے کیا مراد ہے؟
- ۳۷۵..... رکعات میں شک ہو جائے تو کتنی شمار کریں؟
- ۳۷۶..... آیتیں اور رکعتیں بھولنے کی بیماری ہو، تو بھی نماز نہیں چھوڑنی چاہئے
- ۳۷۶..... نماز میں کتنے سجدے کئے ہیں یہ یاد نہ رہے تو کیا کروں؟
- ۳۷۶..... رکعتوں کی تعداد میں مغالطہ ہو جائے تو کیا کروں؟

نماز میں کیا پڑھتے ہیں؟

- ۳۷۷..... نماز کے لئے ہر مسلمان کو کم از کم چار سورتیں یاد ہونی چاہئیں
- ۳۷۷..... نماز کی ہر رکعت میں ایک سورت تلاوت کرنا
- ۳۷۷..... جس کو کوئی بھی سورت نہ آتی ہو وہ نماز کس طرح پڑھے؟
- ۳۷۸..... نماز میں قرآن دیکھ کر تلاوت کرنا
- ۳۷۸..... تہجد نماز قرآن ہاتھ میں لے کر پڑھنا
- ۳۷۸..... فرض نماز میں مفصلات پڑھنا مسنون ہے
- ۳۷۹..... زبان سے الفاظ ادا کئے بغیر فقط دل ہی دل میں پڑھنے سے نماز نہیں ہوتی
- ۳۷۹..... نماز میں قراءت کتنی آواز سے کرنی چاہئے؟
- ۳۷۹..... کیا اکیلا آدمی اونچی قراءت کر سکتا ہے؟
- ۳۷۹..... نمازوں میں منفرد تکبیرات انتقال آہستہ کہے
- ۳۸۰..... نماز میں کلمات اتنی زور سے پڑھنا کہ دوسرے نمازیوں کو پریشانی ہو
- ۳۸۰..... نماز میں اگر ہونٹ حرکت نہ کریں تو کیا تلاوت صحیح ہوگی؟
- ۳۸۱..... عورتوں کو نماز میں تلاوت آواز سے کرنے کا حکم نہیں
- ۳۸۱..... ظہر، عصر کی قضا نماز اگر رات کو پڑھی جائے تو کیا قراءت آواز سے ہوگی؟
- ۳۸۱..... نماز ظہر و عصر آہستہ، اور باقی نمازیں آواز سے کیوں پڑھتے ہیں؟

- ۳۸۲..... فجر، مغرب اور عشاء کی باجماعت نماز قضا دن میں جہری ہو یا ستری؟
- ۳۸۲..... نماز باجماعت میں مقتدی قراءت کرے یا خاموش رہے؟
- ۳۸۲..... فقہ حنفی میں امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا درست نہیں
- ۳۸۳..... کیا مقتدی دھیان جمانے کے لئے دل میں قراءت یا ترجمہ دہراتا رہے؟
- ۳۸۳..... مختلف جگہوں سے قراءت کرنا
- ۳۸۴..... نماز میں تلاوت قرآن کی ترتیب کیا ہو؟
- ۳۸۴..... سورتوں کی بے ترتیبی مکروہ ہے
- ۳۸۴..... نماز میں سورتوں کی ترتیب کیا ہونی چاہئے؟
- ۳۸۵..... نماز میں سورتیں خلاف ترتیب نہیں پڑھنی چاہئیں
- ۳۸۵..... نماز میں قصد سورتوں کو ترتیب سے نہ پڑھنا
- ۳۸۶..... پوری نماز یعنی فرض، سنت، نفل میں سورتوں کی ترتیب ضروری ہے؟
- ۳۸۶..... نماز میں سورتوں کی پابندی امام کے لئے درست نہیں
- ۳۸۷..... فرض چار رکعت کی پہلی دو رکعات میں سورہ قلقلق، سورہ ناس پڑھنا
- ۳۸۷..... نماز میں صرف چاروں قل پڑھنا
- ۳۸۷..... بعد میں آنے والی رکعت میں پہلی رکعت کی سورہ سے زیادہ لمبی سورہ پڑھنا
- ۳۸۸..... چھوٹی سورتوں کے درمیان کتنی سورتوں کا فاصلہ ہو؟
- ۳۸۸..... بالکل چھوٹی سورہ سے مراد کون سی سورت ہے؟
- ۳۸۹..... نماز میں بسم اللہ کو آہستہ پڑھا جائے یا آواز سے؟
- ۳۸۹..... ثنا سے پہلے بسم اللہ نہیں پڑھنی چاہئے
- ۳۹۰..... التحیات سے پہلے بسم اللہ پڑھنا
- ۳۹۰..... التحیات سے پہلے بسم اللہ پڑھنا
- ۳۹۰..... دوسری رکعت شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا
- ۳۹۰..... کیا نماز کی ہر رکعت میں تعوذ و تسمیہ پڑھنی چاہئے؟
- ۳۹۱..... کیا ثنا اور تعوذ سنت مؤکدہ کی دوسری رکعت میں بھی پڑھیں گے؟
- ۳۹۱..... الحمد کی ایک آیت میں سکتہ کرنا
- ۳۹۱..... ”ض“ کا تلفظ باوجود کوشش کے صحیح نہ ہونے پر نماز ہو جائے گی

- ۳۹۲..... جان بوجھ کر فرضوں میں صرف فاتحہ پر اکتفا کرنا
- ۳۹۳..... شافعی نماز فجر کے دوسرے رکوع کے بعد قنوت پڑھتے ہیں
- ۳۹۳..... قیام میں بھول کر التحیات دُعا و تسبیح یا رکوع و سجدہ میں قراءت کرنا
- ۳۹۴..... ظہر یا عصر کی دوسری رکعت میں شامل ہونے والا بقیہ نماز کس طرح پڑھے؟
- ۳۹۴..... تیسری اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ واجب نہیں ہے
- ۳۹۵..... چار رکعت سنت مؤکدہ کی پہلی رکعت میں سورہ بقرہ پڑھ لی تو کیا کرے؟
- ۳۹۵..... وتر کی نماز میں کون سی سورتیں پڑھنا افضل ہے؟
- ۳۹۵..... وتر کی پہلی رکعت میں سورہ بقرہ پڑھ لی تو آخری رکعت میں کیا پڑھے؟
- ۳۹۵..... وتر کی پہلی رکعت میں سورہ الاناس پڑھ لی تو باقی دو رکعتوں میں کیا پڑھے؟
- ۳۹۶..... اگر دُعا قنوت نہ آئے تو کیا پڑھے؟
- ۳۹۶..... نماز میں پہلے دُعا پھر دُرود شریف پڑھ کر سلام پھیرنا کیسا ہے؟
- ۳۹۶..... رکوع اور سجدہ سے اٹھتے ہوئے مقرر الفاظ سے مختلف کہنا
- ۳۹۷..... نماز کے رکوع کی تسبیح میں ”و بھدہ“ کا اضافہ کرنا
- ۳۹۷..... رکوع، سجدے کی تسبیحات کی جگہ دوسری دُعا پڑھنا
- ۳۹۷..... کیا نماز میں لفظ ”محمد“ آنے پر دُرود شریف پڑھ سکتے ہیں؟

لاؤڈ اسپیکر کا استعمال

- ۳۹۸..... نماز میں لاءؤ اسپیکر کا استعمال جائز ہے
- ۳۹۸..... لاءؤ اسپیکر کے ساتھ مکتبہ کا انتظام بھی ہونا چاہئے
- ۳۹۸..... مساجد کے باہر والے لاءؤ اسپیکر اذان کے ماسوا کھولنا جائز ہے
- ۴۰۰..... کیا مسجد کا اسپیکر گلی میں لگا سکتے ہیں؟

جماعت کی صف بندی

- ۴۰۱..... مسجد میں ناحق جگہ روکنا
- ۴۰۱..... کسی کے لئے مصلیٰ بچھا کر صف میں جگہ مخصوص کرنا
- ۴۰۲..... امام کے قریب کون لوگ کھڑے ہوں؟
- ۴۰۲..... جماعت کی صف کس ترتیب سے بنانی چاہئے؟

- ۴۰۲..... حالت نماز میں اگلی صف پڑھنے کا طریقہ
- ۴۰۲..... درمیان میں خلا چھوڑ کر دوسری صف بنانا مکروہ ہے
- ۴۰۳..... صف کی دائیں جانب افضل ہے
- ۴۰۳..... پہلی صف میں شمولیت کے لئے پچھلی صفوں کا پھلانگنا
- ۴۰۴..... مؤذن کو امام کے پیچھے کس طرف کھڑا ہونا چاہئے؟
- ۴۰۴..... عین حی علی الصلوٰۃ پر کھڑے ہونے سے مقتدیوں کی نماز میں انتشار
- ۴۰۵..... اقامت کے دوران بیٹھے رہنا اور انگوٹھے چومنا
- ۴۰۶..... صفوں میں کندھے سے کندھا ملانا ضروری ہے
- ۴۰۶..... پندرہ سالہ لڑکے کا پہلی صف میں کھڑا ہونا
- ۴۰۷..... نماز میں بچوں کی صف
- ۴۰۷..... نابالغ بچوں کو صف میں کہاں کھڑا کیا جائے؟
- ۴۰۸..... بچے کس صف میں کھڑے ہوں؟
- ۴۰۸..... بچوں کو مسجد لائیں تو کہاں کھڑا کریں؟
- ۴۰۸..... چھوٹے بچوں کی صف کہاں ہونی چاہئے؟
- ۴۰۸..... شرارت سے بچنے کے لئے بچوں کو اگلی صف میں کھڑا کر سکتے ہیں
- ۴۰۹..... صفوں میں جگہ نہ ہونے کی وجہ سے پچھلی صف میں اکیلے کھڑا ہونا
- ۴۰۹..... آخری صف میں تنہا کھڑا ہونا
- ۴۰۹..... دوران نماز صف میں اکیلے کھڑے ہونا
- ۴۱۰..... پہلی صف میں جگہ ہونے کے باوجود دوسری صف میں کھڑے ہونا
- ۴۱۰..... پچھلی صف میں اکیلے کھڑے ہونے والے کی نماز ہوگی
- ۴۱۰..... شوہر اور بیوی کا فاصلہ سے نماز پڑھنا
- ۴۱۱..... عورت اور مرد کی باجماعت نماز کس طرح ہوگی؟
- ۴۱۱..... مجبوراً عورتیں مردوں کی صف میں شامل ہوں تو نماز کا حکم
- ۴۱۱..... کیا حرم شریف میں مردوں کی صف میں عورتوں کے شامل ہونے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے؟
- ۴۱۲..... دو مرد اور عورت جماعت کروائیں تو عورت کہاں کھڑی ہو؟

نماز باجماعت

- ۴۱۳..... مسواک کے ساتھ باجماعت نماز کا ثواب کتنا ملے گا؟
- ۴۱۳..... مسجد میں دوسری جماعت کرنا اور اس میں شرکت
- ۴۱۴..... انفرادی نماز پڑھنے والے کی نماز میں کسی کا شامل ہونا
- ۴۱۴..... بغیر اذان والی جماعت کے بعد جماعتِ ثانی کروانا
- ۴۱۴..... جماعت کے وقت بیٹھے رہنا اور دوبارہ جماعت کروانا کیسا ہے؟
- ۴۱۵..... ایک باجماعت نماز پڑھنے کے بعد دوسری جگہ جماعت میں شرکت
- ۴۱۶..... امام کے علاوہ دوسرے نے جلدی سے جماعت کرا دی تو جماعتِ ثانی کا حکم
- ۴۱۶..... محرم عورتوں کے ساتھ جماعت کرنا
- ۴۱۶..... مرد کی اقتدا میں محرم خواتین کی نماز
- ۴۱۶..... میاں بیوی کا الگ الگ نماز پڑھنا یا جماعت کرنا درست ہے
- ۴۱۷..... امام سے آگے ہونے والے مقتدی کی نماز نہیں ہوتی
- ۴۱۷..... مسجد نبوی یا کسی بھی مسجد میں مقتدی امام کے آگے نہیں ہو سکتا
- ۴۱۷..... کیا حرم شریف میں مقتدی امام کے آگے کھڑے ہو سکتے ہیں؟
- ۴۱۸..... حطیم میں سنت، وتر اور نفل وغیرہ پڑھ سکتے ہیں
- ۴۱۸..... عصر کی نماز ظہر سمجھ کر ادا کی
- ۴۱۸..... کیا باجماعت نماز میں ہر مقتدی کے بدلے ایک گنا ثواب ملتا ہے؟

گھر پر نماز پڑھنا

- ۴۱۹..... بلا عذر شرعی مرد کو گھر میں نماز ادا کرنا کیسا ہے؟
- ۴۱۹..... گھر میں نماز پڑھنے کی عادت ڈالنا
- ۴۲۰..... بغیر عذر گھر میں نماز کی عادت بنالینا گناہ کبیرہ ہے
- ۴۲۰..... اگر گھر پر عادت نماز پڑھنا گناہ کبیرہ ہے تو کیا نماز پڑھنا ہی چھوڑ دیں؟
- ۴۲۱..... گھر پر نماز کی عادت بنانے والے کے لئے وعیدیں
- ۴۲۳..... اگر نماز باجماعت سے رہ جائے تو کیا کرے؟
- ۴۲۳..... مسجد قریب ہونے کے باوجود نماز کھیل کے گراؤنڈ میں پڑھنا

- ۴۲۳..... مسجد میں پہنچنا ممکن ہو تو گھر میں نماز پڑھ سکتے ہیں
- ۴۲۴..... مسجد میں نماز پڑھنے سے والد منع کریں تو کیا کیا جائے؟
- ۴۲۴..... گھر میں چند افراد کے ساتھ نماز کرنے سے جماعت کا ثواب ملے گا
- ۴۲۴..... بلا عند شرعی تبہ نماز ادا کرنا
- ۴۲۵..... فوج کی ڈیوٹی اور نماز
- ۴۲۵..... ادارے کا سربراہ نماز کی اجازت نہ دے تو اس کی بات نہ مانیں
- ۴۲۵..... گاؤں کی مسجد میں نماز ادا کیا کریں

امام کے مسائل

- ۴۲۶..... اہل کے ہوتے ہوئے غیر اہل کو امام بنانا
- ۴۲۶..... جماعت میں عالم کی موجودگی کے باوجود متوتی کی امامت
- ۴۲۷..... فقہ حنفی کے مطابق امام میں کون سی خوبیاں ہونی چاہئیں؟
- ۴۲۷..... اعراب کی غلطی کرنے والے امام کی اقتدا میں نماز
- ۴۲۷..... صحیح قرآن پڑھنے والے نابینا کے ہوتے ہوئے غلط تلفظ والے کو امام نہ بنائیں
- ۴۲۸..... جو پرہیزگار نہ امامت کرے، نہ اقتدا کرے وہ گناہگار ہے
- ۴۲۸..... پابند شرع لیکن قراءت میں غلطیاں کرنے والے کی امامت
- ۴۲۸..... غلط قراءت کرنے والے امام کی اقتدا
- ۴۲۹..... داڑھی منڈے صاحب علم کے ہوتے ہوئے کم علم باریش کی امامت
- ۴۲۹..... بہ مجبوری بغیر داڑھی والے کے پیچھے نماز اکیلے پڑھنے سے بہتر ہے
- ۴۲۹..... چھوٹی چھوٹی داڑھی کے ساتھ امامت
- ۴۳۰..... تراویح پڑھانے کے لئے داڑھی رکھنے والے حافظ کی امامت
- ۴۳۰..... اگر داڑھی منڈے کی امامت جائز نہیں تو امام کعبہ نے ضیاء الحق سے کعبہ میں امامت کیوں کروائی؟
- ۴۳۱..... حتمی وظیفہ مقرر نہ ہونے والے امام کا طرز عمل
- ۴۳۱..... کیا امام کے لئے منبر پر زکوٰۃ و عطیات اپنے لئے لینے کا سوال کرنا جائز ہے؟
- ۴۳۱..... گھروں میں جا کر فیس لے کر قرآن پڑھانے والے کی امامت
- ۴۳۱..... ہاتھ پر پٹی بندھی ہو جس سے وضو پورا نہ ہو سکتا ہو تو نماز کا حکم

- ۴۳۲..... نماز میں ادھر ادھر دیکھنے والے کی امامت
- ۴۳۲..... اسلام کے بارے میں تھوڑی سی معلومات رکھنے والے شخص کی امامت
- ۴۳۲..... بیچ وقتہ نمازوں کی اجرت لینے والے کی اقتدا
- ۴۳۳..... امام کی اجازت کے بغیر امامت کروانا
- ۴۳۳..... کیا امام صرف عورتوں اور بچوں کی امامت کر سکتا ہے؟
- ۴۳۳..... کیا ایک امام دو مسجدوں میں امامت کر سکتا ہے؟
- ۴۳۴..... فرض اکیلے ادا کرنے والا کیا جماعت کے ثواب کے لئے امامت کر سکتا ہے؟
- ۴۳۴..... دوران نماز امام کا وضو ٹوٹ گیا تو اسے چاہئے کہ کسی کو خلیفہ بنا کر اشارے سے بقیہ نماز بتا دے
- ۴۳۴..... اگر صرف ایک مرد اور ایک عورت مقتدی ہو تو عورت کہاں کھڑی ہو؟
- ۴۳۵..... امام کا محراب میں کھڑا ہونا مکروہ ہے
- ۴۳۵..... امام اوپر والی منزل سے بھی امامت کر سکتا ہے
- ۴۳۵..... ایئر کنڈیشنڈ مسجد اور امام کی اقتدا
- ۴۳۵..... اذان اور تکبیر کہنے والے کی امامت درست ہے
- ۴۳۶..... پندرہ سالہ لڑکے کی امامت
- ۴۳۶..... بالغ آدمی کی اگر داڑھی نہ نکلے ہو تو بھی اس کی امامت صحیح ہے
- ۴۳۶..... بالغ لڑکا جس کی ابھی داڑھی نہ آئی ہو، اسے امام بنانا کیسا ہے؟
- ۴۳۷..... بریلوی امام کے پیچھے نماز پڑھنا
- ۴۳۷..... بریلویوں کی مساجد میں ان کے ائمہ کے پیچھے نماز ادا کرنا
- ۴۳۷..... قائلین عدم سماع موتی کی اقتدا میں نماز ادا کرنا
- ۴۳۷..... غیر مقلد کے پیچھے نماز پڑھنا
- ۴۳۸..... شیعہ امام کی اقتدا میں نماز
- ۴۳۸..... گناہوں سے توبہ کرنے والے کی امامت
- ۴۳۸..... میت کو غسل دینے والے کی اقتدا
- ۴۳۸..... نابینا عالم کی اقتدا میں نماز صحیح ہے
- ۴۳۹..... نابینا دوسرے سے زیادہ علم رکھتا ہو تو امامت درست ہے
- ۴۳۹..... مقتدی ناراض ہوں تو نابینا شخص کی امامت مکروہ ہے

- ۴۳۹..... انگلیوں سے محروم شخص کی امامت
- ۴۴۰..... معذور شخص کو امام بنانا، نیز غیر مستند کو امام بنانا
- ۴۴۰..... لنگڑے لوہے کی امامت
- ۴۴۰..... معذور امام کی اقتدا کرنا
- ۴۴۱..... مسافر امام کی اقتدا
- ۴۴۱..... غیر شادی شدہ امام کی اقتدا
- ۴۴۲..... حجام کی امامت کہاں تک درست ہے؟
- ۴۴۲..... سجدے میں پاؤں کی انگلیاں نہ موڑنے والے کی اقتدا میں نماز
- ۴۴۲..... سر اور داڑھی کو خضاب لگانے والے کی امامت
- ۴۴۳..... استاذ کی بددعا والے شاگرد کی امامت
- ۴۴۳..... حدیث کے مقابلے میں ڈھٹائی کر کے داڑھی کتروانے والا امام سخت ترین مجرم ہے
- ۴۴۴..... ٹخنے ڈھانکنے والے کی امامت صحیح نہیں
- ۴۴۴..... فاسق کی اقتدا میں نماز ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے
- ۴۴۴..... تعویذات میں لگ کر وقت پر امامت نہ کرنے والے کا شرعی حکم
- ۴۴۵..... تعویذ کرنے والے شخص کی اقتدا میں نماز پڑھنا
- ۴۴۵..... وعدہ خلاف شخص کے پیچھے نماز پڑھنا
- ۴۴۵..... جھوٹ بولنے اور کبھی کبھی شرک کرنے والے شخص کی امامت
- ۴۴۶..... ذولہا کا سہرا باندھنے، مزار سے منت کی چیزیں کھانے والے کی امامت
- ۴۴۶..... نماز فجر قضا کرنے والے کے پیچھے نماز ادا کرنا
- ۴۴۶..... سود کی رقم سے امام کی تنخواہ
- ۴۴۶..... نماز کے مسائل سے ناواقف حافظ کی امامت کا شرعی حکم
- ۴۴۷..... مال چوری کرنے، جھوٹ بولنے، غلط فتویٰ دینے والے امام کے پیچھے نماز
- ۴۴۷..... جس کے گھر والے بے پردہ ہوں، اس کے پیچھے نماز
- ۴۴۷..... بینک کے ملازم کی امامت مکروہ تحریمی ہے
- ۴۴۸..... بددیانت درزی اور ناحق زکوٰۃ لینے والے کی امامت
- ۴۴۸..... فاسق امام اور اس کے حمایتی متولی کا حکم

- ۴۴۸..... گناہ کبیرہ کرنے والے کی امامت
- ۴۴۹..... ولد الحرام اور بدعتی کی امامت
- ۴۴۹..... مسجد میں تصویر کشی کرنے والے کی امامت
- ۴۴۹..... فوٹو بنوانے والے امام کی اقتدا میں نماز مکروہ ہے
- ۴۵۰..... باقاعدہ امام مقرر نہ ہونے والی مسجد میں استحقاق نہ رکھنے والے کو امام مقرر کرنے کی بازہدس کس سے ہوگی؟
- ۴۵۰..... حرمین شریفین کے ائمہ کے پیچھے نماز کیوں جائز ہے جبکہ وہاں بھی ویڈیو بنتی ہے؟
- ۴۵۱..... قادیانی لڑکے کا نکاح پڑھانے والے امام کے پیچھے نماز جائز نہیں
- ۴۵۱..... قاتل کی اقتدا میں نماز
- ۴۵۲..... جھوٹ بولنے اور گالیاں دینے والے کے پیچھے نماز
- ۴۵۲..... سینما دیکھنے والے کی امامت
- ۴۵۲..... ٹی وی دیکھنے، گانا سننے والے کے پیچھے نماز
- ۴۵۲..... حاجی، نمازی ٹی وی دیکھنے والے کے پیچھے نماز ادا کرنا
- ۴۵۳..... فلم دیکھنے والے کی امامت
- ۴۵۳..... ٹی وی دیکھنے، فحش گالیاں دینے والے کی امامت
- ۴۵۳..... مسجد کی چھت پر رہائش پذیر ٹی وی دیکھنے والے امام کی اقتدا میں نماز
- ۴۵۳..... شراب پینے والے کی اقتدا اور جماعت کا ترک کرنا
- ۴۵۴..... رشوت خور کو امام بنانا درست نہیں
- ۴۵۴..... سود خور کی اقتدا میں نماز
- ۴۵۵..... نماز کے مقررہ وقت کا خیال نہ کرنے والے امام کا حکم
- ۴۵۶..... زبردستی مصلے پر کھڑے ہونے والے شخص کو امام رکھنا
- ۴۵۶..... غسل نہ کرنے والا امام اگر بھولے سے جماعت کو وادے تو آب کیا کرے؟
- ۴۵۶..... کیا امام سنت مؤکدہ پڑھے بغیر امامت کروا سکتا ہے؟
- ۴۵۶..... اقامت کے وقت امام لوگوں کو سیدھا کر سکتا ہے
- ۴۵۷..... امام اور مقتدی کی نماز میں فرق
- ۴۵۷..... کیا امام مقتدیوں کی نیت کرے گا؟
- ۴۵۷..... آہستہ آواز والے امام کی اقتدا

- ۴۵۸..... خلاف ترتیب تلاوت کرنے والے امام کے پیچھے نماز
- ۴۵۸..... اتنی لمبی نماز نہ پڑھائیں کہ مقتدی تنگ ہو جائیں
- ۴۵۹..... امام کو چاہئے کہ نماز میں مناسب مقدار میں تلاوت کرے
- ۴۵۹..... نماز میں لمبی قراءت کیوں کی جاتی ہے؟ جبکہ نمازی تھکے ہوئے ہوتے ہیں؟
- ۴۶۰..... بہت بلند آواز سے تلاوت کرنا کیسا ہے؟
- ۴۶۰..... تیسری صف تک آواز نہ پہنچنے والے کو امام بنانا
- ۴۶۰..... فرائض کی جماعت میں امام کو لقمہ دینا
- ۴۶۱..... امام صاحب کی بھول ہمیشہ مقتدی کے غلط وضو کی وجہ سے نہیں ہوتی
- ۴۶۱..... امام کا اپنے بچے کے رونے کی وجہ سے نماز توڑ دینا
- ۴۶۲..... امام کو اپنی نماز جماعت سے زیادہ اطمینان سے پڑھنی چاہئے
- ۴۶۲..... امام کو سنت کے لئے جگہ تبدیل کرنا
- ۴۶۲..... نماز کے بعد امام کس طرف منہ کر کے بیٹھے؟
- ۴۶۳..... امام صاحب کا نمازی کے سامنے منہ کر کے بیٹھنا جائز نہیں
- ۴۶۳..... نماز کے بعد امام کو کعبہ کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھنا جائز ہے
- ۴۶۳..... فرض نماز کے بعد امام قبلہ ہی کی طرف منہ کئے کیوں دُعا مانگ لیتے ہیں؟
- ۴۶۳..... ہر نماز کے بعد امام کا تین بار دُعا مانگنا
- ۴۶۴..... امام سے اختلاف کی بنا پر مسجد نبوی میں نماز نہ پڑھنا بڑی محرومی ہے
- ۴۶۴..... جس امام سے ناراضی ہو اس کی اقتدا
- ۴۶۴..... امام کی توہین کرنے والے کی اسی امام کے پیچھے نماز
- ۴۶۴..... اگر امام سے کسی مسئلے میں اختلاف ہو جائے تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟
- ۴۶۶..... ایک مقتدی کی نماز خراب ہو گئی تو اس نے اسی نماز کی دوسری جگہ امامت کی
- ۴۶۶..... حرمین شریفین کے امام کے پیچھے نماز نہ پڑھنا بڑی محرومی ہے
- ۴۶۶..... امام کا نماز میں ہچکیوں کے ساتھ رونا
- ۴۶۷..... زیادہ تنخواہ کی جعلی دستاویزات بنوانے والے امام اور کمیٹی دونوں گناہگار ہوں گے
- ۴۶۷..... پگڑی کے بغیر نماز پڑھانا
- ۴۶۷..... اگر زید سمجھ کر امام کی اقتدا کی، لیکن وہ بکرا نکلا تو نماز کا حکم

۴۶۸..... امام اگر بوڑھا ہونے کی وجہ سے ارکان نماز میں دیر کرے تو مقتدی کیا کریں؟

مقتدی

۴۶۹..... دوبارہ امامت کرانے والے کی اقتدا کرنا

۴۶۹..... کیا صرف تکبیر تحریمہ میں امام کے ساتھ شریک ہونے والے کو نماز مل گئی؟

۴۶۹..... امام بالائی منزل پر ہو تو مخلی منزل والوں کی نماز

۴۷۰..... امام کے ساتھ ارکان کی ادائیگی

۴۷۱..... مقتدی تمام ارکان امام کی متابعت میں ادا کرے

۴۷۱..... اگر امام کو زکوع کے بعد ملیں تو کیا اس کے ساتھ نماز میں شامل ہو جائیں؟

۴۷۲..... اگر امام کو زکوع کے بعد پائے تو کیا شامل ہو جائے یا انتظار کرے؟

۴۷۲..... اگر امام زکوع، سجدے وغیرہ میں ہو تو امام کے ساتھ شریک ہونا

۴۷۲..... امام کی حرکت دیکھ کر تکبیر کہنے سے پہلے زکوع سجدے میں جانے والے کی نماز

۴۷۳..... مقتدی تکبیر کب کہے؟

۴۷۳..... مقتدی کو تکبیریں آہستہ کہنی چاہئیں

۴۷۳..... مقتدی تکبیرات کتنی آواز سے کہے؟

۴۷۳..... امام کی اقتدا میں شا کب تک پڑھے؟

۴۷۴..... مقتدی کی شا کے درمیان اگر امام فاتحہ شروع کر دے تو مقتدی خاموش ہو جائے

۴۷۴..... کیا امام کی قراءت کے وقت مقتدی شا پڑھ سکتا ہے؟

۴۷۴..... مقتدی صرف شا پڑھے گا، تعوذ و تسمیہ نہیں

۴۷۴..... شافعی امام جب فجر میں قنوت پڑھے تو حنفی مقتدی خاموش رہے

۴۷۵..... کیا رفع یدین کرنے والے مقلد امام کی اقتدا میں رفع یدین کریں؟

۴۷۵..... حنفی عالم کی اقتدا میں حنبلی مسلک کے لوگوں کا وتر پڑھنا

۴۷۵..... فجر کی دوسری رکعت میں قنوت پڑھنے والے امام کے پیچھے کیا کیا جائے؟

۴۷۶..... سری نمازوں میں مقتدی شا کے بعد کیا کرے؟

۴۷۶..... امام کے پیچھے قراءت کے معاملے میں اپنے اپنے مسلک پر عمل کریں

۴۷۶..... مقتدی کا عصر یا ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ سوچنا بہتر ہے

- ۴۷۷..... کیا سری نمازوں میں مقتدی ول میں کوئی سورت پڑھ سکتا ہے؟
- ۴۷۷..... مقتدی رکوع و سجود میں کتنی بار تسبیح پڑھے؟
- ۴۷۷..... ”ربنا لک الحمد“ کے بجائے ”سمع اللہ لمن حمدہ“ کہہ دینے سے کوئی خرابی نہیں آئی
- ۴۷۷..... امام سے پہلے سجدہ کرنا
- ۴۷۸..... کیا امام سے پہلے رکوع، سجدے میں جانا گناہ ہے؟
- ۴۷۸..... امام سے پہلے دوسرے رکن میں چلے جانے والے کا شرعی حکم
- ۴۷۹..... امام سے پہلے رکوع، سجدہ وغیرہ میں چلے جانا
- ۴۷۹..... مقتدی نے امام سے پہلے سر اٹھا لیا تو نماز کا کیا حکم ہے؟
- ۴۸۰..... مقتدی آخری قعدہ میں اور دُعائیں بھی پڑھ سکتا ہے
- ۴۸۰..... امام کی اقتدا میں مقتدی کب سلام پھیرے؟
- ۴۸۰..... امام کے دوسرے سلام سے پہلے مقتدی کا قبلہ سے پھر جانا
- ۴۸۱..... امام سے پہلے سلام پھیرنا
- ۴۸۱..... مقتدی اگر قعدہ اولیٰ میں دونوں طرف سلام پھیر دے تو کیا کرے؟
- ۴۸۱..... امام کی اقتدا میں نماز کا رکوع رہ جانے والوں کی نماز نہیں ہوئی
- ۴۸۲..... معذور شخص کا گھر بیٹھ کر لاؤڈ اسپیکر پر امام کی اقتدا کرنا
- ۴۸۲..... کیا ٹیلی ویژن پر اقتدا جائز ہے؟
- ۴۸۲..... مستقل امامت کی نحوہ جائز ہے
- ۴۸۲..... امام اور ایک مقتدی نے نماز شروع کی تو بعد میں دوسرا مقتدی آگیا، اب کیا کریں؟
- ۴۸۳..... جبری نماز میں امام تین آیات پڑھنے کے بعد بھول گیا یا غلط پڑھ گیا تو مقتدی کیا کریں؟
- ۴۸۳..... فرض نماز میں امام کو لقمہ دینا
- ۴۸۳..... امام کو رکوع میں دیکھ کر شرکت کے لئے بھاگنا کیسا ہے؟
- ۴۸۳..... اگر امام بھول کر قراءت شروع کر دے تو مقتدی لقمہ کیسے دے؟
- ۴۸۳..... امام کے ساتھ مقتدی بھی سجدہ سہو کریں گے

نماز کے دوران یا بعد میں دُعا و ذکر

- ۴۸۵..... دُعا کی اہمیت

- دُعا کی اہمیت..... ۴۸۵
- دُعا کا صحیح طریقہ..... ۴۹۱
- اللہ رب العزت سے دُعا مانگنے کا بہترین طریقہ..... ۴۹۲
- دُعا کے الفاظِ دل ہی دل میں ادا کرنا بھی صحیح ہے..... ۴۹۲
- بد دُعا کے اثرات سے تلافی کا طریقہ..... ۴۹۳
- مظلوم کا ظالم کو بد دُعا دینا..... ۴۹۳
- دُعا کس طرح کرنی چاہئے؟..... ۴۹۴
- دُعا کے آداب..... ۴۹۴
- دُعا میں کسی بزرگ کا واسطہ دینا..... ۴۹۵
- فرض، واجب یا سنت کے سجدوں میں دُعا کرنا..... ۴۹۵
- فرض نماز کے بعد دُعا کی کیفیت کیا ہونی چاہئے؟..... ۴۹۵
- کیا نماز کے بعد تسبیحات ضروری ہوتی ہیں؟..... ۴۹۶
- فرض نماز کے بعد سر پر ہاتھ رکھ کر ”بسم اللہ الذی لا الہ الا ہو الرحمن... الخ“ پڑھنا..... ۴۹۶
- فرض نماز کے بعد دُعا قبول ہوتی ہے..... ۴۹۷
- فرض نماز کے بعد دُعا کی شرعی حیثیت..... ۴۹۷
- فرض نماز کے بعد کلمہ بغیر آواز کے پڑھنا..... ۴۹۸
- جماعت کے بعد زور و شور سے ”حق لا الہ الا اللہ“ کا ورد کرنا..... ۴۹۸
- نمازوں کے بعد ”سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ“ پڑھنا..... ۴۹۹
- فرض نمازوں کے بعد دُعا کا ثبوت..... ۴۹۹
- مقتدی امام سے پہلے دُعا مانگ کر جاسکتا ہے..... ۵۰۱
- کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دُعا کرتے تھے؟..... ۵۰۱
- نماز کے بعد عربی اور اردو میں دُعا کہیں..... ۵۰۱
- سنتوں کے بعد اجتماعی دُعا کرنا بدعت ہے..... ۵۰۱
- نماز کے بعد دُعا اونچی آواز سے مانگنا..... ۵۰۲
- دُعا کے وقت آسمان کی طرف نظر اٹھانا..... ۵۰۲
- دُعا مانگتے وقت ہاتھ کہاں تک اٹھائے جائیں؟..... ۵۰۳

- ۵۰۳..... دُعا مانگتے وقت ہاتھ کہاں ہونے چاہئیں؟
- ۵۰۳..... سجدے میں دُعا مانگنا جائز ہے
- ۵۰۴..... دُعا کے بعد سینے پر پھونک مارنا
- ۵۰۴..... امام کا نماز کے بعد مقتدیوں کی طرف منہ کر کے دُعا مانگنا
- ۵۰۵..... نماز کے وقت بلند آواز سے ذکر کرنا جائز ہے
- ۵۰۵..... مسجد میں اجتماعی ذکر بالجہر کہاں تک جائز ہے؟
- ۵۰۶..... دوران نماز اُگلیوں پر تسبیحات شمار کرنا
- ۵۰۶..... آیتیں، سورتیں اور تسبیحات اُگلیوں پر شمار کرنا
- ۵۰۷..... تسبیحات فاطمی کی فضیلت
- ۵۰۷..... نماز کے بعد کی تسبیحات اُگلیوں پر گننا افضل ہے
- ۵۰۸..... چلتے پھرتے تسبیح کرنا
- ۵۰۸..... تسبیح بدعت نہیں، بلکہ ذکر الہی کا ذریعہ ہے
- ۵۱۰..... دُرود شریف کا ثواب زیادہ ہے یا استغفار کا؟
- ۵۱۰..... مختصر دُرود شریف
- ۵۱۰..... نماز والے دُرود شریف میں ”سیدنا و مولانا“ کا اضافہ کرنا
- ۵۱۰..... روضہ اقدس پر دُرود شریف آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود سنتے ہیں
- ۵۱۱..... ایک مجلس میں اسم مبارک پر پہلی بار دُرود شریف واجب اور ہر بار مستحب ہے
- ۵۱۱..... دُعا کی قبولیت کے لئے اول و آخر دُرود شریف کا ہونا زیادہ اُمید بخش ہے
- ۵۱۲..... بغیر وضو دُرود شریف پڑھنا جائز ہے
- ۵۱۲..... دُرود شریف کی کثرت موجب سعادت و برکت ہے
- ۵۱۲..... خالی اوقات میں دُرود شریف کی کثرت کرنی چاہئے
- ۵۱۲..... دُرود شریف بھی اُٹھتے بیٹھتے پڑھنا جائز ہے
- ۵۱۲..... بے نمازی کی دُعا قبول نہ ہونا
- ۵۱۳..... ستر ہزار بار کلمہ شریف پڑھ کر بخشنے سے مردے سے عذاب نکل جاتا ہے
- ۵۱۳..... کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دُعا سے مغفرت کر سکتے ہیں؟
- ۵۱۴..... استغفار سب کے لئے کیا جاسکتا ہے

- ۵۱۴..... ”رات کے آخری تہائی حصہ“ کی وضاحت اور اس میں عبادت
- ۵۱۵..... عہد نامہ، دُعائے گنج العرش، دُرود تاج وغیرہ کی شرعی حیثیت
- ۵۱۶..... نمازوں کے بعد مصافحہ کی رسم بدعت ہے
- ۵۱۶..... نماز کے بعد بغل گیر ہونا یا مصافحہ کرنا بدعت ہے
- ۵۱۶..... فرض نمازوں کے فوراً بعد اور سنتوں سے قبل کسی سے ملنا کیسا ہے؟
- ۵۱۷..... عیدین کی دُعا کب ہونی چاہئے؟
- ۵۱۷..... ہدایت اور اللہ کی رضا کی دُعا
- ۵۱۷..... تعریف و توصیف کے الفاظ بھی دُعا ہیں

مسبق و لاحق کے مسائل

- ۵۱۹..... جماعت شروع ہونے کے بعد شامل ہونا
- ۵۱۹..... مسبوق کی نماز کی ادائیگی کا طریقہ
- ۵۲۰..... فرضوں کی آخری رکعت میں شامل ہونے والا بقیہ نماز کس طرح ادا کرے؟
- ۵۲۰..... مسبوق امام کے پیچھے کتنی رکعات کی نیت باندھے؟
- ۵۲۱..... بعد میں شامل ہونے والا کس طرح رکعتیں پوری کرے؟
- ۵۲۱..... عصر کی آخری دو رکعات میں شامل ہونے والا پہلی دو رکعات کیسے پڑھے گا؟
- ۵۲۱..... امام کے ساتھ آخری رکعت میں شامل ہونے والا بقیہ نماز کس طرح ادا کرے؟
- ۵۲۲..... مسبوق کی باقی رکعات اس کی پہلی شمار ہوں گی یا آخری؟
- ۵۲۲..... زکوع میں شامل ہونے والا ثنا اور نیت کے بغیر شامل ہو سکتا ہے؟
- ۵۲۳..... بعد میں آنے والا زکوع میں کس طرح شامل ہو؟
- ۵۲۳..... دوسری رکعت میں شامل ہونے والا اپنی پہلی رکعت میں سورۃ ملائے گا؟
- ۵۲۳..... مغرب کی تیسری رکعت میں شامل ہونے والا بقیہ نماز کس طرح ادا کرے؟
- ۵۲۳..... امام کے ساتھ ایک رکعت کے بعد شامل ہو تو باقی نماز کس طرح ادا کرے؟
- ۵۲۳..... مغرب کی تیسری رکعت میں امام کے ساتھ شامل ہونے والا پہلی دو رکعتیں کس طرح ادا کرے؟
- ۵۲۵..... مسبوق، امام کے آخری قعدہ میں التحیات کتنی پڑھے؟
- ۵۲۵..... بعد میں جماعت میں شریک ہونے والا، امام کے ساتھ مجددہ سہو کرے

- ۵۲۶..... مسبوق، امام کی متابعت میں سجدہ سہو کس طرح کرے؟
 ۵۲۶..... مسبوق اگر امام کے ساتھ سلام پھیر دے تو باقی نماز کس طرح پڑھے؟
 ۵۲۶..... مسبوق کب کھڑا ہو؟
 ۵۲۶..... کیا مسبوق امام کے سلام کے بعد تکبیر کہہ کر کھڑا ہوگا؟

نمازی کے سامنے سے گزرنا

- ۵۲۷..... اُن جانے میں نمازی کے سامنے سے گزرنا
 ۵۲۷..... نمازی کے بالکل سامنے سے اُٹھ کر جانا
 ۵۲۷..... بلا عذر نمازی کے آگے سے گزرنے پر سخت وعید ہے
 ۵۲۸..... نمازی کے سامنے سے کس طرح نکلیں جبکہ لوگ نفلوں وغیرہ میں مصروف ہو جاتے ہیں
 ۵۲۸..... نمازی کے آگے منہ کر کے کھڑے ہونا
 ۵۲۸..... کیا سجدہ کی حالت میں نمازی کے سامنے سے گزرنا جائز ہے؟
 ۵۲۹..... ان صورتوں میں کون گناہگار ہوگا، نمازی یا سامنے سے گزرنے والا؟
 ۵۲۹..... نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو روکنا
 ۵۲۹..... تکبیر یا کوئی اور چیز نمازی کے سامنے ہو تو آگے سے گزرنا کیسا ہے؟
 ۵۳۰..... شکشے کا دروازہ بند کر کے نمازی کے سامنے سے گزرنا
 ۵۳۰..... نماز کے لئے سترے کی اونچائی، چوڑائی، موٹائی کیسی ہونی چاہئے؟
 ۵۳۰..... نمازی کے آگے کتنے فاصلے سے گزر سکتے ہیں؟
 ۵۳۰..... نمازی کے سامنے سے کوئی چیز اٹھانے کا نماز پر اثر
 ۵۳۱..... چھوٹا بچہ اگر سامنے سے گزر جائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی
 ۵۳۱..... بچوں کا نمازی کے آگے سے گزرنا
 ۵۳۱..... بلی وغیرہ کا نمازی کے سامنے آ جانا
 ۵۳۲..... طواف کرنے والے کا نمازی کے سامنے سے گزرنا جائز ہے
 ۵۳۲..... حرم اور مسجد نبوی میں نمازی کے آگے سے گزرنے کا حکم

عورتوں کی نماز کے چند مسائل

- ۵۳۳..... عورت پر نماز کب فرض ہوتی ہے؟

- ۵۳۳..... عورت کو نماز میں کتنا جسم ڈھانپنا ضروری ہے؟
- ۵۳۳..... ایسے باریک کپڑوں میں جن سے بدن جھلکے، نماز نہیں ہوتی
- ۵۳۴..... عورت کا ننگے سر یا ننگے بازو نماز پڑھنا
- ۵۳۴..... بچہ اگر ماں کا سر درمیان نماز بیٹھا کر دے تو کیا نماز ہو جائے گی؟
- ۵۳۴..... ساڑی باندھ کر نماز پڑھنا
- ۵۳۵..... کیا ساڑی پہننے والی عورت بیٹھ کر نماز پڑھ سکتی ہے؟
- ۵۳۵..... نماز میں سینے پر دوپٹہ ہونا اور ہاتھوں کا چھپانا لازمی ہے
- ۵۳۵..... سجدے میں دوپٹہ پیچھے آجائے تو بھی نماز ہو جاتی ہے
- ۵۳۵..... خواتین کے لئے اذان کا انتظار ضروری نہیں
- ۵۳۶..... عورتوں کا چھت پر نماز پڑھنا کیسا ہے؟
- ۵۳۶..... بیوی شوہر کی اقتدا میں نماز پڑھ سکتی ہے
- ۵۳۶..... گھر میں عورت کا نماز تراویح باجماعت پڑھنا
- ۵۳۶..... عورت، عورتوں کی امامت کر سکتی ہے، مگر مکروہ ہے
- ۵۳۷..... عورتوں کا کسی گھر میں جمع ہو کر نماز باجماعت ادا کرنا بدترین بدعت ہے
- ۵۳۷..... عورتوں کو اذان سے کتنی دیر بعد نماز پڑھنی چاہئے؟
- ۵۳۷..... عورتیں جمعہ کے دن نماز کس اذان کے بعد پڑھیں؟
- ۵۳۸..... عورت جمعہ کی کتنی رکعات پڑھے؟
- ۵۳۸..... عورتوں کی جمعہ اور عیدین میں شرکت
- ۵۴۰..... عورتوں کے مسجد میں حاضر ہونے پر بندش کیوں لگائی گئی ہے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عورتیں حاضر ہوتی تھیں؟
- ۵۴۱..... عورتوں کا مسجد میں نماز پڑھنا
- ۵۴۱..... عورت خاص ایام میں نماز کے بجائے ذکر و تسبیح کرے
- ۵۴۱..... خواتین کی نماز کی مکمل تشریح
- ۵۴۵..... عورتوں کی نماز کے دیگر مسائل

کن چیزوں سے نماز فاسد یا مکروہ ہو جاتی ہے؟

- ۵۴۸..... غیر اسلامی لباس پہن کر نماز ادا کرنا

- ۵۴۸..... نماز کے وقت مردوں کا ٹخنوں سے نیچے پا جامہ، شلوار پہننا
- ۵۴۸..... کیا داڑھی نہ رکھنے والے کی نماز مکروہ ہے؟
- ۵۴۹..... ناپاک کپڑوں میں پڑھی ہوئی نماز دوبارہ پڑھی جائے
- ۵۴۹..... کھلے گریبان کے ساتھ نماز پڑھنا کیسا ہے؟
- ۵۴۹..... بغیر رومالی کی شلوار یا پا جامہ میں نماز
- ۵۵۰..... چھین والی گھڑی پہن کر نماز پڑھنا
- ۵۵۰..... سونا پہن کر نماز ادا کرنا
- ۵۵۰..... ریشم یا سونا پہن کر اور بغیر داڑھی کے نماز پڑھنا
- ۵۵۱..... مرد کو سونا پہن کر نماز ادا کرنا
- ۵۵۱..... سونے کے دانت لگوا کر نماز پڑھنا
- ۵۵۱..... ننگے سر مسجد میں آنا
- ۵۵۲..... کپڑا نہ ملنے کی صورت میں ننگے سر نماز پڑھنا
- ۵۵۲..... کیسی ٹوپی میں نماز پڑھنا چاہئے؟
- ۵۵۲..... چڑے کی قراقلی ٹوپی میں نماز جائز ہے
- ۵۵۲..... جرابیں پہن کر نماز ادا کرنا صحیح ہے
- ۵۵۳..... چشمہ لگا کر نماز ادا کرنا صحیح ہے، اگر سجدے میں خلل نہ پڑے
- ۵۵۳..... نوٹ پر تصویر نا جائز ہے، گوکہ جیب میں ہونے سے نماز ہو جائے گی
- ۵۵۳..... مسجد میں لگے ہوئے شیشے کے سامنے نماز ادا کرنا
- ۵۵۴..... کسی تحریر پر نظر پڑنے یا آواز سننے سے نماز نہیں ٹوٹی
- ۵۵۴..... دوران نماز گھڑی پر وقت دیکھنا، چشمہ اتارنا، مٹی کو پھونک مار کر اڑانا
- ۵۵۵..... نماز کی حالت میں گھڑی پر وقت دیکھنا
- ۵۵۵..... نماز میں قرآن دیکھ کر پڑھنا
- ۵۵۵..... عمل کثیر سے نماز ٹوٹ جاتی ہے
- ۵۵۶..... نماز میں جسم کو مختلف انداز سے حرکت دینا صحیح نہیں
- ۵۵۷..... نماز میں مونچھوں پر ہاتھ پھیرنا فعل عبث ہے
- ۵۵۷..... نماز میں کپڑے سینٹا یا بدن سے کھیلنا مکروہ ہے

- ۵۵۷..... زکوع میں جاتے ہوئے تکبیر بھول جائے تو بھی نماز ہوگئی
- ۵۵۷..... زکوع میں سجدے کی تسبیح پڑھنے سے نماز نہیں ٹوٹتی
- ۵۵۸..... نماز میں بہ مجبوری زمین پر ہاتھ ٹیک کر اٹھنے میں کوئی حرج نہیں
- ۵۵۸..... کیا نماز میں دائیں پاؤں کا انگوٹھا دبا کر رکھنا ضروری ہے؟
- ۵۵۸..... سجدے میں قدم زمین پر لگانا
- ۵۵۹..... نماز میں ذکر لینا مکروہ ہے
- ۵۵۹..... نماز میں جمائیاں لینا
- ۵۶۰..... نماز میں میٹھی چیز حلق میں جانے سے نماز ٹوٹ گئی
- ۵۶۰..... کیا نماز میں منصوبے بنانا جائز ہے؟
- ۵۶۰..... نماز کے دوران ”لا حول“ پڑھنا
- ۵۶۱..... دوران نماز وساوس کو دور کرنے کے لئے لا حول ولا قوۃ... الخ پڑھنا
- ۵۶۱..... نماز کے دوران آنکھیں بند نہ کی جائیں
- ۵۶۱..... خیالات سے بچنے کے لئے آنکھیں بند کرنا
- ۵۶۲..... اگر دوران نماز دل میں بُرے بُرے خیالات آئیں تو کیا نماز پڑھنا چھوڑ دیں؟
- ۵۶۲..... نماز میں خیالات کا آنا
- ۵۶۳..... مسکرانے سے نماز نہیں ٹوٹتی، لیکن باوازاہنے سے ٹوٹ جاتی ہے
- ۵۶۳..... نماز میں قصد اُچیر و مرشد کا تصور جائز نہیں
- ۵۶۳..... نماز اور تلاوت قرآن میں آنے والے وساوس پر توجہ نہ دیں
- ۵۶۳..... نماز پڑھتے وقت جو خیالات آئیں ان کی طرف توجہ ہرگز نہ دیں
- ۵۶۵..... نماز میں آنے والے وساوس کا علاج
- ۵۶۵..... غیر اختیاری بُرے خیالات کی پروا نہ کریں
- ۵۶۶..... غیر اختیار وساوس کا علاج
- ۵۶۶..... بُرے خیالات پر مٹوا خذہ نہیں ہوگا
- ۵۶۶..... نماز کے دوران ذہن میں خیالات چھا جائیں تو کیا کیا جائے؟
- ۵۶۷..... نماز میں سوسوں سے بچنے کی تدبیر
- ۵۶۷..... نماز میں دُنیوی خیالات آنے کا علاج

- نماز کی ادائیگی کے بعد وقت میں تردد ہو تو کیا کریں؟ ۵۶۷
- نماز میں قہقہہ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ۵۶۷
- نماز میں ہنسنا ۵۶۸
- نماز کے اندر رونا ۵۶۸
- نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر درود پڑھنے سے نماز نہیں ٹوٹتی ۵۶۹
- نماز کے دوران اگر چھینک آئے تو کیا ”الحمد للہ“ کہنا چاہئے؟ ۵۶۹
- نماز میں رُومال سے نزلہ صاف کرنا ۵۶۹
- نماز کی حالت میں منہ میں آنے والی بلغم نگلنا ۵۶۹
- نماز میں اُردوزبان میں دُعا کرنا کیسا ہے؟ ۵۷۰
- آخری قعدہ چھوڑنے والے کی نماز باطل ہوگئی ۵۷۰

نماز توڑنے کے عذرات

- مالی نقصان پر نماز کو توڑنا جائز ہے ۵۷۱
- ایک درہم مال کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو تو نماز توڑنا جائز ہے ۵۷۱
- نماز کے دوران گمشدہ چیز یاد آنے پر نماز توڑ دینا ۵۷۱
- کسی شخص کی جان بچانے کے لئے نماز توڑنا ۵۷۲
- اگر کوئی بے ہوش ہو کر گر جائے تو اس کو اٹھانے کے لئے نماز توڑ سکتے ہیں؟ ۵۷۲
- نماز میں زہریلی چیز کو مارنا ۵۷۲
- نماز کے دوران بھڑ، شہد کی مکھی وغیرہ کو مارنا ۵۷۳
- دروازے پر فقط دستک بن کر نماز توڑنا جائز نہیں ۵۷۳
- والدین کے پکارنے پر کب نماز توڑی جاسکتی ہے؟ ۵۷۳
- نماز کن حالات میں توڑی جاسکتی ہے؟ ۵۷۴

نماز میں وضو کا ٹوٹ جانا

- دوران نماز ریاح روکنے والے کی نماز کا حکم ۵۷۵
- دوران نماز وضو ٹوٹ جانے پر بقیہ نماز کی ادائیگی ۵۷۵
- مقتدی یا امام کا وضو ٹوٹ جائے تو جماعت سے کس طرح نکل کر نماز پوری کرے؟ ۵۷۵

- ۵۷۶..... دور کعات کے بعد وضو ٹوٹ جانے کے بعد کتنی رکعتیں دوبارہ پڑھے؟
- ۵۷۶..... نماز پڑھنے کے بعد یاد آیا کہ وضو نہیں تھا تو دوبارہ پڑھے
- ۵۷۷..... وضو ٹوٹنے والا شخص صف سے کس طرح نکلے؟
- ۵۷۷..... بڑے اجتماع کی نماز میں وضو ٹوٹ جائے تو کیا کیا جائے؟
- ۵۷۷..... نماز میں وضو ٹوٹ جائے تو کس طرح صف سے نکلے؟
- ۵۷۷..... دوران نماز وضو ٹوٹنے والا بقیہ نماز کیسے پوری کرے؟

معذور کے احکام

- ۵۷۸..... وضو اور تیمم نہ کر سکے تو نماز اور تلاوت کیسے کرے؟
- ۵۷۸..... معذور کی نماز کس طرح ہوتی ہے؟
- ۵۷۹..... معذور کب شمار ہوگا؟
- ۵۷۹..... معذور اگر فجر کی اذان سے پہلے وضو کر لے تو کیا نماز پڑھ سکتا ہے؟
- ۵۷۹..... اگر پاؤں ٹخنے سے کٹا ہوا ہو تو مصنوعی پاؤں کو دھونا ضروری نہیں
- ۵۸۰..... بیماری کی وجہ سے وضو نہ ٹھہرنے پر ادائیگی نماز
- ۵۸۰..... پیشاب پاخانے کی حاجت کے باوجود نماز ادا کرنا مکروہ ہے
- ۵۸۱..... لیکور یا کے مرض والی عورت نماز کس طرح ادا کرے؟
- ۵۸۱..... قطرہ قطرہ پیشاب آنے پر ادائیگی نماز
- ۵۸۲..... ریح کی معذوری کے ساتھ جماعت میں شرکت
- ۵۸۲..... ذہنی معذور نماز کس طرح ادا کرے؟
- ۵۸۳..... جس کا وضو قائم نہ رہتا ہو وہ نماز کس طرح ادا کرے؟
- ۵۸۳..... نماز پڑھاتے وقت مجھے معلوم تھا کہ مذی یا پیشاب کا قطرہ میرے کپڑوں پر لگا ہوا ہے تو نماز ہو جائے گی؟
- ۵۸۳..... قطرے کی شکایت والی عورت نماز کس طرح پڑھے؟
- ۵۸۳..... پیشاب کے قطرات والا وضو کس طرح کرے اور نماز کب پڑھے؟
- ۵۸۵..... پیشاب کے قطرے آنے والا نماز کس طرح پڑھے؟
- ۵۸۵..... مسلسل پیشاب آنے کی بیماری سے معذور ہو جاتا ہے
- ۵۸۶..... پیشاب کے قطرے آنے والا نماز کس طرح ادا کرے؟

- ۵۸۶..... پیشاب کی بیماری، اور نماز بھول جانے والے کی نمازوں کا حکم
- ۵۸۶..... جس شخص کا کان مسلسل بہتا ہو، وہ معذور شمار ہوگا
- ۵۸۷..... کیا معذوری کی صورت میں نماز اشارے سے جائز ہے؟
- ۵۸۷..... پاخانے کے راستے سے کیڑے گرنے والے کی نماز اور اعتکاف درست ہے
- ۵۸۷..... بادی بوا سیر والا ہر نماز کے لئے وضو کر لیا کرے
- ۵۸۸..... خروج ریح کی شکایت ہو تو معذور شمار ہوگا
- ۵۸۸..... گیس کے دباؤ سے پیٹ میں گرگڑاہٹ ہو تو نماز کا حکم

نماز وتر

- ۵۸۹..... تہجد کے وقت وتر پڑھنا افضل ہے
- ۵۸۹..... وتر تہجد سے پہلے پڑھے یا بعد میں؟
- ۵۹۰..... شب قدر، شب براءت وغیرہ میں وتر آخر شب میں پڑھنا
- ۵۹۰..... وتر کی نیت کس طرح کی جائے؟
- ۵۹۰..... اگر وتر کی نماز پڑھنے کے بعد پتا چلا کہ صبح صادق شروع ہو گئی ہے تو کیا وتر ہو گئے؟
- ۵۹۰..... بغیر عذر کے وتر بیٹھ کر ادا کرنا صحیح نہیں
- ۵۹۰..... ایک رکعت وتر پڑھنا صحیح نہیں
- ۵۹۱..... وتر کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت بھول جانا
- ۵۹۱..... وتر میں دعائے قنوت کے بجائے ”قل ھو اللہ“ پڑھنا
- ۵۹۱..... رمضان کے دتروں میں مقتدی کے لئے دعائے قنوت
- ۵۹۲..... رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھنے کا حکم
- ۵۹۲..... وتر کی دعائے قنوت رکوع میں یا دآنے پر قیام میں واپس آنے والے کی نماز
- ۵۹۲..... وتر میں سجدہ سہو
- ۵۹۲..... دعائے قنوت کی جگہ سورۃ اخلاص پڑھنا
- ۵۹۳..... دعائے قنوت یاد نہ ہو تو کوئی دوسری دعا پڑھ سکتے ہیں
- ۵۹۳..... دعائے قنوت یاد نہ ہو تو کیا ”رہنا آتنا فی الدنیا حسنة“ الخ پڑھنا
- ۵۹۳..... وتر کی تیسری رکعت میں سورۃ اخلاص پڑھنا ضروری نہیں

- ۵۹۳..... وتر کی تیسری رکعت میں الحمد دوبارہ پڑھیں
- ۵۹۳..... غیر رمضان میں نماز وتر کی جماعت کیوں نہیں ہوتی؟
- ۵۹۳..... عشاء کی فرض نماز چھوٹنے پر کیا وتر باجماعت پڑھ سکتے ہیں؟
- ۵۹۳..... عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ نماز نہیں ہوئی، تو کیا وتر بھی دوبارہ پڑھے؟
- ۵۹۳..... عشاء کے فرض سے پہلے وتر پڑھنا
- ۵۹۵..... نماز وتر اکیلے ادا کرتے وقت جہر سے پڑھنا کیسا ہے؟
- ۵۹۵..... کیا وتر کے بعد کوئی بھی نماز نہیں پڑھ سکتے؟
- ۵۹۶..... اگر وتر اور تہجد کی نماز رہ جائے تو؟

سنت نمازوں کی ادائیگی

- ۵۹۷..... سنت مؤکدہ اور غیر مؤکدہ
- ۵۹۷..... سنن و نوافل کیوں اور کس کے لئے پڑھے جاتے ہیں؟
- ۵۹۷..... کیا آج کے مشینی دور میں صرف فرض پڑھ لینا کافی ہے؟
- ۵۹۸..... سنتیں اور نوافل پڑھنے کی شرعی حیثیت
- ۵۹۹..... کیا سنت نمازیں پڑھنے کا بھی حکم ہے؟
- ۵۹۹..... آفس میں کام کی زیادتی کی وجہ سے ظہر کی سنتیں چھوڑنا
- ۵۹۹..... کیا ظہر کی سنتوں کا پڑھنا ضروری ہے؟
- ۶۰۰..... وقت کی تنگی کی وجہ سے سنتیں ترک کرنا
- ۶۰۰..... دکان کھولنے کی وجہ سے سنن مؤکدہ چھوڑ دینا
- ۶۰۰..... کیا سنت و نوافل مسجد میں پڑھنا افضل ہے؟
- ۶۰۰..... کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سنت نمازیں گھر میں ادا فرماتے تھے؟
- ۶۰۱..... سنت مؤکدہ کا ترک کرنا کیسا ہے؟
- ۶۰۱..... سنتیں گھر میں پڑھنا افضل ہے یا مسجد میں؟
- ۶۰۱..... کیا سنت و نفل نماز میں وقت نماز کی نیت شرط ہے؟
- ۶۰۲..... سنت، نفل، وتر کی اکٹھی نیت درست نہیں
- ۶۰۲..... کیا سنت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پڑھی جاتی ہے؟

- ۶۰۲..... فرض سے پہلے وتر اور سنتیں پڑھنا صحیح نہیں
- ۶۰۳..... کیا فجر کی سنتوں کی بھی قضا ہوتی ہے؟
- ۶۰۳..... قضا سنت کی نیت کس طرح کریں؟
- ۶۰۳..... فجر کی سنتیں رہ جائیں تو بعد طلوع پڑھیں
- ۶۰۳..... نماز فجر کے بعد فجر کی سنتیں ادا کرنا
- ۶۰۴..... سنن مؤکدہ میں سے صبح کی مؤکدہ سنتوں کی افضلیت کی کیا وجہ ہے؟
- ۶۰۴..... فجر کی جماعت کھڑی ہو جائے تو سنتیں کب ادا کی جائیں؟
- ۶۰۵..... فجر کی سنتیں کب ادا کریں؟
- ۶۰۵..... اگر امام فجر کی نماز پڑھا رہا ہو تو سنتیں کس جگہ پڑھی جائیں؟
- ۶۰۵..... فجر کی سنتوں کی تقدیم و تاخیر پر علمی بحث
- ۶۰۷..... سنتیں پڑھنے کے دوران اذان یا اقامت کا ہو جانا
- ۶۰۸..... ظہر اور عشاء کی سنتیں اگر رہ جائیں تو کب پڑھی جائیں؟
- ۶۰۸..... فرض سے پہلے والی چار رکعت سنتوں میں سے صرف دو رکعت پڑھ سکا تو کیا کرے؟
- ۶۰۹..... ظہر کی چار سنتیں اگر فرض سے پہلے نہ پڑھ سکیں تو کب پڑھیں؟
- ۶۰۹..... اذان سے قبل سنتیں ادا کرنا
- ۶۰۹..... سنتوں کے دوران جماعت کھڑی ہو جائے تو کیا دوسری رکعت میں سلام پھیر دے؟
- ۶۱۰..... سنت مؤکدہ کی آخری دو رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورۃ پڑھنی ضروری ہے
- ۶۱۰..... سنتوں کے لئے جگہ بدلنا
- ۶۱۱..... چار رکعتوں والی غیر مؤکدہ سنتوں اور نفلوں کا افضل طریقہ
- ۶۱۱..... نماز جمعہ کی سنتوں کی نیت کس طرح کی جائے؟
- ۶۱۲..... نماز جمعہ کی کتنی سنتیں مؤکدہ ہیں؟
- ۶۱۲..... عشاء کی چار سنتیں مؤکدہ ہیں یا غیر مؤکدہ؟
- ۶۱۲..... عشاء کی بعد کی دو سنتیں پہلے پڑھنا صحیح نہیں

قضا نمازیں

- ۶۱۳..... نماز قضا کرنے کا ثبوت

- ۶۱۳..... قضا نماز کا انکار اور اس کا جواب
- ۶۱۴..... قضاے عمری کی شرعی حیثیت
- ۶۱۵..... کیا قضا نماز پڑھنا گناہ ہے؟
- ۶۱۵..... قضا نماز کی نیت اور طریقہ
- ۶۱۵..... قضا نماز میں پڑھنے کا طریقہ
- ۶۱۶..... قضا نماز کی کون سی نیت صحیح ہے؟
- ۶۱۶..... قضاے عمری کی نماز کی نیت کس طرح کی جائے؟
- ۶۱۶..... ملازمت کی وجہ سے دن کی ساری نمازیں اکٹھے ادا کرنا
- ۶۱۷..... ظہر کی نماز عصر کے ساتھ ادا کرنے کی عادت بنانا
- ۶۱۷..... جان بوجھ کر نماز قضا کرنا گناہ کبیرہ ہے
- ۶۱۸..... قضا نمازوں کا حساب بلوغت سے ہے اور نماز میں سستی کی مناسب سزا
- ۶۱۹..... قضا نمازوں کا احساب بلوغت سے ہوگا یا سات سال کی عمر سے؟
- ۶۱۹..... نماز، روزے کس طرح قضا کریں؟
- ۶۲۰..... گیس کی بیماری کی وجہ سے نماز چھوڑنے والا کس طرح نماز قضا کرے؟
- ۶۲۰..... کب تک قضا نماز میں پڑھی جائیں؟
- ۶۲۱..... عمر کے نامعلوم حصے میں نمازیں قضا ہونے کا شبہ ہو تو کیا کرے؟
- ۶۲۱..... قضا نماز میں پہلے پڑھیں یا وقتی نماز میں؟
- ۶۲۲..... گزشتہ قضا نماز میں پہلے پڑھیں یا حالیہ قضا نماز میں؟
- ۶۲۳..... قضا نمازوں کی ترتیب
- ۶۲۳..... حالت قیام کی قضا نماز میں مسافر کتنی پڑھے؟
- ۶۲۳..... قضا نماز میں ذمہ ہوں تو صاحب ترتیب کب ہوگا؟
- ۶۲۳..... پانچ نمازوں سے کم قضا والا جماعت میں شامل ہو گیا اور قضا یاد آگئی تو کیا کرے؟
- ۶۲۳..... مختلف اوقات کی قضا شدہ نماز میں کیسے ادا کریں؟
- ۶۲۳..... دوسری جماعت کے ساتھ قضاے عمری کی نیت سے شریک ہونا
- ۶۲۵..... کیا سفر کی مجبوری کی وجہ سے روزانہ نماز قضا کی جاسکتی ہے؟
- ۶۲۵..... مہمانوں کے احترام میں نماز قضا کرنا

- ۶۲۶.....تھکاوٹ یا نیند کے غلبے کی وجہ سے نماز قضا کرنا
- ۶۲۶.....اگر فرض دوبارہ پڑھے جائیں تو بعد کی سنتیں بھی دوبارہ پڑھی جائیں
- ۶۲۶.....صاحب ترتیب کی نماز قضا ہونے پر جماعت میں شرکت
- ۶۲۷.....صاحب ترتیب کی نماز
- ۶۲۷.....قضا نماز کس وقت پڑھنی ناجائز ہے؟
- ۶۲۸.....قضا نمازیں گھر میں پڑھی جائیں یا مسجد میں؟
- ۶۲۸.....جماعت کھڑی ہونے سے پہلے قضا نماز پڑھنا
- ۶۲۹.....قضا نمازیں پنج وقتہ نمازوں سے قبل و بعد پڑھنا
- ۶۲۹.....فجر کی سنت بھی قضا کرے گا
- ۶۲۹.....قضا نماز کی جماعت ہو سکتی ہے
- ۶۳۰.....قضائے عمری کے ادا کرنے کے سستے نسخوں کی تردید
- ۶۳۱.....جائے کی راتوں میں نوافل کے بجائے قضا نمازیں پڑھنا
- ۶۳۱.....قضا نمازیں ادا کرنے کے بارے میں ایک غلط روایت
- ۶۳۲.....جمعہ الوداع میں قضائے عمری کے لئے چار رکعات نفل پڑھنا صحیح نہیں
- ۶۳۳.....حرمین میں نوافل ادا کرنے سے قضا نمازیں پوری نہیں ہوتیں
- ۶۳۳.....قضا نماز کعبہ شریف میں کس طرح پڑھیں؟
- ۶۳۳.....بیت المقدس یا رمضان میں ایک قضا نماز ایک ہی شمار ہوگی
- ۶۳۴.....۲۷ رمضان اور قضائے عمری
- ۶۳۴.....اگر قضا نمازیں ذمہ ہوں تو کیا تہجد نہیں پڑھ سکتے؟
- ۶۳۵.....قضا نمازوں کے ہوتے ہوئے تہجد، اذانین وغیرہ پڑھنا
- ۶۳۵.....کئی قضا نمازوں کی جگہ صلوٰۃ التسبیح پڑھنا
- ۶۳۵.....کیا قضائے عمری میں سورۃ کے بجائے تین دفعہ ”سبحان اللہ“ پڑھ لینا کافی ہے؟
- ۶۳۵.....کیا خانہ کعبہ میں قضا نماز کا ثواب سو کے برابر ہوگا؟
- ۶۳۵.....قضا شدہ کئی نمازیں ایک ساتھ پڑھنا
- ۶۳۶.....قضا نمازوں کا فدیہ کب اور کتنا ادا کیا جائے؟
- ۶۳۶.....نماز کا فدیہ کس طرح ادا کیا جائے؟

- ۶۳۷..... قضا نمازوں کا فدیہ ادا کرنے کا طریقہ۔
- ۶۳۷..... پانچ نمازوں سے زیادہ بے ہوش رہ کر فوت ہونے والے کی نمازوں کا فدیہ دینا ہوگا۔
- ۶۳۷..... کیا قضا نمازوں کا فدیہ زندگی یا موت کے بعد دیا جاسکتا ہے؟
- ۶۳۸..... والدین کی قضا شدہ نمازوں کی ادائیگی کا طریقہ۔
- ۶۳۸..... صبح کی نماز چھوڑنے والا کب نماز ادا کرے؟
- ۶۳۹..... فجر کی نماز قضا کرنے والے کے لئے توجہ طلب تین باتیں۔
- ۶۴۰..... فجر کی نماز قضا کرنے کا وبال اور اس کا تدارک۔
- ۶۴۱..... قصد نماز قضا کرنا کفر کے بعد سب سے بڑا گناہ ہے۔
- ۶۴۱..... فجر کی نماز ظہر کے ساتھ پڑھنا۔
- ۶۴۱..... فجر کے بعد قضا نماز۔
- ۶۴۲..... نماز قضا کرنے کے گناہ پر اشکال اور اس کا جواب۔
- ۶۴۳..... ظہر اور عصر کی قضا مغرب سے چند منٹ پہلے پڑھنا۔
- ۶۴۳..... فجر اور عصر کے بعد قضا نماز پڑھنا۔
- ۶۴۳..... کیا فجر کی قضا ظہر سے قبل پڑھنی ضروری ہے؟
- ۶۴۴..... ظہر کی نماز کی سنتوں میں قضا نماز کی نیت کرنا۔
- ۶۴۴..... سالہا سال کی عشاء اور وتر نمازوں کی قضا کس طرح کریں؟
- ۶۴۵..... عیدین، وتر اور جمعہ کی قضا۔
- ۶۴۵..... مٹانے کے آپریشن کی وجہ سے نمازیں قضا کر دیں تو کیا صرف فرض اور وتر پڑھیں؟
- ۶۴۵..... عشاء کے قضا شدہ فرض ایک نماز کے ساتھ اور دوسری نماز کے ساتھ پڑھنا۔
- ۶۴۶..... وتر اور نفل تہجد کے وقت کے لئے چھوڑ دیئے اور پھر نہ پڑھے تو؟
- ۶۴۶..... کن سنتوں کی قضا کی جاتی ہے؟
- ۶۴۶..... اگر فجر کی نماز قضا ہو جائے تو ظہر سے پہلے کتنی، اور ظہر کے بعد کتنی پڑھیں؟
- ۶۴۷..... فجر اور ظہر کی نماز کب قضا ہوتی ہے؟ نیز قضا کب تک پڑھ سکتے ہیں؟
- ۶۴۷..... ظہر، مغرب، عشاء کے نوافل کی جگہ قضا نمازیں پڑھنا۔
- ۶۴۷..... قضا نمازوں میں صرف فرض اور وتر ادا کئے جاتے ہیں۔
- ۶۴۷..... وتر کی قضا بھی ہوگی۔

- ۶۴۸ کیا وتر واجب کی قضا کے لئے سجدہ سہو کافی ہے؟
- ۶۴۸ کیا سنتوں کی بھی قضا ہوتی ہے؟
- ۶۴۸ اگر صرف عشاء کے قضا شدہ فرض ادا کئے تو وتروں کا کیا کریں؟
- ۶۴۹ نوافل و سنن مؤکدہ کی جگہ قضا نماز پڑھنا
- ۶۴۹ حالت قیام و سفر کی نمازوں کی قضا کس طرح کی جائے؟
- ۶۴۹ بس میں سفر کی وجہ سے مجبوراً قضا شدہ نمازوں کا کیا کریں؟
- ۶۵۰ کیا قضاے عمری بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں؟
- ۶۵۰ کیا تہجد کی قضا بھی ہوتی ہے؟
- ۶۵۰ تہجد میں اُٹھنے کی سستی کیسے دور ہوگی؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وضو کے مسائل

غسل سے پہلے وضو کرنے کی تفصیل

سوال: ... ایک قاری کے ایک سوال کے جواب میں آپ نے غسل اور وضو کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ غسل کرنے سے وضو ہو جاتا ہے، اس لئے غسل کے بعد وضو کرنے کی ضرورت نہیں، نماز پڑھی جاسکتی ہے، بلکہ جب تک اس غسل سے کم از کم دو رکعت نہ پڑھ لی جائیں، دوبارہ وضو کرنا گناہ ہے۔

میں نے خود بارہا یہ مسئلہ کتابوں میں پڑھا ہے، لیکن آپ جیسے اہل علم حضرات سے کبھی استفادہ نہیں کیا اور اب تک ٹھوک و شبہات میں مبتلا رہا، برائے کرم میری تسلی و تسفی کے لئے اور دیگر مجھ جیسے قارئین کی بھلائی کی خاطر ذرا تفصیلاً اس مسئلے کی وضاحت فرمائیں۔ جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ وضو میں ایک مرتبہ چوتھائی سر کا مسح کرنا فرض ہے، اب اگر ایک شخص پر غسل کرنا فرض ہے تب تو وہ وضو بھی کرے گا، لیکن ایک شخص پاکی کی حالت میں غسل کرتا ہے تو ظاہر ہے وہ وضو نہیں کرے گا۔ پھر چوتھائی سر کا مسح چہ معنی؟ اور وہ کس طرح صرف غسل سے نماز پڑھ سکتا ہے، ایک حدیث پیش خدمت ہے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غسل کے بعد وضو نہیں کرتے تھے اور غسل سے پہلے جو وضو کرتے تھے، اسی پر اکتفا فرماتے تھے (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)۔ مندرجہ بالا حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غسل سے پہلے کے وضو پر اکتفا فرماتے تھے، یعنی وضو ضرور فرماتے تھے، لہذا مندرجہ بالا حدیث کی روشنی میں تحریر فرمائیں کہ بغیر وضو کے غسل سے نماز پڑھی جاسکتی ہے یا نہیں، جبکہ سر کا مسح وضو میں فرض ہے؟

جواب: ... وضو نام ہے تین اعضاء (منہ، ہاتھ اور پاؤں) کے دھونے اور سر کے مسح کرنے کا^(۱) اور جب آدمی نے غسل کر لیا تو اس کے ضمن میں وضو بھی ہو گیا۔^(۲) غسل سے پہلے وضو کر لینا سنت ہے، جیسا کہ آپ نے حدیث شریف نقل کی ہے، لیکن اگر کسی نے

(۱) ففرض الطهارة غسل الأعضاء الثلاثة یعنی الوجه واليدين والقدمين ومسح الرأس ... الخ۔ (الجوهرة النيرة ج: ۱ ص: ۳، کتاب الطهارة، طبع مجتہائی دہلی، ایضاً ہدایہ ج: ۱ ص: ۱۶، ۱۷ طبع مکتبہ شرکت علمہ ملتان)۔

(۲) ویقول القاضي في العارضة: لم يختلف أحد من العلماء في أن الوضوء داخل في الغسل ... الخ۔ (معارف السنن ج: ۱ ص: ۳۶۸، طبع مکتبہ بنوریہ کراچی)۔

(۳) وسنة الغسل أن يبدأ بالمغسل فيغسل يديه وفرجه ثم يعوضا وضوء للصلاة إلا وجلبه فيه إشارة إلى أنه يمسح رأسه وهو ظاهر الرواية وروى الحسن عن أبي حنيفة أنه لا يمسح لأنه لا فائدة فيه لأن الإمالة تقدم المسح والصحيح أنه يمسحه .. الخ۔ (الجوهرة النيرة ج: ۱ ص: ۱۰، طبع مجتہائی دہلی)۔

غسل سے پہلے وضو نہیں کیا، تب بھی غسل ہو جائے گا،^(۱) اور غسل کے ضمن میں وضو بھی ہو جائے گا، مسح کے معنی تر ہاتھ سر پر پھیرنے کے ہیں،^(۲) جب سر پر پانی ڈال کر مل لیا تو مسح سے بڑھ کر غسل ہو گیا۔ بہر حال عوام کا یہ طرز عمل کہ وہ غسل کے بعد پھر وضو کرتے ہیں، بالکل غلط ہے، وضو غسل سے پہلے کرنا چاہئے، تاکہ غسل کی سنت ادا ہو جائے، غسل کے بعد وضو کرنے کا کوئی جواز نہیں۔^(۳)

نہانے کے بعد وضو غیر ضروری ہے

سوال: نہانے کے بعد بعض آدمیوں سے سنا ہے کہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں رہتی، قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب دیں کہ آیا نہانے کے بعد وضو کے نہ کرنے کا طریقہ درست ہے یا نہیں؟

جواب: نہانے سے وضو بھی ہو جاتا ہے، بعد میں وضو کی ضرورت نہیں۔^(۴)

غسل کرنے سے وضو ہو جائے گا

سوال: غسل کر لیا، لیکن باقاعدہ وضو نہیں کیا تو کیا باقاعدہ وضو کرنا ضروری ہے؟ کیا اچھی طرح غسل کرنے کے بعد وضو نہ کیا جائے تو نماز پڑھی جاسکتی ہے؟

جواب: جائز ہے، واللہ اعلم!^(۵)

غسل کے دوران وضو کر لیا تو دوبارہ وضو کی ضرورت نہیں

سوال: غسل کے وقت جو وضو کیا جاتا ہے، کیا اس وضو سے نماز پڑھ سکتے ہیں یا نماز کے لئے عیحدہ وضو کرنا پڑے گا؟

- (۱) وفرض الغسل المضمضة والاستنشاق وغسل سائر البدن۔ (ہدایہ ج: ۱ ص: ۲۹، کتاب الطہارۃ)۔
- (۲) والمسح إصاۃ اليد المبتلة العضو... إلخ۔ (شرح الوقایۃ ج: ۱ ص: ۵۵، فرائض الوضوء، طبع ایچ ایم سعید)۔
- (۳) عن عائشة أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا يتوضأ بعد الغسل۔ قال أبو عیسیٰ: هذا قول غیر واحد من أصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین أن لا يتوضأ بعد الغسل۔ (ترمذی ج: ۱ ص: ۱۶، باب الوضوء بعد الغسل، طبع دہلی)۔
- أيضاً: قال العلامة نوح أفندی: بل ورد ما يدل علی کراهته، أخرج الطبرانی فی الأوسط عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من توضأ بعد الغسل فلیس منّا۔ (رد المحتار ج: ۱ ص: ۱۵۸، طبع ایچ ایم سعید)۔
- (۴) ويكره لمن توضأ قبل غسله إعادة الوضوء بعد الغسل لحديث عائشة قالت: کان صلی اللہ علیہ وسلم لا يتوضأ بعد الغسل إلا ان ینتقض وضوءه... إلخ۔ (الفقه الإسلامی وأدلته، المطلب الخامس، مکروہات الغسل ج: ۱ ص: ۳۸۲، طبع دار الفکر بیروت)۔
- (۵) ويقول القاضي فی العارضة: لم یختلف أحد من العلماء فی أن الوضوء داخل فی الغسل... إلخ۔ (معارف السنن ج: ۱ ص: ۳۶۸)۔ عن عائشة أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا يتوضأ بعد الغسل۔ (ترمذی، باب الوضوء بعد الغسل ج: ۱ ص: ۱۶، أيضاً: مشکوٰۃ ص: ۳۸، باب الغسل، طبع قدیمی)۔

جواب: ... اس وضو سے نماز پڑھ سکتے ہیں، غسل کے بعد وضو کی ضرورت نہیں۔^(۱)

صرف غسل کر لیا تو کیا نماز پڑھ سکتا ہے؟

سوال: ... غسل کرنے کے بعد نماز ادا کرنے کے لئے وضو نہ کرے تو کیا نماز ادا ہو جائے گی؟

جواب: ... غسل کے اندر وضو بھی داخل ہو جاتا ہے، غسل کرنے کے بعد دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں، ہاں اگر وضو

ٹوٹ جائے تو دوبارہ وضو کرنا چاہئے۔^(۲)

جمعہ کی نماز کے لئے غسل کے بعد وضو کرنا

سوال: ... جمعہ کی نماز کے لئے غسل کرنے کے بعد وضو کرنا ضروری ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب: ... نہیں! غسل کے بعد جب تک وضو نہ ٹوٹے دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں۔^(۳)

وضو میں نیت شرط نہیں

سوال: ... وضو کرنے کے لئے نیت کرنا ضروری ہے، ہم نے کتاب میں پڑھا ہے کہ منہ ہاتھ دھونے میں وہی کام کیا جاتا

ہے جو وضو کرنے میں کرتے ہیں۔ اگر وضو کی نیت نہیں کی گئی تو وضو نہیں ہوگا، بلکہ صرف منہ ہاتھ دھونا ہوا، اس کے علاوہ وضو میں جو

فرائض ہیں وہی اگر چھوٹ گئے تو پھر وضو کیسے ہوا؟

جواب: ... نیت کرنا وضو میں فرض نہیں،^(۴) اگر منہ، ہاتھ، پاؤں دھولے جائیں اور سر کا مسح کر لیا جائے (کہ یہی چار چیزیں

وضو میں فرض ہیں) تو وضو ہو جاتا ہے، البتہ وضو کا ثواب تب ملے گا جب وضو کی نیت بھی کی ہو۔^(۵)

(۱) بل ورد ما يدل على كراهته، أخرج الطبرانی في الأوسط عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله

عليه وسلم: من توضأ بعد الغسل فليس منا أن عدم استحبابه لو بقي متوضئاً إلى فراغ الغسل... الخ. (حاشية رد المحتار

ج: ۱ ص: ۱۵۸، طبع ایچ ایم سعید).

(۲) عن عائشة رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم كان لا يتوضأ بعد الغسل. (ترمذی، باب الوضوء بعد الغسل

ج: ۱ ص: ۱۶۰). وأيضاً: فلو أحدث قبله ينهض إعادته. (حاشية رد المحتار ج: ۱ ص: ۵۸ قبيل مطلب في تحرير الصاع

والمد والرجل، طبع ایچ ایم سعید).

(۳) أيضاً حواله بالا.

(۴) وأما النية فليست من الشرائط فيجوز الوضوء بدون النية. (بدائع ج: ۱ ص: ۱۷، طبع ایچ ایم سعید).

(۵) قال تعالى: "فاغسلوا وجوهكم أيديكم إلى المرافق وامسحوا برءوسكم وأرجلكم إلى الكعبين" (المائدة: ۶). وفرض

الطهارة: غسل الأغضاء الثلاثة يعني الوجه واليدين والقدمين ومسح الرأس... الخ. (الجوهرة النيرة ج: ۱ ص: ۴).

(۶) قال الحنفية: يسن للمتوضئ البداية بالنية لتحصيل الثواب. (الفقه الإسلامي وأدلته ج: ۱ ص: ۲۲۵). أيضاً: والنية

سنة لتحصيل الثواب لأن المأمور به ليس ألا غسلاً ومسحاً في الآية ولم يعلمه النبي صلى الله عليه وسلم للأعرابي مع جهله

وفرضت في التيمم لأنه بالتراب وليس مزيلاً للحدث بالإصالة. (حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح ص: ۴۱).

بغیر وضو کئے محض نیت سے وضو نہیں ہوتا

سوال: اکثر مقامات پر مسابہ میں پانی کا انتظام نہیں ہوتا، اور پھر وضو کے لئے کافی تکلیف ہو جاتی ہے، میں نے سنا ہے کہ اگر کہیں پانی دستیاب نہ ہو تو وضو کی نیت کرنے سے وضو ہو جاتا ہے۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے؟ اگر وضو ہو سکتا ہے تو اس کی نیت بھی ایسے ہی کرنی ہوتی ہے جیسے ہم پانی کے ساتھ وضو کرتے وقت کرتے ہیں؟

جواب: ... محض وضو کی نیت کرنے سے وضو نہیں ہوتا، آپ نے غلط سنا ہے۔ شریعت کا حکم یہ ہے کہ اگر کسی جگہ وضو کے لئے پانی دستیاب نہ ہو تو پاک مٹی سے تیمم کیا جائے^(۱)، اور پانی دستیاب نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ پانی کم سے کم ایک میل دور ہو، اس لئے شہر میں پانی کی دستیاب نہ ہونے کی کوئی وجہ نہیں، جنگل میں ایسی صورت پیش آ سکتی ہے۔^(۲)

اعضائے وضو کا تین بار دھونا کامل سنت ہے

سوال: ... ہمارے اسلامیات کے استاد نے بتایا ہے کہ وضو کرتے وقت ہاتھ دھونا، کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، منہ دھونا وغیرہ جو کہ تین دفعہ دھویا جاتا ہے، دو دفعہ بھی دھویا جاسکتا ہے، کیا یہ درست ہے؟

جواب: ... کامل سنت تین تین بار دھونا ہے، وضو دو بار دھونے بلکہ ایک ہی بار دھونے سے بھی ہو جائے گا، بشرطیکہ ایک ہال کی جگہ بھی خشک نہ رہے۔^(۳)

وضو میں ہر عضو کو تین بار سے زیادہ دھونا

سوال: ... وضو کرتے وقت ہر عضو کو تین مرتبہ دھونا سنت ہے، اگر کوئی عضو دھوتے وقت تین سے زیادہ مرتبہ دھولیا جائے تو کیا وضو میں فرق آجائے گا؟

(۱) قال أبو حنيفة رحمه الله: لا طهارة للصحيح إلا بالماء أو بالصعيد في غير الأمصار وغير القرى إذا عدم الماء. قال أبو بكر: الأصل فيه قوله تعالى: إذا قمتم إلى الصلوة فلم تجدوا ماءً فتمسحوا بغيره طيباً. (شرح مختصر الطحاوي لأبي بكر الحصاص ج: ۱ ص: ۱۹۷ كتاب الطهارة، طبع دار البشائر الإسلامية، بيروت).

(۲) أما العدم من حيث الصورة والمعنى فهو أن يكون الماء بعيداً عنه ولم يذكر حد البعد في ظاهر الرواية، وروى عن محمد أنه قدره بالميل وهو أن يكون ميلاً فصاعداً فإن كان أقل من ميل لم يجز التيمم. (بدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۴۶).

(۳) عن علي أن النبي صلى الله عليه وسلم توضأ ثلاثاً ثلاثاً قال أبو عيسى: حديث علي أحسن شيء في هذا الباب وأصح والعمل على هذا عند عامة أهل العلم أن الوضوء يجزئ مرة مرة ومرتين أفضل وأفضله ثلاث وليس بعده شيء. (ترمذي ج: ۱ ص: ۸، باب ما جاء في الوضوء ثلاثاً ثلاثاً). أيضاً: ومنها (أي من سنن الوضوء) تكرار الغسل ثلاثاً فيما يفرض غسله نحو اليدين والوجه والرجلين كذا في المحيط، المرة الواحدة السابعة في الغسل فرض. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۷، طبع رشیدیہ کوئٹہ).

جواب: ... ایک عضو کو تین بار سے زیادہ دھونا مکروہ اور پانی کا اسراف ہے۔^(۱)

کیا وضو میں اعضاء دھونے کی ترتیب ضروری ہے؟

سوال: ... وضو کے دوران اگر کوئی چیز مثلاً ناک میں پانی ڈالنا بھول جائیں اور پھر آخر میں یا پیر دھونے سے پہلے تین مرتبہ

ناک میں پانی ڈال لیں تو وضو ہو جائے گا؟

جواب: ... ہو جائے گا۔^(۲)

گھنی داڑھی کو اندر سے دھونا ضروری نہیں، صرف خلال کافی ہے

سوال: ... کیا وضو کرتے وقت تین دفعہ منہ دھونے کے بعد داڑھی کو اندر سے، باہر سے تر کرنے کے لئے بار بار ہاتھوں میں

پانی لے کر دھونا ضروری ہے؟

جواب: ... داڑھی اگر گھنی ہو، کہ اندر کی جلد نظر نہ آئے تو اس کو اوپر سے دھونا فرض ہے اور اس کا خلال کرنا سنت ہے، اور اگر

ہلکی ہو تو پوری داڑھی کو پانی سے تر کرنا ضروری ہے۔^(۳)

(۱) عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال: جاء أعرابي إلى النبي صلى الله عليه وسلم يسأله عن الوضوء، فأراه ثلاثاً ثلاثاً ثم قال: هكذا الوضوء، فمن زاد على هذا فقد أساء وتعدى وظلم. (مشکوٰۃ ج: ۱ ص: ۴۷، باب سنن الوضوء). وفي المرقاة (ج: ۱ ص: ۳۱۷) (فمن زاد على هذا فقد أساء) أي بترك السنّة (وتعدى) أي حدها بالزيادة، (وظلم) أي على نفسه بمخالفة النبي صلى الله عليه وسلم أو لأنه أ تلف الماء بلا فائدة. أيضاً: وفي الدر المختار: ومكروهه ومنه الزيادة على الثلاث فيه تحريماً لو بماء النهر والمملوك له. وفي الشامية: قوله والإسراف أي بأن يستعمل منه فوق الحاجة الشرعية، لما أخرج ابن ماجة وغيره عن عبد الله بن عمرو ابن العاص أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مرّ بسعد وهو يتوضأ فقال: ما هذا الإسراف؟ فقال: أفى الوضوء إسراف؟ فقال: نعم! وإن كنت على نهر جار. حليه، قوله ومنه أي من الإسراف الزيادة على الثلاث أي في الغسلات مع اعتقاد أن ذلك هو السنّة لما قدمناه أن الصحيح أن النهي محمول على ذلك. (درمختار مع الشامي ج: ۱ ص: ۱۳۴). وفي حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح ص: ۴۵ (طبع مير محمد كتب خانہ): الإسراف في صب الماء، الإسراف العمل فوق الحاجة الشرعية في فتاوى الحجة بكرة صب الماء في الوضوء زيادة على العدد المسنون والقدر المعهود لما ورد في الخبر شرار أمتي الذين يسرفون في صب الماء اهـ.

(۲) شك في بعض وضوئه أعاد ما شك فيه لو في خلاله ولم يكن الشك عادة له وآلا لا الخ. (درمختار مع الشامي ج: ۱ ص: ۱۵۰، قبيل مطلب في أبحاث الغسل). والترتيب في الوضوء سنة عندنا. (هداية ج: ۱ ص: ۲۲).

(۳) ويغسل ... ما كان من شعر اللحية على أصل اللقن ولا يجب إيصال الماء إلى منابت الشعر إلا أن يكون الشعر قليلاً تبدو منه المنابت كذا في فتاوى قاضي خان. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۴، كتاب الطهارة). ويعطى أيضاً وجوب الإسالة على شعر اللحية لأنه أوجب غسل الوجه وحده بذلك واختلف فيه الروايات عند أبي حنيفة فعنه يجب مسح ربعها وعنه مسح ما يلاقى البشرة وعنه لا يتعلق بشيء وهو رواية عن أبي يوسف وعن أبي يوسف إستيعابها وأشار محمد رحمه الله في الأصل إلى أنه يجب غسل كله قبل وهو الأصح وفي الفتاوى الظهيرية وعليه الفتوى لأنه قام مقام البشرة فتحوّل الفرض إليه كالحاجب وقال في البدائع عن ابن شجاع أنهم رجعوا عما سوى هذا كل هذا في الكثرة أما الخفيفة التي ترى بشرتها فيجب إيصال الماء إلى تحتها. (فتح القدير ج: ۱ ص: ۹ طبع دار صادر بيروت).

آبِ زمزم سے وضو اور غسل کرنا

سوال: ... مولانا صاحب! میں مکہ مکرمہ میں رہتا ہوں، کئی دنوں سے اس مسئلے پر دل میں الجھن رہتی ہے، برائے مہربانی اس کا شرعی حال بتائیں، آپ کا شکر گزار ہوں گا۔ مولانا صاحب! ہم پاکستان میں تھے تو آبِ زمزم کے لئے اتنی محبت تھی کہ کچھ بتائیں سکتے، اب بھی وہی ہے، ایک قطرے کے لئے ترستے تھے، یہاں لوگ وضو کرتے ہیں، کیا یہ جائز ہے یا نہیں؟ نماز کے لئے وضو کر لینا جائز ہے یا ادب کے خلاف ہے؟ تفصیل سے جواب لکھیں۔

جواب: ... جو شخص با وضو اور پاک ہو، وہ اگر محض برکت کے لئے آبِ زمزم سے وضو یا غسل کرے تو جائز ہے۔ اسی طرح کسی پاک کپڑے کو برکت کے لئے زمزم سے بھگونا بھی درست ہے، لیکن بے وضو آدمی کا زمزم شریف سے وضو کرنا یا کسی جنبی کا اس سے غسل کرنا مکروہ ہے، ضرورت کے وقت (جبکہ دوسرا پانی نہ ملے) زمزم شریف سے وضو کرنا تو جائز ہے، مگر غسل جنابت بہر حال مکروہ ہے۔ اسی طرح اگر بدن یا کپڑے پر نجاست لگی ہو اس کو زمزم شریف سے دھونا بھی مکروہ ہے، بلکہ بقول بعض حرام ہے۔ یہی حکم زمزم سے استنجا کرنے کا ہے۔ نقل کیا گیا ہے کہ بعض لوگوں نے آبِ زمزم سے استنجا کیا تو ان کو بواسیر ہو گئی۔ خلاصہ یہ کہ زمزم نہایت متبرک پانی ہے، اس کا ادب ضروری ہے، اس کا پینا موجب خیر و برکات ہے، اور چہرے پر، سر پر اور بدن پر ڈالنا بھی موجب برکت ہے، لیکن نجاست زائل کرنے کے لئے اس کو استعمال کرنا، نازوا ہے۔^(۱)

پہلے وضو سے نماز پڑھے بغیر دوبارہ وضو کرنا مکروہ ہے

سوال: ... اگر کسی شخص کو غسل جنابت کی حاجت نہیں ہے، یعنی وہ پاک ہے، وہ صرف نہاتا ہے، ظاہر ہے نہانے میں اس کا جسم سر سے لے کر پیر تک بھیگے گا، اس صورت میں وہ شخص بغیر وضو کے نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ یاد رہے کہ وہ شخص صرف نہایا ہے، اس نے نہ نہانے سے پہلے اور نہ نہانے کے بعد وضو بنایا ہے، لیکن سر سے پیر تک پانی ضرور بہایا ہے۔

جواب: ... غسل کرنے سے وضو ہو جاتا ہے، اس لئے غسل کے بعد وضو کرنے کی ضرورت نہیں، نماز پڑھ سکتا ہے،^(۲) بلکہ جب تک اس غسل سے کم سے کم دو رکعت نہ پڑھ لی جائیں یا کوئی دوسری عبادت جس میں وضو شرط ہے، ادا نہ کر لی جائے، دوبارہ وضو کرنا مکروہ ہے۔^(۳)

(۱) ویجوز الاغتسال والتوضؤ بماء زمزم ولا یکره عند الثلاثة خلافاً لاحمد علی وجه التبرک ای لا بأس بما ذکر الا انه ینبغي ان یستعمله علی قصد التبرک بالمسح أو الغسل أو التجدید فی الوضوء ولا یستعمل الا علی شیء طاهر فلا ینبغي ان یغسل به ثوب نجس ولا ان یغتسل به جنب ولا محدث ولا فی مکان نجس ویکره الاستنجاء به وکذا ازالة النجاسة الحقیقة من ثوبه أو بدنه حتی ذکر بعض العلماء تحريم ذالک ویقال انه استلجی به بعض الناس فحدث به الباسور۔ (ارشاد الساری ص: ۳۳۰، طبع دار الفکر بیروت، شامی ج: ۱ ص: ۱۸۰، ج: ۲ ص: ۶۲۵، طبع ایچ ایم سعید)۔

(۲) عن عائشة قالت: کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یوضأ بعد الغسل۔ (ترمذی، باب الوضوء ج: ۱ ص: ۳۰)۔

(۳) ومقتضى هذا کراهته وان تبدل المجلس ما لم یؤد به صلاة أو نحوها... الخ۔ (شامی ج: ۱ ص: ۱۱۹ مطلب فی الوضوء علی الوضوء)۔

سوال: ... اخبار جنگ میں آپ کے کالم میں ایک سوال کے جواب میں کہ نہانے سے قبل یا بعد وضو نہ کرنے کے باوجود نہالینے سے وضو ہو جاتا ہے اور اس سے نماز پڑھی جاسکتی ہے، بلکہ غسل کے بعد اگر دو رکعت نہ پڑھی جائے اور وضو کیا جائے تو گناہگار ہوگا، یہ بات سمجھ میں نہیں آتی، مہربانی فرما کر ذرا وضاحت سے سمجھا دیں۔

جواب: ... دو باتیں سمجھ لیجئے! اول یہ کہ غسل میں جب پورے بدن پر پانی بہا لیا تو وضو ہو گیا، دوسرے لفظوں میں غسل کے اندر وضو خود بخود داخل ہو جاتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ وضو کے بعد جب تک اس وضو کو استعمال نہ کر لیا جائے، دوبارہ وضو کرنا مکروہ ہے۔ اور وضو کو استعمال کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس وضو سے کم از کم دو رکعت نماز پڑھ لی جائے، یا کوئی ایسی عبادت کر لی جائے جس کے لئے وضو شرط ہے، مثلاً: نماز جنازہ، سجدہ تلاوت۔^(۱)

سوال: ... جب ہم غسل کرتے ہیں تو ہم صرف اندر و بیروں استعمال کرتے ہیں، میں نے کافی حضرات سے دریافت کیا کہ ہم جو پہلے وضو کرتے ہیں وہ ہو جاتا ہے یا نہیں؟ تو ہر ایک نے یہی جواب دیا کہ کپڑے پہننے کے بعد دوبارہ وضو کرنا ضروری ہے، ورنہ نماز نہیں ہوتی۔

جواب: ... خدا جانے آپ نے کس سے پوچھا ہوگا! کسی عالم سے دریافت فرمائیے۔ غسل کر لینے کے بعد دوبارہ وضو کرنے کا جہاں تک مجھے معلوم ہے کوئی عالم دین قائل نہیں^(۲)، اور یہ جو مشہور ہے کہ برہنہ ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا کہ برہنہ ہونے کی حالت میں وضو نہیں ہوتا، یہ محض غلط ہے۔^(۳)

ایک وضو سے کئی عبادات

سوال: ... اگر وضو قرآن پاک پڑھنے کی نیت سے کیا، تو اس وضو سے نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ... وضو خواہ کسی مقصد کے لئے کیا ہو، اس سے نماز جائز ہے، اور نہ صرف نماز، بلکہ اس وضو سے وہ تمام عبادات جائز ہیں جن کے لئے طہارت شرط ہے۔^(۴)

(۱) ان الرضوء عبادة غير مقصودة لذاتها فإذا لم يؤد به عمل مما هو المقصود من شرعيته كالصلاة وسجدة التلاوة ومس المصحف ينبغي أن لا يشرع تكراره قربة لكونه غير مقصود لذاته فيكون إسرافاً محضاً، وقد قالوا في السجدة لما لم تكن مقصودة لم يشرع التقرب بها مستقلة وكانت مكروهة وهذا أولى. (رد اعتبار ج. ۱ ص ۱۱۹).

(۲) ويقول القاضي في العارضة لم يختلف أحد من العلماء في أن الوضوء داخل في الغسل بالخ. (معارف السنن ج: ۱ ص: ۳۶۸).

(۳) برہنہ ہونا ناقض وضو میں سے نہیں، ان لئے کسی نے اس جزئیہ کا تذکرہ نہیں کیا۔ ایضاً دیکھئے: فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج: ۱ ص: ۱۳۵، خیر الفتاویٰ ج: ۲ ص: ۵۳۔

(۴) والطهارة شرعاً النظافة عن حدث أو خبث وحكمها استباحة ما لا يحل بدونها ومسبها أي سب وجوبها ما لا يحل فعله لرضا كان أو غيره كالصلاة ومس المصحف إلا بها أي بالطهارة. (الدر المختار مع رد اعتبار ج: ۱ ص: ۸۳، ۸۴، كتاب الطهارة).

ایک وضو سے کئی نمازیں

سوال:.... میں عصر کے وقت وضو کر لیتی ہوں اور اسی وضو سے مغرب اور عشاء کی نماز پڑھ لیتی ہوں، ہماری پڑوسن کہتی ہے کہ ہر نماز کے لئے الگ الگ وضو کرنا چاہئے، دونوں میں سے کیا صحیح ہے؟

جواب:.... اگر وضو نہ ٹوٹے تو ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھ سکتے ہیں، ہر نماز کے لئے وضو ضروری نہیں، کر لے تو اچھا ہے۔^(۱)

پاکی کے لئے کئے گئے وضو سے نماز پڑھنا

سوال:.... پاکی کے لئے جو وضو کیا جاتا ہے، کیا اس وضو سے نماز بھی پڑھی جاسکتی ہے؟

جواب:.... وضو خواہ کسی مقصد کے لئے کیا ہو، اس سے نماز جائز ہے۔^(۲)

قرآن مجید کی تلاوت کے لئے کئے ہوئے وضو سے نماز پڑھنا

سوال:.... اگر وضو قرآن پاک پڑھنے کی نیت سے کیا ہو تو اس وضو سے نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب:.... نہ صرف نماز بلکہ اس وضو سے دین اسلام کی تمام عبادات ادا کی جاسکتی ہیں۔^(۳)

وضو پر وضو کرتے ہوئے ادھورا چھوڑنے والے کی نماز

سوال:.... پہلے سے وضو تھا، لیکن ثواب کے لئے دوبارہ نماز سے پہلے وضو کرنے لگا تھا کہ اتنے میں نماز کھڑی ہوگئی، جس کی وجہ سے وضو درمیان میں چھوڑ کر نماز میں شامل ہو گیا، آیا اس نے اسے وضو سے نماز درست ہوگئی؟

جواب:.... اگر پہلے وضو صحیح ہے تو نماز صحیح ہے۔^(۴)

کیا نماز جنازہ والے وضو سے دوسری نمازیں پڑھ سکتے ہیں؟

سوال:.... جو وضو نماز جنازہ پڑھنے کے لئے کیا گیا تھا، اس وضو سے نماز پنجگانہ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

(۱) عن سلیمان بن بريدة عن أبيه قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم يتوضأ لكل صلاة فلما كان عام الفتح صلى الصلوات كلها بوضوء واحد ومسح على خفيه فقال عمر: انك فعلت شيئا لم تكن فعلته؟ قال: عمدا فعلته. قال أبو عيسى والعمل على هذا عند أهل العلم أنه يصلى الصلوات بوضوء واحد ما لم يحدث، وكان بعضهم يتوضأ لكل صلاة استحبابا وإرادة الفضل. (ترمذی ج: ۱ ص: ۱۰، باب ما جاء أنه يصلى الصلوات بوضوء واحد).

(۲) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۴ ملاحظہ ہو۔

(۳) ایضاً۔

(۴) ایضاً صفحہ ۷۱ کا حاشیہ نمبر ۱۔

جواب:.... پڑھ سکتے ہیں! مگر نماز جنازہ کے لئے جو تیمم کیا جائے، اس سے دوسری نمازیں نہیں پڑھ سکتے۔^(۱)

غسل کے دوران وضو ٹوٹ جانا

سوال:.... غسل کرنے سے پہلے وضو کیا، لیکن غسل کے دوران اگر وضو ٹوٹ جائے اور غسل کے بعد کوئی نماز بھی نہ پڑھنی ہو (کسی نماز کا وقت قریب نہ ہو) تو کیا غسل کے بعد وضو دوبارہ کرنا چاہئے؟

جواب:.... اگر وضو ٹوٹنے کے بعد غسل کیا اور اس سے وضو کے اعضاء دوبارہ دھل گئے، اس کے بعد وضو توڑنے والی کوئی چیز پیش نہیں آئی تو اس کا وضو ہو گیا، نماز بھی پڑھ سکتا ہے۔^(۲)

جس غسل خانے میں پیشاب کیا ہو، اس میں وضو

سوال:.... ہمارے گھر میں ایک غسل خانہ ہے، جہاں ہم سب نہاتے ہیں، اور رات کو اٹھ کر پیشاب بھی کرتے ہیں، اور مجھے نماز پڑھنی ہوتی ہے، کیا اس غسل خانے میں وضو کرنا جائز ہے؟

جواب:.... غسل خانے میں پیشاب نہیں کرنا چاہئے، اس سے دوسرے کا مرض ہو جاتا ہے،^(۳) اور اگر اس میں کسی نے پیشاب کر دیا ہو تو وضو سے پہلے اس کو دھو کر پاک کر لینا چاہئے۔

جس غسل خانے میں پیشاب کیا جاتا ہو، اس میں وضو

سوال:.... غسل خانے میں ہم نہاتے ہیں اور نہاتے وقت پیشاب بھی کر دیتے ہیں، کیا وہاں وضو کرنا جائز ہے یا کہ نا جائز؟

جواب:.... غسل خانے میں پیشاب نہیں کرنا چاہئے،^(۴) پختہ فرش کو اگر پاک کر لیا جائے تو وہاں وضو جائز ہے۔

غسل خانے میں وضو

سوال:.... ہمارے گھر میں دو غسل خانے ہیں، جن میں سے ایک انچ باتھ ہے۔ میں اور گھر والے اکثر اس میں غسل بھی کر لیتے ہیں اور وضو بھی۔ جبکہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ غلط ہے، کیونکہ غسل اور وضو تو طہارت حاصل کرنے کے لئے کئے جاتے ہیں، جبکہ

(۱) قوله بخلاف صلوة جنازة أي فإن تیممها تجوز به سائر الصلوات لكن عند فقد الماء، وأما عند وجوده إذا خاف فوتها فإنما تجوز به الصلوة على جنازة أخرى إذا لم يكن بينهما فاصل كما مر، ولا يجوز به غيرها من الصلوات... الخ. (فتاویٰ شامی ج ۱ ص ۲۴۵، قبیل مطلب فی تقدیر الغلوة).

(۲) ایضاً ص ۶۴ کے حاشیہ نمبر ۳، ۴ اور ص ۶۹ کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ ہوں۔

(۳) عن عبد الله بن مغفل رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى أن يبول الرجل في مستحبه وقال: ان عامة الوسواس منه. وقال الترمذی: وقد كره قوم من أهل العلم البول في المغتسل وقالوا: عامة الوسواس منه. (ترمذی ج ۱ ص ۵).

(۴) عن عبد الله بن مغفل رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى أن يبول الرجل في مستحبه... الحديث. (ترمذی ج ۱ ص ۵).

بیت الخلا میں تو کچھ پڑھنا بھی جائز نہیں۔

جواب: ... اس غسل خانے میں وضو جائز ہے، دُعائیں اس میں داخل ہونے سے پہلے پڑھ لی جائیں۔^(۱)

گرم پانی سے وضو کرنا

سوال: ... گرم پانی سے وضو کرنا چاہئے یا نہیں؟

جواب: ... کوئی حرج نہیں۔^(۲)

گرم پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں

سوال: ... سردی کے دنوں میں عموماً مساجد میں گرم پانی کا اہتمام کیا جاتا ہے، جس سے نمازی وضو کرتے ہیں، کیا اس طرح

گرم پانی سے وضو کرنا درست ہے؟

جواب: ... کوئی حرج نہیں۔^(۳)

پلکوں یا ناک کا میل پڑنے والے پانی سے وضو

سوال: ... وضو کے پانی میں اگر پلکوں کا ایک بال، آنکھوں کا چپڑا اور ناک کا میل کم یا زیادہ پڑ جائے، تو کیا اس پانی سے وضو

جائز اور درست ہے؟ یا یہ پانی ناپاک ہو جائے گا؟

جواب: ... وضو جائز ہے، پانی ناپاک نہیں ہوگا۔^(۴)

دوران وضو کسی حصے کا خشک رہ جانا

سوال: ... اگر وضو کے دوران کوئی حصہ خشک رہ جائے تو دوبارہ وضو کرنا چاہئے یا اس حصے پر پانی ڈالنا چاہئے؟

(۱) الدر المختار: والبداءة بالتسمية قولاً وتحصل بكل ذكر قبل الاستنجاء وبعده إلا حال إنكشاف وفي محل نجاسة ليسمى بقلبه. وفي رد المحتار: الظاهر أن المراد أنه يسمى قبل رفع ثيابه إن كان في غير المكان المعد لقضاء الحاجة، وإلا فقبل دخوله فلو نسي فيهما سمى بقلبه ولا يحرك لسانه تعظيماً لإسم الله تعالى. (الدر المختار مع رد المحتار ج: ۱ ص: ۱۰۹).

(۲) (وان تغیر) أي الماء (بالطبخ بعدما خلط به غيره) قيد به لأنه إذا طبخ به وحده وتغير يجوز الوضوء به... الخ. (البيان في شرح الهداية ج: ۱ ص: ۲۱۸ باب الماء الذي يجوز به الوضوء وما لا يجوز، طبع حقانيه). أيضاً: وتوضاً عمر رضى الله عنه بالحميم. (بخاری ج: ۱ ص: ۳۲ کتاب الوضوء).

(۳) حوالہ بالا۔

(۴) قوله عليه السلام: الماء طهور لا ينجسه شيء إلا ما غيّر لونه أو طعمه أو ريحه. (هداية ج: ۱ ص: ۱۶، کتاب الطهارة).

جواب:۔۔۔ صرف اتنے حصے کا دھولینا کافی ہے، لیکن اس خشک حصے پر پانی کا بہانا ضروری ہے، صرف گیلا ہاتھ پھیر لینا کافی نہیں۔^(۱)

وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو جائز ہے

سوال:۔۔۔ اگر ایک نمازی وضو کرتا ہے، اور جس برتن میں پانی لے کر وضو کیا اس برتن میں کچھ پانی بچ جاتا ہے، اس بچے ہوئے پانی کو دوسرا آدمی وضو کے لئے استعمال کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔۔۔ وضو کا بچا ہوا پانی پاک ہے، دوسرا آدمی اس کو استعمال کر سکتا ہے۔^(۲)

مستعمل پانی سے وضو

سوال:۔۔۔ مستعمل پانی اور غیر مستعمل پانی جبکہ یکجا جمع ہوں، کوئی اور پانی برائے وضو نہ ملے اور مستعمل اور غیر مستعمل برابر ہوں، مثلاً: ایک لوٹا مستعمل اور ایک لوٹا غیر مستعمل ہو، اب فرمائیں کہ اس صورت میں کیا کریں، وضو یا تیمم؟

جواب:۔۔۔ مستعمل اور غیر مستعمل پانی اگر مل جائیں تو غالب کا اعتبار ہے، اور اگر دونوں برابر ہوں تو احتیاطاً غیر مستعمل کو مغلوب قرار دیا جائے گا، اور اس سے وضو صحیح نہیں۔^(۳)

نوٹ:۔۔۔ مستعمل پانی وہ کہلاتا ہے جو وضو اور غسل کرتے وقت اعضاء سے گرے۔ اور جس برتن سے وضو یا غسل کر رہے ہوں، وضو اور غسل کے بعد جو پانی، بچ جاتا ہے، وہ مستعمل پانی نہیں کہلاتا۔

بوجہ عذر کھڑے ہو کر وضو کرنا

سوال:۔۔۔ کیا کھڑے ہو کر وضو کیا جاسکتا ہے، جبکہ بیٹھ کر وضو کرنے میں تکلیف ہو؟

(۱) ولو بقيت على العضو لمعة، لم يصبها الماء، فصرف البتل الذي على ذلك العضو إلى اللعة جاز كذا في الخلاصة. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵، کتاب الطہارۃ، فرائض الوضوء)۔

(۲) عن أبي حنيفة قال: رأيت علياً توضأ فغسل كفيه حتى اتقاهما ثم مضمض ثلاثاً واستنشق ثلاثاً وغسل وجهه ثلاثاً وزراعيه ثلاثاً ومسح برأسه مرة ثم غسل قدميه إلى الكعبين ثم قام فأخذ فضل طهوره فشربه وهو قائم ثم قال: أحببت أن أرىكم كيف كان طهور رسول الله صلى الله عليه وسلم. رواه الترمذي والنسائي. (مشکوٰۃ ص: ۳۶)۔ أيضاً: عن نافع عن ابن عمر أنه قال: كان الرجال والنساء يتوضون في زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم جميعاً. (بخاری ج: ۱ ص: ۳۴، کتاب الوضوء)۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: شرح مختصر الطحاوی ج: ۱ ص: ۲۳۰، ۲۳۱، کتاب الطہارۃ، طبع بیروت۔

(۳) كمستعمل لبا لأجزاء فإن المطلق أكثر من النصف جاز التطهير بالكل والآخر لا. (درمختار) وفي الشامية: قوله: (والآخر لا) أي وإن لم يكن المطلق أكثر بأن كان أقل أو مساوياً لا يجوز. (شامی، کتاب الطہارۃ، باب المیاء ج: ۱ ص: ۱۸۲)۔

(۴) الماء المستعمل ما أزيل به حدث أو استعمل في البدن على وجه القربة، ومتى يصير الماء مستعملاً؟ الصحيح أنه كما زال عن العضو صار مستعملاً. (ہدایہ ج: ۱ ص: ۳۹ الماء المستعمل)۔

جواب: ... کھڑے ہو کر وضو کرنے میں چھینٹے پڑنے کا احتمال ہے، اس لئے حتی الوسع وضو بیٹھ کر کرنا چاہئے،^(۱) لیکن اگر مجبوری ہو تو کھڑے ہو کر وضو کرنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔^(۲)

کھڑے ہو کر بیسن میں وضو کرنا

سوال: ... آج کل گھروں میں بیسن لگے ہوئے ہیں، اور لوگ زیادہ تر بیسن سے ہی کھڑے ہو کر وضو کر لیتے ہیں، وضو کھڑے ہو کر کرنے سے نماز ہو جاتی ہے؟

جواب: ... وضو تو اس طرح بھی ہو جاتا ہے (اور وضو صحیح ہو تو اس سے نماز پڑھنا بھی صحیح ہے) لیکن افضل یہ ہے کہ قبلہ رخ بیٹھ کر وضو کرے۔^(۳)

کپڑے خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو کھڑے ہو کر وضو کرنا

سوال: ... کھڑے ہوتے ہوئے آدمی وضو کر لے، بیٹھنے سے کپڑے خراب ہونے کا اندیشہ ہو، اور اکثر اوقات آدمی کھڑے ہو کر وضو کرتے ہیں تو کیا نماز ہو جاتی ہے یا کہ نہیں؟ کیونکہ اس جگہ میں صرف ھینک سٹم ہے اور بیٹھنے کی جگہ نہیں ہے۔

جواب: ... اگر بیٹھنے کا موقع نہ ہو تو کھڑے ہو کر وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں، چھینٹوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔^(۴)

قرآن مجید کی جلد سازی کے لئے وضو

سوال: ... میں بنیادی طور پر جلد ساز ہوں، میری دکان پر ہر قسم کی اسٹیشنری وغیرہ کی جلد سازی ہوتی ہے، جس میں سرفہرست قرآن کریم کی جلد سازی ہے۔ میرا طریقہ کار یہ ہے کہ جلد سازی سے قبل صرف ہاتھوں کو دھو کر جلد سازی کرتا ہوں، تاہم بحیثیت مسلمان میرے دل و دماغ میں یہ بات ہمیشہ کھٹکتی رہتی ہے کہ قرآن کریم جیسی عظیم المرتبت کتاب کی جلد سازی اگر با وضو کی جائے تو زیادہ بہتر رہے گا، مگر کام کی زیادتی کی وجہ سے میرے لئے یہ مشکل ہے۔ اس موقع پر یہ سوچتا ہوں کہ جہاں قرآن کریم کی کتابت، طباعت و دیگر مراحل طے پاتے ہیں، تو کیا سارے افراد با وضو ہو کر اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچاتے ہیں؟ اس سلسلے میں کئی لوگوں سے مشورہ کیا تو انہوں نے کہا: میاں! آپ صرف نماز پڑھا کریں، یہ کوئی اہم مسئلہ نہیں اور نہ ہی فرض! براہ کرم میری الجھن دور فرمائیں۔

(۱) لآداب الوضوء الجلوس فی مکان مرتفع تحرراً عن الغسالة واستقبال القبلة. (مراقی الفلاح ص ۴۲ طبع میر محمد، ایضاً: درمختار مع رد المحتار ج: ۱ ص: ۱۲۷، مطلب فی مباحث الاستعانة فی الوضوء بالغیر)۔

(۲) وہی البخاری فی رواية ابن عباس رضی اللہ عنہ: ثم قام إلى شن معلقة فتوضا منها فاحسن وضوءه ثم قام يصلي ... الخ۔

(ج ۱ ص: ۳۰، باب قراءة القرآن بعد الحدث وغیرہ)۔

(۳) ایضاً حوالہ نمبر ۱ ملاحظہ ہو۔

(۴) ایضاً حوالہ نمبر ۲ ملاحظہ ہو۔

جواب: قرآن کریم کے اوراق کو بغیر وضو کے ہاتھ لگانا جائز نہیں^(۱)، آپ ”کئی لوگوں سے مشورہ“ نہ کریں، قرآن کریم کی جلد سازی کے لئے وضو کا اہتمام کریں، اگر معذور ہے تو مجبوری ہے، تاہم اس کو ہلکی اور معمولی بات نہ سمجھا جائے۔

وضو کرنے کے بعد ہاتھ منہ پونچھنا

سوال: وضو کرنے کے بعد ہاتھ، منہ پونچھنے سے ثواب میں کوئی کمی بیشی تو نہیں ہو جاتی؟
جواب: نہیں!^(۲)

وضو کے بعد اعضا پر لگا پانی پاک ہے

سوال: ایک صاحب نے یہ مسئلہ بیان کیا کہ وضو کے بعد جس رومال سے ہاتھ صاف کیا ہے، وہ ناپاک ہو جاتا ہے۔ کیا یہ ٹھیک ہے؟

جواب: وضو کے بعد جو پانی اعضاء کو لگا رہ جاتا ہے، وہ پاک ہے۔ اگر اس کو تولیہ سے صاف کر دیا جائے تو تولیہ کے ناپاک ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔^(۳)

وضو سے پہلے اور کھانے کے بعد مسواک کرنا

سوال: مسواک کر کے عصر کا وضو کیا، پھر مغرب کی نماز کے لئے وضو کرنے سے پہلے دوبارہ مسواک کرنا ضروری ہے؟ حالانکہ عصر اور مغرب کے درمیان کچھ نہ کھایا اور نہ پیا ہو؟

جواب: وضو کرتے وقت مسواک کرنا سنت ہے، خواہ وضو پر وضو کیا جائے، اور کھانے کے بعد مسواک کرنا الگ سنت ہے۔^(۴)

(۱) وكذا المحدث لا يمس المصحف إلا بغلافه، لقوله عليه السلام: لا يمس القرآن إلا طاهر... الخ. (هداية ج: ۱ ص: ۴۸)۔ أيضًا: ولا يمس المصحف لقول الله تعالى: "لا يمسه إلا المطهرون" وفي كتاب النبي صلى الله عليه وسلم لعمر بن حزم: وأن لا يمس القرآن إلا طاهر. (شرح مختصر الطحاوي ج: ۱ ص: ۳۳۵، أيضًا: التلخيص الحبير ج: ۱ ص: ۱۳۱، ج: ۳ ص: ۱۷۱ حديث نمبر: ۱۶۸۸)۔

(۲) عن عائشة قالت: كانت لرسول الله صلى الله عليه وسلم خرقة ينشف بها بعد الوضوء. (ترمذی ج: ۱ ص: ۹، باب المندیل بعد الوضوء)۔ أيضًا: قوله والتمسح بمندیل..... ففي الخانية ولا بأس به للمتوضئ والمغتسل روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يفعله... الخ. (شامی ج: ۱ ص: ۱۳۱، مطلب فی التمسح بالمندیل)۔

(۳) ورد بأن ما يصيب مندیل المتوضئ وثيابه عفو اتفاقًا، وإن كثر (وهو طاهر) در مختار۔ وفي الشامی (قوله عفو اتفاقًا) أي لا مواخذة فيه... الخ. (در مختار مع الشامی ج: ۱ ص: ۲۰۰، باب المياه)۔

(۴) والسواك سنة مؤكدة. (در مختار) وفي التاتارخانية عن التتمة: ويستحب السواك عند كل صلوة ووضوء وكل ما يغير الفم وعند اليقظة... الخ. (شامی ج: ۱ ص: ۱۱۳، كتاب الطهارة، قبيل مطلب فی منافع السواك)۔ أيضًا: (السواك سنة)..... وذلك لما روى عنه صلى الله عليه وسلم أنه قال: لو لا أن أشق على أمتي لأمرتهم بالسواك عند كل طهور. (شرح مختصر الطحاوي ج: ۱ ص: ۳۰۱، باب السواك)۔

مسواک کرنا خواتین کے لئے بھی سنت ہے

سوال: کیا نماز سے پہلے وضو میں مسواک کرنا عورتوں کے لئے بھی اسی طرح سنت ہے جیسے مردوں کے لئے؟

جواب: مسواک خواتین کے لئے بھی سنت ہے، لیکن اگر ان کے سوڑھے مسواک کے متحمل نہ ہوں تو ان کے لئے دنداسہ کا استعمال بھی مسواک کے قائم مقام ہے، جبکہ مسواک کی نیت سے استعمال کریں۔^(۱)

وضو کے بعد عین نماز سے پہلے مسواک کرنا کیسا ہے؟

سوال: میں اپنی پھوپھی کے ہاں ریاض گیا تھا، وہاں میں نے مسجد میں دیکھا، لوگ صفوں میں بیٹھے مسواک کر رہے ہیں، جب بکتر نے بکیر کہنی شروع کی تو انہوں نے پہلے مسواک کی اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنی شروع کر دی، جب نماز ختم ہوئی تو میں نے دریافت کیا کہ کیا اس طرح مسواک کرنا جائز ہے؟ تو امام صاحب نے فرمایا: یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے کہ نماز شروع کرنے سے پہلے اور وضو کرنے سے پہلے مسواک کر لیا کرو۔ میرے خیال میں نماز سے پہلے مسواک کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ جو لوگ عصر سے مغرب تک با وضو رہتے ہیں اور درمیان میں کچھ کھاتے پیتے رہتے ہیں تو ان کے لئے حکم یہ ہے کہ نماز سے پہلے مسواک کر کے کلی وغیرہ کر لیں۔

جواب: ان امام صاحب نے جس حدیث پاک کا حوالہ دیا ہے، وہ یہ ہے:

”لو لا ان اشق علی امتی لأمرتهم بالسواک عند کل صلوة۔“

(مشکوٰۃ ص: ۴۵، باب السواک)

ترجمہ: ”اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ میں اپنی امت کو مشقت میں ڈال دوں گا، تو ان کو ہر نماز کے وقت

مسواک کا حکم کرتا۔“

اس حدیث کے راویوں کا الفاظ کے نقل کرنے میں اختلاف ہے، بعض حضرات ”عند کل صلوة“ کے الفاظ نقل کرتے ہیں، اور بعض اس کے بجائے ”عند کل وضوء“ نقل کرتے ہیں، (صحیح بخاری ص: ۱۲۵۹) یعنی ہر وضو کے وقت مسواک کا حکم کرتا۔^(۲) ان دونوں الفاظ کے پیش نظر حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک حدیث کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ ہر نماز سے پہلے وضو کرنے اور ہر وضو کی ابتدا مسواک سے کرنے کی ترغیب دی گئی ہے، اور ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دینے سے مقصود یہ ہے کہ ہر نماز

(۱) وعند فقدہ (أی السواک) تقوم الإصبع مقامه كما يقوم العلك مقامه للمرأة مع القدرة عليه (در مختار) آی فی الثواب إذا وجدت النية، وذلك أن المواظبة عليه تضعف أسنانها فيستحب لها فعله بحر... الخ. (شامی ج: ۱ ص: ۱۱۵، مطلب فی منافع السواک)۔ أيضًا: عنها (أی عائشة) قالت: كان النبي صلى الله عليه وسلم يستاك فيعطيني السواک لأغسله فأبدأ به فاستاك ثم أعسله وأدفعه إليه. (مشکوٰۃ ج: ۱ ص: ۴۵ باب السواک)۔

(۲) قال أبو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم: لو لا أن أشق علی امتی لأمرتهم بالسواک عند کل وضوء. (بخاری ج: ۱ ص: ۲۵۹، کتاب الصوم)۔

کے وضو سے پہلے مسواک کی جائے۔ عین نماز کے لئے کھڑے ہونے کے وقت مسواک کی ترغیب مقصود نہیں۔ اگر آدمی نماز کے لئے کھڑے ہوتے وقت مسواک کرے تو اندیشہ ہے کہ دانتوں سے خون نکل آئے جس سے وضو ساقط ہو جائے گا، اور جب وضو نہ رہا تو نماز بھی نہ ہوگی، اس لئے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر نماز کے وضو سے پہلے مسواک کرنا سنت ہے، عین نماز کے وقت مسواک نہیں کی جاتی۔

علاوہ ازیں مسواک، منہ کی نظافت اور صفائی کے لئے کی جاتی ہے اور یہ مقصود اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جبکہ وضو کرتے ہوئے مسواک کی جائے اور پانی سے کلی کر کے منہ کو اچھی طرح صاف کر لیا جائے، نماز کے لئے کھڑے ہوتے وقت بغیر پانی اور کلی کے مسواک کرنے سے منہ کی نظافت اور صفائی حاصل نہیں ہوتی، جو مسواک سے مقصود ہے۔

سعودی حضرات چونکہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے مقلد ہیں، اور ان کے نزدیک خون نکل آنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، اس لئے نماز کے لئے کھڑے ہوتے وقت مسواک کرتے ہیں، اور حدیث شریف کا یہی منشا سمجھتے ہیں۔^(۱)

سنت کا ثواب مسواک ہی سے ملے گا

سوال: ... ہم عالموں اور مولوی صاحبان سے یہ سنتے آئے ہیں کہ مسواک کرنا سنت نبوی ہے، اور اس کا بہت اجر ملتا ہے۔ سوال یہ ہے کیا یہ لازمی ہے کہ لکڑی کے بنے ہوئے مخصوص قسم کے مسواک سے منہ صاف کیا جائے، کیا یہ کافی نہیں کہ صرف منہ صاف کیا جائے، چاہے کوئی بھی شے اس مقصد کے لئے استعمال کی جائے۔ جیسا کہ آج کل لوگ برش اور ٹوتھ پیسٹ وغیرہ استعمال کرتے ہیں، کیا ٹوتھ پیسٹ استعمال کرنے سے مسواک کا ثواب نہیں ملتا؟ جبکہ مقصد صرف منہ کو بدبودار ہونے سے روکنا اور صاف رکھنا ہے۔ جواب: ... اصل چیز تو مسواک ہی کا استعمال ہے، وہ اگر نہ ہو تو برش وغیرہ بھی اس کے قائم مقام ہو سکتے ہیں، لیکن سنت کا ثواب مسواک ہی سے ملے گا۔^(۲)

کیا ٹوتھ برش مسواک کی سنت کا بدل ہے؟

سوال: ... کیا برش اور ٹوتھ پیسٹ کے استعمال سے مسواک کا ثواب مل جاتا ہے جبکہ برش سے دانت اچھی طرح صاف

(۱) فی الدر المختار: والسواک سنة مؤكدة كما في الجوهر عند المصنعة وقيل قبلها للوضوء عندنا إلا إذا لمسه فيسندب للصلاة، وفي رد المختار: قوله عند المصنعة قال في البحر: وعليه الأكثر، وهو الأولي لأنه أكمل في الإنقاء قوله وهو للوضوء عندنا أي سنة للوضوء وعند الشافعي للصلاة قال في البحر وقالوا: فائدة الخلاف بظهور فيمن صلى بوضوء واحد صلوات يكفيه عندنا لا عنده، وعلله السراج الهندي في شرح الهداية بأنه إذا استاك للصلاة وبما خرج دم وهو نجس بالإجماع وإن لم يكن ناقضاً عند الشافعي۔ (الدر المختار مع الرد المختار ج: ۱ ص: ۱۱۳ وأيضاً في النية في شرح الهداية ج: ۱ ص: ۹۵، ۹۶ أيضاً: إعلال السنن ج: ۱ ص: ۲۹، باب السواک)۔

(۲) وفي النهر: ويستاك بكل عود إلا الرمان والقصب، وأفضله الأراك ثم الزيتون روى الطبرانی: نعم السواک الزيتون من شجرة مباركة وهو سراکی وسواک الأنبياء من قبلي۔ (رد المختار على الدر المختار، مطلب في منافع السواک ج: ۱ ص: ۱۱۵، خير الفتاوى ج: ۲ ص: ۵۳، امداد المفتين ج: ۱ ص: ۲۰)۔

ہو جاتے ہیں؟ یا پھر مخصوص مسواک ہی سنت نبوی کی برکات سے فیض حاصل کرنے کے لئے استعمال کی جائے؟
جواب:۔۔۔ بہتر تو یہی ہے کہ ادائے سنت کے لئے مسواک کا استعمال کیا جائے، برش استعمال کرنے سے بعض اہل علم کے نزدیک مسواک کی سنت ادا ہو جاتی ہے اور بعض کے نزدیک نہیں ہوتی۔^(۱)

وگ کا استعمال اور وضو

سوال:۔۔۔ اگر ایک شخص بوجہ مجبوری سر پر ”وگ“ کا استعمال کرتا ہے تو وہ شخص وضو کے دوران سر کا مسح وگ پر ہی کر سکتا ہے یا کہ اس کو مسح وگ اُتار کرنا چاہئے؟

جواب:۔۔۔ مصنوعی بالوں کا استعمال جائز نہیں،^(۲) نہ اس کے استعمال میں کوئی مجبوری ہے۔ مسح ان کو اُتار کر کرنا چاہئے، اگر ان پر مسح کیا تو وضو نہیں ہوگا۔^(۳)

مصنوعی بالوں پر مسح کرنا

سوال:۔۔۔ بعض لوگ سر پر مصنوعی بال لگائے ہوئے ہوتے ہیں، پھر اسی حالت میں وضو میں ان ہی بالوں پر مسح کرتے ہیں اور ان بالوں سمیت نماز بھی ادا کرتے ہیں۔ کیا اس صورت میں مسح ہو جاتا ہے؟ اور کیا اس صورت میں نماز جائز ہے؟
جواب:۔۔۔ سر پر ایسے مصنوعی بال لگے ہوئے ہوں جو اُتارنے سے اُتر سکیں تو ان پر مسح نہیں ہوتا، بلکہ ان کو اُتار کر سر پر مسح کرنا چاہئے۔^(۴)

(۱) امداد المفتین ج: ۱ ص: ۲۰ (طبع دارالعلوم کراچی)۔

(۲) عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: لعن اللہ الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة. متفق علیہ. (مشکوٰۃ ص: ۳۸۱)۔ وفي المرقاة: قوله لعن اللہ الواصلة أى التى توصل شعرها بشعر آخر زورًا قوله والمستوصلة أى التى تطلب هذا الفعل من غيرها وتأمّر من يفعل بها ذالك وهى نعم الرجل والمرأة فانت باعتبار النفس أولان الأكثر ان المرأة هى الأمرة والراضية قال النووي: الأحادیث صریح فى تحریم الوصل مطلقًا وهو الظاهر المختار وقد فصله أصحابنا فقالوا إن وصلت بشعر آدمی فهو حرام بلا خلاف لأنه يحرم الانتفاع بشعره وسائر أجزائه لكرامته وأما الشعر الطاهر من غیر آدمی فإن لم يكن لها زوج ولا سيد فهو حرام أيضًا وإن كان لثلاثة أوجه أصحابنا إن فعلته بإذن الزوج والسيد جاز وقال مالك والطبري والأكثر الوصل ممنوع بكل شيء شعرًا أو صوف أو خرق أو غيرها واحتجوا بالأحاديث وقال الليثي النهي مختص بالشعر فلا بأس بوصله بصوف أو غيره وقال بعضهم يجوز بجميع ذالك وهو مروي عن عائشة لكن الصحيح عنها كقول الجمهور۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج: ۳ ص: ۴۶۰، أيضًا: شامی ج: ۶ ص: ۳۷۳، نظام الفتاوى ج: ۱ ص: ۳۸)۔

(۳) لو مسحت على شعر مستعار لا يصح، لأن المسح عليه كالمسح فوق غطاء الرأس، وهذا لا يجزى في الوضوء. (الفقه الحنفی فی ثوبه الجدید، أحكام الطهارة ج: ۱ ص: ۶۹)، وأيضًا فی الشامیة: فلو مسح على طرف ذؤابة شدت على رأسه لم يجز۔ (ج: ۱ ص: ۹۹، أركان الوضوء أربعة، كتاب الطهارة)۔

(۴) فلو مسح على طرف ذؤابة شدت على رأسه لم يجز۔ (شامی ج: ۱ ص: ۹۹، كتاب الطهارة)، أيضًا: ولا يجوز المسح على القلنسوة والعمامة وكذا لو مسحت المرأة على الخمار۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۶)۔ نیز حوالہ بالا۔

رات کو سوتے وقت وضو کرنا افضل ہے

سوال: کیا رات کو سوتے وقت وضو کرنا افضل ہے؟

جواب: جی ہاں! افضل ہے۔^(۱)

مسح کرتے وقت شہادت کی انگلی، انگوٹھے کا بالوں سے چھو جانا

سوال: وضو میں مسح کرتے وقت اگر شہادت کی انگلی یا انگوٹھا، اسی طرح دوسرے ہاتھ کی انگلی یا انگوٹھا بالوں سے چھو جائے

تو کیا مسح درست ہو جاتا ہے؟

جواب: کوئی حرج نہیں۔^(۲)

ہاتھ پر چوٹ لگی ہو تو کیا وضو کریں یا تیمم؟

سوال: اگر ایک ہاتھ پر چوٹ لگ جائے، میرا مطلب ہے کہ چھری سے زخم ہو اور پٹی بندھی ہو اور پانی لگانے کی ممانعت

ہو، تو کیا وضو ایک ہاتھ سے کریں گے یا تیمم کریں؟ پتھر پر تیمم جائز ہے، خواہ اس پر غبار نہ ہو۔ اس سے کیا مراد ہے؟ تیمم کا طریقہ بتادیں۔

ہمارے محلے کا پانی اکثر بند ہو جاتا ہے اور پانی نہ ہونے کی بنا پر ہم وضو نہیں کر سکتے، اس لئے نماز بھی نہیں پڑھتے، حالانکہ یہ گناہ کی بات

ہے، ہمیں اب اس کا احساس ہو گیا ہے، لہذا برائے مہربانی تیمم کرنے کا طریقہ اور کس پتھر پر کریں؟ اس کی وضاحت کر دیجئے۔

جواب: اگر کوئی وضو کرانے والا ہو یا ایک ہاتھ سے وضو کر سکے تو وضو کرنا لازم ہے، زخم کی جگہ مسح کر لیا جائے۔ اور اگر

وضو پر قدرت نہ ہو، تب تیمم جائز ہے۔^(۳) پاک پتھر پر تیمم درست ہے، خواہ اس پر غبار نہ ہو، لیکن کچی مٹی کا ڈھیلا ہو تو اچھا ہے۔^(۴) تیمم کا

طریقہ یہ ہے کہ پاک مٹی پر دونوں ہاتھ مار کر جھاڑ لیں اور منہ پر تل لیں، پھر دوبارہ دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر جھاڑ لیں اور دونوں ہاتھوں پر

(۱) البیہق ممدوب للنوم علی طہارة لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم: إذا أتیت مضجعک فتوضأ وضوئک للصلاة... الخ رواہ أحمد والبخاری والترمذی عن البراء بن عازب۔ (الفقه الاسلامی وأدلته ج: ۱ ص: ۲۱۰)۔ أيضًا: عن البراء بن عازب قال: قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: إذا أتیت مضجعک فتوضأ وضوئک للصلاة ثم اضطجع علی شکک الايمن ثم قل فإن مت من ليلتک فأتت علی الفطرة... الخ۔ (بخاری ج: ۱ ص: ۳۸، باب فضل من بات علی الوضوء، کتاب الوضوء)۔

(۲) ولو مسح بالسبابة والإبهام مفتوحين فيضعهما مع ما بينهما من الكف علی رأسه فحينئذ يجوز۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۰)۔

(۳) والأصل انه متى أمکنه استعمال الماء من غیر لحوق ضرر فی نفسه أو ماله وجب استعماله۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۲۸)۔ أيضًا: إن وجد خادماً أي من تلزمه طاعته كعبده وولده وأجيرہ لا يتيمم اتفاقاً وإن وجد غيره ممن لو استعان به أعانه، ولو زوجته فظاهر المذهب أنه لا يتيمم أيضًا بلا خلاف۔ (شامی ج: ۱ ص: ۲۳۳ باب التيمم)۔

(۴) وبالحجر علیہ غبار أو لم یکن بان كان مغسولاً أو أمس مدقوقاً أو غیر مدقوق کذا فی فتاوی قاضیخان۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۲۷)۔ ويجوز التيمم عند أي حنیفة ومحمد بكل ما كان من جنس الأرض وهو ما إذا طبع لا ينطبع ولا يلين، وإذا أحرق لا یصیر رماذا... كالتراب والرمل إلى آخره فلم التراب لأنه مجمع علیہ۔ (الجوهرۃ النيرة ج: ۱ ص: ۲۲)۔

کہنیوں سمیت۔^(۱) تیمم صرف اس صورت میں جائز ہے کہ پانی کے استعمال پر قدرت نہ ہو، یا پانی ایک میل دور ہو۔ شہر میں تیمم جائز نہیں۔^(۲)

ناخنوں میں مٹی، آٹا یا اور چیز ہو تو وضو کا حکم

سوال: کیا ناخنوں کے اندر مٹی کے ذرات یا مٹی یا کھانا کھاتے وقت کھانے کے ذرات وغیرہ چلے جائیں اور وضو کے بعد بھی وہ وہیں موجود ہوں تو کیا وضو ہو جائے گا؟ اور اگر کھانے کے ذرات یا گوشت کے ریشے منہ کے اندر دانتوں کے درمیان رہ جائیں تو کیا وضو ہو جائے گا؟ اور کچے علاقوں میں پیروں کے ناخنوں میں اکثر لوگوں کے مٹی جی ہوتی ہے، تو کیا ان کا وضو اور غسل ہو جائے گا؟ اور دانتوں کے اندر کھانے یا گوشت کے ذرات اور ناخنوں کے اندر مٹی یا کھانے کے ذرات ہوں تو کیا غسل ہو جائے گا؟

جواب: ناخنوں پر مٹی ہو تو وضو اور غسل ہو جاتا ہے،^(۳) لیکن اگر آٹا یا کوئی اور چیز ہو جو جلد تک پانی کے پہنچنے کو روکتی ہے تو وضو اور غسل نہیں ہوتا،^(۴) دانتوں میں اگر کوئی ایسی چیز پھنسی ہوئی ہو تو وضو ہو جائے گا، مگر غسل نہیں ہوگا۔^(۵)

مصنوعی ہاتھ کے ساتھ وضو کس طرح کریں؟

سوال: عرض یہ ہے کہ مزدوری کے دوران میرا بایاں (الٹا) ہاتھ کلائی سے تھوڑا سا اوپر تک کٹ گیا تھا، ابھی پلاسٹک کا

(۱) التیمم ضربتان بمسح بإحدهما وجهه وبالأخرى يديه إلى المرفقين لقوله عليه السلام: التيمم ضربتان ضربة للوجه وضربة لليدين وينفض يديه بقدر ما يتأثر التراب كيلا يصير مثلاً. (هداية ج: ۱ ص: ۵۰). أيضاً: عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم في التيمم: ضربة للوجه وضربة للذراعين إلى المرفقين. (شرح مختصر الطحاوي ج: ۱ ص: ۴۱۷).

(۲) ومن لم يجد الماء وهو مسافر أو كان خارج المصرو بينه وبين المصرو الذي فيه الماء نحو الميل هو المختار في المقدار. (هداية) (واختار) ومثله لو كان في المصرو بينه وبين الماء هذا المقدار، لأن الشرط هو العدم، فأينما تحقق جاز التيمم (بحر). عن (الأسرار) أكثر، وفي شرحه: وإنما قال خارج المصرو لأن المصرو لا يخلو عن الماء. (اللباب في شرح الكتاب ج: ۱ ص: ۵۱، ۵۲، طبع قديمي كتب خانہ). أيضاً: وتيمم في غير الأمصار والقرى إذا أعوز الماء. قال أبو بكر: وذلك لقول الله تعالى: فلم تجدوا ماءً فتيمموا صعيداً طيباً. (شرح مختصر الطحاوي ج: ۱ ص: ۴۱۳ باب التيمم).

(۳) وفي الجامع الصغير: مثل أبو القاسم عن وافر الظفر الذي يبقى في أظفاره الدرن أو الذي يعمل عمل الطين أو المرأة التي صبغت أصبعها بالحناء أو الصرام أو الصباغ، قال: كل ذلك سواء يجزئهم وضوءهم... الخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۴، كتاب الطهارة، فرائض الوضوء).

(۴) إن بقي من موضع الوضوء مقدار رأس إبرة أو لوزق بأصل ظفرو طين يابس أو رطب لم يجز. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۴، كتاب الطهارة، الفصل الأول، فرائض الوضوء).

(۵) ولو كان منه مجزئاً لبقى فيه أو بين أسنانه طعام أو درن رطب في أنفه تم غسله على الأصح كذا في الزاھدی والاحتياط أن يخرج الطعام عن تجويفه ويجري الماء عليه. هكذا في فتح القدير والدرن اليابس في الأنف يمنع تمام الغسل. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۳). أيضاً: في الدر المختار: ولا يمنع ما على ظفر صباغ ولا طعام بين أسنانه أو في منه الجوف به يفتى وقيل إن صلباً منع وهو الأصح. وفي رد المحتار: أي إن كان ممضوفاً مضطماً متأكداً بحيث تداخلت أجزاؤه وصار له لزوجة وعلاكة كالعجين شرح المنية، قوله وهو الأصح صرح به في شرح المنية وقال لا امتناع نفوذ الماء مع عدم الضرورة والحرج. (رد المحتار على الدر المختار ج: ۱ ص: ۱۵۴، مطلب في أبحاث الفسل).

مصنوعی ہاتھ لگا ہوا ہے، جسے سوتے وقت اتار کر سوتا ہوں، ڈیوٹی پر آتے وقت پلاسٹک کا ہاتھ لگا کر آتا ہوں، لیکن اس ہاتھ کو لگا کر باندھنے کے لئے ایک آدمی کی ضرورت ہوتی ہے، میں خود سے نہیں باندھ سکتا ہوں۔ پوچھنا یہ ہے کہ میں وضو کس طرح کروں؟ پلاسٹک کے ہاتھ اتارے بغیر وضو ہو گیا یا نہیں؟ برائے مہربانی قرآن وحدیث کی روشنی میں کوئی صحیح طریقہ بتائیں، نوازش ہوگی۔

یاد رہے کہ پنجہ سمیت کلائی سے تھوڑا سا اوپر تک کٹا ہوا ہے، ڈیوٹی کے دوران ظہر یا جمعہ کے وقت کے لئے وضو کیسے کروں؟ پلاسٹک کا ہاتھ اتارے بغیر وضو ہو گا یا نہیں؟

جواب: ... اگر پلاسٹک کا ہاتھ اتارنا نہ جائے تو کیا اس کے نیچے ہاتھ کا وہ حصہ جو اس کے نیچے ہے، کیا خشک رہ جائے گا؟ یعنی پانی اس تک نہیں پہنچے گا؟ اگر پانی پہنچ سکتا ہے تو اس کو اتارنے کی ضرورت نہیں، ورنہ اتارنا ضروری ہے۔^(۱)

ہاتھوں کی انگلیوں میں خلال کب کریں؟

سوال: ... ہم نے اکثر لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ وضو کرتے ہوئے ہاتھ کی انگلیوں کا خلال سر اور گردن کا مسح کرنے کے بعد کرتے ہیں، آپ ہماری اصلاح فرمائیں۔

جواب: ... ہاتھ دھونے کے وقت کرنا چاہئے۔^(۲)

(۱) ان بقی من موضع الوضوء مقدار رأس إبرة أو لوزق بأصل ظفره طين يابس أو رطب لم يجز۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۴، کتاب الطہارۃ، الفصل الأول، فرائض الوضوء)۔

(۲) عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا توضأت فخلل أصابع يديك ورجليك أي إذا شرعت في الوضوء أو إذا غسلت أعضاء الوضوء فخلل أصابع يديك بعد غسلهما وأصابع رجليك بعد غسلهما وهذا هو الأفضل والآخرون أخر تخیل أصابع اليدين إلى آخر الوضوء جاز كما دل عليه الواو التي لمطلق الجمع۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج: ۱ ص: ۳۱۳، باب منن الوضوء، طبع أصح المطابع بمبئی)۔

جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

زخم سے خون نکلنے پر وضو کی تفصیل

سوال: ... میرے ہاتھ پر زخم ہو گیا ہے، اور اکثر خون کا قطرہ ٹپکتا رہتا ہے، اور بسا اوقات حالتِ صلوٰۃ میں بھی خون گرنے کا اندیشہ ہوتا ہے، کیا اس کو ترکے بغیر مسح کی صورت میں نماز پڑھ لیا کروں یا جب قطرہ ٹپکے تو وضو تازہ کر لیا کروں؟ محقق جواب دے کر ممنون فرماویں۔

جواب: ... یہاں دو مسئلے ہیں، ایک یہ کہ اگر زخم کو پانی نقصان دیتا ہے تو آپ زخم کی جگہ کو دھونے کے بجائے اس پر مسح کر سکتے ہیں۔^(۱) دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر اس میں سے خون ہر وقت رستا رہتا ہے اور کسی وقت بھی موقوف نہیں ہوتا تو آپ کو ہر نماز کے پورے وقت کے اندر ایک بار وضو کر لینا کافی ہے،^(۲) اور اگر کبھی رستا ہے اور کبھی نہیں تو جب بھی خون نکل کر بہہ جائے آپ کو دوبارہ وضو کرنا ہوگا۔^(۳)

دانت سے خون نکلنے پر کب وضو ٹوٹے گا

سوال: ... اگر دانت میں سے خون نکلتا ہو اور وضو بھی ہو تو کیا وضو ٹوٹ جائے گا؟

(۱) عن جابر رضی اللہ عنہ قال: خرجنا في سفر فاصاب رجلاً منا حجرٌ، فشججه في رأسه، فاحتلم، فقال لأصحابه: هل تجدون لي رخصة في التيمم؟ فقالوا: ما نجد لك رخصة في التيمم وأنت تقدر على الماء، فاغتسل، فمات، فلما قدمنا على النبي صلى الله عليه وسلم أخبر بذلك، فقال: قلوه! قتلهم الله، ألا سألوا إذا لم يعلموا؟ وإنما شفاء العي السؤال، إنما كان يكفيه أن يتيمم، أو يعصب على جرحه خرقة ثم يمسح عليها قال أبو بكر: هذا الحديث قد دل على معان من الفقه ويدل أيضاً على جواز المسح على الجائر... إلخ. (شرح مختصر الطحاوي ج: ۱ ص: ۴۴۳، ۴۴۴، طبع بيروت). أيضاً: وإنما يمسح إذا لم يقدر على غسل ما تحتها ومسحه بأن تضرر بإصابة الماء أو حلها... إلخ. (فتاوى عالمگیری ج: ۱ ص: ۳۵، الباب الخامس ومما يتصل بذلك المسح على الجائر، طبع بلوچستان بک ڈپو).

(۲) المستحاضة من به سلس البول... أو رعاف دائم، أو جرح لا يرقأ يتوضون لوقت كل صلاة ويصلون بذلك الوضوء في الوقت ما شأوا من الفرائض والنوافل... إلخ. (فتاوى عالمگیری ص: ۴۱ ومما يتصل بذلك أحكام المعذور، الفصل الرابع، وأيضاً فتاوى شامی ج: ۱ ص: ۳۰۵، مطلب في أحكام المعذور).

(۳) شرط ثبوت العذر ابتداءً أن يستوعب استمراره وقت الصلاة كاملاً وشرط بقائه أن لا يمضي عليه وقت فرض إلا والحدث الذي ابتلى به يوجد فيه. (فتاوى ہندیہ ج: ۱ ص: ۴۱ أحكام المعذور فصل الرابع).

جواب: ... اگر اس سے خون کا ذائقہ آنے لگے یا تھوک کا رنگ سرخی مائل ہو جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا، ورنہ نہیں۔^(۱)

دانت سے خون نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

سوال: .. کبلی کر تے وقت منہ سے خون نکل جاتا ہے، خون حلق میں نہیں جاتا، بس دانت میں سے نکل جاتا ہے اور میں فوراً تھوک دیتا ہوں، تو آپ سے یہ معلوم کرنا ہے کہ منہ میں خون آنے کی وجہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ کیا دوبارہ وضو کرنا چاہئے؟

جواب: ... خون نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، بشرطیکہ اتنا خون نکلا ہو کہ تھوک کا رنگ سرخی مائل ہو جائے یا منہ میں خون کا ذائقہ آنے لگے۔^(۲)

اگر پاؤں میں کاٹا چبھ جانے سے خون نکل آئے تو وضو کا کیا حکم ہے؟

سوال: ... اگر وضو کرنے کے بعد پاؤں میں کاٹا چبھ جائے مگر خون نکل کر نہ رہے، مگر جب چلنے کی وجہ سے اس پر ہاتھ پھیرا جائے تو خون کی ایک ہلکی سی لکیر کھینچ جائے، تو وضو ٹوٹ جائے گا؟

جواب: ... اگر خون اتنا ہو کہ اگر اس کو ملانہ جاتا تو بہہ نکلتا تب تو وضو ٹوٹ جائے گا، اور اگر اتنا نہیں تھا تو نہیں ٹوٹتا۔^(۳)

ہوا خارج ہونے پر صرف وضو کرے استنجا نہیں

سوال: ... میرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر ایک آدمی نہا کر نماز پڑھنے کے لئے جائے اور بے خیالی میں اس کی صرف ہوا خارج ہو جائے تو کیا ایسے آدمی کے لئے استنجا کرنا لازمی ہے یا صرف وضو کرے؟

جواب: ... صرف وضو کر لینا کافی ہے، پیشاب پاخانہ کے بغیر استنجا کرنا بدعت ہے۔^(۴)

(۱) ویسقبضہ دم مائع من جوف أو فم غلب علی بزاق حکماً للغالب أو ساواہ احتیاطاً، لا ینقضہ المغلوب بالبزاق (قولہ غلب علی بزاق) وعلامة کون الدم غالباً أو مساوياً أن یکون البزاق أحمر، وعلامة کونه مغلوباً أن یکون أصفر. (رد المحتار علی الدر المختار ج: ۱ ص: ۱۳۹، مطلب نواقض الوضوء، طبع ایچ ایم سعید).

(۲) وان خرج من نفس الفم تعتبر الغلبة بينه وبين الریق فإن تساویا انتقض الوضوء ويعتبر ذالک من حيث اللون فإن کان أحمر انتقض وإن کان أصفر لا ینتقض کذا فی التبيين. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۱، کتاب الطهارة، نواقض الوضوء).

(۳) لو مسح الدم کلما خرج ولو ترکہ لسال نقض، والآ لا، کما لو سال فی باطن عین أو جرح أو ذکر ولم یخرج. وفي الشامية (قولہ: لو مسح الدم کلما خرج ... الخ) وكذا إذا وضع علیه قطعاً أو شيئاً آخر حتى ینشف ثم وضعه ثانياً وثالثاً فإنه یجمع جميع ما نشف، فإن کان بحيث لو ترکہ سال نقض، وإنما يعرف هذا بالاجتهاد وغالب الظن. (رد المحتار مع الدر المختار ج: ۱ ص: ۱۳۳، ۱۳۵، مطلب نواقض الوضوء). أيضاً: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: الوضوء من کل دم سائل. (شرح مختصر الطحاوی ج: ۱ ص: ۳۶۵، طبع دار البشائر الإسلامية).

(۴) أن الاستنجاء علی خمسة أوجه الخامس: بدعة: وهو الاستنجاء من الريح. (الفتاوی الشامية ج: ۱ ص: ۳۳۶، فصل فی الاستنجاء، طبع ایچ ایم سعید). وأيضاً: الاستنجاء سنة من کل ما یخرج من السبیلین إلا الريح، (وفي شرحه) اعلم أن الاستنجاء علی خمسة أوجه والخامس بدعة: وهو الاستنجاء من الريح إذا لم یظهر الحدث من السبیلین. (الإختیار لتعلیل المختار ص: ۳۶۰، باب الأنجاس وتطهيرها، طبع دار المعرفة بیروت).

وضو کرنے کے بعد ریح خارج ہو جائے تو وضو کرے یا تیمم؟

سوال:.... وضو کرنے کے بعد اگر ریح کی وجہ سے وضو ٹوٹ جائے تو کیا دوبارہ پانی سے وضو کرنا ضروری ہے یا تیمم بھی کر سکتے ہیں؟

جواب:.... وضو کرنا ضروری ہے، تیمم کی اجازت اس صورت میں ہے کہ وضو کرنے پر قادر نہ ہو۔^(۱)

وضو کے درمیان ریح خارج ہو یا خون نکلے تو دوبارہ وضو کرے

سوال:.... وضو کرتے ہوئے درمیان میں اگر ریح خارج ہو جائے یا خون نکل جائے تو وضو کو نئے سرے سے شروع کریں یا نہیں؟

جواب:.... نئے سرے سے شروع کریں۔^(۲)

گیس (ریح) خارج ہو تو وضو ٹوٹ گیا

سوال:.... اگر نماز پڑھتے پڑھتے یا پھر قرآن پاک پڑھتے پڑھتے گیس خارج ہو جائے تو وضو ہی رہے گا یا دوسرا کرنا پڑے گا؟

جواب:.... یہ وضو ختم ہو جائے گا، قرآن مجید کی تلاوت تو بغیر وضو کے بھی جائز ہے، لیکن بغیر وضو کے قرآن کو ہاتھ لگانا جائز نہیں۔^(۳)

کبھی کبھی پیشاب کے قطرے نکلنے والے کے وضو کا حکم

سوال:.... کسی شخص کو یہ بیماری ہو کہ اس کے پیشاب کے قطرے نکلے رہتے ہوں، روز نہیں، کبھی کبھی، تو کیا ایسے شخص کی نماز

(۱) من عجز (مبتداً خبره، تیمم) عن استعمال الماء المطلق الكافي لطهارة لصلاة نفوت إلى خلف لبعده أو لمرض يشتد أو يمتد بغلبة ظن تیمم لهذه الأعذار كلها. (در مختار ج: ۱ ص: ۲۳۲، ۲۳۶، باب تیمم). أيضاً: ومن لم يجد الماء المراد من الوجود القدرة على الاستعمال حتى لو كان مريضاً أو على رأس بئر بغیر دلو أو كان قريباً من عين وعليها عدو أو سبع أو حية لا يستطيع الوصول إليه لا يكون واجداً... إلخ. (الجوهرية النيرة ج: ۱ ص: ۲۰ باب تیمم، باب ما يوجب الوضوء، الفصل الثالث).

(۲) عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا وضوء إلا من صوت أو ريح. رواه أحمد والترمذي. (مشکوٰۃ ص: ۴۰، باب ما يوجب الوضوء، الفصل الثاني). وعن عمر بن عبد العزيز عن تميم الدارقي قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الوضوء من كل دم سائل. رواهما الدارقطني. (مشکوٰۃ ص: ۴۲).

(۳) يحرم بالحدث الأصغر ثلاثة أمور ۳- مس المصحف كله أو بعضه ولو آية، والمحرم هو لمس الآية ولو بغیر اعضاء الطهارة لقوله تعالى: "لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ" أي المتطهرون وهو خبر بمعنى النهي، ولقوله صلى الله عليه وسلم: لا يمس القرآن إلا طاهر، ولأن تعظيم القرآن واجب، وليس من التعظيم مس المصحف بيد حلها الحدث، واتفق الفقهاء على أن غير المتوضئ يجوز له تلاوة القرآن أو النظر إليه دون لمس، كما أجازوا للصبي لمس القرآن للتعلم، لأنه غير مكلف. (الفقه الإسلامي وأدلته ص: ۲۹۳، ۲۹۵، المطلب التاسع، طبع دار الفكر دمشق، أيضاً: شرح مختصر الطحاوی ج: ۱ ص: ۳۳۵، طبع بيروت).

ہو جائے گی؟

جواب: ...قطرہ نکلنے کے بعد طہارت اور وضو کر لیا کرے۔^(۱)

پیشاب کا قطرہ نکلتا محسوس ہو تو وضو کا حکم

سوال: ...نماز پڑھتے ہوئے یہ محسوس ہو کہ پیشاب کا قطرہ نکل گیا ہے تو کیا وضو ٹوٹ جائے گا؟

جواب: ...اگر غالب خیال ہو کہ قطرہ نکل گیا تو وضو ٹوٹ جائے گا۔^(۲)

نکسیر سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

سوال: ...نماز پڑھتے ہوئے نکسیر اگر نکل آئے تو نماز چھوڑنے کی اجازت ہوتی ہے؟

جواب: ...نکسیر سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اس لئے وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھے۔^(۳)

دھکتی آنکھ سے نجس پانی نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

سوال: ...وہ پانی جو آنکھ میں درد سے لکے، اس کا کیا حکم ہے، پاک یا پلید؟

جواب: ...دھکتی ہوئی آنکھ سے جو پانی نکلتا ہے اس سے وضو نہیں ٹوٹتا، البتہ اگر آنکھ میں کوئی پھنسی وغیرہ ہو اور اس سے پانی

نکلتا ہو تو اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اس لئے کہ یہ نجس ہے۔^(۴)

(۱) ولو نزل البول وخرج إلى القفلة نقض الوضوء. (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰، الفصل الخامس في نواقض الوضوء).

(۲) وقال في شرح السنة معناه (الحديث) حتى يتيقن الحدث. الخ. (مرقاة شرح مشکوٰۃ ج: ۱ ص ۲۷۵، باب ما يوجب الوضوء، طبع بمبئی). أيضًا: نواقض الوضوء ما يخرج من السبيلين من البول والغائط والريح. (عالمگیری ج: ۱ ص ۹، كتاب الطهارة، الفصل الخامس، نواقض الوضوء أيضًا: شرح مختصر الطحاوی ج: ۱ ص ۳۰۳ طبع دار البشائر).

(۳) وقد صرح في معراج الدراية وغيره بأن إذا نزل الدم إلى قصة الأنف نقض. (البحر الرائق ج: ۱ ص ۶۲، كتاب الطهارة، وكذا في الشامية ج: ۱ ص ۱۳۸، مطلب نواقض الوضوء، وفي الهدية ج: ۱ ص ۱۱ الفصل الخامس في نواقض الوضوء). أيضًا: والأصل في وجوب الطهارة بخروج الجاسة ما روى إسماعيل بن عباس ... عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: إذا رعف الرجل في صلاته فليتنصرف وليتوضأ، ولا يتكلم ثم ليس على ما مضى من صلاته... الخ. (شرح مختصر الطحاوی ج: ۱ ص ۳۶۴).

(۴) وإن خرج به أي بوجع لأنه دليل الجرح، فدمع من عينه رمد أو عمش ناقض لأن استمر صار ذا عذر مجتنب. (قوله ناقض الخ) قال في المنية: وعن محمد إذا كان في عينه رمد وتسيل الدموع منها أمره بالوضوء لوقت كل صلاة، لأنني أخاف أن يكون ما يسيل منها صديدًا فيكون صاحب العذر... الخ. (قوله مجتنب) عبارته: الدم والقيح والصديد وماء الجرح والنفطة وماء البشرة والشدى والعين والأذن لعله سواء على الأصح، وقولهم: والعين والأذن لعله، دليل على أن من رمدت عينه فمسال منها ماء بسبب الرمد ينتقض وضوءه، وهذه مسئلة والناس عنها غافلون اهـ. (در مختار مع رد المختار ج: ۱ ص ۱۳۷، ۱۳۸، مطلب في نذب مراعاة الخلاف، فتح القدير ج: ۱ ص ۱۸۷، طبع دار صادر، بيروت).

جن چیزوں سے وضو نہیں ٹوٹتا

لینے یا ٹیک لگانے سے وضو کا حکم

سوال: ... سونے سے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے، کیا لینے سے یا ٹیک لگا کر بیٹھنے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: ... اگر لینے اور ٹیک لگا کر بیٹھنے سے نیند نہیں آئی تو وضو قائم ہے۔^(۱)

بوسہ لینے سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں؟

سوال: ... موطا امام مالکؒ میں پڑھا ہے کہ بیوی کا بوسہ لینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، کیا یہ حنفی مسلک میں بھی ہے کہ بیوی کا

بوسہ لینے سے وضو ٹوٹ جائے گا؟ یا بیوی خاوند کا بوسہ لے تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا، اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: ... حنفیہ کے نزدیک بیوی کا بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا،^(۲) الا یہ کہ مدی خارج ہو جائے، حدیث کو احتساب پر محمول کر سکتے ہیں۔^(۳)

کپڑے بدلنے اور اپنا سراپا دیکھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا

سوال: ... اکثر بزرگ خواتین یہ کہتی ہیں کہ اگر گھر کے کپڑے پہنے وضو کر لیا اور پھر قرآن خوانی میں جانا ہے یا نماز پڑھنی ہے

تو ہم وضو کرنے کے بعد دوسرے کپڑے بدلتے وقت اپنے سراپا کو نہ دیکھیں، اپنا سراپا دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ آپ اس سلسلے میں وضاحت فرمائیں۔

(۱) والمعانی النافضة (الی أن قال) والنوم مضطجعا أو متكئا أو مستنذا إلى شيء لو أزيل لسقط. (هداية ج: ۱ ص: ۲۵ فصل في نواقض الوضوء). ينقض الوضوء الناعشر شيئا أو نوم متكئا أو مستنذا إلى شيء لو أزيل لسقط ... الخ. (الفقه الإسلامي وأدلته ج: ۱ ص: ۲۸۳، ۲۸۴، خلاصة نواقض الوضوء في المذاهب).

(۲) عن عطاء عن عائشة رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقبل بعض نسائه ثم يصلي ولا يتوضأ. رواه البزار واسناده صحيح. (اعلاء السنن ج: ۱ ص: ۱۵۰، باب ترك الوضوء من مس المرأة، طبع إدارة القرآن).

(۳) المذی ينقض الوضوء. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۰، الفصل الخامس في نواقض الوضوء). أيضا وليس في المذی والودی غسل وفيهما الوضوء. (هداية ج: ۱ ص: ۳۳، كتاب الطهارة، طبع شرکت علمية، ملتان).

(۴) وما ورد عنهم من الوضوء في القبلة ونحوها فمحمول على الندب. (اعلاء السنن ج: ۱ ص: ۱۱۷، طبع إدارة القرآن).

جواب: ...خواتین کا یہ مسئلہ صحیح نہیں، کپڑے بدلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور نہ اپنا سراپا (ستر) دیکھنے سے وضو ٹوٹتا ہے۔^(۱)

برہنہ بچے کو دیکھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا

سوال: ...کسی بچے کو برہنہ دیکھنے سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں؟

جواب: ...نہیں!^(۲)

برہنہ تصویر دیکھنے کا وضو پر اثر

سوال: ...کیا کسی کی برہنہ تصویر دیکھنے سے وضو باطل ہو جاتا ہے؟

جواب: ...برہنہ تصویر دیکھنا گناہ ہے، اس سے وضو ٹوٹتا تو نہیں لیکن دوبارہ کر لینا بہتر ہے۔^(۳)

پا جامہ گھٹنے سے اوپر کرنا گناہ ہے، لیکن وضو نہیں ٹوٹتا

سوال: ...ہم نے عام طور پر لوگوں سے سنا ہے کہ جب پا جامہ گھٹنے سے اوپر ہو جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے، کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: ...کسی کے سامنے پا جامہ گھٹنوں سے اوپر کرنا گناہ ہے، مگر اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔^(۴)

کسی حصہ بدن کے برہنہ ہونے سے وضو نہیں ٹوٹتا

سوال: ...میں نے سنا ہے کہ جب پاؤں پنڈلی تک برہنہ ہو جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے، جبکہ ہم بعض دفعہ غسل کے بعد یا

ویسے کپڑے بدلتے ہیں تو ظاہر ہے کہ پنڈلی برہنہ ہو جاتی ہے، کیا اس حالت میں بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: ...کسی حصہ بدن کے برہنہ ہونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

ننگا ہونے یا مخصوص جگہ ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا

سوال: ...غسل خانے میں ننگا ہو گیا، مکمل وضو کیا، اس کے بعد غسل کیا، صابن وغیرہ تمام جسم پر لگایا، ہاتھ بھی جگہ جگہ

(۱) چونکہ ان چیزوں کا نواقض وضو میں سے نہ ہونا اظہر من الشمس ہے، اس لئے کتب فقہ میں ان کے متعلق کوئی جزئیہ نظر سے نہیں گزرا۔ دیکھئے: فتاویٰ

دارالعلوم دیوبند ج: ۱ ص: ۱۳۵، کذا فی افلاط العوام ص: ۵۳، طبع زمزم۔

(۲) فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج: ۱ ص: ۱۵۰، طبع انڈیا۔

(۳) ومنسوب فی نیف وثلاثین موضعاً (الی ان قال) وبعد کل خطیئة قوله وبعد کل خطیئة وذاک لما ورد فی الأحادیث من تکفیر الوضوء للذنوب۔ (رد مختار مع رد المختار ج: ۱ ص: ۸۹، ۹۰ مطلب فی اعتبارات المركب التام)۔

(۴) کیونکہ مردوں کے ستر کا آغاز ایسے سے ہوتا ہے۔ وینظر الرجل من الرجل سوی ما بین سرتہ الی ما تحت رکتہ۔ (تنویر

الابصار مع رد المختار ج: ۶ ص: ۳۶۳، فصل فی النظر والمس)۔ ایضاً: عن عاصم بن حمزة عن علی قال: قال رسول الله

صلی الله علیہ وسلم: لا تكشف فخذک ولا تنظر الی فخذ حی ومیت۔ (نصب الراية ج: ۴ ص: ۲۳۴) حدیث

نمبر: ۷۳۱۹۔ ایضاً: عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال: قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم: کل شیء أسفل من

سرتہ الی رکتہ عورة۔ (شرح مختصر الطحاوی ج: ۱ ص: ۶۹۶، ۶۹۷، کتاب الصلاة)۔

(مخصوص جگہ) لگایا، اس کے بعد کپڑے تبدیل کر کے باہر آگیا، کیا نماز ادا کر سکتا ہوں یا کپڑے بدل کر وضو کروں پھر نماز ادا کروں؟
جواب: ... وضو ہو گیا، دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں، کیونکہ برہنہ ہونے یا اپنے اعضا کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا^(۱)۔

جوتے پہننے سے دوبارہ وضو لازم نہیں

سوال: ... اکثر نمازی جب نماز پڑھنے کے بعد فارغ ہوتے ہیں تو جوتے پہن کر گھر چلے جاتے ہیں، ابھی ان کا وضو برقرار ہوتا ہے کہ دوسری نماز کے لئے آجاتے ہیں، بغیر وضو کے نماز پڑھتے ہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ جب وہ اپنے پاؤں جوتے میں ڈالتے ہیں تو جوتے پلید اور غلیظ جگہوں پر پڑتے ہیں، کیا یہ ضروری نہیں ہوتا کہ پھر نماز کے لئے وضو کیا کریں؟
جواب: ... جوتوں کے اندر نجاست نہیں ہوتی، اس لئے وضو کے بعد جوتے پہننے سے دوبارہ وضو لازم نہیں ہوتا۔

شرم گاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا

سوال: ... حدیث پاک نظروں سے گزری کہ ذکر کو چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے (موطا امام مالک)۔ یعنی نماز میں یا ویسے، قرآن مجید کی تلاوت کرتے وقت چھو لے، اس بارے میں ضرور آگاہ کریں؟
جواب: ... شرم گاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا، حدیث میں وضو کا حکم یا تو استحباب کے طور پر ہے یا نفوی وضو یعنی ہاتھ دھونے پر محمول ہے۔^(۲)

کھانا کھانے یا برہنہ ہونے سے وضو نہیں ٹوٹتا

سوال: ... اگر کوئی شخص وضو کر کے کھانا کھالے تو کیا وضو ٹوٹ جائے گا؟ وضو کے دوران اگر کوئی شخص برہنہ ہو کر کپڑے تبدیل کرے تو کیا وضو ٹوٹ جائے گا؟

(۱) عشرة أشياء لا تنقض الوضوء، منها (التي أن قال) ومنها من ذكر ودبر وخرج مطلقاً. (حاشية الطحطاوى على المراقي ص: ۹۳، فصل عشرة أشياء لا تنقض الوضوء). أيضاً: لا ينقضه من ذكر لكن يغسل يده ندياً وامراً وأمره، لكن يندب للخروج من الخلاف لا سيما للإمام. وفي رد المحتار: قوله لكن يغسل يده ندياً لحديث من مس ذكر فليغتوضأ أى يغسل يده جمعاً بينه وبين قوله صلى الله عليه وسلم هل هو إلا بضعة منك، حين سئل عن الرجل يمس ذكره بعد ما توضأ. (الدر المختار مع رد المحتار ج: ۱ ص: ۱۴۷، مطلب نوم الأنبياء غير ناقض).

(۲) أيضاً عن قيس بن طلق بن علي الحنفي عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: وهل هو إلا مضغة منه أو بضعة منه. (جامع الترمذی، باب ترك الوضوء من مس الذكر ج: ۱ ص: ۱۳ طبع كتب خانہ رشیدیہ دہلی).

(۳) قال ابن أمير حاج: يمكن حمل حديث بكرة على غسل اليدين، وقد تقدم أنه يستحب الوضوء للخروج من خلاف العلماء. (حاشية الطحطاوى على مراقي الفلاح ص: ۹۳، فصل عشرة أشياء لا تنقض الوضوء). أيضاً: ثم حمل الطحطاوى الوضوء على غسل اليدين استحباباً. (مرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح ج: ۱ ص: ۲۷۸، باب ما يوجب الوضوء، الفصل الثاني طبع بمبئی). أيضاً: فإنه يمكن التطبيق بينهما بأن الأمر للاستحباب تنظيماً والنفي لنفي الوجوب فلا حاجة إلى النسخ الصحيح عندي أن الأمر للاستحباب كما قال في الدر المختار: لكن يندب للخروج من الخلاف لا سيما للإمام. (اعلاء السنن ج: ۱ ص: ۱۱۸، طبع إدارة القرآن کراچی).

جواب: ...دونوں صورتوں میں وضو نہیں ٹوٹتا۔^(۱)

مرد و عورت کے ستر کا معائنہ کرنے والے ڈاکٹر کے وضو کا حکم

سوال: میں پیشے کے لحاظ سے ڈاکٹر ہوں، مرض کی تشخیص کے لئے مجھے مریض کے ستر کا معائنہ بھی کرنا پڑتا ہے، مریضوں میں دونوں جنس کے مریض شامل ہوتے ہیں، دورانِ کام نماز کا وقت بھی آتا ہے، اور ہم گھر سے وضو کر کے آتے ہیں، کیا ایسی صورت میں ہمارا وضو بحال رہے گا؟

جواب: ... اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔^(۲) ضرورت سے زیادہ ستر نہ کھولا جائے۔^(۳)

دورانِ غسل ستر پر نظر پڑنے سے غسل اور وضو کا حکم

سوال: ... دورانِ غسل وضو کیا جاتا ہے، مگر جسم کا کوئی حصہ خشک نہ رہ گیا ہو، یہ دیکھنے کے لئے پورے جسم کو دیکھا جاتا ہے، جس میں ”ستر“ بھی شامل ہے، عموماً اس پر بھی نظر پڑتی ہے، ایسی صورت میں وضو قائم رہے گا یا نہیں رہے گا؟

جواب: ... ستر پر نظر پڑنے سے وضو اور غسل میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔^(۴)

کپڑے تبدیل کرنے کا وضو پر اثر

سوال: ... بچا ہو کر کپڑے تبدیل کرنے سے وضو پر کوئی اثر تو نہیں پڑتا؟

جواب: ... کوئی حرج نہیں۔^(۵)

غیر محرم کو دیکھنے کا وضو پر اثر

سوال: ... سنا ہے وضو کرنے کے بعد غیر محرم کو دیکھنا منع ہے، اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، چاہے غیر محرم کو دُور سے دیکھو، قریب سے دیکھو، تصویر میں دیکھو، یا ٹی وی وغیرہ میں دیکھو، وضو برقرار نہیں رہتا، پلیز قرآن کی روشنی میں تفصیل سے جواب دیں، کیونکہ وضو کے بعد ٹی وی اخبار وغیرہ پر نظر پڑ جاتی ہے، کہاں تک یہ بات درست ہے؟

(۱) حدیثنا شعب بن محمد بن المنکدر قال: سمعت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال: کان آخر الأمرین من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترک الوضوء مما مست النار۔ (إعلاء السنن ج: ۱ ص: ۱۴۵، باب ترک الوضوء مما مست النار)۔

(۲) کذا فی أغلاط العوام ص: ۵۳، طبع زمزم پبلشرز کراچی۔

(۳) ينظر الطیب (الی موضع مرضها بقدر الضرورة)۔ (الدر المختار ج: ۶ ص: ۳۷۰ کتاب الحظر والإباحة، فصل فی النظر واللمس طبع ایچ ایم سعید)۔

(۴) کذا فی أغلاط العوام ص: ۵۳، طبع زمزم پبلشرز کراچی۔

(۵) دیکھئے: فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج: ۱ ص: ۱۳۵، طبع انڈیا، ایضاً: خیر الفتاویٰ ج: ۲ ص: ۵۳، طبع لبنان۔

جواب:۔۔۔ نا محرم کو دیکھنا گناہ ہے،^(۱) وضو اس سے نہیں ٹوٹتا۔

وضو کر کے کسی ایسی چیز کو دیکھ لے جو حرام ہے تو وضو نہیں ٹوٹے گا

سوال:۔۔۔ اگر کوئی آدمی یا عورت وضو کر کے ایسی چیز کو دیکھ لے جو اسلام میں حرام ہو، یا کوئی عورت بغیر پردہ کسی شخص کو دیکھ لے، کیا ان کا وضو قائم رہتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔۔۔ وضو کر کے گناہ کا کام کرنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، لیکن وضو کی نورانیت ضائع ہو جاتی ہے۔^(۲)

کیا دوپٹہ یا چادر اتارنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

سوال:۔۔۔ دوپٹہ یا چادر اتارنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب:۔۔۔ جی نہیں!

آگ پر پکی ہوئی یا گرم چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا

سوال:۔۔۔ میں نماز باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتی ہوں، اور میرا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ میں چائے کثرت سے استعمال کرتی ہوں، لوگ کہتے ہیں کہ گرم چیز کھانے سے، مثلاً: چائے، کھانا یا ایسی چیزیں جو آگ پر پکی ہوں، سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور دوبارہ وضو کیا جائے۔

جواب:۔۔۔ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔^(۳)

با وضو حقہ، بیڑی، سگریٹ، پان استعمال کر کے نماز پڑھنا

سوال:۔۔۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے بہت سے بزرگ ایسا کرتے ہیں کہ نماز کے لئے وضو کیا، نماز ادا کی، اس کے بعد سگریٹ، بیڑی، حقہ نوشی کرتے ہیں، جب دوسری نماز کا وقت آ جاتا ہے تو صرف دو تین بار کلی کی اور نماز پڑھ لیتے ہیں اور تسبیح و وظائف بھی کرتے رہتے ہیں۔ اب جبکہ رمضان شریف خدا کے فضل و کرم سے شروع ہو چکا ہے، اس میں بھی اکثر دیکھتے ہیں کہ ایک شخص تمام دن روزہ رکھتا ہے، روزہ افطار کرنے سے قبل وضو کرتا ہے، روزہ افطار کرتا ہے اور اس کے بعد بیڑی، سگریٹ یا حقہ نوشی کرتا ہے، پھر کلی کرنے کے بعد نماز مغرب میں جماعت میں شامل ہو جاتا ہے، اس سے وضو تو خراب نہیں ہوتا؟ وظائف میں تو خلل نہیں آتا؟ برائے مہربانی اس اہم مسئلے سے آگاہ فرمائیں۔

(۱) عن بریدۃ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی: یا علی! لا تتبع النظرة النظرة، فإن لك الأولى، وليست لك الآخرة. (مشکوۃ، باب النظر إلى المخطوبة ص: ۲۶۹)۔

(۲) کذا فی إمداد الأحكام ج: ۱ ص: ۲۶۳، طبع دارالعلوم کراچی۔

(۳) حدثنا شعيب عن محمد بن المنكدر قال: سمعت جابر بن عبد الله رضي الله عنه قال: كان آخر الأمرين من رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ترك الوضوء مما مست النار. (إعلاء السنن ج: ۱ ص: ۱۳۵، باب ترك الوضوء مما مست النار)۔

جواب:۔۔۔ حقہ، پیزی، سگریٹ، پان سے وضو تو نہیں ٹوٹتا،^(۱) لیکن نماز سے پہلے منہ کی بدبو کا دور کرنا ضروری ہے، اگر منہ سے حقہ، سگریٹ کی بو آتی ہو تو نماز مکروہ ہو جاتی ہے۔^(۲)

سگریٹ نوشی اور ٹیلی ویژن، ریڈیو دیکھنے سننے کا وضو پر اثر

سوال:۔۔۔ سگریٹ نوشی، ٹیلی ویژن دیکھنے اور ریڈیو پر موسیقی سننے سے کیا وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب:۔۔۔ سگریٹ نوشی سے وضو نہیں ٹوٹتا، لیکن مکروہ ضرور ہوتا ہے، اس لئے دوبارہ وضو کر لینا مستحب ہے۔^(۳)

آئینہ یا ٹی وی دیکھنے کا وضو پر اثر

سوال:۔۔۔ کیا آئینہ دیکھنے یا ٹی وی دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب:۔۔۔ آئینہ دیکھنے سے تو وضو نہیں ٹوٹتا، البتہ ٹی وی دیکھنا گناہ ہے، اور گناہ کے بعد دوبارہ وضو کر لینا مستحب ہے۔^(۴)

آئینہ دیکھنے، کنگھی کرنے کا وضو پر اثر

سوال:۔۔۔ وضو کے بعد آئینہ دیکھنا، کنگھی کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔۔۔ جائز ہے۔

ٹی وی، ڈش، نگلی تصاویر دیکھنے کا وضو پر اثر

سوال:۔۔۔ کیا ٹی وی، ڈش، نگلی تصاویر دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

(۱) کفاۃ المفتی ج: ۲ ص: ۳۲۲، طبع دارالاشاعت کراچی۔

(۲) (قوله وأكل نحو ثوم) أي كبصل ونحوه مما له رائحة كريهة للحديث الصحيح في النهي عن قربان أكل الثوم والبصل المسجد ويلحق بما نص عليه في الحديث كل ما له رائحة كريهة مأكولاً أو غيره وكذلك ألحق بعضهم بذلك من بفيه بخر أو به جرح له رائحة. (شامی ج: ۱ ص: ۶۶۱ مطلب فی الفرس فی المسجد)۔

(۳) ومنسحب في نيف وثلاثين موضعاً (التي أن قال) وبعد كل خطيئة. (درمختار مع رد المحتار ج: ۱ ص: ۸۹، مطلب في اعتبارات المركب العام)۔

(۴) الثالث مندوب: في أحوال كثيرة منها ما يأتي ح - بعد ارتكاب خطيئة، من غيبة وكذب ونميمة ونحوها، لأن الحسنات لمحو السيئات، قال النبي صلى الله عليه وسلم: ألا أدلكم على ما يمحو الله به الخطايا، ويرفع به الدرجات؟ قالوا: بلى يا رسول الله قال: إسباغ الوضوء على المكاره. (الفقه الإسلامي وأدلته ج: ۱ ص: ۴۱۰، ۴۱۱، الفصل الرابع، الوضوء وما يتبعه طبع دار الفكر)۔

جواب: ... وضو تو نہیں ٹوٹتا، لیکن ایمان ٹوٹ جانے کا خطرہ ہے۔^(۱) اللہ تعالیٰ اس لعنت سے آپ کو بھی اور تمام مسلمانوں کو محفوظ فرمائے۔

با وضو آدمی سگریٹ، نسوار استعمال کر لے تو کیا وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

سوال: ... نماز کے لئے وضو کیا، لیکن جماعت کو دیر ہے، اگر آدمی سگریٹ یا نسوار کھالے تو کیا اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا برقرار رہتا ہے؟

جواب: ... وضو تو نہیں ٹوٹتا،^(۲) لیکن نماز سے پہلے منہ صاف کر لینا ضروری ہے کہ سگریٹ اور نسوار کی بدبو نہ رہے۔^(۳)

گڑیا دیکھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا

سوال: ... کیا گڑیا دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ میں نے سنا ہے کہ وضو سے گڑیا پر نظر پڑ جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے، کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: ... گڑیا دیکھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

ناخنوں میں میل ہونے پر بھی وضو ہو جاتا ہے

سوال: ... کام کرنے کے دوران ناخنوں میں میل چلا جاتا ہے، اگر ہم میل صاف کئے بغیر وضو کریں تو وہ ہوگا یا نہیں؟

جواب: ... وضو ہو جائے گا،^(۴) مگر ناخن بڑھانا خلاف فطرت ہے۔^(۵)

(۱) وقال حذيفة: إذا أذنب العبد نكت في قلبه نكتة سوداء، فإذا أذنب نكت في قلبه نكتة سوداء حتى يصير قلبه كله أسود، ويؤيده قول السلف: المعاصي بريد الكفر أي رسولُه باعتبار أنها إذا أورثت القلب هذا السواد وعمته لم يبق يقبل خيراً قط، فحينئذ يفسد ويخرج منه كل رحمة ورأفة وخوف فيرتكب ما أراد ويفعل ما أحب، ويتخذ الشيطان ولياً من دون الله ويضلله ويغويه ويعدده ويمنيه، ولا يرضى منه بدون الكفر ما وجد له إليه سبيلاً. (الزواجر عن اقتراف الكبائر ج: ۱ ص ۱۳ طبع دار المعرفة بيروت).

(۲) كذا في كفاية المفتي ج: ۲ ص: ۳۲۲، طبع دار الاشاعت كراچی۔

(۳) (قوله وأكل نحو ثوم) أي كبصل ونحوه مما له رائحة كريهة للحديث الصحيح في النهي عن قربان أكل الثوم والبصل المسجد ويلحق بما نص عليه في الحديث كل ما له رائحة كريهة مأكولاً أو غيره وكذلك الحق بعضهم بذلك من بفيه بخر أو به جرح له رائحة. (شامی ج: ۱ ص: ۶۶۱ مطلب في الفرس في المسجد).

(۴) (ولا يمنع الطهارة ... (ونیم) ودرن ووسخ (وتراب) وطين ولو (فی ظفر مطلقاً) أى فی الأصح. (در مختار مع رد المحتار ج: ۱ ص: ۱۵۳ مطلب في ابحاث الفسل).

(۵) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الفطرة خمس: الختان والإستحداد وقص الشارب وتقليم الأظفار ونتف الإبط. متفق عليه. (مشکوٰۃ المصابيح، باب الترجل، الفصل الأول ص: ۳۸۰ طبع قدیمی کتب خانہ).

کان کا میل نکالنے سے وضو نہیں ٹوٹتا

سوال: ... با وضو آدمی کان کی کھجلی کی وجہ سے انگلی سے کھجلی کرے اور کان کا موم انگلی پر لگے اور انگلی کو اپنی قمیص سے صاف کرے تو اس صورت میں وضو ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟ نیز قمیص پر موم لگنے سے وہ قمیص پاک رہے گی یا نہیں؟

جواب: ... کان کے میل سے وضو نہیں ٹوٹتا، البتہ کان بہتے ہوں اور کان میں انگلی ڈالنے سے انگلی کو پانی لگ جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا،^(۱) اور وہ پانی بھی نجس ہے۔

بال بنوانے، ناخن کٹوانے سے وضو نہیں ٹوٹتا

سوال: ... با وضو شخص اگر بال بنوائے یا داڑھی کا خط بنوائے یا ناخن ترشوائے، تو کیا اسے دوبارہ وضو کرنا پڑے گا؟ میرا مطلب ہے بال بنوانے، خط بنوانے یا ناخن ترشوانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: ... بال بنوانے یا ناخن اتارنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، اس لئے دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں۔^(۲)

سر یا داڑھی پر مہندی ہوتو وضو کا حکم

سوال: ... کوئی شخص سر یا داڑھی پر مہندی کا استعمال کرتا ہے، مہندی خشک ہو جانے کے بعد اس کو دھو کر اتارنے سے پہلے کیا صرف وضو کر کے نماز ادا کر سکتا ہے یا پہلے مہندی کو بھی دھو کر صاف کر لے؟

جواب: ... وضو صحیح ہونے کے لئے مہندی کا اتارنا ضروری ہے۔^(۳)

بچے کو دودھ پلانے سے وضو نہیں ٹوٹتا

سوال: ... اگر وضو ہو اور بچے کو دودھ پلایا جائے تو کیا وضو ٹوٹ جائے گا؟

جواب: ... نہیں!^(۴)

(۱) (کما لا ینقض لو خرج من اذنه) ونحوها کعبه وثدیه (قیح) ونحوه کصدید وماء سره وعین (لا بوجع وان) خرج (به) ای بوجع نقض لانه دلیل الجرح .. الخ. وفي الشامية: قال فی البحر: وفيه نظر بل الظاهر اذا کان الحارج قیحا أو صدیداً انقض سواء کان مع وجع أو بدونه لأبهما لا یخرجان إلا عن علة. (درمختار مع رد مختار ج ۱ ص ۱۴۷، مطلب فی ندب مراعات الخلاف ... الخ).

(۲) (ولا یعاد الوضوء) ... (بحلق رأسه ولحینته کما لا یعاد) الغسل للمحل ولا الوضوء (بحلق شاربه وحاجبه وقلم ظفره). (درمختار مع رد مختار ج ۱ ص ۱۰۱، مطلب فی معنی الاستشاق وتقسیمه إلى ثلاثة أقسام).

(۳) والمعتبر فی جمیع ذلك نفوذ الماء ووصوله إلى البدن. (کذا فی رد مختار عن المیه ج ۱ ص ۱۵۴، مطلب فی ابحاث الغسل). أيضاً: والخضاب إذا تحسد ویس بمنع تمام الوضوء والغسل. (عالمگیری ج ۱ ص ۴).

(۴) (کذا فی فتاوی دارالعلوم دیوبند ج ۱ ص ۱۳۶، طبع انڈیا، إمداد الأحکام ج ۱ ص ۲۶۵، طبع دارالعلوم کراچی، إمداد الفتاوی ج ۱ ص ۱۴، طبع مکتبة دارالعلوم کراچی).

دانت میں چاندی بھری ہونے پر غسل اور وضو

سوال:.. زید نے اپنی داڑھ چاندی سے بھرا دی ہے، کیا اس طرح اس کا غسل اور وضو ہو جاتا ہے جبکہ پانی اندر تک نہیں جاتا؟
جواب:.. غسل اور وضو ہو جاتا ہے۔^(۱)

مصنوعی دانت کے ساتھ وضو

سوال:.. مصنوعی دانت لگا کر وضو ہو جاتا ہے یا ان کا اتارنا ضروری ہے؟
جواب:.. نکالنے کی ضرورت نہیں، ان کے ساتھ وضو درست ہے۔^(۲)

وضو کے وقت عورت کے سر کا رنگار ہنا

سوال:.. کیا وضو کرتے وقت عورت کا سر پر دوپٹہ اوڑھنا ضروری ہے؟
جواب:.. عورت کو حتیٰ الوسع سرنگا نہیں کرنا چاہئے،^(۳) مگر وضو ہو جائے گا۔

سرخی، پاؤڈر، کریم لگا کر وضو کرنا

سوال:.. عورت کے لئے ناخن پر پالش لگانا گناہ ہے کہ یہ لگانے سے وضو نہیں ہوتا، اور وضو نہیں تو نماز بھی نہیں، مگر مردہ کریم، پاؤڈر یا سرخی لگانا کیسا ہے؟ کیونکہ اس سے ناخن پالش کی طرح کوئی قباحہ نہیں کہ وضو کا پانی اندر نہ جائے۔
جواب:.. ان میں اگر کوئی ناپاک چیز ملی ہوئی نہ ہو تو کوئی حرج نہیں، مگر ناخن پالش کی طرح سرخی کی تہ جم جاتی ہے، اس لئے وضو اور غسل کے لئے اس کا اتارنا ضروری ہے۔^(۴)

(۱) والصراہ والصباغ ما فی ظفرهما یمنع تمام الاغتسال وقیل کل ذلک یجزیہم للحرج والضرورة ومواقع الضرورة مستندة عن قواعد الشرع کذا فی الظہیریۃ۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۳، الباب الثانی فی الغسل)۔ أيضًا: الاصول وجوب الغسل، الا انه سقط للحرج۔ (رد المختار ج: ۱ ص: ۱۵۳، مطلب فی ابیحات الغسل)۔ أيضًا: ولا یمنع ما علی ظفر صباغ ولا طعام بین أسنانه أو فی منہ الجوف بہ یفتی۔ (الدر المختار ج: ۱ ص: ۱۵۳، مطلب فی ابیحات الغسل)۔

(۲) کیونکہ وضو میں کلی کرنا سنت ہے، اور ان دانتوں کے نکالے بغیر اس پر عمل ہو جاتا ہے۔ الفصل الثانی فی سنن الوضوء..... ومنها المضمضة والاستنشاق والسنة أن يتمضمض ثلاثاً ویاخذ لكل واحد منهما ماء جديداً فی كل مرة وكذا فی محیط السرحسی وحد المضمضة استيعاب الماء جمیع الفم۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۶، کتاب الطهارة)۔

(۳) یرخص للمرأة بكشف الرأس فی منزلها وحدها، فالولی لها لبس خمار رفیق یصف ما تحته عند محارمها۔ (رد المختار ج: ۱ ص: ۴۰۴، مطلب فی ستر العورة)۔

(۴) نعم ذكر الخلاف فی شرح المنية فی العجین واستظهر المنع لأن فیہ لزوجة وصلابة تمنع نفوذ الماء۔ (رد المختار ج: ۱ ص: ۱۵۳، مطلب فی ابیحات الغسل، طبع ایچ ایم سعید)۔

جسم پر تیل، کریم یا ویسلین لگی ہو تو وضو کا حکم

سوال: ... اگر جسم پر تیل، کریم یا ویسلین وغیرہ لگی ہوں تو اس پر سے وضو کرنے سے وضو ہو جائے گا یا نہیں؟ یا پہلے صابن سے دھونا ضروری ہے؟ اور اگر صابن سے بھی پوری طرح صاف نہ ہو تو اس صورت میں کیا کرنا چاہئے؟

جواب: ... تیل لگا کر وضو کرنا صحیح ہے۔ اگر بدن پر ایسی چیز لگی ہو جو پانی کے بدن تک پہنچنے سے مانع ہو تو اس کا دور کرنا ضروری ہے۔^(۱)

ہاتھوں اور پاؤں کے بالوں کو پلچ کرنے والی کا وضو اور نماز

سوال: ... آج کل خواتین اپنے چہرے، ہاتھوں اور پیروں کے زوڑوں کو پلچ کر لیتی ہیں، جس سے یہ زوڑیں (زائد بال) جلد سے مشابہ رنگ کے ہو جاتے ہیں اور نظر نہیں آتے۔ پوچھنا یہ ہے کہ اس حالت میں نماز پڑھی جاسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: ... یہ چیز نماز اور وضو سے مانع نہیں۔

نماز کے بعد ہاتھ پر آٹا وغیرہ کے ذرات دیکھے تو کیا دوبارہ وضو کرے؟

سوال: ... اگر کوئی شخص نماز ختم کرنے کے بعد ہاتھ یا پیروں وغیرہ پر آٹے کا باریک ذرہ یا سینٹ یا کوئی بھی نامعلوم چیز لگی محسوس کرتا ہے تو کیا نماز کی ادائیگی دوبارہ کی جائے گی؟ خاص کر خواتین کے ساتھ اکثر ایسا ہوتا ہے، ہر نماز سے پہلے اعضا کا بغور ناخنوں کے اندر تک موازنہ کرنے سے نماز کو دیر ہو جاتی ہے، خصوصاً مغرب۔

جواب: ... اگر کوئی چیز ایسی لگی ہوئی ہو جو بدن تک پانی کے پہنچنے سے مانع ہو تو وضو نہیں ہوگا، اس لئے نماز بھی نہیں ہوگی، دوبارہ ادا کرنی ہوگی۔^(۲)

پرفیوم کے بعد وضو جائز ہے

سوال: ... پرفیوم بھی لگا ہوتا ہے وضو نہیں ہوتا؟

جواب: ... پرفیوم کے بعد وضو صحیح ہے۔

ہاتھ پر ایلفی سلوشن لگا ہو تو وضو کا شرعی حکم

سوال: ... ہمارے کام میں ایلفی سلوشن کا استعمال ہوتا ہے، بعض اوقات یہ ہاتھ پر لگی ہوتی ہے اور ہم وضو کر کے نماز پڑھ

(۱) قال المقدسی: ولی الفتاویٰ دھن رجلیہ لم توضحا وأمر الماء علی رجلیہ، ولم یقبل الماء للدمومة جار لوجود غسل الرجلین۔ (شامی ج: ۱ ص: ۱۵۴ مطلب فی ابحاث الفسل)۔ نیز دیکھئے: گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۴۔

(۲) لو کان علیہ جلد سمک أو خبز ممضوع قد جف فتوضا ولم یصل الماء إلی ما تحته، لم یجز لأن التحرز عند ممکن، کذا فی المحيط۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵، الفصل الأول فی فرائض الوضوء)۔

لینے ہیں، بعد میں معلوم ہوتا ہے کہ سلوٹن لگی ہے اور انگلی پر اس کا اثر ہے، اس سے وضو اور غسل ہو جاتا ہے یا دوبارہ کرنا لازم ہے؟
جواب:۔۔۔ اگر یہ سلوٹن ہاتھ پر لگی رہ جائے تو وضو نہیں ہوگا، اس لئے وضو سے پہلے اس کو اتارنا ضروری ہے، واللہ اعلم! (۱)

کنٹیکٹ لینسز لگوانے کی صورت میں وضو کا حکم

سوال:۔۔۔ آج کل نظر کی عینک کے بجائے ”کنٹیکٹ لینسز“ کا استعمال بہت عام ہو رہا ہے۔ کنٹیکٹ لینسز آنکھ کے اندر (گول کالے والے حصے کے اوپر) لگایا جاتا ہے۔ یہ پلاسٹک کی گول شکل میں ہے اور آنکھ کے اس حصے کو ڈھانپ لیتا ہے اور پھر اس کو لگانے کے بعد نظر کی عینک کی ضرورت نہیں رہتی۔ یہ ٹرانسپیرنٹ یعنی شفاف بھی ہوتا ہے، اور مختلف رنگوں میں بھی دستیاب ہیں۔ پوچھنا یہ ہے مولانا صاحب! کہ کیا لینسز کی آنکھ میں موجودگی کے دوران اگر نماز کے لئے وضو کیا جائے تو کیا وہ درست ہوگا؟ (لینسز پہننے کے بعد منہ دھویا جاسکتا ہے، اگر آنکھ کے اندر پانی بھی چلا جائے تو کوئی حرج نہیں ہوتا، یہ بات ڈاکٹرز کہتے ہیں)۔ براہ مہربانی آپ اسلامی نقطہ نظر اور وضو کے قواعد و ضوابط کے مطابق بتائیں کہ آیا وضو درست ہو جاتا ہے یا نہیں؟ دوسری بات یہ ہے کہ روزے میں اس کے لگانے سے کوئی قباحہ تو نہیں؟ روزے کے ٹوٹنے یا مکروہ ہونے کا کوئی ہلکا سا بھی احتمال تو نہیں؟
جواب:۔۔۔ اس سے وضو اور غسل پر کوئی فرق نہیں پڑتا، اور روزے پر بھی کوئی کراہت لازم نہیں آتی۔

سینٹ اور وضو

سوال:۔۔۔ غسل کرنے کے بعد یا وضو کرنے کے بعد ناخن کاٹنے، شیوہ بنانے اور سینٹ لگانے سے وضو تو نہیں ٹوٹتا اور نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟ سنا ہے کہ سینٹ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور نماز نہیں ہوتی، کیونکہ اس میں اسپرٹ ہوتی ہے، اور اگر سینٹ لگا بھی لیا جائے تو کیا وضو کر لینا ہی کافی ہے یا کپڑے بھی دوسرے پہنے جائیں اور غسل کیا جائے، کیونکہ سینٹ کی خوشبو سارے بدن اور کپڑوں میں بس جاتی ہے؟

جواب:۔۔۔ وضو کرنے کے بعد بال کاٹنے یا ناخن تراشنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، (۲) اسی طرح سینٹ لگانے سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا، البتہ سینٹ میں کوئی ناپاک چیز ہوتی ہے یا نہیں؟ اس کی مجھے تحقیق نہیں۔ میں نے بعض معتبر لوگوں سے سنا ہے کہ اس میں کوئی ناپاک چیز نہیں ہوتی، اگر یہ صحیح ہے تو سینٹ لگانا جائز ہے۔

وضو کے درمیان سلام کا جواب دینا

سوال:۔۔۔ وضو کرتے ہوئے اور کھانے کے دوران سلام کا جواب دینا ضروری ہے یا نہیں؟ جبکہ سلام کرنے والے کو مسئلہ

(۱) کیونکہ اس صورت میں جلد تک پانی پہنچنا یقینی نہیں، والمعبر فی جمیع ذالک نفوذ الماء و وصوله الى البدن۔ (کذا فی رد المحتار ج ۱ ص: ۱۵۳ مطلب فی ابحاث الغسل)۔

(۲) وَلَا يَعَادُ الْوُضُوءُ بِحَلْقِ رَأْسِهِ وَلَحْيَتِهِ كَمَا لَا يَعَادُ الْغُسْلُ لِلْمَحَلِّ وَلَا الْوُضُوءُ بِحَلْقِ شَارِبِهِ وَحَاجِبِهِ وَقَلَمِ ظَفَرِهِ۔ (درمختار مع رد المحتار ج ۱ ص: ۱۰۱)۔

معصوم نہ ہو تو وضو میں مصروف ہونے کی وجہ سے ناراضی اور غلط فہمی ہو سکتی ہے۔

جواب:۔۔۔ وضو کے دوران سلام اور جواب میں کوئی حرج نہیں^(۱) کھانے کے دوران سلام نہیں کہنا چاہئے، اور کھانے والے کے ذمہ سلام کا جواب دینا واجب نہیں۔^(۲)

وضو کے دوران بات چیت کرنا، اذان کا جواب دینا

سوال:۔۔۔ وضو کے دوران اذان کا جواب دینا چاہئے یا وضو کی دعائیں پڑھنا چاہئے؟ نیز سلام کرنا یا اس کا جواب دینا، دنیا کی باتیں، ہنسی مذاق یا تبلیغ و مسائل کی بات کرنا کیسا ہے؟

جواب:۔۔۔ وضو کے دوران ضروری بات چیت کرنا اور اذان کا جواب دینا جائز ہے، ہنسی مذاق کرنا نرمی بات ہے۔^(۳)

وضو کرنے کے بعد منہ ہاتھ صاف کرنا

سوال:۔۔۔ کیا وضو کرنے کے بعد منہ ہاتھ وغیرہ پونچھ لینے سے وضو باقی رہتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔۔۔ وضو کے بعد تولیہ استعمال کرنا جائز ہے،^(۴) اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(۱) کذا فی إمداد الأحكام ج: ۱ ص: ۲۵۴، طبع دارالعلوم کراچی۔

(۲) یکرہ علی عاجز عن الرد حقيقة كأكمل أو شرعاً كمصل وقاری ولو سلم لا يستحق الجواب۔ اھ (الدر المختار علی هامش رد المختار ج: ۶ ص: ۳۱۵ کتاب الحظر والإباحة، فصل فی الیبع، أيضاً رد المختار ج: ۱ ص: ۶۱۷)۔

(۳) ومن آدابه وعدم التكلم بكلام الناس إلا لحاجة تفوته۔ (الدر المختار مع الرد ج: ۱ ص: ۱۲۶، طبع ایچ ایم سعید)۔ أيضاً: آداب الوضوء عدم التكلم بكلام الناس، بلا ضرورة لأنه يشغله عن الدعاء المأثور۔ (الفقه الإسلامي وأدلته ج: ۱ ص: ۲۵۱، طبع دار الفکر، بیروت)۔

(۴) عن عائشة قالت: كانت لرسول الله صلى الله عليه وسلم خرقه ينشف بها بعد الوضوء۔ (ترمذی ج: ۱ ص: ۹ باب المنديل بعد الوضوء)۔ أيضاً: ولا بأس بالتمسح بالمنديل بعد الوضوء كذا فی التبيين۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۹، الفصل الرابع فی المكروهات، رد المختار علی الدر المختار ج: ۱ ص: ۱۳۱، مطلب فی التمسح بمنديل)۔

پانی کے احکام

سمندر کا پانی ناپاک نہیں ہوتا

سوال: کیا سمندر کے پانی سے وضو کر کے نماز پڑھی جاسکتی ہے؟ چونکہ سمندر میں ہر جانور پانی پیتا ہے تو وہ پانی ناپاک ہو جاتا ہے۔

جواب: سمندر کا پانی پاک ہے،^(۱) جانوروں کے پینے یا کسی اور چیز سے وہ ناپاک نہیں ہوتا۔^(۲)

کنویں کے جراثیم آلودہ پانی کا حکم

سوال: ہمارے محلے کی مسجد میں کنواں کھودا گیا، یہ کنواں چالیس فٹ نیچے کھودا گیا ہے، اس کنویں کا پانی ہم نے لیبارٹری والوں کو بھیجا تھا تا کہ معلوم ہو جائے کہ آیا پانی ہم استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں؟ وہ یہ کہتے ہیں کہ پانی میں جراثیم وغیرہ ہیں، جبکہ پانی کا نہ تو رنگ بدلا ہے اور نہ ہی کسی قسم کی بو وغیرہ ہے۔ آیا ہم اس پانی سے وضو کر سکتے ہیں اور پی بھی سکتے ہیں؟

جواب: اس پانی کے ساتھ وضو یا غسل کرنا، کپڑے دھونا وغیرہ بالکل درست ہے،^(۳) شرعاً اس کے پینے میں بھی کوئی حرج نہیں، البتہ اگر صحت کے لئے مضر ہو تو نہ پیا جائے۔

چشمے کا بہتا پانی پاک ہے جبکہ اس سے سور وغیرہ جانور پیتے ہوں

سوال: یہاں سے کوئی تیس میل دور ایک شکار گاہ ہے، جہاں چشمے کا پانی بہتا ہے، یعنی جنگل ہے، جس کی لمبائی ہمیں معلوم نہیں ہے، اندازہ یہی ہے کہ چار پانچ میل ہے، اسی جنگل شکار گاہ میں خنزیر یعنی سور کافی تعداد میں ملتے ہیں، یعنی اسی پانی کے اندر چلتے پھرتے، سوتے ہیں، لوگ شکار کھیلتے ہیں اور اس کا پانی بہت کڑوا ہے۔ بے اندازہ یعنی ہاتھوں اور منہ کو کوئی دھوئے تو جلن محسوس

(۱) (و) كذا (ماء البحر) الملح لقوله صلى الله عليه وسلم هو الطهور ماؤه الحل ميتته (مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى ص ۲۰، كتاب الطهارة، أيضاً: هداية ج: ۱ ص: ۳۳، طبع شرکت علمیہ، ملتان)۔

(۲) والماء الجاري إذا وقعت فيه نجاسة جاز الوضوء به إذا لم ير لها أثر لأنها لا تستقر مع جريان الماء والأثر هو الطعم أو الرائحة أو اللون۔ (هداية ج: ۱ ص: ۳۶، طبع شرکت علمیہ، ملتان)۔

(۳) کیونکہ اوصاف حدیث میں سے کوئی وصف نہیں بدلا ہے، النوع الأول: الماء الطهور أو المطلق: هو الطاهر في نفسه المطهر لغيره، وهو كل ماء نزل من السماء، أو نبع من الأرض، ما دام باقياً على أصل الخلقة، فلم يتغير أحد أوصافه الثلاثة وهي (اللون والطعم والرائحة)۔ الخ۔ (الفقه الإسلامي وأدلته ج: ۱ ص: ۱۱۳، المبحث الرابع، أنواع المياه، طبع دار الفكر دمشق)۔

ہوتی ہے، پوچھنا یہ ہے کہ آدمی اس پانی سے وضو کر سکتا ہے یا نہیں؟ آیا اس پانی سے کپڑے پید ہوں گے یا نہیں؟ اس پانی کا برائے طہارت استعمال کیسا ہے؟

جواب:۔۔۔ جب تک پانی کے نجس ہونے کا یقین نہ ہو، پانی پاک سمجھا جائے گا۔^(۱)

کنویں میں پیشاب گرنے سے کنواں ناپاک ہو جاتا ہے

سوال:۔۔۔ اگر لڑکی یا لڑکے کا پیشاب کنویں میں گر جائے تو فقہ اسلامی کی رو سے کیا حکم ہے؟

جواب:۔۔۔ کنواں ناپاک ہو جائے گا، اور اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کا پورا پانی نکال دیا جائے، پانی نکال دینے سے ڈول، رتی، کنویں کا گارہ اور کنویں کی دیواریں سب پاک ہو جائیں گی۔^(۲)

گٹر لائن کی آمیزش اور بدبودار پانی کا استعمال

سوال:۔۔۔ بعض مرتبہ ہم کسی مسجد میں جاتے ہیں اور وضو کے لئے نکلا کھولتے ہیں تو شروع میں بدبودار پانی آتا ہے، پانی بظاہر صاف نظر آتا ہے اور کوئی رنگ کی آمیزش نہیں ہوتی، لیکن پانی میں بدبو محسوس ہوتی ہے، ایسی صورت میں کیا اس پانی سے وضو کیا جاسکتا ہے یا یہ پانی ناپاک تصور ہوگا اور اس پانی سے وضو نہیں ہوگا؟

جواب:۔۔۔ نلوں کے ذریعہ جو بدبودار پانی آتا ہے اور پھر صاف پانی آنے لگتا ہے اس بارے میں جب تک بدبودار پانی کی حقیقت معلوم نہ ہو یا رنگ اور بو سے ناپاکی کا پتہ نہ چلتا ہو، اس وقت تک اس کے ناپاک ہونے کا حکم نہیں دیا جائے گا،^(۳) کیونکہ پانی کا بدبودار ہونا اور چیز ہے اور ناپاک ہونا دوسری چیز ہے، اور اگر تحقیق ہو جائے یہ پانی گٹر کا ہے تو قل کھول دینے کے بعد وہ ”جاری پانی“ کے حکم میں ہو جائے گا اور پاک ہو جائے گا، بس بدبودار پانی نکال دیا جائے، بعد میں آنے والے صاف پانی سے وضو اور غسل صحیح ہے۔^(۴)

(۱) ماء حوض الحمام طاهر عندهم ما لم يعلم بوقوع النجاسة فيه۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۸)۔ قال أبو جعفر وإذا وقعت نجاسة في ماء فظهر فيه لونها أو طعمهما أو ريحها أو لم يظهر ذالك فيه، فقد نجسته، قليلاً كان الماء أو كثيراً، إلا أن يكون بحرًا أو ماءً حكمه حكم البحر، وهو ما لا يتحرك أحد أطرافه بتحريك ما سواه من أطرافه، قال أبو بكر: تحصيل المذهب فيه أن كل ما يبقينا فيه جزءاً من النجاسة أو غلب ذالك في رأينا فهو نجس لا يجوز استعماله۔ (شرح مختصر الطحاوی ج ۱ ص: ۲۳۹، کتاب الطهارة)۔

(۲) (إذا وقت نجاسة) ليس بحيوان، ولو منخقة أو قطرة بول أو دم۔ (في بنر دون القدر الكثير)۔ (شرح كل مانها) الذي كان فيها وقت الوقوع ذكره ابن الكمال (بعد إخراجها) إلا إذا تعدل كخشبة أو خرقة متنجسة فينزع الماء إلى حد لا يملأ نصف الدلو يظهر الكل تبعا۔ وفي الشامية (قوله ينزع كل مانها) أي دون الطين لورود الآثار ينزع الماء۔ (درمختار مع رد المختار ج ۱ ص: ۲۱۱، ۲۱۲، فصل في البئر۔ وأيضاً في حاشية الطحطاوی علی مراقی الملاح ص ۲۲)۔

(۳) ایضاً حوالہ نمبر ۱۔

(۴) وفي النصاب والفتوى في الماء الجاري أنه لا يتنجس ما لم يتغير طعمه أو لونه أو ريحه من النجاسة، كذا في المضمرات، وإذا ألقى في الماء الجاري شيء نجس كالخبيثة والخمر لا يتنجس۔ (بآل اگلے صفحے پر)۔

نا پاک گندہ پانی صاف شفاف بنا دینے سے پاک نہیں ہوتا

سوال: ... آج کل سائنس دانوں نے ایسا آلہ ایجاد کیا ہے کہ گندی تالیوں کے پانی کو صاف و شفاف بنا دیتے ہیں، بظاہر اس میں کوئی خرابی نظر نہیں آتی، اب کیا یہ پانی پلید ہوگا یا نہیں؟

جواب: ... صاف ہو جائے گا، پاک نہیں ہوگا، صاف اور پاک میں بڑا فرق ہے۔^(۱)

نا پاک چھینٹے والے لوٹے کو پاک کرنا

سوال: ... اگر لوٹے میں پانی رکھا ہوا ہو اور اس پر کسی نے چھینٹے مار دیئے ہوں تو پاک کرنے کے لئے اگر تین مرتبہ لوٹے کی ٹوٹی سے پانی گرا دیا جائے تو پانی پاک ہو جائے گا یا پانی پھینک دیا جائے گا؟

جواب: ... محض چھینٹے پڑنے سے تو پانی ناپاک نہیں ہوتا، البتہ اگر چھینٹے ناپاک ہوں تو پانی ناپاک ہو جائے گا، اور اس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کے اوپر سے اور پانی ڈال دیا جائے یہاں تک کہ ٹوٹی اور کناروں سے پانی بہ لکھے، بس پاک ہو جائے گا۔^(۲)

سڑکوں پر کھڑے بارش کے پانی کے چھینٹے پڑ جائیں تو کیا حکم ہے؟

سوال: ... بارش کے بعد عموماً سڑکوں پر پانی جمع ہو جاتا ہے، اگر اس پانی کے چھینٹے کپڑوں پر لگ جائیں تو کیا نہانا اور کپڑے تبدیل کرنا ضروری ہے؟

جواب: ... بارش کے چھینٹے ضرورت کی بنا پر معاف ہیں، اور اگر ان کو دھویا جائے تو بہت اچھا ہے۔^(۳)

بارش کے پانی کے چھینٹے

سوال: ... بارش کا وہ پانی جو سڑکوں پر جمع ہو جاتا ہے، کیا یہ نجاست غلیظہ ہے یا خفیہ؟ اگر نمازی کے کپڑوں پر لگ جائے تو

(بقیہ ماثرہ مؤخرت) ما لم یتغیر لونہ أو طعمہ أو ریحہ۔ (فتاویٰ عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۱، الباب الثانی فی المیاء)۔ الماء الجاری بعد ما تغیر أحد أو صافه وحکم بنجاسته لا یحکم بطهارته ما لم یزل ذلک التغیر بأن یرد علیہ ماء طاهر حتی یزیل ذلک التغیر کذا فی اغیظ۔ (فتاویٰ عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۰ الباب الثالث، طبع بلوچستان)۔

(۱) والدلیل علی تحريم استعمال الماء الذی فیہ جزء من النجاسة وان لم یتغیر طعمہ أو لونہ أو رائحته، قول الله تعالى: ویحرم علیہم الخبث، والنجاسات من الخبث، لأنها محرمة۔ (شرح مختصر الطحاوی ج: ۱ ص: ۲۳۹، أيضاً نظام الفتاویٰ ج: ۱ ص: ۲۶، طبع مکتبہ رحمانیہ)۔

(۲) قال الشامی: ان دلوا تنجس فأفرغ فیہ رجل ماء حتی امتلاء وسال من جوانبه هل یطهر بمجرد ذلک أم لا؟ والذی یطهر لی الطهارة۔ (رد المحتار ج: ۱ ص: ۱۹۶، مطلب فی الحاق نحو القصعة بالحوض)۔

(۳) وقد قال فی شرح المنیة: المعلوم من قواعد أتمتنا التسهیل فی مواضع الضرورة والبلوی العامة کما فی مسئلة آبار الفلوات ونحوها۔ أي كالعفو عن نجاسة المعنور وعن طین الشارع الغالب علیہ النجاسة وغير ذلک۔ (رد المحتار ج: ۱ ص: ۱۸۹، تنبيه مهم فی طرح الزیل فی القضاة)۔

کتنی مقدار کے موجود ہوتے ہوئے نمازی نماز پڑھ سکتا ہے؟

جواب:.... بارش کا پانی جو سڑکوں پر ہوتا ہے، اس کے چھینٹے پڑ جائیں تو ان کو دھولینا چاہئے، تاہم یہ ضرورت ان کپڑوں میں نماز پڑھنے کو جائز لکھا ہے۔^(۱)

ٹینکی میں پرندہ گر کر پھول جائے تو کتنے دن کی نمازیں لوٹائی جائیں؟

سوال:.... پانی کی ٹینکی میں اگر پرندہ گر کر مر جائے اور پھول جائے یا پھٹ جائے اور اس کے گرنے کا وقت بھی معلوم نہ ہو تو کتنے روز کی نمازیں لوٹائی جائیں گی؟

جواب:.... اس میں دو قول ہیں، ایک یہ کہ اگر جانور پھولا پھٹا ہوا پایا جائے تو اس کو تین دن کا سمجھا جائے گا، اور تین دن کی نمازیں لوٹائی جائیں گی۔ دوسرا قول یہ ہے کہ جس وقت علم ہوا، اسی وقت سے نجاست کا حکم کیا جائے گا، پہلے قول میں احتیاط ہے، اور دوسرے میں آسانی ہے۔^(۲)

ناپاک کنویں کا پانی استعمال کرنا

سوال:.... ایک کنویں میں کافی وقت پہلے خنزیر گر کر مر گیا، کسی نے بھی پانی اور خنزیر نہیں نکالا، لیکن اب کچھ مزدور کچی اینٹیں بناتے ہیں اور قریب ہونے کی وجہ سے اس کنویں کا پانی استعمال کرتے ہیں۔ اب کیا یہ مٹی پاک ہوگی یا نہیں؟ اور اس پانی کی وجہ سے جو جسم اور کپڑوں پر چھینٹے لگ جاتے ہیں، کیا بغیر دھوئے اور نہائے نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب:.... یہ کنواں جب تک پاک نہیں کیا جاتا، اس کا پانی ناپاک ہے! اس سے جو کچی اینٹیں بنائی جاتی ہیں وہ بھی ناپاک ہیں، اس کے چھینٹے دھوئے بغیر نماز درست نہیں۔ اسے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کنویں سے خنزیر کی ہڈیاں وغیرہ نکال دی جائیں، اس کے بعد کنویں کا سارا پانی نکال دیا جائے، اگر سارا پانی نکالنا مشکل ہے تو دو سو ذول سے تین سو ذول تک پانی نکال دینے سے کنواں پاک ہو جائے گا۔^(۳)

(۱) وقد قال في شرح المنية. المعلوم من قواعد أئمتنا التسهيل في مواضع الضرورة واليلوى العامة كما في مسئلة آبار الفلوات ونحوها اهـ. أي كالغفر عن نجاسة المعذور وعن طين الشارع الغالب عليه المحاسة وغير ذلك. (رد المختار ج ۱ ص: ۱۸۹، تنبيه مهم في طرح الزيل في القساطل).

(۲) ويحكم بنجاستها مغلظة من وقت الوقوع إن علم (ومد ثلاثة أيام) بلياليها (إن انتفخ أو تفسح). استحساناً وقالوا من وقت العلم فلا يلزمهم شيء قلنا قال الشامي وصرح في البدائع بأن قولهما قياس وقوله استحسان وهو الأحوط في العبادات اهـ. (رد المختار على الدر المختار ج ۱ ص ۲۱۹، مطلب مهم في تعريف الاستحسان).

(۳) إذا وقعت نجاسة في بئر دون القدر الكثير أو مات فيها الخ، يروح كل ما فيها الخ، وإن تعذر الخ، قيل يفتى بمائتين إلى ثلاثمائة وهذا أبسر وذاك أحوط. (الدر المختار مع رد المختار ج ۱ ص ۲۱۱، فصل في بئر).

کنویں میں گر کر آدمی مرجائے تو کیسے پاک ہوگا؟

سوال:۔۔۔ فقیر کا ایک بھائی جو آج سے کچھ عرصہ پہلے کنویں کے اندر چھلانگ لگا کر ہلاک ہو گیا تھا، وہ ذہنی مریض تھا، کبھی کبھی زمین پر دورہ پڑ جاتا تھا، اب اس کنویں کا پانی کیسے پاک کیا جائے؟

جواب:۔۔۔ کنویں کا سارا پانی نکال دیا جائے، کنواں پاک ہو جائے گا۔ اور اگر کنویں کا پانی اتنا زیادہ ہے کہ سارے پانی کا نکالنا ممکن نہیں تو دو سو سے تین سو ذول نکال دیئے جائیں۔^(۱)

جو تپانی کی ٹینگی میں گر جائے تو پانی کا حکم

سوال:۔۔۔ میرا ایک چھوٹا بھائی ہے، ایک دن وہ کھیتے ہوئے پانی کی ٹینگی کی طرف چلا گیا، اس کا پاؤں پھسلا، ٹینگی جوڑھکی ہوئی تھی اس کا ڈھکن ایک طرف ہوا، میرا بھائی تو اللہ کے فضل سے بچ گیا، لیکن اس کا جو تپانی میں گر گیا، اور وہ پانی پینے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے اور وضو کے لئے، اور آپ کو معلوم ہے کہ جو تپانی نیچے سے گندا ہی ہوتا ہے، بیت الخلاء بھی جاتا ہے اور باہر گلی کو چوں میں بھی۔ ہم لوگوں نے ٹینگی کا سارا پانی نکالا اور پھر دوبارہ تھوڑا تھوڑا پانی اور ڈالنا تاکہ پاک ہو جائے۔ کیا ہمیں پانی تین بار اور نہیں ڈالنا تھا؟ کیا کوئی چیز اس وقت پاک ہوتی ہے جب اس میں تین بار پانی ڈال کر صاف کیا جائے؟ کیا دو بار پانی ڈالنے سے پانی کی ٹینگی صاف ہوگئی؟

جواب:۔۔۔ اگر جوتے کا ناپاک ہونا یقینی تھا، تب تو ٹینگی ناپاک ہوگئی، اور اگر اس پر یقینی طور پر نجاست لگی ہوئی نہیں تھی تو جوتے کے گرنے سے ٹینگی ناپاک نہیں ہوئی۔^(۲)

ناپاک ٹینگی کو پاک کرنے کا ایک طریقہ تو وہ ہے جو آپ نے اختیار کیا، یعنی ٹینگی کو تین بار دھو کر ہر بار کپڑے سے خشک کر لیا جائے۔ اور ایک صورت یہ ہے کہ جب ٹینگی میں پانی آ رہا ہو تو اس کے اوپر کا ڈھکن کھول دیا جائے تاکہ پانی ٹینگی کے اوپر سے بہنے لگے، بس پاک ہو جائے گی۔^(۳)

(۱) وإن مات فی البشر آدمی نزع جمیع ما فیہا وإن کانت البیر بحیث لا یمكن نزعها أخر جوا مقدار ما کان فیہا . وھی روح مائتا دلو، الی ثلاث مائتہ۔ (ہدایہ ج: ۱ ص: ۲۷، طبع شرکت علمیہ، ملتان)۔

(۲) ماء حوض الحمام طاهر عندهم ما لم یعلم بوقوع النجاسة فیہ۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸، طبع بلوچستان)۔

(۳) قال الشامی: ان دلوا تنجس فافرغ فیہ رجل ماء حتی امتلأ وصال من جوانبہ هل یطهر بمجرد ذلک أم لا؟ والذی یتطهر لی الطہارة۔ (شامی ج: ۱ ص: ۱۹۶، مطلب فی الحاق نحو القصعة بالحوض)۔

غسل کے مسائل

غسل کا طریقہ

سوال: ... مولانا صاحب! میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ہمارے مذہب میں غسل کرنے کا طریقہ کار کیا ہے؟ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس سے ہر مسلمان عورت کا واقف ہونا ضروری ہے، لیکن افسوس کہ بہت ہی کم مسلمان ایسے ہیں جو اس کی اہمیت اور صحیح طریقے سے واقف ہیں۔ اس لئے میں چاہتی ہوں کہ آپ اپنے کالم میں اس مسئلے پر روشنی ڈالیں۔ جواب دیتے وقت ان باتوں کی بھی وضاحت کر دیں کہ کیا غسل کرتے وقت پہلے وضو کرنا ضروری ہے؟ دوم یہ کہ غسل کرتے وقت کیا زیر ناف کپڑا باندھنا بھی ضروری ہے؟ اور سوم یہ کہ غسل کرتے وقت کون سی دُعائیں پڑھتے ہیں؟ کیا پانچوں گلے پڑھنا ضروری ہیں یا صرف دُرود شریف پڑھ کر مقصد پورا ہو جاتا ہے؟ اور غسل لینے کا صحیح طریقہ اسلام میں کیا ہے؟

جواب: ... غسل کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے ہاتھ دھوئے اور استنجا کرے، پھر بدن پر کسی جگہ نجاست لگی ہو، اُسے دھو ڈالے، پھر وضو کرے، پھر تمام بدن کو تھوڑا سا پانی ڈال کر ملے، پھر سارے بدن پر تین مرتبہ پانی بہالے۔^(۱)

غسل میں تین چیزیں فرض ہیں۔ ۱: کلی کرنا۔ ۲: ناک میں پانی ڈالنا۔ ۳: پورے بدن پر پانی بہانا۔^(۲) بدن کا اگر ایک ہال بھی خشک رہ جائے تو غسل نہیں ہوگا اور آدمی بدستور ناپاک رہے گا۔ ناک، کان کے سوراخوں میں پانی پہنچانا بھی فرض ہے،^(۳) انگوٹھی

(۱) وسنته أن يبدأ المغسل في غسل يديه وفرجه ويزيل النجاسة إن كانت على بدنه ثم يتوضأ وضوءه للصلاة إلا رجليه ثم يفيض الماء على رأسه وسائر جسده ثلاثاً۔ (هداية ج: ۱ ص: ۳۰)۔ أيضًا: والغسل من الجنابة والحیض والنفس أن يبدأ في غسل ما به من الأذى، ثم يتوضأ وضوءه للصلاة، ثم يفيض الماء على رأسه وسائر جسده إفاضةً تصل بها الماء إلى شعره وبشره، ولا بد في ذلك من المضمضة والاستنشاق، قال أبو بكر أحمد: روى عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه توضأ وضوءه للصلاة في غسل الجنابة، ثم أفاض الماء على رأسه وسائر جسده ثلاثاً غير رجليه، ثم تنحى لغسل رجليه۔ (شرح مختصر الطحاوی ج: ۱ ص: ۲۰۸، طبع بیروت)۔

(۲) وفرض الغسل: المضمضة، والاستنشاق وغسل سائر البدن ولنا قوله تعالى: وإن كنتم جنباً فاطهروا، أمر بالآطهار وهو تطهير جميع البدن۔ (هداية ج: ۱ ص: ۲۹ کتاب الطهارة، طبع شرکت علمیه، ملتان)۔

(۳) (وفرض الغسل غسل فمه وأنفه وبدنه لا ذلكه ويجب غسل) كل ما يمكن من البدن بلا حرج مرة كاذن۔ (در مختار علی هامش رد المحتار ج: ۱ ص: ۱۵۱، مطلب فی ابحاث الغسل)۔ وفي شرح مختصر الطحاوی ج: ۱ ص: ۳۱۰ وقال علی بن أبی طالب رضی الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم من ترك شعرة من جسد في الجنابة لم يغسلها ففعل بها كذا وكذا من النار، فهذه الأخبار توجب غسل جميع البدن۔ أيضًا: ولو بقي شيء من بدنه لم يصبه الماء لم يخرج من الجنابة وإن قل أي ولو كان ذلك الشيء قليلاً بقدر رأس إبرة لوجب استيعاب جميع البدن۔ (حلی کبیر ص: ۵۰)۔

مچھلہ اگر تنگ ہوں تو اس کو ہلا کر اس کے نیچے پانی پہنچانا بھی لازم ہے، ورنہ غسل نہ ہوگا۔^(۱) بعض بہنیں ناخن پالش وغیرہ ایسی چیزیں استعمال کرتی ہیں جو بدن تک پانی پہنچنے نہیں دیتیں، غسل میں ان چیزوں کو اتار کر پانی پہنچانا ضروری ہے۔ بعض اوقات بے خیالی میں ناخنوں کے اندر آنا لگا رہ جاتا ہے، اس کو نکالنا بھی ضروری ہے۔^(۲) الغرض! پورے جسم پر پانی بہانا اور جو چیزیں پانی کے بدن تک پہنچنے میں رکاوٹ ہیں ان کو ہٹانا ضروری ہے، ورنہ غسل نہیں ہوگا۔ عورتوں کے سر کے بال اگر گندھے ہوئے ہوں تو بالوں کو کھول کر ان کو تر کرنا ضروری نہیں، بلکہ بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچالینا کافی ہے،^(۳) لیکن اگر بال گندھے ہوئے نہ ہوں (آج کل عموماً یہی ہوتا ہے) تو سارے بالوں کو اچھی طرح تر کرنا بھی ضروری ہے۔^(۴)

اب آپ کے سوالات کا جواب لکھتا ہوں:

✽ غسل سے پہلے وضو کرنا سنت ہے،^(۵) اگر نہ کیا تب بھی غسل ہو جائے گا۔

✽ کپڑا باندھنا ضروری نہیں، مستحب ہے۔^(۶)

✽ غسل کے وقت کوئی دعا، کوئی کلمہ پڑھنا ضروری نہیں، نہ دُرود شریف ضروری ہے، بلکہ اگر جسم پر کوئی کپڑا نہ ہو تو اس

حالت میں دُعا، کلمہ اور دُرود شریف جائز ہی نہیں، برہنگی کی حالت میں خاموش رہنے کا حکم ہے، اس وقت کلمہ پڑھنا ناواقف عورتوں کی ایجاد ہے۔^(۷)

مسنون وضو کے بعد غسل

سوال: ... جیسا کہ معلوم ہے کہ غسل میں تین چیزیں فرض ہیں۔ ۱: کلی کرنا، ۲: ناک میں پانی ڈالنا، ۳: سارے بدن پر پانی ڈالنا۔ اور غسل سے پہلے وضو سنت ہے۔ مولانا صاحب! میرا سوال آپ سے یہ ہے کہ اگر کسی آدمی نے غسل سے پہلے وضو کر لیا اور اس میں کلی بھی کی اور ناک میں پانی بھی ڈالا، لیکن وضو کے بعد غسل سے پہلے نہ دوبارہ کلی کی اور نہ ناک میں پانی ڈالا، جو کہ فرض ہے، اور اس

(۱) (ولو) كان (خاتمه ضيفا نزع او حركة) وجوبا. (در مختار على هامش رد المختار ج: ۱ ص: ۱۵۵، مطلب في ابحاث الغسل).

(۲) نعم ذكر الخلاف في شرح المنية في المعين واستظهر المنع لأن فيه للوجه وصلاية تمنع نفوذ الماء. (رد المختار على الدر المختار ج: ۱ ص: ۱۵۳، مطلب في ابحاث الغسل).

(۳) وكفى بل اصل ضفيرتها أي شعر المرأة المصفور للخرج. (در مختار على هامش رد المختار ج: ۱ ص: ۱۵۳، مطلب في ابحاث الغسل).

(۴) اما المنقوض فيفرض غسل كله اتفاقاً. (در مختار على هامش رد المختار ج: ۱ ص: ۱۵۳، مطلب في ابحاث الغسل).

(۵) يسن في الإغتسال اثنا عشر شيئاً (التي أن قال) ثم يتوضأ كوضوئه للصلاة. (حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح ج: ۱ ص: ۵۶، فصل يسن في الإغتسال اثنا عشر شيئاً).

(۶) ويستحب أن يغتسل أي والحال أنه مستور العورة. (مراقى الفلاح ج: ۱ ص: ۵۷، طبع مير محمد کراچی).

(۷) ويدخل الخلاء برجله اليسرى ويستعبد بالله من الشيطان الرجيم قبل دخوله وقبل كشف عورته. (مراقى الفلاح مع الطحطاوى ج: ۱ ص: ۵۱، فصل فيما يجوز به الإمتنعاء). وفي حلی کبیر: وكذا لا يقرأ إذا كانت عورته مكشوفة. (ص: ۶۱، مطلب في أصح القولين).

نے سوچا کہ یہ تو میں نے وضو میں کیا ہے، اور سارے بدن پر پانی ڈالا، تو کیا اس کا غسل صحیح ہے؟
جواب:۔۔۔ جب غسل سے پہلے وضو کیا اور وضو میں کلی بھی کی اور ناک میں پانی بھی ڈالا تو وضو کے بعد دوبارہ کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کی ضرورت نہیں، غسل صحیح ہو گیا۔

غسل میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا پاک ہونے کے لئے شرط ہے

سوال:۔۔۔ جس شخص پر غسل فرض ہو وہ غسل نہیں کرتا، صرف نہانے پر اکتفا کرتا ہے، کیا وہ نہانے سے پاک ہو جاتا ہے یا نہیں؟
جواب:۔۔۔ غسل، نہانے ہی کو تو کہتے ہیں، البتہ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا اور پورے بدن پر پانی بہانا پاک ہونے کے لئے شرط ہے۔^(۱)

غسل، وضو میں کوئی جگہ خشک رہ جائے تو غسل وضو کا حکم

سوال:۔۔۔ غسل اور وضو میں اگر کوئی جگہ خشک رہ جائے، کلی یا ناک میں پانی ڈالنا بھول جائے اور بعد میں یاد آئے، تو کیا اسی بقیہ کو دھولیا جائے اور کلی وغیرہ کر لے، یا مکمل وضو اور غسل کیا جائے گا؟ اگر اسی بقیہ کو دھولیا تو کتنی دیر تک کر سکتے ہیں؟
جواب:۔۔۔ غسل میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا فرض ہے،^(۲) اور وضو میں سنت ہے،^(۳) اور غسل کے بعد یاد آیا کہ کلی نہیں کی، یا ناک میں پانی نہیں ڈالا، تو صرف کلی کر لینا اور ناک میں پانی ڈال لینا کافی ہے، دوبارہ غسل کرنے کی ضرورت نہیں۔ اسی طرح اگر وضو یا غسل میں کوئی جگہ خشک رہ جائے تو اتنی جگہ دھو لینا کافی ہے، دوبارہ وضو اور غسل کرنے کی ضرورت نہیں۔^(۴)

کیا غسل میں غرغره کرنا، ناک میں پانی ڈالنا ضروری ہے؟

سوال:۔۔۔ غسل میں تین چیزیں فرض ہیں، غرغره کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، پورے بدن پر اس طرح پانی بہانا کہ بال کے برابر جگہ بھی خشک نہ رہے۔ میرا مسئلہ یہ ہے کہ غسل میں غرغره کرتے ہوئے مجھے الٹی آتی ہے، میں پانی حلق تک نہیں پہنچا سکتا۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ سردی کی وجہ سے ناک بند ہو جائے تو ناک کے نرم حصے تک پانی پہنچانا بہت مشکل ہو جاتا ہے، ایسی صورت میں کیا کیا جائے؟

جواب:۔۔۔ غرغره کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا اتنی شدت کے ساتھ نہ کیا جائے کہ تکلیف ہو، مثلاً انگلی گیلی کر کے ناک میں

(۱) تقدم تخريجه تحت عنوان: غسل بالطريقة ص: ۱۰۳۔

(۲) (الباب الثاني في الغسل) (الفصل الأول في فرائضه) وهي ثلاثة: المضمضة والاستنشاق وغسل جميع البدن۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۳، الباب الثاني في الغسل)۔

(۳) (الفصل الثاني في سنن الوضوء) (ومنها المضمضة والاستنشاق) والسنة أن يتمضمض ثلاثاً أولاً ثم يستنشق ثلاثاً... الخ۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۶، الفصل الثاني في سنن الوضوء)۔

(۴) ولو تركها أي ترك المضمضة أو الاستنشاق أو لمة من أي موضع كان من البدن نامياً ثم تذكر ذلك يتضمن أو يستنشق أو يغسل اللمة۔ (حلی کبیر ص: ۵۰، طبع سہیل اکیڈمی لاہور)۔

پھیر لینا کافی ہے،^(۱) اسی طرح حلق میں پانی پھیر لینا کافی ہے۔^(۲)

غسل کے آخر میں کلی اور غرارے کرنا یاد آئے

سوال: ... کوئی شخص حالت جنابت میں ہے اور وہ غسل کرتا ہے، جب وہ تمام بدن پر پانی ڈالتا ہے تو بعد میں اسے کلی اور غرارے یاد آتے ہیں، اور اسی وقت وہ کلی اور غرارے کرتا ہے، اس وقت اس شخص کا غسل مکمل ہو جاتا ہے یا دوبارہ پانی ڈالنا پڑے گا؟
جواب: ... غسل ہو گیا، دوبارہ غسل کی ضرورت نہیں۔^(۳)

خلاف سنت غسل سے پاکی

سوال: ... غسل اگر سنت کے مطابق ادا نہ کیا جائے تو کیا اس سے ناپاکی دور نہیں ہوتی؟
جواب: ... اگر کلی کر لی، ناک میں پانی ڈالا اور پورے بدن پر پانی بہا لیا تو طہارت حاصل ہو گئی، کیونکہ غسل میں یہی تین چیزیں فرض ہیں۔^(۴)

رمضان میں غرارہ اور ناک میں پانی ڈالے بغیر غسل کرنا

سوال: ... رمضان المبارک کے مہینے میں دن کو کسی کو احتلام ہوا، روزے کی وجہ سے ناک میں اوپر تک پانی نہیں ڈال سکتا اور نہ غرارہ کر سکتا ہے، بعد افطاری کے غرارہ کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا فرض ہے، واجب ہے یا مستحب ہے؟ اگر کسی نے افطاری کے بعد غرارہ اور ناک میں پانی نہیں ڈالا تو کیا اس کا غسل جو دن میں کیا ہوا تھا کافی ہے؟
جواب: ... غسل صحیح ہو گیا، افطاری کے بعد غرارہ کرنے یا ناک میں پانی چڑھانے کی ضرورت نہیں۔^(۵)

(۱) وحد المضمضة استيعاب الماء جميع الفم وحد الاستنشاق أن يصل الماء إلى المارن، كذا في الخلاصة. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۶ الفصل الثاني في سنن الوضوء).

(۲) الجنب إذا شرب الماء ولم يمتح به لم يضره ويجزيه عن المضمضة إذا أصاب جميع فمه. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۳ الفصل الأول في فرائضه).

(۳) ايضاً.

(۴) وفرض الغسل: غسل فمه وأنفه وبدنه. (تنوير الألبصار مع رد المختار ج: ۱ ص: ۱۵۱، مطلب في ابحاث الفصل).
أيضاً: الفصل الأول في فرائضه، وهي ثلاثة: المضمضة والاستنشاق وغسل جميع البدن. (فتاوى عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۳).

(۵) وليس المبالغة في المضمضة وهي إيصال الماء لرأس الحلق والمبالغة في الاستنشاق وهي إيصاله ما فوق المارن لغير الصائم والصائم لا يبالغ فيهما خشية إفساد الصوم لقوله عليه الصلاة والسلام: بالغ في المضمضة والاستنشاق إلا أن تكون صائماً. (حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح ص: ۳۹، الدر المختار ج: ۱ ص: ۱۵۱). ايضاً. قوله. غسل الفم والأنف أي بدون مبالغة فيها لأنها سنة فيه على المعتمد. (حاشية الطحطاوى على مراقى ص: ۱۰۲، فصل لبيان فرائض الغسل).

غسل کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر، کھلے میدان میں غسل

سوال: ... مردوں کو غسل کھڑے ہو کر کرنا چاہئے یا بیٹھ کر؟ دوسری بات یہ کہ برہنہ یا کچھ پہن کر کرنا چاہئے؟ مثلاً: دھوتی، پاجامہ۔ کیا مردوں کا کھلے میدانوں میں، محن میں، سڑکوں پر نہانا صحیح یا جائز ہے جبکہ وہاں سے نامحرم عورتیں اور چھوٹے بڑے بچے اور دوسرے لوگ گزرتے ہوں؟

جواب: ... پردہ کی جگہ کپڑے اتار کر غسل کرنا جائز ہے^(۱)، اور اس صورت میں بیٹھ کر غسل کرنا زیادہ بہتر ہے، مرد اگر کھلے میدان میں ناف سے گھٹنوں تک کپڑا باندھ کر غسل کرے تو جائز ہے^(۲)، اور ناف سے گھٹنوں تک ستر کھولنا حرام ہے۔^(۳)

جائیکہ پہن کر غسل اور وضو کرنا

سوال: ... یہاں پھانسی وارڈ میں بلکہ پورے جیل کے اندر ہم قیدی لوگ غسل کرنے کے لئے انڈرویٹر یا چڈی پہنتے ہیں، کیا غسل ہو جائے گا، اگرچہ جنبی بھی ہو؟ اگر غسل ہوتا ہے تو وضو بھی ہو گیا؟

جواب: ... اگر ٹیکر، جائیکہ پہن کر کپڑے کے نیچے پانی پہنچ جائے اور بدن کا پوشیدہ حصہ دھل جائے تو غسل صحیح ہوگا۔^(۴) غسل میں وضو خود ہی ہو جاتا ہے، غسل کے بعد جب تک کم از کم دو رکعت نماز نہ پڑھ لی جائے یا کوئی دوسری ایسی عبادت ادا نہ کر لی جائے جس میں وضو شرط ہے، دوبارہ وضو کرنا مکروہ ہے۔^(۵)

گہرے اور جاری پانی میں غوطہ لگانے سے پاکی

سوال: ... میرے ایک دوست نے کہا ہے کہ اگر پانی گہرا ہو اور جاری ہو، یعنی بہتا ہوا ہو، اس میں ایک مرتبہ ڈبکی لگانے سے جسم پاک ہو جاتا ہے، کیا یہ صحیح ہے؟

(۱) وقیل بجوز أن يتجرد للغسل وحده۔ (مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی ص: ۱۰۶، فصل وآداب الاغتسال ہی)۔
(۲) ویسطر الرجل من الرجل سوی ما بین سرتہ الی ما تحت ركبته۔ (کنزیر الأبصار مع رد المختار ج: ۶ ص: ۳۶۳، فصل فی النظر والمس)۔

(۳) وروی عمرو بن شعیب عن أبیه عن جدہ قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: کل شیء أسفل من سرتہ الی ركبته عورة... إلخ۔ (شرح مختصر الطحاوی ج: ۱ ص: ۶۹۷ کتاب الصلاة)۔ ایضاً: قال نوح الفندی: لأن کشف العورة حرام۔ (رد المختار ج: ۱ ص: ۳۳۸، طبع ایچ ایم سعید کراچی)۔

(۴) ویجب آی یفرض غسل کل ما یمکن من البدن بلا حرج مرة۔ (در المختار مع الرد المختار ج: ۱ ص: ۱۵۲)۔

(۵) فإن کان فی مجلس واحد کره قوله فإن کان فی مجلس واحد آی ولم یؤد بالأول عبادة شرع التطهیر لها وآلا فلا یکره۔ (حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص: ۲۳، کتاب الطهارة)۔

جواب: ... صحیح ہے! مگر کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا بھی فرض ہے، اگر یہ دونوں فرض ادا کر لے تو پانی میں ڈبکی لگانے سے غسل ہو جائے گا۔^(۱)

حیض کے بعد پاک ہونے کے لئے کیا کرے؟

سوال: ... حیض کے بعد پاک ہونے کے لئے کیا کیا کرنا چاہئے؟

جواب: ... بس نجاست سے صفائی حاصل کرنا اور غسل کر لینا۔^(۲)

عورت کو تمام بالوں کا دھونا ضروری ہے

سوال: ... کیا میاں بیوی والے حقوق ادا کرنے کے بعد پاک ہونے کے لئے غسل میں سر کے بال دھونا بھی شامل ہے یا بال گیلے کئے بغیر بھی غسل کرنے سے عورت پاک ہو جاتی ہے؟

جواب: ... سر کے بال دھونا فرض ہے، اس کے بغیر غسل نہیں ہوگا، بلکہ اگر ایک بال بھی سوکھا رہ گیا تو غسل ادا نہیں ہوا۔ پرانے زمانے میں عورتیں سر گوندھ لیا کرتی تھیں، ایسی عورت جس کے بال گندھے ہوئے ہوں، اس کے لئے یہ حکم ہے کہ اگر وہ اپنی مینڈھیاں نہ کھولے اور پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچالے تو غسل ہو جائے گا،^(۳) لیکن اگر سر کے بال کھلے ہوئے ہوں جیسا کہ آج کل عام طور پر عورتیں رکھتی ہیں تو پورے بالوں کا تر کرنا غسل کا فرض ہے،^(۴) اس کے بغیر عورت پاک نہیں ہوگی۔

پیتل کے دانت کے ساتھ غسل اور وضو صحیح ہے

سوال: ... مؤذبانہ گزارش ہے کہ چونکہ میرے سامنے ایک مسئلہ پیچیدہ زیر غور ہے، وہ یہ ہے کہ میرے سامنے والے دو چوڑے دانتوں میں سے ایک دانت آدھا ٹوٹا ہوا تھا اور آدھا باقی تھا، اس آدھے دانت کے اوپر میں نے پیتل کا کور چڑھایا ہوا ہے، جو دوسرے دانتوں کی طرح مضبوط ہے اور علیحدہ کرنے سے جدا نہیں ہوتا، لیکن بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ تمہارے دانت تک پانی نہیں پہنچتا ہے، لہذا تمہارا وضو صحیح نہیں ہوتا ہے اور اسی لئے نماز بھی صحیح نہیں ہوتی۔

(۱) وفرض الغسل غسل فمہ وأنفہ وبدنہ۔ (تنویر الأبصار مع رد المحتار ج: ۱ ص: ۱۵۱، مطلب فی ابحاث الغسل، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۳، الباب الثانی فی الغسل)۔ أيضًا: والغسل من الجنابة والحیض والنفاس أن يبدأ فیغسل ما به من الأذى، ثم يتوضأ وضوءه للصلاة ثم یفیض الماء علی رأسه وسائر جسده ولا بد من المضمضة والاستنشاق قال أبو بکر: روى عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم أنه توضأ وضوءه للصلاة فی غسل الجنابة ثم أفاض الماء علی رأسه وسائر جسده ثلاثاً غیر رجلہ ثم تنحی فغسل رجلہ۔ (شرح مختصر الطحاوی ج: ۱ ص: ۴۰۸)۔

(۲) المعانی الموجبة للغسل (الی أن قال) والحیض لقوله تعالى: حَتَّى يَظْهَرَ نِجَاسُ الْفحشاءِ (الغسل)۔ أيضًا حوالہ بالا۔

(۳) وكفی بل أصل ضمیرہا أي شعر المرأة المضفور للحوج۔ (در مختار علی هامش رد المحتار ج: ۱ ص: ۱۵۳ مطلب فی ابحاث الغسل)۔

(۴) اما المنقوض فبفرض غسل كله اتفاقاً۔ (در مختار علی هامش رد المحتار ج: ۱ ص: ۱۵۳ مطلب فی ابحاث الغسل)۔

جواب: ... آپ کا غسل اور وضو صحیح ہے۔^(۱)

چاندی سے داڑھ کی بھروائی کروانے والے کا غسل

سوال: ... زید نے اپنی داڑھ کی چاندی سے بھروائی کروائی ہے، کیا اس طرح اس کا غسل اور وضو ہو جاتا ہے جبکہ پانی اندر تک نہیں جاتا؟

جواب: ... غسل اور وضو ہو جاتا ہے۔^(۲)

دانت بھروانے سے صحیح غسل میں رُکاوٹ نہیں

سوال: ... میرے ایک دانت میں سوراخ ہے جس کی وجہ سے دانت درد کرتا ہے اور منہ سے بد بو بھی آتی ہے، میں اس کو ڈاکٹر سے بھروانا چاہتا ہوں، لیکن بعض لوگوں کی رائے ہے کہ ایسا کرنے سے غسل نہیں ہوتا؟

جواب: ... ”بعض لوگوں“ کی یہ رائے صحیح نہیں، دانت بھروالینے کے بعد جب مسالہ دانت کے ساتھ پوسٹ ہو جاتا ہے تو اس کا حکم اجنبی چیز کا نہیں رہتا، اس لئے وہ غسل کے صحیح ہونے سے مانع نہیں۔^(۳)

دانتوں پر کسی دھات کا خول ہو تو غسل کا جواز

سوال: ... ”آپ کے مسائل اور ان کا حل“ میں مجھے آپ کے دیئے ہوئے ایک سوال کے جواب پر اعتراض ہے، سوال مندرجہ ذیل ہے:

”سوال: ... دانتوں کے اوپر سونا یا اس کے ہم شکل دھات سے بنائے ہوئے کور چڑھانا جائز ہے یا

نہیں؟ اور ایسی حالت میں اس کا وضو اور غسل ہو جاتا ہے یا نہیں؟

جواب: ... جائز ہے اور غسل ہو جاتا ہے۔“

جہاں تک میرا تعلق ہے، تو آپ کا جواب غسل جنابت کے لئے غلط ہے، ہاں! عام غسل ہو سکتا ہے، جبکہ غسل جنابت کے لئے حکم یہ ہے کہ ہونٹوں سے حلق تک ہر ذرے ذرے پر پانی کا پہنچانا فرض ہے، اتنی حد تک کہ دانتوں میں کوئی ایسی سخت چیز پھنسی ہوئی ہے جس کی وجہ سے اس جگہ پانی نہ پہنچ سکا ہو تو غسل جنابت میں ایسی چیز کو دانتوں سے چھڑا کر پانی بہایا جائے، ورنہ دیگر صورت میں غسل نہیں ہوگا۔ مگر آپ نے دانتوں کے اوپر تو پورا کور چڑھانے کی اجازت دے دی اور سونے کا کور چڑھنے کی صورت میں پانی اس

(۱) (و) لَا يَمْنَعُ (مَا عَلَى ظَهْرِ صِبَاغٍ) (و) لَا (طَعَامٌ بَيْنَ أَسْنَانِهِ) أَوْ فِي سِنِّهِ الْخَوَافُ بِهِ يَفْتَى وَقِيلَ إِنَّ صَلْبًا مَنَعَ وَهُوَ الْأَصَحُّ. (رد مختار علی هامش رد المحتار ج: ۱ ص: ۱۵۳، مطلب فی ابحاث الغسل). أَيْضًا: الْأَصْلُ وَجُوبُ الْغُسْلِ إِلَّا أَنَّهُ سَقَطَ لِحَرَجٍ. (رد مختار ج: ۱ ص: ۱۵۳، طبع ایچ ایم سعید کراچی).

(۲) أَيْضًا.

(۳) أَيْضًا.

دانت تک نہیں پہنچ سکتا، اور پانی نہ پہنچنے کی صورت میں غسل جنابت ادا نہ ہوگا، اور اگر غسل ادا نہ ہوا تو نماز اکارت ہو جاتی ہے۔

جواب:۔۔۔ آپ نے صحیح لکھا ہے کہ اگر دانتوں کے اندر کوئی چیز ایسی پھنسی ہوئی ہو جو پانی کے پہنچنے میں رکاوٹ ہو تو غسل جنابت کے لئے اس کا نکالنا ضروری ہے، ورنہ غسل نہیں ہوگا۔ مگر یہ حکم اسی وقت ہے جبکہ اس کا نکالنا بغیر مشقت کے ممکن بھی ہو، لیکن جو چیز اس طرح پیوست ہو جائے کہ اس کا نکالنا ممکن نہ رہے، مثلاً: دانتوں پر سونے چاندی کا خول اس طرح جما دیا جائے کہ وہ اتر نہ سکے تو اس کے ظاہری حصے کو دانت کا حکم دیا جائے گا اور اس کو اتارے بغیر غسل جائز ہوگا۔^(۱)

فکس لگے ہوئے دانت، مصالحہ بھروائی والے دانت ہوں تو غسل

سوال:۔۔۔ میرے دو دانت مصنوعی ہیں، اگر میں ان دانتوں کو مصالحہ لگواؤں یا ان کو فکس کروالوں کہ پھر یہ دانت ہل نہ سکیں اور باہر نہ نکلیں تو مسوڑھوں تک پانی نہ پہنچنے کے باوجود کیا غسل ہو جائے گا؟

جواب:۔۔۔ اس صورت میں غسل ہو جائے گا۔^(۲)

دانت پر خول چڑھا ہوا ہو تو غسل و وضو کا حکم

سوال:۔۔۔ میرا ایک دانت اندر سے خالی تھا، صرف خول باقی تھا، اور اس وجہ سے اکثر خون آتا تھا، اور نماز میں بھی یہی شکایت رہتی تھی، میں نے اس کے اوپر اسٹیل کا خول مصالحہ وغیرہ کے ذریعے مضبوط لگوا لیا ہے۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ اس صورت میں جبکہ پانی دانت تک نہیں پہنچتا، کیا غسل اور وضو صحیح ہو جائے گا؟

جواب:۔۔۔ اگر وہ اوپر اسٹیل والا دانت جما ہوا ہے تو غسل اور وضو جائز ہے۔^(۳)

مصنوعی بال اور غسل

سوال:۔۔۔ آج کل گمنجے پن کے علاج کے سلسلے میں ایک نیا طریق علاج متعارف ہوا ہے، جو ہمارے ملک میں کچھ عرصے سے رائج ہے، اور بہت سارے مسلمان اس طریق علاج سے استفادہ کر رہے ہیں۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ یہ طریق علاج شرعی طور پر جائز ہے یا نہیں؟ اس سلسلے میں رہنمائی فرمائیں۔ اس طریق علاج کا نام ”بالوں سے گمنجے پن کا علاج“ ہے، اس کی تفصیل یوں ہے کہ بالوں کو ایک پتلی مصنوعی جھلی پر لگایا جاتا ہے، جس میں جا بجا بے شمار چھوٹے چھوٹے سوراخ ہیں تاکہ ان میں پسینہ باہر نکل سکے اور نہانے کے دوران پانی ان سوراخوں میں سے اندر داخل ہو کر سر کی جلد کو دھو دے۔ مذکورہ جھلی جس پر بال لگے ہوئے ہیں ان کو کیمیائی

(۱) (و) لَا يَمْنَعُ (مَا عَلَى ظَهْرِ صِبَاغٍ (و) لَا (طَعَامٍ بَيْنَ أَسْنَانِهِ) أَوْ فِي سِنَةِ الْخُوفِ بِهِ يَفْتَى وَقِيلَ إِنَّ صَلْبًا مَنَعَ وَهُوَ الْأَصَحُّ. (درمختار علی هامش رد المحتار ج: ۱ ص: ۵۴ مطلب فی ابحاث الغسل). أَيْضًا: الْأَصْلُ وَجُوبُ الْغُسْلِ إِلَّا أَنَّهُ سَقَطَ لِعَرَجٍ. (رد المحتار ج: ۱ ص: ۵۴، طبع ایچ ایم سعید).

(۲) أَيْضًا.

(۳) أَيْضًا.

ماڈے سے مریض کے باقی ماند اصل بالوں کے ساتھ چپکا دیا جاتا ہے اور براہ راست یہ جھلی مریض کی جلد پر نہیں چپکائی جاتی۔ جہاں پر بالوں کے ساتھ یہ بالوں والی جھلی چپکائی جاتی ہے وہاں سے بالوں کو پہلے کاٹ کر تقریباً آدھا انچ تک چھوٹا کر دیا جاتا ہے، پھر انہی چھوٹے کئے ہوئے بالوں کے ساتھ کیسیائی ماڈے کے ذریعے چپکا دیا جاتا ہے۔ براہ راست جلد کے ساتھ نہیں چپکایا جاتا۔ صورت یوں ہوتی ہے کہ اگر سر پر پانی ڈالا جائے تو جو سوراخ جھلی پر بنے ہوئے ہیں ان سے پانی گزر کر سر کی جلد کو دھوتا ہوا کناروں سے نکل جاتا ہے، جہاں پر جھلی صرف چھوٹے کئے ہوئے بالوں کے ساتھ چپکی ہوتی ہے، جلد کے ساتھ نہیں۔

اس طریق علاج کی افادیت یہ بتائی جاتی ہے کہ یہ جھلی ایک دفعہ سر پر لگائی جائے تو تقریباً ایک سے ڈیڑھ ماہ تک سر پر لگی رہتی ہے، کھیل کود کے دوران، غسل اور تیرنے کے دوران نہیں اترتی۔ مزید براں اس کو خود اتارنا چاہیں تو بھی اس مذکورہ مدت سے قبل نہیں اتار سکتے، کیونکہ جن بالوں کے ساتھ چپکائی جاتی ہے وہ تقریباً ڈیڑھ ماہ میں بڑھ کر اتنے ہو جاتے ہیں کہ ان بالوں کو کاٹ کر اس کو اتارا جاسکتا ہے، اور پھر دوبارہ انہیں بالوں کو چھوٹا کر کے تقریباً ڈیڑھ انچ تک دوبارہ لگا دیا جاتا ہے۔

۱:۔۔۔ اب معلوم یہ کرنا ہے کہ اس طرح کے بال لگوانا ایسے آدمی کے لئے جس کے اُدپر کے حصے کے بال نہ ہوں، مگر گردن اور کپٹی کی طرف اپنے بال ہوں، جن پر وہ نماز کے وضو کے لئے اپنے اصل بالوں کے اُدپر مسح کر سکتا ہو، کیونکہ سر کے اصل بال یا جلد چوتھائی حصے سے زیادہ ہوں کیسا ہے؟

۲:۔۔۔ کیا مذکورہ طریق علاج سے لگائے ہوئے بالوں کے ساتھ جبکہ وہ جلد کے ساتھ نہیں چپکائے گئے ہیں، اور صرف بالوں کے ساتھ چپکائے گئے ہوں اور سر پر پانی ڈالا جائے تو وہ ان سوراخوں میں سے گزر کر کناروں سے باسانی گزر سکتا ہو، اور یہ غسل کے دوران اتاری نہ جاسکتی ہو، کیونکہ یہ ایک ماہ یا ڈیڑھ ماہ سے قبل نہیں اتار سکتے۔ ایسی صورت میں فرض غسل پورا ہوا یا نہیں؟

۳:۔۔۔ کیا ایسی صورت میں اس طریق کو ایسی چیزوں سے مطابقت کی جاسکتی ہے مثلاً دانتوں پر خول کا چڑھانا اور مصنوعی ٹانگ وغیرہ کا لگانا۔ تفصیلی جواب عنایت فرما کر مشکور فرمائیں، کیونکہ بہت سارے مسلمان اس طریق علاج کو اختیار کر رہے ہیں، اللہ آپ کو جزا دیں۔

جواب:۔۔۔ آپ نے جس جھلی کا ذکر کیا ہے، ظاہر ہے کہ اس میں پانی چھن چھن کر کے سر کو تو ضرور پہنچتا ہوگا، لیکن اس میں اشکال یہ ہے کہ جو بال اس جھلی سے چپکے ہوئے ہیں، وہ ایسے ہوں گے کہ نہ ان کو چھڑایا جاسکتا ہے اور نہ غسل میں پانی ان کو پہنچ سکتا ہے، اس صورت میں آدمی کا غسل نہیں ہوگا،^(۱) اور غسل نہیں ہوگا، تو نماز اور تلاوت وغیرہ بھی صحیح نہیں ہوگی۔^(۲) جہاں تک وضو میں مسح کا تعلق

(۱) و لیس علی المرأة أن تنقص صفاتها في الغسل إذا بلغ الماء أصول الشعر ولو ألزقت المرأة رأسها بطيب بحيث لا يصل الماء إلى أصول الشعر وجب عليها إزالة الماء إلى أصوله كذا في السراج۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۳ الباب الثاني في الغسل، طبع بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ)۔

(۲) عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لا تقبل صلاة بغير طهور ولا صدقة من غلول۔ (ترمذی ج: ۱ ص: ۲ أبواب الطهارة، طبع دہلی)۔

ہے وہ تو آسان ہے کہ اس جھلی سے پانی چھن چھن کر سر کو پہنچے گا تو سر کا مسح ہو جائے گا۔^(۱)

مہندی کے رنگ کے باوجود غسل ہو جاتا ہے

سوال:۔۔۔ ہماری بزرگ خواتین کا یہ فرمانا ہے کہ اگر ایام کے دوران مہندی لگائی جائے تو جب حنا کا رنگ مکمل طور پر اتر نہ جائے، پاکی کا غسل نہیں ہوگا۔

جواب:۔۔۔ عورتوں کا یہ مسئلہ بالکل غلط ہے، غسل ہو جائے گا، غسل کے صحیح ہونے کے لئے مہندی کے رنگ کا اتارنا کوئی شرط نہیں۔^(۲)

کیا خضاب لگانے والے کا غسل ہو جاتا ہے؟

سوال:۔۔۔ ایک علم والے نے بتایا کہ بالوں کو خضاب (رنگ) لگانے والے کا بھی غسل جنابت نہیں ہوتا، یعنی وہ پاک نہیں ہوتا، ایسے آدمی کو مسجد سے بھی دور رہنا چاہئے۔ کیا یہ صحیح ہے؟ اس نے یہ بتایا کہ ابوداؤد کی ایک حدیث مبارک ہے کہ خضاب لگانے والا جنت کی خوشبو سے بھی دور ہوگا۔ کیا یہ صحیح ہے؟

جواب:۔۔۔ آپ نے جو مسئلہ لکھا ہے کہ خضاب لگانے والے کا غسل جنابت نہیں ہوتا، یہ تو صحیح نہیں۔^(۳) البتہ سیاہ خضاب لگانا جائز نہیں،^(۴) آپ نے جو حدیث لکھی ہے وہ صحیح ہے۔^(۵)

غسل جنابت کرتے وقت چھینٹے پانی میں گر گئے تو وہ ناپاک نہیں ہوا

سوال:۔۔۔ غسل جنابت کر رہا تھا، غسل کا پانی بالٹی میں ہے، جسم پر پانی ڈالتے وقت چھینٹے بالٹی میں چلے گئے تو کیا بالٹی کا پانی ناپاک ہو جائے گا یا کہ نہیں؟

(۱) (قوله وامسحوا برؤسکم) المسح هو الإصابة..... وان كان بعض رأسه مخلوقاً لمسح على غير المخلوق جاز وان أصاب رأسه ماء المطر أجزاءه عن المسح سواء مسحه أو لا. (الجوهرة النيرة شرح مختصر القدوري، كتاب الصلاة ص: ۳، طبع مجتبائی دہلی). أيضاً: ولا يجوز المسح على القنصوة والعمامة وكذا لو مسحت المرأة على الخمار إلا أنه إذا كان الماء متقاطراً بحيث يصل إلى الشعر فحينئذ يجوز ذلك عن الشعر كذا في الخلاصة. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۶).

(۲) وفي الجامع الصغير سنن أبو القاسم عن..... والمرأة التي صبغت أصبعها بالحناء أو الصرام أو الصباغ، قال: كل ذلك سواء يعزيبهم وضوءهم... إلخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۴، طبع بلوچستان).

(۳) أما أصبغة الوجه والشفتين فلا تمنع وصول الماء لعدم لزوجتها وصلابتها، كإثر الحناء على الكفين والقدمين، والعبرة في هذه المسائل لنفوذ الماء ووصوله إلى البدن. (الفقه الحنفی فی ثوبه الجديد ج: ۱ ص: ۶۹، طبع دار القلم، دمشق).

(۴) عن جابر قال: أتى بأبي قحافة يوم فتح مكة ورأسه ولحيته كالنظامه بيضاء فقال النبي صلى الله عليه وسلم: غيروا هذا بشيء واجتنبوا السواد. (مشکوٰۃ ص: ۳۸۰). وفي المرقاة: قال النووي: في الخضاب أقرال وأصحبها ان خضاب الشيب للرجل والمرأة يستحب وبالسواد حرام. (مرقاۃ ج: ۳ ص: ۲۰۸، كذا في رد المحتار ج: ۶ ص: ۷۵۶).

(۵) عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يكون قوم يخضبون في آخر الزمان بالسواد كحواصل الحمام لا يريحون رائحة الجنة. (سنن أبي داؤد ج: ۲ ص: ۲۲۲ باب ما جاء في خضاب السواد، طبع ايج ايم سعيد).

جواب: ... نہیں ہوتا،^(۱) ایسے توہمات پر عمل کرنے سے آدمی وسواسی بن جاتا ہے۔^(۲)

پانی کی بالٹی میں غسل کے وقت چھینٹے پڑ جائیں تو پانی کا حکم

سوال: ... ناپاکی سے غسل کے وقت اگر دو بالٹیوں میں پانی ہو، یا ایک میں ہی ہو، نہاتے وقت احتیاط کے باوجود کچھ چھینٹے بالٹی کے پانی میں گر جاتے ہیں، کیا ایسی صورت میں پانی ناپاک ہو جاتا ہے؟

جواب: ... یہ احتیاط کی جائے کہ بالٹی میں چھینٹے نہ پڑیں، لیکن ایسے چھینٹوں سے پانی ناپاک نہیں ہوتا، اس لئے زیادہ وہم بھی نہیں کرنا چاہئے۔^(۳)

انچ باتھ روم میں غسل سے پاکی

سوال: ... آج کل ایک فیشن ہو گیا ہے کہ مکانوں میں ”انچ باتھ روم“ بنائے جاتے ہیں، یعنی یہ کہ بیت الخلاء اور غسل خانہ ایک ساتھ ہوتا ہے، تو کیا ایسی جگہ غسل کرنے سے انسان پاک ہو جاتا ہے؟

جواب: ... جس جگہ غسل کر رہا ہے، اگر وہ پاک ہے اور ناپاک جگہ سے چھینٹے بھی نہیں آتے، تو پاک نہ ہونے کی کیا وجہ ہے؟ اگر وہ جگہ مشکوک ہو تو پانی بہا کر پہلے اس کو پاک کر لیا جائے، پھر غسل کیا جائے۔

ٹرین میں غسل کیسے کریں؟

سوال: ... گزارش ہے کہ کراچی سے لاہور بذریعہ ٹرین آتے ہوئے رات غسل کی حاجت پیش آگئی، جس سے کپڑے بھی خراب ہو گئے، براہ کرم تحریر فرمائیں کہ بقیہ سفر میں فرض نماز کی ادائیگی کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟ ٹرین میں پانی وضو کی حد تک تو موجود ہوتا ہے، غسل کے لئے نہ تو پانی میسر ہوتا ہے اور نہ ہی غسل کرنا ممکن ہوتا ہے۔

جواب: ... عموماً ٹرین میں اتنا پانی موجود ہوتا ہے، لیکن بالفرض وضو کے لئے پانی ہو، مگر غسل کے لئے بقدر کفایت پانی نہ ہو تو غسل کے لئے تیمم کیا جاسکتا ہے، لیکن اس کے لئے مندرجہ ذیل شرائط ہیں:

۱: ... ٹرین کے کسی ڈبے میں بھی اتنا پانی نہ ہو جس سے غسل کے فرائض ادا ہو سکیں۔

۲: ... راستے میں ایک میل شرعی کے اندر اسٹیشن نہ ہو جہاں پانی کا موجود ہونا معلوم ہو۔

(۱) وقد صرحوا بأن الماء المستعمل على القول بطهارته إذا اختلط بالماء الطهور، لا يخرج عن الطهورة، إلا إذا غلبه أو ساواه، أما إذا كان مغلوباً فلا يخرج عن الطهورة، فيجوز الوضوء بالكل. (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۷۴، طبع بيروت، وكذا في رد المحتار ج: ۱ ص: ۱۹۸، طبع ايج ايم سعيد).

(۲) عن أبي بن كعب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: إن للوضوء شيطاناً يقال له الولهان، فاتقوا وسواس الماء. (جامع الترمذی ج: ۱ ص: ۹، باب كراهية الإسراف في الوضوء، طبع كتب خانہ رشیدیہ دہلی).

(۳) حوالہ بالہ حاشیہ نمبر ۱.

۳: ... ٹرین کے تختوں پر اتنی مٹی جی ہوئی ہو جس سے تیمم ہو سکے۔^(۱)

اگر مندرجہ بالا شرائط میں سے کوئی شرط نہ پائی جائے تو جس طرح بن پڑے اس وقت تو نماز پڑھ لے، مگر بعد میں غسل کر کے نماز کا اعادہ ضروری ہے۔^(۲)

ضرورت سے زیادہ پانی استعمال کرنا مکروہ ہے

سوال: ... پانی ضرورت سے زیادہ استعمال کرنا غلط ہے، چاہے وہ وضو میں کیوں نہ ہو، تو جناب آپ یہ بتائیں کہ کیا بڑے سائز کی چار ہالٹی پانی سے غسل کرنا قرآن و حدیث کی روشنی میں درست ہے یا نہیں؟ جبکہ وہی شخص ایک ہالٹی پانی سے اچھی طرح غسل کر سکتا ہے۔

جواب: ... پاک ہونے کے لئے تو تقریباً چار سیر پانی کافی ہے، جسم کی صفائی یا ٹھنڈک حاصل کرنے کی نیت سے زیادہ پانی کے استعمال کا مضائقہ نہیں،^(۳) بلا ضرورت زیادہ پانی استعمال کرنا مکروہ ہے۔^(۴)

پانی میں سونا ڈال کر نہانا

سوال: ... میرے بڑے بھائی گھر میں آکر سونے کی انگوٹھی پانی میں ڈال کر نہالئے، وجہ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ ان کے اوپر چھپکلی گر گئی تھی، ان کو مشورہ دیا گیا کہ آپ جا کر سونے کی کوئی چیز پانی میں ڈال کر نہالیں، ورنہ آپ پاک نہیں ہوں گے۔ تو میں آپ سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ جب مرد کے لئے سونا پہننا حرام ہے تو آپ یہ وضاحت کر دیں کہ سونے کے پانی سے نہانا درست ہے یا نہیں؟

(۱) ومن لم يجد الماء وهو مسافر أو خارج المصر بينه وبين المصر ميل أو أكثر يتيمم بالصعيد. (هداية ص: ۴۹، باب التيمم). أيضًا: قال أبو جعفر: ويتيمم في غير الأمصار والقري إذا أعوز الماء. قال أبو بكر: وذلك لقول الله تعالى: فلم تجدوا ماء فتيمموا صعيدًا طيبًا. (شرح مختصر الطحاوي ج: ۱ ص: ۴۱۴ باب التيمم). أيضًا: وكل شيء يتيمم به من تراب أو طين أو حصص أو ما يكون من الأرض سواء ذلك من حجارة أو غبار ثوب فإنه يجزئ في قول أبي حنيفة قال أبو بكر: وجه قول أبي حنيفة قول الله تعالى: فتيمموا صعيدًا طيبًا الصعيد، الأرض، والصعيد: التراب ... الخ. (شرح مختصر الطحاوي ج: ۱ ص: ۴۲۰، طبع بيروت).

(۲) (واغصصوا فاقدا الطهورين يوزعها عنده وقال يتشبه بالمصلين وجوبًا فيركع إن وجد مكانًا يابسًا ولا يؤمى قائمًا ثم يعيد كالصوم. (به يفتى راليه صح رجوعه). (درمختار على التنوير مع رد المختار ج: ۱ ص: ۲۵۲، مطلب فاقدا الطهورين).

(۳) وعن أنس قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم يتوضأ بالمد ويغتسل بالصاع إلى خمسة أمداد. متفق عليه. (مشكاة ص: ۴۸۰، باب الغسل).

(۴) ويكره للمتوضي ستة أشياء: الإسراف في الماء. (نور الإيضاح ص: ۳۳، فصل في المكروهات "وكره فيه ما كره في الوضوء أيضًا" ص: ۳۹ فصل في آداب الإغتسال). مما ورد في الخبر شرار أمتي الذين يسرفون في صب الماء وفي الدرر ويكره الإسراف فيه تحريمًا لو بماء النهر أو المملوك له. (مراقى الفلاح ص: ۴۵، مير محمد کراچی).

جواب:۔۔۔ پانی میں سونے کی چیز ڈال کر نہانے میں تو گناہ نہیں، مگر ان کو کسی نے مسئلہ غلط بتایا کہ جب تک سونے کی چیز پانی میں ڈال کر نہ نہائیں، پاک نہ ہوں گے۔

قضائے حاجت اور غسل کے وقت کس طرف منہ کرے؟

سوال:۔۔۔ غسل کرتے وقت کون سی سمت ہونی چاہئے؟ آج کل غسل خانہ اور بیت الخلاء ایک ساتھ ہی ہوتے ہیں، ایسے میں غسل کے لئے کس طرح سمت کا انداز لگایا جائے؟ نیز بیت الخلاء کے لئے کون سی سمت مقرر ہے؟

جواب:۔۔۔ قضائے حاجت کے وقت نہ تو قبلہ کی طرف منہ ہونا چاہئے اور نہ قبلہ کی طرف پیٹھ ہونی چاہئے، قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا مکروہ تحریمی ہے^(۱)۔ غسل کی حالت میں اگر غسل بائیں طرف ہو کر کیا جا رہا ہو تو اس صورت میں قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا مکروہ تنزیہی ہے، بلکہ رخ شمالاً جنوباً ہونا چاہئے، اور اگر سترڈھانک کر غسل کیا جا رہا ہو تو اس صورت میں کسی بھی طرف رخ کر کے غسل کیا جاسکتا ہے۔^(۲)

جنابت کی حالت میں وضو کر کے کھانا بہتر ہے

سوال:۔۔۔ جنابت کی حالت میں کھانا پینا، حلال جانور ذبح کرنا درست ہے؟

جواب:۔۔۔ جنابت کی حالت میں کھانا پینا اور دوسرے ایسے تصرفات جن میں طہارت شرط نہیں، جائز ہیں، مگر کھانے پینے سے پہلے استنجہ اور وضو کر لینا اچھا ہے، صحیحین میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

”كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا كان جنباً فأراد أن يأكل أو ينام توضأ وضوّه

(مشکوٰۃ ص: ۴۹)

للصلوة۔“

ترجمہ: ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں جب کھانے یا سونے کا ارادہ فرماتے تو

وضو فرمایا کرتے تھے۔“

حالت جنابت میں کھانے پینے کی اجازت

سوال:۔۔۔ کافی دنوں سے سنتے آئے ہیں کہ احتلام کے بعد یعنی جنابت کی حالت میں غسل کرنے سے پہلے کھانا پینا حرام ہے، باقی جب کوئی مجبوری ہو، یعنی پانی وغیرہ غسل کے لئے نہ ہو تو اس حالت میں، یا زیادہ بھوک یا پیاس لگنے کی حالت میں آدمی وضو

(۱) عن ابی ایوب الأنصاری قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا أتیتم الغائط فلا تستقبلوا القبلة ولا تستدبروها ولکن شرقوا أو غربوا. متفق علیہ. (مشکوٰۃ ج ۱ ص: ۴۲، باب آداب الخلاء). أيضاً، وبكره تحريماً استقبال القبلة واستدبارها. (نور الإيضاح ص: ۳۰، فصل فی الاستنجاء).

(۲) (انه لا يستقبل القبلة) حال اغتساله (لأنه يكون غالباً مع كشف العورة) فإن كان مستوراً فلا بأس به. (حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح ص: ۵۷، فصل وآداب الإغتسال هي).

کرے، جس میں غرارے کرے اور ناک میں پانی پہنچائے پھر کچھ کھاپی سکتا ہے؟

جواب:۔۔۔ جنابت کی حالت میں کھانے پینے کی اجازت ہے، البتہ بغیر کلی کئے پانی پینا مکروہ تنزیہی ہے اور اس میں صرف پہلا گھونٹ مکروہ ہے، کیونکہ یہ پانی منہ کی جنابت زائل کرنے میں استعمال ہوا ہے، اسی طرح ہاتھ دھونے سے قبل کچھ کھانا پینا مکروہ تنزیہی ہے۔^(۱)

غسل کی حاجت ہو تو روزہ رکھنا اور کھانا پینا

سوال:۔۔۔ اگر آدمی کو غسل کی حاجت ہو اور اسے روزہ بھی رکھنا ہو تو کیا غسل سے پہلے روزہ رکھنا جائز ہے؟ اور ایسی حالت میں کھانا پینا مکروہ تو نہیں؟

جواب:۔۔۔ ہاتھ منہ دھو کر کھاپی لے اور روزہ رکھ لے، غسل بعد میں کر لے، جنابت کی حالت میں کھانا پینا مکروہ نہیں۔^(۲)

غسل جنابت میں تاخیر کرنا

سوال:۔۔۔ میں نے آپ کے کالم میں پڑھا تھا کہ حالت جنابت میں کھانے پینے کی اجازت ہے، معلوم یہ کرنا ہے کہ حالت جنابت میں کتنی دیر تک کھانے پینے کی اجازت ہے؟ اور حالت جنابت میں کتنی دیر تک رہ سکتے ہیں؟

جواب:۔۔۔ جنابت کی حالت میں ہاتھ منہ دھو کر کھانا پینا جائز ہے،^(۳) لیکن غسل میں اتنی تاخیر کرنا کہ نماز فوت ہو جائے سخت گنہ ہے۔^(۴)

کیا غسل جنابت کئے بغیر سونا جائز ہے؟

سوال:۔۔۔ اہلیہ سے صحبت کرنے کے بعد تیمم کر کے سو جانا درست ہے یا کہ غسل اور وضو بھی کرنا پڑے گا؟

(۱) ویکرہ لہ قراءۃ توراة وانجیل وزبور لا قنوت ۱۲ تنویر۔ وقال فی الدر: وَلَا أَكَلَهُ وَشَرِبَهُ بَعْدَ غَسْلِ يَدَيْهِمْ وَفِي الشَّامِيَةِ: قَوْلُهُ: (بَعْدَ غَسْلِ يَدَيْهِمْ) أَمَّا قَبْلَهُ فَلَا يَنْبَغِي لِأَنَّهُ يَصِيرُ شَارِبًا لِلْمَاءِ الْمُسْتَعْمَلِ وَهُوَ مَكْرُوهٌ تَنْزِيهًا، وَيَدُهُ لَا تَخْلُو عَنِ النِّجَاسَةِ فَيَنْبَغِي غَسْلُهَا ثُمَّ يَأْكُلُ۔ "بدائع" (رد المحتار ج: ۱ ص: ۱۷۵، مطلب يطلق الدعاء على ما يشمل الثناء، كتاب الطهارة، وكذا في حلی کبیر ص: ۶۰، مطلب فی أصح القولین)۔

(۲) عن عائشة رضي الله عنه قالت: كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا كان جنبًا فأراد أن يأكل أو ينام توضأ وضوءه للصلاة. (مشکوٰۃ ص: ۴۹، باب مخالطة الجنب وما يباح له، الفصل الأول)۔

(۳) ویکرہ لہ قراءۃ توراة وانجیل وزبور ولا قنوت ۱۲ تنویر الأبصار وَلَا أَكَلَهُ وَشَرِبَهُ بَعْدَ غَسْلِ يَدَيْهِمْ۔ (درمختار ج: ۱ ص: ۱۷۵، مطلب يطلق الدعاء على ما يشمل الثناء)۔

(۴) قال تعالى: فحلف من بعدهم خلف أضاعوا الصلوة واتبعوا الشهوات فسوف يلقون غيا، إلا من تاب۔ قال ابن مسعود۔ ليس معنى أضاعوها تركوها بالكلية، ولكن أخروها عن أوقاتها..... وقال تعالى: فويل للمصلين الذين هم عن صلاتهم ساهون۔ قال صلى الله عليه وسلم: هم الذين يؤخرون الصلاة عن وقتها۔ (الزواجر عن اقتراف الكبائر ج: ۱ ص: ۱۳۳)۔

جواب:۔۔۔ غسل یا وضو کر لینا افضل ہے، اس کے بغیر سونا جائز ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ فجر کی نماز قضا نہ ہو، ورنہ گناہگار ہوگا۔^(۱)

واجب غسل میں تاخیر کرنا

سوال:۔۔۔ ہم بستی کرنے کے بعد فوراً غسل نہ کیا جائے تو کیسا ہے؟ عورت کی جب صبح آنکھ کھلی تو نماز کا وقت جا چکا تھا، لہذا گھر کے کام کاج میں مصروف ہو گئی، اور ظہر سے قبل غسل کر لیا، کیا اس دوران کھانا پینا یا کھانا پکانا وغیرہ صحیح ہے؟

جواب:۔۔۔ غسل میں اتنی تاخیر کرنا کہ نماز قضا ہو جائے، حرام ہے،^(۲) غسل کے بغیر کلی کر کے کھانا پینا اور پکانا جائز ہے۔^(۳)

غسل نہ کرنے میں دفتری مشغولیت کا عذر قابل قبول نہیں

سوال:۔۔۔ ایک شخص پر غسل فرض ہے، لیکن دفتر کو بھی دیر ہو رہی ہے، ایسی صورت میں اوقات کار کے دوران تیمم کر کے نمازیں پڑھنا جائز ہے یا اس وقت تک نماز ترک کرنا ہے جب تک غسل نہ کر لیتا؟

جواب:۔۔۔ شہر میں پانی کے موجود ہوتے ہوئے تیمم کیسے کیا جاسکتا ہے؟ اور یہ عذر کہ دفتر جانے میں دیر ہو رہی ہے، لائق سماعت نہیں۔^(۴) جب اس شخص پر غسل فرض ہے تو اس کو نماز فجر سے پہلے اٹھ کر غسل کا اہتمام کرنا چاہئے، غسل میں اتنی تاخیر کرنا کہ نماز قضا ہو جائے حرام اور سخت گناہ ہے۔^(۵)

غسل اور وضو میں شک کی کثرت

سوال:۔۔۔ غسل اور وضو کرتے ہوئے پانی کافی بہاتا ہوں اور غسل اور وضو سے فراغت کے بعد بے انتہا شک کرتا ہوں کہ کہیں بال برابر جگہ خشک نہ رہ گئی ہو، آپ کچھ اس شک کے بارے میں حل بتلا دیں۔

جواب:۔۔۔ غسل اور وضو سنت کے مطابق کریں، یعنی تین تین بار اعضاء پر پانی بہالیں،^(۶) اس کے بعد شک کرنا غلط ہے، خواہ کتنے ہی دوسرے آئیں کہ کوئی بال خشک رہ گیا ہوگا، مگر اس کو شیطانی خیال سمجھیں اور اس کی کوئی پروا نہ کریں۔^(۷)

(۱) ولا بأس للجنب أن ينام ويعاود أهله قبل أن يتوضأ وإن توضأ فحسن۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۶)۔

(۲) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۴۔

(۳) وإن أراد أن يأكل أو يشرب فيبغى أن يتمضمض ويفسل يديه۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۶)۔

(۴) قال أبو جعفر: ويتيمم في غير الأمصار والقرى إذا أعوز الماء قال أبو بكر: وذلك لقول الله تعالى: فلم تحذوا ماء فتيمموا صعيداً طيباً۔ (شرح مختصر الطحاوی ج: ۱ ص ۴۱۴۰ باب التيمم)۔

(۵) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۴۔

(۶) وأما سننه فهي أن يبدأ . . . ثم يتوضأ وضوءه للصلاة ثلاثاً ثلاثاً إلا أنه لا يغسل رجله حتى يفيض الماء على رأسه وسائر جسده ثلاثاً ثم يتيمم فيغسل قدميه . . الخ۔ (بدائع الصنائع ج ۱ ص ۳۴، طبع ایچ ایم سعید)۔

(۷) عن أبي بن كعب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: إن للوضوء شيطاناً يقال له: الولهان، فاتقوا وسواس الماء۔ (ترمذی ج: ۱ ص: ۹ باب كراهية الإسراف في الوضوء)۔

غسل جنابت کے بعد پہلے والے کپڑے پہننا

سوال:۔۔۔ یہ بتائیں کہ اگر ایک شخص کو غسل کی حاجت ہو جائے یا اس پر غسل جنابت فرض ہو جائے تو کیا وہ غسل کر کے دوبارہ وہی کپڑے پہن سکتا ہے جبکہ وہ کپڑے مثلاً: سوئیر یا قمیص وغیرہ ہوں، جن پر کوئی نجاست نہ لگی ہو۔
جواب:۔۔۔ بلاشبہ پہن سکتا ہے۔

غسل کے بعد پانی خشک کئے بغیر نماز پڑھنا

سوال:۔۔۔ غسل کے بعد عورتوں یا مردوں کو ایسی حالت میں نماز پڑھنا کہ بالوں سے پانی ٹپک رہا ہو اور جسم بھی گیلیا ہو صحیح ہے یا نہیں؟
جواب:۔۔۔ جائز ہے۔

ناپاکی میں ناخن اور بال کا ٹٹا مکروہ ہے

سوال:۔۔۔ یہ بھی وضاحت فرمادیں کہ ناخن اور بال، ناپاکی کی حالت میں کاٹ سکتے ہیں یا نہیں؟ یا اس میں وقت، جگہ کی کوئی قید ہے؟
جواب:۔۔۔ ناپاکی کی حالت میں ناخن اور بال کا ٹٹا مکروہ ہے،^(۱) لیکن اگر ناخن یا بال دھونے کے بعد کاٹے تو مکروہ بھی نہیں۔

ناپاکی میں استعمال کئے گئے کپڑوں، برتنوں وغیرہ کا حکم

سوال:۔۔۔ اگر ایک ناپاک آدمی کسی شے کا استعمال کرے، مثلاً: بستروں، کپڑوں، برتنوں کا تو یہ اشیاء ناپاک ہو جاتی ہیں یا نہیں؟ کیونکہ رات کو مجھے احتلام ہو گیا، میں نے دوسری دوپہر کو غسل کیا مگر رات اسی وقت غلاظت صاف کر لی تھی۔

جواب:۔۔۔ ناپاکی کی حالت میں کھانا پینا اور دیگر امور جائز ہیں،^(۲) اور جنبی آدمی کے استعمال کرنے سے یہ چیزیں ناپاک نہیں ہوتیں، لیکن غسل میں اتنی تاخیر کرنا کہ نماز کا وقت قضا ہو جائے، حرام اور سخت گناہ ہے۔^(۳)

جنابت کی حالت میں ملنا جلنا اور سلام کا جواب

سوال:۔۔۔ آدمی حالت جنابت میں کسی سے مل سکتا ہے؟ اور سلام کا جواب دے سکتا ہے یا سلام کر سکتا ہے؟

(۱) حلق الشعر حالة الجنابة مکروہ و کذا قص الأظفار کذا فی الغرائب۔ (عالمگیری ج: ۵ ص: ۳۵۸، الباب التاسع عشر فی الختان... الخ کتاب الکراهیة)۔

(۲) قال فی تنویر الأبصار: ویکره له قراءة التوراة وإنجیل وزبور ولا قنوت وقال فی الدر: ولا أکله وشربه بعد غسل ید ولم۔ (درمختار مع رد المختار ج: ۱ ص: ۱۷۵، مطلب يطلق الدعاء علی ما يشمل الثناء، کتاب الطهارة)۔

(۳) ص: ۱۱۶ کا حاشیہ نمبر ۳ ملاحظہ فرمائیں۔

جواب: ... جنابت کی حالت میں کسی سے ملنا، سلام کہنا، سلام کا جواب دینا اور کھانا پینا جائز ہے۔^(۲)

حالت جنابت میں حدیث، اسلامی واقعہ سنانا، اللہ کا نام لینا

سوال: مسئلہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنی بیوی کو بہت چاہتا ہے اور اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے کہ اس نے ایسی نیک سیرت اور پاک دامن بیوی سے نوازا ہے، عموماً رات کے وقت وہ بے اختیار بھی اور با اختیار بھی اللہ کا شکر دل میں بھی اور زبان سے بھی ادا کرتا ہے، لیکن ایسا کرتے وقت اگر وہ حالت جنابت میں ہو، یعنی غسل فرض ہو چکا ہے، لیکن اس کے منہ سے بے اختیار اللہ کی تعریف و شکر یہ کے الفاظ نکل جائیں تو کیا یہ درست ہے کہ غسل کئے بغیر وہ دونوں اللہ کا نام لیتے ہیں؟ کیا ایسی حالت میں وہ ایک دوسرے کو کوئی اسلامی واقعہ سنا سکتے ہیں؟ یا کسی حدیث شریف کا یا آیات کریمہ کا ترجمہ سنا سکتے ہیں؟

جواب: ... جنابت کی حالت میں تلاوت جائز نہیں، دوسرے اذکار جائز ہیں۔^(۳)

ننگے بدن غسل کرنے والا بات کر لے تو غسل جائز ہے

سوال: ... اگر ننگے بدن غسل کرتے وقت کسی سے بات چیت کر لی جائے تو غسل دوبارہ کرنا ہوگا؟

جواب: ... برہنگی کی حالت میں بات چیت نہیں کرنی چاہئے،^(۴) لیکن غسل دوبارہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

کیا مرد برہنہ غسل کر سکتا ہے؟

سوال: آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ ایک مسلم مرد کو برہنہ غسل کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور اگر ہے تو وہ کس صورت میں؟ اور کیا

اس کا اطلاق مرد اور عورت دونوں پر ہوتا ہے؟

جواب: ... جائز ہے، بشرطیکہ کسی دوسرے کی نظر نہ پڑے،^(۵) واللہ اعلم!

(۱) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: لقيني رسول الله صلى الله عليه وسلم. وأنا جنب فأخذ بيدي فمشيت معه حتى قعد فامسكت فأنيت الرجل فاغتسلت ثم جئت وهو قاعد، فقال: أين كنت يا أبا هريرة؟ فقلت له، فقال: سبحان الله! إن المؤمن لا ينجس. هذا لفظ البخاري. (مشکوٰۃ ص: ۴۹، باب محالطة الجنب وما يباح له، الفصل الأول).

(۲) وإذا أراد الجنب الأكل والشرب يبغى له أن يغسل يده ولفه ثم يأكل ويشرب. (منية المصلي مع غيبة المستملي ص: ۶۰، مطلب في أصح القولين).

(۳) لا تقرأ الحائض والنفساء والجنب شيئاً من القرآن ويجوز للجنب والحائض الدعوات وجواب الأذان. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۳۸، طبع بلوچستان).

(۴) ويستحب أن لا يتكلم بكلام معه ولو دعاء أي هذا إذا كان غير دعاء بل ولو دعاء أما الكلام غير الدعاء فذكر اهتد حال الكشف كما في الشرح. (مراقی الفلاح ص: ۵۷، أيضاً عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۴).

(۵) يغتسل ويختار ما هو أستر هذا ما في الوهانية والفتية. . . . وسواء في ذالك الرجل والمرأة. الخ. وفي الحاشية: ويستحب أن يغتسل بمكان لا يراه فيه أحد لا يحل له النظر لعورته لاحتمال ظهورها في حال الغسل أو لبس الثياب. (مراقی الفلاح مع حاشية الطحطاوي ص: ۵۷). أيضاً: لا يستقبل القبلة حال اغتساله لآله يكون غالباً مع كشف العورة فإن كان مستوراً فلا بأس به. (حاشية الطحطاوي على مراقی الفلاح ص: ۵۷، طبع مير محمد کراچی).

نہانے کے دوران کلمہ پڑھنا

سوال: کیا نہانے کے دوران کلمہ پڑھنا جائز ہے؟

جواب: کپڑے اتارے ہوں تو کلمہ پڑھنا درست نہیں۔^(۱)

زیر ناف بال کہاں تک مونڈنا چاہئیں؟

سوال: بال زیر ناف کہاں تک مونڈنے چاہئیں؟ ان کی حد کہاں سے کہاں تک ہے؟

جواب: ناف سے لے کر رانوں کی جڑوں تک، اور پیشاب پاخانہ کی جگہ کے ارد گرد جہاں تک ممکن ہو۔^(۲)

غیر ضروری بال کتنی دیر بعد صاف کریں؟

سوال: آپ سے معلوم یہ کرنا ہے کہ غیر ضروری بال کتنے دنوں کے بعد صاف کرنے چاہئیں؟

جواب: غیر ضروری بالوں کا ہر ہفتے صاف کرنا مستحب ہے، چالیس دن تک صفائی مؤخر کرنے کی اجازت ہے، اس کے

بعد گناہ ہے، نماز اس حالت میں بھی ہو جاتی ہے۔^(۳)

ہر ہفتہ صفائی افضل ہے

سوال: زیر ناف بالوں کا حدودِ اربعہ کہاں سے کہاں تک ہے؟

جواب: ناف سے لے کر رانوں کی جڑ تک اور شرم گاہ (آگے، پیچھے) کے ارد گرد جہاں تک ممکن ہو صفائی کرنا ضروری

ہے، ہر ہفتہ صفائی افضل ہے، چالیس دن تک چھوڑنے کی اجازت ہے، اس سے زیادہ وقفہ ممنوع ہے۔^(۴)

(۱) ان یسمى قبل الاستنجاء مسمى قبل كشف العورة فإن كشف قبل التسمية مسمى بقلبه ولا يحرك بها لسانه لأن ذكر الله حال الانكشاف غير مستحب تعظيماً لاسم الله تعالى. (الجوهرة النيرة ص: ۵ طبع دہلی).

(۲) والعانة: الشعر القريب من فرج الرجل والمرأة ومثلها شعر الدبر بل هو أولى بالإزالة لئلا يتعلق به شيء من الخارج عند الاستنجاء بالحجر. (رد المختار ج: ۲ ص: ۲۸۱، كتاب الحج، فصل في الإحرام).

(۳) (و) يستحب (حلق عانته وتنظيف بدنه بالإغتسال في كل اسبوع مرة) والأفضل يوم الجمعة وجاز في كل خمسة عشر وكره تركه وراء الأربعين. وقال الشامي: قوله وكره تركه أي تحريماً. (رد المختار ج: ۶ ص: ۴۰۶، فصل في البيع، كتاب الحظر والإباحة).

(۴) ويحلق عانته وينظف بدنه بالإغتسال في كل اسبوع مرة فإن لم يفعل ففي كل خمسة عشر يوماً ولا يعذر في تركه وراء الأربعين، فالأسبوع هو الأفضل والخمسة عشر الأوسط والأربعون الأبعد. (فتاوى ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۵۷، كتاب الكراهية، الباب التاسع عشر). والعانة: الشعر القريب من فرج الرجل والمرأة ومثلها شعر الدبر بل هو أولى بالإزالة لئلا يتعلق به شيء من الخارج عند الاستنجاء بالحجر. (رد المختار ج: ۲ ص: ۲۸۱، كتاب الحج، فصل في الإحرام).

سینے کے بال بلیڈ سے صاف کرنا

سوال: ...سینے کے بال بلیڈ یا اُسترے سے صاف کئے جاسکتے ہیں؟

جواب: ...جی ہاں! جائز ہے۔^(۱)

پنڈلیوں اور رانوں کے بال خود صاف کرنا یا نائی سے صاف کروانا

سوال: ...ٹانگوں یعنی رانوں اور پنڈلیوں کے بال بلیڈ یا اُسترے سے بنائے یا نائی سے بنوائے جاسکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: ...صاف کرنے کا تو مضائقہ نہیں، مگر رانیں ستر ہیں، نائی سے صاف کرنا جائز نہیں۔^(۲)

کٹے ہوئے بال پاک ہوتے ہیں

سوال: ...شنا ہے جسم کے بال جب جسم کے اوپر ہوتے ہیں تو پاک ہوتے ہیں، لیکن ترشوا یعنی کٹوا دیئے جاتے ہیں تو یہ

ناپاک ہو جاتے ہیں، اگر یہ صحیح ہے تو پھر بال کٹوا کر بغیر نہائے نماز پڑھ لے کہ جماعت کی نماز جاری ہے، تو کیا ایسی صورت میں نماز ہو جائے گی؟

جواب: ...بال کٹوانے سے نہ غسل واجب ہوتا ہے، نہ وضو ٹوٹتا ہے۔^(۳) کٹے ہوئے بال بھی پاک ہوتے ہیں،^(۴) آپ نے

غلط سنا ہے۔

(۱) لیکن خلاف ادب ہے، ولی حلق شعر الصدر والظهر تركت الأدب كذا في القنية۔ (فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۵۸، کتاب الکراہیۃ، الباب التاسع عشر)۔

(۲) ويجوز أن ينظر الرجل إلى الرجل إلا إلى عورته كذا في المحيط۔ (فتاویٰ ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۲۷، کتاب الکراہیۃ، الباب الثامن)۔ وينظر الرجل من الرجل سوى ما بين سرتة إلى ما تحت ركبته... الخ۔ (الدر المختار مع الرد ج: ۶ ص: ۳۶۶، فصل في النظر والمس)۔ عن محمد بن جحش قال: مر رسول الله صلى الله عليه وسلم على معمر وفخذه مكشوفتان فقال: يا معمر! غط فخذيك فإن الفخذ عورة۔ رواه في شرح السنة۔ (مشکوٰۃ ص: ۲۶۹، باب النظر إلى المخطوبة... الخ)۔

(۳) ولا يعاد الوضوء..... بحلق رأسه ولحيته كما لا يعاد الغسل للمحل۔ (درمختار مع ردالمحتار ج: ۱ ص: ۱۰۱)۔

(۴) وشعر الإنسان وعظمه طاهر۔ (ہدایہ ج: ۱ ص: ۴۱، طبع مکتبہ شرکت علمیہ، ملتان)۔

کن چیزوں سے غسل واجب ہو جاتا ہے اور کن سے نہیں؟

سونے میں ناپاک ہو جانے کے بعد غسل

سوال: ... اگر کوئی شخص سوتے میں ناپاک ہو جائے تو کیا اس پر غسل ضروری ہے؟ اور کیا وہ اس حالت میں کھاپی سکتا ہے؟ اگر کسی چیز کو ہاتھ لگا دے تو کیا وہ ناپاک ہو جائے گی؟

جواب: ... سوتے میں آدمی ناپاک ہو جائے تو اس سے غسل فرض ہو جاتا ہے، مگر اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔^(۱) جب غسل فرض ہو تو اس حالت میں کھانا پینا جائز ہے،^(۲) اور ہاتھ صاف کر کے کسی چیز کو ہاتھ لگایا جائے تو وہ ناپاک نہیں ہوتی۔^(۳)

ہم بستری کے بعد غسل جنابت مرد، عورت دونوں پر واجب ہے

سوال: ... ہم بستری کے بعد کیا عورت پر بھی غسل جنابت واجب ہو جاتا ہے؟

جواب: ... مرد اور عورت دونوں پر غسل واجب ہے۔^(۴)

خواب میں خود کو ناپاک دیکھنا

سوال: ... خواب میں اگر کوئی اپنے آپ کو ناپاک حالت میں دیکھے، مثلاً: حیض وغیرہ تو کیا غسل فرض ہو جاتا ہے یا صرف وضو سے نماز ہو جائے گی؟

(۱) وان استيقظ فوجد في احليله بللاً ولم يتذكر حلماً اذا نام مضطجماً أو تيقن أنه منى فعليه الغسل۔ (رد المحتار ج: ۱ ص: ۲۷۰، مطلب فی تحریر الصاع والمد)۔

(۲) فإن نام فاحتلم لم يفطر لقوله صلى الله عليه وسلم: ثلاث لا يفطرن الصيام: القيء والحجامة والإحتلام۔ (هداية ج: ۱ ص: ۲۱۷، طبع شرکت علمیه، ملتان)۔

(۳) وان أراد أن يأكل أو يشرب فينبغي أن يتمضمض ويغسل يديه۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۶، طبع بلوچستان)۔

(۴) عن القاسم بن محمد قال: قالت عائشة: قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم: ناوليني الخمرة من المسجد، قالت: قلت: إني حائض! قال: إن حيضتك ليست في يدك۔ (جامع ترمذی ج: ۱ ص: ۱۹، طبع دہلی)۔

(۵) المعاني الموجبة للغسل: إنزال المنى على وجه الدفق والشهوة من الرجل والمرأة حالة النوم واليقظة والتقاء الختانين من غير إنزال۔ (هداية ج: ۱ ص: ۳۱، فصل فی الغسل)۔

جواب: ... محض خواب میں اپنے آپ کو ناپاک دیکھنے سے غسل واجب نہیں ہوتا، جب تک جسم پر کوئی نجاست ظاہر نہ ہو۔^(۱)

انہما کے عمل سے غسل واجب نہیں

سوال: ... پتہ کے ایک سرے کے لئے مریض کا ایک سرے سے قبل انہما کیا جاتا ہے، یعنی اجابت کی جانب سے ایک خاص نگی کے ذریعہ مریض کی آنتوں میں پانی پہنچایا جاتا ہے، پانی اتنا پہنچایا جاتا ہے کہ آنتیں خوب بھر جاتی ہیں اور پانی اسی دوران واپس آنے لگتا ہے، جس سے مریض کی ٹانگیں، کپڑے وغیرہ بھگ جاتے ہیں، اس حالت میں مریض کو طہارت خانہ پہنچا دیا جاتا ہے جہاں مریض کو پہنچایا ہوا پانی اجابت کے ذریعہ خارج ہو جاتا ہے، شاید اس طریقے کا مقصد آنتوں کی صفائی ہو۔

الف: کیا اس صورت میں غسل واجب ہے؟

ب: اگر غسل واجب نہیں ہوتا تو ٹانگیں وغیرہ دھونا اور کپڑے تبدیل کرنا ضروری ہے؟

ج: اگر غسل واجب نہیں ہے تو کیا اس حالت میں نماز ہو جائے گی؟

جواب: ... انہما کے عمل سے غسل واجب نہیں ہوتا، مگر خارج شدہ پانی چونکہ نجس ہے، اس لئے بدن اور کپڑوں پر جو نجاست لگ جاتی ہے اس کا دھونا ضروری ہے، نجاست سے پاکی حاصل کرنے کے بعد بغیر غسل کے نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

لاش کی ڈاکٹری چیر پھاڑ کرنے سے غسل لازم نہیں

سوال: ... میں میڈیکل کالج کا طالب علم ہوں، چونکہ ہمیں تعلیم کے دوران ذاتی سیکشن بھی کرنا ہوتا ہے، اس لئے یہ بتائیں کہ انسانی لاش کے گوشت کو ہاتھ لگانے کے بعد کیا غسل لازمی ہو جاتا ہے؟

جواب: ... نہیں! بلکہ ہاتھ دھولینا کافی ہے۔^(۲)

عورت کو بچہ پیدا ہونے پر غسل فرض نہیں

سوال: ... عورت کے جب بچہ پیدا ہوتا ہے، کیا اسی وقت غسل کرنا واجب ہے؟ چونکہ ہم نے سنا ہے کہ اگر عورت غسل نہ کرے گی تو اس کا کھانا پینا حرام اور گناہ ہے، جبکہ کراچی کے ہسپتالوں میں کوئی نہیں نہاتا؟

(۱) (لا) يفترض (ان تذكر ولو مع اللذة) والأنزال (ولم ير) على رأس الذكر (بللاً) اجماعاً (وكذا المرأة) مثل الرجل على المذهب. (درمختار ج: ۱ ص: ۱۶۳، مطلب في تحرير البصاع والمد، كتاب الطهارة).

(۲) کیونکہ یہ موجبات غسل میں سے نہیں ہے۔ لیکن اس عمل سے وضو ٹوٹ جائے گا۔ والخارج من السيلين متفق فيه على أنه ينقض الوضوء. (الجوهر النيرة ج: ۱ ص: ۷، طبع بمبئی).

(۳) يجب على المصلي أن يقدم الطهارة من الإحداث والنجاس. (هداية ج: ۱ ص: ۹۲، باب شروط الصلوة... الخ).

(۴) کیونکہ میت کو چھونے سے وضو یا غسل واجب نہیں ہوتا۔

جواب: ... حیض و نفاس والی عورت کے ہاتھ کا کھانا جائز ہے^(۱)، جب تک وہ پاک نہ ہو جائے اس پر غسل فرض نہیں، اور یہ خیال بالکل غلط ہے کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد اسی وقت غسل کرنا واجب ہے، بلکہ جب خون بند ہو جائے تو اس کے بعد غسل واجب ہوگا۔^(۲)

سیلان الرحم والی پر غسل واجب نہیں

سوال: ... ویسے تو میں خدا کے فضل سے صحت مند ہوں، مگر کبھی کبھی اور خاص طور پر ماہواری کے ایام شروع ہونے سے کچھ دنوں پہلے خواتین کی مخصوص بیماری یعنی سیلان الرحم میں مبتلا ہو جاتی ہوں، تو کیا ایسی حالت میں نماز پڑھ سکتی ہوں یا پھر نہانا ضروری ہے؟ یا صرف کپڑے تبدیل کر کے نماز پڑھی جاسکتی ہے اور اس وقت کی نماز قضا کرنی ہوگی؟

جواب: ... خون شروع ہونے سے پہلے تک عورت پاک ہے۔ سیلان الرحم سے غسل واجب نہیں ہوتا، البتہ اس سے کپڑا ناپاک ہو جاتا ہے، کپڑے تبدیل کر کے نماز پڑھنی چاہئے۔^(۳)

مدی کے اخراج والا شخص کیا کرے؟

سوال: ... بندے کو مدی کا اخراج بہت زیادہ ہے، ذرا سا ذہن منتشر ہو جائے تو قطرہ نکل جاتا ہے، جس کی وجہ سے کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں، بندے کو ہر جگہ کپڑے بدلنے کا موقع نہیں ملتا، اس صورت میں کیا کرنا چاہئے؟

جواب: ... اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ کوئی چیز باندھ لیا کریں، مثلاً لنگوٹ وغیرہ، اور اس پر روئی رکھ لیں، کپڑے ناپاک نہیں ہوں گے، اس روئی کو بدل لیا کریں۔

پیشاب کے ساتھ قطرے خارج ہونے پر غسل واجب نہیں

سوال: ... پیشاب کے دوران اگر چند قطرے بھی خارج ہو جائیں تو کیا ایسی صورت میں غسل واجب ہوگا یا نہیں؟

جواب: ... پیشاب کے دوران قطرے خارج ہونے سے غسل واجب نہیں ہوتا، بعض لوگوں کو یہ بیماری ہوتی ہے کہ پیشاب سے پہلے یا بعد، دودھ کی شکل کا مادہ خارج ہوتا ہے، اس کو ”ودی“ کہتے ہیں اور اس کے خارج ہونے سے غسل واجب نہیں ہوتا۔^(۴)

(۱) وَلَا يَكْرَهُ طَبْخُهَا وَلَا إِسْتِعْمَالُ مَا مَسَتْهُ مِنْ عَجِينٍ أَوْ مَاءٍ أَوْ نَحْوِهِمَا. (رد المحتار ج: ۱ ص: ۴۹۲، مطلب لو اذنتی مفت حیضاً من هذه الأقوال... الخ، کتاب الطهارة).

(۲) (وفرض) الغسل (عند) خروج (منی) (و) عند انقطاع حیض و نفاس. (رد المحتار ج: ۱ ص: ۱۵۹، مطلب فی تحریر الصاع والمد والوطل).

(۳) والمستحاضة ومن به سلس البول والرغاف يتوضون لوقت كل صلاة فيصلون بذلك الوضوء. (هدایة ج: ۱ ص: ۵۰). أيضاً: ومن وراء باطن الفرج فإنه نجس قطعاً ككل خارج من الباطن كالماء الخارج مع الولد أو لبياء. (شامی ج: ۱ ص: ۳۱۳، طبع ایچ ایم سعید).

(۴) وليس في المذی والودی غسل. (هدایة ج: ۱ ص: ۳۳، فصل فی الغسل، وكذا فی رد المحتار ج: ۱ ص: ۱۶۵، مطلب فی تحریر الصاع والمد والوطل).

وضو یا غسل کے بعد پیشاب کا قطرہ آنے پر وضو دوبارہ کریں، غسل نہیں

سوال: ... وضو کے بعد اگر پیشاب کا قطرہ آجائے تو کیا دوبارہ وضو کرنا چاہئے؟ غسل کے بعد اگر کبھی پیشاب کا قطرہ آجائے تو کیا دوبارہ غسل کرنا ضروری ہے؟

جواب: ... پیشاب کا قطرہ آنے پر وضو ٹوٹ جاتا ہے، دوبارہ استنجا اور وضو کرنا چاہئے،^(۱) غسل دوبارہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور اگر غسل کے بعد منی خارج ہو جائے تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر غسل سے پہلے سولیا ہو، یا پیشاب کر لیا ہو یا چل پھر لیا ہو تو دوبارہ غسل کی ضرورت نہیں، اور اگر محبت سے فارغ ہو کر فوراً غسل کر لیا، نہ پیشاب کیا، نہ سولیا، نہ چلا پھرا، بعد میں منی خارج ہوئی تو دوبارہ غسل لازم ہے۔^(۲)

اگر غسل کے بعد منی یا پیشاب کا قطرہ آجائے تو کیا غسل واجب ہے؟

سوال: ... اگر غسل کے بعد یا نماز پڑھنے کے بعد منی یا پیشاب وغیرہ کا قطرہ آجائے تو غسل ہوگا یا نہیں؟

جواب: ... اگر غسل کرنے سے قبل سو گیا تھا یا پیشاب کر لیا تھا، یا چل پھر لیا تھا، تو دوبارہ غسل واجب نہیں، اور اگر ان امور سے پہلے غسل کیا تھا اور منی کا قطرہ نکل آیا تو غسل دوبارہ کرے،^(۳) لیکن قطرہ نکلنے سے پہلے جو نماز پڑھی وہ ہوگئی،^(۴) اور اگر پیشاب کا قطرہ آیا تو غسل واجب نہیں، صرف وضو کر لینا کافی ہے، اور کپڑے میں جہاں نجاست لگی ہو اس کا دھونا کافی ہے۔^(۵)

(۱) المعانی الناقضة للوضوء كل ما يخرج من السيلين۔ (هداية ج: ۱ ص: ۲۲، فصل في نواقض الوضوء وكذا في رد المحتار ج: ۱ ص: ۱۳۳، مطلب نواقض الوضوء)۔

(۲) ان الجامع اذا اغتسل قبل ان يبول أو ينام لم سال منه بقية المنى من غير شهوة يعيد الاغتسال عندهما خلافاً له فلو خرج بقية المنى بعد البول أو النوم أو المشي لا يجب الغسل إجماعاً۔ (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۱۰۳، كتاب الطهارة)۔

(۳) ايضاً۔

(۴) وفي فتح القدير: وكذا لا يعيد الصلوة التي صلاها بعد الغسل الأول قبل خروج ما تأخر من المنى اتفاقاً۔ (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۱۰۳، كتاب الطهارة)۔

(۵) والخارج من السيلين متفق فيه على أنه ينقض الوضوء۔ (الجوهرة النيرة ج: ۱ ص: ۷، طبع بمبئی)۔ ايضاً، يجب على المصلي أن يقدم الطهارة من الأحداث والأنجاس۔ (هداية ج: ۱ ص: ۹۲، طبع مكتبة شرکت علميه، ملتان)۔

تیمم

پانی نہ ملنے پر تیمم کیوں؟

سوال: ... پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم کرایا جاتا ہے، اس میں کیا مصلحت ہے؟

جواب: ... میرے بھائی! ہمارے لئے سب سے بڑی مصلحت یہی ہے کہ اللہ پاک کا حکم ہے اور رضائے الہی کا ذریعہ ہے۔ ویسے قرآن کریم نے اس کی مصلحتوں کی طرف بھی اشارہ کیا ہے، چنانچہ ارشاد ہے:

”اللہ یہ نہیں چاہتا کہ تم پر کوئی تنگی ڈالے، بلکہ وہ یہ چاہتا ہے کہ تم کو پاک کر دے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دے، تاکہ تم شکر کرو۔“
(سورہ مائدہ: ۱)

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ حق تعالیٰ شانہ نے پانی نہ ملنے کی صورت میں مٹی کو پاک کرنے والی بنایا ہے، جس طرح پانی انسانی بدن کو پاک کرنے والا ہے، اسی طرح پانی پر قدرت نہ ہونے کی حالت میں مٹی سے تیمم کرنا بھی پاک کرنے والا ہے، حضرت شیخ الہند محمود حسن دیوبندیؒ اپنے ترجمے کے فوائد میں لکھتے ہیں:

”مٹی ظاہر ہے اور بعض چیزوں کے لئے مثل پانی کے مطہر بھی ہے، مثلاً خف (چمڑے کا موزہ)، تلواریں، آئینہ وغیرہ۔ اور جو نجاست زمین پر گر کر خاک ہو جاتی ہے وہ بھی پاک ہو جاتی ہے۔ اور نیز ہاتھ اور چہرہ پر مٹی ملنے میں عجز بھی پورا ہے، جو گناہوں سے معافی مانگنے کی اعلیٰ صورت ہے۔ سو جب مٹی ظاہری اور باطنی دونوں طرح کی نجاست کو زائل کرتی ہے، تو اس لئے بوقت معذوری پانی کے قائم مقام کی گئی، اس کے سو مقتضائے آسانی و سہولت جس پر حکم تیمم مبنی ہے، یہ ہے کہ پانی کی قائم مقام ایسی چیز کی جائے جو پانی سے زیادہ سہل الوصول ہو۔ سوزمین کا ایسا ہونا ظاہر ہے، کیونکہ وہ سب جگہ موجود ہے، مع ہذا خاک انسان کی اصل ہے اور اپنی اصل کی طرف رجوع کرنے میں گناہوں اور خرابیوں سے بچاؤ ہے، کافر بھی آرزو کریں گے کہ کسی طرح خاک میں مل جائیں، جیسا کہ پہلی آیت میں مذکور ہوا۔“
(ترجمہ شیخ الہند، سورہ نساء، آیت: ۴۳)

تیمم کرنا کب جائز ہے؟

سوال: ... ہمارے خاندان کی اکثر خواتین تیمم کر کے نماز پڑھتی ہیں، جبکہ گھر میں پانی بھی موجود ہوتا ہے، اور خواتین کو

(۱) ”مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ“ (العائدة: ۶)۔

کوئی ایسی بیماری بھی نہیں ہے، جس میں پانی سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو، کیا ایسی نمازیں قبول ہوں گی؟ ایسی نمازوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب:.... تیمم کی اجازت صرف ایسی صورت میں ہے کہ پانی کے استعمال پر قدرت نہ ہو، جو شخص پانی استعمال کر سکتا ہے، اس کا تیمم جائز نہیں، نہ اس کی نماز صحیح ہوگی۔ اور پانی کے استعمال پر قدرت نہ ہونے کی دو صورتیں ہیں، ایک یہ کہ پانی میسر ہی نہ آئے، یہ صورت عموماً سفر میں پیش آسکتی ہے، پس اگر پانی ایک میل دور ہو، یا کنواں تو ہے مگر کنویں سے پانی نکالنے کی کوئی صورت نہیں، یا پانی پر کوئی درندہ بیٹھا ہے، یا پانی پر دشمن کا قبضہ ہے اور اس کے خوف کی وجہ سے پانی تک پہنچنا ممکن نہیں، تو ان تمام صورتوں میں اس شخص کو گویا پانی میسر نہیں اور وہ تیمم کر کے نماز پڑھ سکتا ہے۔^(۱)

دوسری صورت یہ ہے کہ پانی تو موجود ہے مگر وہ بیمار ہے اور وضو یا غسل سے جان کی ہلاکت کا یا کسی عضو کے تلف ہو جانے کا یا بیماری کے طول پکڑ جانے کا اندیشہ ہے، یا خود وضو یا غسل کرنے سے معذور ہے اور کوئی دوسرا آدمی وضو اور غسل کرانے والا موجود نہیں، تو ایسا شخص تیمم کر سکتا ہے۔^(۲)

جو خواتین ان معذوریوں کے بغیر تیمم کر لیتی ہیں ان کا تیمم کیسے جائز ہو سکتا ہے؟ اور طہارت کے بغیر نماز کیسے صحیح ہو سکتی ہے...؟^(۳)

تیمم کرنے کا طریقہ

سوال:.... تیمم کا طریقہ کیا ہے؟

جواب:.... پاک ہونے کی نیت کر کے دونوں ہاتھ پاک مٹی پر پھیر کر ان کو جھاڑ لیجئے اور اچھی طرح منہ پر مل لیجئے کہ ایک بال کی جگہ بھی خالی نہ رہے، پھر دوبارہ مٹی پر ہاتھ مار کر دونوں ہاتھوں پر کہنیوں تک مل لیجئے۔^(۴)

(۱) ومن لم يجد الماء وهو مسافر المراد من الوجود القدرة على الاستعمال حتى أنه لو كان مريضاً أو على رأس بئر بغیر دلو أو كان قريباً من عين وعليها عدو أو سبع أو حبة لا يستطيع الوصول إليه لا يكون واجداً. (الجوهرية النيرة ج: ۱ ص: ۲۰، طبع بمبئی)۔

(۲) أو كان يجد الماء إلا أنه مريض إلى آخره المريض له ثلاث حالات إحداها إذا كان يستضر بالاستعمال الماء كمن به جددى أو حمى أو جراحة يضرضه الاستعمال فهذا يجوز له التيمم إجماعاً والثانية إن كان لا يضرضه إلا الحركة إليه ولا يضرضه الماء كالمبتلون وصاحب العرق المديني فإن كان لا يجد من يستعين به جاز له التيمم أيضاً إجماعاً... إلخ. (الجوهرية النيرة ج: ۱ ص: ۲۱)۔

(۳) دیکھئے: رد المحتار على الدر المختار ج: ۱ ص: ۲۲۹، باب التيمم)۔

(۴) والتيمم ضربان يمسح بإحدهما وجهه وبالأخرى يديه إلى المرفقين لقوله عليه السلام: التيمم ضربتان، ضربة للوجه وضربة لليدين، وينفض يديه بقدر ما يتناثر التراب كيلا يصير مثلة ولا بد من الاستيعاب في ظاهر الرواية لقيامه مقام الوضوء ولهذا قالوا يخلل الأصابع وينزع الخاتم لتمام المسح. (هداية ج: ۱ ص: ۵۰)۔ أيضاً: وفي شرح مختصر الطحاوي ج: ۱ ص: ۴۱۷ عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم في التيمم: ضربة للوجه وضربة للذراعين إلى المرفقين. أيضاً: (تيمم مستوعبا وجهه) حتى لو ترك شعرة أو وتره منخره لم يجز (ويديه) فينزع الخاتم والسوار أو يحرك به يفتي (مع مرفقيه) فيمسحه الأقطع (بضربتين)۔ (رد المحتار على هامش رد المحتار ج: ۱ ص: ۲۳۷، باب التيمم)۔

پانی ہوتے ہوئے تیمم کرنا جائز نہیں

سوال: میرے ایک دوست ہیں، نماز روزے کے بڑے پابند ہیں، ان کا کہنا ہے کہ بعض لوگ نماز روزے کی پابندی اس لئے نہیں کر سکتے کہ اس معاملے میں انتہا پسند ہو جاتے ہیں، اور پھر پوری طرح اس پر عمل پیرا نہیں ہو سکنے کی وجہ سے اسے چھوڑ دیتے ہیں، اس لئے ہمیں اعتدال سے کام لینا چاہئے۔ اسی لئے وہ اکثر رات کے وقت پانی ہوتے ہوئے بھی تیمم کر کے نماز ادا کرتے ہیں۔ ٹی وی ڈراموں سے فارغ ہو جاتے ہیں، تب عشاء کی نماز ادا کرتے ہیں، وغیرہ، وغیرہ۔ جبکہ میرا اپنا ذاتی خیال یہ ہے کہ اگر ہم کوئی فرض ادا کریں تو اسے پورے لوازمات کے ساتھ ادا کریں، اس کی تمام شرائط پوری کریں۔ بتائیے آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: آپ کی بات صحیح ہے، پانی ہوتے ہوئے تیمم نہیں ہو سکتا، آپ کے دوست کا یہ کہنا تو بجا ہے کہ ”ہمیں اعتدال سے کام لینا چاہئے“ لیکن ہمیں ”اعتدال کا پیمانہ“ اپنے پاس سے ایجاد کرنے کی اجازت نہیں کہ جس چیز کو ہماری طبیعت ”اعتدال“ کہے، بس اس کو ”اعتدال“ سمجھا جائے۔ اعتدال کا پیمانہ خود شریعت مطہرہ ہے، چنانچہ قرآن کریم میں ہے: ”پھر نہ پاؤ تم پانی تو قصد کرو پاک مٹی کا“، آپ دیکھ رہے ہیں کہ قرآن کریم نے پانی نہ مل سکنے کو تیمم کی شرط ٹھہرایا، پس یہ تو اعتدال ہوا، اور جو شخص پانی کے ہوتے ہوئے بغیر کسی عذر کے تیمم سے نماز ٹر خالیاتا ہے وہ بے اعتدالی کا مرتکب ہے۔

وضو اور غسل کے تیمم کا ایک ہی طریقہ ہے

سوال: کیا وضو اور غسل کے تیمم میں کچھ فرق ہے؟ جنابت کے غسل کے لئے میں نے پڑھا ہے کہ زمین پر لیٹ کر ایک کروٹ دائیں طرف مکمل کرو، دوسری کروٹ بائیں طرف مکمل کرو، یہ جنابت کا تیمم ہو گیا۔ یہ کہاں تک درست ہے؟

جواب: وضو اور غسل کے تیمم میں کوئی فرق نہیں^(۱)، دونوں کا ایک ہی طریقہ ہے، جنابت کے غسل کے لئے آپ نے زمین پر لیٹنے اور مٹی سے لت پت ہونے کی جو بات سنی ہے، وہ غلط ہے۔

تیمم کن چیزوں سے جائز ہے؟

سوال: تیمم کن چیزوں سے ہو سکتا ہے؟ مثلاً: سینٹ والا فرش، صاف کپڑا، مٹی وغیرہ۔

جواب: تیمم پاک مٹی سے ہو سکتا ہے، یا جو چیز مٹی کی جنس سے ہو، لکڑی، کپڑا، لوہا جیسی چیزوں سے تیمم نہیں ہوگا، البتہ اگر کپڑے، لکڑی وغیرہ پر غبار پڑا ہو تو اس سے تیمم جائز ہے۔^(۲)

(۱) قال تعالى: "فَلَمْ نَجِدْوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا" (المائدة: ۶)۔

(۲) والتيمم في الجنابة والحدث سواء يعني فعلاً ونية والصحيح أنه لا يحتاج إلى نية التمييز بل إذا نوى الطهارة أو استحالة الصلاة أجزاءه وكذا يتمم للحيض والنفاس۔ (الجمهورية النيرة ج: ۱ ص: ۲۵ باب التيمم)۔

(۳) ويجوز التيمم عند أبي حنيفة ومحمد بكل ما كان من جنس الأرض كالتراب والرمل... الخ۔ (هداية أولین ص: ۵۱، باب التيمم)۔

(۴) وكذا يجوز بالغبار مع القدرة على الصعيد عند أبي حنيفة ومحمد لأنه تراب رقيق۔ (هداية أولین ص: ۵۱، باب التيمم)۔

آئل پینٹ والی دیوار پر تیمم کرنا

سوال: ... آئل پینٹ لگی ہوئی خشک دیوار پر تیمم ہو جاتا ہے؟

جواب: ... جائز نہیں۔^(۱)

لکڑی پر تیمم کرنا

سوال: ... تیمم کے متعلق سوال ہے کہ یہ مٹی سے جائز ہے، پوچھنا ہے کہ اگر مٹی کسی پاک لکڑی کے اوپر لگی ہو یعنی (دھول) یا

کسی پاک پلاسٹک کے اوپر یا چونے کی دیوار پر ہو، یا پلاسٹک پینٹ یا ڈمپیر کی ہوئی پاک دیوار پر دھول موجود ہو تو کیا اس سب پر باتھ پھیر کر تیمم کرنا جائز ہے یا پھر کوئی اور طریقہ کار بتائیں، میں جوڑوں کی تکلیف میں مبتلا ہوں۔

جواب: اگر کسی لکڑی وغیرہ پر اتنا غبار جما ہو کہ اس پر انگلی کھینچنے سے لکیر بن جائے تو اس پر تیمم جائز ہے۔^(۲)

سردیوں میں وضو کے بجائے تیمم کرنا

سوال: ... میں سردیوں میں اکثر وضو کے بجائے تیمم کرتی ہوں، کیونکہ مجھے جوڑوں کے درد کی شکایت ہے، کیا ایسا کرنا

صحیح ہے؟

جواب: ... اگر گرم پانی سے وضو کرنا ممکن ہو تو تیمم جائز نہیں، اور اگر گرم پانی سے بھی تکلیف بڑھ جاتی ہے تو تیمم جائز ہے۔^(۳)

وقت کی تنگی کی وجہ سے بجائے غسل کے تیمم جائز نہیں

سوال: ... زید جماعت سے نماز پڑھتا ہے، زید کو فجر کی نماز سے پہلے غسل کی حاجت ہے، زید کی آنکھ اس وقت کھلی جب

سورج کے طلوع ہونے میں صرف ۱۵، ۲۰ منٹ باقی ہیں، زید اتنی دیر میں غسل کرے گا تو نماز کا وقت جاتا رہے گا، ایسی صورت میں کیا زید تیمم کر کے نماز پڑھ سکتا ہے؟

جواب: ... محض وقت کی تنگی کی وجہ سے تیمم کرنا جائز نہیں، غسل کر کے نماز پڑھے اور اگر وقت نکل جائے تو قضا پڑھے، البتہ

بہتر یہ ہے کہ اس وقت تیمم کر کے نماز پڑھے، بعد میں غسل کر کے قضا کرے۔^(۴)

(۱) یتیم بطاهر من جنس الأرض کذا فی التیین۔ کل ما یحترق فیصیر رماداً کالخطب والحشیش ونحوهما أو ما یقطع ویلیس کالحدید والصفیر والنحاس والزجاج۔ .. فلیس من جنس الأرض۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۲۶۰) فلیجوز الیتیم بالتراب والرمل۔ .. دون الماء والحص والنوره والكحل والورنیخ۔ .. الح۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۲۶)۔

(۲) ولو وضع یدیه علی حنطة أو شعیر للصلق یدیه غبار۔ .. جائز به الیتیم۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۲۷)۔

(۳) إذا خاف أن یقتله البرد أو لیمرضه یتیم۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۲۸)۔

(۴) (لا) یتیمم (لفوت جمعة ووقت) ولو وترأ لفواتها الی بدل وقیل یتیمم لفوات الوقت قال الحلبي۔ فالأحوط أن یتیمم ویصلی ثم یعید۔ (درمختار مع رد المختار ج: ۱ ص: ۲۴۶، باب الیتیم)۔

تیمم مرض میں صحیح ہے، کم ہمتی سے نہیں

سوال: ... میں ٹی بی کی دائمی مریض ہوں، اگست سے لے کر اپریل مئی تک مجھے مسلسل بخار، نزلہ، زکام اور جسم میں کہیں نہ کہیں درد رہتا ہے، اس تکلیف کی وجہ سے میں عصر سے عشاء تک تیمم کرتی ہوں، اسلامی روزے سے یہ طریقہ صحیح ہے یا غلط، تحریر فرمائیں؟

جواب: ... اگر پانی نقصان دیتا ہو اور اس سے مرض کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو تو آپ وضو کی جگہ تیمم کر سکتی ہیں^(۱)، لیکن محض کم ہمتی کی وجہ سے وضو ترک کر کے تیمم کر لینا صحیح نہیں۔

غسل کے بجائے تیمم کب جائز ہے؟

سوال: ... اگر غسل واجب ہو جائے اور مرض بڑھنے یا بیمار ہو جانے کا خدشہ ہو تو کیا اس صورت میں تیمم ہو جائے گا اور غسل کے لئے تیمم کا طریقہ کار کیا ہوگا؟

جواب: ... محض وہم کا اعتبار نہیں، اگر کسی شخص کی واقعی حالت ایسی ہو کہ وہ گرم پانی سے بھی غسل کر لے تو بیماری بڑھ جانے یا بیمار پڑ جانے کا غالب گمان ہو تو اس کو غسل کی جگہ تیمم کی اجازت ہے^(۲)، اور غسل کا تیمم وہی ہے جو وضو کا ہوتا ہے۔^(۳)

طبيب بیماری کی تصدیق کر دے تو تیمم کرے

سوال: ... اگر کوئی شخص بیمار ہو اور غسل کرنے سے بیماری کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو تو وہ کیا کرے؟

جواب: ... اگر واقعی اندیشہ ہو اور طبیب اس کی تصدیق کر دے تو تیمم کرے، بشرطیکہ طبیب ماہر اور دین دار ہو۔^(۴)

غسل کے لئے ایک ہی تیمم کافی ہے

سوال: ... آدمی جتنے دن بیمار رہے ہر نماز سے پہلے وضو کرنے سے پہلے غسل کے طور پر تیمم ضروری ہے یا ایک بار تیمم کرنا ہی کافی ہوتا ہے؟

جواب: ... غسل کے لئے تیمم صرف ایک بار کر لینا کافی ہے، جب تک دوبارہ غسل کی حاجت پیش نہ آجائے۔

(۱) (ومن عجز عن استعمال الماء لبعده ميلاً أو لمرض) يشتد أو يمتد بغلبة ظن... الخ. (در مختار مع رد المختار ج: ۱ ص: ۲۳۲، باب التيمم).

(۲) أو كان يجد الماء إلا أنه مريض يضره استعمال الماء فخاف بغلبة الظن أو قول حاذق مسلم إن استعمال الماء اشتد أو امتد مرضه فإنه يتم بالصعيد. (اللباب في شرح الكتاب ج: ۱ ص: ۵۲).

(۳) والتيمم في الجنابة والحدث سواء يعني فعلاً ونية. (الجوهرية النيرة ج: ۱ ص: ۲۵، باب التيمم).

(۴) (ومن عجز عن استعمال الماء لبعده ميلاً أو لمرض) يشتد أو يمتد بغلبة ظن أو قول حاذق مسلم ولو بتحريك. (در مختار على هامش رد المختار ج: ۱ ص: ۲۳۲، باب التيمم).

پانی لگنے سے مہاسوں سے خون نکلنے پر تیمم جائز ہے

سوال: میری عمر ۱۸ سال ہے اور میرے تمام چہرے پر مہاسے ہیں جن میں خون اور پیپ ہے، جب میں وضو کرتا ہوں تو چہرے پر پانی لگنے سے مہاسوں میں سے خون نکلنے لگتا ہے، کیا میں ایسی حالت میں تمام اوقات میں تیمم کر کے نماز پڑھ سکتا ہوں؟
جواب: اگر تکلیف واقعی اتنی سخت ہے جتنی آپ نے لکھی ہے، اور مسح بھی نہیں کر سکتے تو تیمم جائز ہے۔^(۱)

مستعمل پانی کے ہوتے ہوئے تیمم

سوال: مستعمل پانی اور غیر مستعمل پانی جبکہ یکجا جمع ہوں کوئی اور پانی برائے وضو نہ ملے اور مستعمل اور غیر مستعمل برابر ہوں، مثلاً ایک لوٹا مستعمل اور ایک لوٹا غیر مستعمل ہو، اب فرمائیں کہ اس صورت میں کیا کریں وضو یا تیمم؟
جواب: مستعمل اور غیر مستعمل پانی اگر مل جائیں تو غالب کا اعتبار ہے، اگر دونوں برابر ہوں تو احتیاطاً غیر مستعمل کو مغلوب قرار دیا جائے گا، اور اس سے وضو صحیح نہیں بلکہ تیمم کرنا ہوگا۔^(۲)

ریل گاڑی میں پانی نہ ہونے پر تیمم

سوال: ریل گاڑی کے سفر میں اگر وضو کے لئے پانی دستیاب نہ ہو سکے اور وقت قضا ہو رہا ہو تو کیا عمل کریں؟
جواب: ریل گاڑی میں پانی دستیاب نہ ہو تو تیمم کر سکتا ہے، مگر شرط یہ ہے کہ ریل کے کسی ڈبے میں بھی پانی نہ ہو، اور ایک میل شرعی کے اندر پانی کے موجود ہونے کا علم نہ ہو جہاں ریل رکتی ہو۔^(۳)

(۱) ولو كان يجدد الماء إلا أنه مريض فحاف ان استعمال الماء اشتد مرضه يتمم. (هداية ج: ۱ ص: ۴۹).

(۲) (فإن اختلط رطلان) مثلاً (من الماء المستعمل برطل من المطلق لا يجوز به الوضوء وبعبكسه) وهو لو كان الأكثر المطلق (جائز) به الوضوء وإن استويا لم يذكر حكمه في ظاهر الرواية، وقال المشايخ: حكمه حكم المغلوب احتياطاً. (مراقی علی نور الإيضاح مع حاشية الطحطاوى ص: ۲۷، کتاب الطهارة).

(۳) ومن عذر عن استعمال الماء لبعده ميلاً. (تنوير الأبصار مع رد المحتار ج: ۱ ص: ۲۳۲، باب التيمم).

موزوں پر مسح

کن موزوں پر مسح جائز ہے؟

سوال: ... سردیوں کے موسم میں اکثر افراد ٹائیلون کے موزوں پر مسح کرتے ہیں، میں نے بھی فقہ کی بعض کتابوں میں پڑھا ہے کہ ہر ایسے موزے پر مسح جائز ہے، جس سے پیر نہ جھلکتے ہوں۔ مگر بعض لوگ پھر بھی مخالفت کرتے ہیں۔ آپ قرآن و سنت کی روشنی میں بتائیں کہ کس قسم کے موزوں پر مسح کرنا جائز ہے؟

جواب: ... ایسی جرابوں پر مسح جائز ہے جو خوب موٹی ہوں اور کسی چیز سے باندھے بغیر تین چار میل ان کو پہن کر چل سکتا ہو۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اس کے لئے ایک شرط یہ بھی ہے کہ ایسی جرابوں پر مردانہ جوتے کی مقدار کا چمڑا چڑھا ہوا ہو، پس اگر جرابیں پتلی ہوں تو ان پر ہمارے فقہاء میں سے کسی کے نزدیک مسح جائز نہیں، اور اگر موٹی ہوں لیکن ان پر چمڑا نہ چڑھا ہوا تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک مسح جائز نہیں، صاحبین (امام محمدؒ اور امام ابو یوسفؒ) کے نزدیک جائز ہے۔^(۱)

مسح کرنے والے موزے میں پاک چمڑا

سوال: ... موزوں کے بارے میں احادیث سے ثابت ہے کہ ان پر مسح کر لیا جائے، مسئلہ یہ ہے کہ ان موزوں کا جو کہ پہن رکھے ہیں ان کا پتہ کیسے لگایا جائے کہ یہ حلال جانور کے ہیں یا حرام جانور کے؟ کیا حلال و حرام دونوں جانوروں کے چمڑے سے بنے ہوئے موزوں پر مسح کرنے سے وضو ہو جاتا ہے یا نہیں؟

جواب: ... کھال و باغت سے پاک ہو جاتی ہے،^(۲) اور موزے پاک چمڑے ہی کے بنائے جاتے ہیں، اس لئے اس دوسرے کی ضرورت نہیں۔

(۱) وَلَا يَجُوزُ الْمَسْحُ عَلَى الْجُورِبِينَ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَجْلَدِينَ أَوْ مُتَعَلِينَ وَقَالَ: يَجُوزُ إِذَا كَانَ ثَحِينِينَ لَا يَشْفَانُ. (هَدَايَةُ أَوَّلِينَ ص: ۶۱، بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الثَّحِينِينَ). أَيْضًا: وَأَمَّا الْمَسْحُ عَلَى الْجُورِبِينَ فَإِنْ كَانَ مَجْلَدِينَ أَوْ مُتَعَلِينَ يَجْزِيهِ بِلَا خِلَافٍ عِنْدَ أَصْحَابِنَا وَإِنْ لَمْ يَكُونَ مَجْلَدِينَ وَلَا مُتَعَلِينَ فَإِنْ كَانَ رَقِيقِينَ يَشْفَانُ الْمَاءُ لَا يَجُوزُ الْمَسْحُ عَلَيْهِمَا بِلَا جَمَاعٍ وَإِذَا كَانَ ثَحِينِينَ لَا يَجُوزُ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ وَعِنْدَ أَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ يَجُوزُ. (بَدَائِعُ الصَّنَائِعِ ج: ۱ ص: ۱۰). أَيْضًا يُمْكِنُ الْمَشْيُ فِيهِ إِذَا كَانَ ثَحِينًا كَجَوَارِبِ الصُّوفِ الْيَوْمَ وَبِهِ تَبَيَّنَ أَنَّ الْمُفْتَى بِهِ عِنْدَ الْحَنَفِيَّةِ: جَوَازُ الْمَسْحِ عَلَى الْجُورِبِينَ الثَّحِينِينَ بِحَيْثُ يُمْشِي عَلَيْهِمَا فَرَسَخًا أَوْ فَاكْثَرَ، وَيُثَبِّتُ عَلَى السَّاقِ بِنَفْسِهِ وَلَا يَرَى مَا تَحْتَهُ وَلَا يَشْفَى، وَاشْتَرَطَ الْمَالِكِيَّةُ كَأَبِي حَنِيفَةَ أَنْ يَكُونَ الْجُورِبَانِ مَجْلَدَيْنِ ظَاهِرَهُمَا وَيَاطْنُهُمَا حَتَّى يُمْكِنَ الْمَشْيُ فِيهِمَا عَادَةً، فَيَصِيرُ امِثْلَ النَحْفِ وَهُوَ مُحْمَلٌ أَحَادِيثُ الْمَسْحِ عَلَى الْجُورِبِينَ. (الْفَقْهُ الْإِسْلَامِيُّ وَأَدْلَتُهُ ج: ۱ ص: ۳۴۳، طَبْعُ دَارِ الْفِكْرِ، دِمَشْقُ).

(۲) وَكُلُّ أَهَابٍ دَبِغٌ فَقَدْ طَهِّرَ. (هَدَايَةُ أَوَّلِينَ ص: ۴۰، بَابُ الْمَاءِ الَّذِي يَجُوزُ بِهِ الْوُضُوءُ... الخ).

حیض و نفاس

پاکی سے متعلق عورتوں کے مسائل

دس دن کے اندر آنے والا خون حیض ہی میں شمار ہوگا

سوال: .. ایک عورت کو ہر مہینے چھ یا سات دن حیض رہتا ہے، لیکن کبھی کبھار پانچ دن گزرنے کے بعد جب صبح اٹھتی ہے تو کوئی خون وغیرہ نہیں ہوتا، اس طرح وہ غسل کر لیتی ہے، لیکن غسل کرنے کے بعد پھر خون جاری ہو جاتا ہے، اسی طرح دوسرے دن بھی ہوتا ہے، ۵، ۴ گھنٹے کچھ نہیں ہوتا ہے، لیکن اس کے بعد پھر خون جاری ہو جاتا ہے۔ تو پوچھنا یہ ہے کہ جن دنوں میں وقفے وقفے سے جو خون آتا رہا، یہ حیض میں شمار ہوگا یا استحاضہ میں؟ یعنی اگر کسی عورت کو ۶، ۵ گھنٹے یا کم و بیش وقت کے بعد پھر خون جاری ہو جائے تو وہ حیض شمار ہوگا یا نہیں؟ دوسرا ہر مہینے جو دن مقرر ہیں اور ان مقررہ دنوں کے بعد ایسا ہو جائے تو پھر کیا حکم ہے؟

جواب: ... حیض کی کم سے کم مدت تین دن ہے، اور زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے، حیض کی مدت کے دوران جو خون آئے، وہ حیض ہی شمار ہوگا، خواہ ۳، ۴ گھنٹے کے وقفے ہی سے آئے۔^(۱)

ماہواری سے پہلے اور بعد میں آنے والے سفید پانی سے غسل واجب نہیں

سوال: ... سفید قطرے جو اندھے کی سفیدی کی طرح ہوں، جو ماہانہ ایام سے پہلے اور بعد میں ایک ہفتے تک یا اس سے کم یا زیادہ دنوں تک آتے ہوں، تو اس دوران صرف وضو کر کے نماز پڑھی جاسکتی ہے؟

(۱) باب الحيض ... (واقفه ثلاثة أيام بلياليها) الثلاث، فألاضافة لبيان العدد المقدر بالساعات الملكية لا للاختصاص ... (وأكثره عشرة) بعشر ليال، كذا وواه الدارقطني وغيره، (قوله بالساعات) . ثم اعلم أنه لا يشترط استمرار الدم فيها بحيث لا يقطع ساعة، لأن ذلك لا يكون إلا نادراً بل انقطاعه ساعة أو ساعتين فصاعداً غير مبطل، كذا في المستصفى بحر، أي لأن العبرة لأوله وآخره ... الخ. (رد المحتار مع الدر المختار ج: ۱ ص: ۲۸۳، باب الحيض). أيضاً. أقل الحيض ثلاثة أيام وأكثره عشرة أيام. والأصل فيه ما روى عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: لفاطمة بنت أبي حبيش رضى الله عنها. دعى الصلاة أيام محيضتك. . . وأقل ما يتناوله اسم الأيام إذا أطلقت مع ذكر العدد ثلاثة أيام وأكثره عشرة. (شرح مختصر الطحاوى ج: ۱ ص: ۲۸۰، طبع بيروت).

جواب: ... ماہواری کا غسل کرنے کے بعد جو سفید پانی آتا ہے وہ نجس ہے،^(۱) لیکن اس سے غسل واجب نہیں ہوتا، وضو کر کے نماز پڑھا کریں۔^(۲)

غسل کے بعد اگر خون آجائے تو کیا کیا جائے؟

سوال: عورتوں کے خاص ایام کے بعد غسل کیا جائے اور غسل کے ایک آدھ دن گزرنے کے بعد کچھ حیض آئے تو اس صورت میں بدن پر پانی بہانا کافی ہوگا یا سر کے بالوں سے پانی بہانا بھی لازمی ہوگا۔ ایام کے گزرنے کے یقین کے بعد غسل یہ حالت اکثر و بیشتر پیش آئے تو کیا غسل لازم ہوگا اور اس کے بعد ہی نماز وغیرہ ادا کی جاسکتی ہے؟

جواب: ... حیض کی مدت دس دن ہے، اس دوران اگر دوبارہ خون آجائے تو عورت ناپاک ہو جائے گی،^(۳) اور خون بند ہونے کے بعد دوبارہ غسل واجب ہوگا۔^(۴)

حیض کی چند صورتیں اور ان کا حکم

سوال: ... ہفتے سے مخصوص دن شروع ہوا، اور منگل تک ختم ہوا، میں نے جمعہ کو نہا کر نماز ادا کی، اب یہ بتائیے کہ بدھ اور جمعرات کی قضا نمازیں کی جائیں یا نہیں؟ یہ بتائیے کہ مخصوص ایام کے ساتھ دن پورے ہونے کے بعد (چاہے تین دن بعد ہی مخصوص دن ختم ہو جائیں) نماز ادا کی جائے یا مخصوص ایام ختم ہونے کے ساتھ ہی نہا کر نماز ادا کی جائے؟ اس بارے میں بہت سی ساتھیوں کو علم نہیں ہے، ضرور جواب دیجئے۔

جواب: ... ماہواری کی مدت کم سے کم تین دن ہے، اور زیادہ سے زیادہ دس دن۔^(۵) عام طور پر مستورات کی عادت کے دن مقرر ہوتے ہیں، مثلاً: سات دن۔ اب خون بند ہونے کی چند صورتیں ہو سکتی ہیں:

۱: ... خون تین دن سے کم میں بند ہو جائے، اس صورت میں عورت کو انتظار کرنا چاہئے کہ کچھ دن وقفے کے بعد دوبارہ نہ

(۱) ومن وراء باطن الفرج فبانه نجس قطعاً ككل خارج من الباطن كالماء الخارج مع الولد أو قبيله. (رد المحتار ج: ۱ ص: ۳۱۳، طبع ایچ ایم سعید)۔

(۲) ويسقطه خروج كل خارج نجس منه من المتوضى الحي معتاداً أو لا من السبيلين أو لا إلى ما يطهر ثم المراد بالخروج من السبيلين مجرد الظهور. (الدر المختار ج: ۱ ص: ۱۳۴)۔

(۳) ومنها النصاب أقل الحيض ثلاثة أيام وثلاث ليال في ظاهر الرواية هكذا في التبيين وأكثره عشرة أيام ولياليها كذا في الخلاصة. الطهر المتخلل بين الدمين والدماء في مدة الحيض يكون حيضاً. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۳۶۰) أيضاً: عن عثمان بن أبي العاص وأنس بن مالك رضي الله عنهما في الحيض أن أقله ثلاثة أيام وأكثره عشرة أيام وما بعد ذلك فهو استحاضة. (شرح مختصر الطحاوی ج: ۱ ص: ۲۸۳، طبع بیروت)۔

(۴) ومنها وجوب الإغتسال عند الإنقطاع هكذا في الكفاية. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۳۹، طبع بلوچستان)۔

(۵) أقل الحيض ثلاثة أيام ولياليها وما نقص من ذلك فهو استحاضة لقوله عليه السلام: أقل الحيض للمجارية البكر والثيب ثلاثة أيام ولياليها ... وأكثره عشرة أيام والزائد استحاضة. (هناية ج: ۱ ص: ۶۲، باب الحيض والاستحاضة)۔

شروع ہو جائے، اگر دوبارہ آئے تو مدت حیض میں یہ وقفہ بھی حیض ہی شمار ہوگا۔^(۱) اور اگر تین دن سے کم میں بند ہو کر پھر نہ آئے تو یہ حیض نہیں، اس کی نمازیں لوٹانی جائیں۔^(۲)

۲: خون تین دن یا زیادہ آئے، لیکن عادت سے پہلے بند ہو جائے، اس صورت میں عورت کو عادت تک انتظار کرنا چاہئے، اگر دوبارہ پھر نہیں آیا تو جب سے بند ہوا اس وقت سے پاک سمجھی جائے گی۔ اس کو اتنی نمازیں قضا کرنی ہوں گی۔^(۳)

۳: عادت پر بند ہو، اس کا حکم واضح ہے کہ غسل کر کے نماز پڑھے۔

۴: عادت سے بڑھ جائے، اس صورت میں اگر دس دن کے اندر اندر بند ہو جائے تو یہ حیض ہی شمار ہوگا۔ اور سمجھیں گے کہ عادت بدل گئی۔ اگر خدا نخواستہ دس دن سے بڑھ جائے تو عادت سے زیادہ جتنے دن گزرے ہیں وہ پاکی کے شمار ہوں گے، اور ان کی نمازیں لوٹانی ہوں گی۔^(۵)

رحم سے خارج ہونے والی رطوبت کا کیا حکم ہے؟

سوال: ...خواتین کے پیشاب اور پاخانے کے علاوہ باقی فضلات (علاوہ حیض) ناپاک ہیں یا نہیں؟ یعنی ان کے کپڑے میں یا جسم پر لگے رہنے سے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟ وضو باقی رہتا ہے یا نہیں؟ (خروج فضلات سے)۔

جواب: ...رحم سے خارج ہونے والی رطوبت ناپاک ہے اور اس سے وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے اور کپڑا بھی ناپاک ہو جاتا ہے۔^(۶) جس عورت کو سیلان الرحم (لیکوریہ) کی بیماری ہو وہ معذور کے حکم میں ہے، یعنی وقت کے اندر ایک بار وضو کر لینا اس کے لئے کافی ہے، نماز کے لئے پاک کپڑا استعمال کیا کرے۔^(۷)

(۱) الطهر المتخلل بین الدمین والدماء فی مدة الحيض یكون حیضاً. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۳۶)۔

(۲) أقل الحيض ثلاثة أيام ولياليها فما نقص عن ذلك فليس بحيض وهو استحاضة لقوله عليه السلام: أقل الحيض ثلاثة أيام وأكثره عشرة أيام. (الجوهرة النيرة ج: ۱ ص: ۲۹، طبع بمبئی)۔

(۳) ودم الإستحاضة الرعاف الدائم لا يمنع الصلاة ولا الصوم ولا الوطء كذا فی الهدایة. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۳۹)۔

(۴) لو انقطع دمها دون عاداتها يكره قربانها وإن اغتسلت حتى تمضي عاداتها وعليها أن تصلي وتصوم للإحتياط هكذا فی التبیین انتقال العادة يكون بمرّة عند أبي يوسف وعليه الفتوى هكذا فی الكافي فإن رأت بين طهرين تامين دماً لا على عاداتها بالزيادة والنقصان أو بالتقدم أو التأخر أو بهما معا انتقلت العادة إلى أيام دمها حقيقياً كان الدم أو حكمياً هذا إذا لم يجاوز العشرة. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۳۹، طبع بلوچستان)۔

(۵) ولو زاد الدم على عشرة أيام ولها عادة معروفة دونها ردت إلى عاداتها والذي زاد استحاضة. (هدایة ج: ۱ ص: ۶۷، باب الحيض والإستحاضة)۔

(۶) ومن وراء باطن الفرج فبأنه نجس قطعاً ككل خارج من الباطن كالماء الخارج مع الولد أو قيئه. (شامی ج: ۱ ص: ۳۱۳، باب الأنجاس)۔

(۷) والمستحاضة ومن به سلس البول يتوضؤون لوقت كل صلاة ويصلون في الوقت. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۴۱)۔

عورت ناپاکی کے ایام میں نہا سکتی ہے

سوال: ... میں نے سنا ہے کہ ناپاکی کے دنوں میں نہانا نہیں چاہئے، کیونکہ نہانے سے جسم جنت میں داخل نہیں ہوگا، اگر گرمی کی وجہ سے صرف سر بھی دھولیا جائے تو سر جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ مسئلہ یہ ہے کہ کم سے کم سات دن میں ناپاکی دور ہوتی ہے، اور گرمیوں میں سات دن بغیر نہائے رہنا بہت مشکل ہے، برائے مہربانی آپ یہ بتائیں کہ واقعی مجبوری کے دنوں میں بالکل نہیں نہانا چاہئے؟

جواب: ... عورت کو ناپاکی کے ایام میں نہانے کی اجازت ہے، اور یہ نہانا ٹھنڈک کے لئے ہے، طہارت کے لئے نہیں۔ یہ کسی نے بالکل جھوٹ کہا ہے کہ اس حالت میں نہانے سے جسم جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

حیض سے پاک ہونے کی کوئی آیت نہیں

سوال: ... حیض کے بعد پاک ہونے کی کیا کوئی مخصوص آیت ہوتی ہے؟

جواب: ... نہیں! عورتوں میں یہ جو مشہور ہے کہ فلاں فلاں آیتیں یا کلمے پڑھنے سے عورت پاک ہوتی ہے، یہ قطعاً غلط ہے، ناپاک آدمی پانی سے پاک ہوتا ہے،^(۱) آیتوں یا کلموں سے نہیں۔

خاص ایام میں مقاربت کا گناہ کرنے پر توبہ، استغفار اور صدقہ

سوال: ... ہم نے سنا ہے کہ جب عورت کو ایام آئیں تو مرد کو اس کے پاس جانے کی ممانعت ہے، مگر پھر بھی اگر مرد اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھ سکے اور اس سے یہ کام سرزد ہو جائے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟ اس کے نکاح میں کوئی فرق آیا یا نہیں؟ اور یہ گناہ کبیرہ ہے یا صغیرہ ہے؟

جواب: ... ایسی حالت میں بیوی سے ملنا جبکہ وہ ایام ماہواری میں ہو، ناجائز اور حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ توبہ، استغفار کرے اور اگر گنجائش ہو تو تقریباً چھ گرام چاندی یا اس کی قیمت صدقہ کرے، ورنہ توبہ، استغفار ہی کرتا رہے، مگر اس ناجائز فعل سے نکاح میں کوئی فرق نہیں آتا۔^(۲)

(۱) ثبت بالدلیل القطعی الجمیع علیہ أن الطهارة واجبة شرعاً، وإن المفروض منها هو الوضوء والغسل من الجنابة والحیض والنفس بالماء واتفق الفقهاء علی جواز التطهیر بالماء الطهور أو المطلق وهو ما یسمى "ماءً" قال تعالیٰ: "وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا"، "وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ". (الفقه الإسلامی وأدلته ج: ۱ ص: ۹۲، المبحث الثالث أنواع المطهرات).

(۲) (و) یحرم بالحیض والنفس (الجماع والاستمتاع بما تحت السرّة إلى تحت الركبة) لقوله تعالیٰ: "وَلَا تَقْرُبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ" وقوله صلی اللہ علیہ وسلم: لک ما فوق الإزار، فإن وطئها غیر مستحلّ له یشحب أن یتصدق بدینار أو بصفه یتوب. (حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص: ۷۸، باب الحیض والنفس والاستحاضة). أيضاً. ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال: سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ما یحلّ للرجل من امرأته وهي حائض فقال: ما فوق الإزار. (شرح مختصر الطحطاوی ج: ۱ ص: ۴۶۱، طبع بیروت).

خاص ایام کے دوران شوہر کا مس کرنا۔

سوال: کیا ماہواری میں شوہر اپنی بیوی سے مقاربت یا گھٹنوں سے لے کر زیر ناف کے حصے کو مس کر سکتا ہے؟

جواب: ایام کی حالت میں وظیفہ زوجیت سخت حرام ہے، بلکہ ناف سے لے کر گھٹنوں تک کے حصہ بدن کو شوہر کا ہاتھ لگانا اور مس کرنا بھی بغیر پردہ کے جائز نہیں۔^(۱)

حالت حیض و نفاس میں عورت سے کتنا مس کر سکتا ہے؟

سوال: زید شادی شدہ آدمی ہے، اس کی بیوی حالت حیض میں ہے، یا حالت نفاس میں ہے، کیا ایسی صورت میں زید اس کے ہاتھ میں اپنا عضو تناسل پکڑا سکتا ہے یا نہیں؟ یا اسی طرح سے اس کے ہاتھ میں انزال کر سکتا ہے یا نہیں؟ یہ اس وقت ہوا جبکہ اس پر شہوت کا غلبہ تھا، اسی طرح سے بیوی کو لمس کرنے یا اعضاء تناسل کو رگڑنے کے لئے کہہ سکتا ہے یا نہیں؟ جبکہ انزال بھی رگڑنے سے ہو جائے۔

جواب: شوہر کا اس حالت میں بیوی کی ناف سے لے کر گھٹنے تک کے حصے کو بلا پردہ مس کرنا جائز نہیں،^(۲) عورت کو اس کے تمام بدن کو ہاتھ لگانا جائز ہے، اور غلبہ شہوت میں اس کے ہاتھ یا بدن کے دوسرے حصوں سے مس کرنا جائز ہے۔^(۳)

اسلام میں عورت کے لئے خصوصی ایام میں مراعات

سوال: مجبوری کے دنوں میں عورت کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: زمانہ جاہلیت اور خاص کر یہودیوں کے معاشرے میں عورت، ایام مخصوصہ میں بہت نجس چیز سمجھی جاتی تھی، اور

(۱) "وَيَسْتَلُونَكَ مِنَ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذَىٰ لَاغْتَرِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ" (البقرة: ۲۲۲)۔

(۲) يمنع . . . (قربان ماتحت ازار) یعنی ما بین سرة وركبة ولو بلا شهوة وحل ماعداء مطلقاً وفي الشامية (قوله يعني ما بين سرة وركبة) فيجوز الاستمتاع بالسرة وما فوقها والركبة ما تحتها ولو بلا حائل، وكذا بما بينهما بحائل بغیر الوطء ولو تلتطخ دماً. (رد المختار مع الدر المختار ج. ۱ ص: ۲۹۲، باب الحيض، مبحث في مسائل المتحيرة). أيضاً: عن عائشة رضي الله عنها قالت: كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا حضت بأمرني فأنزرت لم يباشرني. (شرح مختصر الطحاوي ج: ۱ ص: ۳۶۲، طبع بيروت)۔

(۳) للزوج في حالة الحيض أن يقبلها ويضاجعها ويستمتع بجميع بدنها ما خلا ما بين السرة والركبة. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۳۹). أيضاً: وأما الحائض فإنه يحرم عليه قربان ماتحت الأزار. (شامی ج: ۶ ص: ۳۶۶)۔

(۴) وعبارة الفتح فإن غلبته الشهوة ففعل إرادة تسكينها به فالرجاء أن لا يعاقب اهـ راد في معراج الدراية وعن أحمد والشافعي في القديم الترخيص فيه وفي الجديد يحرم ويجوز أن يستمني بيد زوجته وخادمتها اهـ. (رد المختار ج: ۲ ص: ۳۹۹). أيضاً: شرح مختصر الطحاوي ج: ۱ ص: ۳۶۲)۔

اس کو ایک کمرے میں بند کر دیتے تھے، نہ وہ کسی چیز کو ہاتھ لگا سکتی تھی، نہ کھانا پکا سکتی تھی اور نہ کسی سے مل سکتی تھی^(۱)۔ لیکن اسلام کے معتدل نظام نے ایسی کوئی چیز باقی نہیں رکھی سوائے روزہ نماز اور تلاوت کلام پاک کے۔ باقی تمام چیزیں اس کے لئے جائز قرار دیں حتیٰ کہ وہ ذکر اللہ اور دُرود شریف اور دیگر دعائیں پڑھ سکتی ہے، اور وظائف سوائے قرآن کے کر سکتی ہے^(۲)۔ خاص ایام میں وظیفہ زوجیت کی اجازت نہیں، نماز روزہ بھی نہیں کر سکتی، اس کے ذمہ روزہ کی قضا ہے، نماز کی قضا نہیں^(۳)۔ الغرض! ان ایام میں عورت کا کھانا پکانا، کپڑے دھونا اور دیگر گھریلو خدمات بجالانا جائز ہے۔^(۴)

نفاس کے احکام

سوال: ... نفاس کے کہتے ہیں؟ کیا حیض کی طرح نفاس میں بھی نماز معاف ہو جاتی ہے یا بعد میں قضا پڑھنی پڑتی ہے؟
نفاس سے پاک ہونے کا کیا طریقہ ہے؟ نفاس کے دوران اگر رمضان آجائے تو روزہ رکھے گی یا بعد میں قضا روزہ رکھے گی؟
جواب: ... بچہ پیدا ہونے کے بعد جو خون آتا ہے اس کو نفاس کہتے ہیں^(۵) جس طرح حیض میں نماز معاف ہو جاتی ہے، اسی طرح نفاس میں بھی نماز معاف ہے، اور جس طرح حیض میں روزہ معاف نہیں اسی طرح نفاس میں بھی معاف نہیں، بلکہ بعد میں قضا رکھنا ہوگا^(۶)۔ نفاس کا خون بند ہو جانے کے بعد نہانے سے عورت پاک ہو جاتی ہے۔

اگر کسی کا حمل ضائع ہو گیا تو نماز روزہ کب کرے؟

سوال: ... ۱۲ فروری کو میرا تقریباً ڈیڑھ ماہ کا حمل ضائع ہو گیا ہے، اس کی کل مدت تو چالیس روز ہے، لیکن آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ پندرہ بیس دن کے بعد اگر ماہواری نہ آئے تو کیا نماز روزہ کیا جاسکتا ہے؟

(۱) (وینسلونک عن الخیض) أخرج الإمام أحمد ومسلم وأبو داود والترمذی والنسائی وابن ماجه وغيرهم عن أنس رضي الله تعالى عنه أن اليهود كانوا إذا حاضت المرأة منهم أخرجوها من البيوت ولم يؤاكلوها ولم يشاربوها ولم يجامعوها في البيوت... الخ. (روح المعاني ج: ۲ ص: ۱۲۱)۔ أيضاً: شرح مختصر الطحاوی ج: ۱ ص: ۴۶۴ طبع دار البشائر الإسلامية، بيروت)۔

(۲) (يمنع صلاة) مطلقاً ولو سجدة شكر (وصوماً).... وقراءة قرآن... ولا بأس لحائض وجنب بقراءة أدعية ومسها وحملها وذكر الله تعالى وتسبيح... الخ. (الدر المختار مع الرد ج: ۱ ص: ۲۹۳)۔

(۳) (يمنع صلاة) مطلقاً ولو سجدة شكر (وصوماً) وجماعاً (وتقصية) لزوماً دونها للحر ج. (الدر المختار ج: ۱ ص: ۲۹۰، ۲۹۱، باب الحيض، مطلب لو أفنت مفت... الخ)۔

(۴) ولا يكره طبخها ولا استعمال ما مسته من عجين أو ماء أو نحوهما. (رد المختار ج: ۱ ص: ۲۹۲، باب الحيض، مطلب لو أفنت مفت... الخ)۔

(۵) النفاس هو دم يعقب الولادة... الخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۳۶)۔ والنفاس هو الدم الخارج عقب الولادة واشتقاقه من تنفس الرحم بالدم أو خروج النفس وهو الولد. (الجوهرة النيرة ص: ۳۹، باب الحيض)۔

(۶) (يمنع صلاة) مطلقاً ولو سجدة شكر (وصوماً) وجماعاً (وتقصية) لزوماً دونها للحر ج. (الدر المختار ج: ۱ ص: ۲۹۰، باب الحيض، مطلب لو أفنت مفت... الخ)۔

جواب: ... آپ کے سوال کے سلسلے میں چند مسائل قابل ذکر ہیں:

۱: ... بچے کی ولادت کے بعد جو خون آتا ہے اس کو حیض نہیں بلکہ ”نفاس“ کہا جاتا ہے۔^(۱)

۲: ... نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے، اور کم سے کم کی کوئی حد نہیں، پس اگر ایک آدھ دن خون آکر بند ہو جائے تو عورت غسل کر کے نماز روزہ کرے۔^(۲)

۳: ... جو حمل ضائع ہو جائے تو دیکھیں گے کہ بچے کا کوئی عضو کیا بن گیا ہے یا نہیں؟ اگر ایک آدھ عضو بن گیا ہو تو حمل گرنے کے بعد جو خون آئے وہ نفاس ہے۔ اور اگر کوئی عضو نہیں بنا تھا، بس گوشت کا ٹوٹھڑا تھا، تو یہ نفاس نہیں۔ پس اس خون کو اگر حیض شمار کرنا ممکن ہو تو حیض ہے، ورنہ استحاضہ (بیماری کا خون) شمار ہوگا۔^(۳)

۴: ... آپ کے سلسلے میں اگر بچے کا کوئی عضو بنا ہوا تھا تو یہ پندرہ بیس دن کا خون نفاس ہے، اور جب بند ہو گیا تو آپ کو غسل کر کے نماز روزہ کرنا چاہئے تھا۔ اور اگر کوئی عضو بنا ہوا نہیں تھا، تو آپ کی جتنے دن کی عادت آیام کی تھی، اتنے دن حیض شمار ہوں گے، باقی زائد دنوں کا خون استحاضہ تھا، ان میں آپ کو غسل کر کے نماز روزہ کرنا چاہئے تھا۔ بہر حال اب اتنے دنوں کی نمازیں قضا کرنا ہوں گی۔

نفاس والی عورت کے ہاتھ سے کھانا پینا

سوال: ... نفاس والی عورت کی جب تک نفاس کی مدت پوری نہ ہو، اس کے ہاتھ سے کھانا پینا شریعت کی رو سے جائز ہے کہ نہیں؟

جواب: ... جائز ہے۔^(۴)

ناپاکی کی حالت میں دودھ پلانا

سوال: ... کیا عورت ناپاکی کی حالت میں اپنے بچے کو دودھ پلا سکتی ہے؟ یا اس کے لئے غسل کرنا ضروری ہے؟

(۱) النفاس هو دم يعقب الولادة. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۳۶، طبع بلوچستان)۔

(۲) أقل النفاس ما يوحّد ولو ساعة وأكثره أربعون. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۳۷، ۳۸)۔ أيضًا: وأكثر النفاس أربعون يومًا ولا مقدار لأقله إنما هو كان الدم عن عثمان بن أبي العاص رضي الله عنه قال: وقت النبي صلى الله عليه وسلم للنساء أربعين يومًا فإذا مضت، اغتسلت وصليت. (شرح مختصر الطحاوی ج: ۱ ص: ۳۸۷، کتاب الطهارة)۔

(۳) سقط أي مسقوط ظهر بعض خلقه كيد أو رجل ولد فتصير به نساء فإن لم يظهر له شيء فليس بشيء. والمرئي حيض إن دام ثلاثًا ... والإستحاضة ولو لم يدر حاله ولا عدد أيام حملها ودام الدم تدع الصلاة أيام حيضها بيقين ثم تغتسل ثم تصلي كالمعذور. (الدر المختار مع الرد ج: ۱ ص: ۳۰۲)۔

(۴) ولا يكره طبعها ولا استعمال ما مسته من عجين أو ماء أو نحوهما. (رد المختار ج: ۱ ص: ۲۹۲، باب الحيض، مطلب لو أفتى مفت ... الخ)۔

جواب:۔۔۔ اس حالت میں بچے کو دودھ پلانا جائز ہے^(۱) لیکن بہتر یہ ہے کہ غسل کر کے دودھ پلائیں۔

ایام والی عورت کا بستر پر بیٹھنا یا ایک ساتھ کھانا کھانا

سوال:۔۔۔ اگر گھر میں کوئی دوسری خاتون کے خاص ایام ہوں تو کیا اس سے چھونے، اس کے ساتھ کھانا کھانے یا پھر اس کے کپڑے اور بستر پر بیٹھنے کے باوجود ہماری طہارت باقی رہے گی اور نماز ہو سکتی ہے؟

جواب:۔۔۔ اس کے ساتھ ملنے بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں، اور اس سے طہارت میں کوئی فرق نہیں آتا۔^(۲)

ناپاک عورت کا بستر پر بیٹھنا، کپڑوں کو ہاتھ لگانا

سوال:۔۔۔ اگر گھر میں کسی کے خاص ایام ہوں تو کیا ہمیں اس سے دُور رہنا چاہئے؟ میرا مطلب ہے کہ اگر وہ ہمارے بستر پر بیٹھ جائے یا چلتے چلتے ہماری اس سے ٹکر ہو جائے تو کیا ہمارا بستر، یا ہمارے کپڑے ناپاک ہو جائیں گے؟ ہمیں بستر وغیرہ دھونا پڑے گا، اور کیا ہمیں کپڑے بدل کر نماز یا قرآن پڑھنا ہوگا یا نہانا ہوگا؟

جواب:۔۔۔ خاص ایام میں عورت نماز نہیں پڑھ سکتی، روزہ نہیں رکھ سکتی،^(۳) تلاوت نہیں کر سکتی،^(۴) اور شوہر سے قربت نہیں کر سکتی۔ لیکن کھانا پکا سکتی ہے، کپڑے دھو سکتی ہے، بستر پر بیٹھ سکتی ہے، اس کے بستر پر بیٹھنے سے بستر ناپاک نہیں ہوتا اور اس کے بدن کو ہاتھ یا کپڑا لگنے سے ہاتھ اور کپڑا ناپاک نہیں ہوتے۔^(۵)

کیا بچے کی پیدائش سے کمرہ ناپاک ہو جاتا ہے؟

سوال:۔۔۔ بچہ کی پیدائش کے بعد ماں اور بچے کو جس کمرہ یا گھر میں رکھا جاتا ہے، چالیس دن بعد اس کو اچھی طرح صاف کیا جاتا ہے اور اس میں رنگ و روغن کیا جاتا ہے، اور جب تک ایسا نہیں کیا جاتا وہ گمرہ ناپاک رہتا ہے، جبکہ براہ راست عورت کی

(۱) وان أراد أن ياكل أو يشرب فينجى أن يتمضمض ويغسل يديه۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۶)۔ أيضًا: وعن عائشة قالت: كنت أرجل رأس رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا حائض۔ فيه جواز المخالطة مع الحائض..... وفي الحديث دلالة على طهارة بدن الحائض وعرفها۔ (المزقة شرح المشكوة ج: ۳ ص: ۳۵۵ باب الترجل، أيضًا: خير الفتاوى ج: ۲ ص: ۸۷)۔
(۲) أن المرأة من اليهود كانت إذا حاضت لم يواكلوها، ولم يشاربوها، ولم يحاموها في البيت، لأنزل الله تعالى: ويستلونك عن الغيض قل هو أذى۔ إلى آخر القصة فأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يواكلوهن، وأن يشاربوهن، وأن يحاموهن في البيوت، ويفعلوا ما يشاروا إلا الجماع، فقالت اليهود: وما يريد هذا الرجل أن يدع من أمرنا شيئاً إلا خالفنا فيه۔ (شرح مختصر الطحاوی ج: ۱ ص: ۴۶۳)۔

(۳) يسقط من الحائض الصلاة..... يحرم عليها الصوم..... وحرمة الجماع... إلخ۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۳۹، ۴۰)۔

(۴) عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لا تقرأ الحائض ولا الجنب شيئاً من القرآن۔ (جامع الترمذی ج: ۱ ص: ۱۹۰، باب ما جاء في الجنب والحائض أنهما لا يقرآن القرآن)۔

(۵) صفحة هذا كاحواله نمبر ۱ ملاحظه ہو۔ نیز: عن القاسم بن محمد قال: قالت عائشة: قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم: ناوليني الخمرة من المسجد، قالت: قلت: إني حائض! قال: إن حبضتك ليست في يدك۔ (جامع الترمذی ج: ۱ ص: ۱۹، باب ما جاء في الحائض تناول الشيء من المسجد)۔

ناپاکی سے اس گھریا کمرہ کا تعلق بھی نہیں ہوتا، آپ اس غیر اسلامی رسم کا قرآن و حدیث کی روش سے جواب عنایت فرمائیں۔
جواب: ... صفائی تو اچھی چیز ہے، مگر گھریا کمرے کے ناپاک ہونے کا تصور غلط اور توہم پرستی ہے۔

مخصوص ایام میں مہندی لگانا جائز ہے

سوال: ... اکثر بزرگ خواتین کا کہنا ہے کہ مہندی ایام شروع ہونے کے بعد یعنی ایام کے دوران مہندی نہ لگائی جائے، کیونکہ اس وقت تک ہاتھ پاک نہیں ہوتے، جب تک مہندی بالکل نہ اتر جائے، اور ان کا کہنا یہ بھی ہے کہ اگر ایام شروع ہونے سے پہلے لگائی تو کوئی حرج نہیں، پھر چاہے لگی ہو یا نہ لگی ہو پاک ہو سکتے ہیں۔
جواب: ... عورتوں کے خاص ایام میں مہندی لگانا شرعاً جائز ہے، اور یہ خیال غلط ہے کہ ایام میں مہندی ناپاک ہو جاتی ہے۔^(۱)

حیض کے دوران پہنے ہوئے کپڑوں کا حکم

سوال: ... مخصوص دنوں میں جو لباس پہنے جاتے ہیں کیا انہیں بغیر دھوئے نماز پڑھی جاسکتی ہے یا نہیں؟ یا صرف ان حصوں کو جہاں غلاظت لگی ہو دھولیا جائے، تمام چیزیں یعنی قمیص، شلوار، دوپٹہ، چادر، سوٹر، شال وغیرہ سب کو دھونا چاہئے؟
جواب: ... کپڑے کا جو حصہ ناپاک ہوا ہے اسے پاک کر کے پہن سکتے ہیں،^(۲) اور جو پاک ہوں ان کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔

عورت کو غیر ضروری بال لوہے کی چیز سے دُور کرنا پسندیدہ نہیں

سوال: ... کیا عورتوں کو کسی لوہے کی چیز سے غیر ضروری بالوں کا دُور کرنا گناہ ہے؟
جواب: ... غیر ضروری بالوں کے لئے عورتوں کو چونا، پاؤڈر، صابن وغیرہ استعمال کرنے کا حکم ہے، لوہے کا استعمال ان کے لئے پسندیدہ نہیں، مگر گناہ بھی نہیں۔^(۳)

دورانِ حیض استعمال کئے ہوئے فرنیچر وغیرہ کا حکم

سوال: ... ان چیزوں کے پاک کرنے کے بارے میں ضرور بتائیے جن کو دورانِ حیض استعمال کر چکے ہیں، مثلاً: صوف

(۱) جنب إختضب و إختضبت امرأته بذالك إختضب قال أبو يوسف رحمه الله تعالى: لا بأس به ولا تصلى فيه وإن كان جنب قد غسل موضع إختضب فلا بأس بأن تصلى فيه، كذا في فتاوى قاضیخان۔ (عالمگیری ج: ۵ ص ۳۵۹)۔
(۲) (يجوز رفع نجاسة حقيقية من محلها) ولو إلقاء أو مأكولاً علم محلها أو لا (بماء ولو مستعملاً) به يقتی وبكل مانع طاهر۔ (الدر المختار مع الرد ج: ۱ ص: ۳۰۹)۔
(۳) قال في الهندية: ويتبدى من تحت السرة ولو عالج بالنورة يجوز كذا في الغرائب وفي الأشباه والسنة في عانة المرأة النشف۔ (شامی ج: ۶ ص: ۱۰۶، فصل في البيع)۔

سیٹ، نئے کپڑے، چار پائی یا ایسی چیز جن کو پانی سے پاک نہیں کر سکتے ہیں؟

جواب:۔۔۔ یہ چیزیں استعمال سے ناپاک تو نہیں ہو جاتیں جب تک نجاست نہ لگے۔^(۱)

پاکی حاصل کرنے میں وہم اور اس کا علاج

سوال:۔۔۔ میں بی اے کی طالبہ ہوں، ہمارا گھر تھوڑا بہت مذہبی ہے، نماز تقریباً سب ہی لوگ پڑھتے ہیں، لیکن جب سے میں نے نماز شروع کی ہے، آہستہ آہستہ آج ایسی ہو گئی ہوں کہ اگر کسی کا پاؤں لگ جائے تو دھونے بیٹھ جاتی ہوں، اگر جھاڑو کسی کپڑے کو لگ جائے تو فوراً دھوتی ہوں، اگر گیلیا پونچھا کمرے میں لگتا ہے تو میں اس سے بچتی ہوں، چھینٹوں سے تو اس طرح بچتی ہوں جیسے انسان آگ سے بچتا ہے، اگر پانی زمین پر گرا اور میرے کپڑوں پر پھینٹیں آگئیں تو پائینچے دھوتی ہوں کہ ہر وقت میرے پائینچے گیلے رہتے ہیں، کیونکہ ہمارا چھوٹا سا گھر ہے، آخر کب تک کمرے میں رہا جاسکتا ہے؟ بس میری یہ ہی کیفیت ہے جس کی وجہ سے اب گھر والے مجھے نفسیاتی مریضہ، ذہنی مریضہ اور دہمن کے نام سے پکارتے ہیں، جس پر مجھے دلی دکھ ہوتا ہے اور پھر میں یہ سوچتی ہوں کہ اب ایسا نہ کروں گی، لیکن پھر ایسا نہیں کر پاتی۔ خیال آتا ہے کہ اگر کپڑے ناپاک ہو گئے تو نماز نہ ہوگی۔ گھر والے مجھے ہر وقت پانی میں گھسے رہنے سے منع کرتے ہیں، جس کی وجہ سے مجھے اب ایگزیمیا بھی ہو گیا ہے، لیکن میں کہتی ہوں کہ میرے اوپر کسی قسم کی چھینٹ نہ آئے۔ گھر والے کہتے ہیں کہ ہمارے گھر میں کوئی بچہ نہیں ہے کہ جس کے پیشاب وغیرہ کی چھینٹ سے تیرے کپڑے ناپاک ہو جائیں گے۔ کبھی کبھی جب مجھے اس بات پر ڈانٹ پڑتی ہے تو میرا دل چاہتا ہے کہ نماز ہی چھوڑ دوں، تاکہ میں ان چیزوں سے نجات پاسکوں، لیکن دل نہیں مانتا اور نماز کسی حالت میں بھی نہیں چھوڑ سکتی۔ آپ میرے سوال کا جلد از جلد جواب دے کر ذہنی اذیت سے نجات دلا سکتے ہیں۔

جواب:۔۔۔ بیٹی! ایک بات سمجھ لو، اگر پاکی ناپاکی کا مسئلہ اتنا ہی مشکل ہوتا، جتنی مشکل کہ آپ نے اپنے اوپر ڈال رکھی ہے، تو دنیا کا کارخانہ ہی بند ہو جاتا۔ آپ کی طرح ہر شخص بس پائینچے دھونے ہی میں لگا رہتا۔ یہ تمہیں وہم کا مرض ہے اور اس کا علاج بہت آسان ہے۔ وہ یہ کہ جن چیزوں کی وجہ سے آپ کو ناپاکی کی فکر لگی رہتی ہے ان کی ذرا بھی پروا نہ کرو، اور جب تمہارا شیطان یوں کہے کہ یہ چھینٹے ناپاک تھے، فلاں چیز ناپاک تھی تو شیطان سے کہو کہ: تو غلط کہتا ہے، میں تیری بات نہیں مانوں گی۔ اگر ایک مہینے تک آپ نے میرے کہنے پر عمل کر لیا تو ان شاء اللہ تعالیٰ اس وہم کے مرض سے ہمیشہ کے لئے نجات مل جائے گی۔

سفید قطرے، سفید پانی بار بار آئے تو کیا کریں؟

سوال:۔۔۔ سفید قطرے یا سفید پانی آتا ہو تو اس کو دھونے کے لئے بار بار استنجا خانے جانا ضروری ہے، نیز اگر کوئی وہم کی وجہ سے آدھ، پون یا ایک گھنٹہ لگا تا ہو تو اس معاملے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ کیونکہ بار بار استنجا خانے میں جانا تکلیف کا باعث ہے۔

(۱) وَلَا يَكْرَهُ طَبْعُهَا وَلَا إِسْتِعْمَالُ مَا مَسَّتْهُ مِنْ عَجِينٍ أَوْ مَاءٍ أَوْ نَحْوِهِمَا۔ (رد المحتار ج: ۱ ص: ۲۹۲، مطلب لو أفتى مفت... إلخ۔)

جواب:۔۔۔ اس پانی کو روکنے کے لئے گدھی استعمال کریں، اور استنجا کے لئے جانا اس صورت میں ضروری ہے جبکہ وہ پانی ارد گرد لگ جائے، ورنہ کوئی ضروری نہیں، اور استنجا خانے میں جا کر صرف نجاست کی جگہ دھولینا کافی ہے، اس کے لئے آدھ گھنٹہ لگانے کی ضرورت نہیں۔^(۱)

خاص ایام میں عورت کا زبان سے قرآن کریم پڑھنا جائز نہیں

سوال:۔۔۔ ہم نے بچپن میں قرآن پاک نہیں پڑھا تھا، اس لئے اب پڑھ رہے ہیں، ہماری اُستانی کہتی ہیں کہ تم قرآن شریف مخصوص دنوں میں بھی پڑھا کرو، سپارہ کے صفحے میں پلٹ دیا کروں گی، کیونکہ پڑھتے تو زبان سے ہیں اور زبان پاک ہوتی ہے۔ اب آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ کیا ہم ان دنوں میں قرآن شریف پڑھ سکتے ہیں؟

جواب:۔۔۔ ایام کی حالت میں عورت کا زبان سے قرآن کریم پڑھنا جائز نہیں، اسی طرح جس مرد یا عورت پر غسل فرض ہو، اس کے لئے بھی قرآن کریم کی تلاوت جائز نہیں۔^(۲) آپ کی اُستانی کا بتایا ہوا مسئلہ صحیح نہیں، اس حالت میں زبان کھانے پینے کے لئے تو پاک ہوتی ہے، مگر تلاوت کے حق میں پاک نہیں۔ جس طرح بے وضو آدمی کے اعضاء تو پاک ہوتے ہیں لیکن جب تک وضو نہ کر لے نماز کے لئے پاک نہیں ہوتے، اس کو نجاست حکمی کہتے ہیں۔ جنابت اور حیض و نفاس کی حالت میں بھی زبان حکماً ناپاک ہوتی ہے، ہاں ذکر و تسبیح اور دُعا کی اس حالت میں بھی اجازت ہے۔^(۳)

مخصوص ایام میں عورت نماز کے وقت کیا کرے؟

سوال:۔۔۔ کتاب ”رکن دین“ مصنف مولانا شاہ محمد رکن الدین الوری میں صفحہ نمبر ۳۵ کی آخری لائنوں میں لکھا ہے کہ: ”بلکہ مستحب یہ ہے (مخصوص دنوں میں) کہ جب نماز کا وقت ہو تو وضو کرے اور گھر میں نماز کی جگہ پر آ بیٹھے اور جتنی دیر میں نماز ادا کرتی تھی، اتنی دیر تک سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ پڑھتی رہے۔“ آپ بتائیے کہ کیا یہ طریقہ درست ہے؟ میں نماز پابندی سے پڑھتی ہوں، مخصوص دنوں میں والد یا بھائی کی وجہ سے شرم آتی ہے، تو اس صورت میں، میں مندرجہ بالا طریقے کے ساتھ نماز کی حرکات مثلاً: ہاتھ اٹھانا، ہاتھ باندھنا، رکوع اور سجود وغیرہ میں یہی تسبیح پڑھ سکتی ہوں؟ کیونکہ اس طرح میں شرمندگی سے بچ سکتی ہوں اور کسی کو مخصوص دنوں کا پتا بھی نہ چلے گا۔ اس طرح بہت سی مسلمان لڑکیوں کو فائدہ ہوگا۔

(۱) يجب على المصلى أن يقدم الطهارة من الأحداث والأجاس۔ (هداية ج ۱ ص: ۹۲، طبع شرکت علمیه، ملتان)۔

(۲) وليس للحائض والجنب والنفساء قراءة القرآن۔ (هداية أولین ص: ۶۳، باب الحيض والاستحاضة، أيضًا در مختار ج ۱ ص: ۲۹۳)۔ أيضًا: عن ابن عمر رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: لا يقرأ الجنب ولا الحائض شيئاً من القرآن۔ (شرح مختصر الطحاوی ج: ۱ ص: ۳۴۵)۔ أيضًا: عن علي رضي الله عنه قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكن يحبه عن قرآن القرآن شيء ليس الجنابة۔ أيضًا۔

(۳) يحوز للجنب والحائض الدعوات وجواب الأذان۔ (عالمگیری ج ۱ ص: ۳۸، طبع بلوچستان)۔

جواب:۔۔۔ نہیں ایسا نہ کیجئے، وضو کر کے مصلے پر بیٹھ کر تسبیح پڑھتی رہئے۔^(۱)

ایام مخصوصہ میں قرآن کیسے پڑھائے؟

سوال:۔۔۔ مستورات جو کہ مدرسوں میں قرآن پڑھاتی ہیں، وہ اپنے مخصوص ایام میں معلقہ کے فرائض کس طرح انجام دیں گی؟

جواب:۔۔۔ وہ بچوں کو سبق دیتے وقت ایک ایک لفظ کر کے سکھائیں، مسلسل آیت وغیرہ نہ پڑھیں۔^(۲)

کیا عورت ایام مخصوصہ میں زبانی الفاظ قرآن پڑھ سکتی ہے؟

سوال:۔۔۔ ”مخصوص ایام“ میں عورت کو اگر کچھ قرآنی آیات یاد ہوں تو کیا وہ پڑھ سکتی ہے یا نہیں؟

جواب:۔۔۔ عورتوں کے مخصوص ایام میں قرآن کریم کی آیات پڑھنا جائز نہیں، البتہ بطور دعا کے الفاظ قرآن پڑھ سکتی ہے،^(۳)

اس حالت میں حافظہ کو چاہئے کہ زبان ہلائے بغیر ذہن میں پڑھتی رہے اور کوئی لفظ بھولے تو قرآن مجید کسی کپڑے کے ساتھ کھول کر دیکھ لے۔^(۴)

حیض کے دنوں میں حدیث یاد کرنا اور قرآن کا ترجمہ پڑھنا

سوال:۔۔۔ میں ریاض الصالحین عربی جلد اول کی حدیث پڑھتی اور یاد کرتی ہوں، کیا میں خاص ایام میں بھی ان عربی

احادیث کو پڑھ اور یاد کر سکتی ہوں؟ نیز قرآن کا ترجمہ بغیر عربی پڑھے، بغیر ہاتھ لگائے صرف اردو ترجمہ دیکھ کر پڑھ سکتی ہوں؟ اور ان کو

خاص ایام میں یاد کر سکتی ہوں؟

جواب:۔۔۔ دونوں مسئلوں میں اجازت ہے۔^(۵)

(۱) يستحب للمحاض إذا دخل وقت الصلاة أن تقرأ وتجلس عند مسجد بيتها تسبح وتهلل قدر ما يمكنها أداء الصلاة. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۳۸، طبع بلوچستان)۔

(۲) إذا حاضت المعلمة فنبه لها أن تعلم الصبيان كلمة كلمة وتقطع بين الكلمتين. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۳۸)۔ (قولہ وقراءة القرآن) لأنه يجوز للمحاض المعلمة تعليمه كلمة كلمة كما قدمناه. (فتاویٰ شامی ج: ۱ ص: ۲۹۳، باب الحيض)۔

(۳) وإن قرأ ما دون الآية وقراءة الفاتحة على قصد الدعاء ونحوها على نية الدعاء يجوز. (حلی کبیر ص: ۵۷ مطلب الفصل فی أربعة سنة)۔

(۴) وليس لهم من المصحف إلا بفلافه. (هداية أولین ص: ۶۴، باب الحيض والاستحاضة)۔ ويمنع قراءة القرآن بقصده ومنه ولو مكتوباً بالفارسية في الأصح إلا بفلافه المنفصل... الخ. (درمختار ج: ۱ ص: ۲۹۳)۔ أيضاً. وأما أحده بالفلافه أو لفلافه فلا بأس به وإن كان جنباً لأنه غير ماس للقرآن كما لو حمل حملاً وفيه مصحف جاز وإن كان جنباً. (شرح مختصر الطحاوی ج: ۱ ص: ۳۴۶، طبع بیروت)۔

(۵) دیکھئے: إمداد الفتاویٰ للفتاویٰ ج: ۱ ص: ۵۰، طبع دارالعلوم کراچی۔

خاص ایام میں امتحان میں قرآنی سورتوں کا جواب کس طرح لکھے؟

سوال: قرآنی سورتیں نصاب میں شامل ہیں، امتحان میں ان کا متن، تشریح اور دوسری آیات کے حوالے تحریر کرنے ہوتے ہیں، ان ایام میں یہ تحریر کرنا کیسا ہے؟

جواب: ترجمہ، تشریح لکھنے کی اجازت ہے، مگر آیاتِ کریمہ کا متن نہ لکھے، آیت کا حوالہ دے کر اس کا ترجمہ لکھ دیں۔^(۱)

خواتین اور معلمات خاص ایام میں تلاوت کس طرح کریں؟

سوال ۱: خواتین اپنے خاص ایام میں قرآن شریف کی تلاوت کر سکتی ہیں یا نہیں؟

سوال ۲: بعض معلمات جو کہ قاعدہ، ناظرہ یا حفظ کی تعلیم دیتی ہیں، کیا وہ اس وجہ سے کہ بچوں کی تعلیم کا حرج ہوگا، بچوں کو پڑھانے کے لئے قرآن شریف کی تلاوت کر سکتی ہیں؟ اگر نہیں تو پھر تعلیم کا سلسلہ کس طرح جاری رکھا جائے؟

سوال ۳: خواتین اپنے خاص ایام میں کسی شخص کی، یا کیسٹ، ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے تلاوت قرآن سن سکتی ہیں؟

جواب ۱: خواتین کے لئے خاص ایام میں قرآن کریم کی تلاوت اور اس کو چھونا جائز نہیں ہے،^(۲) چاہے قرآن کریم کی ایک آیت کی تلاوت کی جائے یا ایک آیت سے بھی کم، ہر صورت میں تلاوت قرآن جائز نہیں۔^(۳) البتہ قرآن کی بعض وہ آیات جو کہ دُعا اور اذکار کے طور پر پڑھی جاتی ہیں ان کو دُعا یا ذکر کے طور پر پڑھنا جائز ہے۔ مثلاً کھانا شروع کرتے وقت ”بسم اللہ“ یا شکرانہ کے لئے ”الحمد للہ“ کہنا، اسی طرح قرآن کے وہ کلمات جو کہ عام بول چال میں استعمال میں آ جاتے ہیں ان کا کہنا بھی جائز ہے۔^(۴)

جواب ۲: قرآن کریم کی تعلیم دینے والی معلمات کے لئے بھی قرآن کریم کی تلاوت اور قرآن کریم کو چھونا جائز نہیں، باقی یہ کہ تعلیم کا سلسلہ کس طرح جاری رکھا جائے؟ اس کے لئے فقہاء نے یہ طریقہ بتلایا ہے کہ وہ آیت قرآنی کلمہ کلمہ الگ الگ کر کے پڑھیں، مثلاً: الحمد..... للہ..... رَبِّ..... العالمین۔ اس طرح معلمہ کے لئے قرآنی کلمات کے جے کرنا بھی جائز ہے۔^(۵)

(۱) إمداد الفتاویٰ ج: ۱ ص: ۵۰، طبع دار العلوم کراچی۔

(۲) ویس للحنائض والجنب والنفساء قراءة القرآن ویس لهم من المصحف إلا بفلافة. (هدایة اولین ص: ۶۴، باب الحيض والاستحاضة، أيضًا در مختار ج: ۱ ص: ۲۹۲، ۲۹۳، أيضًا: شرح مختصر الطحاوی ج: ۱ ص: ۳۳۵)۔

(۳) ویمنع صلاة..... وقراءة قرآن بقصدہ ومسہ..... ولا بأس لحائض وجنب بقراءة أدعية ومسها وحملها وذكر الله تعالى وتسبیح (وفی الشامیة) (قوله وقراءة القرآن) أو ولو دون آية من المركبات لا المفردات لأنه جوز للحائض المعلمة تعلیمه كلمة كلمة... الخ۔ (فتاویٰ شامی ج: ۱ ص: ۲۹۳، طبع ایچ ایم سعید)۔

(۴) فلو قصد الدعاء أو الثناء أو الفتح أمر أو التعليم ولقن كلمة كلمة حل فی الأصح۔ (در مختار ج: ۱ ص: ۱۷۲، مطلب يوم عرفة أفضل من يوم الجمعة)۔

(۵) ولقن كلمة كلمة حل فی الأصح۔ (قوله: ولقن كلمة كلمة) هو المراد بقول المنية حرفًا حرفًا كما فسره به فی شرحها والمراد مع القطع بین كل كلمتين۔ (الدرا المختار مع رد المختار ج: ۱ ص: ۱۷۲)۔

جواب ۳: ...خواتین کے لئے خاص ایام میں تلاوت قرآن کی ممانعت تو حدیث شریف میں آتی ہے، لیکن قرآن سننے کی ممانعت نہیں آتی، لہذا ان خاص ایام میں کسی شخص سے یا ریڈیو اور کیسٹ وغیرہ سے تلاوت قرآن سننا جائز ہے۔

دورانِ حفظ ناپاکی کے ایام میں قرآن کریم کس طرح یاد کیا جائے؟

سوال: ...قرآن شریف حفظ کرنے کے دوران ناپاکی کی حالت میں کسی پین وغیرہ کی مدد سے قرآن پاک کے صفحے پٹ کر یاد کرنا جائز ہے کہ ناجائز؟

جواب: ...عورتوں کے خاص ایام میں قرآن کریم کا زبان سے پڑھنا جائز نہیں^(۲)۔ حافظہ کو بھولنے کا اندیشہ ہو تو بغیر زبان ہلائے دل میں سوچتی رہے، زبان سے نہ پڑھے، کسی کپڑے وغیرہ سے صفحے الٹنا جائز ہے۔^(۳)

مخصوص ایام میں قرآنی آیات والی کورس کی کتاب پڑھنا اور چھوٹا

سوال: ...ہم سیکنڈ ایئر کی طالبات ہیں اور ہمارے پاس اسلامک اسٹڈیز ہے جس میں قرآن کے شروع کے بارہ رکوع ہمارے کورس میں شامل ہیں۔ ہماری مشکل یہ ہے کہ خدا نخواستہ اگر امتحان کے زمانے میں ہماری طبیعت خراب ہو جائے تو ہم اسلامک اسٹڈیز کی کتاب کو کس طرح پڑھ سکتے ہیں، کیونکہ مخصوص ایام میں قرآن چھوٹا حرام ہے اور بغیر کتاب پڑھے ہم امتحان نہیں دے سکتے، کیونکہ کتاب میں پوری تشریح و تفسیر ہوتی ہے، جسے پڑھ کر ہی امتحان دیا جاسکتا ہے، تو آپ سے عرض ہے کہ ان دنوں کس طرح ہم اس کتاب سے مستفید ہو سکتے ہیں؟

جواب: ...قرآن مجید کے الفاظ کو ہاتھ نہ لگایا جائے، نہ ان الفاظ کو زبان سے پڑھا جائے، کتاب کو ہاتھ لگانا اور پڑھنا جائز ہے۔^(۵)

مخصوص ایام میں اسلامی کتب میں درج شدہ آیات کس طرح پڑھیں؟

سوال: ...اسلامی کتب میں جگہ جگہ حوالوں کے لئے قرآنی آیات درج ہیں، اگر ان کا اردو ترجمہ بھی تحریر نہ ہو تو اس حالت میں اس قرآنی آیت کا پڑھنا کیسا ہے؟

(۱) عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: لَا تَقْرَأُ الْحَائِضُ وَلَا الْجَنِبُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ. (سنن الترمذی ج: ۱ ص: ۱۹۰، باب ما جاء فی الجنب والحائض أنهما لَا یقرآن القرآن).

(۲) و لیس للحائض والجنب والنفساء قراءة القرآن. (ہدایہ اولین ص: ۶۳، باب الحيض والاستحاضة).

(۳) یجوز للمحدث الذی یقرأ القرآن من المصحف تقلیب الأوراق بقلم أو عود أو مکیں. (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۳۵۱، باب الحيض، أيضًا: شرح مختصر الطحاوی ج: ۱ ص: ۳۴۵، ۳۴۶).

(۴) و لیس للحائض والجنب والنفساء قراءة القرآن و لیس لہم من المصحف إلا بغلافہ. (ہدایہ اولین ص: ۶۳، باب الحيض والاستحاضة).

(۵) يفہم جوازہ من إمداد الفتاوی ج: ۱ ص: ۵۰.

جواب: ... قرآن کریم کی آیات کو دل میں پڑھ سکتے ہیں۔^(۱)

حیض کی حالت میں قرآن و حدیث کی دعائیں پڑھنا

سوال: ... مخصوص ایام میں قرآن پاک کی وہ سورتیں جو کہ روز پڑھنے کا معمول ہے، زبانی یاد ہوں تو پڑھ سکتے ہیں؟ اور روزانہ کا ۵۰۰ مرتبہ دُرود شریف پڑھنے کا معمول ہے، کیا ان ایام میں ۵۰۰ مرتبہ دُرود شریف اور چند سورتیں زبانی پڑھ سکتے ہیں؟ اور عام طور سے جو وظیفہ مثلاً: چہرے کی روشنی کے لئے ”اللہ نور السموات والارض“ اول آخر دُرود شریف پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: ... خاص ایام میں عورتوں کو قرآن کریم کی تلاوت جائز نہیں،^(۲) قرآن و حدیث کی دعائیں دُعا کی نیت سے پڑھی جاسکتی ہیں، دیگر ذکر اذکار، دُرود شریف پڑھنا جائز ہے۔^(۳)

عورتوں کا ایام مخصوص میں ذکر کرنا

سوال: ... عورتیں اپنے مخصوص ایام میں ذکر کر سکتی ہیں، مثلاً: سوم کلمہ، دُرود شریف، استغفار، کلمہ طیبہ وغیرہ؟

جواب: ... قرآن مجید کی تلاوت کے علاوہ سب ذکر کر سکتی ہیں۔^(۴)

مخصوص ایام میں عملیات کرنا

سوال: ... اگر کوئی عمل اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ سے شروع کیا جائے اور وہ ۲۱ یا ۲۲ دن تک مکمل کرنا ہو، تو کیا حیض کی حالت میں بھی عمل جاری رکھنا چاہئے؟

جواب: ... اگر عمل قرآن مجید کی آیت کا ہو تو ماہواری کے دنوں میں جائز نہیں۔^(۵)

عورت سر سے اکھڑے بالوں کو کیا کرے؟

سوال: ... جب عورت سر میں کٹھا کرتی ہے تو عورتیں کہتی ہیں کہ سر کے بال پھینکنا نہیں چاہئے، ان کو اکٹھا کر کے قبرستان میں دھا دینا چاہئے؟

(۱) وليس للحائض والجنب والنفساء قراءة القرآن. (هداية أولین ص: ۶۳، باب الحيض والإستحاضة). قراءت منع ہے، سوچنا منع نہیں ہے۔ وجہ ان القراءة فعل اللسان. (الجوهرة النيرة ج: ۱ ص: ۵۵، باب صفة الصلوة).

(۲) لا تقرأ الحائض والنفساء والجنب شيئاً من القرآن. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۳۸، طبع بلوچستان).

(۳) وان قرأ ما دون الآية أو قراءة الفاتحة على قصد الدعاء ونحوها على نية الدعاء يجوز. (منية المصلى مع غنية المستملی ص: ۵۷، مطلب الفصل فی أربعة سنة، أيضاً شرح مختصر الطحاوی ج: ۱ ص: ۳۴۶).

(۴) ويجوز للجنب والحائض الدعوات وجواب الأذان ونحو ذلك، كذا في السراجية. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۳۸).

(۵) وليس للحائض والجنب والنفساء قراءة القرآن. (هداية أولین ص: ۶۳، باب الحيض والإستحاضة).

جواب: عورتوں کے سر کے بال بھی ستر میں داخل ہیں، اور جو بال کنگھی میں آ جاتے ہیں ان کا دیکھنا بھی نامحرم کو جائز نہیں^(۱)، اس لئے ان بالوں کو پھینکنا نہیں چاہئے، بلکہ کسی جگہ دبا دینا چاہئے۔

عورتوں کا بیت الخلا میں ننگے سر جانا

سوال: ...مشاہدے میں یہ آیا ہے کہ خواتین جب بیت الخلا جاتی ہیں تو دوپٹہ باہر اُتار کر برہنہ سر جاتی ہیں، اس سلسلے میں درست طریقے کی طرف رہنمائی فرمائیں۔

جواب: ...بیت الخلا میں ننگے سر نہیں جانا چاہئے، مکروہ ہے۔^(۲)

گولی کھا کر حیض بند کرنا

سوال: ...جن عورتوں کو حیض آتا ہے، وہ گولی کھا کر حیض بند کرتی ہیں، کیا یہ جائز ہے؟

جواب: ...گولی کھانا تو جائز ہے، لیکن یہ چیز ان کی صحت کے لئے مضر ہے۔

ماہواری کے ایام میں پرفیوم لگانا

سوال: ...ماہواری کے ایام میں پرفیوم لگانا جائز ہے؟

جواب: ...جائز ہے۔

عورتوں کو مخصوص ایام میں سرمہ لگانا، مسواک کرنا

سوال: ...عورتوں کے مخصوص ایام میں مسواک کرنا، سرمہ لگانا اور سوتے وقت کے عملیات وضو سمیت کرنا چاہئے؟

جواب: ...جائز ہے۔

عورتوں کے لئے زیر ناف کے بال کتنے دن بعد صاف کرنے چاہئیں؟

سوال: ...غیر ضروری بال جو کہ ناف کے نیچے اور بغل میں ہوتے ہیں، اگر ان کو چالیس دن میں صاف نہیں کیا جائے تو اس

سے نماز پر کیا اثر پڑتا ہے؟ اس کے علاوہ اور دوسری جگہوں کے بال مثلاً: چہرے، ہاتھوں اور پیروں کے بالوں کو اگر کسی لوہے کی چیز یا

کریم وغیرہ سے صاف کرے تو اس پر گناہ تو نہیں ہوگا؟

(۱) (وکل عضو لا يجوز النظر اليه قبل الانفصال لا يجوز بعده) ولو بعد الموت كشعر عانة وشعر رأسها. (الدر المختار ج ۶ ص: ۳۷۱، كتاب الحظر والإباحة، فصل في النظر والمس).

(۲) إذا أراد دخول الخلاء يدخل مستور الرأس. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۰). أيضًا: إذا أراد أن يدخل الخلاء ينبغي ألا حاسر الرأس ولا مع القنسوة بلا شيء عليها. (رد المختار ج: ۱ ص: ۳۳۵، طبع ایچ ایم سعید).

جواب:۔۔۔ غیر ضروری بالوں کو چالیس دن سے زیادہ چھوڑنا گنہ ہے۔^(۱) عورت کے چہرے، ہاتھ اور پاؤں کے بال صاف کرنا جائز ہے۔

کیا غیر ضروری بال عورت کو ہر ماہواری کے بعد صاف کرنے ضروری ہیں؟

سوال:۔۔۔ ایک بہت پیچیدہ مسئلہ ہے، جس کی وجہ سے پریشان ہوں، ماں کا کافی دنوں پہلے انتقال ہو چکا ہے، آپ کے علاوہ کوئی نہیں جس سے پوچھوں۔ نیچر نے بتایا کہ ہر ماہواری کے بعد Hair Removing کریم سے نیچے کے بال صاف کر کے نہایا کرو، ورنہ پاکی نہیں آتی۔ کسی نے بتایا کہ 40 دن کے بعد ایک دفعہ بال صاف کرنے چاہئیں، ہر ماہواری کے بعد ضروری نہیں ہے۔ میرا مسئلہ یہ ہے کہ مجھے ماہواری جلدی ہوتی ہے اور ہر 22 یا 23 دن کے وقفے سے اکثر نہانا پڑ جاتا ہے، اب کیا میں ہر 22 یا 23 دن بعد Cream کے ذریعے نہاؤں؟ کیا ضروری نہیں ہے؟ یا ہر 40 دن بعد ایک دن Cream کا استعمال کر لوں؟ برائے مہربانی جلد جواب سے نوازیں، میں بڑی مشکل محسوس کرتی ہوں کہ 22 یا 23 دن بعد Cream کا استعمال خاصا تکلیف دہ مرحلہ لگتا ہے۔

جواب:۔۔۔ آپ نے انگریزی الفاظ لکھنے کی خوب مشق کی ہے، حالانکہ میں انگریزی جانتا نہیں۔

بہر حال غیر ضروری بال ہر ہفتے صاف کرنا سنت ہے، اور چالیس دن تک صفائی نہ کی جائے تو جائز ہے، اور چالیس دن کے بعد بھی صفائی نہ کرنا گنہ ہے۔

ہر ماہواری سے پاک ہونے پر اگر صفائی کی جائے تو بہت اچھی بات ہے، ورنہ چالیس دن تک صفائی نہ کرنے کی اجازت ہے۔ واللہ اعلم! ^(۲)

(۱) ويستحب حلق عاتنه وتنظيف بدنه بالآغتسال في كل أسبوع مرة والأفضل يوم الجمعة وجزا في كل خمسة عشرة وكره تركه وزاء الأربعين۔ (الدر المختار مع الرد ج ۶ ص ۳۰۶، فصل في البيع)۔

(۲) فالأسبوع هو الأفضل والخمسة عشر الأوسط والأربعون الأبعد، ولا عذر فيما وراء الأربعين ويستحق الوعيد۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۸)۔

ناخن پالش کی بلا

ناخن پالش لگانا کفار کی تقلید ہے، اس سے نہ وضو ہوتا ہے، نہ غسل، نہ نماز

سوال: ... آج کل نو جوان لڑکیاں اس کشمکش میں مبتلا ہیں کہ آیا لڑکیاں جو ناخنوں کو پالش لگاتی ہیں اس کو صاف کرنے کے بعد وضو کریں یا پالش کے اوپر سے ہی وضو ہو جائے گا؟ کئی سمجھدار اور تعلیم یافتہ لڑکیاں اور معزز نمازی عورتیں یہ کہتی ہیں کہ ناخنوں کی پالش صاف کئے بغیر ہی وضو ہو جائے گا۔

جواب: ... ناخنوں سے متعلق دو بیماریاں عورتوں میں، خصوصاً نو جوان لڑکیوں میں بہت ہی عام ہوتی جا رہی ہیں، ایک ناخن بڑھانے کا مرض اور دوسرا ناخن پالش کا۔ ناخن بڑھانے سے آدمی کے ہاتھ بالکل درندوں جیسے ہوتے ہیں اور پھر ان میں گندگی بھی رہ سکتی ہے، جس سے ناخنوں میں جراثیم پیدا ہوتے ہیں اور مختلف النوع بیماریاں جنم لیتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزوں کو ”فطرت“ میں شمار کیا ہے، ان میں ایک ناخن تراشنا بھی ہے۔^(۱) پس ناخن بڑھانے کا فیشن انسانی فطرت کے خلاف ہے، جس کو مسلم خواتین کافروں کی تقلید میں اپنا رہی ہیں، مسلم خواتین کو اس خلاف فطرت تقلید سے پرہیز کرنا چاہئے۔

دوسرا مرض ناخن پالش کا ہے۔ حق تعالیٰ شانہ نے عورت کے اعضاء میں فطری حسن رکھا ہے، ناخن پالش کا مصنوعی لبہ وہ محض غیر فطری چیز ہے، پھر اس میں ناپاک چیزوں کی آمیزش بھی ہوتی ہے، وہی ناپاک ہاتھ کھانے وغیرہ میں استعمال کرنا طبعی کراہت کی چیز ہے، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ناخن پالش کی تہ جم جاتی ہے اور جب تک اس کو صاف نہ کر دیا جائے، پانی نیچے نہیں پہنچ سکتا۔^(۲) پس نہ وضو ہوتا ہے، نہ غسل، آدمی ناپاک کا ناپاک رہتا ہے۔ جو تعلیم یافتہ لڑکیاں اور معزز نمازی عورتیں یہ کہتی ہیں کہ ناخن پالش کو صاف کئے بغیر ہی وضو ہو جاتا ہے وہ غلط فہمی میں مبتلا ہیں، اس کو صاف کئے بغیر آدمی پاک نہیں ہوتا، نہ نماز ہوگی، نہ تلاوت جائز ہوگی۔

ناخن پالش والی میت کی پالش صاف کر کے غسل دیں

سوال: ... اگر کہیں موت آگئی تو ناخن پالش لگی ہوئی عورت کی میت کا غسل صحیح ہو جائے گا؟

(۱) عن عائشة قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: عشر من الفطرة: قص الشارب ... وقص الأظفار ... الح. (سنن أبي داود ج: ۱ ص: ۹، باب السواك من الفطرة)۔

(۲) ولو انضمت الأصابع أو طأن الظفر فغطى الأنملة أو كان فيه ما يمنع الماء كعجين وجب غسل ما تحته. (نور الإيضاح ص: ۳۱۰، فصل في الوضوء)۔

جواب:۔۔۔ اس کا غسل صحیح نہیں ہوگا، اس لئے ناخن پالش صاف کر کے غسل دیا جائے۔^(۱)

نیل پالش اور لپ اسٹک کے ساتھ نماز

سوال:۔۔۔ چند روز قبل ہمارے گھر ”آیت کریمہ“ کا ختم تھا، جن میں چند رشتہ دار عورتیں آئیں، جن میں کچھ فیشن میں ملبوس تھیں، فیشن سے مراد ناخن میں نیل پالش، بدن میں پرفیوم، ہونٹوں میں لپ اسٹک وغیرہ تھا۔ جب نماز کا وقت ہوا تو نماز کے لئے کھڑی ہو گئیں، جب ان سے کہا گیا کہ ان چیزوں سے وضو نہیں رہتا تو نماز کیسے ہوگی؟ تو انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نیت دیکھتا ہے۔ تو کیا مولانا صاحب! نیل پالش، پرفیوم، لپ اسٹک وغیرہ سے وضو برقرار رہتا ہے؟ کیا ان سب چیزوں کے استعمال کے بعد نماز ہو جاتی ہے؟ برائے مہربانی تفصیل سے جواب دیں، نوازش ہوگی۔

جواب:۔۔۔ خدا تعالیٰ صرف نیت کو نہیں دیکھتا، بلکہ یہ بھی دیکھتا ہے کہ جو کام کیا گیا وہ اس کی شریعت کے مطابق بھی ہے یا نہیں؟ مثلاً کوئی شخص بے وضو نماز پڑھے اور یہ کہے کہ خدا نیت کو دیکھتا ہے تو اس کا یہ بہنا خدا اور رسول کا مذاق اڑانے کے ہم معنی ہوگا، اور ایسے شخص کی عبادت، عبادت ہی نہیں رہتی۔ اس لئے فیشن ایبل خواتین کا یہ استدلال بالکل مبہل ہے کہ خدا نیت کو دیکھتا ہے، ناخن پالش اور لپ اسٹک اگر بدن تک پانی کو نہ پہنچنے دے تو وضو نہیں ہوگا، اور جب وضو نہ ہو تو نماز بھی نہیں ہوگی۔^(۲)

ناخن پالش کو موزوں پر قیاس کرنا صحیح نہیں

سوال:۔۔۔ جس طرح وضو کر کے موزہ پہن لیا جائے تو دوسرے وضو کے وقت پاؤں دھونے کی ضرورت نہیں ہوتی، صرف جراب کے اوپر مسح کر لیا جاتا ہے، اسی طرح وضو کر کے ناخن پالش لگا لیا جائے تو دوسرا وضو کرتے وقت اسے چھڑانے کی ضرورت تو نہیں ہے؟

جواب:۔۔۔ چمڑے کے موزوں پر تو مسح بالاتفاق جائز ہے،^(۳) جرابوں پر مسح امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جائز نہیں،^(۴) اور ناخن پالش کو موزوں پر قیاس کرنا صحیح نہیں، اس لئے اگر ناخن پالش لگی ہو تو وضو اور غسل نہیں ہوگا۔^(۵)

(۱) نعم ذکر الخلاف فی شرح المنیة فی العجین واستظهر المسع لأن فیہ لروحة وصلابة تمنع نفوذ الماء. (رد المحتار ج ۱ ص: ۵۳، مطلب فی ابحاث الغسل، کتاب الطہارة).

(۲) ولا بد من زوال ما يمنع وصول الماء إلى الجسد، كطلاء الأظفار ونحوها. (الفقه الحنفی وأدلته ج ۱ ص: ۶۱، طبع بیروت).

(۳) المسح علی الخفین جائز بالسنة والأخبار فیہ مستفیضة حتی قبل ان من لم یرہ کان مبتدعا. (ہدایہ ج: ۱ ص: ۵۶، باب المسح علی الخفین، طبع مکتبہ شرکت علمیہ، ملتان).

(۴) ولا یجوز المسح علی الجوربین عند أبی حنیفة، إلا أن یکونا مجلدين أو معلیین. (ہدایہ ج: ۱ ص: ۶۱، باب المسح علی الخفین).

(۵) لو کان علیہ جلد سمک أو خبز ممصوع قد حفر فتوصا ولم یصل الماء إلى ما تحته لم یجز لأن التحرر عنه ممکن، کذا فی اعیط. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵، کتاب الطہارة، الباب الأول فی الوضوء).

ناخن پالش اور لبوں کی سرخی کا غسل اور وضو پر اثر

سوال: جیسے کہ ناخن پالش لگانے سے وضو نہیں ہوتا، اگر کبھی ہونٹوں پر ہلکی سی لالی لگی ہو تو کیا وضو ہو جاتا ہے؟ یا اگر وضو کے بعد لگائی جائے تو اس سے نماز درست ہے؟

جواب: ناخن پالش لگانے سے وضو اور غسل اس لئے نہیں ہوتا کہ ناخن پالش پانی کو بدن تک پہنچنے نہیں دیتی،^(۱) لبوں کی سرخی میں بھی اگر یہی بات پائی جاتی ہے کہ وہ پانی کے جلد تک پہنچنے میں رکاوٹ ہو تو اس کو اتارے بغیر غسل اور وضو نہیں ہوگا، اور اگر وہ پانی کے پہنچنے سے مانع نہیں تو غسل اور وضو ہو جائے گا، ہاں! اگر وضو کے بعد ناخن پالش یا سرخی لگا کر نماز پڑھے تو نماز ہو جائے گی، لیکن اس سے بچنا بہتر ہے۔

خوشی سے یا جبراً ناخن پالش لگانے کے مضمرات

سوال: میں نے غسل کے فرائض میں پڑھا ہے کہ سارے جسم پر پانی اس طرح بہایا جائے کہ جسم کا کوئی حصہ بال برابر بھی خشک نہ رہے۔ آج کل یہ بات عام فیشن میں آگئی ہے کہ ہمارے گھروں میں عورتیں ناخنوں پر پالش کرتی ہیں جو زیادہ گاڑھی ہوتی ہے اور ناخنوں پر اس کی ایک تہہ جم جاتی ہے، اور ایسے ہی بعض مرد حضرات رنگ کا کام کرتے ہیں جو جسم کے کسی حصے پر لگ جائے تو آسانی سے نہیں اترتا۔ ایسی صورت میں ہر دو کس غسل جنابت سے پاکی حاصل کر سکتے ہیں یا نہیں؟ اسلام نے عورت کو اپنے شوہر کے سامنے زینت، بناؤ سنگھار کی اجازت دی ہے، کیا ناخن پالش لگانا جائز ہے؟ اگر ناجائز ہے تو ایسی حالت والی عورت کے لئے نماز، تلاوت اور کھانے پینے کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: ناخن پالش کی اگر تہہ جم گئی ہو تو اس کو چھڑائے بغیر وضو اور غسل نہیں ہوگا، یہی حکم اور چیزوں کا ہے جو پانی کے بدن تک پہنچنے سے مانع ہوں۔^(۲)

سوال: اگر شوہر کی خوشنودی کے لئے ناخن پالش لگائی جائے اور شوہر نہ لگانے پر سختی کرے تو ایسی عورت کے لئے کیا حکم ہے؟ اگر اسلامی تعیمات کی رو سے ناخن پالش لگانا گناہ ہے تو یہ گناہ کس کے سر پر ہے، بیوی پر یا شوہر پر؟ اگر یہ بات گناہ ہے تو اس گناہ کو گناہ سمجھانے کے لئے یہ ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے، شوہر پر یا بیوی پر؟ حکومت کے پاس ذرائع ابلاغ ہیں، ان کے ذریعہ اگر اس کی تشہیر کی جائے تو کیسا رہے گا؟

جواب: اگر ناخن پالش لگانے سے نمازیں غارت ہوتی ہیں اور شوہر باوجود علم کے اس سے منع نہ کرے تو مرد و عورت

(۱) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۵۰ ملاحظہ ہو۔

(۲) ایضاً۔

دونوں گناہگار ہوں گے،^(۱) اگر شوہر کی خوشنودی کے لئے ناخن پالش لگالے تو وضو کرنے سے پہلے اس کو چھٹائے اور پھر وضو کر کے نماز پڑھے، ورنہ نماز نہیں ہوگی۔

کیا مصنوعی دانت اور ناخن پالش کے ساتھ غسل صحیح ہے؟

سوال: ... کسی مسلمان مرد یا عورت کے سونے کے دانت یا ناخن پالش لگانے کی صورت میں غسل ہو جاتا ہے یا نہیں؟

جواب: ... مصنوعی دانتوں کے ساتھ غسل ہو جاتا ہے، ان کو اتارنے کی ضرورت نہیں،^(۲) ناخن پالش لگی ہوئی ہو تو غسل نہیں ہوتا، جب تک اسے اتار نہ دیا جائے۔^(۳)

عورتوں کے لئے کس قسم کا میک اپ جائز ہے؟

سوال: ... ہماری خواتین اس بات پر بحث کرتی ہیں کہ انسان اپنی خوبصورتی کے لئے میک اپ کر سکتا ہے، معلوم یہ کرنا ہے کہ مذہب اسلام کی رو سے خواتین کو یہ بات زیب دیتی ہے کہ وہ بحیثیت مسلمان میک اپ کریں جس میں سرخی، پاؤڈر، نیل پالش شامل ہے؟ کیا اس حالت میں محفل وعظ میں شرکت کرنا، قرآن خوانی اور نماز وغیرہ پڑھنا صحیح ہے؟

جواب: ... عورت کے لئے ایسا میک اپ کرنا جس سے اللہ تعالیٰ کی فطری تخلیق میں تغیر کرنے کی کوشش ہو، جائز نہیں۔ مثلاً: اپنے فطری اور خلقی بالوں کے ساتھ دوسرے انسانوں کے بالوں کو ملانا، ہاں انسانوں کے علاوہ دوسرے مصنوعی بالوں کو ملانا جائز ہے۔ اس کے علاوہ میک اپ فطری تخلیق میں تغیر کرنے کے مترادف نہ ہو، وہ اس صورت میں جائز ہے جبکہ اس میک اپ کے ساتھ عورت غیر محرم مردوں کے سامنے نہ جائے، چنانچہ اس قسم کے میک اپ میں سرخی، پاؤڈر شامل ہے۔^(۴) ہاں! البتہ ناخن پالش سے احتراز کیا

(۱) ولہ: قطعت شعر رأسها أثمت ولعنت زاد فی البزازیة وان یاذن الزوج لانه لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق۔ (الدر المختار مع الرد المختار ج: ۶ ص: ۴۰۷، فصل فی البیع)۔

(۲) ویجب ای یفرض غسل کل ما یکون من البدن بلا حرج مرة ولا یجب غسل ما فیہ حرج کعین وعلله بالخرج لسقط الأشکال۔ ولی الشامیة (قوله فسقط الأشکال) ای أن الأصل وجوب الغسل إلا أنه سقط للخرج (ولا یمنع الطهارة ولیم) ای خروء ذهاب وبرغوث لم یصل الماء تحته (وحناء) ولو جرمه، به یفتی (قوله به یفتی) صرح به فی المنیة عن الذخیرة فی مسألة الحناء والطين والدرن معللاً بالضرورة فلا ینظر التعلیل بالضرورة۔ (در مختار مع رد المختار ج: ۱ ص: ۱۵۴ تا ۱۵۳، مطلب فی ابحاث الغسل، وكذا فی الفتاوی العالمگیریة ج: ۱ ص: ۳۱ فرائض غسل، طبع رشیدیہ)۔

(۳) ولا یمنع الطهارة مع علی ظفر صباغ ولا طعام بین أسنانه أو فی سنه الخوف به یفتی، وقیل: إن صلبا منع وهو الأصح۔ (قوله وهو الأصح) صرح به فی شرح المنیة، وقال: لا تمتاع نفوذ الماء مع عدم الضرورة والخرج۔ (در مختار مع رد المختار ج: ۱ ص: ۱۵۳، ابحاث الغسل)۔

(۴) عن ابن عمر أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: لعن اللہ الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة۔ متفق علیہ۔ وعن عبد اللہ بن مسعود قال: لعن اللہ الواشمة والمستوشمة والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغيرات خلق اللہ .. الخ۔ (مشکوٰۃ ص: ۳۸۱، باب الترجیل)۔ وقد فصله أصحابه فقالوا: إن وصلت بشعر آدمی فهو حرام بلا خلاف لأنه یحرم الإنتفاع بشعر آدمی وسائر أجزائه لکرامته، وأما الشعر الطاهر من غیر اللہی (بقی اگلے صفحے پر)

جائے، کیونکہ ناخن پالش دُور کئے بغیر نہ وضو ہوتا ہے اور نہ ہی غسل، ناخن پالش کو ہر وضو کے لئے ہٹانا کارِ مشکل ہے، اور جب ناخن پالش کو ہٹائے بغیر وضو یا غسل صحیح نہ ہوگا تو نماز بھی نہ ہوگی^(۱)، اس لئے ناخن پالش کی لعنت سے احتراز لازم ہے۔

وضو کر کے نیل پالش لگانا کیسا ہے؟

سوال:۔۔۔ یہ تو پکی بات ہے کہ نیل پالش کی حالت میں وضو یا نماز نہیں ہوتی، لیکن میری سہیلی کا کہنا ہے کہ اگر کوئی عورت وضو کے بعد نیل پالش کو استعمال کرے تو اس کی نماز ہو جاتی ہے۔ پوچھنا یہ ہے کہ آیا اس طرح نیل پالش کا استعمال کرنا درست ہے اور اس سے وضو اور نماز ادا ہو جاتی ہے یا نہیں؟

جواب:۔۔۔ نیل پالش سے پہلے جو وضو کیا وہ تو صحیح ہے، لیکن بعد میں جب تک اس کو اُتار نہ جائے وضو اور غسل نہیں ہوگا۔^(۲)

لپ اسٹک اور وضو

سوال:۔۔۔ مولانا صاحب! ایک عورت وضو کر رہی تھی، اس کے ہونٹوں پر لپ اسٹک لگی ہوئی تھی، میں نے پوچھا کہ کیا لپ اسٹک میں وضو ہو جائے گا، تو اس نے کہا: میں نے پلاسٹک پینٹ تو نہیں کیا ہوا، مسام تو گیلے ہو رہے ہیں۔ برائے مہربانی جواب سے نوازیں کہ لپ اسٹک لگی ہو تو وضو ہوگا کہ نہیں؟

جواب:۔۔۔ لپ اسٹک کی تہیوں پر جم جاتی ہے، جب تک اس کو اُتار نہ جائے پانی جلد تک نہیں پہنچتا، اس لئے لپ اسٹک کو اُتارے بغیر وضو نہ ہوگا، نہ غسل، آدمی نا پاک رہے گا۔^(۳)

میک اپ کی حالت میں نماز

سوال:۔۔۔ آج کل خواتین ملازمت یا دوسری مصروفیات کی بنا پر وضو کر کے میک اپ کر لیتی ہیں، اور اس وضو سے کئی نمازیں پڑھ لیتی ہیں، ان کا کہنا ہے کہ اندر وضو محفوظ ہے، کیا اس طرح نماز ہو جاتی ہے؟

(بقیہ شیعہ گزشتہ) فإن لم یکن لہا زوج ولا سید فہو حرام أیضاً، وان کان فثلاثۃ أوجہ، أصحہا ان فعلتہ یاذن الزوج والسید جاز۔ (مرفقاہ شرح المشکوۃ ج: ۳ ص: ۴۶۰، باب الترجل، وأیضاً در مختار مع رد المختار ج: ۶ ص: ۳۷۲، ۳۷۳، کتاب الحظر والإباحۃ، فصل فی النظر والمس۔)

(۱) والمعتبر فی جمیع ذالک نفوذ الماء ووصولہ الی البدن۔ (رد المختار ج: ۱ ص: ۱۵۴)۔ لو کان علیہ جلد سمک أو حیز ممضوغ قد جف فتوضأ ولم یصل الماء الی ما تحته لم یجز لأن التحرز عنہ ممکن، کذا فی المحیط۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵)۔

(۲) ولا بد من زوال ما یمنع وصول الماء الی الجسد، کظلاء الأظفار ونحوها۔ (الفقہ الحنفی وأدلّہ ج: ۱ ص: ۶۱۰ طبع بیروت)۔

(۳) ایضاً۔

جواب:۔۔۔ ہاں دوسرے قابل غور ہیں۔ ایک یہ کہ میک آپ کے لئے جو چیزیں استعمال کی جاتی ہیں، کیا وہ پاک بھی ہوتی ہیں کہ نہیں؟ اس کی تحقیق کر لینی چاہئے۔ دوسرے یہ کہ وضو کرنے کے بعد اگر وضو ٹوٹ جائے تو دوبارہ میک آپ کرنا ضروری ہوگا، ان چیزوں کو محض تکلف ہی سمجھا جاتا ہے۔

بار بار وضو سے میک آپ خراب ہو تو کیا کریں؟

سوال:۔۔۔ اپنے آپ کو فریش اور خوب صورت رکھنا ایک جائز اور فطری خواہش ہے، اس کے لئے میک آپ جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ دستیاب ہے، اگر خواتین وضو بھی کرنا چاہیں اور میک آپ بھی تو اس کے لئے کیا کریں؟ کیا بار بار وضو اور بار بار میک آپ کریں، جبکہ میک آپ کا سامان کافی مہنگا ہوتا ہے؟ اور جسے عام خواتین خرید نہیں سکتیں، جبکہ وقت بھی ضائع ہوگا؟

جواب:۔۔۔ تو میک آپ کرنا ہی کیا ضروری ہے؟ اگر ایک خاتون اللہ کا حکم سمجھتے ہوئے نماز کی پابندی کرتی ہے، تو وضو سے تو چہرہ ویسے ہی روشن ہو جاتا ہے، میک آپ کی کیا ضرورت رہ جاتی ہے۔۔۔؟

پاکی اور ناپاکی میں تلاوت، دُعا و اذکار

ناپاکی اور بے وضو کی حالت میں قرآن شریف پڑھنا

سوال: ... ناپاکی کی حالت میں یا بغیر وضو کے قرآن شریف کی تلاوت کی جاسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: ... اگر غسل کی ضرورت ہو تو نہ قرآن شریف کو ہاتھ لگانا جائز ہے اور نہ پڑھنا ہی جائز ہے، اور بغیر وضو کے ہاتھ لگانا جائز نہیں، البتہ پڑھنا جائز ہے۔^(۱)

ناپاکی کی حالت میں قرآنی آیات کا تعویذ استعمال کرنا

سوال: ... ہم نے سنا ہے کہ آدمی اگر ناپاک ہو تو اس کو قرآنی آیات تعویذ بنا کر نہیں پہننی چاہئیں، یہ بات درست ہے یا غلط؟

جواب: ... جس کاغذ پر آیت لکھی ہو، ناپاکی کی حالت میں اس کو چھونا جائز نہیں، لیکن کپڑے وغیرہ میں لپٹا ہو تو چھونا جائز ہے، اس سے معلوم ہوا کہ ناپاکی کی حالت میں تعویذ پہننا جائز ہے، جبکہ وہ کاغذ میں لپٹا ہوا ہو۔^(۲)

غسل لازم ہونے پر کن چیزوں کا پڑھنا جائز ہے

سوال: ... اگر غسل لازم ہو تو کیا تسبیح مثلاً: دُرود شریف، کلمہ طیبہ، استغفار وغیرہ پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: ... اس حالت میں قرآن کریم کی تلاوت جائز نہیں، ذکر و دُعا، دُرود شریف وغیرہ سب جائز ہے۔^(۳)

جنابت کی حالت میں دُرود شریف پڑھنا

سوال: ... رات کو کبھی احتلام ہو جانے کی صورت میں اسی وقت اپنی شلوار کا وہ حصہ اور نیچے کا حصہ دھو لیتا ہوں، اور واپس اپنے بستر پر لیٹ کر جب تک نیند نہیں آتی دوبارہ دُرود شریف پڑھنے لگتا ہوں، کیا صحیح ہے یا ایسا کرنے سے گنہگار ہوتا ہوں؟

(۱) وفي الجامع الصغير جنب أخذ ... المصحف بغلافه لا بأس به ولا تأخذها بغير صرة ولا المصحف بغير غلاف ولا يقرأ القرآن ... الخ. ولا يكره للمحدث قراءة القرآن عن ظهر القلب ... الخ. (خلاصة الفتاوى ج ۱ ص ۱۰۳).

(۲) (وقراءة القرآن) بقصده (ومسه) إلا بغلافه المنفصل كما مر وكذا يمنع (حملة) كلوح وورق فيه آية. (قوله ومسه) أي القرآن ولو في لوح أو درهم أو حائط لكن لا يمنع إلا من مس المكتوب. (الدر المختار مع الرد اختار ج ۱ ص ۲۹۳).

(۳) ولا بأس لحائض وجنب بقراءة أدعية ومسها وحمليها وذكر الله تعالى وتسبيح. (در مختار ج ۱ ص ۲۹۳).

جواب:۔۔۔ دُرود شریف پڑھنا جنابت کی حالت میں جائز ہے۔^(۱)

ناپاکی کی حالت میں ذکر و اذکار کرنا

سوال:۔۔۔ کیا ہم ناپاکی کی حالت میں دُرود شریف یا کوئی دُعا دل ہی دل میں ادا کر سکتے ہیں؟

جواب:۔۔۔ ناپاکی کی حالت میں قرآن مجید کی تلاوت ممنوع ہے، اس کے علاوہ تمام ذکر و اذکار، اُوراد و وظائف اور دُعا و استغفار جائز ہے، اگرچہ پاک ہونے کی حالت میں پڑھنا افضل ہے۔^(۲)

ناپاکی کی حالت میں قرآنی دُعائیں پڑھنا اور تلاوت کرنا

سوال:۔۔۔ میری شادی کو دو سال ہوئے ہیں، مجھے شادی سے پہلے سے کچھ سورتیں، کچھ دُعائیں اور آیات وغیرہ پڑھنے کی عادت تھی۔ اب وہ ایسی عادت ہو گئی ہے کہ پاکی ناپاکی کا کچھ خیال نہیں رہتا، اور وہ زبان پر ہوتی ہیں۔ خیال آنے پر رُک جاتی ہوں، مگر پھر وہی۔ اس لئے آپ سے یہ بات پوچھ رہی ہوں کہ کسی گناہ کی مرتکب ہو رہی ہوں تو آگاہی ہو جائے۔

جواب:۔۔۔ ناپاکی کی حالت میں قرآنی دُعائیں تو جائز ہیں، مگر تلاوت جائز نہیں۔ اگر بھول کر پڑھ لیں تو کوئی گناہ نہیں، یاد آنے پر فوراً بند کر دیں۔^(۳)

کیا ناپاک آدمی صرف استنجا کرنے سے پاک ہو جاتا ہے؟

سوال:۔۔۔ کیا صرف استنجا کرنے سے انسان پاک ہو جاتا ہے اور قرآن پڑھ سکتا ہے؟ یا کوئی ختم وغیرہ پڑھ سکتا ہے؟ (میرا مطلب ہے کہ وضو کئے بغیر)۔

جواب:۔۔۔ جس شخص کو غسل کی ضرورت ہو، وہ قرآن کریم کی تلاوت نہیں کر سکتا، دُوسرے اُوراد و وظائف پڑھ سکتا ہے۔ اور بغیر وضو کے قرآن کریم کو ہاتھ لگانا جائز نہیں، بغیر ہاتھ لگائے قرآن کی تلاوت جائز ہے، اور دُوسرے اذکار بھی جائز ہیں۔^(۴)

(۱) يجوز للجنب والحائض الدعوات وجواب الأذان۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۳۸، طبع بلوچستان)۔

(۲) لَا تَقْرَأُ الْحَائِضُ وَالْجَنْبُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ ويجوز للجنب والحائض الدعوات وجواب الأذان وَلَا يَكْرَهُ قِرَاءَةُ الْقُنُوتِ۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۳۸، الفصل الرابع في أحكام الحيض والنفاس والاستحاضة، كتاب الطهارة)۔

(۳) لَا تَقْرَأُ الْحَائِضُ وَالْجَنْبُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ ويجوز للجنب والحائض الدعوات وجواب الأذان۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۳۸)۔ أَيْضًا: عَنْ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَقْرَأُ الْجَنْبُ وَلَا الْحَائِضُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ۔ (شرح مختصر الطحاوی ج: ۱ ص: ۳۳۵، طبع بيروت)۔

(۴) لَا تَقْرَأُ الْحَائِضُ وَالْجَنْبُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ ويجوز للجنب والحائض الدعوات وجواب الأذان۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۳۸)۔ أَيْضًا: الْحَدِيثُ إِذَا كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ بِتَقْلِيلِ الْأَوْرَاقِ بِقَلَمٍ أَوْ مَسْكِينَ لَا بَأْسَ بِهِ كَذَا فِي الْغُرَائِبِ۔ (عالمگیری ج: ۵ ص: ۳۱۷، الباب الرابع في الصلاة والتسبيح وقراءة القرآن والذكر والدعاء)۔

قرآنی آیات اور احادیث والے مضمون کو بے وضو چھونا

سوال :-... دین اسلام کی کتابوں میں اور رسائل میں جہاں جہاں (کہیں کہیں) قرآن مجید کی آیات اور احادیث اکثر لکھی جاتی ہیں، ایسی کتب اور ایسے رسائل کو بے وضو چھونا اور پڑھنا کیسا ہے؟

جواب :-... جائز ہے، مگر آیات کریمہ پر ہاتھ نہ لگے۔^(۱)

پتی والا پان کھا کر قرآن شریف پڑھ سکتا ہے

سوال: ... جی والا پان کھا کر قرآن شریف پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟
جواب: ... پڑھ سکتا ہے، البتہ بد بودار چیز کھا کر تلاوت کرنا مکروہ ہے۔^(۲)

غسل فرض ہونے پر اسم اعظم کا ورد

سوال :- کیا غسل فرض ہونے کی صورت میں اسم اعظم یا کسی سورت کا ورد کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ اور تلاوت بھی کی جاسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: ... جب غسل فرض ہو تو قرآن کریم کی تلاوت جائز نہیں، دوسرے اذکار جائز ہیں۔^(۳)

بے وضو قرآن چھونا اور کھاتے ہوئے تلاوت کرنا

سوال :- کیا قرآن بے وضو پڑھنا جائز ہے؟ اگر تلاوت کے دوران وضو ہو، لیکن منہ سے کچھ کھا بھی رہے ہوں تو کیا تلاوت ہو جاتی ہے؟

جواب: ... بے وضو تلاوت جائز ہے، قرآن مجید کو ہاتھ نہ لگایا جائے، کھاتے ہوئے تلاوت کرنا خلاف ادب ہے۔^(۵)

(١) ويحرم به أى بالأكبر (وبالأصغر) من مصحف، أى ما فيه آية كدرهم وجدار (درمختار) قوله أى ما فيه آية ... الخ، أى المراد مطلق ما كتب فيه قرآن مجازاً من إطلاق اسم الكل على الجزء أو من باب الإطلاق والتقييد قال: ح لكن لا يحرم فى غير المصحف إلا المكتوب أى موضع الكتابة كذا فى الحيض من البحر ... الخ. (رد المختار ج: ١ ص: ١٤٣).

(٢) رجل أراد أن يقرأ القرآن فينبغي أن يكون على أحسن أحواله وليس صالح ليا به ويتعمم ويستقبل القبلة لأن تعظيم القرآن والعفة واجب. (عالمگیری ج: ٥ ص: ٣١٦). أيضًا: قال في إمداد الفتاح: وليس السواك من خصائص الوضوء، فإنه يستحب في حالات، منها..... قراءة القرآن. (شامی ج: ١ ص: ١١٣، مطلب في دلالة المفهوم).

(۳) لَا تَقْرَأُ الْحَائِضُ وَالْجَنَبُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ وَيَجُوزُ لِلْجَنَبِ وَالْحَائِضِ الدَّعَاوَاتُ وَجَوَابُ الْأَذَانِ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۳۸).

(٣) ذهب الجمهور إلى أنه يجوز لغير متوضي أن يقرأ القرآن ويذكر الله. (بداية المجتهد ج: ١ ص: ٣١).

(٥) هل هذه الطهارة شرط في مس المصحف أم لا؟ فذهب مالك وأبو حنيفة والشافعي إلى أنها شرط في مس المصحف. (بداية المجتهد ج: ١ ص: ٣٠). أيضًا: وفي كتاب النبي صلى الله عليه وسلم لعمر بن حزم: وأن لا يمس القرآن إلا طاهر. (شرح مختصر الطحاوي ج: ١ ص: ٣٣٥، طبع دار البشائر، بيروت).

(۶) رجل أراد أن يقرأ القرآن لينبى أن يكون على أحسن أحواله يلبس صالح ثيابه ويتعمم ويستقبل القبلة لأن تعظيم القرآن والفقه واجب، كذا في فتاوى قاضیخان۔ (عالمگیری ج: ۵ ص: ۳۱۶، طبع بلوچستان)۔

بغیر وضو تلاوت قرآن کا ثواب

سوال: ...آپ نے ایک سوال کے جواب میں تحریر فرمایا ہے کہ قرآن حکیم کو بغیر وضو چھوتے نہیں اور قرآن کریم میں دیکھ کر پڑھنا بلا وضو بھی منع ہے، البتہ بغیر دیکھے بلا وضو پڑھ سکتے ہیں، اس طرح تلاوت کا ثواب ہے؟

جواب: ...بغیر وضو کے قرآن کو ہاتھ لگانا منع ہے، تلاوت کرنا منع نہیں، اگر ہاتھ پر کوئی کپڑا پیٹ کر یا کسی چاقو وغیرہ کے ذریعہ قرآن کریم کے اوراق اُلتا رہے تو دیکھ کر بھی پڑھ سکتا ہے، تلاوت کا ثواب اس صورت میں بھی ملے گا، ثواب میں کمی بیشی اور بات ہے۔^(۱)

شرعی معذور ہاتھ سے قرآن مجید کے اوراق تبدیل کر سکتا ہے

سوال: ...میں ریح کے غلبے کو روکنے سے معذور ہوں، چنانچہ ہر نماز سے قبل تازہ وضو کر لیتا ہوں، اس دوران اگر قرآن شریف کی تلاوت کرنی ہو تو ہاتھ پر کپڑا پیٹ کر ورق اُلتنے میں کامیابی نہیں ہوتی، ایسی صورت میں کیا میں ہاتھ پر کپڑا ڈالے بغیر قرآن شریف کے ورق اُلت سکتا ہوں؟

جواب: ...اگر وضو نہیں ٹھہرتا تو کوشش کے باوجود وضو کا رد کنا واقعی مشکل ہے، اس لئے رُومال وغیرہ سے قرآن مجید کے اوراق اُلت سکتے ہیں، اور یہ بھی نہیں تو پھر بغیر رُومال کے صحیح۔ غلام یہ کہ کوشش کریں کہ بغیر وضو کے ہاتھ نہ لگے، ورنہ مجبوری ہے۔^(۲)

سونے سے پہلے قرآنی آیات بغیر وضو پڑھنا

سوال: ...سونے سے پہلے قرآن کریم کی آیات مثلاً: آیۃ الکرسی اور معوذتین بغیر وضو کے پڑھ سکتے ہیں یا ویسے آیات کی تلاوت کر سکتے ہیں؟

جواب: ...بے وضو قرآن کریم کا پڑھنا جائز ہے، قرآن کریم کو ہاتھ لگانا جائز نہیں۔^(۳)

قرآن کریم، دُرود شریف بغیر وضو پڑھنا

سوال: ...اس کے علاوہ میں باد وضو پڑھتی ہوں، اگر خدا نخواستہ وضو ٹوٹ جائے تو کیا فوراً دوبارہ وضو کرنا چاہئے؟ میں کسی

(۱) المحدث إذا كان يقرأ القرآن بتقليب الأوراق بقلم أو مسكين لا بأس به كذا في الغرائب. (عالمگیری ج: ۵ ص: ۳۱۷).
وأيضاً: بالعلاقة أو بغلالة فلا بأس به وإن كان جنباً لأنه غير ماس للقرآن كما لو حمل حملاً وفيه مصحف جاز وإن كان جنباً.
(شرح مختصر الطحاوی ج: ۱ ص: ۳۳۶، کتاب الطهارة).

(۲) لا يجوز للجنب والمحدث من المصحف إلا بغلاف متجاف عنه. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۳۹). أيضاً: حوالہ بالا.

(۳) كذا المحدث لا يمس المصحف إلا بغلاف لقوله عليه السلام: لا يمس القرآن إلا طاهر. (هدایة ج: ۱ ص: ۲۸). أيضاً:
وذهب الجمهور إلى أنه يجوز لغير متوضئ أن يقرأ القرآن ويذكر الله. (بدایة المجتهد ج: ۱ ص: ۳۱).

بھی وقت پڑھ لیتی ہوں (سورہ یٰسین اور دُور شریف)۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ اس کے پڑھنے کے بھی اوقات ہوتے ہیں، ہر وقت نہیں پڑھنا چاہئے۔

جواب:۔۔۔ بغیر وضو کے دُور و شریف پڑھنا جائز ہے، اور قرآن کریم کی تلاوت بھی جائز ہے، مگر قرآن مجید کو چھونا جائز نہیں۔^(۱)

بغیر وضو کے دُور و شریف پڑھ سکتے ہیں

سوال:۔۔۔ کیا بغیر وضو کے چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے دُور و شریف کا ورد کر سکتے ہیں؟ جبکہ خدا کا ذکر تو ہر حال میں جائز ہے، تو ذکر حبیب صلی اللہ علیہ وسلم بھی جائز ہونا چاہئے، ذرا وضاحت فرمادیں، کیونکہ میں نے لوگوں سے سنا ہے کہ بغیر وضو کے دُور و شریف نہ پڑھا جائے، فرض کریں اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک آجائے تو اگر بغیر وضو کے ہوں تو کیا دُور و نہ پڑھیں؟ حالانکہ نام مبارک پر تو دُور و پڑھنا واجب ہے۔

جواب:۔۔۔ بغیر وضو کے دُور و شریف کا ورد جائز ہے، اور وضو کے ساتھ نور علی نور ہے۔^(۲)

بے وضو ذکر الہی

سوال:۔۔۔ ایک آدمی دفتر میں بیٹھا ہے اور بالکل تنہا ہے اور فارغ ہے، بعض اوقات پیشاب وغیرہ کے لئے بھی جاتا ہے اور ہاتھ وغیرہ صبح طریقے سے دھوتا ہے، مگر مکمل وضو کسی وجوہات کی بنا پر نہیں کرتا، یا غفلت سمجھ لیں، تو اس حالت میں فارغ وقت میں کیا وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر یا کوئی اور آیت کریمہ وغیرہ کا ورد کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔۔۔ ذکر الہی کے لئے با وضو ہونا شرط نہیں، بغیر وضو کے تسبیحات پڑھ سکتے ہیں^(۳)، ہاں! با وضو ذکر کرنا افضل ہے۔

بیت الخلاء میں کلمہ زبان سے پڑھنا جائز نہیں

سوال:۔۔۔ بیت الخلاء میں استنجے کے وقت بھی کلمہ طیبہ پڑھنا چاہئے یا نہیں؟

جواب:۔۔۔ بیت الخلاء میں زبان سے پڑھنا جائز نہیں۔^(۴)

(۱) يجوز للجنب والحائض الدعوات وجواب الأذان۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۳۸)۔ نیز گزشتہ صفحے کا حوالہ نمبر الملاحظہ ہو۔

(۲) ولا بأس لحائض وجنب بقراءة أدعية ومسها وحملها وذكر الله تعالى وتسبيح۔ (در مختار ج: ۱ ص: ۲۹۳)۔

(۳) أيضا۔

(۴) وسنه والبداءة بالتسمية قولاً قبل الإستجاء وبعده إلا حال إنكشاف وفي محل نجاسة فيسمى

بقوله (قوله إلا حال إنكشاف إلخ) الظاهر أن المراد أنه يسمى قبل رفع ثيابه إن كان في غير المكان المعد لقضاء الحاجة، وإلا

فقبل دخوله، فلو نسي فيها سُمِّيَ بقلبه ولا يحرك لسانه تعظيماً لإسم الله تعالى۔ (رد المختار مع الدر المختار ج: ۱

ص: ۱۰۹، طبع ایچ ایم سعید کراچی)۔

بیت الخلاء میں دُعا زبان سے نہیں بلکہ دل میں پڑھے

سوال: ... اگر کوئی شخص بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے دُعا اور باتیں پاؤں کو داخل کرنا بھول جائے، اور اندر جا کر یاد آجائے تو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: ... زبان سے نہ پڑھے، دل میں پڑھ لے۔^(۱)

استنجا کرے وقت، ہاتھ دھوتے وقت کلمہ پڑھنا

سوال: ... استنجا کرتے وقت اور اس کے بعد ہاتھ دھوتے وقت پاکی حاصل کرنے کے لئے کلمہ پڑھنا چاہئے؟ آج کل جو مشترک حمام گھروں میں ہوتے ہیں، اس میں وضو کرتے وقت کلمہ پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: ... ان میں ذکر اذکار نہیں کرنا چاہئے، البتہ اگر جگہ بالکل پاک ہو تو پڑھ سکتے ہیں۔^(۲)

حمام، واش بیسن والے ہاتھ روم میں اجابت کے بعد دُعا کہاں پڑھیں؟

سوال: ... آج کل تقریباً ہر گھر میں ہاتھ روم ہوتے ہیں، جس میں استنجے کی جگہ، حمام اور واش بیسن ایک ساتھ ہوتا ہے، ان جگہوں پر اجابت کے بعد طہارت کی غرض سے ہاتھ دھونے کے لئے وہیں رہ کر دُعا پڑھیں یا پہلے باہر نکل کر دُعا پڑھ کر پھر دوبارہ دُعا پڑھ کر اندر داخل ہو کر طہارت کی دُعا پڑھیں؟

جواب: ... یہ تو ظاہر ہے کہ غلاظت کی جگہ دُعاؤں کا پڑھنا جائز نہیں، لہذا غسل خانے میں داخل ہونے سے پہلے دُعا پڑھی جائے اور غسل خانے سے نکل کر دُعا پڑھیں۔^(۳)

بیت الخلاء میں دُعا نہیں پڑھنا

سوال: ... جدید طرز تعمیر میں بیت الخلاء غسل خانے کے ساتھ ہی بنایا جاتا ہے، کیا اس طرح کے ہاتھ روم میں وضو کرتے ہوئے کلمہ پڑھنا جائز ہے؟

جواب: ... اس جگہ دُعا نہیں پڑھنی چاہئیں۔^(۴)

(۱) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۴ ملاحظہ ہو۔

(۲) فإن عطس بحمد الله بقلبه ولا يحرك لسانه ويستحب له عند الدخول في الخلاء: اللهم إني أعوذ بك من الحُبث والحائث. (عالمگیری ج ۱ ص ۵۰). أيضًا. وفي محل نحاسة فيستقي بقلبه. وفي الشامية فلو نسي ليهما سقي بقلبه، ولا يحرك لسانه تعظيمًا لاسم الله تعالى. (رد المحتار مع الدر المختار ج ۱ ص ۱۰۹).

(۳) ويستحب له عند الدخول في الخلاء يقول اللهم إني أعوذ بك... إلخ. ويقول إذا خرج الحمد لله الذي أخرج عني ما يؤذيني. إلخ. (عالمگیری ج ۱ ص ۵۰، كتاب الطهارة، الفصل الثالث في الاستنحاء).

(۴) فإن عطس بحمد الله بقلبه ولا يحرك لسانه. (عالمگیری ج ۱ ص ۵۰، كتاب الطهارة).

لفظ ”اللہ“ والا لاکٹ پہن کر بیت الخلاء میں جانا

سوال: ... ایسے لاکٹ جن پر لفظ ”اللہ“ کندہ ہوتا ہے، انہیں ہر وقت گلے میں پہنے رہنا اور پہن کر باتھ روم وغیرہ میں جانا جائز ہے؟ کیا اس طرح خدائے بزرگ و برتر کے نام کی بے ادبی نہیں ہوتی؟

جواب: ... بیت الخلاء میں جانے سے پہلے ان کو اتار دینا چاہئے۔^(۱)

میدان میں قضائے حاجت سے پہلے دُعا کہاں پڑھے؟

سوال: ... شہروں میں تو بیت الخلاء ہوتے ہیں، مگر دیہات میں نہیں ہوتے، تو دیہات میں کھلی جگہ قضائے حاجت کے لئے جائے تو دُعا پڑھنی چاہئے یا نہیں؟

جواب: ... بیت الخلاء میں قدم رکھنے سے پہلے اور جنگل میں ستر کھولنے سے پہلے دُعا پڑھی جائے۔^(۲)

ناپاکی کی حالت میں ناخن کاٹنا

سوال: ... ناپاکی کی حالت میں اگر ناخن کاٹ لئے جائیں تو کیا جب تک وہ بڑھا کر دوبارہ نہ کاٹے جائیں پاک نہ ہو سکے گی؟

جواب: ... ناپاکی کی حالت میں ناخن نہیں اُتارنے چاہئیں^(۳)، مگر یہ غلط ہے کہ جب تک ناخن نہ بڑھ جائیں، آدمی پاک نہیں ہوتا۔

(۱) ویکرہ أن یدخل فی الخلاء ومعہ خاتم علیہ اسم اللہ تعالیٰ أو شیء من القرآن... الخ۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۰۰)۔

(۲) ویمسح له عند الدخول فی الخلاء أن یقول: اللّٰهُمَّ اِنّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ و یقدم رجله الیسری وعد الخروج یقدم الیمنی... الخ۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۰۰)۔ فی الدر المختار: قبل الاستنجاء وبعده اِلّا حال انکشاف۔ قولہ: اِلّا حال انکشاف الظاهر أن المراد انه یسمی قبل رفع ثیابه ان کان فی غیر المكان المعدّ لقضاء الحاجة و اِلّا فقبل دخوله فلو نسی فیہما سَمی بقلبه و لا یحرک لسانه تعظیماً لِاسم اللہ تعالیٰ۔ (الدر المختار مع الرد المحتار ج: ۱ ص: ۱۰۹)۔

(۳) حلق الشعر حالة الجنابة مکروه و کذا قص الأظافر کذا فی الغرائب۔ (عالمگیری ج: ۵ ص: ۳۵۸)۔

نجاست اور پاکی کے مسائل

نجاستِ غلیظہ اور نجاستِ خفیفہ کی تعریف

سوال: ... میں نے بزرگوں سے سنا ہے کہ اگر تین حصے بدن کے کپڑے ناپاک ہوں اور ایک حصہ پاک ہو، تب بھی نماز قبول ہو جاتی ہے، کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: ... جی نہیں! مسئلہ سمجھنے سمجھانے میں غلطی ہوئی ہے۔ دراصل یہاں دو مسئلے الگ الگ ہیں، ایک یہ کہ کپڑے کو نجاست لگ جائے تو کس حد تک معاف ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ نجاست کی دو قسمیں ہیں: غلیظہ اور خفیفہ۔

نجاستِ غلیظہ: ... مثلاً آدمی کا پاخانہ، پیشاب، شراب، خون، جانوروں کا گوشت اور حرام جانوروں کا پیشاب وغیرہ یہ سب سیال ہو تو ایک روپے کے پھیلاؤ کے بقدر معاف ہے، اور اگر گاڑھی ہو تو پانچ ماشے وزن تک معاف ہے، اس سے زیادہ ہو تو نماز نہیں ہوگی۔^(۱)

نجاستِ خفیفہ: ... مثلاً (حلال جانوروں کا پیشاب) کپڑے کے چوتھائی حصے تک معاف ہے۔ چوتھائی کپڑے سے مراد کپڑے کا وہ حصہ ہے جس پر نجاست لگی ہو، مثلاً: آستین الگ شمار ہوگی، دامن الگ شمار ہوگا، اور معاف ہونے کا مطلب ہے کہ اسی حالت میں نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی، دوبارہ لوٹانے کی ضرورت نہیں^(۲)، لیکن اس نجاست کا دور کرنا اور کپڑے کا پاک کرنا بہر حال ضروری ہے۔^(۳)

(۱) ومن أصابه من النجاسة المغلظة كالدم والبول من غير ما كول اللحم ولو من صغير لم يطعم والغائط والخمر مقدار الدرهم لما دونه جازت الصلاة معه، لأن القليل لا يمكن التحرز عنه فيجعل عفوًا ثم يروى اعتبار الدرهم من حيث المساحة، وهو قدر عرض الكف في الصحيح، ويروى من حيث الوزن، وهو الدرهم الكبير المثلقال، وقيل في التوفيق بينهما: أن الأولى في الرقيق، والثانية في الكثيف، وفي التنايع: وهذا القول أصح. (اللباب في شرح الكتاب ص: ۶۸، فصل في النجاسة المغلظة، طبع قديمي، در مختار ج: ۱ ص: ۳۱۸)۔

(۲) وإن أصابته نجاسة مخففة كبول ما يؤكل لحمه جازت الصلاة معه ما لم يبلغ ربع جميع الثوب وقيل ربع الموضع الذي أصابه كالذيل والكم والبخريص وفي الحقائق: وعليه الفتوى. (اللباب في شرح الكتاب ص: ۶۸، ۶۹، أيضًا، در مختار ج: ۱ ص: ۳۲۱، ۳۲۲)۔

(۳) المصلي إذا رأى على ثوبه نجاسة هي أقل من قدر الدرهم إن كان في الوقت سعة فالأفضل أن يغسل الثوب ويستقبل الصلاة وإن كان تفوته الصلاة بجماعة ويجد في موضع آخر فكذلك وإن خاف أن لا يجد الجماعة أو يفوته الوقت مضى على صلاته، كذا في الذخيرة. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۶۰، كتاب الصلاة، الفصل الثاني)۔

اور دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسی کے پاس پاک کپڑا نہ ہو اور ناپاک کپڑے کو پاک کرنے کی بھی کوئی صورت نہ ہو تو آیا ناپاک کپڑے کے ساتھ نماز پڑھنی چاہئے یا کپڑا اتار کر برہنہ نماز پڑھے؟ اس کی تین صورتیں ہیں۔ اول یہ کہ وہ کپڑا ایک چوتھائی پاک ہے اور تین چوتھائی ناپاک ہے، ایسی صورت میں اسی کپڑے میں نماز پڑھنا ضروری ہے، برہنہ ہو کر پڑھنے کی اجازت نہیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ کپڑا چوتھائی سے کم پاک ہو، اس صورت میں اختیار ہے کہ خواہ اس ناپاک کپڑے کے ساتھ نماز پڑھے، یا کپڑا اتار کر بیٹھ کر رکوع سجدہ کے اشارے سے نماز پڑھے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ کپڑا کل کا کل ناپاک ہے، تو اس صورت میں بھی اختیار ہے خواہ اس ناپاک کپڑے کے ساتھ نماز پڑھے، یا کپڑا اتار کر نماز پڑھے، لیکن برہنہ آدمی کو بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم ہے، رکوع سجدہ کی جگہ اشارہ کرے، تاکہ جہاں تک ممکن ہو ستر چھپا سکے۔ اسی لئے ناپاک کپڑوں کے ساتھ نماز پڑھنا، برہنہ ہو کر نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔^(۱) اغرض آپ نے جو مسئلہ بزرگوں سے سنا ہے وہ یہ ہے کہ آدمی کے پاس پاک کپڑا نہ ہو، بلکہ صرف ایسا کپڑا ہو جس کے تین حصے ناپاک ہوں اور ایک حصہ پاک ہو تو اسی کپڑے سے نماز پڑھنا ضروری ہے۔

استنجا کے لئے پانی کا استعمال بہتر ہے

سوال: ...مرد اگر پیشاب کرنے کے بعد نشو و نما سے اچھی طرح خشک کر لے اور استنجا اس وقت نہ کرے تو کپڑے ناپاک تو نہیں ہوں گے؟

جواب: ...پانی کا استعمال کرنا بہتر ہے، صرف نشو و نما سے صاف کر لیا جائے تو بھی جائز ہے۔^(۲)

کیا اخراج ریاح ہو تو استنجا کرنا ضروری ہے؟

سوال: ...اگر وضو کرنے سے پہلے اخراج ریاح ہو جائے تو کیا استنجا کرنا ضروری ہوتا ہے؟

جواب: ...نہیں۔^(۳)

نجاست کپڑے یا بدن پر لگ جائے تو نماز کا حکم

سوال: ...نجاست غلیظہ کا قطرہ اگر بدن یا کپڑے پر لگ جائے تو کیا نماز ہو جائے گی؟

(۱) وصلاۃ فی ثوب نجس الكل أحب من صلاۃ عربانہ۔ (حاشیۃ الطحاوی علی المراقی ص: ۱۳۰)۔ ولو كان مملوًا من الدم أو الطاهر دون الربع يخیر بین أن یصلی فیہ و بین أن یصلی عربانہ۔ (خلاصۃ المتناوی ص: ۸۰، السحر الرائق ج: ۱ ص: ۲۸۹)۔ وحد ثوبا ربعه طاهر و صلی عاریا لم یجز وان كان أقل من ربعه طاهر أو كله نجسا حیر بین أن یصلی عاریا قاعدًا یا یماء و بین أن یصلی فیہ قائمًا برکوع و سجود وهو أفضل کذا فی الکافی۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۶۰، کتاب الصلاۃ)۔

(۲) یجوز الاستنجاء بنحو حجر منق کالمدر والتراب الاستنجاء بالماء أفضل۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۴۸)۔

(۳) قسم من الاستنجاء بدعة وهو الاستنجاء من الريح۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۰)۔ أيضًا، فی الدر المختار ج: ۱ ص: ۳۳۵ فصل الاستنجاء: إزالة نجس عن سبيل، فلا یسن من ریح... الخ۔ وفي الشامیة (قوله فلا یسن من ریح) لأن عینها طاهرة والنما نقصت لابعائها عن موضع النجاسة، ولأن بخروج الريح لا یكون علی سبيل شیء فلا یسن منه بل هو بدعة کما فی المختنی۔ (فتاوی شامی ج: ۱ ص: ۳۳۵، فصل الاستنجاء، طبع ایچ ایم سعید)۔

جواب: نجاست اگر گر جائے اور ایک روپے کی مقدار سے کم ہو تو نماز ہو جائے گی، دھولینا افضل ہے۔^(۱)

کپڑے ناپاک ہو جائیں تو کس طرح پاک کریں؟

سوال: آدمی کے کپڑے ناپاک ہو جائیں اور وہ ایسی جگہ جہاں وہ کپڑے بدل بھی نہیں سکتا اور دھو بھی نہیں سکتا تو ایسی صورت میں نماز کا وقت ہو جائے تو وہ کیا کرے گا؟

جواب: پاک چادر پاس رکھی جائے، اس کو بدلنا مسجد میں بھی ممکن ہے، بازار میں بھی۔

پیشاب، پاخانے، گندے پانی کے چھینٹے والا جسم یا کپڑا کیسے پاک ہوگا؟

سوال: نجاست غلیظہ یعنی پیشاب پاخانے کی تھوڑی سی مقدار یا گندے پانی کے چھینٹے اگر جسم یا کپڑے پر لگ جائیں تو کیا غسل فرض ہو جاتا ہے؟ یا صرف دھونے سے پاکی حاصل ہو جاتی ہے؟

جواب: جہاں نجاست لگ جائے اس حصے کو دھولینا کافی ہے۔^(۲)

کتنی نجاست لگی رہ گئی تو نماز ہوگئی؟

سوال: اگر گندے پانی کے چھینٹے لگ جائیں تو دھولینا چاہئے، مگر ایک صاحب یہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک روپیہ سکے جتنا گول نشان ہو تو نہیں دھونا چاہئے، اگر اس سے بڑے ہوں تو دھونا چاہئے، جواب دے کر مشکور فرمائیں۔

جواب: آپ کو مسئلہ سمجھنے میں غلطی ہوئی ہے، مسئلہ یہ ہے کہ اگر کپڑے کو گندے پانی کے یا کسی اور نجاست کے چھینٹے لگے ہوئے تھے، اور بے خیالی میں نماز پڑھ لی تو یہ دیکھیں گے کہ اگر روپیہ سکے جتنا گول نشان تھا یا اس سے بھی کم تھا تو نماز ہوگئی، اس کو لوٹنے کی ضرورت نہیں، اور اگر اس سے زیادہ تھا تو نماز نہیں ہوئی، دوبارہ لونانی پڑے گی، یہ مطلب نہیں کہ اگر نجاست تھوڑی ہو تو اس کو دھونا نہیں چاہئے۔^(۳)

دیر تک قطرے آنے والے کے لئے طہارت کا طریقہ

سوال: آج کل کے جدید دور کی وجہ سے لیٹرین میں فراغت کے بعد پانی استعمال کیا جاتا ہے، اور پھر وضو کر لیا جاتا ہے، مگر جب پیشاب کسی کھلی جگہ پر کیا جاتا ہے اور استنجی کے لئے مٹی کے ڈھیلے استعمال کئے جاتے ہیں تو کافی دیر تک پیشاب کے قطرے آتے رہتے ہیں، تو پھر کیا پانی سے استنجی کر لینا اور وضو بنالینا درست ہوگا، حالانکہ قوی مان ہے کہ پیشاب کے قطرے بعد میں بھی آئے ہوں گے؟

(۱) النجاسة المغطاة عفى بها قدر الدرهم .. وهو قدر عرض الكف. (عالمگیری ج ۱ ص ۴۵).

(۲) وإزالتها إن كانت مرئية بإزالة عينها وأثرها إن كانت شيئاً يروى أثره. (عالمگیری ج ۱ ص ۴۱).

(۳) النجاسة إن كانت غليظة وهي أكثر من قدر الدرهم فغسلها فريضة والصلاة بها باطلة، وإن كانت مقدار درهم فغسلها واجب والصلاة معها جائزة. (عالمگیری، الباب الثالث في شروط الصلوة ج ۱ ص ۵۸).

جواب:۔۔۔ جس شخص کو یہ مرض ہو کہ دیر تک اسے قطرے آتے رہتے ہیں، اسے پانی کے ساتھ استنجا کرنے سے پہلے ڈھیلے یا نشو کا استعمال لازم ہے، جب اطمینان ہو جائے تب پانی سے استنجا کرے۔^(۱)

رتح کے ساتھ اگر نجاست نکل جائے تو وضو سے پہلے استنجا کرے

سوال:۔۔۔ نماز میں اگر رتح خارج ہو تو بغیر طہارت کے دوسرا وضو کر کے نماز پڑھنی جائز ہے، اگر نماز کے بغیر حاست میں رتح خارج ہوتی رہے تو کیا طہارت واجب ہے یا صرف وضو کر کے نماز پڑھ لینی جائز ہے، طہارت نہ کرے؟

جواب:۔۔۔ رتح صادر ہونے سے صرف وضو لازم آتا ہے، استنجا کرنا صحیح نہیں، البتہ اگر رتح کے ساتھ نجاست نکل گئی ہو تو استنجا کیا جائے۔^(۲)

سوکر اٹھنے کے بعد ہاتھ دھونا

سوال:۔۔۔ میں نے ”بہشتی زیور“ میں یہ پڑھا تھا کہ آدمی جب صبح سوکر اٹھتا ہے تو اس کے ہاتھ ناپاک ہوتے ہیں، اور اس کو ہاتھ پاک کئے بغیر کوئی غم چیز نہیں پکڑنی چاہئے، پوچھنا یہ تھا کہ اگر آدمی کے ہاتھ پسینے سے بھیگے ہوئے یا نم ہوں یا اس نے سوتے میں یا غنودگی میں جسم کے ایسے حصے کو ہاتھ لگایا جو پسینے سے بھیگا ہوا یا نم ہو تو کیا ایسی صورت میں بھی وہ اور اس کا جسم ناپاک ہو جائیں گے؟ محترم! مجھے پسینہ کچھ زیادہ ہی آتا ہے، اور خاص طور پر سونے میں کسی ایک کر دھ پڑے رہنے میں وہ حصہ بھیگ جاتا ہے، اب میں اپنے ہاتھ سے جو پسینے سے نم ہوتے ہیں اپنا منہ بھی کھجاتا ہوں، اور چادر بھی ٹھیک کرتا ہوں، غرض جسم کو، کپڑوں کو، بستر کو ہاتھ لگاتا ہوں؟

جواب:۔۔۔ آپ نے ”بہشتی زیور“ کے جس مسئلے کا حوالہ دیا ہے، وہ یہ ہے:

”مسئلہ:۔۔۔ جب سوکر اٹھے تو جب تک گٹھے تک ہاتھ نہ دھولے تب تک ہاتھ پانی میں نہ ڈالے، چاہے ہاتھ پاک ہو اور چاہے ناپاک ہو۔“^(۳)

آپ نے ”بہشتی زیور“ کا حوالہ دینے میں دو غلطیاں کی ہیں، ایک یہ کہ: ”جب آدمی سوکر اٹھتا ہے تو اس کے ہاتھ ناپاک ہوتے ہیں“، حالانکہ ”بہشتی زیور“ کے مذکورہ بالا مسئلے میں سوکر اٹھنے والے کے ہاتھوں کو ناپاک نہیں کہا گیا۔ دوسری غلطی یہ کہ آپ نے لکھا کہ: ”ہاتھ پاک کئے بغیر کوئی غم چیز نہیں پکڑنی چاہئے“ حالانکہ ”بہشتی زیور“ کے مذکورہ بالا مسئلے میں یہ لکھا ہے کہ ہاتھ خواہ پاک ہو یا

(۱) فی الدر المختار: يجب الاستبراء بمشي أو تنحنج أو نوم على شقه الأيسر ويختلف بطباع الناس. قوله يجب الاستبراء الخ هو طلب المرأة من الخارج بشيء مما ذكره الشارح حتى يستيقن بزوال الأثر أما نفس الاستبراء حتى يطمئن قلبه بزوال الرشح فهو فرض وهو المراد بالوجوب ولذا قال الشرنبلالي: يلزم الرجل الاستبراء حتى يزول أثر البول ويطمئن قلبه. (الدر المختار مع رد المحتار ج: ۱ ص: ۳۴۳، ۳۴۵).

(۲) فلا يسن (أي الاستنجاء) من ريح ولأن بخروج الريح لا يكون على السبيل شيء ولا يس من بل هو بدعة. (شامی ج: ۱ ص: ۳۳۵، البحر الرائق ج: ۱ ص: ۲۵۲).

(۳) بہشتی زیور ص: ۱۱۱، حصہ دوم، باب دوم استنجا کا بیان ص: ۷، طبع مکتبہ العلم۔

نا پاک، ان کو پانی کے برتن میں نہیں ڈالنا چاہئے، نہ یہ کہ کسی چیز کو پکڑنا نہیں چاہئے۔

سونے سے پہلے اگر بدن پاک تھا اور نیند میں جنابت کی وجہ سے ناپاک نہیں ہوا، تو پسینہ آنے سے نہ بدن ناپاک ہوتا ہے اور نہ سونے والے کے ہاتھ ناپاک ہوتے ہیں، لیکن نیند سے اٹھ کر جب تک ہاتھ نہ دھوئے جائیں ان کو پانی کے برتن میں نہیں ڈالنا چاہئے۔^(۱)

وضو کے پانی کے قطرے ناپاک نہیں ہوتے

سوال:.... وضو کرنے کے بعد مسجد میں داخل ہوتے ہیں تو فرش پر وضو کے پانی کے قطرے گرتے ہیں، اس سے گنہ ملتا ہے، کیا یہ صحیح ہے کہ نماز کی جگہ پر پانی کے قطرے نہیں گرنے چاہئیں؟
جواب:.... جی نہیں! یہ مسئلہ صحیح نہیں، وضو کے قطرے ناپاک نہیں ہوتے۔^(۲)

وضو کے چھینٹوں سے حوض ناپاک نہیں ہوتا

سوال:.... بعض لوگوں سے سنا ہے کہ وضو کے پانی کے چھینٹوں سے بچنا چاہئے، کیونکہ گرنے والا پانی ناپاک ہو جاتا ہے، جبکہ بعض مسجد میں بڑے حوض ہوتے ہیں، وضو کرتے وقت وضو کا پانی حوض میں گرتا ہے، اس صورت میں پانی ناپاک ہو جاتا ہے یا نہیں؟
جواب:.... حوض سے وضو کرتے وقت احتیاط سے کام لینا چاہئے کہ چھینٹے حوض پر نہ گریں، لیکن ان چھینٹوں سے حوض ناپاک نہیں ہوتا۔^(۳)

سوکر اٹھنے کے بعد ہاتھ دھونا

سوال:.... صبح سوکر اٹھے تو کیا ہاتھ پاک کرنے ضروری ہیں یا صرف دھونے چاہئیں؟
جواب:.... استنجا سے پہلے ہاتھ دھونا سنت ہے۔^(۴)

(۱) وسن الطہارۃ غسل الیدین قبل إدخالهما الإماء، إذا استيقظ المتوضی من بومه لقوله عليه السلام: إذا استيقظ أحدكم من مسامه فلا يعمسن يده في الإماء حتى يغسلها ثلاثاً فإنه لا يدرى أين باتت يده. (هداية ج ۱ ص ۳۰، کتاب الطہارۃ). وعن أبي هريرة رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: إذا استيقظ أحدكم من مسامه فلا يعمسن يده في الإماء حتى يغسلها ثلاثاً فإنه لا يدرى أين باتت يده. (مسلم ج ۱ ص ۱۳۶، سنن أبي داود ج ۱ ص ۱۵).

(۲) وروی محمد عن أبي حنيفة أنه طاهر غير مطهر للأحداث كالخل واللين وهذا هو الصحيح، وبه أخذ مشايخ العراق وسواء في ذلك كان المتوضی طاهراً أو محدثاً في كونه مستعملاً. (الحوہرة البيرة ص ۱۵، طبع دہلی).

(۳) حسب اغتسل فانتضح من غسله شيء في إمانه لم يفسد عليه الماء وكذا حوض الحمام الح. (حلاصة الفتاوى ج ۱ ص ۸).

(۴) وسن الطہارۃ غسل الیدین قبل إدخالهما الإماء إذا استيقظ المتوضی من بومه لقوله عليه السلام: إذا استيقظ أحدكم من مسامه فلا يعمسن يده في الإماء حتى يغسلها ثلاثاً، فإنه لا يدرى أين باتت يده. (هداية ج ۱ ص ۳۰، کتاب الطہارۃ، صحيح مسلم ج ۱ ص ۱۳۶، باب كراهة عمس المتوضی وغيره يده المشكوك في الإماء قبل غسلها ثلاثاً، أبو داود ج ۱ ص ۱۵).

کیا چھوٹے بچوں کا پیشاب ناپاک ہے؟

سوال: اگر چھوٹے بچوں کا پیشاب کپڑے یا بدن پر لگ جائے کیا کپڑے دھونا ضروری ہیں؟

جواب: ... چھوٹے بچوں کا پیشاب ناپاک ہے، اگر کسی کپڑے یا بدن پر لگ جائے تو اس کا دھونا ضروری ہے،^(۱) اور پیشاب لگ جانے کی وجہ سے قبر کا عذاب ہوگا۔^(۲)

دودھ پیتا بچہ کپڑوں پر پیشاب کر دے تو کس طرح پاک کریں؟

سوال: ... دودھ پیتا بچہ اگر کپڑوں پر پیشاب کر دے تو ان کپڑوں سے نماز پڑھی جاسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: ... اس کو دھولیا جائے، دھونے کے بعد اس میں نماز پڑھنا جائز ہے۔^(۳)

نہاتے وقت غسل خانے کی دیواریں، دروازے وغیرہ پاک کرنا

سوال: ... میں گزشتہ دس پندرہ سال سے اس تکلیف میں مبتلا ہوں، نفسیاتی علاج جاری ہے، لیکن میں اس سلسلے میں اللہ کا حکم معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ کیا کہیں میں گناہ کی مرتکب تو نہیں ہو رہی۔ میں نماز روزے کی بہت زیادہ پابند ہوں، جب میں نماز نہیں پڑھتی تو بہت زیادہ گندگی محسوس کرتی ہوں، اس لئے جب نہاتی ہوں تو غسل خانے اور لیٹرین کے دروازے، دیواریں، بیسن، لوٹے ایک ایک چیز دھوتی ہوں۔ اس دوران میرے بچوں کے اور میرے استعمال کی ایک ایک چیز دھوتی ہوں۔ مولانا صاحب! گھر میں چھ سات اور بھی خواتین ہیں، کوئی نہ کوئی اس حالت میں ضرور ہوتی ہے، مجھے نہیں پتا کہ ہر سرخ دھبہ کیوں مجھے ماہواری کی گندگی لگتا ہے، پھر میں دھو دھو کر پاگل ہو جاتی ہوں سب چیزیں۔ مجھے اتنا بتا دیجئے کہ اگر مجھے کوئی سرخ دھبہ کسی جگہ نظر آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ایسا ارشاد مجھے بتا دیجئے۔ ایک دفعہ ایک مفتی صاحب سے پوچھا تھا تو انہوں نے کہا تھا کہ جب تک آپ اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں کہ یہ وہی گندگی ہے، تب وہ گندگی ہے، محض شک سے یہ وہ گندگی نہیں ہے۔ مولانا صاحب! گھر میں دوسری خواتین بھی ہیں، لیکن ان کا رویہ نارمل ہے، جبکہ میری زندگی مجھ پر حرام ہو گئی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دو چیزوں میں سے آسان چیز اپناتے تھے، پلیز میری مدد کریں، مجھے تفصیل سے سمجھا دیں، میں بہت شکر گزار ہوں گی۔

جواب: ... آپ کو بلا وجہ وہم کی بیماری ہے، جس کی اصلاح ضروری ہے۔ شریعت کا اصول یہ ہے کہ ہر چیز کو پاک سمجھا

(۱) أخبرنا مالک عن عائشة رضي الله عنها أنها قالت: أتى النبي صلى الله عليه وسلم بصبي فبال على ثوبه فدعا بماء فاتبعه إياه، قال محمد: وبهذا نأخذ تتبعه إياه غسلًا حتى تنقيه وهو قول أبي حنيفة. (الموطأ للإمام محمد ص ۴۵، باب الغسل من بول الصبي، طبع مير محمد كتب خانہ).

(۲) عن ابن عباس قال: مر النبي صلى الله عليه وسلم على قبرين، فقال: إنهما ليعذبان، وما يعذبان من كبير، ثم قال: بلى أما أحدهما فكان يسقى بالنميمة وأما أحدهما فكان لا يستتر من بوله... الخ. (صحيح البخاري ج ۱ ص ۱۸۴، باب عذاب القبر من الغيبة والبول).

(۳) أيضًا حوالہ نمبر ۱ ملاحظہ ہو۔

جائے، جب تک کہ اس کے ناپاک ہونے کی کوئی وجہ نہ ہو۔ اور آپ کے وہم نے یہ فتویٰ ایجاد کیا ہے کہ ہر چیز کو ناپاک سمجھا جائے جب تک کہ چار گھنٹے لگا کر اس کو پاک نہ کر لیا جائے۔ اور اگر خدا نخواستہ یہ وہم ہو جائے کہ ٹل سے جو پانی آرہا ہے یہ بھی ناپاک نہ ہو، تو پھر کسی چیز کے پاک کرنے کا بھی امکان نہ رہے۔ ظاہر ہے کہ یہ تشدد دین کی تعلیم نہیں، اس لئے یہ وہم ترک کر دیجئے اور غسل خانے کی ساری چیزوں کو دھونے کی بے ہودہ کوشش ترک کر دیجئے۔^(۱)

زکام میں ناک سے نکلنے والا پانی پاک ہے

سوال:۔۔۔ نزلہ اور زکام کی وجہ سے جو پانی ناک سے خارج ہوتا ہے، وہ پاک ہے یا نہیں؟ اگر پاک ہے تو کس دلیل کے تحت؟ اور ناپاک ہے تو کس دلیل کے پیش نظر؟

جواب:۔۔۔ نزلہ اور زکام کی وجہ سے جو پانی ناک سے بہتا ہے وہ نجس اور ناپاک نہیں ہے، کیونکہ یہ کسی زخم سے خارج نہیں ہوتا، نہ کسی زخم پر سے گزر کر آتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔^(۲)

شیر خوار بچے کا پیشاب ناپاک ہے

سوال:۔۔۔ شیر خوار بچہ اگر کپڑوں پر پیشاب کر دے تو کپڑوں کو دھونا چاہئے یا کہ ویسے پانی گرا دینے سے صاف ہو جائیں گے؟

جواب:۔۔۔ بچے کا پیشاب ناپاک ہے، اس لئے کپڑے کا پاک کرنا ضروری ہے، اور پاک کرنے کے لئے اتنا کافی ہے کہ پیشاب کی جگہ پر اتنا پانی بہا دیا جائے کہ اتنے پانی سے وہ کپڑا تین مرتبہ بھیگ سکے۔^(۳)

بچے کا پیشاب پڑنے پر کہاں تک چیز پاک ہو سکتی ہے؟

سوال:۔۔۔ اگر منی کے برتن پر بچہ پیشاب کر دے تو کیا اس برتن کو ضائع کر دینا چاہئے یا نہیں؟ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ کسی معمولی غذا پر بچہ پیشاب کر دے تو لوگ اسے ضائع کر دیتے ہیں، لیکن اگر غذا قیمتی ہو تو دھو کر کھا لیتے ہیں، حالانکہ پیشاب لازمی طور پر غذا کی گہرائی تک گیا ہوگا، ایسے موقعوں پر کیا حکم ہے؟

(۱) القاعدة الثالثة: اليقين لا يبرول بالشك... بندرج في هذه القاعدة قواعد، منها: قولهم: الأصل بقاء ما كان على ما كان، وتنفرع عليها مسائل: منها: من يقن الطهارة وشك في الحدث فهو متطهر الخ. (الأشباه والنظائر ج ۱ ص: ۲۸۳ تا ۲۸۷، الفن الأول، طبع ادارة القرآن كراچی).

(۲) ولو نزل من الرأس فظاهر اتفاقاً، وفي التجنيس. أنه طاهر كيفما كان وعليه الفتوى. (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۳۷).

(۳) اما لو غسل في غدیر أو صب عليه ماء كثير أو جرى عليه الماء طهر مطلقاً بلا شرط عصر وتجفيف وتكرار غمس هو المختار. (درمختار ج ۱ ص: ۳۳۳). وفي الشامية. وان المعتبر غلبة الظن في تطهير غير المرئية بلا عدد على المفتي به... الخ. (رد المحتار ج: ۱ ص: ۳۳۳، مطلب في حكم الوشم).

جواب:۔۔۔ مٹی کا برتن تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا، یعنی اس طرح دھوئے کہ ہر مرتبہ پانی ٹپکنے بند ہو جائے۔^(۱) جس غذا پر بچہ پیشاب کر دے اس کا کھانا درست نہیں، البتہ اسے ایسی جگہ رکھ دیا جائے کہ کوئی جانور خود آ کر اسے کھالے۔

ایک ہی مشین پر غیر مسلموں کے کپڑوں کے ساتھ دھلائی

سوال:۔۔۔ کپڑے دھونے کی مشین مشترکہ طور پر کمپنی کی طرف سے ملی ہے، جس پر اکثر غیر مسلم کپڑے دھوتے ہیں، اگر کسی وقت کوئی مسلمان بھی اس مشین پر کپڑے دھوئے تو کیا مسلمان کے لئے ان کپڑوں میں نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔۔۔ غیر مسلموں کے کپڑے دھونے سے تو کچھ نہیں ہوتا، آپ جب کپڑے دھولیں تو ان کو تین بار پانی میں سے نکال کر ہر بار خوب چھوڑ لیا کریں، پاک ہو جائیں گے۔^(۲)

ڈرائی کلیئرز کے ڈھلے کپڑوں کا حکم

سوال:۔۔۔ یہاں گرم کپڑے دھونے کی جوڈکانیں اور فیکٹریاں ہیں، جنہیں ڈرائی کلیئرز کہتے ہیں، وہ خاص قسم کی مشین ہوتی ہے، ان میں پیٹروئل کی قسم کا خاص سیال مادہ ڈالا جاتا ہے جو کہ ان کپڑوں کو دھوتا ہے، وہ مادہ ایک دفعہ نیا ڈال کر بار بار اسی کو صاف کر کے دوبارہ استعمال کیا جاتا ہے، ایک دو ہفتے کے بعد نیا ڈالا جاتا ہے، اسی دوران دسیوں مرتبہ اس مشین میں کپڑے ڈالے جاتے ہیں، اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ آیا اس طرح ڈھلے ہوئے کپڑے پاک ہوں گے یا ناپاک؟ چونکہ اس میں ہر قسم کے کپڑے پاک، ناپاک ڈالے جاتے ہیں اور ان مشینوں کو پانی سے کبھی دھویا نہیں جاتا، اس لئے شبہ ہوتا ہے کہ اس میں دھوئے ہوئے سرے کپڑے ناپاک ہو جاتے ہوں گے، البتہ یقین کے درجے میں معلوم نہیں کہ اس میں ناپاک کپڑے بھی ڈالے گئے؟ جواب مفصل تحریر فرمائیں کہ یہ مسئلہ یہاں موضوع بحث بنا ہوا ہے۔

جواب:۔۔۔ یہ تو ظاہر ہے کہ ان مشینوں میں جو کپڑے ڈالے جاتے ہیں ان میں بہت سے ناپاک بھی ہوں گے، پاک و ناپاک مل کر بھی ناپاک ہو جائیں گے، اور جیسا کہ معلوم ہے کہ ناپاک کپڑے کو پاک کرنے کے لئے یہ شرط ہے کہ تین مرتبہ پاک پانی

(۱) وقد ثبت جفاف أى انقطاع نقاط فى غير أى غير منصرف مما يتشرب النجاسة... الخ. (قوله ومما يتشرب النجاسة) حاصله كما فى البدائع: أن المتنجس إما أن لا يتشرب فيه أجزاء النجاسة أصلاً كالأواني المتخذة من الحجر والنحاس والحزف العتيق، أو يتشرب ففي الأول طهارته بزوال عين النجاسة المرئية أو بالعدد على ما مر... الخ. (ردا مختار مع الدر المختار ج: ۱ ص: ۳۳۲، كتاب الطهارة، مطلب فى حكم الوشم، أيضاً: عالمگیری ج: ۱ ص: ۴۲۰).

(۲) الثوب إذا تنجس وجب غسله ثلاث مرات... الخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۴۳). أيضاً: أن المتنجس إما أن لا يتشرب فيه أجزاء النجاسة أصلاً أو يتشرب فيه قليلاً كالبدن والخف والنعل أو يتشرب كثيراً وأما الثالث، فإن كان مما يمكن عصر كالثياب فطهارته بالغسل والعصر إلى زوال المرئية وفى غيرها بتليثهما... الخ. (فتاوى شا ج: ۱ ص: ۳۳۲).

میں ڈالا جائے اور ہر مرتبہ خوب نچوڑا جائے،^(۱) ڈرائی کلیئرز کانوں میں اس تدبیر پر عمل نہیں ہوتا، اس لئے وہاں کے ڈھلے ہوئے کپڑے پاک نہیں، اگر کبھی وہاں ڈھلانے کی نوبت آئے تو ان کو اپنے طور پر پاک کر لیا جائے۔

یہ تو اس صورت میں ہے کہ اس امر کا ظن غالب ہو کہ مشین میں پاک اور ناپاک سبھی قسم کے کپڑے ڈالے گئے، اور اگر ناپاک کپڑوں کے ڈالے جانے کا ظن غالب نہ ہو تو محض شک یا تردید ہو تو اس کا حکم یہ ہے کہ جس حالت میں آپ نے کپڑا دیا تھا، اسی حالت میں رہے گا۔ یعنی اگر پاک کپڑا دیا تھا تو پاک رہے گا، اور ناپاک دیا تھا تو ناپاک رہے گا۔^(۲)

کیا واشنگ مشین سے ڈھلے ہوئے کپڑے پاک ہوتے ہیں؟

سوال: کیا واشنگ مشین سے ڈھلے ہوئے ناپاک کپڑے پاک ہو جاتے ہیں؟ اور کیا ان سے نماز ہو سکتی ہے؟

جواب: .. ڈھلائی مشین میں صابن کے پانی میں کپڑوں کو دھویا جاتا ہے اور پھر اس پانی کو نکال کر اوپر سے نیا پانی ڈالا جاتا ہے اور یہ عمل بار بار کیا جاتا ہے، یہاں تک کہ کپڑوں سے صابن نکل جاتا ہے، اس سے ڈھلائی مشین میں ڈھلے ہوئے کپڑے پاک ہیں۔^(۳)

دھوبی کے ڈھلے ہوئے کپڑے پاک ہیں

سوال: ... دھوبی ہمارے کپڑے اور جائے نماز بھی دھوتا ہے، ہمیں نہیں معلوم کہ وہ پاک دھوتا ہے کہ نہیں؟ کیا ڈھلے ہوئے کپڑے اور جائے نماز بسم اللہ پڑھ کر تین بار جھاڑنے سے پاک ہو جائیں گے؟ یا ہمیں اس کے دھونے کے بعد خود پاک کرنے کے لئے دھونا ہوگا؟

جواب: ... دھوبی کے ڈھلے ہوئے کپڑے پاک ہیں۔^(۴)

پیشاب والے کپڑے کتنی دفعہ نچوڑنے سے پاک ہوں گے؟

سوال: ... کیا پیشاب والے کپڑوں کو ایک دفعہ نچوڑنے سے ناپاکی ختم ہو جاتی ہے؟ کیا اس کے باوجود بھی انہیں تین مرتبہ نچوڑنا ضروری ہے؟

(۱) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۲ دیکھئے۔

(۲) القاعدة الثالثة. اليقين لا يزول بالشك ... يندرج في هذه القاعدة قواعد، منها. قولهم: الأصل بقاء ما كان على ما كان، وتنفع عليها مسائل، منها من ييقن الطهارة وشك في الحدث فهو منطهر، ومن ييقن الحدث وشك في الطهارة فهو محدث الخ. (الاشباه والظائر ج. ۱ ص: ۸۳ تا ۸۷، طبع ادارة القرآن كراچی)۔

(۳) ثوب مسح غسل في ثلاث جفان أو في واحدة ثلاثاً وعصر في كل مرة طهر لحريان العادة بالغسل هكذا... الخ. (عالمگیریہ ج. ۱ ص ۴۲)۔ أيضاً: أما لو غسل في عدير أو صب عليه ماء كثير، أو جرى عليه الماء طهر مطلقاً بلا شرط عصر ونجفيف وتكرار غمس هو المختار... إلخ. (درمختار ج. ۱ ص ۳۳۳)۔

(۴) أيضاً۔

جواب:۔۔۔ پیشاب والے کپڑے تین دفعہ دھونے اور نچوڑنے سے پاک ہوں گے، ایک دفعہ نچوڑنے سے پاک نہیں ہوتے۔^(۱)

ناپاک کپڑا کتنا زور لگا کر نچوڑنے سے پاک ہوگا؟

سوال:۔۔۔ ناپاک کپڑا پاک کرتے وقت صرف تین مرتبہ دھو کر نچوڑنا کافی ہے یا زیادہ زور لگا کر نچوڑنا ضروری ہے؟
جواب:۔۔۔ اتنا زیادہ زور لگانا کہ ایک بھی قطرہ باقی نہ رہے، ضروری نہیں، اپنی اور کپڑے کی طاقت کے مطابق نچوڑنا چاہئے۔^(۲)

ناپاک کپڑے ایک دفعہ دھو کر رستی پر ڈالنے سے رستی بھی ناپاک ہو جائے گی

سوال:۔۔۔ اگر ناپاک کپڑوں کو صرف ایک دفعہ نچوڑنے کے بعد رستی پر ڈال دیا جائے تو کیا رستی وغیرہ ناپاک ہو جاتی ہے؟
جواب:۔۔۔ اوپر جواب گزر چکا ہے کہ ناپاک چیز اگر گیلی ہو تو جس پر رکھی جائے، وہ بھی ناپاک ہو جاتی ہے۔ یہ وہم کی بات نہیں، پاکی کا مسئلہ ہے، اس لئے پاک کرنا ضروری ہے۔^(۳)

کیا ناپاک چیز کو نچوڑنا ضروری ہے؟

سوال:۔۔۔ کیا یہ درست ہے کہ ناپاک چیز، بلا شرط نچوڑنے کے، پے در پے کثیر پانی سے دھونے سے پاک ہو جاتی ہے؟
جواب:۔۔۔ ٹھیک ہے، واللہ اعلم^(۴)

تیل میں چوہا گر جائے تو پاک کرنے کا طریقہ

سوال:۔۔۔ تقریباً ۱۵ کلو تیل میں چوہا رات کو گر گیا، اور وہ مر گیا، مچ دیکھا گیا، یہ تیل کسی صورت میں پاک ہو سکتا ہے یا نہیں؟
یا کسی جانور کے کھلانے کے استعمال میں لایا جاسکتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔۔۔ یہ تیل پاک ہو سکتا ہے، اور اس کی تدبیر یہ ہے کہ تیل کے برابر یا اس سے زیادہ مقدار میں پانی ڈال کر اس کو

(۱) إذا شربت النجاسة يطهر بالفصل ثلاثاً۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۴۲)۔ أيضاً: وأما الثالث (أي الذي يتشرب النجاسة كثيراً) فإن كان مما يمكن عصره كالثياب فطهارته بالفصل والعصر إلى زوال المرئية وفي غيرها بتلثيها . إلخ۔ (فتاوی شامی ج: ۱ ص: ۳۳۲)۔

(۲) ويشترط العصر في كل مرة فيما ينصرف ويبلغ في المرة الثالثة حتى لو عصر بعده لا يسيله منه الماء ويعتبر في كل شخص قوته۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۴۲)۔

(۳) إن وضع رجله جافة على بساط لجس رطب ان ابتلت تنجس۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۴۷، کتاب الطهارة)۔
(۴) أما لو غسل في غدير أو صب عليه ماء كثير أو جرى عليه الماء طهر مطلقاً بلا شرط عصر وتجفيف وتكرار غمس، هو المختار۔ (درمختار ج: ۱ ص: ۳۳۳)۔

آگ پر چڑھایا جائے، یہاں تک کہ پانی جل جائے اور صرف تیل باقی رہ جائے۔ یہی عمل تین بار دہرایا جائے تو تیل پاک ہو جائے گا۔^(۱)

لوہے کی چیزوں پر نجاست لگ جائے تو کیسے پاک ہوں گی؟

سوال: ... لوہے یا لوہے کی قسم کی دوسری چیزیں دروازے، کھڑکیاں، الغرض لوہے سے بنی ہوئی جتنی بھی چیزیں ہیں، جن پر رنگ کیا ہوا ہو وہ بھی اور جن پر رنگ نہ کیا ہو، وہ اگر ان پر نجاست لگ جائے تو کپڑے یا ہاتھ سے رگڑ دینے سے پاک ہو جائیں گی یا نہیں؟ اسی طرح لکڑی کی چیزوں کو اور پلاسٹک کی؟

جواب: ... صرف رگڑنے سے پاک نہیں ہوں گی، البتہ اگر گیلہ کپڑا کئی بار اس پر مل دیا جائے اور ہر بار کپڑے کو پاک کرتے رہیں، تو پاک ہو جائے گی۔^(۲)

پلاسٹک کے برتن بھی دھونے سے پاک ہو جاتے ہیں

سوال: ... آپ جانتے ہی ہیں کہ کراچی میں کثرت سے پلاسٹک کے برتن بنتے اور استعمال ہوتے ہیں، ہم نے یہ سن رکھا ہے کہ پلاسٹک نجس ہو جائے (یعنی ایک نجس چھینٹ بھی پڑ جائے) تو پھر پاک نہیں ہو سکتا، جبکہ تمام گھروں میں پلاسٹک کے برتن اور تمام غسل خانوں میں پلاسٹک کی بالٹیاں، کپ اور لوٹے وغیرہ استعمال ہوتے ہیں، اور غسل خانے میں آپ جانتے ہی ہیں کہ چھینٹ وغیرہ ضرور پڑ ہی جاتی ہے۔

جواب: ... یہ کس عقل مند نے کہا ہے کہ پلاسٹک کے برتن پاک نہیں ہوتے؟ جس طرح دوسرے برتن دھونے سے پاک ہو جاتے ہیں، اسی طرح پلاسٹک کے برتن بھی دھونے سے پاک ہو جاتے ہیں۔

برتن پاک کرنے کا طریقہ

سوال: ... اگر کچا برتن (گھڑا) وغیرہ ناپاک ہو جائے یا کچا برتن (دیکھی، بالٹی) وغیرہ ناپاک ہو جائے تو کیسے پاک کریں؟

جواب: ... برتن کچا ہو یا پاک، تین بار دھونے سے پاک ہو جاتا ہے۔^(۳)

(۱) الدهن النجس يغسل ثلاثاً بأن يلقى في الحاية ثم يصب فيه مثله ماء ويحرك ثم يترك حتى يعلو الدهن فيوحد أو يقب أسفل الحاية حتى يخرج الماء هكذا ثلاثاً فيطهر. (عالمگیری ج ۱ ص ۴۲).

(۲) إذا نجس ما لا يعصر بأن مؤه السكين بماء نجس . يموه السكين بالماء الطاهر ثلاثاً. (عالمگیری ج ۱ ص ۴۲، الباب السابع في نجاسة الأحكام، كتاب الطهارة).

(۳) الحذف الحديد والآجر الجديد والحصير المتخذ من الخلقاء إذا نجس يغسل ثلاثاً ويجفف على أثر كل مرة وإن كان الحذف قديماً مستعملاً يكفي الغسل ثلاثاً. (فتاویٰ سر اجیہ ص: ۶) وأيضاً: وإن كانت غير مرئية فطهارته بالغسل ثلاثاً والعصر في كل مرة... الخ. (البدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۸۸).

گندگی میں گر جانے والی گھڑی کو پاک کرنے کا طریقہ

سوال: ... میری دستی گھڑی قیمتی واٹر پروف رات کے نوبے فلش پاخانہ میں گر گئی، قیمتی ہونے کی وجہ سے بہت زیادہ فکر اور پریشانی ہوئی، صبح نوبے جمعہ دار نے فلش سے گھڑی نکال دی، یعنی بارہ گھنٹے کے بعد گھڑی نکالی گئی، اس وقت بھی وہ بالکل صحیح وقت پر چل رہی تھی۔ سوال یہ ہے کہ اسے دھو کر استعمال کی جاسکتی ہے اور اس کو پاک کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟ اسے ہاتھ پر باندھ کر نماز، تلاوت کر سکتے ہیں؟

جواب: ... اگر اطمینان ہے کہ پانی اس کے اندر نہیں گیا تو صرف اوپر سے دھو کر پاک کر لینا کافی ہے، ورنہ کھول کر دھویا جائے اور پانی کے بجائے پٹرول سے پاک کر لینا بھی صحیح ہے۔^(۱)

رُوئی اور فوم کا گدا پاک کرنے کا طریقہ

سوال: ... فوم اور رُوئی کے گدے کو کس طرح پاک کیا جائے؟ اگر بستر کے طور پر استعمال کرنے سے وہ ناپاک ہو جائے، کیونکہ عموماً چھوٹے بچے پیشاب کر دیتے ہیں۔

جواب: ... ایسی چیز جس کو نچوڑنا ممکن نہ ہو، اس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کو دھو کر رکھ دیا جائے، یہاں تک کہ اس سے قطرے ٹپکنا بند ہو جائیں، اس طرح تین بار دھویا جائے۔^(۲)

قالین، فوم کا گدا کیسے پاک ہوں گے؟

سوال: ... کیا قالین وغیرہ مثلاً: رُوئی، فوم کا گدا وغیرہ صرف تین دفعہ دھولے قطرے نہیں پکائے تو کیا پاک ہو جائے گا؟

جواب: ... قالین، فوم یا ایسا گدا جس کو نچوڑنا مشکل ہے، اس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک بار دھو کر رکھ لیا جائے، جب قطرے ٹپکنے بند ہو جائیں تو دوبارہ دھویا جائے، پھر اسی طرح تیسری بار، اور اگر قل کے نیچے رکھ کر اتنا دھویا کہ اطمینان ہو جائے کہ نجاست نکل گئی ہوگی، تب بھی پاک ہو جاتا ہے۔^(۳)

(۱) يجوز تطهير النجاسة بالماء ولكل مانع ظاهر يمكن إزالته به... الخ. (عالمگیریہ ج: ۱ ص: ۴۱)۔

(۲) قوله (والأ) وإن لم يمكن العصر كالحصير ونحوه فيطهر بالتجفيف كل مرة حتى ينقطع التقاطر ولا يشترط اليبس... الخ. (مجمع الأنهر وملقى الأبحر ج: ۱ ص: ۶۰)، عالمگیریہ ج: ۱ ص: ۴۲، وما لا ينصرف يطهر بالغسل ثلاث مرات... الخ. أيضاً: وقدر بتثليث جفاف أي إنقطاع تقاطر في غيره أي غير منصرف مما يتشرب النجاسة. (قوله أي في غير منصرف) أي بأن تعدل عصر كالحزف أو تعسر كالسباط. (رد المحتار مع الدر المختار ج: ۱ ص: ۳۴۲)۔

(۳) وما لا ينصرف يطهر بالغسل ثلاث مرات والتجفيف في كل مرة. (عالمگیریہ ج: ۱ ص: ۴۲)۔ (قوله والأ) وإن لم يمكن العصر كالحصير ونحوه فيطهر بالتجفيف كل مرة حتى ينقطع التقاطر ولا يشترط اليبس... الخ. (مجمع الأنهر وملقى الأبحر ج: ۱ ص: ۶۰)۔

ناپاک کپڑے دھوپ میں سکھانے سے پاک نہیں ہوتے

سوال: ... کہا جاتا ہے کہ نئے یا پرانے کپڑے کو حیض کے دنوں میں استعمال کرنے کے بعد دھوپ میں سکھانے کے بعد وہ پاک ہو جاتے ہیں۔

جواب: ... اگر ناپاک ہو گئے تھے تو صرف دھوپ میں سکھانے سے پاک نہیں ہوں گے، ورنہ ضرورت نہیں، کیونکہ حیض کے ایام میں پہنے ہوئے کپڑے ناپاک نہیں ہوتے، سوائے اس کپڑے کے، جس کو نجاست لگ گئی ہو۔

ہاتھ پر ظاہری نجاست نہ ہونے سے برتن ناپاک نہ ہوگا

سوال: ... جس شخص پر غسل واجب ہو، اگر وہ نجاست والی جگہ اور ہاتھ وغیرہ صابن سے اچھی طرح دھو لے اور اس کے بعد اگر ہاتھ کسی برتن کو لگائے یا کسی برتن میں کھانا کھائے تو وہ برتن ناپاک ہو جاتا ہے یا نہیں؟

جواب: ... جب اس کے ہاتھ پر ظاہری نجاست نہیں تو برتن کیوں ناپاک ہوگا؟^(۱)

ناپاک چھینٹوں سے کپڑے ناپاک ہوں گے

سوال: ... اگر پاک کپڑے پہن کر ناپاک کپڑے دھوئے جائیں تو کیا ناپاک کپڑوں کے چھینٹوں سے پاک کپڑے ناپاک ہو جائیں گے؟

جواب: ... ناپاک چھینٹوں سے کپڑے ضرور ناپاک ہوں گے۔^(۲)

ناپاک کپڑا دھونے کے چھینٹے ناپاک ہیں

سوال: ... کپڑے دھوتے وقت ہم پر چھینٹے پڑتے ہیں تو ہمارے کپڑے پاک رہتے ہیں یا نہیں؟ جواب دے کر شکریہ کا موقع دیجئے۔

جواب: ... کپڑے اگر ناپاک ہوں تو چھینٹے بھی ناپاک ہوں گے، اس لئے یا تو کپڑا دھوتے وقت ایسے کپڑے پہنے جائیں جو عام استعمال کے نہ ہوں، یا ناپاک کپڑوں کو پہلے احتیاط کے ساتھ پاک کر لیا جائے، جس کا طریقہ یہ ہے کہ جتنی جگہ نجاست لگی ہے اس کو تین بار دھو دیا جائے۔^(۳)

(۱) وَلَا أَكَلَهُ وَمَشْرَبَهُ بَعْدَ غَسْلِ يَدَيْهِ وَفَمِ (درمختار) (قوله: بعد غسل يدي وفم) اما قبله فلا ينبغي لانه يصير شاربا للماء المستعمل وهو مكروه تنزيهاً وبده لا تخلو عن النجاسة فينبغي غسلها ثم يأكل۔ (درمختار مع الشامی ج: ۱ ص: ۱۷۵)۔

(۲) وَلَوْ كَانَ الْمُنْتَضِعُ مِثْلَ رُؤُسِ الْمَسَلَةِ مَنَعَ كَذَا فِي الْبَحْرِ الرَّائِقِ۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۴۶، الفصل الثانی فی الأعیان النجاسة، کتاب الطهارة، طبع رشیدیہ)۔

(۳) ایضاً حوالہ بالا۔

گندے لوگوں سے مس ہونے پر کپڑوں کی پاکی

سوال: ... میں ایک کمپوٹر ہوں اور ہمارے علاقے میں ہندو قوموں کی اکثریت ہے، اور میں ڈپنری میں کام کرتا ہوں، وہاں پر ۹۰ فیصد ہندو مریض آتے ہیں، اور یہ تو میں ہندو ہونے کے ساتھ ساتھ رہن سہن میں کافی گندی ہیں، ڈپنری چھوٹی ہونے کی وجہ سے کافی کھچ بچ ہو جاتی ہے، اور ان کے جسم اور کپڑے میرے کپڑوں سے لگتے ہیں، کیونکہ میں ایک کمپوٹر ہوں، اس لئے کافی کھل مل کر کام کرنا پڑتا ہے، اس لئے آپ یہ بتائیں کہ اس طرح میں ان کپڑوں میں نماز ادا کر سکتا ہوں یا نہیں؟ کوئی حل بتائیں کہ میں اپنے کپڑے پاک رکھ سکوں۔

جواب: ... اگر ان کے جسم پر بظاہر کوئی نجاست نہ ہو تو ان کے ساتھ آپ کے غلط ملط ہونے سے آپ کے کپڑے ناپاک نہیں ہوتے، بغیر کسی دوسرے کے ان کپڑوں میں نماز پڑھئے۔^(۱)

پیشاب کے بعد نشو استعمال کیا ہو تو پسینہ آنے سے کپڑے ناپاک نہیں ہوں گے

سوال: ... اسی طرح اگر نشو سے خشک کیا ہوا ہو اور استنجا نہیں کیا ہو، اور گرمی وغیرہ کی وجہ سے پسینہ آ جائے تو اس سے کپڑے ناپاک تو نہیں ہوں گے؟

جواب: ... اگر اچھی طرح خشک کر لیا ہو تو پسینہ آنے سے کپڑے ناپاک نہیں ہوتے۔^(۲)

گوشت کے ساتھ لگے ہوئے خون کا شرعی حکم

سوال: ... گائے اور بکرے کا خون ناپاک ہوتا ہے یا پاک؟ دراصل گوشت لینے جاتا ہوں تو قصائی کی دکان پر خون کے چھوٹے چھوٹے دھبے لگ جاتے ہیں، تو یہ کپڑے پاک ہیں یا نہیں؟

جواب: ... گوشت کا جو خون لگا رہ جاتا ہے وہ پاک ہے، اس سے کپڑے ناپاک نہیں ہوتے۔^(۳)

عیسائی ملازمہ کے ہاتھ سے ڈھلے ہوئے کپڑے پاک ہیں

سوال: ... ہمارے گھر کی صفائی اور کپڑے وغیرہ دھونے کے لئے ایک عیسائی ملازمہ ہے، اور پھر کپڑے بھی مشین میں ڈھلتے ہیں، تو کیا وہ کپڑے پاک ہوں گے اور ان کو پہن کر نماز وغیرہ پڑھ سکتے ہیں؟ حالانکہ وہ ملازمہ ظاہری طور پر صاف ستھری ہے۔

جواب: ... پاک ہو جاتے ہیں۔

(۱) ثیاب الفسقة وأهل الذمة طاهرة۔ (درمختار مع الشامی ج: ۱ ص: ۳۵۰)۔

(۲) لم یفق المتأخرون علی سقوط اعتبار ما بقی من النجاسة بعد الاستنجاء بالحجر فی حق العرق حتی اذا أصابه العرق من المقعدة لا یتنجس۔ (عالمگیریہ ج: ۱ ص: ۴۸، فصل فی الاستنجاء، کتاب الطہارة)۔

(۳) لا یفسد التوب الدم الذی یبقی فی اللحم لانه لیس بمسفوح۔ (عالمگیریہ ج: ۱ ص: ۴۶)۔

نا پاک جگہ خشک ہونے کے بعد پاک ہو جاتی ہے

سوال:۔۔۔ بعض گھرانوں میں بلکہ اکثر گھرانوں میں چھوٹے چھوٹے بچے ہوتے ہیں، جو جگہ جگہ پیشاب کر دیتے ہیں، کیا ایسی صورت میں اس جگہ بیٹھنے یا سونے والا نماز پڑھنے کے قابل رہتا ہے؟ یاد رہے کہ وہ جگہ سائے میں خشک ہوئی ہو، جواب دے کر تسلی فرمائیں۔

جواب:۔۔۔ ناپاک زمین خشک ہونے کے بعد نماز کے لئے پاک ہو جاتی ہے، اور ایسی جگہ کے خشک ہونے کے بعد وہاں بغیر کپڑا بچھائے بھی نماز پڑھنا جائز ہے، تاہم اگر طبعاً کراہت آئے تو وہاں کپڑا بچھا کر نماز پڑھ لی جائے۔^(۱)

سوال:۔۔۔ ناپاک جگہ زمین وغیرہ کو کس طرح پاک کیا جاسکتا ہے؟ کیونکہ پختہ ہونے کی صورت میں دھو کر پاک ہو جائے گی، لیکن کچی جگہ مثلاً کچا صحن یا کچی چھت وغیرہ، تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب:۔۔۔ زمین خشک ہونے سے پاک ہو جاتی ہے، اس پر نماز پڑھنا درست ہے، مگر اس سے تیمم کرنا درست نہیں۔^(۲)

جس چیز کا ناپاک ہونا یقینی یا غالب نہ ہو، وہ پاک سمجھی جائے گی

سوال:۔۔۔ مسائل اکثر کپڑے یا کوئی ناپاک چیز دھوتے وقت شک میں پڑ جاتا ہے، بعد میں یہ خیال آتا ہے کہ یہ شک کی بنا پر دھویا ہے، اسی طرح کوئی چیز واقعاً ناپاک ہو جائے تب بھی پریشانی ہوتی ہے۔

جواب:۔۔۔ جس چیز کا ناپاک ہونا یقینی یا غالب نہ ہو اس کو پاک ہی سمجھا کیجئے، خواہ کتنے ہی دوسرے آئیں، ان کی پروا نہ کیجئے، اور جس چیز کے بارے میں غالب گمان ہو کہ یہ ناپاک ہوگی، اس کو پاک کر لیا کیجئے، اس کے بعد دوسرے نہ کیجئے۔^(۳)

پاکی میں شیطان کے دوسوے کو ختم کرنے کی ترکیب

سوال:۔۔۔ اگر سائل یقینی طور پر کسی ناپاک چیز کو دھوتا ہے، مگر ایک شک ختم نہیں ہوتا کہ دوسرا شروع ہو جاتا ہے، اس وجہ سے سائل تقریباً ہر وقت پریشان رہتا ہے، قرآن و سنت کی روشنی میں واضح فرمادیں۔

جواب:۔۔۔ اس شک کا علاج یہ ہے کہ آپ کپڑا یا چیز تین بار دھولیا کیجئے اور (کپڑے کو ہر بار نچوڑا بھی جائے) بس پاک ہوگئی، اس کے بعد اگر شک ہوا کرے تو اس کی کوئی پروا نہ کیجئے، بلکہ شیطان کو یہ کہہ کر ڈھتکار دیا کیجئے کہ: اومردودا جب اللہ اور رسول اس کو پاک کہہ رہے ہیں تو میں تیری شک اندازی کی پروا کیوں کروں؟ اگر آپ نے میری اس تدبیر پر عمل کیا تو انشاء اللہ آپ کو شک

(۱) وتطهر أرض . . . بیسہا ای جفافها ولو بريح وذهب أثرها کلون وريح لأجل صلاة عليها . الحـ . (درمختار مع ردالمحتار ج: ۱ ص: ۳۱۱، باب الانجاس، طبع ایچ ایم سعید).

(۲) وتطهر أرض . . . بیسہا ای جفافها ولو بريح وذهب أثرها کلون وريح لأجل صلاة عليها لا لیتعمم بها لأن المشروط لها الطهارة وله الطهورية. (درمختار ج: ۱ ص: ۳۱۱، باب الانجاس، طبع ایچ ایم سعید).

(۳) والظاهر لا يروى طهارته بالشك . الحـ . (مجمع الأنهر ج: ۱ ص: ۶۲، کتاب الطهارة).

اور وہ ہم کی بیماری سے نجات مل جائے گی۔^(۱)

جن کپڑوں کو کتا چھو جائے ان کا حکم

سوال:۔۔۔ آج کل مسلمان، انگریزوں کی طرح کتے پالتے ہیں، تو اگر یہ کتے کپڑوں یا اعضاء کے ساتھ لگ جائیں تو کیا وہ جگہ ناپاک ہو جائے گی، اگرچہ کتے کا بدن گیلیا نہ ہو؟

جواب:۔۔۔ جو لوگ شوقیہ کتے پالتے ہیں، ان کے لئے پاک، ناپاک کا سوال ہی نہیں، اگر ان کو ناپاک سمجھتے تو ان سے نفرت بھی کرتے، کتے کے بدن سے اگر کپڑا یا کوئی اور چیز مس ہو جائے تو وہ ناپاک نہیں ہوتی، جبکہ اس کے بدن پر کوئی ظاہری نجاست نہ ہو، خواہ اس کا بدن خشک ہو یا گیلیا، البتہ کتے کا لعاب جس چیز کو لگ جائے وہ ناپاک ہے، اور کتا عموماً کپڑوں کو منہ لگا دیتا ہے، پس جس کپڑے کو کتے نے منہ لگا دیا ہو اور اس پر لعاب کی تری محسوس ہوتی ہو، وہ ناپاک ہو جائے گا۔^(۲)

کتے کا لعاب ناپاک ہے

سوال:۔۔۔ اگر کتا ہاتھ یا پاؤں پر زبان پھیر دے تو کیا بدن بھی پلید ہو جائے گا؟

جواب:۔۔۔ کتے کا لعاب نجس بھی ہے اور زہر بھی، اس لئے جس جگہ کتے کا لعاب لگے وہ ناپاک ہے اور اس کا صاف کرنا لازم ہے۔^(۳)

کیا چھوٹا کتا بھی پلید ہے؟

سوال:۔۔۔ اگر بڑا کتا پلید ہے تو چھوٹا کتا یعنی کتے کا کم عمر بچہ پلید ہے یا پاک؟

جواب:۔۔۔ چھوٹے اور بڑے کتے کا ایک ہی حکم ہے،^(۴) اللہ تعالیٰ آپ کو کتوں کے شوق کے بجائے ان سے نفرت نصیب فرمائے۔

بلی کے جسم سے کپڑے چھو جائیں تو؟

سوال:۔۔۔ میری ایک دوست ہے، جو میرے گھر آئی تھی، بلی سے بھاگ کر کرسی پر پیراٹھا کر بیٹھ گئی، میں نے پوچھا کیوں؟ تو

(۱) خواہ سابقہ۔

(۲) الکلب إذا أخذ عضو إنسان أو ثوبه لا يتنجس ما لم يظهر فيه أثر البلل راضياً كان أو غضبان كذا في مية المصلى الخ۔ (عالمگیریہ ج: ۱ ص: ۴۸، الفصل الثانی فی الأعیان النجسة، کتاب الطهارة)۔

(۳) وسور الکلب والخنزیر وسباع البهائم نجس۔ (فتاویٰ عالمگیریہ ج: ۱ ص: ۱۵) وسور الکلب نجس ویفسل من ولو غده ثلاثاً لقوله عليه السلام: یفسل الإناء من ولو غ الکلب ثلاثاً۔ ولسانه یلاقی الماء دون الإناء فلما تنجس الإناء فالماء أولى، وهذا یفید العجاسة (هدایة ج: ۱ ص: ۴۵، فصل فی الأسار، أدلة الحنفیة ص: ۷۴، باب سور الکلب)۔
(۴) أيضاً۔

کہنے لگی کہ: بلی اگر کپڑوں سے لگ جائے تو کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں اور نماز نہیں ہوتی۔ جبکہ میری دادی نے کہا کہ: بلی اگر سوکھی ہو تو نماز ہو سکتی ہے، ہاں! اگر بلی گیلی ہو تو کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں۔ آپ اسلام کی روشنی میں اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟
جواب:.... بلی کے ساتھ کپڑے لگنے سے ناپاک نہیں ہوتے، خواہ بلی سوکھی ہو یا گیلی ہو، بشرطیکہ اس کے بدن پر کوئی ظاہری نجاست نہ ہو۔^(۱)

ناپاک چربی والا صابن

سوال:.... مردار اور حرام جانوروں کی چربی کے صابن سے طہارت ہو جاتی ہے اور نمازیں وغیرہ درست اور ٹھیک ہیں یا نہیں؟

جواب:.... ناپاک چربی کا استعمال جائز نہیں، تاہم ایسے صابن کا استعمال کرنا جس میں یہ چربی ڈالی گئی ہو جائز ہے، کیونکہ صابن بن جانے کے بعد اس کی ماہیت تبدیل ہو جاتی ہے۔^(۲)

بلی کا بستر پر بیٹھ جانا یا بلی کو چھو لینا

سوال:.... بلی اگر بستر پر بیٹھ جائے یا اس کو چھولیں، اکثر لوگ اس کو گود میں بٹھاتے ہیں تو کیا ان کپڑوں میں نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب:.... پڑھ سکتے ہیں۔^(۳)

پاکی کا خیال نہ رکھنے والوں کے برتن استعمال کرنا

سوال:.... اگر کسی کے گھر میں سات آٹھ افراد ہوں، اور ان میں سے سوائے ایک دو کے کوئی بھی ناپاک چیزوں کو شریعت کے مطابق پاک نہ کرتا ہو، مثلاً: کپڑا، برتن کچھ بھی ناپاک ہو جائے تو اسے شریعت کے مطابق پاک نہ کرتے ہوں۔ اسی طرح گندے ناپاک ہاتھوں سے نکلے، فریج، دروازے وغیرہ بھی پکڑ کر کھول لیتے ہوں، تو ایسی صورت میں آنکھوں سے دیکھنے یا نہ دیکھنے کی صورت میں ان کے برتن اور نلکے وغیرہ بغیر دھوئے اور پاک کئے استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں؟ جبکہ ان لوگوں کا بروقت یہی طریقہ اور قرینہ ہے۔
جواب:.... ایسے وہم میں زیادہ مبتلا نہیں ہونا چاہئے، جہاں ظاہری نجاست نظر آئے، اس سے پرہیز کیا جائے۔ زیادہ وہم نہ کیا جائے۔

(۱) وسور الہرة طاهر مکروه، وعن ابی یوسف انه غیر مکروه، لأن النبی علیہ السلام کان یصفی لہا الإناء فتشرب منه ثم یتوضأ منه۔ (ہدایۃ ج: ۱ ص: ۲۵، فصل فی الأسار، ایضاً أدلة الحنفیۃ ص ۷۵، باب سؤر الہرة)۔

(۲) جعل المذہن السجس فی صابون یفتی بطہارته لأنه تغیر والتغیر یطہر عند محمد، ویفتی بہ للبلوی۔ (شامی ج: ۱ ص: ۳۱۶، باب الانجاس، البحر الرائق ج: ۱ ص: ۳۳۹)۔

(۳) أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یُصفی لہا الإناء فتشرب منه ثم یتوضأ منه۔ (ہدایۃ ج: ۱ ص: ۲۵)۔

ایک ہی ڈھیلا متعدد بار پیشاب کے لئے استعمال کرنا

سوال: ... ایک ہی ڈھیلے سے متعدد بار پیشاب خشک کرنا جائز ہے؟ جبکہ اس کے بعد پانی سے بھی استنجا کر لیا جائے۔

جواب: بطہارت تو پانی سے ہوگئی، پیشاب کے قطرے بند کرنے کے لئے استعمال ہو سکتا ہے۔^(۱)

مجھرمارد واکپڑوں پر لگ جائے تو کیا کپڑے ناپاک ہو جائیں گے؟

سوال: ... بازار میں جو مجھراوردیگر کپڑے مکوڑے مارنے کی دوا ملتی ہے جسے لوگ عام طور پر گھر میں استعمال کرتے ہیں،

مثلاً: فنس اور دیگر اسپرے وغیرہ، اگر یہ چھڑکتے وقت کپڑوں پر پڑ جائے تو اسے دھوئے بغیر نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: ... میرا خیال ہے کہ وہ ناپاک نہیں ہوتی، اس لئے نماز پڑھ سکتے ہیں۔ دوسرے علماء سے تحقیق کر لیں۔

الکحل ملے آئل پینٹ، جوتے کی پالش کپڑوں یا دیوار کو لگ جائے

سوال: ... اگر تحقیق سے پتا چل جائے کہ آئل پینٹ یا جوتے کی پالش میں جو الکحل شامل ہوتا ہے، وہ ناپاک قسم کا ہے، تو

ایسی صورت میں ان اشیاء کے استعمال کا کیا حکم ہے؟ اگر یہ اشیاء کپڑے یا دیوار کو لگ جائیں تو کیا ناپاک ہو جائیں گے؟

جواب: ... اگر ناپاکی کا یقین ہو تو کپڑے یا دیوار کے ناپاک ہونے میں کیا شبہ ہے۔^(۲)

پرفیوم کا استعمال اور نماز کی ادائیگی

سوال: ... کیا پرفیوم لگانے سے نماز ہو جاتی ہے؟ جبکہ میں نے سنا ہے کہ پرفیوم لگانے سے نماز نہیں ہوتی، کیونکہ اس میں

الکحل ہوتا ہے۔

جواب: ... مجھے اس مسئلے کی تحقیق نہیں کہ پرفیوم میں کوئی ناپاک چیز ہوتی ہے یا نہیں؟ اس لئے بہتر یہ ہے کہ اس کو استعمال

نہ کیا جائے، یا دوسرے علماء سے پوچھ لیں۔

درآمد شدہ لوشن، پیٹرو لیم جیلی لگا کر وضو کرنا

سوال: ... کیا وضو سے پہلے یا بعد میں چہرے اور جسم پر کوئی لوشن باہر کا بنا ہوا جیسے انگلینڈ وغیرہ کا، اور پیٹرو لیم جیلی وغیرہ لگا کر

نماز پڑھ سکتے ہیں؟ واضح رہے کہ پیٹرو لیم جیلی خاصی چکنی ہوتی ہے۔

جواب: ... مجھے تحقیق نہیں کہ ان لوشنوں میں کوئی ناپاک چیز ہوتی ہے یا نہیں؟

(۱) الاستنجاء سنة لأن النبی علیہ السلام واطب علیہ ویجوز فیہ الحجر وما قام مقامہ یمسحہ حتی یبقیہ، لأن المقصود هو الإنقاء فباعتبار ما هو المقصود وليس فیہ عدد مستنون۔ (ہدایۃ ج: ۱ ص: ۷۹ فصل فی الاستنجاء)۔

(۲) القاعدة الثالثة: یقین لا یزول بالشک من یقین الطهارة وشک فی الحدث فهو متطهر، ومن یقین الحدث وشک فی الطهارة فهو محدث۔ (الاشباه والنظائر ص: ۸۳ تا ۸۷)۔

نا پاک برتن کی پاکی کا طریقہ

سوال:۔۔۔ اگر کوئی برتن یا بالٹی وغیرہ یا ذرم جس میں عام طور پر پانی بھر کر رکھتے ہیں یا سینٹ کی ٹنکی وغیرہ نا پاک ہو جائے تو کس طرح پاک کیا جاتا ہے؟

جواب:۔۔۔ اس کو بھی تین مرتبہ دھو دیا جائے۔^(۱)

سب چیزوں کو نا پاک خیال کرنا وہم ہے

سوال:۔۔۔ میری غفلت کی وجہ سے میرے گھر کی تمام چیزیں نا پاک ہو چکی ہیں، وجہ یہ ہے کہ مجھے پیشاب کے قطروں کی بیماری تھی، اور پیشاب کے بعد قطرے نکل جاتے تھے، لیکن میں نماز پابندی سے پڑھتا تھا۔ جب میری امی کپڑے دھوتی تھیں تو گھر کے دوسرے کپڑے بھی میرے کپڑوں کے ساتھ دھوتی تھیں، اور ایک ہی بالٹی پانی میں کپڑوں، تین دفعہ کھنگال کر نچوڑتی تھیں، مجھے پتا چلا کہ اس طرح تو کپڑے پاک نہیں ہوتے۔ اب صورت حال یہ ہے کہ میرے جسم کے اندرونی اعضاء، تل کی ٹونٹی، پائپ، دروازے کی کنڈیاں، فریج کے دروازے کے ہینڈل، سائیکل اور اس کی چابی، گھر کے تالے سب نا پاک ہو چکے ہیں۔ نمازیں عرصہ ہوا چھوٹ گئی ہیں، کوئی صورت بتائیں کہ پھر سے پانچ وقت کی نماز اور قرآن پڑھ سکوں؟ اور اپنے گھر کی تمام چیزوں کو پاک کروں؟

جواب:۔۔۔ تم نے جو صورت کہی ہے، اس میں تمام کپڑے اور تمام چیزیں پاک ہیں، اور تم وضو کر کے نماز پڑھ سکتے ہو، اگر قطرے آتے ہیں تو آتے رہیں، جب تک نماز کا وقت ہے، تمہارا وضو قائم رہے گا۔ شیطان نے تمہیں پریشان کرنے کے لئے یہ دوسرے ڈال دیا ہے۔ اگر تمہیں مجھ پر اعتماد ہے تو آج سے اپنی نماز شروع کر دو، تمام چیزوں کو پاک سمجھو، کوئی چیز نا پاک نہیں ہے، واللہ اعلم!^(۲)

(۱) وما لا ينصرف بطهر بالغسل ثلاث مرات. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۴۲، الفصل الأول في تطهير الأنجاس).

(۲) المستحاضة ومن به سلس البول يتوضون وقت كل صلاة ويصلون بذلك الوضوء ما شأوا من العرائض والوافل. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۴۱، الفصل الرابع في أحكام الحيض والنفاس والاستحاضة).

نماز کی فرضیت و اہمیت

علامتِ بلوغت نہ ظاہر ہونے پر پندرہ سال کے لڑکے، لڑکی پر نماز فرض ہے

سوال:۔۔۔ یہ بات تفصیل سے بتائیے کہ نماز کب فرض ہوتی ہے؟ بہت سے حضرات کہتے ہیں کہ اس وقت نماز فرض ہوتی ہے جب احتلام ہوتا ہے، اس سے پہلے نماز فرض نہیں ہوتی۔

جواب:۔۔۔ نماز بالغ پر فرض ہوتی ہے، اگر بالغ ہونے کی علامتیں ظاہر ہو جائیں تو نماز اسی وقت سے فرض ہوتی ہے، اور اگر کوئی علامت ظاہر نہ ہو تو لڑکا، لڑکی پندرہ سال کی عمر پوری ہونے پر بالغ سمجھے جائیں گے، اور جس دن سولہویں سال میں قدم رکھیں گے اس دن سے ان پر نماز روزہ فرض ہوں گے۔^(۱)

سن بلوغت یا دنہ ہونے پر قضا نماز، روزہ کب سے شروع کرے؟

سوال:۔۔۔ اکثر کتابوں میں پڑھا ہے کہ نماز بالغ ہونے پر فرض ہو جاتی ہے، اور لڑکا، لڑکی کے بالغ ہونے کی عمر مختلف کتابوں میں مختلف لکھی ہے، یعنی کہیں بارہ سال ہے اور کہیں تیرہ، چودہ سال، اور کہیں پندرہ سال ہے۔ میں نے چودہ یا پندرہ سال کی عمر میں نماز پڑھنی شروع کی، آپ یہ فرمائیں کہ مجھے کتنی عمر کی نمازیں قضا پڑھنی چاہئیں؟ مجھے نہیں یاد کہ میں بالغ کس عمر میں ہوا تھا؟

جواب:۔۔۔ لڑکے اور لڑکی کا بالغ ہونا علامات سے بھی ہو سکتا ہے، (مثلاً: لڑکے کو احتلام ہو جائے، یا لڑکی کو حیض آجائے، وغیرہ)، اگر پندرہ سال سے پہلے بالغ ہونے کی علامتیں ظاہر ہو جائیں تو ان پر بالغوں کے احکام جاری ہوں گے، اور اگر کوئی علامت ظاہر نہ ہو تو پندرہ برس کی عمر پورا ہونے پر ان کو بالغ شمار کیا جائے گا اور ان پر نماز، روزہ وغیرہ فرائض لازم ہو جائیں گے۔^(۲)

اگر کسی نے بالغ ہونے کے بعد بھی نماز، روزہ میں کوتاہی کی، اب وہ توبہ کر کے نماز، روزہ قضا کرنا چاہتا ہے، اور اسے یہ یاد نہیں کہ وہ کب بالغ ہوا تھا؟ تو لڑکے کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ تیرہویں سال کے شروع ہونے سے نماز، روزہ قضا کرے، کیونکہ بارہ سال کا لڑکا بالغ ہو سکتا ہے، اور لڑکی کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ نو برس پورے ہونے اور دسویں سال کے شروع ہونے سے نماز، روزہ قضا کرے، کیونکہ نو برس کی لڑکی بالغ ہو سکتی ہے۔^(۳)

(۱) (بلوغ الغلام بالاحتلام والإحبال والإنزال) فإن لم يوجد فيهما شيء (فحتى يتم لكل منهما خمس عشرة سنة به يفتى) لقصر أعمار أهل زماننا. (الدر المختار ج: ۶ ص: ۱۵۳، فصل بلوغ الإحتلام بالإنزال).

(۲) أيضًا.

(۳) (وَأَدْنَى مَدَّتْ لَهُ اثْنَا عَشْرَةَ سَنَةً وَلَهَا تِسْعَ سِنِينَ) هُوَ الْمَخْتَارُ. (در مختار مع الشامی ج: ۶ ص: ۱۵۴).

بے نمازی کو کامل مسلمان نہیں کہہ سکتے

سوال: ... ایک آدمی پورا سال نماز نہ پڑھے تو اسے کامل مسلمان کہا جاسکتا ہے، جو جمعہ اور عید کی نماز بھی نہیں پڑھتا؟
جواب: ... اگر وہ شخص اللہ اور رسول پر ایمان رکھتا ہے اور نماز کی فرضیت کا بھی قائل ہے، مگر سستی یا غفلت کی بنا پر نماز نہیں پڑھتا تو ایسا شخص مسلمان تو ہے لیکن کامل مسلمان اسے نہیں کہا جاسکتا، کہ وہ نماز جیسے اہم اور بنیادی رکن کا تارک ہونے کی وجہ سے سخت گناہگار اور بدترین فاسق ہے، قرآن و احادیث میں نماز کے چھوڑنے پر سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔^(۱)

تارک نماز کا حکم

سوال: مجھے اس چیز کی سمجھ نہیں آرہی ہے کہ بے نمازی کے لئے اسلام کے کیا احکامات ہیں؟ کچھ کہتے ہیں کہ وہ کافر ہو جاتا ہے، اور کچھ کہتے ہیں کہ وہ کافر نہیں ہوتا۔ میں نے سنا ہے کہ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک یہ ہے کہ اسے قتل کیا جائے، کیا یہ سچ ہے؟ اور اسی طرح سنا ہے کہ عبدالقادر جیلانیؒ اس کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ اسے (بے نمازی کو) مار ڈالا جائے، اس کی ماش کو گھسیٹ کر شہر سے باہر پھینک دیا جائے، کیا یہ بھی حقیقت ہے؟ ویسے زیادہ لوگوں سے میں نے یہ سنا ہے کہ وہ اس وقت تک کافر نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اپنی زبان سے یہ نہ کہہ دے کہ میں نماز نہیں پڑھتا، یعنی اگر وہ زبان سے کہہ دے کہ میں نماز نہیں پڑھتا تو کافر ہو جاتا ہے، ورنہ چاہے نماز پڑھے یا نہ پڑھے، وہ کافر نہیں ہوتا۔ مسئلہ یہ ہے کہ اگر وہ کافر یا مرتد نہیں ہوتا تو اسے قتل کا حکم کیوں دیا جاتا ہے؟ جبکہ قرآن مجید میں بھی کسی مسلمان کے قتل کو جائز قرار نہیں دیا گیا۔ برائے مہربانی مجھے امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ، امام ابوحنیفہؒ اور شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے بے نمازی کے بارے میں جو صحیح صحیح احکامات ہیں، بتادیں، مع حوالہ کے، بہت مہربانی ہوگی۔

جواب: .. تارک صلوٰۃ اگر نماز کی فرضیت ہی کا منکر ہو تو باجماع اہل اسلام کافر و مرتد ہے، (الّا یہ کہ نیا مسلمان ہوا ہو اور اسے فرضیت کا علم نہ ہو سکا ہو، یا کسی ایسے کورہ میں رہتا ہو کہ وہ فرضیت سے جا مل رہا ہو، اس صورت میں اس کو فرضیت سے آگاہ کیا جائے گا، اگر مان لے تو ٹھیک، ورنہ مرتد اور واجب القتل ہوگا)۔ اور جو شخص فرضیت کا تو قائل ہو، مگر سستی کی وجہ سے پڑھتا نہ ہو، تو امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور ایک روایت میں امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک وہ مسلمان تو ہے، مگر بدترین فاسق ہے۔ اور امام احمدؒ سے ایک روایت یہ ہے کہ وہ مرتد ہے، اس کو تین دن کی مہلت دی جائے اور نماز پڑھنے کے لئے کہا جائے، اگر نماز پڑھنے لگے تو ٹھیک، ورنہ ارتداد کی وجہ سے اس کو قتل کیا جائے اور مسلمانوں کے قبرستان میں اسے دفن نہ کیا جائے، غرض اس کے احکام مرتدین کے ہیں۔

امام مالکؒ، امام شافعیؒ کے نزدیک اور امام احمدؒ کی ایک روایت کے مطابق اگرچہ بے نمازی مسلمان ہے، مگر اس جرم یعنی ترک صلوٰۃ کی سزا قتل ہے، الّا یہ کہ وہ شخص توبہ کر لے، لہذا اس کو تین دن کی مہلت دی جائے اور ترک نماز سے توبہ کرنے کا حکم دیا

(۱) (تارکھا عمدًا مجانہ) ای تکاسلاً فاسق۔ (الدر المختار ج ۱ ص ۳۵۲، کتاب الطہارۃ)۔

(۲) مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرٍ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ... الآية۔ (المائدة ۴۴، ۴۳)۔ وعن بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: العهد الذي بيننا وبينهم الصلوة، فمن تركها فقد كفر۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۵۸، کتاب الصلوة، الفصل الثانی)۔

جائے، اگر توبہ کر لے تو اس سے قتل کی سزا ساقط ہو جائے گی، ورنہ اس کو قتل کر دیا جائے گا، اور قتل کے بعد اس کا جنازہ پڑھا جائے گا اور اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا، الغرض اگر بے نمازی توبہ نہ کرے تو ان حضرات کے نزدیک اس کی سزا قتل ہے۔ اور حضرت امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک بے نمازی کو قتل نہیں کیا جائے گا، بلکہ اس کو ہمیشہ قید رکھا جائے گا اور روزانہ اس کے جوتے لگائے جائیں گے، یہاں تک کہ وہ ترک نماز سے توبہ کر لے۔ ان مذاہب کی تفصیل فقہ شافعی کی کتاب شرح مہذب (ج: ۳ ص: ۱۶)،^(۱) اور فقہ حنبلی کی کتاب المغنی (ج: ۲ ص: ۲۹۸ مع الشرح الکبیر)،^(۲) اور فقہ حنفی کی کتاب فتاویٰ شامی (ج: ۱ ص: ۳۵۲)^(۳) میں ہے۔ جو حضرات بے نمازی کے قتل کا فتویٰ دیتے ہیں، ان کا استدلال یہ ہے کہ یہ سب سے بڑا جرم ہے، اس کے علاوہ ان کے اور بھی دلائل ہیں۔ حضرت پیران پیر شاہ عبد القدیر جیلانی رحمہ اللہ کی کتاب دیکھنے کا موقع نہیں ملا، مگر وہ امام احمد بن حنبل کے مقلد ہیں، اور میں اوپر لکھ چکا ہوں کہ امام احمد کی ایک روایت میں یہ مرتد ہے، اور اس کے ساتھ مرتدین جیسا سلوک کیا جائے گا۔ اس لئے اگر حضرت پیران پیر نے یہ لکھا ہو کہ بے نمازی کا کفن دفن نہ کیا جائے، بلکہ مردار کی طرح گھسیٹ کر اس کو کسی گڑھے میں ڈال دیا جائے تو ان کے مذہب کی روایت کے عین مطابق ہے۔

مصرفیت کی وجہ سے نماز کا وقت گزر جائے یا جماعت کا تو کیا حکم ہے؟

سوال: نماز غفلت کی بنا پر چھوڑنا مسلمان کی شان کے خلاف اور باعث خسارہ ہے، آخر وہی لحاظ سے، دنیاوی لحاظ سے بھی، پوچھنا یہ مقصود ہے کہ مصرفیت کی وجہ سے نماز کا وقت گزر جائے یا کبھی جماعت کی نماز کا، دونوں ایک ہی چیز ہے یا فرق ہے؟

(۱) (فرع) فی مذاہب العلماء فیمن ترک الصلاة تکاسلاً مع اعتقاد وجوبها، فمذهبنا المشهور ما سبق انه يقتل حدًا ولا یکفر به قال مالک والاکثرون من السلف والحلف، وقالت طائفة یکفر ویجری علیہ احکام المرتدین فی کل شیء وهو مروی عن علی بن ابی طالب وبہ قال ابن المبارک واسحاق بن راہویہ وهو اصح الروایتین عن أحمد، وبہ قال منصور الفقیہ من اصحابنا کما سبق، وقال الثوری وأبو حنیفہ وأصحابہ وجماعة من أهل الکوفة والمزنی لا یکفر ولا یقتل بل یعزر ویحبس حتی یصلی واحتج لمن قال بکفره بحديث جابر رضی اللہ عنہ قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: ان بین الرجل وبين الشریک والکفر ترک الصلاة. (شرح مہذب ج: ۳ ص: ۱۶، فرع فی مذاہب العلماء، طبع دار الفکر).

(۲) ومن ترک الصلاة وهو بالغ عاقل جاحداً لها أو غیر جاحد دعی الیها فی وقت کل صلاة ثلاثة أيام فإن صلی والا قتل وجملہ ذالک ان تارک الصلاة لا یخلوا إما أن یكون جاحداً لوجوبها أو غیر جاحد فإن کان جاحداً لوجوبها نظر فیہ فإن کان جاهلاً به وهو ممن یجهل ذالک کالحديث الإسلام والناشیء ببادیة عرّف وجوبها وعلم ذالک ولم یحکم بکفره لأنه معذور فإن لم یکن ممن یجهل ذالک کالناشیء من المسلمین فی الأمصار والقری لم یعذر ولم یقبل منه ادعاء الجهل وحکم بکفره لأن أدلة الوجوب ظاهرة فی الكتاب والسنة والمسلمون یفعلونها علی الدوام فلا یحصى وجوبها علی من هذا حاله ولا یحدها إلا تکدیاً للہ تعالیٰ ولرسوله واجماع الأمة وهذا یصیر مرتداً عن الإسلام، حکمه حکم سائر المرتدین فی الاستتابة والقتل ولا أعلم فی هذا خلافاً. (المغنی ج: ۲ ص: ۲۹۸، باب الحکم فیمن ترک الصلاة).

(۳) وقال أصحابنا فی جماعة منهم الزهیری: لا یقتل بل یعذر ویحبس حتی یموت أو یتوب، قوله عند الشافعی یقتل وکذا عند مالک وأحمد، وفی رواية عن أحمد وهی المختارة عند جمهور أصحابہ أنه یقتل کفراً وبسط فی الحلبة. (رد المختار ج: ۱ ص: ۳۵۲، ۳۵۳، کتاب الصلاة).

جواب:۔۔۔ دونوں میں فرق ہے جماعت کی نماز سنت مؤکدہ یا واجب ہے، اس کو بغیر عذر کے چھوڑنا گناہ ہے،^(۱) جبکہ نماز کو جان بوجھ کر قضا کر دینا اس سے بدتر گناہ ہے جس کو حدیث میں ”کفر“ سے تعبیر کیا گیا ہے۔^(۲)

کیا تارکِ صلوٰۃ کو تجدیدِ ایمان کی ضرورت ہے؟

سوال:۔۔۔ ایک شخص کافی عرصے سے نماز ترک کئے ہوئے ہے، حتیٰ کہ وہ جمعہ کی نماز بھی نہیں پڑھتا۔ کیا اس شخص کو تجدیدِ ایمان کی ضرورت ہے؟ فرض کر لیجئے کہ وہ گزشتہ چھ مہینوں سے نماز مسلسل ترک کر رہا ہے۔

جواب:۔۔۔ نماز پنج گانہ فرض ہے اور اس کا ترک گناہ کبیرہ، اور تمام کبیرہ گناہوں... چوری، زنا وغیرہ... سے بدتر گناہ ہے، پس جو شخص تارکِ صلوٰۃ رہا، اگر وہ نماز کو فرض، اور ترکِ صلوٰۃ کے فعل کو گناہ، اور اپنے آپ کو گناہگار اور مجرم سمجھتا رہا، تو یہ شخص مسلمان ہے، اس کو تجدیدِ ایمان کی ضرورت نہیں، مگر اپنے فعل سے توبہ لازم ہے۔ اور اگر یہ شخص اپنے فعل کو گناہ ہی نہیں سمجھتا رہا، نہ اس نے اپنے آپ کو مجرم اور قصوروار سمجھا، تو یہ شخص ایمان سے خارج ہو گیا،^(۳) اور اس پر توبہ کے ساتھ تجدیدِ ایمان لازم ہے، اور اسی کے ساتھ تجدیدِ نکاح بھی ضروری ہے۔^(۴)

نماز چھوڑنے کا وبال

سوال:۔۔۔ ہمارے خاندان میں کچھ قریبی رشتہ دار ایسے ہیں جو کہ اخلاقی اعتبار سے اچھے درجے پر ہیں۔ حقوق العباد بھی ادا کرتے ہیں، خوش اخلاق ہیں، مگر نماز جیسا اہم فریضہ ادا نہیں کرتے، اور ان کے ذہنوں میں اس قسم کا کوئی تصور ہی نہیں ہے کہ نماز بھی پڑھنی چاہئے (سوائے جمعہ اور عیدین کے)۔ دوسرے مطلب میں نماز ان کے لئے کوئی اہم درجہ نہیں رکھتی، جبکہ مسلمان ہیں اور خدا اور رسول پر ایمان رکھتے ہیں۔ پوچھنا یہ ہے کہ:

۱:۔۔۔ ایسے لوگوں کی دنیاوی زندگی پر نماز نہ پڑھنے کا کیا اثر پڑتا ہے؟

۲:۔۔۔ آخرت میں کس درجہ گناہ کے مرتکب قرار دیئے جائیں گے؟

۳:۔۔۔ اور کیا ان کے اعلیٰ اخلاق، ملنساری، خوش اخلاقی اور ظاہری خوش حالی اس بات کی ضامن ہے کہ خدا ایسے لوگوں سے

خوش ہے؟

(۱) إن صلاة الجماعة واجبة على الراجح في المذهب أو سنة مؤكدة في حكم الواجب كما في البحر وصرحوا بفسق تاركها وتعزيره، وأنه يائمه. (شامی ج: ۱ ص: ۴۵۷، مطلب كل صلاة ادبت مع كراهة التحريم تجب إعادتها).

(۲) وقال محمد بن نصر المروزي قال إسحاق صح عن النبي صلى الله عليه وسلم. "أن تارك الصلاة كافر" وكان رأي أهل العلم من لدنه صلى الله عليه وسلم أن تاركها عمداً من غير عذر حتى يذهب وقتها كافر. (الرواجر عن اقتراح الكبار ج: ۱ ص: ۱۳۸، الكبيرة السابعة والسبعون، تعمد تأخير الصلاة عن وقتها. إلخ).

(۳) وإن أنكر بعض ما علم من الذين ضرورة كفر بها. (شامی ج: ۱ ص: ۵۶۱). الصلوة لفريضة محكمة لا يسع تركها ويكفر جاحداً كذا في الخلاصة. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۰۰، كتاب الصلاة، طبع رشديه).

(۴) ما يكون كفراً اتفاقاً يبطل العمل والكاح. (شامی ج: ۳ ص: ۲۴۷، باب المرتد).

جواب: ... نماز اسلام کا سب سے اہم ترین رکن ہے، حدیث میں ہے کہ ایک وفد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور کہا کہ: ”ہم اسلام لاتے ہیں، مگر نماز نہیں پڑھیں گے، روزہ نہیں رکھیں گے اور جہاد نہیں کریں گے۔“ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”یہ تو منظور ہے کہ روزے نہ رکھو، اور جہاد نہ کرو، مگر یہ منظور نہیں کہ تم نماز نہ پڑھو، کیونکہ اس دین میں کوئی خیر نہیں جس میں نماز نہیں“ صحابہؓ نے عرض کیا کہ: یا رسول اللہ! آپ نے ان کو روزے نہ رکھنے اور جہاد نہ کرنے کی اجازت کیسے دے دی؟ فرمایا: ”مسلمان ہو جاتے تو روزے بھی رکھتے اور جہاد بھی کرتے۔“

نماز دین کا ستون ہے، جس نے نماز قائم کی، اس نے دین کو قائم کیا، اور جس نے اس کو گرا دیا، اس نے دین کو ڈھا دیا۔^(۲) نماز بیخ گانہ مسلمانوں پر تمام فرائض میں سب سے بڑا فرض ہے۔^(۳)

نماز چھوڑنا کافر کا فعل ہے

سوال: ... احادیث میں آتا ہے کہ جس نے ایک نماز جان بوجھ کر چھوڑ دی اس نے کفر کیا، آپ مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ کفر سے مراد اللہ نہ کرے، آدمی کافر ہو گیا یا یہ کہ کفر کیا ہے یہ چھوڑی جانے والی نماز کے بعد جو نماز پڑھی، تو درمیان میں جو وقت گزرا وہ کفر کی حالت میں رہا، حالانکہ جس نے ایک دفعہ کلمہ طیبہ پڑھا اسے کافر نہیں کہنا چاہئے۔

جواب: ... جو شخص دین اسلام کی تمام باتوں کو سچا مانتا ہو، اور تمام ضروریات دین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرتا ہو، اہل سنت کے نزدیک وہ کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہیں قرار دیا جائے گا۔ اس حدیث شریف میں جس کفر کا ذکر ہے وہ کفر اعتقادی نہیں، بلکہ کفر عملی ہے، حدیث شریف کا قریب ترین مفہوم یہ ہے کہ اس شخص نے کفر کا کام کیا، یعنی نماز چھوڑنا مؤمن کا کام نہیں، کافر کا فعل ہے، اس لئے جو مسلمان نماز چھوڑ دے اس نے کافروں کا کام کیا۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کو بھنگی کہہ دیا جائے، یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ واقعتاً بھنگی ہے، بلکہ یہ کہ وہ بھنگیوں کے سے کام کرتا ہے، اسی طرح جو شخص نماز نہ پڑھے، وہ اگرچہ کافر نہیں، لیکن اس کا یہ عمل کافروں جیسا ہے۔^(۴)

(۱) عن عثمان بن أبی العاص: أن وفد ثقیف لما قدموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزلہم المسجد لیكون أرق لقلوبہم فاشترطوا علیہ أن لا یحشروا ولا یعشروا ولا یجبوا، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: إن لا تحشروا ولا تعشروا ولا خیر فی دین لیس فیہ رکوع۔ (سنن أبی داؤد ج: ۲ ص: ۷۲، باب ما جاء فی خبر الطائف)۔

(۲) الصلاة من جملة ما یسقم به الإیمان لأنها عماد الدین فمن أقامها فقد أقام الدین ومن ترکها فقد هدم الدین۔ (عمدة القاری ج: ۵ ص: ۶، باب قول اللہ تعالیٰ منین الیہ... إلخ، کتاب مواقیات الصلاة)۔

(۳) ثم الصلاة أهم من سائر العبادات لشمول وجوبها وكثرة تکررها وكونها حسنة یعنیها ثم هی مستلزمة للإیمان إذا لا صحة لها بدونه۔ (حلبی کبیر ص: ۴)۔

(۴) (فمن ترکها فقد کفر) أى أظهر الکفر وعمل عمل الکفر۔ (مرواة ج: ۲ ص: ۲۷۶)۔ وأیضا: ان الإیمان إذا کان عبارة عن التصدیق والإقرار ینبغی أن لا یصیر المؤمن المقر المصدق کافرا بشیء من أفعال الکفر والفاظه۔ (شرح عقائد ص: ۱۰۹، مبحث الکبیرة، طبع مکتبه خیر کثیر، آرام باغ کراچی)۔

کیا بے نمازی کے دیگر اعمال خیر قبول ہوں گے؟

سوال:۔ بعض حضرات ایسے ہیں کہ غریبوں کی مدد کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں، ہر طرح غرباء کی مدد کرتے ہیں، صلہ رحمی کرتے ہیں، لیکن جب ان سے کہا جائے کہ بھائی! نماز بھی پڑھ لیا کرو، تو کہتے ہیں: یہ بھی تو فرض عبادت ہے! کیا بے نمازی کے یہ سارے اعمال قبول ہو جاتے ہیں؟

جواب:۔۔۔ کلمہ شہادت کے بعد اسلام کا سب سے بڑا رکن نماز ہے، نماز پنج گانہ ادا کرنے سے بڑھ کر کوئی نیکی نہیں اور نماز نہ پڑھنے سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں، زنا، چوری وغیرہ بڑے بڑے گناہ، نماز نہ پڑھنے کے گناہ کے برابر نہیں، پس جو شخص نماز نہیں پڑھتا وہ اگر خیر کے دوسرے کام کرتا ہے تو ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ وہ قبول نہیں ہوں گے، لیکن ترک نماز کا وبال اتنا بڑا ہے کہ یہ اعمال اس کا تدارک نہیں کر سکتے۔

ان حضرات کا یہ کہنا کہ ”یہ بھی تو فرض عبادت ہے“ بجا ہے، لیکن ”بڑا فرض“ تو نماز ہے، اس کو چھوڑنے کا کیا جواز ہے؟^(۱)

جو فرض نماز کی اجازت نہ دے اس کی ملازمت جائز نہیں

سوال:۔۔۔ میں ایک ایسی جگہ پر ڈکانداری کی مزدوری کرتا ہوں جہاں پر مجھے دوپہر بارہ بجے سے رات دس بجے تک ڈیوٹی دینی پڑتی ہے، یہ ڈکان ایک چھوٹا سا کریانا اسٹور ہے، اس ڈیوٹی کے دوران چار نمازوں کا ٹائم آتا ہے، جبکہ مالک مجھے نماز کے لئے وقفہ نہیں دیتا، اس مجبوری کی وجہ سے رات دس بجے چھٹی کے بعد نماز میں قضا پڑھتا ہوں۔ برائے مہربانی قرآن و سنت کی روشنی میں بتائیں کہ کیا میری یہ نمازیں قبول ہوں گی؟ اگر نہیں تو پھر مجھے کوئی راستہ بتائیں کہ میں کیا کروں؟

جواب:۔۔۔ ایسا شخص جو فرض نماز کی بھی اجازت نہیں دیتا، اس کے یہاں ملازمت ہی جائز نہیں۔^(۲)

اللہ تعالیٰ کو غفور رحیم سمجھ کر نماز نہ ادا کرنے والے کی سزا

سوال:۔۔۔ بعض لوگ بغیر کسی عذر کے نماز ترک کر دیتے ہیں اور پھر کھیل، لغو باتوں، کام کاج اور دیگر مصروفیات میں مشغول رہتے ہیں۔ جب ان سے کہیں کہ نماز ترک کرنے سے خدا ناراض ہو جاتا ہے اور خدا کا عذاب بھی نازل ہوتا ہے، تو جواب ملتا ہے کہ خدا کی ذات ”غفور رحیم“ بھی ہے اور ہمیں معاف بھی کر دے گا، اس لئے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔

جواب:۔۔۔ اللہ تعالیٰ بلاشبہ ”غفور رحیم“ ہیں، لیکن ایسے ”غفور رحیم“ کی نافرمانی جب ڈھٹائی سے کی جائے اور نافرمانی

(۱) دیکھئے: الزواجر عن اقتراف الكبائر۔ (ج: ۱ ص: ۱۳۷ طبع بیروت)۔ ایضاً: عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال: سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم: أى الأعمال أحب إلى الله تعالى؟ قال: الصلوة لوقتها (الحديث)۔ (مشکوٰۃ ص: ۵۸)۔ وفى الحديث دليل على ما قاله العلماء من ان الصلوة أفضل العبادات بعد الشهادتين۔ (مرقاۃ ج: ۲ ص: ۲۷۰)۔

(۲) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق۔ (مشکوٰۃ ص: ۳۲۱)۔ وعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم على المرء المسلم السمع والطاعة فيما أحب وكره إلا أن يأمر بمعصية، فإن أمره بمعصية فلا سمع ولا طاعة۔ (مسلم ج: ۲ ص: ۱۲۵، باب وجوب طاعة الأمراء في غير معصية)۔

کرنے والے کو اپنی حالت پر شرمندگی بھی نہ ہو تو اس کا قبر بھی نازل ہو سکتا ہے۔ ایک حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جس شخص نے نماز پنج گانہ ادا کی قیامت کے دن اس کے لئے نور بھی ہوگا، اس کے ایمان کا برہان بھی ہوگا اور اس کی نجات بھی ہوگی اور جو ان کی پابندی نہ کرے، نہ اس کے لئے نور ہوگا، نہ اس کے ایمان کی دلیل ہوگی، نہ اس کی نجات ہوگی، اس کا حشر قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔^(۱) اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اپنے غضب سے پناہ میں رکھے! خلاصہ یہ ہے کہ شیطان کا مکر اور دھوکا ہے کہ تم گناہ کئے جاؤ، اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہیں، وہ خود ہی بخش دیں گے۔ مومن کی شان یہ ہونی چاہئے کہ وہ احکام الہی کی پابندی کرے، گناہوں سے بچتا رہے اور پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت کی امید بھی رکھے، جیسا کہ ہم دُعائے قنوت میں کہتے ہیں: ”نرجوا رحمتک ونسختک عذابک“ (یا اللہ! ہم آپ کی رحمت کے امیدوار ہیں اور آپ کے عذاب سے ڈرتے ہیں)۔

نماز فرض ہے، داڑھی واجب ہے، دونوں پر عمل لازم ہے

سوال: ... ایک شخص نماز نہیں پڑھتا، اس صورت میں داڑھی رکھی، کیا ثواب ملے گا؟ نماز پڑھنے والا ایک فرد جس نے داڑھی رکھی نہیں ہے، کیا اس کو نماز کا ثواب ملے گا؟ ایک شخص جس نے داڑھی رکھی تھی اب مونڈ ڈالی، لیکن اب نماز بھی پڑھتا ہے، کیا اس کو ثواب ملے گا؟

جواب: ... نماز پڑھنا فرض ہے، اور اس کا چھوڑنا گناہ کبیرہ اور کفر کا کام ہے، داڑھی رکھنا واجب اور اس کا کترانا یا مونڈنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے،^(۲) مسلمان کو چاہئے کہ تمام فرائض و واجبات کی پابندی کرے اور اپنی آخرت اور قبر کے لئے زیادہ سے زیادہ نیکیوں کا ذخیرہ جمع کرے، کیونکہ مرنے کے بعد نیکی نہیں کر سکے گا، اور یہ بھی ضروری ہے کہ حرام و ناجائز اور گناہ کبیرہ کے تمام کاموں سے پرہیز کرے، اور اگر کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو فوراً توبہ کرے، اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے اور استغفار سے اس کا تدارک کرے، تاکہ اس کی عاقبت برباد نہ ہو۔ الغرض مسلمان راہ آخرت کا مسافر ہے، اس کو لازم ہے کہ اس راستے کے لئے توشہ جمع کرنے کا حریص ہو اور راستے کی جھاڑیوں اور کانٹوں سے دامن بچا کے نکلے۔

اب اگر ایک شخص کچھ نیک کام کرتا ہے اور کچھ بُرے، تو قیامت کے دن میزانِ عدالت میں اس کی نیکیوں اور بدیوں کا موازنہ ہوگا، اگر نیکیوں کا پلہ بھاری رہا تو کامیاب ہوگا اور اگر خدا نخواستہ بدیوں کا پلہ بھاری نکلا تو ذلت و رسوائی اور ناکامی و بربادی کا منہ دیکھنا ہوگا، اِلا یہ کہ رحمتِ خداوندی کسی کی دیکھیری فرمائے۔^(۳) اس تقریر سے آپ کے سوال کا اور اس قسم کے تمام سوالات کا جواب معلوم ہو گیا۔

(۱) عن البیہی صلی اللہ علیہ وسلم انه ذکر الصلوۃ یوماً فقال: من حافظ علیہا کانت لہ نوراً وبرہاناً ونجاة یوم القیامة، ومن لم یحافظ علیہا لم تکن لہ نوراً ولا برہاناً ولا نجاة، وكان یوم القیامة مع قارون وفرعون وهامان وأبلی بن خلف۔ (مشکوٰۃ ص: ۵۹)۔

(۲) وأخذ أطراف اللحية والسنة فیها القبضة ولذا یحرم علی الرجل قطع لحیته۔ (الدر المختار مع رد المحتار ج ۲ ص: ۴۰۷، فصل فی البیع)۔ وأما الأخذ منها وہی دون ذلک كما یفعله بعض المغاربة ومخنة الرجال فلم یبہ أحد۔ (الدر المختار مع رد المحتار ج ۲ ص: ۴۱۸، مطلب فی الأخذ من اللحية)۔

(۳) ”فأما من ثقلت موازينه، فهو فی عیشة راضیة، وأما من خفت موازينه، فأما هارئة“ (القارعة ۶-۹)۔

بے نمازی کے ساتھ کام کرنا

سوال:.... میں ایک ایسے آدمی کے ساتھ کام کرتا ہوں جو نماز نہیں پڑھتے، بلکہ جمعہ تک نہیں پڑھتے، کیا ایسے آدمی کے ساتھ کام کرنا جائز ہے؟

جواب:.... کام تو کافر کے ساتھ بھی کر سکتے ہیں، وہ صاحب اگر مسلمان ہیں تو ان کو نماز کی ترغیب دینا ضروری ہے۔ آپ ان کو کسی بہانے کسی نیک صحبت میں لے جایا کیجئے، اس سے انشاء اللہ تعالیٰ وہ نمازی ہو جائیں گے۔

نماز قائم کرنے اور نماز پڑھنے میں کیا فرق ہے؟

سوال:.... قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ نماز قائم کرو، جبکہ ہمارے مولوی صاحبان اور علماء ہمیشہ اس بات کو یوں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نماز پڑھو، نہ قرآن شریف میں یہ حکم آیا ہے کہ نماز پڑھو، اور نہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے، جس سے یہ بات ثابت ہو جائے۔ آپ مہربانی کر کے اس بات کی وضاحت کر دیں کہ نماز پڑھنے اور قائم کرنے میں کیا فرق ہے؟ اور کیا ہم نماز قائم کرنے کے بجائے پڑھیں تو ثواب ملتا ہے؟

جواب:.... نماز قائم کرنے سے مراد ہے اس کی تمام شرائط و آداب کے ساتھ خوب اخلاص و توجہ اور خشوع و خضوع کے ساتھ اسے ادا کرنا۔^(۱) اسی کو ہماری زبان میں نماز پڑھنا کہتے ہیں، لہذا نماز پڑھنے اور ”نماز ادا کرنے“ کا ایک ہی مفہوم ہے، دونوں، کیونکہ جب ”نماز ادا کرنے“ یا ”نماز پڑھنے“ کا لفظ کہا جاتا ہے تو اس سے نماز قائم کرنا ہی مراد ہوتا ہے۔

نماز کے لئے مصروفیت کا بہانہ لغو ہے

سوال:.... اسلام چودہ سو سال پرانا مذہب ہے، اس زمانے میں لوگوں کی ضروریات بہت کم ہوتی تھیں، مصروفیات بھی کم ہوتی تھیں، فارغ وقت لوگوں کے پاس بہت ہوتا تھا، پانچ وقت نماز ادا کرنا ان کے لئے معمولی بات تھی، مگر اب حالات بہت مختلف ہیں، زندگی بہت مصروف ہو گئی ہے، اگر نماز صرف صبح و شام پڑھ لی جائے تو اس بارے میں آپ لوگ کیا کہیں گے؟ کیونکہ رات کو سونے سے پہلے اور صبح کو دفتر جانے سے پہلے یا دیگر کاموں سے پہلے ہی دو اوقات ذرا فرصت کے ہوتے ہیں، جن میں انسان خدا کو دل سے یاد کر سکتا ہے۔

(۱) قال ابن عباس: ويقيمون الصلوة أي يقيمون الصلاة بفروضها. وقال الضحاك عن ابن عباس: إقامة الصلاة إتمام الركوع والسجود والتلاوة والخشوع والإقبال عليها فيها، وقال قتادة: إقامة الصلاة المحافظة على مواقيتها ووضوئها وركوعها وسجودها، وقال مقاتل بن حيان: إقامتها المحافظة على مواقيتها وإسباغ الطهور فيها وإتمام ركوعها وسجودها وتلاوة القرآن فيها والتشهد والصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم فهذا إقامتها. (تفسير ابن كثير ج: ۱ ص: ۱۵۸، طبع مكتبة رشيدية).

جواب:۔۔۔ پانچ وقت کی نماز فرض ہے،^(۱) اور ان کے جو اوقات متعین ہیں ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی،^(۲) مصروفیت کا بہانہ لغو ہے۔ سواں کے انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ مسائل کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے لوگوں کے لئے تھی، بعد کے لوگوں کے لئے نہیں۔ ایسا خیال کفر کے قریب ہے، آج کے دور میں لوگ تفریح پر، دوستوں کے ساتھ گپ شپ پر اور کھانے وغیرہ پر گھنٹوں خرچ کر دیتے ہیں، اس وقت ان کو اپنی مصروفیات یاد نہیں رہتیں، آخر مصروفیت کا سارا نزلہ نماز ہی پر کیوں گرایا جاتا ہے؟ اور وقت میں کفایت شعاری صرف نماز ہی کے لئے کیوں رواد رکھی جاتی ہے...؟

کیا پہلے اخلاق کی درستی ہو پھر نماز پڑھنی چاہئے؟

سوال:۔۔۔ آج کل لوگوں کا خیال ہے کہ پہلے اخلاق درست کئے جائیں، پھر نماز پڑھنی چاہئے۔

جواب:۔۔۔ یہ خیال درست نہیں، بلکہ خود اخلاق کی درستی کے لئے بھی نماز ضروری ہے، اور یہ شیطان کا چکر ہے کہ وہ عبادت سے روکنے کے لئے ایسی الٹی سیدھی باتیں سمجھاتا ہے، مثلاً: یہ کہہ دیا کہ جب تک اخلاق درست نہ ہوں، نماز کا کیا فائدہ؟ اور شیطان کو پورا اطمینان ہے کہ یہ شخص مرتے دم تک اپنے اخلاق درست نہیں کر سکے گا، لہذا نماز سے ہمیشہ کے لئے محروم رہے گا، حالانکہ سیدھی بات یہ ہے کہ آدمی نماز کی بھی پابندی کرے اور ساتھ ساتھ اصلاح اخلاق کی کوشش کرے، نماز چھوڑ کر اخلاق کی اصلاح کس طرح ہو سکتی ہے؟

تعلیم کے لئے عصر کی نماز چھوڑنا درست نہیں

سوال:۔۔۔ میں پانچوں وقت کی نماز پڑھتی ہوں، اب کالج میں داخلہ لینے والی ہوں، کالج کا ٹائم ایسا ہے کہ میں عصر کی نماز نہیں پڑھ سکتی، کیا میں ہمیشہ مغرب کی نماز کے ساتھ عصر کی نماز کے فرض پڑھ لیا کروں؟ کیا مجھے اتنا ہی ثواب ملے گا یا نہیں؟

جواب:۔۔۔ حدیث میں ہے کہ جس کی نماز عصر قضا ہوگئی اس کا گویا گھریار لٹ گیا اور گھر کے سارے لوگ ہلاک ہو گئے۔^(۳) اس لئے نماز قضا کرنا تو جائز نہیں۔ اب یا تو کالج ہی میں نماز ٹھیک وقت پر پڑھنے کا انتظام کیجئے، یا لعنت بھیجئے ایسے کالج اور ایسی تعلیم پر، جس سے نماز غارت ہو جائے۔

مطلب براری کے بعد نماز، روزہ چھوڑ دینا بہت غلط بات ہے

سوال:۔۔۔ جناب بہت سے دوستوں میں یہ بات زیر بحث ہوتی ہے کہ ہمارے کچھ دوست جب کسی مصیبت میں گرفتار

(۱) عن عبادة بن الصامت قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: خمس صلوات افترضهن الله تعالى من أحسن وصو، هن و صلاهن لوقتهن وأنتم ركوعهن وخشوعهن كان له على الله عهد أن يفقر له، ومن لم يفعل فليس له على الله عهد إن شاء غفر له وإن شاء عذبه. رواه أحمد وأبو داود وروى مالك والنسائي نحوه. (مشکوٰۃ ص: ۵۸، کتاب الصلاة).

(۲) "إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا" (البقرة: ۱۰۳).

(۳) (الذي تفرغ منه صلاة العصر كأنما وتر أهله وماله) زاد ابن خزيمة في صحيحه قال مالك: تفسيره ذهاب الوقت والنسائي: من الصلاة صلاة من فاتته فكانما وتر أهله وماله يعني العصر. (الزواجر عن اقتراف الكبائر ج ۱ ص: ۱۳۴).

ہوتے ہیں تو فوراً اللہ کو یاد کرتے ہیں، اور جب ان کا مطلب نکل جاتا ہے تو نماز پھر چھوڑ دیتے ہیں۔

میں اور میرے بہت سے دوست کہتے ہیں کہ آدمی نماز، روزہ رکھے اور پڑھے، لیکن فرض سمجھ کر، یہ نہیں کہ جب کوئی مصیبت آئی یا کوئی کام اٹک گیا تو نمازیں شروع، اور جب کام نکل گیا تو پھر اللہ کو بھول گئے۔ میں اور میرے دوست بھی کچھ ایسے ہیں جو کہ نماز نہیں پڑھتے، لوگ ہم سے کہتے ہیں کہ تم نماز پڑھو، تمہارا فلاں کام ہو جائے گا، یا مثلاً ایک دو دوستوں کا ویزا نہیں مل رہا ہے سعودی عرب کا اور دوسرے لوگ ان کو کہتے ہیں کہ نماز پڑھو اور اللہ سے دعا کرو، تمہارا ویزا آ جائے گا، لیکن میں اور میرے دوست کہتے ہیں کہ صرف ویزے کے لئے نماز پڑھنا، یعنی لالچ کے تحت اللہ کے دربار میں حاضر ہونا اور جب کام نکل جائے تو پھر نمازیں چھوڑ دینا صحیح نہیں ہے۔

جواب: ... دُنیوی غرض کے لئے نماز، روزہ کرنا اور کام نکل جانے کے بعد چھوڑ دینا بہت ہی غلط بات ہے، اور اس سے زیادہ غلط بات یہ ہے کہ آدمی اپنی حاجت اور ضرورت کے وقت بھی اللہ تعالیٰ کی طرف رُجوع نہ ہو۔ نماز، روزہ اور دیگر عبادات محض اللہ تعالیٰ کا حق سمجھ کر کرنی چاہئیں، خواہ تنگی ہو یا فراخی، ہر حال میں کرنی چاہئیں۔ صرف دُنیوی مفادات کو پیش نظر نہیں رکھنا چاہئے، بلکہ آخرت کی بھلائی اور اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی صحیح نظر ہونی چاہئے۔ الغرض آپ کا اور آپ کے دوستوں کا یہ نظریہ تو صحیح ہے کہ صرف دُنیوی مشکل حل کرانے کے لئے نماز، روزہ کرنا، اور مشکل حل ہونے کے بعد چھوڑ دینا غلط ہے، لیکن یہ صحیح نہیں کہ مشکل وقت میں بھی اللہ تعالیٰ سے رُجوع نہ کیا جائے۔

کیا کوئی ایسا معیار ہے جس سے نماز مقبول ہونے کا علم ہو جائے؟

سوال: ... کیا کوئی ایسا معیار ہے جس سے عوام کو یہ معلوم ہو جائے کہ ہماری نماز مقبول ہے، اور ہمارا رب ہم سے راضی ہے؟

جواب: ... نماز کو پوری شرائط اور مطلوبہ خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرنے کے بعد حق تعالیٰ کی رحمت سے اُمید کی جاتی ہے

کہ وہ قبول فرمائیں گے۔

نماز قائم کرنا حکومت اسلامی کا پہلا فرض ہے

سوال: ... کیا اسلامی نظام کا نفاذ بغیر قیام نماز کے ناممکن نہیں؟

جواب: ... نماز کے بغیر اسلامی نظام کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔

سوال: ... کیا جو حکومت اپنے کو اسلامی کہتی ہے، اس کا پہلا فرض نماز کا حکم اور اس پر سزا کے قانون نافذ کرنا نہیں؟

جواب: ... پہلا فرض یہی ہے۔

سوال: اگر حکومت ایسا نہیں کرتی تو کل قیامت میں ان تمام بے نمازیوں کے گناہوں کا بوجھ کس کے سر ہوگا؟

جواب: ... بوجھ تو بے نمازیوں کے ذمہ ہوگا، تاہم نظامِ صلوٰۃ قائم نہ کرنے کا گناہ حکومت کو ملے گا، اللہ تعالیٰ اپنی رحمت

سے معاف کر دے تو اس کا کرم ہے۔

نماز کے وقت کاروبار میں مشغول رہنا حرام ہے

سوال: ... ایک آدمی دکان کرتا ہے یا کوئی بھی کاروبار کرتا ہے، جب اذان ہوتی ہے تو نماز نہیں پڑھتا یا جماعت سے نہیں پڑھتا، تو اس کا نماز کے وقت کاروبار کرنا کیسا ہے؟ اور جو رقم اس نے نماز کے وقت کمائی حلال ہے یا کہ حرام؟

جواب: ... کمائی تو حرام نہیں^(۱)، مگر کاروبار میں اس طرح مشغول رہنا کہ نماز فوت ہو جائے یا جماعت کا اہتمام نہ کرنا حرام ہے۔^(۲)

کیا داڑھی منڈا نمازی دوسرے کی نماز صحیح کر سکتا ہے؟

سوال: ... کیا نمازی اپنے دوسرے نمازی بھائی کی نماز میں غلطی کی صحیح کر سکتا ہے، اگرچہ وہ داڑھی منڈا ہی ہو؟

جواب: ... نماز سے باہر اس کو نماز سکھا سکتا ہے، اور اس کی غلطی کی اصلاح کر سکتا ہے، داڑھی منڈا نے کا گناہ اپنی جگہ رہے گا۔

کیا پہلی اُمتوں پر بھی نماز فرض تھی؟

سوال: ... اُمت محمدیہ پر نماز فرض ہوئی، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے پیغمبرانِ خدا نے اپنی اُمتوں کو خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور خدا ہی کی عبادت کی تلقین کی اور جنہوں نے ان کے کہنے کو قبول کیا تو وہ عبادتِ الہی کس طرح کرتے تھے؟ یعنی جو نماز ہم پڑھتے ہیں، کیا یہی نماز تھی؟ یا وہ کیا پڑھتے تھے؟ کس طرح عبادت کرتے تھے؟

جواب: ... تفصیلات تو معلوم نہیں، اتنا معلوم ہے کہ نماز ان پر بھی فرض تھی، اوقات و طریقہ اُدا میں اختلاف ہو سکتا ہے۔^(۳)

ترغیب کی نیت سے دُوسروں کو اپنی نماز کا بتلانا

سوال: ... میں الحمد للہ! پانچ وقت کی نمازی ہوں، میں اپنی دوستوں کو اپنی نمازوں کے بارے میں صرف اس نیت سے بتاتی ہوں کہ شاید یہ لوگ بھی میری دیکھا دیکھی نماز پڑھنا شروع کر دیں، کہیں اس طرح کی نیت سے گناہ تو نہیں ہوتا؟

(۱) وکثرہ تحریمًا مع الصحة البیع عند الاذان الاول۔ قوله وکثرہ تحریمًا مع الصحة أشار الی وجه تاخیر المکروه عن الفاسد مع اشتراکهما فی حکم المنع الشرعی والاثم وذلك أنه دونه من حیث صحته وعدم فساد، لأن النہی باعتبار معنی مجاور للبیع لا فی صلبه ولا فی شرائط صحته ومثل هذا النہی لا یوجب الفساد بل الکراهیة کما فی الدرر۔ (شامی ج ۵ ص: ۱۰۱، مطلب احکام نقصان المبیع فاسداً)۔

(۲) باب قضاء الفوائت، لم یقل المتروکات ظنا بالمسلم خیرًا اذ التأخیر بلا عذر کبیرة لا تزول بالقضاء بل بالتوبة أو الحج۔ (الدر المختار ج: ۲ ص: ۶۲، کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت)۔

(۳) ولم تخل عنها شریعة مرسل ای عن اصل الصلاة، قيل الصبح صلاة آدم، والظهر لداود، والعصر لسليمان، والمغرب ليعقوب، والعشاء ليونس عليهم السلام، وجمعت فی هذه الأمة وقيل غير ذلك۔ (شامی ج: ۱ ص: ۳۵۱، کتاب الصلاة)۔

جواب: نہیں، بلکہ کارِ ثواب ہے۔^(۱)

تکبیرِ اولیٰ کے چالیس دن پورے کرنے والا اگر کسی دن گھر میں جماعت کروالے تو کیا دن پورے ہو جائیں گے؟

سوال: ... چالیس دن تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ نماز پڑھنے کی جو فضیلت آئی ہے، اب اگر ایک آدمی سے اس دوران میں جماعت کی نماز فوت ہو جائے، اور وہ گھر آ کر اپنی مستورات کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرے، یا مسجد میں دو تین ساتھی مل کر مسجد کے ایک کونے میں باجماعت نماز ادا کریں، یا سری نماز میں پہلی رکعت کے رکوع سے تھوڑا سا پہلے امام کے ساتھ شریک ہو جائے، تو کیا اس کو تکبیرِ اولیٰ والی چالیس دن کی فضیلت حاصل ہوگی؟

جواب: ... ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پورا اجر عطا فرمادیں، لیکن چالیس دن کی تکبیر تحریمہ کے ثواب کی نئے سرے سے نیت کرنی چاہئے۔

نماز میں خشوع نہ ہو تو کیا نماز پڑھنے کا فائدہ ہے؟ نیز خشوع پیدا کرنے کا طریقہ

سوال: ... آج کل ایک گروہ ایسا پیدا ہوا ہے جو یہ کہتا ہے کہ اصل مقصد تو دل میں اللہ تعالیٰ کا نام نقش کرنا ہے، اگر دل میں اللہ کا نام نقش نہیں تو نماز، روزہ، زکوٰۃ کسی کا کوئی فائدہ نہیں۔ اس لئے بعض لوگ کہتے ہیں کہ بغیر خشوع و خضوع کے نماز پڑھنا ہی بے کار ہے، اور بہت سے لوگ اس کی وجہ سے پریشان ہیں کہ خشوع والی نماز تو ہمیں نصیب نہیں تو نماز ہی کیوں پڑھی جائے؟

جواب: ... نماز میں خشوع اور خضوع کا اہتمام ضرور کرنا چاہئے۔ اکابر فرماتے ہیں کہ اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ نماز شروع کرنے سے پہلے یہ سوچ لیا جائے کہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوں، جس طرح کہ قیامت کے دن میری پیشی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہوگی۔ پھر وہ الفاظ جو نماز میں پڑھ رہا ہے، ان کو سوچ سوچ کر پڑھے، اگر کبھی خیال بٹک جائے تو پھر متوجہ ہو جائے۔ اس کے مطابق عمل کرے گا تو ان شاء اللہ کامل نماز کا ثواب ملے گا، اور رفتہ رفتہ خشوع کی حقیقت بھی میسر آ جائے گی۔

۲: ... دل میں اللہ تعالیٰ کا نقش قائم کرنا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق نماز، روزہ اور دیگر عبادات کے ذریعے ہی میسر آ سکتا ہے۔ نماز، روزہ کے بغیر دل میں کیسے نقش قائم ہو سکتا ہے؟ پس جو چیز کہ دل کے اندر اللہ تعالیٰ کے نام کو نقش کرنے کا ذریعہ ہے، اس کو بے کار کہنا بڑی غلط بات ہے۔

۳: ... نماز کے اندر خشوع و خضوع حاصل کرنے کا طریقہ تو میں نے اوپر لکھ دیا ہے، نماز باجماعت کی پابندی کی جائے اور ممکن حد تک خشوع و خضوع کا بھی اہتمام کیا جائے، لیکن نماز ضرور پڑھتے رہنا چاہئے، خواہ خشوع حاصل ہو یا نہ ہو۔ بزرگوں کا ارشاد

(۱) عن ابی ہریرۃ قال: قلت: یا رسول اللہ! ینا أن فی ہیتی فی مصلائی اذ دخل علی رجل فاعجبنی الحال اللعی رانی علیہا، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: رحمک اللہ یا ابا ہریرۃ! لک اجران، اجر السر واجر العلانیۃ۔ رواہ الترمذی۔ (مشکوٰۃ ص: ۴۵۴، باب الریاء والسمعة، الفصل الثانی)۔

ہے کہ نماز کی پابندی کرو گے تو پہلے عادت بنے گی، پھر عبادت بنے گی۔ پس خشوع حاصل کرنے کا طریقہ بھی نماز پڑھتے رہنا ہے۔

مریض کو نازک حالت میں چھوڑ کر ڈاکٹر کا نماز پڑھنے جانا

سوال: ... کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اسپتال میں کام کرنے والے ڈاکٹر یا اسٹاف، ڈیوٹی کے دوران نماز کی ادائیگی ضروری نہیں، کیونکہ بعض دفعہ مریض کی زندگی خطرے میں ہوتی ہے، اور انسانیت کو بچانا نماز سے افضل ہے۔ اس کے ساتھ ہی وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر دورانِ ڈیوٹی کوئی شخص نماز پڑھنے چلا جائے اور اسی دوران مریض فوت ہو جائے تو اس کی ذمہ داری کس پر عائد ہوگی؟

جواب: ... جس ڈاکٹر یا دوسرے عملے کی ڈیوٹی نماز کے وقت ہو، ان کی نماز کے لئے متبادل انتظام ہونا چاہئے، مریض کو نازک حالت میں چھوڑ کر نماز پڑھنے جانا تو واقعی درست نہیں، لیکن ایسی صورت کے لئے متبادل انتظام کرنا فرض ہے۔^(۱)

مریض پر نماز کیوں معاف نہیں، جبکہ سرکاری ڈیوٹی سے ریٹائرڈ ہونے والے کو پنشن ملتی ہے؟

سوال: ... ایک شبہ کا جدید ذہن کے مطابق جواب دینا ضروری ہے، مثلاً: ایک صاحب کہتے ہیں کہ گورنمنٹ سرکار کا کوئی ملازم معذور ہو جائے تو اس کا سرکار کی جانب سے معاوضہ ملتا ہے، اور ریٹائر ہو جائے تو پنشن ملتی ہے، یہ عجیب قانون خداوندی ہے کہ مریض کی نماز معاف نہیں اور معذور کو فدیہ کا حکم بھی ملتا ہے؟

جواب: ... قانون خداوندی صحیح ہے، سائل کو معذور کا مطلب سمجھنے میں غلطی ہوئی ہے، نماز کے بارے میں قانون یہ ہے کہ جو شخص کھڑا نہ ہو سکتا ہو، وہ بیٹھ کر پڑھے، اور جو بیٹھ کر نہ پڑھ سکتا ہو، وہ سر کے اشارے سے پڑھے، اور جو اشارہ بھی نہ کر سکتا ہو وہ معذور ہے،^(۲) اور اگر اس معذوری میں مر گیا تو اس کو آدمی پنشن نہیں ملے گی، بلکہ پوری تنخواہ ملے گی۔

اور روزے کے بارے میں یہ قانون ہے کہ جو شخص روزے پر قادر ہو، وہ روزہ رکھے، اور جو روزے پر قادر نہ ہو، وہ اس کا بدل (فدیہ) ادا کر دے،^(۳) اور جو اس پر بھی قادر نہ ہو، وہ معذور ہے، اس سے مواخذہ نہیں ہوگا، بلکہ اس کو پورا ثواب ملے گا۔^(۴)

سائل کی غلطی یہ ہے کہ اس نے مطلق مریض کو معذور سمجھ لیا، حالانکہ مطلق مریض کسی گورنمنٹ کے قانون میں بھی معذور نہیں۔ معذور وہ ہے جو تمام تر رعایتوں کے باوجود کام کرنے پر قادر نہ ہو، اور قانون خداوندی میں معذور کو آدمی پنشن نہیں دی جاتی، بلکہ

(۱) القابلة لو اشتغلت بالصلاة تخاف موت الولد جاز لها أن تؤخر الصلاة عن وقتها وتؤخر بسبب اللص ونحوه، كذا في الخلاصة. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۱، کتاب الصلاة، طبع رشیدیہ)۔

(۲) وإن عجز المريض عن القيام يصلي قاعداً يركع ويسجد فإن لم يستطع الركوع والسجود ... أومى برأسه فإن لم يستطع الأيماء برأسه لا قاعداً ولا مستقيماً ولا مضطجعاً أخرت الصلاة ... الخ. (حلی کبیر ص: ۲۶۱، الثانی القيام، طبع سہیل اکیڈمی لاہور)۔

(۳) والشيخ الفاني الذي لا يقدر على الصيام يفطر ويطعم لكل يوم مسكيناً كما يطعم في الكفارات. (هداية ج: ۱ ص: ۲۲۲، باب ما يوجب القضاء والكفارة)۔

(۴) لو نذر صوم الأبد فضعف عن الصوم لإشغاله بالمعيشة له أن يفطر ويطعم لأنه استيقن أن لا يقدر على قضائه فإن لم يقدر على الإطعام لعسرته يستغفر الله ويستقبله. (فتح القدير ج: ۲ ص: ۸۳، فصل ومن كان مريضاً في رمضان)۔

معذوری کے آیام کا پورا اجر و ثواب دیا جاتا ہے۔^(۱)

تہجد کی نماز کے لئے الارم لگانا

سوال:۔۔۔ اگر کسی شخص کی نیند گہری ہو تو وہ تہجد کی نماز میں بیدار ہونے کے لئے الارم وغیرہ لگا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔۔۔ ضرور لگا سکتا ہے، بلکہ لگانا ضروری ہے۔

ایک ماہ کی نمازیں تین دن میں پیشگی ادا کرنا

سوال:۔۔۔ اگر میں ایک ماہ کی نمازیں تین دن میں ہی پوری کر لوں اور باقی دنوں میں دنیا داری میں کھوجاؤں تو کیا صحیح ہے؟

جواب:۔۔۔ نماز کا وقت ہوگا تو نماز فرض ہوگی۔^(۲) وقت سے پہلے نماز کیسے ادا ہو سکتی ہے؟ یا ایک مہینے کی نمازیں تین دن میں

کیسے ادا ہو سکتی ہیں...؟^(۳)

سرکاری ڈیوٹی کے دوران نماز ادا کرنا کیسا ہے؟

سوال:۔۔۔ ایک سرکاری ملازم ہے، اور وہ ڈیوٹی کے وقت نماز پڑھے تو اس کی نماز میں فرق تو نہیں آئے گا؟ یعنی نماز اس کی

ہوگی یا کہ نہیں؟ کیونکہ حکومت کی نگرانی میں ہے اور وہ اس وقت اپنی مزدوری وصول کر رہا ہے؟

جواب:۔۔۔ جس ادارے میں وہ ملازمت کر رہا ہے، ان لوگوں کو خود چاہئے کہ وہ ملازمین کو نماز پڑھنے کے لئے وقت دیں،

ملازمت سے نماز ساقط نہیں ہوتی، اگر ادارے کی طرف سے نماز کے لئے وقت نہیں ملتا تو ملازمت کے اوقات ہی میں نماز پڑھنا

ضروری ہے۔^(۴) ہاں اگر ادارے کی طرف سے نماز کے لئے وقت ملتا ہے، اس میں ملازم سستی کرے اور نماز نہ پڑھے، اور کام کے

وقت میں نماز پڑھے، تو یہ درست نہیں، اس صورت میں نماز ہو جائے گی، مگر یہ طرز عمل درست نہیں ہے۔

نا بالغ پر نماز فرض نہ ہونے کے باوجود سختی کا حکم کیوں ہے؟

سوال:۔۔۔ قرآن پاک میں حکم ہے کہ ہر ”بالغ“ مرد و عورت پر پانچ وقت کی نماز فرض کی گئی ہے۔ مگر احادیث پاک میں

بچوں کو سات سال سے نماز کی تاکید اور دس اور بارہ سال کی عمر میں نماز نہ ادا کرنے کی صورت میں سزا بھی تجویز کی گئی ہے۔ میرا سوال

(۱) عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: لیس من عمل یوم إلا وهو یختم فإذا مرض المؤمن قالت الملائكة: یا ربنا عبدک فلان قد حبسته، فیقول الرب تعالیٰ: اختموا له علی مثل عمله حتی یبدأ أو یموت. (مسند رک حاکم ج: ۴ ص: ۳۰۹ کتاب الرقاق).

(۲) ”إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا“ (النساء: ۱۰۳).

(۳) لأن الوقت كما هو سبب لوجوب الصلاة فهو شرط لأدائها حتی لا يجوز أداء الفرض قبل وقته ... الخ. (بدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۱۲۱، فصل فی شرائط الأركان، طبع ایچ ایم سعید).

(۴) عن النواص بن سميحان قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق. رواه في شرح السنة. (مشکوٰۃ ص: ۳۲۱، کتاب الإمارة والقضاء، طبع قديمی).

یہ ہے جب نماز فرض ہی نہیں ہوئی ہے، پھر سختی اور سزا کا جواز کس طرح پیدا ہوتا ہے؟

جواب: ... آپ کا کہنا صحیح ہے کہ نابالغ پر نماز فرض نہیں، لیکن یہ سمجھنا صحیح نہیں کہ جو چیز فرض نہ ہو اس پر سختی نہ کی جائے، والدین بچوں کو بہت سی ایسی باتوں پر مارتے ہیں جو فرض و واجب نہیں۔ پھر نابالغ پر تو نماز فرض نہیں، مگر ان کو نماز کا عادی بنانے کے لئے والدین کے ذمہ یہ فرض ہے کہ ان کو نماز پڑھائیں اور بعد رخصتی بھی کریں۔ اس لئے والدین کے ذمہ اپنے فرض کی تعمیل لازم ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اگر بالغ ہونے تک ان کو نماز کا اور دیگر فرائض کا عادی نہ بنایا جائے تو وہ بالغ ہونے کے بعد بھی پابندی نہیں کریں گے۔ اس لئے حکم دیا گیا ہے کہ بالغ ہونے سے پہلے ان کو نماز کا عادی بناؤ۔^(۱)

سات سال، دس سال کی عمر میں اگر نماز چھوٹ جائے تو کیا قضا کروائی جائے؟

سوال: ... میں نے پڑھا ہے کہ سات سال کی عمر میں نماز فرض ہو جاتی ہے، اور دس سال میں اگر بچہ نماز نہ پڑھے تو اسے مارنا چاہئے، جبکہ میرے شوہر کا کہنا ہے کہ: ”نماز بالغ ہونے پر فرض ہے۔ سات سال کا اس لئے حکم ہے کہ بچہ یا بچی نماز پڑھنا سیکھ جائے، اور آہستہ آہستہ اس کی عادت ہو جائے۔ ایسی صورت میں اگر کسی وقت کی نماز چھوٹ جائے تو اس کی قضا نہیں ہوگی، اور اگر کبھی ٹھکن یا نیند کی وجہ سے نماز رہ جائے تو گناہ نہ ہوگا، نماز کی قضا بالغ ہونے کے بعد فرض ہونے پر ہے۔“ کیا میرے شوہر کا خیال درست ہے؟

جواب: ... آپ کے شوہر کا خیال صحیح ہے کہ نماز بالغ ہونے پر فرض ہوتی ہے۔ نابالغ پر نماز فرض نہیں، لیکن حدیث شریف میں حکم ہے کہ جب بچے دس سال کے ہو جائیں تو ان کو نماز نہ پڑھنے پر مارو۔ (اور یہ مارنا ہاتھ سے ہونا چاہئے، لکڑی سے نہیں، اور تین سے زیادہ نہ مارا جائے) اس لئے اگر ان کو عادی بنانے کے لئے ان سے نماز قضا کرائی جائے تو صحیح ہے۔^(۲)

اگر کسی کو نماز کی قبولیت میں شک ہو تو وہ کیا کرے؟

سوال: ... اگر کوئی شخص پکا نمازی ہو اور اسے یہ گمان ہو کہ میری فلاں فلاں نمازیں قبول نہیں ہوئی ہوں گی، تو وہ کیا کرے؟ اور جن جن نمازوں پر اسے شک ہو تو وہ کیا قضا کرے یا نہ کرے؟

جواب: ... اگر نماز کا فرض یا واجب رہ گیا ہو، تو لوٹائے،^(۳) ورنہ نہیں۔^(۴)

(۱) ہی فرض عین علی کل مکلف وان وجب ضرب ابن عشر علیہا بید لا بخشبہ لحدیث مروا اولادکم بالصلاة وهم أبناء سبع واضربوہم علیہا وهم أبناء عشر۔ (الدر المختار مع الرد ج: ۱ ص: ۳۵۲، کتاب الصلاة)۔

(۲) ہی فرض عین علی کل مکلف وان وجب ضرب ابن عشر علیہا بید لا بخشبہ لحدیث مروا اولادکم بالصلاة وهم أبناء سبع واضربوہم علیہا وهم أبناء عشر، (قولہ بید) ائی ولا یجاوز الثلاث۔ (رد المختار علی الدر المختار ج: ۱ ص: ۳۵۲)۔

(۳) من فرائضہا التی لا تصح بدونها ... الخ صفة کاشفة اذ لا شیء من الفروض ما تصح الصلاة بدونه بلا عذر۔ (شامی ج: ۱ ص: ۴۴۲) ولہا واجبات لا تفسد بتركها وتعاد وجوباً فی العمد والسهو ان لم یسجد له وان لم یعدھا یكون فاسقاً۔ (الدر المختار ج: ۱ ص: ۴۵۶، باب صفة الصلاة)۔

(۴) لان الفرض لا یتکثر۔ (رد المختار علی الدر المختار ج: ۲ ص: ۶۳، مطلب فی تعریف الإعادة)۔

کیا بہن بھائیوں کی روزی کمانے والے کے ذمے نماز نہیں؟

سوال:۔۔۔ ایک صاحب نے کہا کہ اگر بہن بھائیوں کے لئے روزی کے لئے جائے تو نماز فرض نہیں رہتی۔

جواب:۔۔۔ یہ بات بالکل غلط ہے، نماز تو عین جہاد کی حالت میں بھی معاف نہیں ہوئی، اور شریعت نے اس کا طریقہ بتایا

ہے کہ پہلے ایک جماعت نماز ادا کرے، اور پھر دوسری جماعت، تاکہ جہاد میں بھی نقصان نہ ہو، اور نماز کا فرض ساقط نہ ہو۔ جب جہاد کے لئے نماز معاف نہیں، تو کسی کے لئے روزی کمانے کے لئے کس طرح معاف ہوگی...؟^(۱)

(۱) وإذا اشتد الخوف جعل الإمام الناس طائفتين طائفة إلى وجه العدو وطائفة خلفه كذا في القدوري۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۵۴، الباب العشرون في صلاة الخوف، كتاب الصلاة)۔

اوقات نماز

وقت سے پہلے نماز پڑھنا درست نہیں

سوال: ... جس طرح وقت گزرنے کے بعد قضا نماز پڑھی جاتی ہے، اسی طرح وقت سے پہلے پڑھی جاسکتی ہے یا نہیں؟
 جواب: ... نماز کے صحیح ہونے کی ایک شرط یہ ہے کہ اس نماز کا وقت داخل ہو چکا ہو، پھر جو نماز وقت کے اندر پڑھی گئی وہ تو ادا ہوئی، اور جو وقت نکلنے کے بعد پڑھی گئی وہ قضا ہوئی، اور جو وقت سے پہلے پڑھی گئی وہ نہ ادا ہوئی نہ قضا، بلکہ سرے سے نماز ہوئی ہی نہیں۔^(۱)

فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کا وقت کب تک رہتا ہے؟

سوال: ... میں آپ سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ فجر کی نماز سورج نکلنے ہی قضا ہو جاتی ہے، ظہر کا وقت تین بجے تک ہوتا ہے، عصر کا وقت کتنے بجے تک رہتا ہے؟ میں نے مولانا محمد عاشق الہی صاحب بلند شہری کی کتاب ”چھ باتیں“ میں پڑھا ہے کہ: ”سورج چھپنے کے بعد تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ مغرب کا وقت رہتا ہے۔ یہ جو مشہور ہے کہ سورج چھپنے کے بعد ذرا بھی نماز کو دیر ہو جائے تو قضا ہو جاتی ہے، صحیح نہیں ہے۔“ اور عشاء کا وقت دس بجے شب تک رہتا ہے۔ مہربانی فرما کر تصحیح فرمادیں کہ نمازیں کتنے بجے تک قضا ہو جاتی ہیں (گھڑی کے ٹائم کے مطابق)؟

جواب: ... فجر کا وقت صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب تک ہے۔^(۲) ظہر کا وقت زوال سے لے کر ہر چیز کا سایہ اس کے

(۱) ومنها الوقت لأن الوقت كما هو مسبب لوجوب الصلاة فهو شرط لأدائها حتى لا يجوز أداء الفرض قبل وقته... إلخ. (بدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۱۲۱، فصل في شرائط الأركان).

(۲) وقت الفجر من الصبح الصادق إلى طلوع الشمس... إلخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۱، کتاب الصلاة، الباب الأول في المواقيت). أيضًا: روى في حديث جابر وأبي موسى وغيرهما رضى الله عنهم أن النبي صلى الله عليه وسلم صلى الفجر حين طلع الفجر في اليوم الأول، وصلاها في اليوم الثاني حين كادت الشمس تطلع، ثم قال للسائل: الوقت فيما بين هذين، وفي حديث عبدالله بن عمرو رضى الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: وقت الفجر ما لم تطلع الشمس. (شرح مختصر الطحاوى ج: ۱ ص: ۴۹۱، ۴۹۲، کتاب الصلاة).

برابر ہونے تک (اور بعض حضرات کے قول کے مطابق دو مثل ہونے تک ہے) ^(۱) یہ وقت ادلتا بدلتا رہتا ہے، اس لئے مسجدوں میں جو نماز کے نقشے لگے رہتے ہیں ان میں روزانہ کا وقت دیکھ لینا چاہئے۔ عصر کا وقت، ظہر کا وقت ختم ہونے سے لے کر غروب تک ہے، لیکن عصر کی نماز میں اتنی دیر کرنا کہ دُھوپ کمزور پڑ جائے، مکروہ ہے۔ ^(۲) مغرب کا وقت ایک گھنٹہ بیس منٹ تک رہتا ہے، لیکن بلا وجہ مغرب کی نماز میں تاخیر کرنا مکروہ ہے۔ ^(۳) اور عشاء کا وقت آدھی رات تک بغیر کراہت کے ہے، اور آدھی رات سے صبح صادق ہونے تک مکروہ ہے۔ ^(۴) عورتوں کو ہر نماز اول وقت میں پڑھنا مستحب ہے۔ ^(۵)

آذان سے کتنی دیر بعد نماز پڑھ سکتے ہیں؟

سوال: ... آذان ہونے کے کتنی دیر بعد تک نماز پڑھی جاسکتی ہے؟ مہربانی فرما کر تمام نمازوں کا وقت منٹ اور گھنٹوں میں بتادیں تو بہتر ہوگا۔ "مثل" سے کیا مراد ہے؟ اس کی بھی وضاحت کر دیں۔

جواب: ... اگر مؤذن کو غلطی نہ لگی ہو اور اس نے آذان وقت سے پہلے نہ دی ہو، تو آذان کے فوراً بعد نماز پڑھنا صحیح ہے۔ نمازوں کے اوقات کا نقشہ مسجدوں میں آویزاں رہتا ہے، اس کو منگوا کر دیکھ لیا جائے، کیونکہ روزانہ وقت بدلتا رہتا ہے۔ "مثل" سے

(۱) وقت الظهر من الزوال إلى بلوغ الظل مثله سوى الفی۔ کذا فی الکافی وهو الصحیح هكذا فی محیط السرخسی... الخ۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۱، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیت وما یصل بها)۔ أيضًا: وإذا زالت الشمس فقد دخل وقت الظهر، قال أبو بکر: وذلك لقول الله تعالى: أقم الصلاة لدلوک الشمس۔ وروی أن الدلوک الزوال، وروی الغروب وهو علیها جمیعاً۔ (شرح مختصر الطحاوی ج: ۱ ص: ۴۹۲، کتاب الصلاة)۔

(۲) وقت العصر من صیرورة الظل مثله غیر فی الزوال إلى غروب الشمس۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۱، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیت)۔ ويستحب تأخیر العصر فی کل زمان ما لم یتغیر الشمس... الخ۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۲)۔ أيضًا: عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن للصلاة أولًا وآخرًا، وإن أول وقت الظهر حين نزول الشمس، وإن آخر وقتها حين تدخل وقت العصر۔ (شرح مختصر الطحاوی ج: ۱ ص: ۴۹۸)۔ وعن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم: وآخر وقت العصر حين تصفر الشمس۔ (أيضًا ج: ۱ ص: ۴۹۹ کتاب الصلاة)۔

(۳) وقت المغرب منه إلى غيوبة الشفق... الخ۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۱، کتاب الصلاة)۔ ويستحب تعجيل المغرب فی کل زمان کذا فی الکافی۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۲)۔ أيضًا: عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: إن أول وقت المغرب حين تسقط الشمس۔ (شرح مختصر الطحاوی ج: ۱ ص: ۵۰۰ کتاب الصلاة)۔ وعن عبد الله بن عمرو رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: ووقت المغرب ما لم يسقط نور الشفق۔ (شرح مختصر الطحاوی ج: ۱ ص: ۵۰۳، کتاب الصلاة)۔

(۴) وقت العشاء والوتر من غروب الشفق إلى الصبح کذا فی الکافی۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۱، الباب الأول فی المواقیت)۔ ويكره أداء العشاء بعد نصف الليل، هكذا فی البحر الرائق۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۳)۔ أيضًا: قال أبو جعفر: وإذا خرج وقتها، تلاه وقت العشاء الآخرة، لما روى عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه صلاها فی اليوم الأول بعد ما غاب الشفق، وآخر وقتها طلوع الفجر، وذلك لأنه قد روى أن النبي صلى الله عليه وسلم صلاها بعد نصف الليل، وروی بعد ثلث الليل، وهما صحيحان جمعياً۔ (شرح مختصر الطحاوی ج: ۱ ص: ۵۱۰، کتاب الصلاة)۔

(۵) كان أولى للناس أن يصلين في أول الوقت لأنهم لا يخرجون إلى الجماعة۔ (شامی ج: ۱ ص: ۳۶۷)۔

مراد یہ ہے کہ ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو جائے۔

آذان کے فوراً بعد نماز گھر پر پڑھنا

سوال: ... نمازی اگر اکیلا گھر پر نماز پڑھنا چاہتا ہے تو آذان ہوتے ہی نماز کا وقت ہو جاتا ہے کہ نہیں؟ آذان کے کتنے وقفے کے بعد نماز شروع کی جائے؟ اس طرح تو وہ نمازی مساجد میں نماز ادا ہونے سے پہلے ہی نماز پڑھ لے گا، ایسا کوئی ضروری حکم تو نہیں ہے کہ آذان کے کچھ وقفے کے بعد نماز شروع کی جائے یا کہ جیسے ہی آذان ختم ہو نماز پڑھی جاسکتی ہے؟

جواب: ... گھر میں اکیلے نماز پڑھنا عورتوں کے علاوہ صرف معذور لوگوں کے لئے جائز ہے،^(۱) بغیر عذر کے مسجد کی جماعت کا ترک کرنا گناہ کبیرہ ہے۔^(۲) اگر اس بات کا اطمینان ہو کہ آذان وقت سے پہلے نہیں ہوئی تو گھر میں نماز پڑھنے والا آذان کے فوراً بعد نماز پڑھ سکتا ہے، بلکہ اگر وقت ہو چکا ہو اور اس کو وقت ہو جانے کا پورا اطمینان ہو تو آذان سے پہلے بھی پڑھ سکتا ہے، جبکہ آذان، وقت ہونے کے کچھ دیر بعد ہوتی ہو۔^(۳)

نماز فجر سرخی کے وقت پڑھنا

سوال: ... نماز فجر اخیر وقت میں جبکہ اچھی طرح روشنی ہونے لگے کہ مشرق کی طرف سرخی نظر آئے، پڑھنا اور پڑھانا جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: ... فجر کی نماز سورج نکلنے سے پہلے بلا کراہت جائز ہے، مگر امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک نماز فجر ایسے وقت پڑھنا افضل ہے کہ سورج نکلنے سے پہلے ایک جماعت سنت کے مطابق اور کرائی جاسکے۔^(۴)

فجر کی جماعت طلوع سے آدھ گھنٹہ قبل مناسب ہے

سوال: ... نماز فجر کی جماعت سورج نکلنے سے کتنے منٹ پہلے پڑھانی بہتر ہے؟ جو ست نمازیوں کی بھی جماعت میں شمولیت کا باعث بن سکے، اور نماز میں نقص ہو جانے پر دوبارہ لوٹانے کا بھی وقت رہے، تفصیل سے آگاہی فرما کر بندگان خدا کو ممنون فرمائیں۔

جواب: ... نماز فجر طلوع سے اتنا وقت پہلے شروع کی جائے کہ بصورت فساد، نماز کو بطریق مسنون اطمینان کے ساتھ دوبارہ

(۱) فالجماعة إنما تجب على الرجال العاقلين والأحرار القادرين عليها من غير حرج فلا تجب على النساء والصبيان... إلخ۔ (بدائع ج: ۱ ص: ۱۵۵، فصل فی بیان من تجب علیه الجماعة)۔

(۲) قال فی شرح المنية: والأحكام تدل على الوجوب من أن تاركها بلا عذر يعزر وترد شهادته، ويأثم الجيران بالسكوت عنه۔ (رد مختار ج: ۱ ص: ۵۵۲، باب الإمامة)۔

(۳) لأن الأذان للأعلام بدخول وقت الصلاة والمكتوبات هي المختصة بأوقات معينة۔ (بدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۱۵۴)۔

(۴) والمستحب للرجل الإبتداء في الفجر بأسفار، والختم به هو المختار بحيث يرتل أربعين آية ثم يعيده بطهارة لو فسد۔ (در مختار) وفي الشامية تحت قوله (بأسفار) والحاصل أن هذا الإسفار أن يمكنه إعادة الطهارة ولو من حدث أكبر كما في النهار والقهستاني وإعادة الصلاة على الحالة الأولى قبل الشمس۔ (در مختار مع الشامي ج: ۱ ص: ۳۶۶)۔

لوٹایا جاسکے، اس کے لئے طلوع سے قریب آدھا پون گھنٹہ قبل کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔^(۱)

صبح صادق کے بعد وتر اور نوافل پڑھنا

سوال:۔۔۔ بعض لوگ وتر کی نماز تہجد کے ساتھ پڑھتے ہیں، یہ بتائیں کہ فجر کی اذان ہونے والی ہو یا اذان ہو رہی ہو تو اس وقت نماز تہجد اور وتر پڑھ سکتے ہیں کہ نہیں؟ جبکہ فجر کی نماز اذان کے آدھ گھنٹے یا چالیس منٹ کے بعد ہوتی ہے۔

جواب:۔۔۔ وتر کی نماز تہجد کے وقت پڑھنا درست ہے، بلکہ جس شخص کو تہجد کے وقت اٹھنے کا پورا بھروسہ ہو، اس کے لئے تہجد کے وقت وتر پڑھنا افضل ہے۔^(۲) وتر کی نماز صبح صادق سے پہلے پڑھ لینا ضروری ہے، صبح ہونے کے بعد وتر کی نماز قضا ہو جاتی ہے، اور اگر کبھی صبح صادق سے پہلے نہ پڑھ سکے تو وتر کی نماز صبح صادق کے بعد اور نماز فجر سے پہلے پڑھ لینا ضروری ہے، لیکن صبح صادق کے بعد تہجد پڑھنا یا کوئی اور نفل نماز پڑھنا جائز نہیں۔^(۳)

صبح صادق سے طلوع تک نفل نماز ممنوع ہے

سوال:۔۔۔ نماز فجر کی دو رکعت سنت ادا کرنے کے بعد اگر جماعت میں کچھ یا زیادہ وقت باقی ہو تو کچھ لوگ مسجد میں نوافل وغیرہ جن کی تعداد مقرر نہیں، صرف وقت پورا ہونے تک ادا کرتے ہوئے نظر آتے ہیں، تو کیا یہ امر صحیح ہے کہ فجر کی نماز کی سنت و فرض کے درمیان دیگر نفل نماز ادا کی جاسکتی ہے؟

جواب:۔۔۔ صبح صادق کے بعد فجر کی سنتوں کے علاوہ اور نفل پڑھنا ممنوع ہے، قضا نماز پڑھ سکتے ہیں، مگر وہ بھی لوگوں کے سامنے نہ پڑھیں۔^(۴)

عشاء کی نماز رہ جائے تو فجر کی اذان کے بعد پڑھ لیں

سوال:۔۔۔ پہلے کبھی عشاء قضا ہو جاتی تو میں فجر کی اذان کے بعد سے پہلے عشاء کی قضا پڑھتی پھر فجر کی نماز ادا کرتی۔ اس کی صحیح تعداد یاد نہیں۔ اب جبکہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ فجر کی اذان کے بعد عشاء کی قضا پہلے نہیں پڑھنی چاہئے، پہلے فجر کی نماز ادا کرنی چاہئے، لاعلمی میں پہلے جو نمازیں عشاء کی قضا فجر کی نماز سے پہلے ادا کی ہیں، اس کا کیا کروں؟

(۱) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۴ دیکھئے۔

(۲) ويستحب في الوتر لمن يأنف صلاة الليل أن يؤخرها إلى آخر الليل لقوله عليه السلام من طمع أن يقوم آخر الليل فليوتر آخره فإن صلاة الليل محضرة. (الجوهرية النيرة ج: ۱ ص: ۵۰، كتاب الصلاة، طبع حقانيہ، ملتان)۔

(۳) ويسكره أن يتنفل بعد طلوع الفجر بأكثر من ركعتي الفجر لأن النبي عليه السلام لم يزد عليهما فقد منع عن تطوع آخر يبقى جميع الوقت كالمشغول بهما لكن صلاة فرض آخر فوق ركعتي الفجر فجواز أن يصرف الوقت إليه ... الخ۔ (الجوهرية النيرة ج: ۱ ص: ۸۴، كتاب الصلاة، باب الأوقات التي تكره فيها الصلاة، طبع حقانيہ)۔

(۴) أيضا۔

جواب:۔۔۔ خدا نخواستہ عشاء کی نماز نہ پڑھی ہو تو فجر کی اذان کے بعد پہلے عشاء پڑھنی چاہئے، اس کے بعد فجر۔ آپ کا پہلا عمل صحیح تھا۔^(۱)

صبح کی نماز کے لئے اٹھنے کا طریقہ

سوال:۔۔۔ میں صبح کے علاوہ تمام نمازیں وقت پر پڑھتا ہوں، اور کسی نماز کو نہیں چھوڑتا، مگر میری صرف ایک کمزوری ہے کہ میں صبح کی نماز کے لئے اٹھ نہیں سکتا، جب تک کوئی جگائے نہیں، میں نے ہزار کوشش کی مگر میں ٹائم پراٹھ نہیں سکتا، بعد میں، میں نماز کی قضا ادا کر لیتا ہوں، مگر مجھے بہت دکھ ہے اور پریشانی ہے، ایسا طریقہ بتائیں کہ میں وقت پر نماز پڑھ سکوں۔

جواب:۔۔۔ طریقہ یہ ہے کہ: ۱:۔۔۔ عشاء کے فوراً بعد سو جایا کریں۔ ۲:۔۔۔ جاگنے کے لئے الارم لگا کر سوئیں۔ ۳:۔۔۔ کسی کے ذمہ لگادیں کہ وہ اذان کے وقت آپ کو اٹھا دیا کرے۔ ۴:۔۔۔ جس دن ان تدابیر کے باوجود بھی فجر کی نماز قضا ہو جائے، اس دن جرمانے کے طور پر چار رکعت نفل اشراق کے وقت پڑھا کریں، اور ناشتے کی چھٹی کیا کریں۔

فجر کی نماز کے دوران سورج کا طلوع ہونا

سوال:۔۔۔ اگر فجر کے وقت نماز کی نیت باندھنے کے بعد طلوع آفتاب کا وقت شروع ہو جائے اور ہمیں یہ بات سلام پھیرنے کے بعد معلوم ہو، تو کیا ہماری یہ نماز ہو جائے گی؟ اور اگر سنت نماز پڑھنے کے بعد طلوع آفتاب کا وقت شروع ہو جائے اور اس کے بعد فرض نماز پڑھیں تو کیا یہ نماز ہو جائے گی یا نہیں؟ اور طلوع آفتاب کا وقت کتنا ہوتا ہے؟

جواب:۔۔۔ اگر فجر کی نماز کے دوران سورج نکل آئے تو نماز قاسد ہو جائے گی،^(۲) اشراق کا وقت ہونے پر دوبارہ پڑھے۔ جب سورج کی زردی ختم ہو جائے اور دھوپ صاف اور سفید ہو جائے تو اشراق کا وقت ہو جاتا ہے، افق میں سورج کا پہلا کنارہ نمودار ہونے سے طلوع کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔

فجر کی نماز طلوع سے کتنے منٹ پہلے تک پڑھ سکتے ہیں؟

سوال:۔۔۔ اخباروں میں طلوع اور غروب کا وقت لکھا جاتا ہے، مثلاً: اگر طلوع آفتاب ۶ بج کر ۱۲ منٹ پر ہے، تو کیا ہم فجر کی نماز ۶ بج کر ۱۲ منٹ تک پڑھ سکتے ہیں؟

جواب:۔۔۔ طلوع کے وقت سے پہلے پہلے ختم کر لیں۔

(۱) الترتیب بین الفائتة والوقتیة و بین الفرائض مستحق کذا فی الکافی۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۲۱، کتاب الصلاة)۔
(۲) و کذا لا يتصور أداء الفجر مع طلوع الشمس عندنا، حتى لو طلعت الشمس وهو في خلال الصلاة تفسد صلاته عندنا۔ (بدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۱۲۷، کتاب الصلاة، فصل فی بیان شرائط الأركان)۔ أيضاً: أول وقت الفجر إذا طلع الفجر الثاني وهو المعترض في الأفق وآخر وقتها ما لم تطلع الشمس۔ (هداية ج: ۱ ص: ۸۰)۔ أيضاً: ثلاث ساعات لا تجوز فيها المكتوبة ولا صلاة الجنائز ولا سجدة التلاوة: إذا طلعت الشمس حتى ترتفع... إلخ۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۳، کتاب الصلاة، الباب الأول، الفصل الثالث)۔

کیا مکروہ اوقات میں نماز ادا کرنے والے کی نماز قابل قبول ہوتی ہے؟

سوال: ... مکروہ اوقات (طلوع آفتاب، غروب آفتاب اور نصف النہار) میں اکثر نا سمجھ حضرات نماز پڑھنا شروع کر دیتے ہیں، ان کی نماز قابل قبول ہو سکتی ہے؟

جواب: ... شریعت کے حکم کے خلاف جو کام کیا جائے، اس کو قابل قبول کیسے کہہ سکتے ہیں؟ واللہ اعلم! ^(۱)

نماز کے مکروہ اوقات

سوال: ... طلوع آفتاب، نصف النہار اور غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے، یہ مکروہ وقت کتنی دیر تک رہتا ہے؟ یعنی چارٹ پر لکھے ہوئے وقت کے بعد کتنی دیر تک نماز پڑھنا مکروہ ہے؟

جواب: ... طلوع کے بعد جب تک دُھوپ زرد رہے، نماز نہ پڑھی جائے، قریباً پندرہ منٹ کا وقفہ ضروری ہے۔ غروب سے پہلے جب دُھوپ زرد ہو جائے، مکروہ وقت شروع ہو جاتا ہے، اور نقشوں میں زوال کا جو وقت لکھا ہوتا ہے اس سے پانچ سات منٹ آگے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے۔ ^(۲)

طلوع آفتاب سے قبل اور بعد کتنا وقت مکروہ ہے؟

سوال: ... فجر کی نماز کے بعد جو ۲۰ منٹ مکروہ ہوتے ہیں، وہ کون سے ہیں؟ سورج کی پہلی شعاع نکلنے سے پہلے کے ۲۰ منٹ یا جب پہلی شعاع نکل آئے اس وقت سے پورا سورج نکلنے تک ۲۰ منٹ؟ مثال کے طور پر محکمہ موسمیات بتاتا ہے کہ کل چھ بجے سورج نکلے گا، تو مکروہ ۲۰ منٹ کون سے ہوں گے، ۵ بج کر ۲۰ منٹ سے ۶ بجے تک درمیان کے بیس منٹ یا ۶ بجے سے ۶ بج کر ۲۰ منٹ تک مکروہ ٹائم ہوگا؟ براہ مہربانی اس سوال کا جواب محکمہ موسمیات کے ٹائم کے حوالے سے ہی دیں کہ صبح صادق اور صبح کاذب کے حوالے سے جواب واضح طور پر سمجھ میں نہیں آتا، اور پھر یہ تردد بھی رہتا ہے کہ ہو سکتا ہے ہمارا اندازہ غلط ہو، کیونکہ محکمہ موسمیات روزانہ سورج نکلنے کا ٹائم بتاتا ہے، اس لئے اگر آپ یہ جواب دے دیں کہ اس کے بتائے ہوئے ٹائم کے فوراً پہلے کے ۲۰ منٹ مکروہ ہوتے ہیں یا فوراً بعد کے، تو میرا خیال ہے ہماری ناقص عقل میں بہتر طور پر آجائے گا۔

جواب: ... نماز فجر کے بعد سورج نکلنے تک نفل پڑھنا درست نہیں، ^(۳) قضا نماز، سجدہ تلاوت اور نماز جنازہ جائز

(۱) ثلاث ساعات لا تجوز فيها المكتوبة ولا صلاة الجنازة ولا سجدة التلاوة: إذا طلعت الشمس حتى ترتفع، وعند الانتصاف إلى أن تزول، وعند إحمراءها إلى أن تغيب۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۲، کتاب الصلاة، الفصل الثالث)۔

(۲) ثلاث ساعات لا تجوز فيها المكتوبة إذا طلعت الشمس حتى ترتفع، وعند الانتصاف إلى أن تزول، وعند إحمراءها إلى أن تغيب۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۲، کتاب الصلاة، الباب الأول، الفصل الثالث)۔

(۳) اتفق العلماء على أن ثلاثة من الأوقات منهي عن الصلاة فيها وهي وقت طلوع الشمس ووقت غروبها، ومن لدن تصلي صلاة الصبح حتى تطلع الشمس۔ (بداية المجتهد ج: ۱ ص: ۷۳، الفصل الثاني من الباب الأول، طبع مکتبہ علمیہ لاہور)۔

ہے۔^(۱) پس فجر کی نماز سے لے کر سورج نکلنے تک کا وقت تو مکروہ نہیں، البتہ اس وقت نماز نفل پڑھنا مکروہ ہے۔ جب سورج کا کنارہ طلوع ہو جائے، اس وقت سے لے کر سورج کی زردی ختم ہونے تک کا وقت (قریباً پندرہ، بیس منٹ) مکروہ ہے۔ اس میں فرض، نفل، سجدہ تلاوت اور نماز جنازہ سب منع ہیں۔ ہاں! قرآن کریم کی تلاوت، ذکر و تسبیح، دُرود شریف اس وقت بھی جائز ہے۔ آپ کے سوال کے مطابق اگر محکمہ موسمیات یہ اعلان کرتا ہے کہ آج سورج چوبیس بجے نکلے گا تو چوبیس بجے سے لے کر چوبیس بجے تک کا وقت مکروہ کہلائے گا۔

نمازِ اشراق کا وقت کب ہوتا ہے؟

سوال: ... ہماری مسجد میں اکثر اشراق کی نماز پر جھگڑا ہوتا ہے، بعض حضرات سورج نکلنے کے پانچ منٹ بعد نماز پڑھ لیتے ہیں، جبکہ بعض اعتراض کرتے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ پورا سورج ۱۵ منٹ میں نکلتا ہے، اس لئے پورے ۱۵ منٹ بعد نماز کا وقت ہوتا ہے، آپ فرمائیں کہ اشراق کی نماز کا وقت سورج نکلنے کے کتنی دیر بعد شروع ہوتا ہے اور کب تک رہتا ہے؟

جواب: ... سورج نکلنے کے بعد جب تک دُھوپ زرد رہے، نماز مکروہ ہے، اور دُھوپ کی زردی کا وقت مختلف موسموں میں کم و بیش ہو سکتا ہے، عام موسموں میں ۱۵، ۲۰ منٹ میں ختم ہوتی ہے، اس لئے اتنا وقفہ ضروری ہے، جو لوگ پانچ منٹ بعد نماز شروع کر دیتے ہیں، وہ غلط کرتے ہیں۔ البتہ بعض موسموں میں دس منٹ بعد زردی ختم ہو جاتی ہے، پس اصل مدار زردی کے ختم ہونے پر ہے۔^(۲)

رمضان المبارک میں فجر کی نماز

سوال: ... حیدرآباد میں بحری تقریباً ۴ بجے ختم ہوتی ہے، یہاں پر ایک مسجد میں ساڑھے چار بجے جماعت ہوتی ہے، مگر کچھ لوگوں کا اعتراض ہے کہ اس وقت چونکہ اندھیرا ہوتا ہے اس لئے اس وقت نماز جائز نہیں، مگر اس مسجد والے کہتے ہیں کہ نماز چونکہ صحیح حالت میں پڑھنی چاہئے اور نماز تھوڑا آجالا پھیلنے تک یا تو کچھ لوگ سوچکے ہوتے ہیں یا اونگھ رہے ہوتے ہیں، اس لئے جلدی نماز صحیح ہے۔

(۱) تسعة أوقات يكره فيها التوافل وما في معناهما لا الفرائض هكذا في النهاية والكفاية فيجوز فيها قضاء الفائتة وصلاة الجنائز وسجدة التلاوة كذا في فتاوى قاضيخان منها ما بعد صلاة الفجر قبل طلوع الشمس هكذا في النهاية والكفاية. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۲، ۵۳، كتاب الصلاة، الفصل الثالث في بيان الأوقات التي لا تجوز فيها الصلاة).

(۲) وكره تحريماً مع شروق قوله مع شروق وما دامت العين لا تحار فيها، فهي في حكم الشروق، كما تقدم في الغروب ان الأصح كما في البحر أقول: ينبغي تصحيح ما نقلوه عن الأصل للإمام محمد من أنه ما لم ترتفع الشمس قدر رمح فهي في حكم الطلوع، لأن أصحاب المعون مشوا عليه في صلاة العيد حيث جعلوا أول وقتها من الارتفاع، ولذا جزم به هنا في الفيض ونور الإيضاح. (رد المحتار، كتاب الصلوة ج: ۱ ص: ۳۷۱، طبع ايج ايم سعيد). وذكر في الأصل ما لم ترتفع الشمس قدر رمح فهي في حكم الطلوع واختار الفضلي ان الإنسان ما دام يقدر على النظر إلى قرص الشمس في الطلوع فلا تحل الصلاة فإذا عجز عن النظر حلت وهو مناسب لتفسير التعبير المصطلح كما قدمناه. (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۲۶۳).

جواب:....صبح صادق ہونے پر سحر کا وقت ختم ہو جاتا ہے، اور نماز فجر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔^(۱) رمضان مبارک میں نمازیوں کی رعایت کے لئے صبح کی نماز عموماً جلدی ہوتی ہے۔^(۲) بہر حال صبح صادق کے بعد فجر کی نماز صحیح ہے، اُجالے کا پھیل جانا نماز صحیح ہونے کے لئے شرط نہیں۔

نصف النہار کے وقت زوال کا وقت

سوال:....بوقت نصف النہار زوال کا وقت کب تک رہتا ہے؟

جواب:....نصف النہار اس وقت کو کہتے ہیں، جبکہ سورج عین سر پر ہو، اور جب مغرب کی طرف ڈھل جائے تو نصف النہار ختم ہے، اس کو ”زوال“ کہتے ہیں،^(۳) اس لئے زوال سے چند منٹ مثلاً سات آٹھ منٹ پہلے نماز نہ پڑھی جائے، واللہ اعلم۔

نصف النہار سے کیا مراد ہے؟

سوال:....نماز کے اوقات مکروہہ میں ایک وقت استواء بھی ہے، اس وقت میں نماز سے منع کیا گیا ہے، علماء اس وقت کے متعلق فرماتے ہیں کہ زوال کا جو وقت نقشوں میں دیا گیا ہے اس سے پانچ منٹ قبل اور پانچ منٹ بعد نماز منع ہے، لیکن شرعی، انکی جنتری (مرتبہ قاری شریف احمد صاحب مدظلہ العالی) میں اس حدیث کی تشریح میں جو وقت متعین کیا گیا ہے وہ تقریباً ۴ منٹ ہوتا ہے، اس کی وضاحت میں قاری صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ طلوع صبح صادق سے غروب آفتاب تک جتنا وقت ہے اس کے برابر دو حصے کر لیں، پہلے حصے کے ختم پر ابتدا نصف النہار شرعی ہے، ایسے ہی طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک جتنا وقت ہے، اس کے برابر دو حصے کر لیں، پہلے حصے کے ختم پر ابتدا نصف النہار عرفی یا حقیقی ہے اور اس پر زوال آفتاب کا وقت ختم ہو کر ظہر کا وقت شروع ہو جاتا ہے، اپنی اس تحقیق پر دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ (جس کی اصل قاری صاحب کے پاس موجود ہے) بھی تائید میں پیش کیا گیا ہے، جس کا خلاصہ درج ذیل ہے: ”اس عبارت سے معلوم ہوا کہ ضحوة کبریٰ اور زوال شمس کے درمیان کچھ درجوں کا فاصلہ ہوتا ہے، دونوں (یعنی ضحوة کبریٰ اور

(۱) وقت الفجر من الصبح الصادق إلى طلوع الشمس لحديث امامة أناني جبريل عند البيت ثم صلى الفجر حين بزق الفجر وحرم الطعام على الصائم... إلخ. (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۲۵۷، کتاب الصلاة)۔

(۲) فلو اجتمع الناس اليوم أمضا في التغليس لقلنا به أيضا، كما في المبسوط السرخسي في باب التيمم انه يستحب التغليس في الفجر والتعجيل في الظهر إذا اجتمع الناس، قال رحمه الله تعالى بعد أسطر ولعل هذا التغليس في رمضان خاصة وهكذا ينبغي عندنا إذا اجتمع الناس وعليه العمل في دارالعلوم دیوبند من عهد الأكابر۔ (فيض الباری علی صحیح البخاری، کتاب الصلوة، باب وقت الفجر ج: ۲ ص: ۱۳۵، ۱۳۶، طبع خضر راہ بک ڈپو دیوبند ہند)۔

(۳) فی الدر المختار: وكره تحريمه صلاة مطلقا مع شروق والسواء... إلخ۔ وفي رد المختار: قوله واستواء التعبير به أولى من التعبير بوقت الزوال لأن وقت الزوال لا تكره فيه الصلاة إجماعا بحر عن الحلية: أي لأنه يدخل به وقت الظهر كما مر وفي شرح النقاية للبرجندي: وقد وقع في عبارات الفقهاء أن الوقت المكروه هو عند انتصاف النهار إلى أن تزول الشمس ولا يخفى أن زوال الشمس إنما هو عقيب انتصاف النهار بلا فصل۔ (رد المختار ج: ۲ ص: ۳۷۱، أيضا عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۲، کتاب الصلاة، الفصل الثالث في بيان الأوقات التي لا تجوز فيها الصلاة)۔

زوال شمس) ایک نہیں ہیں، نصف النہار شرعی کا قطر اس کی فجر کے حصے کے نصف کے برابر ہے، صبح صادق سے غروب آفتاب تک جتنے گھنٹے ہوتے ہیں، اس کا نصف نہار شرعی کا آدھا ہے، وہ زوال آفتاب سے قبل کا وقت ہے، اس لئے جب مابین ان دو وقتوں کے نماز پڑھی جائے گی تو اس میں اختلاف ہے، اس لئے کہ زوال کے وقت نماز پڑھنے سے ممانعت آئی ہے، اس وقت سے کون سا وقت مراد ہے؟ عین وقت زوال یا ضحوة کبریٰ کے بعد سے زوال تک مراد ہے؟ شامی نے اس پر بحث کی ہے، اس کے بعد لکھتے ہیں: نصف النہار تو حدیث میں وارد ہے، اور چونکہ حدیث میں الی الزوال کی قید لگی ہے، اس بنا پر نصف النہار سے ضحوة کبریٰ مراد لی گئی ہے، اس کو نصف نہار شرعی کہتے ہیں، جو صبح صادق سے شروع ہوتا ہے، یہی حدیث اصل ہے، بے بنیاد شے نہیں ہے۔ اسی طرح عمدة الفقہ کتاب الصوم کے صفحہ ۲ پر نیت کے ضمن میں نصف النہار عرفی کو وقت استواء بتلایا گیا ہے، اور نصف النہار شرعی کو ضحوة کبریٰ، اس طرح تو نصف النہار شرعی اور عرفی میں کافی وقت معلوم ہوتا ہے جو کم و بیش ۳۵ منٹ بنتا ہے، لہذا حق و صواب سے آگاہ فرمایا جائے کہ نصف النہار عرفی کے پانچ منٹ قبل اور پانچ منٹ بعد نماز منع ہے یا نصف النہار شرعی اور عرفی کے درمیان کا وقت؟ اسی ضمن میں ایک بات یہ بھی بتلائی جائے کہ جمعہ کے دن زوال کا وقت نہیں ہوتا، اس میں حق و صواب کیا ہے؟ نوافل، صلوٰۃ التسخیر وغیرہ کتنے وقت میں نہ پڑھی جائے؟ بعض علماء جمعہ کے دن عین زوال کے وقت نوافل کا اہتمام فرماتے دیکھے گئے ہیں۔

جواب: ... نصف النہار شرعی سے یا ضحوة کبریٰ سے زوال آفتاب تک نماز ممنوع ہونے کا قول علامہ شامی نے قہستانی کے حوالے سے ائمہ خواریزم کی طرف منسوب کیا ہے، مگر احادیث طیبہ اور اکابر اہل امت کے ارشاد میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قول معتد نہیں، صحیح اور معتد قول یہی ہے کہ نصف النہار عرفی کے وقت نماز ممنوع ہے، جبکہ سورج ٹھیک خط استواء سے گزرتا ہے، اور یہ بہت مختصر سا وقت ہے، پس نماز کے نقشوں میں زوال کا جو وقت درج ہوتا ہے اس سے پانچ منٹ آگے پیچھے میں توقف کر لینا کافی ہے، یہاں دارالعلوم دیوبند کے مفتی اول حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن عثمانی کا فتویٰ نقل کرتا ہوں:

”سوال (۷۳)۔ ... چاشت وغیرہ کی نوافل ۱۲ بجے پڑھنی درست ہے یا نہیں؟ اور جنتری اسلامیہ میں

زوال یا قضا نماز کا وقت ۱۲ بج کر ۲۴ منٹ پر لکھا ہے۔

الجواب: ... زوال کے وقت نوافل وغیرہ کچھ نہ پڑھنی چاہئے اور نہ ایسے وقت نوافل پڑھنی چاہئے کہ زوال کا وقت درمیان نماز میں ہو جائے، پس جس گھڑی کے مطابق زوال کا وقت ۱۲ بج کر ۲۴ منٹ پر ہے، اس کے مطابق اگر ۱۲ بجے نفل یا قضا نماز اس طرح پڑھے کہ زوال سے پہلے پہلے اس کو ختم کر دے تو یہ جائز ہے، مگر جب زوال کا وقت قریب آجائے اس وقت کوئی نماز شروع نہ کرے تاکہ ایسا نہ ہو کہ درمیان نماز میں زوال کسی وقت ہو جائے، فقط۔“ (فتاویٰ دارالعلوم مکمل و مدلل ج: ۲ ص: ۶۹)

(۱) وعزانی القہستانی القول بأن المراد بانتصاف النهار العرفی الی ائمة ما وراء النہر، وبأن المراد بانتصاف النهار الشرعی وهو الضحوة الکبریٰ الی الزوال الی ائمة خواریزم۔ (رد المحتار ج: ۱ ص: ۳۷۱، مطلب بشرط العلم بدخول الوقت)۔

حضرت اقدس مفتی صاحب کے اس فتویٰ سے معلوم ہوا کہ نماز کے ممنوع ہونے میں ضحوة کبریٰ یا نصف النہار شرعی کا کوئی اعتبار نہیں، بلکہ عین وقت زوال کا اعتبار ہے، جس کو وقت استوا یا نصف النہار حقیقی کہتے ہیں۔

جمعہ کے دن نصف النہار کے وقت نماز پڑھنا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اسی طرح ناجائز ہے جس طرح عام دنوں میں، البتہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے ایک روایت میں اس کی اجازت نقل کی گئی ہے۔^(۱) جو حضرات جمعہ کے دن نصف النہار کے وقت نماز پڑھتے ہیں، غالباً وہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی روایت پر عمل کرتے ہوں گے، لیکن فقہ حنفی میں رائج اور معتمد امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ ہی کا قول ہے، اس لئے احتیاط اسی میں ہے کہ جمعہ کے دن بھی استوا کے وقت نماز پڑھنے میں توقف کیا جائے،^(۲) واللہ اعلم بالصواب!

زوال کے وقت کی تعریف

سوال: نماز پڑھنے کا مکروہ وقت یعنی زوال کے بارے میں مختلف لوگوں کے مختلف خیالات ہیں۔

۱: زوال صرف ایک یا دو منٹ کے لئے ہوتا ہے۔

۲: زوال بیس یا پچیس منٹ کے لئے ہوتا ہے۔

۳: جمعہ کے دن زوال نہیں ہوتا۔

۴: زوال کے لئے احتیاطاً آٹھ دس منٹ کافی ہیں۔

جواب: اوقات کے نقشوں میں جو زوال کا وقت لکھا ہوتا ہے، اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کے بعد نماز جائز ہے، زوال میں تو زیادہ منٹ نہیں لگتے، لیکن احتیاطاً نصف النہار سے ۵ منٹ قبل اور ۵ منٹ بعد نماز میں توقف کرنا چاہئے۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جمعہ کے دن استوا کے وقت نماز درست ہے، اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مکروہ ہے، حضرت امام ابو حنیفہ کا قول دلیل کے اعتبار سے زیادہ قوی اور احتیاط پر مبنی ہے، اس لئے عمل اسی پر ہے۔^(۳)

رات کے بارہ بجے زوال کا تصور غلط ہے

سوال: سندھ کے اکثر علاقوں میں لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ جس طرح دوپہر کو بارہ بجے زوال کا وقت ہوتا ہے، اسی طرح

(۱) وأما الكلام على النهي عن الصلاة في نصف النهار فملحنا إطلاق النهي للحديث المذكور في المتن وأما ما ورد من استثناء يوم الجمعة فقد رواه الشافعي رحمه الله قال عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الصلاة نصف النهار حتى تزول الشمس، إلا يوم الجمعة. (مسند الشافعي ص: ۳۵) وبه قال الشافعي وأبو يوسف رحمهما الله من أئمتنا. (اعلاء السنن ج: ۲ ص: ۵۱، كراهة الصلاة عند الإمساء).

(۲) وذهب الشافعي إلى أن وقت الزوال مكروه إلا يوم الجمعة، وذهب الجمهور إلى أنه مكروه مطلقاً. (اعلاء السنن ج: ۲ ص: ۵۱، رد المحتار ج: ۱ ص: ۳۷۲، مطلب بشرط العلم بدخول الوقت).

(۳) أيضاً حوالہ بالا۔

رات دوبارہ بجے بھی زوال کا وقت ہوتا ہے۔ اگر کہیں کوئی میت ہو جائے تو نہ صرف یہ کہ زوال کے وقت نماز جنازہ نہیں پڑھی جاتی بلکہ یوں بھی ہوتا ہے کہ میت کو دفنانے کے لئے قبرستان پہنچے، وہاں پہنچتے پہنچتے دن کے یا رات کے بارہ بج گئے تو مردے کو دفنایا بھی نہیں جاتا، وہیں بیٹھ کر زوال کا وقت گزرنے کا انتظار کیا جاتا ہے، اور پھر بعد میں مردے کو دفن کیا جاتا ہے۔ ازراہ کرم یہ بتائیے کہ کیا رات کو بارہ بجے بھی زوال کا وقت ہوتا ہے؟ اور زوال کے وقت کن کن کاموں کے کرنے کی ممانعت ہے؟

جواب: ... زوال کا وقت دن کو ہوتا ہے، رات کو نہیں^(۱)۔ رات کے کسی جیسے میں نماز اور سجدہ کی ممانعت نہیں، البتہ عشاء کی نماز آدمی رات تک مؤخر کر دینا مکروہ ہے^(۲)۔ رات کے بارہ بجے زوال کا تصور غلط ہے اور دن میں بھی زوال کا وقت بارہ بجے سمجھنا غلط ہے، کیونکہ مختلف شہروں اور مختلف موسموں کے لحاظ سے زوال کا وقت مختلف ہوتا ہے اور بدلتا رہتا ہے۔

مکہ مکرمہ میں اور جمعہ کے دن بھی زوال کا وقت ہوتا ہے

سوال: ... کیا یہ صحیح ہے کہ خانہ کعبہ میں زوال کا وقت کبھی نہیں آتا اور عبادت کبھی نہیں رکتی؟ اور عام جگہوں پر جمعہ کو زوال کا وقت نہیں ہوتا ہے؟

جواب: ... زوال کے وقت (اور اسی طرح دوسرے مکروہ اوقات میں) نماز ممنوع ہے، خواہ مکہ مکرمہ میں ہو یا غیر مکہ میں، اور جمعہ کا دن ہو یا کوئی اور۔ امام شافعیؒ اور دیگر بعض ائمہ کے نزدیک تحیۃ الوضوء اور تحیۃ المسجد ہر وقت جائز ہے، اسی طرح جمعہ کے دن زوال کے وقت دو گانہ جائز ہے^(۳)۔ ان حضرات کی دیکھا دیکھی ہمارے لوگ بھی مکروہ اوقات میں نماز شروع کر دیتے ہیں، یہ نتیجہ ہے شرعی مسائل سے ناواقفی کا۔

(۱) زوال الشمس: هو ميلها عن كبد السماء أى وسطها بحسب ما يظهر لنا إلى جانب المغرب. (قواعد الفقه ص: ۳۱۵، حرف الزاء، طبع صدف پبلشرز کراچی)۔

(۲) والتأخير إلى نصف الليل مباح فيجبت الإباحة إلى النصف وإلى النصف الأخير مكروه لما فيه من تقليل الجماعة. (هداية ج: ۱ ص: ۸۴، كتاب الصلاة)۔

(۳) ثلاث ساعات لا تجوز فيها المكتوبة ولا صلاة الجنازة ولا سجدة التلاوة إذا طلعت الشمس حتى ترتفع وعند الانتصاف إلى أن تزول وعند إحمراها إلى أن تغيب... إلخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۴)۔ أيضًا: فإن حديث الهی صحیح رواه مسلم وغيره فيقدم بصحته، واتفاق الأئمة على العمل وكونه حائزاً، ولذا منع علماؤنا عن سنة الوضوء وتحية المسجد وركعتي الطواف ونحو ذلك فإن الحاضر مقدم على المبيح. (تنبيه) علم مما قررناه المنع عندنا وإن لم أره مما ذكره الشافعية من إباحة الصلاة في الأوقات المكروهة في حرم مكة استدلالاً بالحديث الصحيح: يا بني عبد مناف! لا تمنعوا أحدا طاف وإن جوزوا نفس الطواف بهذا البيت وصلى أية ساعة شاء من ليل أو نهار فهو مقيد عندنا بغير أوقات الكراهة، لما علمته من منع علمائنا عن ركعتي الطواف فيها وإن جوزوا نفس الطواف فيها وقد قال أصحابنا إن الصلاة في هذه الأوقات ممنوع منها بمكة وغيرها ورأيت في البدائع أيضًا ما نصه: ما ورد من النهي إلا بمكة شاذ لا يقبل في معارضة المشهور، وكذا رواية استثناء يوم الجمعة غريب فلا يجوز تخصيص المشهور به اهـ. (رد المحتار ج: ۱ ص: ۳۷۲)۔

ظہر کا وقت ایک بیس ہی پر کیوں؟

سوال: ... ہمارے محلے میں ایک مسجد ہے، جس میں ظہر کی نماز نرشتہ دس سال سے ایک بج کر بیس منٹ پر ہوتی ہے، کیا یہ ظہر کا وقت ٹھیک ہے یا اس میں رد و بدل کرنا چاہئے؟

جواب: زوال کے بعد ظہر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔^(۱) سردیوں کے موسم میں ظہر جلدی پڑھنا اور گرمیوں میں ذرا تاخیر سے پڑھنا افضل ہے۔^(۲) اگر آپ کی مسجد میں نمازیوں کی مصحت سے نماز ایک بیس پر ہوتی ہے تو کوئی مضائقہ نہیں، اور اگر گرمیوں کے موسم میں اس سے نمازیوں کو تکلیف ہوتی ہے تو تاخیر سے پڑھنی چاہئے۔

سایہ اصلی سے کیا مراد ہے؟

سوال: فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین کی ایک عبارت ہے: "بلوغ ظل کل شیء مثلیہ سوی فی زوال" کا کیا مطلب ہے؟ اور اس استثناء سے کیا مراد ہے؟

جواب: ... عین نصف النہار کے وقت جو کسی چیز کا سایہ ہوتا ہے، یہ سایہ اصلی کہلاتا ہے، مثل اول اور مثل دوم کا حساب کرتے ہوئے سایہ اصلی کو مستثنیٰ کیا جائے گا، مثلاً: عین نصف النہار کے وقت کسی چیز کا سایہ اصلی ایک قدم تھا، تو مثل اول ختم ہونے کے لئے کسی چیز کا سایہ ایک مثل مع ایک قدم کے شمار ہوگا۔^(۳)

موسم گرما میں ظہر کا آخری وقت

سوال: موسم گرما مثلاً: آج کل کی گرمی میں ظہر کی نماز کی ادائیگی کا وقت آخر کیا ہے؟

جواب: ... ظہر کا وقت صائمین کے نزدیک ایک مثل کے ختم ہونے تک ہے، اور امام صاحبؒ کی ظاہر روایت میں

(۱) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إن الصلاة أولاً وآخرًا، وإن أول وقت صلاة الظهر حين تزول الشمس، وأحر وقتها حين يدخل وقت العصر۔ (جامع الترمذی، ابواب الصلاة ج ۱ ص ۳۹ طبع سعید)۔
أيضًا وقت الظهر من زواله أي ميل دكاء عن كبد السماء إلى بلوغ الظل مثليه وعنه مثله سوی فی الزوال۔
(الدرا المختار، کتاب الصلاة ج: ۱ ص: ۴۲۵، طبع رشیدیہ)۔

(۲) عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال أذن مؤذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الظهر، فقال أبردا أبردا أو قال إنتظروا إنتظروا وقال شدة الحر من فيح جهنم، فإذا اشتد الحر فأبردوا عن الصلاة، حتى رأنا فيء التلول۔ (صحيح بخاری، کتاب مواقيت الصلاة ج: ۱ ص: ۷۶ طبع قدیمی)۔

(۳) وطريق معرفة زوال الشمس وفي الروال أن تغرز حشة مستوية في أرض مستوية فما دام الظل في الإنتقاص فالشمس في حد الإرتفاع وإذا أخذ الظل في الإزدیاد علم أن الشمس قد رالت فاجعل على رأس الظل علامة فمن موضع العلامة إلى الخشبة يكون فيء الروال فإذا ازداد على ذلك وصارت الريادة مثلى ظل أصل العود سوی فيء الزوال۔ الخ۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۱، کتاب الصلاة، الباب الأول في المواقيت وما يتصل بها)۔

دو مثل کے ختم ہونے تک، یہ وقت چونکہ بدلتا رہتا ہے، اس لئے مساجد میں جو نقشہ اوقات لگا رہتا ہے اس میں ہر دن کا وقت دیکھا جاسکتا ہے۔^(۱)

نمازِ ظہر ڈیڑھ بجے پڑھنی چاہئے یا دو، اڑھائی بجے؟

سوال: ... جو شخص جماعت کی نماز چھوڑ دے اور کہے کہ یہ اولیٰ وقت میں ہے، اور دیر سے نماز پڑھے، اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ ہماری مسجد میں ظہر ڈیڑھ بجے ہوتی ہے، سارے مقتدی اسی وقت نماز ادا کرتے ہیں، جبکہ ایک صاحب دو یا ڈھائی بجے آکر پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اولیٰ وقت یہی ہے، اس بارے میں کیا شرعی حکم ہے؟

جواب: ... نماز صحیح وقت پر پڑھنی چاہئے، عام طور پر ڈیڑھ بجے ظہر پڑھی جاتی ہے، گرمیوں کے موسم میں کچھ تاخیر کر کے پڑھ لینا چاہئے، واللہ اعلم!^(۲)

سایہ ایک مثل ہونے پر عصر کی نماز پڑھنا

سوال: ... عصر کی نماز حنفیوں کے نزدیک ہر چیز کا سایہ دو مثل ہو جائے تو پڑھنی چاہئے، اگر ایک آدمی اپنے ملک میں یا کسی دوسرے ملک میں ایسے امام کے پیچھے نماز باجماعت پڑھتا ہے جو ایک مثل کے بعد پڑھا رہا ہے، تو کیا اس کے پیچھے نماز باجماعت پڑھ لے یا جماعت چھوڑ دے اور جب دو مثل ہو جائے تو تنہا نماز ادا کرے؟ اس صورت میں ترک جماعت کے گناہ کا مرتکب تو نہیں ہوگا؟

جواب: ... حنفیہ کے یہاں بھی دو قول ہیں، ایک قول یہ ہے کہ مثل دوم میں عصر کی نماز صحیح ہے،^(۳) لہذا اگر کسی جگہ عصر کی نماز دو مثل سے پہلے ہوتی ہو وہاں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنی چاہئے، دوسری مثل ختم ہونے کے انتظار میں جماعت کا ترک کرنا جائز نہیں۔^(۴)

غروب کے وقت عصر کی نماز

سوال: ... ایک شخص نے عصر کی نماز کسی خاص وجہ سے وقت پر نہ پڑھی اور سورج غروب ہو رہا ہے (حالانکہ غروب آفتاب کے وقت سجدہ ناجائز ہے) اسی دن کی عصر کی نماز جائز ہے یا کہ نہیں؟ جبکہ یہ شخص صاحبِ ترتیب ہے۔ ایک کتاب میں لکھا ہے کہ اسی دن کی سورج غروب ہونے سے پہلے ایک رکعت پڑھ لی اور سورج غروب ہو گیا تو نماز ہو جاتی ہے، ہمیں اس شخص سے نجات دلائیں۔

(۱) وقت الظہر من زوالہ إلى بلوغ الظل مثليه وعنه مثله وهو قولهما۔ قوله إلى بلوغ الظل مثليه هذا ظاهر الرواية عن الإمام نهاية، وهو الصحيح۔ بدائع۔ (شامی ج ۱ ص: ۳۵۹، مطلب فی تعبده علیہ الصلاة والسلام قبل البعثة)۔

(۲) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا اشتد الحر فأبردوا عن الصلاة، فإن شدة الحر من فيح جهنم۔ (ترمذی ج: ۱ ص: ۲۳، باب ما جاء في تأخير الظہر فی شدة الحر، طبع دہلی)۔

(۳) وقت الظہر إذا زالت الشمس وآخر وقتها عند أبي حنيفة إذا صار ظل كل شيء مثليه سوى فيء الزوال وقال إذا صار الظل مثله وهو رواية عن أبي حنيفة رحمه الله وأول وقت العصر إذا خرج وقت الظہر على القولين۔ (هداية ج: ۱ ص: ۸۱، کتاب الصلاة)۔

(۴) الجماعة سنة مؤكدة لقوله عليه السلام: الجماعة من سنن الهدى لا يتخلف عنها إلا منافق۔ (هداية ج: ۱ ص: ۱۲۱)۔

جواب: ... اسی دن کی عصر کی نماز جائز ہے، نماز ادا ہو جائے گی خواہ اس دوران سورج غروب ہو جائے، مگر تاخیر کرنے کی وجہ سے وہ سخت گناہگار ہوگا۔ حدیث میں ہے:

”تلك صلاة المنافق يجلس يرقب الشمس حتى اذا اصفرت وكانت بين قرني الشيطان قام فنقر أربعاً لا يذكر الله فيها إلا قليلاً۔“ (رداء مسلم، مشکوٰۃ ص: ۶۰)

ترجمہ: ... ”یہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھا سورج کا انتظار کرتا رہا، یہاں تک کہ جب سورج زرد ہو جائے اور شیطان کے دو سینگوں کے درمیان آجائے تو یہ اُٹھ کر چار ٹھوکنے لگا لے، اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے مگر کم۔“

اور یہ بھی یاد رہے کہ اگر کبھی وقت تنگ ہو جائے تب بھی نماز فوراً پڑھ لینی چاہئے، یہ نہیں خیال کرنا چاہئے کہ اب تو وقت بہت کم ہے، اب قضا کر کے اگلی نماز کے ساتھ ہی پڑھ لیں گے، کیونکہ نماز کا قضا کر دینا بہت بڑا وبال ہے، چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

”الذي تفوته صلاة العصر فكانما وتر أهله وماله۔“ (مشکوٰۃ ص: ۶۰، بروایت بخاری و مسلم)

ترجمہ: ... ”جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہوگئی، گویا اس کا گھر یا سب کچھ ہلاک ہو گیا۔“

ایک اور حدیث میں ہے:

”من ترك صلاة العصر فقد حبط عمله۔“ (مشکوٰۃ ص: ۶۰، بروایت بخاری)

ترجمہ: ... ”جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی اس کا عمل اکارت ہو گیا۔“

بہت سے لوگ اس مسئلے میں کوتاہی کرتے ہیں، اگر کسی وجہ سے نماز میں تاخیر ہو جائے تو اس کو قضا کر دیتے ہیں، خصوصاً مغرب کی نماز میں ذرا اندھیرا ہو جائے تو اس کو قضا کر کے عشاء کی نماز کے ساتھ پڑھتے ہیں، یہ بڑی سنگین غلطی اور کوتاہی ہے۔

عشاء کی نماز مغرب کے ایک آدھ گھنٹے بعد نہیں ہوتی

سوال: ... عشاء کی نماز بحالتِ مجبوری اگر کوئی کام ہو تو مغرب کے ایک یا آدھ گھنٹے بعد ادا کی جاسکتی ہے؟ کوئی حرج تو نہیں؟

جواب: ... مغرب کے ایک گھنٹہ یا آدھ گھنٹہ بعد عشاء کا وقت نہیں ہوتا، اور وقت سے پہلے نماز جائز نہیں، یعنی نماز ادا نہ ہوگی۔ غروب کے بعد مغرب کی جانب جب تک سرخی باقی ہو تب تک مغرب کا وقت ہے، اس میں عشاء کی نماز صحیح نہیں ہوگی، اور جب سرخی ختم ہو جائے لیکن افق مغرب میں سفیدی باقی ہو تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اس وقت بھی عشاء کی نماز صحیح نہیں، بلکہ سفیدی کے غائب ہونے کا انتظار ضروری ہے، اور صاحبین (امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ) کے نزدیک افق کی سرخی ختم ہو جانے کے بعد عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے، اس لئے احتیاط کی بات تو یہ ہے کہ عشاء کی نماز سفیدی ختم ہونے کے بعد پڑھی جائے، تاہم سرخی ختم ہونے کے بعد

بھی صاحبینؒ کے قول پر گنجائش ہے۔^(۱)

مغرب کی نماز کب تک ادا کی جاسکتی ہے؟

سوال :- ابھی پچھلے دنوں بس کے ذریعہ کراچی سے حیدر آباد جانا ہوا، اس دوران مغرب کا وقت ہو گیا، یعنی آفتاب غروب ہو گیا، میں کچھ دیر انتظار کرتا رہا کہ ہو سکتا ہے ڈرائیور خود ہی بس روکے کہ نماز پڑھ لوں، مگر جب میں نے دیکھا کہ بس نہیں روک رہا تو میں نے ڈرائیور سے کہا کہ بس روکو، نماز پڑھنا ہے۔ خیر اس نے نہایت نرمی کا مظاہرہ کیا اور بس روک دی۔ مسئلہ یہ پوچھنا ہے کہ اس انتظار میں تقریباً غروب آفتاب کو آدھا گھنٹہ گزر گیا، اور ہم نے نماز پڑھ لی، اب سارے مسافر اس بات پر بضد تھے کہ یہ نماز قضا ہو گئی، جہاں تک مجھے معلوم ہے مغرب کا وقت تقریباً ایک گھنٹہ اور پندرہ منٹ رہتا ہے، اور پھر وہ بھی ایسی حالت میں مسئلے کی تحقیق کرنی چاہی تو پتہ چلا کہ جب تک شفق کی سرخی رہے مغرب کا وقت رہتا ہے، اب اس زمانے میں جب ہم لوگ شفق کو ہی نہیں سمجھتے تو اس کی سرخی کو کیا سمجھیں گے؟ آپ برائے مہربانی اس بات کی وضاحت اخبار کے ذریعہ سے فرمادیں کہ غروب آفتاب کے کتنی دیر بعد تک مغرب کی نماز ادا کی جاسکتی ہے؟ میرا مطلب ہے کہ آدھ گھنٹے تک یا پونے گھنٹے تک یا ایک گھنٹے تک؟

جواب :- غروب کے بعد اُفق پر جو سرخی رہتی ہے، اسی کو شفق کہتے ہیں۔ جب تک اُفق پر سرخی موجود ہو (اور یہ وقت تقریباً سوا گھنٹہ تو ہوتا ہی ہے، کم و بیش بھی ہو سکتا ہے) تب تک مغرب کی نماز ہو سکتی ہے۔ عوام میں جو مشہور ہے کہ ذرا سا اندھیرا ہو جائے تو کہتے ہیں کہ مغرب کا وقت ختم ہو گیا، اب عشاء کے ساتھ پڑھ لینا، یہ بہت ہی غلط ہے، مغرب کی نماز میں قصداً تاخیر کرنا مکروہ ہے،^(۲) لیکن اگر کسی مجبوری سے تاخیر ہو جائے تو شفق غروب ہونے سے پہلے ضرور پڑھ لینی چاہئے،^(۳) ورنہ نماز قضا ہو جائے گی، اور نماز کا قصداً قضا کر دینا گناہ کبیرہ ہے۔^(۴)

نمازِ عشاء سونے کے بعد ادا کرنا

سوال :- میری امی صبح بہت جلدی اُٹھتی ہیں، اس وجہ سے رات جلدی آنکھ لگ جاتی ہے، اور اکثر وہ عشاء کی نماز ایک نیند پوری کر کے دس گیارہ بجے تک پڑھتی ہیں، جبکہ سنا ہے کہ اگر عشاء کی نماز سے پہلے نیند آ جائے اور پھر سو کر اُٹھ کر نماز پڑھی جائے تو نماز

(۱) وقت المغرب منه (ای من غروب الشمس) إلى غیوبة الشفق وهو الحمرة عندهما وبه یفتی ہکذا فی شرح الوقایہ، وعند أبی حنیفۃ الشفق هو البیاض الذی یلی الحمرة ہکذا فی القدوری۔ وقولہما أوسع للناس، وقول أبی حنیفۃ رحمہ اللہ أحوط، لأن الأصل فی باب الصلاة أن لا یثبت فیہا رکن ولا شرط إلا بما فیہ یقین کذا فی النہایۃ ناقلاً عن الأسرار ومبسوط شیخ الإسلام۔ (فتاویٰ عالمگیریہ ج: ۱ ص: ۵۱، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیت وما یتصل بہا)۔

(۲) ویستحب تعحیل المغرب لأن تأخیرہا مکروہ۔ (ہدایۃ ج: ۱ ص: ۸۳، کتاب الصلاة)۔

(۳) (قولہ والمغرب منه إلى غروب الشفق) أي وقت المغرب من غروب الشمس إلى غروب الشفق الخ۔ (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۲۵۸، کتاب الصلاة، طبع دار المعرفۃ، بیروت)۔

(۴) قال تعالیٰ: فخلف من بعدهم خلف أضاعوا الصلوٰۃ واتبعوا الشهوات فسوف یلقون عیاً إلا من تاب، قال ابن مسعود: لیس معنی أضاعوها ترکوها بالکلّیۃ ولكن أخروها عن أوقاتها۔ (الزواجر عن اقتراف الكبائر ج: ۱ ص: ۱۳۳)۔

قبول نہیں ہوتی۔

جواب: ... عشاء کی نماز پڑھے بغیر سو جانا مکروہ ہے، اور حدیث میں اس پر بددعا آئی ہے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا

ارشاد ہے:

”فمن نام فلا نامت عینہ، فمن نام فلا نامت عینہ، فمن نام فلا نامت عینہ“

(مشکوٰۃ ص: ۶۰)

ترجمہ: ”پس جو عشاء کی نماز پڑھے بغیر سو جائے اللہ کرے اس کی آنکھیں سونہ سکیں (تین بار یہ

بددعا فرمائی)۔“

تاہم اگر آدمی سو جائے اور اٹھ کر نماز پڑھ لے، تب بھی نماز ہو جائے گی۔

مغرب و عشاء ایک وقت میں پڑھنا

سوال: ... سعودی عرب خصوصاً نجد کے علاقے میں جب بھی بارش ہوتی ہے یا کسی روز شدید مسلسل بارش کی وجہ سے اکثر مساجد میں صلوٰۃ المغرب کے ساتھ صلوٰۃ العشاء بھی پڑھ لیتے ہیں، ایسی صورت میں ہم لوگ کیا کریں؟ کیا وقتی طور پر جماعت کے ساتھ مل جائیں اور بعد میں اعادہ کر لیں وقت عشاء آنے پر؟ ایسی صورت میں یہ نماز جو قبل از وقت ادا کی گئی ہے، نوافل میں شمار ہو سکتی ہے؟

جواب: ... ہمارے نزدیک بارش کے عذر کی وجہ سے عشاء کی نماز مغرب کے وقت پڑھنا صحیح نہیں، آپ عشاء اپنے وقت پر پڑھا کریں، یہ جماعت جو قبل از وقت کی جا رہی ہے، اس میں شریک ہی نہ ہوں۔^(۱)

عشاء کے فرض کے بعد سنتوں اور وتر کا افضل وقت

سوال: ... عشاء کے فرض کے بعد سنتوں اور واجب ادا کرنے کے لئے افضل وقت کون سا ہوگا؟

جواب: ... سنتوں کو عشاء کے فرضوں کے متصل ادا کیا جائے، وتر میں افضل یہ ہے کہ اگر تہجد میں اٹھنے کا بھروسہ ہو تو تہجد کی نماز کے بعد وتر پڑھے، اور اگر بھروسہ نہ ہو تو عشاء کی سنتوں کے ساتھ ہی پڑھ لینا ضروری ہے۔^(۲)

دوران سفر دو نمازوں کو اکٹھا ادا کرنا

سوال: ... کیا دوران سفر وقت سے پہلے ایک نماز کے ساتھ دوسرے وقت کی نماز ادا کر سکتے ہیں؟

(۱) ولا یجمع بین الصلاتین فی وقت واحد لا فی السفر ولا فی الحضر بعذر ما ماعدا عرفة والمزدلفة کذا فی محیط الفتاویٰ ہندیہ ج ۱ ص ۵۲، کتاب الصلاة، الباب الأول، الفصل الثانی فی بیان فضیلة الأوقات۔

(۲) ویستحب . . . تأخیر . . . الوتر إلى آخر الليل لمن یثق بالإتساء، ومن لم یثق بالإتساء أوتر قبل النوم، هذا فی التبیین۔ الفتاویٰ عالمگیری ج: ۱ ص ۵۲، کتاب الصلاة، الباب الأول، الفصل الثانی فی بیان فضیلة الأوقات۔

جواب: .. دو نمازوں کو جمع کرنا ہمارے نزدیک جائز نہیں، بلکہ ہر نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا لازم ہے، البتہ سفر کی ضرورت سے ایسا کیا جاسکتا ہے کہ پہلی نماز کو اس کے آخری وقت میں پڑھا جائے اور پچھلی نماز کو اس کے اول وقت میں پڑھ لیا جائے، اس طرح دونوں نمازیں ادا تو ہوں گی اپنے اپنے وقت میں، لیکن صورت جمع ہو جائیں گی۔^(۱) اور اگر پہلی نماز کو اس قدر مؤخر کر دیا کہ اس کا وقت نکل گیا تو نماز قضا ہوگئی اور اگر پچھلی نماز کو اس طرح مقدم کر دیا کہ ابھی تک اس کا وقت ہی نہیں داخل ہوا تھا تو وہ نماز ادا ہی نہیں ہوگی اور اس کا دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا۔

ہوائی سفر میں اوقات کے فرق کا نماز روزہ پر اثر

سوال: ... ہمارے رشتہ داروں میں اس مسئلے میں اختلاف ہے کہ ایک شخص پاکستان میں فجر، ظہر، عصر، مغرب کی نمازیں کراچی میں پڑھ لیتا ہے، اور مغرب کے بعد وہ ہوائی جہاز میں سوار ہوا اور ایک گھنٹہ یا دو یا پانچ یا دس گھنٹے میں ایسے ملک میں پہنچ جہاں ظہر کی نماز کا وقت تھا، اسی طرح روزہ کی کیا صورت ہوگی؟

جواب: ... نماز تو جو پڑھ چکا ہے وہ ادا ہوگئی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں، اور روزہ وہ اس وقت کھولے گا جب اس ملک میں روزہ کھولنے کا وقت ہوگا۔^(۲)

عصر اور فجر کے طواف کے بعد کی نفلوں کا وقت

سوال: ... عصر اور فجر کے طواف کے بعد کی نفلیں واجب ہیں، دو رکعت فوراً ادا کرنا جائز ہے یا کہ نہیں؟ یہ وقت مکروہ ہے یا حرام؟ اس میں طواف کی دو رکعت پڑھنی جائز ہے؟

جواب: ... عصر اور فجر کے بعد چونکہ نفل پڑھنا جائز نہیں، لہذا عصر و فجر کے بعد دو گانہ طواف نہ پڑھے، بلکہ غروب شمس اور طلوع شمس کے بعد پڑھے، یہ وقت مکروہ ہے اور اس میں طواف کی دو رکعت پڑھنا بھی جائز نہیں ہے۔^(۳)

(۱) (قوله وعن الجمع بين الصلاتين في وقت بعذر) أي منع عن الجمع بينهما في وقت واحد بسبب العذر للنصوص القطعية بتعيين الأوقات وأما ما روى من الجمع بينهما فمحمول على الجمع فعلاً، بأن صلى الأولى في آخر وقتها والثانية في أول وقتها... إلخ. (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۲۶۷، كتاب الصلاة، قبيل باب الأذان).

(۲) (فلو غربت ثم عادت هل يعود الوقت بالظاهر نعم) (قوله الظاهر نعم) قلت: على أن الشيخ اسماعيل رد ما بحثه في النهر تبعاً للشافعية، بأن صلاة العصر بغيبوبة الشفق تصرف قضاء ورجوعها لا يعيدها أداء، وما في الحديث خصوصية لعلى قلت ويلزم على الأول بطلان صوم من أفطر قبل ردها وبطلان صلاته المغرب لو سلمنا عود الوقت بعودها لكل، والله تعالى أعلم. (رد المحتار على الدر المختار ج: ۱ ص: ۳۶۰، ۳۶۱، مطلب لو ردت الشمس بعد غروبها).

(۳) (قوله ركعتي طواف) ظاهره ولو كان الطواف في ذلك الوقت المكروه ولم اره صريحاً ويدل عليه ما أخرجه الطحاوي فقال: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صلاة بعد الصبح حتى تطلع الشمس وعن صلاة بعد العصر حتى تغرب الشمس ثم رأيت مصرحاً به في الحلية وشرح الباب. (رد المحتار ج: ۱ ص: ۳۷۵).

بے وقت نفل پڑھنے کا کفارہ استغفار ہے

سوال:۔۔ میں نے ابھی نماز شروع کی ہے، تقریباً ایک سال ہو گیا ہے، آپ کی دعا سے پابندی سے نماز ادا کرتا ہوں، مجھے ان مکروہ اوقات کا علم نہیں تھا، میں نے بے علمی کے سبب غلطی سے عصر کے بعد نفل ادا کر لی جو کہ نفل کے لئے منع ہے، اب میں نے کتابوں کا مطالعہ کیا اور آپ کے کالم کا بھی مطالعہ کرتا ہوں، بے علمی کے سبب اگر ایسا عمل ہو جائے تو اس کا کفارہ کیا ہے؟ میری راہ نمائی فرمائیں۔

جواب:۔۔ اس کا کفارہ سوائے استغفار کے کچھ نہیں۔

دو وقتوں کی نمازیں اکٹھی ادا کرنا صحیح نہیں

سوال:۔۔ کیا بارش یا کسی اور عذر کی بنا پر دو نمازیں اکٹھی پڑھ سکتے ہیں؟

جواب:۔۔ سفر میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کرنے کی متعدد احادیث مروی ہیں، اور ابن عباسؓ کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نمازیں بغیر سفر کے، بغیر خوف کے اور بغیر بارش کے اکٹھی پڑھیں، اس قسم کی تمام احادیث ہمارے نزدیک اس پر محمول ہیں کہ ظہر کی نماز کو مؤخر کر کے اس کے اخیر وقت میں پڑھا، اور عصر کی نماز کو اس کے اول وقت میں ادا کیا۔ اسی طرح مغرب اس کے آخری وقت میں پڑھی اور عشاء اس کے اول وقت میں، گویا دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت میں ادا کی گئیں، بارش کی وجہ سے دو نمازوں کا جمع کرنا کسی حدیث میں میری نظر سے نہیں گزرا، علامہ شوکانی نے بھی نیل الاوطار میں اس کی سختی سے تردید کی ہے۔^(۱)

ظہر، عصر کو اکٹھے اور مغرب، عشاء کو اکٹھے پڑھنا

سوال:۔۔ کیا ہم ظہر اور عصر اور مغرب و عشاء ملا کر پڑھ سکتے ہیں؟ کچھ علماء سے سنا ہے کہ مغرب کی نماز کے پندرہ منٹ بعد

(۱) وما روى من الحديث في خبر الآحاد فلا يقبل في معارضة الدليل المقطوع به مع أنه غريب ورد في حادثة نعم بها البلوى ومثله غير مقبول عندنا ثم هو مؤول وتأويله أنه جمع بينهما فعلاً لا وقتاً بأن آخر الأولى مهمل إلى آخر الوقت ثم أدى الأخرى في أول الوقت ولا واسطة بين الوقتين فوقعنا مجتمعين فعلاً كذا فعلة ابن عمر رضى الله عنه في سفر وقال هكذا كان بنا يفعل رسول الله صلى الله عليه وسلم دل عليه ما روى عن ابن عباس رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم جمع من غير مطر ولا سفر وذلك لا يجوز إلا فعلاً. الخ. (بدائع الصنائع ج. ۱ ص. ۱۷۲). أيضاً. وعن الجمع بين الصلاتين في وقت بعذر) وأما ما روى عن الجمع بينهما في وقت واحد فمحمول على الجمع فعلاً بأن صلى الأولى في آخر وقتها والثانية في أول وقتها. الخ. (البحر الرائق ج. ۱ ص. ۲۶۷، كتاب الصلاة، قبيل باب الأذان).

قال الحافظ أيضاً ويقوى ما ذكر من الجمع الصوري أن طرق الحديث كلها ليس فيها تعرض لوقت الجمع فإما أن يحمل على مطلقها فيستلزم إخراج الصلاة عن وقتها الحدود بعذر وإما أن يحمل على صفة مخصوصة لا تستلزم الإخراج ويجمع بها بين مفرق الأحاديث فالجمع الصوري أولى والله أعلم. فالأولى التحويل على ما قدمنا من أن ذلك الجمع صوري بل القول بذلك منتهى لما سلف. (نيل الأوطار ج. ۳ ص. ۲۶۵-۲۶۸، باب جمع المقيم لمطراً وغيره).

ہی عشاء کی نماز، اور ظہر کے ساتھ عصر کی نماز بھی پڑھی جاسکتی ہے، ان نمازوں کے اوقات کے بارے میں جواب درکار ہے کہ سورج کی حرکت کے تحت ان نمازوں کے کیا اوقات ہیں؟ حج کے دوران بھی ظہر و عصر ایک ساتھ ادا کی جاتی ہیں۔

جواب: ... قرآن کریم میں ہے: "إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا" (النساء: ۱۰۳) یعنی بے شک نماز مومنوں کے ذمہ فرض کی گئی ہے مقررہ اوقات پر۔ کوئی شخص عشاء کی نماز صبح صادق سے پہلے پڑھ لے یا ظہر کی نماز چاشت کے وقت پڑھ لے، یا مغرب کی نماز عصر کے وقت پڑھ لے تو اس کی نماز نہیں ہوگی، اسی طرح عصر کی نماز کو ظہر کے وقت میں پڑھ لینا یا عشاء کی نماز کو مغرب کے وقت میں پڑھ لینا جبکہ عشاء کا وقت نہ ہوا، صحیح نہیں۔

البتہ احادیث میں ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھنے کی یہ صورت تجویز کی گئی ہے کہ ظہر کی نماز اس کے آخری وقت میں، اور عصر کی نماز اس کے اول وقت میں پڑھ لی جائے، دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت میں پڑھی گئیں، لیکن سورۃ جمع ہو گئیں۔ اسی طرح مغرب کی نماز اس کے آخری وقت میں، اور عشاء کی نماز اس کے اول وقت میں پڑھ لی جائے، اس صورت میں بھی دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت میں پڑھی گئیں، لیکن سورۃ جمع ہو گئیں۔ جب آدمی کو سفر کی جلدی ہو تو جمع بین الصلوٰتین کی یہ صورت تجویز کی گئی ہے۔^(۱)

ظہر، عصر کو اکٹھے اور مغرب، عشاء کو اکٹھے پڑھنا

سوال: ... یہاں سعودی لوگ سفر میں مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی پڑھتے ہیں، سنت اور وتر نہیں پڑھتے، تو کیا ظہر اور عصر کی نماز، مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھے پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ... ہمارے نزدیک ہر نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا ضروری ہے، اگر وقت سے پہلے ادا کی گئی تو نماز ہی نہیں ہوگی، اور وقت کے بعد پڑھی تو قضا ہوگی۔^(۲)

بیک وقت پانچ نمازوں کی ادائیگی

سوال: ... میں ایسی جگہ کام کرتا ہوں، جہاں دوپہر کی نماز کسی مجبوری کی بنا پر نہیں پڑھ سکتا، لہذا میں پانچ وقت کی نماز بیک وقت ساتھ پڑھتا ہوں، کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: ... پانچ وقت کی نماز اکٹھے پڑھنا درست نہیں، صرف ظہر کی نماز اگر نہیں پڑھتے تو کام ختم کرتے ہی پڑھیں، اور کوشش کریں کہ کسی طرح ظہر کی نماز کی ادائیگی بھی وقت پر ہو، ورنہ کوئی اور ملازمت تلاش کریں۔^(۳)

(۱) وَلَا جَمْعَ بَيْنَ فَرَضَيْنِ فِي وَقْتٍ بَعْدَ سَفَرٍ وَمَطَرٍ خِلَافًا لِلشَّافِعِيِّ، وَمَا رَوَاهُ مَحْمُولٌ عَلَى الْجَمْعِ فَعَلًا لَا وَقْتًا، فَإِنْ جَمَعَ فَسَدَ لَوْ قَدِمَ الْفَرَضُ عَلَى وَقْتِهِ وَحَرَّمَ لَوْ عَكَسَ أَيْ آخِرُهُ عَنْهُ... إلخ۔ (الدر المختار ج: ۱ ص: ۳۸۴)۔

(۲) "إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا" (النساء: ۱۰۳)۔ لَا يَجُوزُ آدَاءُ الْفَرَضِ قَبْلَ وَقْتِهِ... إلخ۔ (بدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۱۴۱، فصل في شرائط الأركان)۔

(۳) "إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا" (النساء: ۱۰۳)۔

کن اوقات میں نفل نماز ممنوع ہے؟

سوال: ...تحیۃ الوضوء، کس نماز کے وقت پڑھنا مکروہ ہے؟ ضرور بتائیں۔ میں نے نماز کی کتاب میں پڑھا ہے کہ جس وقت نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے، اس وقت نہیں پڑھنا چاہئے۔ مگر میں پھر بھی یہ نہیں جانتا ہوں کہ کس وقت تحیۃ الوضوء پڑھوں اور کس وقت نہ پڑھوں؟ میں پانچوں وقت وضو کرتا ہوں، مگر یہ معلوم نہیں کہ کس نماز کے وضو کے بعد تحیۃ الوضوء پڑھوں؟

جواب: تحیۃ الوضوء اور تحیۃ المسجد نفلی نماز ہے، اور نفلی نماز درج ذیل اوقات میں مکروہ ہے:

۱: ...صبح صادق کے بعد سے لے کر اشراق تک۔

۲: ...عصر کی نماز کے بعد غروب تک۔

۳: ...نصف النہار کے وقت۔

۴: ...صبح صادق کے بعد سوائے سنت فجر کے دیگر نوافل مکروہ ہیں۔^(۱)

تہجد کی نماز رات دو بجے ادا کرنا

سوال: ...مجھے تہجد کی نماز پڑھنے کا از حد شوق ہے، اور اکثر میں یہ نماز دو بجے اُٹھ کر پڑھتی بھی ہوں، ماہ رمضان میں سحری کے وقت یہ نماز ہو سکتی ہے کہ نہیں؟ (صبح صادق کی اذان سے پہلے)۔

جواب: ...صبح صادق سے پہلے تہجد کا وقت ہے۔^(۲)

تہجد کا وقت

سوال: ...میرا مسئلہ یہ ہے کہ عشاء کی نماز پڑھ کر سو جاتی ہوں، ٹھیک ۳ بج کر ۴۰ منٹ پر آنکھ کھل جاتی ہے، اُٹھ کر وضو کر کے قرآن شریف پڑھتی ہوں، جب تک اذان نہ ہو، پڑھتی رہتی ہوں۔ جناب والا! مجھے یہ بتائیں کہ کیا یہ صحیح ہے؟ میرے شوہر مدینے میں ہیں اور میں ایکلی رہتی ہوں، عرصہ تین ماہ سے میں رات کو بس اسی طرح جاگتی ہوں، وجہ میری سمجھ میں نہیں آتی۔ برائے کرام آپ مجھے بتائیں کہ کیا یہ زوال کا وقت تو نہیں؟

جواب: ...یہ تو بہت ہی مبارک وقت ہوتا ہے، اس وقت اُنھنے کی اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو توفیق نصیب فرمائیں۔

سوال: ...مجھے تہجد پڑھنے کا ٹائم بتائیں، کس وقت سے کس وقت تک ہوتا ہے؟ اور اس میں کیا پڑھتے ہیں؟

(۱) وأما الذي يرجع إلى الوقت فيكره التطوع في الأوقات المكروهة ... فثلاثة أوقات أحدها ما بعد طلوع الشمس إلى أن ترفع وتبيض، والثاني عند استواء الشمس إلى أن تروى، والثالث عند تغير الشمس وهو إحمراؤها واصفرارها إلى أن تغرب إلح. (بدائع الصنائع ج ۱ ص ۲۹۵، فصل في بيان ما يكره من التطوع).

(۲) وندب صلوة الليل خصوصاً آخره وهو السدس الخامس من أسداس الليل وهو الوقت الذي ورد فيه النزول الإلهي. (حاشية طحطاوي على مراقي الفلاح ص ۲۱۷ فصل في تحية المسجد).

جواب: ... آدھی رات کے بعد سے صبح صادق تک تہجد کا وقت ہوتا ہے،^(۱) اس وقت جتنے نوافل بھی پڑھے جائیں،^(۲) وہ تہجد کہلاتے ہیں، کم از کم چار، اور زیادہ سے زیادہ بارہ نفل سنت ہیں، اس سے زیادہ جتنے پڑھے جائیں، وہ اپنی خوشی ہے۔^(۳)

روزہ افطار کے دس منٹ بعد جماعت کروانا

سوال :- ایک مولانا صاحب اذانِ مغرب (روزہِ افطار) کے دس منٹ بعد جماعت کرواتے ہیں، صرف آدمی آرام سے کھانا کھالے، نمازِ مغرب میں اس قدر تاخیر کرنی چاہئے؟ کیا ان کا یہ عمل درست ہے؟

جواب: ... افطار کے بعد دس منٹ کا وقفہ تو ہو ہی جاتا ہے، افطار کے بعد نماز میں اتنی تاخیر کرنی چاہئے کہ روزہ دار نماز میں شریک ہو سکیں۔^(۴)

رمضان میں اذان کے اوقات

سوال :... ہماری مسجد کے امام صاحب فرماتے ہیں کہ روزہ افطار کے وقت اذان نہیں دینی چاہئے، بلکہ دس منٹ بعد اذان دو، کیونکہ اس وقت مغرب کا وقت نہیں ہوتا اور یہ بھی فرماتے ہیں کہ: سحری بند ہوتے وقت بھی اذان کی ضرورت نہیں، کیونکہ کراچی میں سحری کا وقت اگر چار بج کر پچیس منٹ ہو تو اذان کا وقت چار بج کر چالیس منٹ پر داخل ہوتا ہے، اس سے پہلے اگر اذان ہوئی تو وہ اذان نہیں ہوگی بلکہ لوٹانی ہوگی۔

جواب: ...إفطار کے وقت اذان کا وقت ہو جاتا ہے، اذان فوراً دے دینی چاہئے۔ سحری کا وقت ختم ہونے کے بعد اذان کا وقت ہو جاتا ہے، مگر انتہائے سحری کے وقت کے بعد چند منٹ احتیاط کرنی چاہئے۔

جمعہ اور ظہر کی نمازوں کا افضل وقت

سوال :- قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے کہ ہر نماز اول وقت میں پڑھی جائے اور کلام مجید میں ہر نماز کا وقت بتا دیا گیا ہے، ہمارے ہاں اکثر مساجد میں آج کل ظہر کی نماز اور جمعہ شریف اڑھائی بجے پڑھایا جاتا ہے اور چند مساجد میں جمعہ ۲ بج کر ۵۰ منٹ پر

(۱) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ ہو۔

(٢) وأقل ما ينبغي أن يتنفل بالليل ثمان ركعات كذا في الجوهرة، وفضلها لا يحصر، قال تعالى: فلا تعلم نفس ما أخفى لهم من قرة أعين. (طحاواري على مراقي الفلاح ص: ٢١٤، فصل في تحية المسجد).

(٣) ان ابن عباس أخبره أن بات عند ميمونة وهي خالته قام رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى شئٍ معلقة فتروا لها حسن الوضوء ثم صَلَّى ركعتين ثم ركعتين، ثم ركعتين، ثم ركعتين، ثم ركعتين، ثم أوتر، ثم اضطجع حتى حاء المؤذن فقام فصلى ركعتين ثم خرج فصلّى الصبح- (صحيح بخارى ج: ١ ص: ١٣٥، باب ما جاء فى الوتر). وفى رواية. إن صلواته بالليل خمس عشرة ركعة وفى أخرى سبع عشرة كان يصلى صلى الله عليه وسلم سبع عشرة ركعة من الليل... الخ- (معارف السنن ج: ٢ ص: ١٣٣ بيان أكثر صلواته بالليل وأقل ما ثبت).

(٣) والظاهر أن السنة فعل المغرب فوراً وبعده مباح إلى اشتباك النجوم فيكره بلا عذر. (شامي ج: ١ ص: ٣٦٨).

بھی ہوتا ہے، قرآن و حدیث میں دیر سے نماز پڑھنے والوں کے لئے سزا کی وعید ہے، آپ یہ بتائیں کہ دیر سے ظہر کی نماز پڑھنا کیسا ہے؟ نیز یہ کہ کیا حدیث پاک میں دیر سے نماز پڑھنے کے متعلق آیا ہے؟

جواب:۔۔۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ظہر کی نماز سردیوں میں جلدی پڑھنا اور گرمیوں میں ذرا تاخیر سے پڑھنا افضل ہے،^(۱) لیکن جمعہ ہمیشہ اول وقت میں پڑھنا ہی سنت اور اسے تاخیر سے پڑھنا خلاف سنت ہے۔ اور اگر مثل اول ختم ہونے کے بعد جمعہ کی نماز ہوئی تو مفتی بہ قول کے مطابق جمعہ نہیں ہوا۔ اور آپ نے جو لکھا ہے کہ: ”قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے کہ ہر نماز اول وقت میں پڑھی جائے“ یہ ارشاد آپ نے کہاں پڑھا ہے؟ اس طرح اپنے سمجھے ہوئے مفہوم کو قرآن کریم کی طرف قطعیت سے منسوب کرنا بڑی جسارت ہے!^(۲)

(۱) ويستحب تأخير الظهر في الصيف وتعجيله في الشتاء، هكذا في الكافي۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۲)۔

(۲) عن ابن عباس رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من قال في القرآن برأيه فليتبوأ مقعده من النار۔ وفي رواية: من قال في القرآن بغير علم فليتبوأ مقعده من النار۔ رواه الترمذی۔ (مشکوٰۃ ص: ۳۵، کتاب العلم)۔

مسجد کے مسائل

تمام مساجد اللہ کا گھر ہیں

سوال: کیا مساجد اللہ تعالیٰ کے گھر نہیں؟ صرف سجدے کی وجہ سے مسجد کا نام رکھا گیا ہے، صرف بیت اللہ ہی اللہ کا گھر ہے؟
جواب: کعبہ شریف تو ”بیت اللہ“ کہلاتا ہی ہے، عام مسجدوں کو بھی ”اللہ کا گھر“ کہنا صحیح ہے، چنانچہ ایک حدیث میں ہے:

”ان بیوت اللہ تعالیٰ فی الارض المساجد وان حقا علی اللہ ان یکرم من زاره

(طب، عن ابن مسعود)

فیہا۔“

ترجمہ: ”بے شک زمین میں اللہ تعالیٰ کے گھر مسجدیں ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے ذمہ حق ہے کہ جو شخص

ان میں اللہ تعالیٰ کی زیارت کو جائے اس کا اکرام فرمائیں۔“

ایک اور حدیث میں ہے:

(عبد بن حمید)

”ان عمار بیوت اللہ ہم اهل اللہ۔“

ترجمہ: ”بے شک اللہ تعالیٰ کے گھروں کو آباد کرنے والے اللہ تعالیٰ کے خاص لوگ ہیں۔“

یہ دونوں حدیثیں جامع صغیر جلد ۱: صفحہ ۹۰، ۹۱ میں ہیں، اور ان میں مساجد کو ”اللہ کے گھر“ فرمایا گیا ہے۔

غیر مسلم اپنی عبادت گاہ تعمیر کر کے اس کا نام مسجد نہیں رکھ سکتا

سوال: کیا غیر مسلم اپنی عبادت گاہ تعمیر کر کے اس کا نام مسجد رکھ سکتے ہیں؟

جواب: مسجد کے معنی لغت میں سجدہ گاہ کے ہیں، اور اسلام کی اصطلاح میں مسجد اس جگہ کا نام ہے جو مسلمانوں کی نماز کے

لئے وقف کر دی جائے، مثلاً علی قاری رحمہ اللہ ”شرح مشکوٰۃ“ میں لکھتے ہیں:

”والمسجد لغة محل السجود وشرعاً المحل الموقوف للصلاة فیہ۔“

(مرقاۃ المفاتیح ج: ۱ ص: ۴۴۱، مطبوعہ: بیروت)

ترجمہ: ”مسجد لغت میں سجدہ گاہ کا نام ہے، اور شریعت اسلام کی اصطلاح میں وہ مخصوص جگہ جو نماز

کے لئے وقف کر دی جائے۔“

مسجد مسلمانوں کی عبادت گاہ کا نام ہے:

مسجد کا لفظ مسلمانوں کی عبادت گاہ کے ساتھ مخصوص ہے، چنانچہ قرآن کریم میں مشہور مذاہب کی عبادت گاہوں کا ذکر کرتے ہوئے ”مسجد“ کو مسلمانوں کی عبادت گاہ قرار دیا ہے:

”وَلَوْ لَا دَفَعَ اللَّهُ النَّاسَ بَعْضُ لِهَدْمَتِ صَوَاعِقُ وَيَبَعِ وَصَلَاتٍ وَمَسْجِدٍ
يَذْكُرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا۔“ (الحج: ۳۰)

ترجمہ:...”اور اگر اللہ تعالیٰ ایک دوسرے کے ذریعہ لوگوں کا زور نہ توڑتا تو راہبوں کے خلوت خانے، عیسائیوں کے گرجے، یہودیوں کے معبد اور مسلمانوں کی مسجدیں جن میں اللہ کا نام کثرت سے لیا جاتا ہے، گرا دی جاتیں۔“

اس آیت کے تحت مفسرین نے لکھا ہے کہ ”صواعق“ سے راہبوں کے خلوت خانے، ”یبع“ سے نصاریٰ کے گرجے، ”صلوات“ سے یہودیوں کے عبادت خانے، اور ”مسجد“ سے مسلمانوں کی عبادت گاہیں مراد ہیں۔

امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد القرطبی رحمہ اللہ (الوفی ۱۰۱۷ھ) اپنی مشہور تفسیر ”أحكام القرآن“ میں لکھتے ہیں:

”وذهب خصيف الى ان القصد بهذه الأسماء تقسيم متعبدات الأمم، فالصوامع
للرهبان، والبيع للنصارى، والصلوات لليهودى، والمساجد للمسلمين۔“

(ج: ۱۲ ص: ۷۲، مطبوعہ دار الکتاب العربی، القاهرة)

ترجمہ:...”امام خصیف فرماتے ہیں کہ ان ناموں کے ذکر کرنے سے مقصود قوموں کی عبادت گاہوں کی تقسیم ہے، چنانچہ ”صوامع“ راہبوں کی، ”یبع“ عیسائیوں کی، ”صلوات“ یہودیوں کی، اور ”مساجد“ مسلمانوں کی عبادت گاہوں کا نام ہے۔“

اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ (الوفی ۱۲۲۵ھ) ”تفسیر مظہری“ میں ان چاروں ناموں کی مندرجہ بالا تشریح ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

”ومعنى الآية: لو لا دفع الله الناس لهدمت في كل شريعة نبي مكان عبادتهم

لهدمت في زمن موسى الكنائس، وفي زمن عيسى البيع والصوامع، وفي زمن محمد صلى
الله عليه وسلم المساجد۔“ (مظہری ج: ۶ ص: ۳۳۰، مطبوعہ ندوۃ المستنیرین، دہلی)

ترجمہ:...”آیت کے معنی یہ ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کا زور نہ توڑتا تو ہر نبی کی شریعت میں جو ان کی عبادت گاہ تھی اسے گرا دیا جاتا، چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں کنیسے، عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں گرجے اور خلوت خانے، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجدیں گرا دی جاتیں۔“

یہی مضمون تفسیر ابن جریر ج: ۹ ص: ۱۱۴، تفسیر نیشاپوری بر حاشیہ ابن جریر ج: ۹ ص: ۶۳، تفسیر خازن ج: ۳

ص: ۲۹۱، تفسیر بغوی ج: ۵ ص: ۵۹۳ بر حاشیہ ابن کثیر، اور تفسیر روح المعانی ج: ۱ ص: ۱۶۳ وغیرہ میں موجود ہے۔ قرآن کریم کی اس آیت اور حضرات مفسرین کی ان تصریحات سے واضح ہے کہ ”مسجد“ مسلمانوں کی عبادت گاہ کا نام ہے، اور یہ نام دیگر اقوام و مذاہب کی عبادت گاہوں سے ممتاز رکھنے کے لئے تجویز کیا گیا ہے، یہی وجہ ہے کہ ابتدائے اسلام سے لے کر آج تک یہ مقدس نام مسلمانوں کی عبادت گاہ کے علاوہ کسی غیر مسلم فرقے کی عبادت گاہ کے لئے استعمال نہیں کیا گیا، لہذا مسلمانوں کا یہ قانونی و اخلاقی فرض ہے کہ وہ کسی ”غیر مسلم فرقے“ کو اپنی عبادت گاہ کا یہ نام نہ رکھنے دیں۔

مسجد اسلام کا شعار ہے:

جو چیز کسی قوم کے ساتھ مخصوص ہو وہ اس کا شعار اور اس کے تشخص کی خاص علامت سمجھی جاتی ہے، چنانچہ مسجد بھی اسلام کا خصوصی شعار ہے، یعنی کسی قریہ، شہر یا محلہ میں مسجد کا ہونا وہاں کے باشندوں کے مسلمان ہونے کی علامت ہے، امام الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ (التوفی ۱۱۷۴ھ) لکھتے ہیں:

”فضل بناء المسجد وملازمته وانتظار الصلوة فيه ترجع الى انه من شعائر الاسلام وهو قوله صلى الله عليه وسلم اذا رأيتم مسجداً او سمعتم مؤذناً فلا تقتلوا احداً، وانه محل الصلوة ومعتكف العابدين ومطرح الرحمة ويشبه الكعبة من وجه.“

(حجۃ اللہ البالغہ مترجم ج: ۱ ص: ۴۷۸، مطبوعہ نور محمد کتب خانہ کراچی)

ترجمہ: ”... مسجد بنانے، اس میں حاضر ہونے اور وہاں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرنے کی فضیلت کا سبب یہ ہے کہ مسجد اسلام کا شعار ہے، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: ”جب کسی آبادی میں مسجد دیکھو یا وہاں مؤذن کی اذان سنو تو کسی کو قتل نہ کرو۔“ (یعنی کسی بستی میں مسجد اور اذان کا ہونا اس بات کی علامت ہے کہ وہاں کے باشندے مسلمان ہیں)، اور مسجد نماز کی جگہ اور عبادت گزاروں کے اعتکاف کا مقام ہے، وہاں رحمت الہی کا نزول ہوتا ہے اور وہ ایک طرح سے کعبہ کے مشابہ ہے۔“

اگر فوج کا شعار غیر فوجی کو اپنانا جرم ہے، اور جج کا شعار کسی دوسرے شخص کو استعمال کرنے کی اجازت نہیں، تو یقیناً اسلام کا شعار بھی کسی غیر مسلم کو اپنانے کی اجازت نہیں ہو سکتی، کیونکہ اگر غیر مسلموں کو کسی اسلامی شعار مثلاً تعمیر مسجد اور اذان کی اجازت دی جائے تو اسلام کا شعار مٹ جاتا ہے اور مسلم و کافر کا امتیاز اٹھ جاتا ہے۔ اسلام اور کفر کے نشانات کو ممتاز کرنے کے لئے جس طرح یہ بات ضروری ہے کہ مسلمان کفر کے کسی شعار کو نہ اپنائیں، اسی طرح یہ بھی لازم ہے کہ غیر مسلموں کو کسی اسلامی شعار کے اپنانے کی اجازت نہ دی جائے۔

تعمیر مسجد عبادت ہے، کافر اس کا اہل نہیں:

نیز مسجد کی تعمیر ایک اعلیٰ ترین اسلامی عبادت ہے، اور کافر اس کا اہل نہیں، چونکہ کافر میں تعمیر مسجد کی اہلیت ہی نہیں، اس لئے

اس کی تعمیر کردہ عمارت مسجد نہیں ہو سکتی، قرآن کریم میں صاف صاف ارشاد ہے:

”ما كان للمشركين ان يعمرُوا مساجد الله شهدين على انفسهم بالكفر، اولئك حبطت اعمالهم وفي النار هم خلدون۔“
(التوبہ: ۱۷)

ترجمہ:...”مشرکین کو حق نہیں کہ وہ اللہ کی مسجدوں کو تعمیر کریں در آنحالیکہ وہ اپنی ذات پر کفر کی گواہی دے رہے ہیں، ان لوگوں کے عمل اکارت ہو چکے اور وہ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے۔“

اس آیت میں چند چیزیں توجہ طلب ہیں، اول یہ کہ یہاں مشرکین کو تعمیر مسجد کے حق سے محروم قرار دیا گیا ہے، کیوں؟ صرف اس لئے کہ وہ کافر ہیں، ”شہدین علی انفسهم بالكفر“ اور کوئی کافر تعمیر مسجد کا اہل نہیں، گویا قرآن یہ بتاتا ہے کہ تعمیر مسجد کی اہلیت اور کفر کے درمیان منافات ہے، یہ دونوں چیزیں بیک وقت جمع نہیں ہو سکتیں، پس جب وہ اپنے عقائد کفر کا اقرار کرتے ہیں تو گویا وہ خود اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ وہ تعمیر مسجد کے اہل نہیں، نہ انہیں اس کا حق حاصل ہے۔

امام ابو بکر احمد بن علی الجصاص الرازی الحنفی (متوفی ۴۰۷ھ) لکھتے ہیں:

”عمارة المسجد تكون بمعنيين، احدهما زيارته والكون فيه، والآخر ببنائه وتجديد ما استمر منه، فاقضت الآية منع الكفار من دخول المسجد ومن بنائها وتولي مصالحها والقيام بها لانتظام اللفظ لأمرين۔“ (أحكام القرآن ج: ۳ ص: ۸۷، سبیل اکیڈمی لاہور)
ترجمہ:...”یعنی مسجد کی آبادی کی دو صورتیں ہیں، ایک مسجد کی زیارت کرنا، اس میں رہنا اور بیٹھنا، دوسرے اس کو تعمیر کرنا اور ٹھکست و ریخت کی اصلاح کرنا، پس یہ آیت اس امر کی متقاضی ہے کہ مسجد میں نہ کوئی کافر داخل ہو سکتا ہے، نہ اس کا بانی و متولی اور خادم بن سکتا ہے، کیونکہ آیت کے الفاظ تعمیر ظاہری و باطنی دونوں کو شامل ہیں۔“

دوم:...”اپنی ذات پر کفر کی گواہی دینے کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اپنا کافر ہونا تسلیم کرتے ہیں اور خود اپنے آپ کو ”کافر“ کہتے ہیں، کیونکہ دنیا میں کوئی کافر بھی اپنے آپ کو ”کافر“ کہنے کے لئے تیار نہیں، بلکہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایسے عقائد کا برملا اعتراف کرتے ہیں جنہیں اسلام، عقائد کفر قرار دیتا ہے، یعنی ان کا کفر یہ عقائد کا اظہار اپنے آپ کو کافر تسلیم کرنے کے قائم مقام ہے۔

سوم:...”قرآن کریم کے اس دعویٰ پر کہ کسی کافر کو اپنے عقائد کفریہ پر رہتے ہوئے تعمیر مسجد کا حق حاصل نہیں، یہ سوال ہو سکتا تھا کہ کافر تعمیر مسجد کی اہلیت سے کیوں محروم ہے؟ اگلے جملے میں اس سوال کا جواب دیا گیا ہے: ”اولئك حبطت اعمالهم“ کہ ”ان کے عمل اکارت ہیں“ چونکہ کفر سے انسان کے تمام نیک اعمال اکارت اور ضائع ہو جاتے ہیں، اس لئے کافر نہ صرف تعمیر مسجد بلکہ کسی بھی عبادت کا اہل نہیں۔ یہ کفر کی دنیوی خاصیت تھی، اور آگے اس کی اخروی خاصیت بیان کی گئی ہے: ”وفى النار هم خلدون“ کہ: ”کافر اپنے کفر کی بنا پر دائمی جہنم کے مستحق ہیں“ اس لئے ان کی اطاعت و عبادت کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی قیمت نہیں۔ پس یہ آیت اس مسئلے میں نص قطعی ہے کہ غیر مسلم کافر تعمیر مسجد کے اہل نہیں، اس لئے انہیں تعمیر مساجد کا حق حاصل نہیں، اس سلسلے میں حضرات

مفسرین کی چند تصریحات حسب ذیل ہیں:

امام ابو جعفر محمد بن جریر الطبری (متوفی ۳۱۰ھ) لکھتے ہیں:

”يقول ان المساجد انما تعمر لعبادة الله فيها، لا للكفر به، فمن كان بالله كافراً فليس من شأنه أن يعمر مساجد الله.“ (تفسير ابن جریر ج: ۱۰ ص: ۹۳، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)
ترجمہ: ”حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مسجدیں تو اس لئے تعمیر کی جاتی ہیں کہ ان میں اللہ کی عبادت کی جائے، کفر کے لئے تو تعمیر نہیں کی جاتی، پس جو شخص کافر ہو، اس کا یہ کام نہیں کہ وہ اللہ کی مسجدوں کی تعمیر کرے۔“
امام عربیت جارا اللہ محمود بن عمر الزخشری (متوفی ۵۲۸ھ) لکھتے ہیں:

”والمعنى ما استقام لهم ان يجمعوا بين أمرين متنافيين عمارة متعبدات الله مع الكفر بالله وبعبادته ومعنى شهادتهم على انفسهم بالكفر ظهور كفرهم.“

(تفسير كشاف ج: ۲ ص: ۲۵۳)
ترجمہ: ”مطلب یہ ہے کہ ان کے لئے کسی طرح درست نہیں کہ وہ دو متنافی باتوں کو جمع کریں کہ ایک طرف خدا کی مسجدیں بھی تعمیر کریں اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ اور اس کی عبادت کے ساتھ کفر بھی کریں، اور ان کے اپنی ذات پر کفر کی گواہی دینے سے مراد ہے ان کے کفر کا ظاہر ہونا۔“
امام فخر الدین رازی (متوفی ۶۰۶ھ) لکھتے ہیں:

”قال الواحدی: دلت على ان الكفار ممنوعون من عمارة مسجد من مساجد المسلمين، ولو اوصى بها لم تقبل وصيته.“ (تفسير كبير ج: ۱۶ ص: ۷، مطبوعہ مصر)

ترجمہ: ”واحدی فرماتے ہیں: یہ آیت اس مسئلہ کی دلیل ہے کہ کفار کو مسلمانوں کی مسجدوں میں سے کسی مسجد کی تعمیر کی اجازت نہیں، اور اگر کافر اس کی وصیت کرے تو اس کی وصیت قبول نہیں کی جائے گی۔“
امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد القرطبی (متوفی ۶۷۱ھ) لکھتے ہیں:

”فيجب اذا على المسلمين تولى احكام المساجد ومنع المشركين من دخولها.“

(تفسير قرطبي ج: ۸ ص: ۸۹، دار الكاتب العربي، القاهرة)

ترجمہ: ”مسلمانوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ انتظام مساجد کے متوفی خود ہوں اور کفار و مشرکین کو ان میں داخل ہونے سے روک دیں۔“

امام محی السنۃ ابو محمد حسین بن مسعود الفراء البغوی (متوفی ۵۱۶ھ) لکھتے ہیں:

”اوجب الله على المسلمين منعهم من ذلك، لأن المساجد انما تعمر لعبادة الله

وحده، فمن كان كافراً بالله فليس من شأنه ان يعمرها۔ فذهب جماعة الى ان المراد منه

العمارة من بناء المسجد ومرمته عن الحراب، فيمنع الكافر منه حتى لو اوصى به لا يمتثل، وحمل بعضهم العمارة ههنا على دخول المسجد والقعود فيه۔“

(تفسیر معالم التنزیل للبغوی ج: ۳ ص: ۵۵، بر حاشیہ خازن، مطبوعہ علیہ مصر)

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر واجب کیا ہے کہ وہ کافروں کو تعمیر مسجد سے روک دیں، کیونکہ مسجدیں صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کی خاطر بنائی جاتی ہیں، پس جو شخص کافر ہو اس کا یہ کام نہیں کہ وہ مسجدیں تعمیر کرے، ایک جماعت کا قول ہے کہ تعمیر سے مراد یہاں تعمیر معروف ہے، یعنی مسجد بنانا، اور اس کی شکست و ریخت کی اصلاح و مرمت کرنا، پس کافر کو اس عمل سے باز رکھا جائے گا، چنانچہ اگر وہ اس کی وصیت کر کے مرے تو پوری نہیں کی جائے گی، اور بعض نے عمارۃ کو یہاں مسجد میں داخل ہونے اور اس میں بیٹھنے پر محمول کیا ہے۔“

شیخ علاء الدین علی بن محمد البغدادی الخازن (متوفی ۷۲۵ھ) نے تفسیر خازن میں اس مسئلے کو مزید تفصیل سے تحریر فرمایا ہے۔

مولانا قاضی ثناء اللہ پانی پتی (متوفی ۱۲۲۵ھ) لکھتے ہیں:

”فانه يجب على المسلمين منعهم من ذلك، لأن مساجد الله انما تعمر لعبادة الله وحده فمن كان كافراً بالله فليس من شأنه ان يعمرها“ (تفسیر مظہری ج: ۳ ص: ۱۳۶، ندوۃ المستفین، دہلی)

ترجمہ: ”چنانچہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ کافروں کو تعمیر مسجد سے روک دیں، کیونکہ مسجدیں تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے بنائی جاتی ہیں، پس جو شخص کافر ہو وہ ان کو تعمیر کرنے کا اہل نہیں۔“

اور شاہ عبدالقادر دہلوی (متوفی ۱۲۳۰ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

”اور علماء نے لکھا ہے کہ کافر چاہے مسجد بنا دے اس کو منع کر دیے۔“ (موضح القرآن)

ان تصریحات سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کو یہ حق نہیں دیا کہ وہ مسجد کی تعمیر کریں اور یہ کہ اگر وہ ایسی جرأت کریں تو ان کو روک دینا مسلمانوں پر فرض ہے۔

تعمیر مسجد صرف مسلمانوں کا حق ہے:

قرآن کریم نے جہاں یہ بتایا ہے کہ کافر تعمیر مسجد کا اہل نہیں، وہاں یہ تصریح بھی فرمائی ہے کہ تعمیر مسجد کا حق صرف مسلمانوں کو حاصل ہے، چنانچہ ارشاد ہے:

”انما يعمر مساجد الله من امن بالله واليوم الآخر، واقام الصلوة واتى الزكوة ولم

يخش الا الله، فعسى اولئك ان يكونوا من المهتدين۔“ (التوبہ: ۱۸)

ترجمہ: ”اللہ کی مسجدوں کو آباد کرنا تو بس اس شخص کا کام ہے جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، نماز ادا کرتا ہو، زکوٰۃ دیتا ہو اور اس کے سوا کسی سے نہ ڈرے، پس ایسے لوگ امید ہے کہ ہدایت یافتہ ہوں گے۔“

اس آیت میں جن صفات کا ذکر فرمایا، وہ مسلمانوں کی نمایاں صفات ہیں، مطلب یہ ہے کہ جو شخص پورے دین محمدی پر ایمان رکھتا ہو اور کسی حصہ دین کا منکر نہ ہو، اسی کو تعمیر مسجد کا حق حاصل ہے، غیر مسلم فرقے جب تک دین اسلام کی تمام باتوں کو تسلیم نہیں کریں گے، تعمیر مسجد کے حق سے محروم رہیں گے۔

غیر مسلموں کی تعمیر کردہ مسجد ”مسجد ضرار“ ہے:

اسلام کے چودہ سو سالہ دور میں کبھی کسی غیر مسلم نے یہ جرأت نہیں کی کہ اپنا عبادت خانہ ”مسجد“ کے نام سے تعمیر کرے، البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بعض غیر مسلموں نے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا اور مسجد کے نام سے ایک عمارت بنائی جو ”مسجد ضرار“ کے نام سے مشہور ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی الہی سے ان کے کفر و نفاق کی اطلاع ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فی الفور منہدم کرنے کا حکم فرمایا، قرآن کریم کی آیات ذیل اسی واقعے سے متعلق ہیں:

”وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضَرَارًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَارْصَادًا لِمَنْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ مِنْ قَبْلُ، وَلِيَحْلِفُنَا إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا الْحُسْنَىٰ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ. لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا... إِلَىٰ قَوْلِهِ... لَا يَزَالُ بَنِيَانُهُمُ الَّذِي بَنَوْا رِيَّةً فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا أَنْ تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ، وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ.“

ترجمہ: ”اور جن لوگوں نے مسجد بنائی کہ اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچائیں اور کفر کریں اور اہل ایمان کے درمیان تفرقہ ڈالیں اور اللہ و رسول کے دشمن کے لئے ایک کمین گاہ بنائیں، اور یہ لوگ زور کی قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے بھلائی کے سوا کسی چیز کا ارادہ نہیں کیا، اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ قطعاً جھوٹے ہیں، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس میں کبھی قیام نہ کیجئے..... ان کی یہ عمارت جو انہوں نے بنائی، ہمیشہ ان کے دل کا کاٹنا بنی رہے گی، مگر یہ کہ ان کے دل کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں اور اللہ علیم و حکیم ہے۔“

ان آیات سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ:

الف: کسی غیر مسلم گروہ کی اسلام کے نام پر تعمیر کردہ ”مسجد“، ”مسجد ضرار“ کہلائے گی۔

ب: غیر مسلم منافقوں کی ایسی تعمیر کے مقاصد ہمیشہ حسب ذیل ہوں گے:

۱: اسلام اور مسلمانوں کو ضرر پہنچانا۔

۲: عقائد کفر کی اشاعت کرنا۔

۳: مسلمانوں کی جماعت میں انتشار پھیلانا اور تفرقہ پیدا کرنا۔

۴: خدا اور رسول کے دشمنوں کے لئے ایک اڈہ بنانا۔

ج: چونکہ منافقوں کے یہ خفیہ منصوبے ناقابل برداشت ہیں، اس لئے حکم دیا گیا کہ ایسی نام نہاد ”مسجد“ کو منہدم کر دیا

جائے۔ تمام مفسرین اور اہل سیر نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ”مسجد ضرار“ منہدم کر دی گئی اور اسے نذر آتش کر دیا گیا۔^(۱) مرزائی منافقوں کی تعمیر کردہ نام نہاد ”مسجدیں“ بھی ”مسجد ضرار“ ہیں، اور وہ بھی اسی سوک کی مستحق ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ”مسجد ضرار“ سے روار کھا تھا۔

کافر ناپاک اور مسجدوں میں ان کا داخلہ ممنوع:

یہ امر بھی خاص اہمیت رکھتا ہے کہ قرآن کریم نے کفار و مشرکین کو ان کے ناپاک اور گندے عقائد کی بنا پر نجس قرار دیا ہے، اور اس معنوی نجاست کے ساتھ ان کی آلودگی کا تقاضا یہ ہے کہ مساجد کو ان کے وجود سے پاک رکھا جائے، ارشاد خداوندی ہے:

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ

هَذَا.“ (التوبہ: ۲۸)

ترجمہ: ”اے ایمان والو! مشرک تو نرے ناپاک ہیں، پس وہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے قریب بھی پھٹکنے نہ پائیں۔“

اس آیت سے معلوم ہوا کہ کافر اور مشرک کا مسجد میں داخلہ ممنوع ہے۔

امام ابو بکر صاں رازی (متوفی ۴۰۷ھ) لکھتے ہیں:

”اطلاق اسم النجس على المشرك من جهة ان الشرك الذي يعتقد به يجب اجتنابه كما يجب اجتناب النجاسات والاقذار فلذلك سماهم نجسا، والنجاسة في الشرع تنصرف على وجهين، احدهما: نجاسة الأعيان، والآخر: نجاسة الذنوب، وقد افاد قوله: اسماء المشركون نجس، منهم عن دخول المسجد الا لعذر، اذ كان علينا تطهير المساجد من النجاس.“ (احکام القرآن ج: ۳، ص: ۱۰۸، مطبوعہ سہیل اکیڈمی، لاہور)

ترجمہ: ”مشرک پر ”نجس“ کا اطلاق اس بنا پر کیا گیا کہ جس شرک کا وہ اعتقاد رکھتا ہے، اس سے پرہیز کرنا اسی طرح ضروری ہے جیسا کہ نجاستوں اور گندگیوں سے، اسی لئے ان کو نجس کہا، اور شرع میں نجاست کی دو قسمیں ہیں، ایک نجاست جسم، دوم نجاست گناہ، اور ارشاد خداوندی: ”اسماء المشركون نجس“ بتاتا ہے کہ کفار کو دخول مسجد سے باز رکھا جائے گا، انا یہ کہ کوئی عذر ہو، کیونکہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ مسجدوں کو نجاستوں سے پاک رکھیں۔“

(۱) فلما رجع إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم من سفره فقال انطلقا إلى هذا المسجد الظالم أهله، فاهدماه واحرقاه فحرقا سريعين حتى أتيا بني سالم بن عوف وهم رهط مالك فقال مالك لصاحبه انظرنى حتى أخرج لك مبار من أهلى فدخل إلى أهله فأخذ سيفا من النخل فأشغل فيه مازا ثم خرجا يشتدان حتى دخلاه وفيه أهله فأحرقاه وهدماه وتفرقوا عنه ونزل فيهم من القرآن ما نزل... إلخ۔ (تفسير روح المعاني ج: ۱، ص: ۱۸، سورة التوبة آيت: ۱۰۷ طبع إحياء التراث العربی)۔

امام محی السنۃ بغوی (متوفی ۵۱۶ھ) معالم التنزیل میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

”وجملة بلاد الإسلام في حق الكفار على ثلاثة أقسام، أحدها: الحرم، فلا يجوز للكافر أن يدخله بحال ذمياً كان أو مستأئناً بظاهر هذه الآية. وجوز أهل الكوفة للمعاهد دخول الحرم، والقسم الثاني: من بلاد الإسلام الحجاز، فيجوز للكافر دخولها بالإذن، ولكن لا يقيم فيها أكثر من مقام السفر، وهو ثلاثة أيام، والقسم الثالث: سائر بلاد الإسلام يجوز للكافر أن يقيم فيها بذمة أو أمان، ولكن لا يدخلون المساجد إلا باذن مسلم.“

(تفسیر بغوی ج: ۳ ص: ۶۳، مطبوعہ علیہ مصر)

ترجمہ: ”... اور کفار کے حق میں تمام اسلامی علاقے تین قسم پر ہیں، ایک حرم مکہ، پس کافر کو اس میں داخل ہونا کسی حال میں بھی جائز نہیں، خواہ کسی اسلامی مملکت کا شہری ہو یا امن لے کر آیا ہو، کیونکہ ظاہر آیت کا یہی تقاضا ہے۔ اور اہل کوفہ نے ذمی کے لئے حرم میں داخل ہونے کو جائز رکھا ہے۔ اور دوسری قسم حجاز مقدس ہے، پس کافر کے لئے اجازت لے کر حجاز میں داخل ہونا جائز ہے، لیکن تین دن سے زیادہ وہاں ٹھہرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ اور تیسری قسم دیگر اسلامی ممالک ہیں، ان میں کافر کا مقیم ہونا جائز ہے، بشرطیکہ ذمی ہو یا امن لے کر آئے، لیکن وہ مسلمانوں کی مسجدوں میں مسلمان کی اجازت کے بغیر داخل نہیں ہو سکتے۔“

اس سلسلے میں دو چیزیں خاص طور سے قابل غور ہیں، اول یہ کہ آیت میں صرف مشرکین کا حکم ذکر کیا گیا ہے، مگر مفسرین نے اس آیت کے تحت عام کفار کا حکم بیان فرمایا ہے، کیونکہ کفر کی نجاست سب کافروں کو شامل ہے۔ دوم یہ کہ کافر کا مسجد میں داخل ہونا جائز ہے یا نہیں؟ اس مسئلے میں تو اختلاف ہے، امام مالکؒ کے نزدیک کسی مسجد میں کافر کا داخل ہونا جائز نہیں، امام شافعیؒ کے نزدیک مسجد حرام کے علاوہ دیگر مساجد میں کافر کو مسلمان کی اجازت سے داخل ہونا جائز ہے، اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک بوقت ضرورت ہر مسجد میں داخل ہو سکتا ہے (روح المعانی ج: ۱۰ ص: ۷۷)، لیکن کسی کافر کا مسجد کا بانی، متولی یا خادم ہونا کسی کے نزدیک بھی جائز نہیں ہے۔ نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد ۹ ہجری میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مسجد کے ایک جانب ٹھہرایا اور مسجد نبوی ہی میں انہوں نے اپنی نماز بھی ادا کی۔

حافظ ابن قیم (متوفی ۷۵۱ھ) اس واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”فصل فی فقه هذه القصة ففيها جواز دخول أهل الكتاب مساجد المسلمين،

(۱) والحاصل أن الإمام الأعظم يقول بالمنع عن الحج والعمرة ويحمل النهي عليه ولا يمنعون من دخول المسجد الحرام وسائر المساجد عنده، ومذهب الشافعي أنه لا يجوز للكافر ذمياً كان أو مستأئناً أن يدخل المسجد الحرام بحال من الأحوال ويجوز دخوله سائر المساجد عند الشافعي عليه الرحمة، وعن مالك كل المساجد سواء في منع الكافر عن دخولها. (روح المعاني ج: ۱۰ ص: ۷۷ طبع دار إحياء التراث العربي).

وفیہا تمکین اهل الكتاب من صلواتہم بحضرة المسلمین وفي مساجدہم ایضاً۔ اذا کان ذالک عارضاً ولا یمکنوا من اعتیاد ذالک۔“

(زاد المعاد ج: ۳ ص: ۶۳۸، مطبوعہ مکتبۃ المنار الاسلامیہ، کویت)

ترجمہ:۔۔۔ ”فصل اس قصے کے فقہ کے بیان میں، پس اس واقعے سے ثابت ہوتا ہے کہ اہل کتاب کا مسلمانوں کی مسجدوں میں داخل ہونا جائز ہے، اور یہ کہ ان کو مسلمانوں کی موجودگی میں اپنی عبادت کا موقع دیا جائے گا اور مسلمانوں کی مسجدوں میں بھی، جبکہ یہ ایک عارضی صورت ہو لیکن ان کو اس بات کا موقع نہیں دیا جائے گا کہ وہ اس کو اپنی مستقل عادت ہی بنالیں۔“
اور قاضی ابوبکر بن العربی (متوفی ۵۷۳ھ) لکھتے ہیں:

”دخول امامۃ فی المسجد فی الحدیث الصحیح، ودخول ابی سفیان فیہ علی الحدیث الآخر، کان قبل ان یُنزل: یتأیبا الذین امنوا انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامہم هذا۔ فمنع اللہ المشرکین من دخول المسجد الحرام لصاً، ومنع دخول سائر المساجد تعلیلاً بالنجاسة ولوجوب صیانة المسجد عن کل نجس، وهذا کله ظاہر لا خفاء بہ۔“ (احکام القرآن ج: ۲ ص: ۹۰۲، مطبوعہ دار المعرفہ، بیروت)

ترجمہ:۔۔۔ ”ثمامہ کا مسجد میں داخل ہونا اور دوسری حدیث کے مطابق ابوسفیان کا اس میں داخل ہونا، اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے کہ: ”اے ایمان والو! مشرک ناپاک ہیں، پس اس سال کے بعد وہ مسجد حرام کے قریب نہ آنے پائیں۔“ پس اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کو مسجد حرام میں داخل ہونے سے صاف صاف منع کر دیا اور دیگر مساجد سے یہ کہہ کر روک دیا کہ وہ ناپاک ہیں، اور چونکہ مسجد کو نجاست سے پاک رکھنا ضروری ہے، اس لئے کافروں کے ناپاک وجود سے بھی اسکو پاک رکھا جائے گا، اور یہ سب کچھ ظاہر ہے جس میں ذرا بھی خفا نہیں۔“

منافقوں کو مسجدوں سے نکال دیا جائے:

جو شخص مرزائیوں کی طرح عقیدہ رکھنے کے باوجود اسلام کا دعویٰ کرتا ہو، وہ اسلام کی اصطلاح میں منافق ہے، اور منافقین

کے بارے میں یہ حکم ہے کہ انہیں مسجدوں سے نکال دیا جائے، چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ:

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا: ”اے قلاں! اٹھ،

یہاں سے نکل جا، کیونکہ تو منافق ہے۔ اوقلاں! تو بھی اٹھ، نکل جا، تو منافق ہے“ اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک کا نام لے کر ۳۶ آدمیوں کو مسجد سے نکال دیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو آنے میں ذرا دیر ہو گئی تھی، چنانچہ وہ اس وقت آئے جب یہ منافق مسجد سے نکل رہے تھے، تو انہوں نے خیال کیا کہ شاید جمعہ کی نماز

ہو چکی ہے اور لوگ نماز سے فارغ ہو کر واپس جا رہے ہیں، لیکن جب اندر گئے تو معلوم ہوا کہ ابھی نماز نہیں ہوئی، مسمان ابھی بیٹھے ہیں، ایک شخص نے بڑی مسرت سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے عمر! مبارک ہو، اللہ تعالیٰ نے آج منافقوں کو ذلیل و رسوا کر دیا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نام لے لے کر بیک بنی و دو گوش انہیں مسجد سے نکال دیا۔^(۱) (تفسیر روح المعانی ج: ۱۱ ص: ۱۱)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو غیر مسلم فرقہ منافقانہ طور پر اسلام کا دعویٰ کرتا ہو، اس کو مسجدوں سے نکال دینا سنت نبوی ہے۔ منافقوں کی مسجد، مسجد نہیں:

فقہائے کرامؒ نے تصریح کی ہے کہ ایسے لوگوں کا حکم مرتد کا ہے، اس لئے نہ تو انہیں مسجد بنانے کی اجازت دی جاسکتی ہے اور نہ ان کی تعمیر کردہ مسجد کو مسجد کا حکم دیا جاسکتا ہے۔ شیخ الاسلام مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ لکھتے ہیں:

”ولو بنوا مسجدا لم يصر مسجداً، ففي ”تنوير الأَبصار“ من وصايا الذمى وغيره وصحاب الهوى اذا كان لا يكفر فهو بمنزلة المسلم في الوصية وان كان فهو بمنزلة المرتد۔“ (اكفار الملحدين طبع جديد ص: ۱۲۸)

ترجمہ: ”ایسے لوگ اگر مسجد بنائیں تو وہ مسجد نہیں ہوگی، چنانچہ ”تنوير الأَبصار“ کے وصایا ذمی وغیرہ میں ہے کہ: گمراہ فرقوں کی گمراہی اگر حد کفر کو پہنچی ہوئی نہ ہو تب تو وصیت میں ان کا حکم مسلمان جیسا ہے، اور اگر حد کفر کو پہنچی ہوئی ہو تو بمنزلہ مرتد کے ہیں۔“

منافقوں کے مسلمان ہونے کی شرط:

یہاں یہ تصریح بھی ضروری ہے کہ کسی گمراہ فرقے کا دعویٰ اسلام کرنا یا اسلامی کلمہ پڑھنا، اس امر کی ضمانت نہیں ہے کہ وہ مسمان ہے، بلکہ اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے ان تمام عقائد سے توبہ کا اعلان کرے جو مسلمانوں کے خلاف ہیں۔ چنانچہ حافظ بدر الدین عینیؒ ”عمدة القاری شرح بخاری“ میں لکھتے ہیں:

”يجب عليهم ايضاً عند الدخول في الإسلام ان يقرؤا بطلان ما يخالفون به المسلمين في الاعتقاد بعد اقرارهم بالشهادتين۔“ (الجزء الرابع ص: ۱۲۵، مطبوعه دار الفكر)

(۱) عن ابن عباس رضي الله عنه قال: قام رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الجمعة خطيباً فقال: قم يا فلان! فأخرج فلانك منافق، أخرج يا فلان! فلانك منافق، فأخرجهم بأسمائهم ففضحهم ولم يك عمر بن الخطاب شهد تلك الجمعة لحاجة كانت له فلقبهم وهم يخرجون من المسجد فاختبأ منهم استحياء أنه لم يشهد الجمعة وظن أن الناس قد انصرفوا واحتبأوا هم منه وظنوا أنه قد علم بأمرهم فدخل المسجد فإذا الناس لم ينصرفوا فقال له رجل: أبشر يا عمر! فقد فصح الله تعالى المنافقين اليوم فهذا العذاب الأول والعذاب الثاني عذاب القبر۔ (روح المعاني ج: ۱۱ ص: ۱۱ طبع دار إحياء التراث العربی)۔

ترجمہ:۔۔۔ ”ان کے ذمہ یہ بھی لازم ہے کہ اسلام میں داخل ہونے کے لئے توحید و رسالت کی شہادت کے بعد ان تمام عقائد و نظریات کے باطل ہونے کا اقرار کریں جو وہ مسلمانوں کے خلاف رکھتے ہیں۔“
اور حافظ شہاب الدین ابن حجر عسقلانی فتح الباری شرح بخاری میں قصہ اہل نجران کے ذیل میں لکھتے ہیں:

”وفی قصة اهل نجران من القوائد ان اقرار الكافر بالنبوة لا يدخله في الاسلام حتى يلتزم احكام الاسلام۔“
(ج: ۸ ص: ۹۳، دار النشر الكتب الاسلاميه، لاہور)

ترجمہ:۔۔۔ ”قصہ اہل نجران سے دیگر مسائل کے علاوہ ایک مسئلہ یہ معلوم ہوا کہ کسی کافر کی جانب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اقرار اسے اسلام میں داخل نہیں کرتا، جب تک کہ احکام اسلام کو قبول نہ کرے۔“

علامہ ابن عابدین شامی لکھتے ہیں:

”لا بد مع الشهادتين في العيسوي من ان يتبرأ من دينه۔“

(رد المحتار ج: ۱ ص: ۵۳، مطبوعہ مآب اہم سعید کراچی)

ترجمہ:۔۔۔ ”عیسوی فرقے کے مسلمان ہونے کے لئے اقرار شہادتین کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے مذہب سے براءت کا اعلان کرے۔“

ان تصریحات سے ثابت ہوتا ہے کہ کوئی فرقہ اس وقت تک مسلمان تصور نہیں کیا جائے گا جب تک کہ وہ اہل اسلام کے عقائد کے صحیح اور اپنے عقائد کے باطل ہونے کا اعلان نہ کرے، ورنہ اگر وہ اپنے عقائد کفر کو صحیح سمجھتا ہے اور مسلمانوں کے عقائد کو غلط تصور کرتا ہے تو اس کی حیثیت مرتد کی ہے اور اسے اپنی عبادت گاہ کو مسجد کی حیثیت سے تعمیر کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

کسی غیر مسلم کا مسجد کے مشابہ عبادت گاہ بنانا:

اب ایک سوال اور باقی رہ جاتا ہے کہ کیا کوئی غیر مسلم اپنی عبادت گاہ (مسجد کے نام سے نہ سہی لیکن) وضع و شکل میں مسجد کے مشابہ بنا سکتا ہے؟ کیا اسے یہ اجازت دی جاسکتی ہے کہ وہ اپنی عبادت گاہ میں قبلہ رخ محراب بنائے، مینار بنائے، اس پر منبر رکھے، اور وہاں اسلام کے معروف طریقہ پر اذان دے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ:

”وہ تمام امور جو عرفاً و شرعاً مسلمانوں کی مسجد کے لئے مخصوص ہیں، کسی غیر مسلم کو ان کے اپنانے کی اجازت نہیں دی جاسکتی، اس لئے کہ اگر کسی غیر مسلم کی عبادت گاہ مسجد کی وضع و شکل پر تعمیر کی گئی ہو، مثلاً اس میں قبلہ رخ محراب بھی ہو، مینار اور منبر بھی ہو، وہاں اسلامی اذان اور خطبہ بھی ہوتا ہو، تو اس سے مسلمانوں کو دھوکا اور التباس ہوگا، ہر دیکھنے والا اس کو ”مسجد“ ہی تصور کرے گا، جبکہ اسلام کی نظر میں غیر مسلم کی عبادت گاہ مسجد نہیں

بلکہ مجمع شیطین ہے۔“^(۱) (شامی ج: ۱ ص: ۳۸۰، مطلب تکرہ الصلوٰۃ فی الكنيسة، مطبوعہ بیچ ایم سعید، کراچی، البحر الرائق ج: ۷ ص: ۲۱۳، مطبوعہ دار المعرفہ، بیروت)

حافظ ابن تیمیہ (متوفی ۷۲۸ھ) سے سوال کیا گیا کہ آیا کفار کی عبادت گاہ کو بیت اللہ کہنا صحیح ہے؟ جواب میں فرمایا: ”لیست بیوت اللہ، وانما بیوت اللہ المساجد، بل ہی بیوت یکفر فیہا باللہ، وان کان قد یذکر فیہا، فالبیوت بمنزلۃ اہلہا و اہلہا کفار، فہی بیوت عبادة الکفار۔“

(فتاویٰ ابن تیمیہ ج: ۱ ص: ۱۱۵، دار القلم بیروت)

ترجمہ: ”... یہ بیت اللہ نہیں، بیت اللہ مسجدیں ہیں، یہ تو وہ مقامات ہیں جہاں کفر ہوتا ہے، اگرچہ ان میں بھی ذکر ہوتا ہے، پس مکانات کا وہی حکم ہے جو ان کے بانیوں کا ہے، ان کے بانی کافر ہیں، پس یہ کافروں کی عبادت گاہیں ہیں۔“

امام ابو جعفر محمد بن جریر الطبری (متوفی ۳۱۰ھ) ”مسجد ضرار“ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

”عمد ناس من اهل النفاق فابتوا مسجدا بقبا لیضاهوا به مسجد رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔“ (تفسیر ابن جریر ج: ۷ ص: ۲۵، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

ترجمہ: ”... اہل نفاق میں سے چند لوگوں نے یہ حرکت کی کہ قبائیں ایک مسجد بنا ڈالی، جس سے مقصود یہ تھا کہ وہ اس کے ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد سے مشابہت کریں۔“

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جن لوگوں نے منافقانہ طور پر ”مسجد ضرار“ بنائی تھی، ان کا مقصد یہی تھا کہ اپنی نام نہاد ”مسجد“ کو اسلامی مساجد کے مشابہ بنا کر مسلمانوں کو دھوکا دیں، لہذا غیر مسلموں کی جو عبادت گاہ مسجد کی وضع و شکل پر ہوگی وہ ”مسجد ضرار“ ہے، اور اس کا منہدم کر دینا لازم ہے۔ علاوہ ازیں فقہائے کرام نے تصریح کی ہے کہ اسلامی مملکت کے غیر مسلم شہریوں کا لباس اور ان کی وضع قطع مسلمانوں سے ممتاز ہونی چاہئے، (یہ مسئلہ فقہ اسلامی کی ہر کتاب میں باب احکام اہل الذمہ کے عنوان کے تحت موجود ہے)۔

چنانچہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ملک شام کے عیسائیوں سے جو عہد نامہ لکھوایا تھا، اس کا پورا متن امام بیہقی کی سنن کبریٰ (ج: ۹ ص: ۲۰۲) اور کنز العمال جلد چہارم (طبع جدید) صفحہ: ۵۰۴ میں حدیث نمبر: ۱۱۲۹۳ کے تحت درج ہے، اس کا ایک فقرہ یہاں نقل کرتا ہوں:

”وَلَا نَتَشَبِهَ بِهِمْ فِي شَيْءٍ مِنْ لِبَاسِهِمْ مِنْ قُلُوسَةٍ وَلَا عِمَامَةٍ وَلَا نَعْلَيْنِ وَلَا فَرْقِ شَعْرٍ،

(۱) (تنبیہ) یؤخذ من التعلیل بأنہ محل الشیاطین کراہۃ الصلوٰۃ فی معابد الکفار لأنها مأوی الشیاطین کما صرح بہ الشافعیہ، ویؤخذ مما ذکرہ عندنا، ففی البحر من کتاب الدعوی عند قول الكنز. وَلَا یحلّون فی بیت عبادتہم، فی التاترخانیۃ یکرہ للمسلم الدخول فی البیعة والکنیسة، وانما یکرہ من حیث انہ مجمع الشیاطین لا من حیث أنہ لیس له حق الدخول اھ۔ (شامی ج: ۱ ص: ۳۸۰، مطلب تکرہ الصلوٰۃ فی الكنيسة، وأیضا: البحر الرائق ج: ۷ ص: ۲۱۳)۔

وَلَا تَكْلُمُ بِكَلَامِهِمْ وَلَا تَكُنْ مِنْهُمْ۔“

ترجمہ:...” اور ہم مسلمانوں کے لباس اور ان کی وضع قطع میں ان کی مشابہت نہیں کریں گے، نہ ٹوپی میں، نہ دستار میں، نہ جوتے میں، نہ سر کی مانگ نکالنے میں، اور ہم مسلمانوں کے کلام اور اصطلاحات میں بات نہیں کریں گے، اور نہ ان کی کنیت اپنائیں گے۔“

اندازہ فرمائیے! جب لباس، وضع قطع، ٹوپی، دستار، پاؤں کے جوتے اور سر کی مانگ تک میں کافروں کی مسلمانوں سے مشابہت گوارا نہیں کی گئی تو اسلام یہ کس طرح برداشت کر سکتا ہے کہ غیر مسلم کافر، اپنی عبادت گاہیں مسلمانوں کی مسجد کی شکل و وضع پر بنانے لگیں؟

مسجد کا قبلہ رخ ہونا اسلام کا شعار ہے:

اوپر عرض کیا جا چکا ہے کہ مسجد اسلام کا بلند ترین شعار ہے، ”مسجد“ کے اوصاف و خصوصیت پر الگ الگ غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ان میں ایک ایک چیز مستقل طور پر بھی شعار اسلام ہے، مثلاً: استقبال قبلہ کو لیجئے! مذاہب عالم میں یہ خصوصیت صرف اسلام کو حاصل ہے کہ اس کی اہم ترین عبادت ”نماز“ میں بیت اللہ شریف کی طرف منہ کیا جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے استقبال قبلہ کو اسلام کا خصوصی شعار قرار دے کر اس شخص کے جو ہمارے قبلہ کی جانب رخ کر کے نماز پڑھتا ہو، مسلمان ہونے کی علامت قرار دیا ہے، جیسا کہ ارشاد ہے:

”مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاکَلَ ذَبِیحَتَنَا فَذَٰلِکَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ لَهُ ذِمَّةُ اللَّهِ

وَذِمَّةُ رَسُولِهِ، فَلَا تَخْفَرُوا اللَّهَ ذِمَّتَهُ۔“ (صحیح بخاری ج: ۱ ص: ۵۶)

ترجمہ:...” جو شخص ہمارے جیسی نماز پڑھتا ہو، ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرتا ہو، ہمارا ذبیحہ کھاتا ہو، پس

یہ شخص مسلمان ہے، جس کے لئے اللہ کا اور اس کے رسول کا عہد ہے، پس اللہ کے عہد کو مت توڑو۔“

ظاہر ہے کہ اس حدیث کا یہ منشا نہیں کہ ایک شخص خواہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر ہو، قرآن کریم کے قطعی ارشادات کو جھٹلاتا اور مسلمانوں سے الگ عقائد رکھتا ہو، تب بھی وہ ان تین کاموں کی وجہ سے مسلمان ہی شمار ہوگا؟ نہیں! بلکہ حدیث کا منشا یہ ہے کہ نماز، استقبال قبلہ اور ذبیحہ کا معروف طریقہ صرف مسلمانوں کا شعار ہے، جو اس وقت کے مذاہب عالم سے ممتاز رکھا گیا تھا، پس کسی غیر مسلم کو یہ حق نہیں کہ عقائد کفر رکھنے کے باوجود ہمارے اس شعار کو اپنائے۔

چنانچہ حافظ بدرالدین عینیؒ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

(عمدة القاری ج: ۲ ص: ۲۹۶)

”وَاسْتِقْبَالَ قِبْلَتِنَا مَخْصُوصٌ بِنَا۔“

ترجمہ:...” اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرتا، ہمارے ساتھ مخصوص ہے۔“

اور حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں:

”وَحُكْمَةُ الْإِقْتِصَارِ عَلَى مَا ذَكَرَ مِنَ الْأَفْعَالِ أَنَّ مَنْ يَقْرَأَ بِالتَّوْحِيدِ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ

وان صلوا واستقبلوا وذبحوا لکنهم لا یصلون مثل صلوتنا ولا یتقبلون قبلتنا، ومنهم: من یذبح لغير الله، ومنهم: من لا یأکل ذبیحتنا والإطلاع علی حال المرء فی صلوتہ واکلہ یمکن بسرعة فی اول یوم بخلاف غیر ذالک من امور الدین۔“

(فتح الباری ج: ۱ ص: ۴۱۷، مطبوعہ دار النشر الکتاب الاسلامیہ، لاہور)

ترجمہ:۔۔۔ ”اور مذکورہ بالا افعال پر اکتفا کرنے کی حکمت یہ ہے کہ اہل کتاب میں سے جو لوگ توحید کے قائل ہوں وہ اگرچہ نماز بھی پڑھتے ہوں، قبلہ کا استقبال بھی کرتے ہوں اور ذبح بھی کرتے ہوں، لیکن وہ نہ تو ہمارے جیسی نماز پڑھتے ہیں، نہ ہمارے قبلہ کا استقبال کرتے ہیں، اور ان میں سے بعض غیر اللہ کے لئے ذبح کرتے ہیں، بعض ہمارا ذبیحہ نہیں کھاتے، اور آدمی کی حالت نماز پڑھنے اور کھانا کھانے سے فوراً پہلے دن پہچانی جاتی ہے، دین کے دوسرے کاموں میں اتنی جلدی اطلاع نہیں ہوتی، اس لئے مسلمان کی تین نمایاں علامتیں ذکر فرمائیں۔“

اور شیخ ملاً علی قاریؒ لکھتے ہیں:

”الما ذکرہ مع اندراجہ فی الصلوۃ لأن القبلة اعف، اذ کل احد یعرف قبلتہ وان لم یعرف صلوتہ ولأن فی صلوتنا ما یوجد فی صلاة غیرنا واستقبال قبلتنا مخصوص بنا۔“
(مرقاۃ المفاتیح ج: ۱ ص: ۷۲، طبع بمبئی)

ترجمہ:۔۔۔ ”نماز میں استقبال قبلہ خود آ جاتا ہے، مگر اس کو الگ ذکر فرمایا، کیونکہ قبلہ اسلام کی سب سے معروف علامت ہے، کیونکہ ہر شخص اپنے قبلہ کو جانتا ہے، خواہ نماز کو نہ جانتا ہو، اور اس لئے بھی کہ ہماری نماز کی بعض چیزیں دوسرے مذاہب کی نماز میں بھی پائی جاتی ہیں، مگر ہمارے قبلہ کی جانب منہ کرنا یہ صرف ہماری خصوصیت ہے۔“

ان تشریحات سے واضح ہوا کہ ”استقبال قبلہ“ اسلام کا اہم ترین شعار اور مسلمانوں کی معروف ترین علامت ہے، اسی بنا پر اہل اسلام کا لقب ”اہل قبلہ“ قرار دیا گیا ہے، پس جو شخص اسلام کے قطعی، متواتر اور مسلمہ عقائد کے خلاف کوئی عقیدہ رکھتا ہو، وہ ”اہل قبلہ“ میں داخل نہیں، نہ اسے استقبال قبلہ کی اجازت دی جاسکتی ہے۔

محراب اسلام کا شعار ہے:

مسجد کے مسجد ہونے کے لئے کوئی مخصوص شکل وضع لازم نہیں کی گئی، لیکن مسلمانوں کے عرف میں چند چیزیں مسجد کی مخصوص علامت کی حیثیت میں معروف ہیں، ایک ان میں سے مسجد کی محراب ہے، جو قبلہ کا رخ متعین کرنے کے لئے تجویز کی گئی ہے۔

حافظ بدرالدین عینیؒ ”عمدة القاری“ میں لکھتے ہیں:

”ذکر ابوالبقاء ان جبریل علیہ الصلوۃ والسلام وضع محراب رسول الله صلی الله

عليه وسلم مسامة الكعبة، وقيل كان ذالك بالمعينة بان كشف الحال وازيلت الحوائل
فراى رسول الله صلى الله عليه وسلم الكعبة فوضع قبله مسجده عليها۔“

(عمدة القاری شرح بخاری الجزء الرابع ص: ۱۲۶، طبع دار الفکر، بیروت)

ترجمہ:۔۔۔ ”اور ابوالبقاء نے ذکر کیا ہے کہ جبریل علیہ السلام نے کعبہ کی سیدھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے محراب بنائی اور کہا گیا ہے کہ یہ معائنہ کے ذریعہ ہوا، یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے پردے ہٹا دیئے گئے اور صحیح حال آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر منکشف ہو گیا، پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کو دیکھ کر اپنی مسجد کا قبلہ رخ متعین کیا۔“

اس سے دو امر واضح ہوتے ہیں، اول یہ کہ محراب کی ضرورت تعین قبلہ کے لئے ہے، تا کہ محراب کو دیکھ کر نمازی اپنا قبلہ رخ متعین کر سکے۔ دوم یہ کہ جب سے مسجد نبوی کی تعمیر ہوئی، اسی وقت سے محراب کا نشان بھی لگا دیا گیا، خواہ حضرت جبریل علیہ السلام نے اس کی نشاندہی کی ہو، یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بذریعہ کشف خود ہی تجویز فرمائی ہو۔

البتہ یہ جوف دار محراب جو آج کل مساجد میں ”قبلہ رخ“ ہوا کرتی ہے، اس کی ابتدا خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ نے اس وقت کی تھی جب وہ ولید بن عبدالملک کے زمانے میں مدینہ طیبہ کے گورنر تھے، (وفاء الوفاء ص: ۵۲۵ وما بعد) یہ صحابہؓ و تابعینؓ کا دور تھا، اور اس وقت سے آج تک مسجد میں محراب بنانا مسلمانوں کا شعار رہا ہے۔

فتاویٰ قاضی خان میں ہے:

”وجهة الكعبة تعرف بالدليل، والدليل في الأمصار والقرى المحارِب التي نصبتها الصحابة والتابعون رضي الله عنهم اجمعين، فعلينا اتباعهم في استقبال المحارب المنصوبة۔“
(البحر الرائق ج: ۱ ص: ۲۸۵، مطبوعہ دار المعرفہ، بیروت)

ترجمہ:۔۔۔ ”اور قبلہ کا رخ کسی علامت سے معلوم ہو سکتا ہے، اور شہروں اور آبادیوں میں قبلہ کی علامت وہ محرابیں ہیں جو صحابہؓ و تابعینؓ رضی اللہ عنہم اجمعین نے بنائیں، پس بنی ہوئی محرابوں میں ہم پر ان کی پیروی لازم ہے۔“

یعنی یہ محرابیں، جو مسلمانوں کی مسجدوں میں صحابہؓ و تابعینؓ کے زمانے سے چلی آتی ہیں، دراصل قبلہ کا رخ متعین کرنے کے لئے ہیں اور اوپر گزر چکا ہے کہ استقبالِ قبلہ ملتِ اسلامیہ کا شعار ہے، اور محراب جہتِ قبلہ کی علامت کے طور پر مسجد کا شعار ہے، اس لئے کسی غیر مسلم کی عبادت گاہ میں محراب کا ہونا ایک تو اسلامی شعار کی توہین ہے۔ اس کے علاوہ ان محراب والی عبادت گاہوں کو دیکھ کر ہر شخص انہیں ”مسجد“ تصور کرے گا، اور یہ اہل اسلام کے ساتھ فریب اور دغا ہے، لہذا جب تک کوئی غیر مسلم گروہ مسلمانوں کے تمام اصول و عقائد کو تسلیم کر کے مسلمانوں کی جماعت میں شامل نہیں ہوتا، تب تک اس کی ”مسجد نما“ عبادت گاہ عیاری اور مکاری کا بدترین اڈہ ہے، جس کا اکھاڑنا مسلمانوں پر لازم ہے، فقہائے امت نے لکھا ہے کہ اگر کوئی غیر مسلم بے وقت

آذان دیتا ہے تو یہ آذان سے مذاق ہے:

”ان الکافر لو اذن فی غیر الوقت لا یصیر بہ مسلماً لانہ یكون مستهزاً۔“

(شامی ج: ۱ ص: ۳۵۳، آغاز کتاب الصلوٰۃ، طبع ایچ ایم سعید، کراچی)

ترجمہ: ”کافر اگر بے وقت آذان کہے تو وہ اس سے مسلمان نہیں ہوگا، کیونکہ وہ دراصل مذاق

اڑاتا ہے۔“

ٹھیک اسی طرح سے کسی غیر مسلم گروہ کا اپنے عقائد کفر کے باوجود اسلامی شعائر کی نقالی کرنا اور اپنی عبادت گاہ مسجد کی شکل میں بنانا، دراصل مسلمانوں کے اسلامی شعائر سے مذاق ہے، اور یہ مذاق مسلمان برداشت نہیں کر سکتے!

آذان:

مسجد میں آذان نماز کی دعوت کے لئے دی جاتی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو مشورہ ہوا کہ نماز کی اطلاع کے لئے کوئی صورت تجویز ہونی چاہئے، بعض حضرات نے گھنٹی بجانے کی تجویز پیش کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہہ کر رد فرمادیا کہ یہ نصاریٰ کا شعار ہے۔ دوسری تجویز پیش کی گئی کہ بوق (باجا) بجادیا جائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بھی قبول نہیں فرمایا کہ یہ یہود کا وطیرہ ہے۔ تیسری تجویز آگ جلانے کی پیش کی گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مجوسیوں کا طریقہ ہے۔ یہ مجلس اس فیصلے پر برخاست ہوئی کہ ایک شخص نماز کے وقت کا اعلان کر دیا کرے کہ نماز تیار ہے۔ بعد ازاں بعض حضرات صحابہ کو خواب میں آذان کا طریقہ سکھایا گیا، جو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا، اور اس وقت سے مسلمانوں میں یہ آذان رائج ہوئی (فتح الباری ج: ۲ ص: ۸۰، مطبوعہ لاہور)۔^(۱)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اس واقعے پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”وهذه القصة دليل واضح على ان الأحكام انما شرعت لأجل المصالح، وان للاجتهاد فيها مدخلا، وان التيسير اصل اصيل، وان مخالفة اقوام تمادوا في ضلالتهم فيما يكون يطلع بالمنام والنفث في الروع على مراد الحق، لكن لا يكلف الناس به ولا تنقطع الشبهة حتى يقرره النبي صلى الله عليه وسلم واقتضت الحكمة الإلهية ان لا يكون الأذان صرف اعلام وتنبيه بل يضم مع ذلك ان يكون من شعائر الدين بحيث يكون النداء به على رؤس الخامل والتنبيه تنويها بالدين ويكون قبوله من القوم آية انقيادهم لدين الله.“

(حجة الله البالغة ج: ۱ ص: ۴۷۴ مترجم)

(۱) لما كثر الناس أن يعلموا وقت الصلاة بشيء يعرفونه عن عطاء عن خالد عبد أبي الشيخ ولفظه فقالوا لو اتخذنا ناقوساً، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذاك للتصاري، فقالوا: لو اتخذنا بوقاً، فقال: ذاك لليهود، فقالوا: لو رفعنا نارا، فقال ذاك للمجوس. (فتح الباري ج: ۲ ص: ۸۰). وفي حديث ابن عمر قال عمر: أولاً تبعثون رجلاً ينادي بالصلاة؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يا بلال اقم فناد بالصلاة. (أيضاً ج: ۲ ص: ۷۷).

ترجمہ: ”اس واقعے میں چند مسائل کی واضح دلیل ہے، اول یہ کہ احکام شرعیہ خاص مصلحتوں کی بنا پر مقرر ہوئے ہیں۔ دوم یہ کہ اجتہاد کا بھی احکام میں دخل ہے۔ سوم یہ کہ احکام شرعیہ میں آسانی کو ملحوظ رکھنا بہت بڑا اصل ہے۔ چہارم یہ کہ شعائر دین میں ان لوگوں کی مخالفت جو اپنی گمراہی میں بہت آگے نکل گئے ہوں، شارع کو مطلوب ہے۔ پنجم یہ کہ غیر نبی کو بھی بذریعہ خواب یا القاء فی القلب کے مراد الہی کی اطلاع مل سکتی ہے، مگر وہ لوگوں کو اس کا مکلف نہیں بنا سکتا، اور نہ اس سے شبہ دور ہو سکتا ہے، جب تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تصدیق نہ فرمائیں، اور حکمت الہی کا تقاضا ہوا کہ اذان صرف اطلاع اور تنبیہ ہی نہ ہو، بلکہ اس کے ساتھ وہ شعائر دین میں سے بھی ہو کہ تمام لوگوں کے سامنے اذان کہنا تعظیم دین کا ذریعہ ہو اور لوگوں کا اس کو قبول کر لینا ان کے دین خداوندی کے تابع ہونے کی علامت ٹھہرے۔“

حضرت شاہ صاحبؒ کی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ اذان اسلام کا بلند ترین شعار ہے، اور یہ کہ اسلام نے اپنے اس شعار میں گمراہ فرقوں کی مخالفت کو ملحوظ رکھا ہے۔ فتح القدیر جلد: ۱ صفحہ: ۱۶۷، فتاویٰ قاضی خان اور البحر الرائق جلد: ۱ صفحہ: ۲۶۹ وغیرہ میں تصریح کی گئی ہے کہ اذان دین اسلام کا شعار ہے۔^(۱) فقہائے کرامؒ نے جہاں مؤذن کے شرائط شمار کئے ہیں، وہاں یہ بھی لکھا ہے کہ مؤذن مسلمان ہونا چاہئے:

”واما الاسلام فينبغي ان يكون شرط صحة فلا يصح اذان كافر على اى ملة كان۔“

(البحر الرائق ج: ۱ ص: ۲۷۹، مطبوعہ دار المعرفہ، بیروت)

ترجمہ: ”مؤذن کے مسلمان ہونے کی شرط بھی ضروری ہے، پس کافر کی اذان صحیح نہیں، خواہ کسی مذہب کا ہو۔“

فقہاء نے یہ بھی لکھا ہے کہ مؤذن اگر اذان کے دوران مرتد ہو جائے تو دوسرا شخص اذان کہے:

”ولو ارتد المؤذن بعد الاذان لا يعاد وان اعيد فهو افضل۔ كذا في السراج الوهاج، واذا ارتد في الاذان فالاولى ان يبتدى غيرہ وان لم يبتدى غيرہ واتمه جاز۔ كذا في فتاوى قاضی خان۔“

(فتاویٰ عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۴، مطبوعہ مصر)

ترجمہ: ”اگر مؤذن اذان کے بعد مرتد ہو جائے تو اذان دوبارہ لہانے کی ضرورت نہیں، اگر لوٹائی جائے تو افضل ہے، اور اگر اذان کے دوران مرتد ہو گیا تو بہتر یہ ہے کہ دوسرا شخص نئے سرے سے اذان شروع کرے، تاہم اگر دوسرے شخص نے باقی ماندہ اذان کو پورا کر دیا تب بھی جائز ہے۔“

مسجد کے مینار:

مسجد کی ایک خاص علامت، جو سب سے نمایاں ہے، اس کے مینار ہیں۔ میناروں کی ابتدا بھی صحابہؓ و تابعینؓ کے زمانے سے

(۱) لان الاذان من اعلام الدين۔ (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۲۶۹، وأيضا: في فتح القدیر ج: ۱ ص: ۱۶۷)۔

ہوئی، مسجد نبوی میں سب سے پہلے، خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ نے مینار بنوائے۔ (وفاء الوفاء ص: ۵۲۵) حضرت مسلمہ بن مخلد انصاری رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی ہیں، وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مصر کے گورنر تھے، انہوں نے مصر کی مسجد میں مینار بنانے کا حکم فرمایا۔ (الاصابة ج: ۳ ص: ۳۱۸) اس وقت سے آج تک کسی نہ کسی شکل میں مسجد کے لئے مینار ضروری سمجھے جاتے ہیں، مسجد کے مینار دو فائدوں کے لئے بنائے گئے، اول یہ کہ بلند جگہ نماز کی اذان دی جائے، چنانچہ امام ابو داؤدؒ نے اس پر ایک مستقل باب باندھا ہے: الاذان فوق المنارة۔

حافظ جمال الدین الزیلعی نے نصب الراية میں حضرت ابو بزرہ اسلمی رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے:

”من السنة الاذان في المنارة والإقامة في المسجد.“ (ج: ۱ ص: ۲۹۳، مطبوعہ مجلس علمی بالہند)

ترجمہ: ”سنت یہ ہے کہ اذان مینارہ میں ہو اور اقامت مسجد میں۔“

مینار مسجد کا دوسرا فائدہ یہ تھا کہ مینار دیکھ کر ناواقف آدمی کو مسجد کے مسجد ہونے کا علم ہو سکے۔ گویا مسجد کی معروف ترین علامت یہ ہے کہ اس میں قبلہ رخ محراب ہو، منبر ہو، مینار ہو، وہاں اذان ہوتی ہو، اس لئے کسی غیر مسلم کی عبادت گاہ میں ان چیزوں کا پایا جانا اسلامی شعار کی توہین ہے، اور جب قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم تسلیم کیا جا چکا ہے، اور ان کے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے پر بھی پابندی عائد کر دی گئی ہے، تو انہیں مسجد یا مسجد نما عبادت گاہ بنانے اور وہاں اذان و اقامت کہنے کی اجازت دینا قطعاً جائز نہیں۔ ہمارے ارباب اقتدار اور عدلیہ کا فرض ہے کہ غیر مسلم قادیانیوں کو اسلامی شعائر کے استعمال سے روکیں اور مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ پوری قوت اور شدت سے اس مطالبے کو منوائیں۔ حق تعالیٰ شانہ اس ملک کو منافقوں کے ہر شر سے محفوظ رکھے۔

بلا اجازت غیر مسلم کی جگہ پر مسجد کی تعمیر ناجائز ہے

سوال: ... ایک زمین ہے جو غیر مسلم کی ہے، اس غیر مسلم نے اپنی زمین کو ایک مسلم شخص کے حوالے کیا ہے کہ جب تک میں اپنے وطن سے نہ آ جاؤں، اس کی اچھی طرح دیکھ بھال کریں، اس مسلم شخص نے اس کی زمین پر مدرسہ اور مسجد بنا ڈالی، جبکہ وہ غیر مسلم دوبارہ اپنی جگہ پر آیا ہے اور اس نے اپنی زمین پر مدرسہ اور مسجد بنا ہوا دیکھا ہے، اور اس نے مسلم شخص کو کہا ہے کہ میری زمین میں کیوں خیانت کی ہے؟ اس زمین پر مدرسہ اور مسجد بنایا ہے، میں ان دونوں کو توڑ دوں گا۔ آیا شریعت میں اس غیر مسلم کو اجازت ہے کہ اس مسجد اور مدرسہ کو توڑ دے؟

جواب: ... مالک کی اجازت کے بغیر مسجد اور مدرسہ بنانا صحیح نہیں، لہذا اس غیر مسلم کو حق ہے کہ اپنی زمین سے مسجد اور مدرسہ کو اکھاڑ دے، اور مسلمان اگر اس مسجد اور مدرسہ کو باقی رکھنا چاہتے ہیں تو غیر مسلم کو اس کی قیمت دے کر رضامندی سے خرید لیں۔^(۲)

(۱) مسلمہ بن مخلد الأنصاری الخزرجی وقال محمد بن الربيع، ولي امرأة مصر وهو أول من جمعت له مصر والمغرب وذلك في خلافة معاوية وقال ابن السكن: هو أول من جعل على أهل مصر بنياں المنارة. (الاصابة في تمييز الصحابة ج: ۳ ص: ۳۱۸، طبع دار صادر مصر، حرف الميم، القسم الأول).

(۲) فإن شرط الوقف التأبید والأرض إذا كانت ملكاً لغيره فللمالك استردادها، وأمره بنقض البناء. إلخ. (فتاویٰ شامی ج: ۳ ص: ۳۹۰، کتاب الوقف مطلب مناظرة ابن الشحنة مع شيخه العلامة قاسم في وقف البناء).

غصب شدہ جگہ پر مسجد کی تعمیر

سوال:۔۔۔ کسی مسجد کی انتظامیہ گورنمنٹ کی اجازت یا بلا اجازت گورنمنٹ کے کسی دفتر یا ادارہ پر قبضہ کر کے اسے مسجد میں شامل کر لے تو کیا وہ جگہ غصب شدہ تصور ہوگی؟ اور وہاں نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب:۔۔۔ غصب شدہ جگہ پر مسجد تو نہیں بن سکتی ہے، جب تک مالک سے اس کی اجازت نہ لے لی جائے، گورنمنٹ کے کسی دفتر یا ادارہ پر قبضہ کر کے اسے مسجد میں شامل کرنا بھی غصب ہے، البتہ جو جگہ علاقے کے لوگوں کی ضرورتوں کے لئے خالی پڑی ہو، وہاں مسجد بنانا جائز ہے۔ اور گورنمنٹ کا فرض ہے کہ لوگوں کی ضرورت کے مد نظر وہاں مسجد بنوائے۔^(۱)

پارک، اسکول، کوڑے دان کی جگہ پر مسجد کی تعمیر

سوال:۔۔۔ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ جہاں کہیں خاص طور سے کونے کھدروں میں خالی جگہ موجود ہوتی ہے، چاہے وہ حکومت کی ملکیت ہی کیوں نہ ہو، کسی پارک، اسکول یا کوڑے دان کے لئے مختص ہو، سازشوں کے تحت چپ چاپتے کسی مسجد کی تعمیر شروع ہو جاتی ہے، دیواریں و منبر وغیرہ تعمیر کر دیئے جاتے ہیں، پھر اس کے بعد اعتراض کرنا بھڑوں کے چھتے میں ہاتھ ڈالنے کے مترادف ہے۔

جواب:۔۔۔ ناجائز جگہ اور کسی اور کی ملکیت والی جگہ پر بغیر اجازت کے تعمیر مسجد کی اجازت نہیں، اسی طرح مسجد کی تعمیر میں حلال مال صرف کرنا چاہئے۔^(۲)

نا جائز قبضہ کی گئی زمین پر مسجد کی تعمیر اور اس میں نماز کا حکم

سوال:۔۔۔ ایک مسجد جس کی تعمیر ایسی جگہ پر کی گئی ہے جو کہ ایک بیوہ عورت کی ملکیت ہے، اور وہ عورت یہ جگہ مسجد کو دینے کے لئے ہرگز تیار نہیں، اس کی غصب کی جگہ پر زبردستی مسجد تعمیر کر دی گئی ہے۔ ایسی صورت میں متعلقہ مسجد جس کی تعمیر ناجائز جگہ پر ہوئی ہے، نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب:۔۔۔ کسی بیوہ کی جگہ پر زبردستی مسجد تعمیر کر دینا، یہ غصب ہے،^(۳) اور جتنے لوگ اس مسجد میں نماز پڑھیں گے، وہ سب کے سب گناہگار ہوں گے۔ مسجد کے نمازیوں کو چاہئے کہ اس بیوہ کو اس کی قیمت دے کر راضی کر لیں، تب یہ نماز صحیح ہوگی۔

(۱) (وَأَرْضٌ مَفْصُوبَةٌ أَوْ لِلْغَيْرِ) وَتَكْرَهُ فِي أَرْضِ الْغَيْرِ إِلَّا إِذَا كَانَتْ بَيْنَهُمَا صَدَاقَةٌ أَوْ رَأَى صَاحِبُهَا لَا يَكْرَهُهُ فَلَا بَأْسَ. (شامی ج: ۱ ص: ۳۸۱، مطلب فی الصلاة فی الأرض المَفْصُوبَةِ... إلخ).

(۲) وَأَمَّا شُرَائِطُهُ فَمِنْهَا الْمَلِكُ وَقَدْ وَقَفَ... إلخ. (عالمگیریہ ج: ۲ ص: ۳۵۳)، فَإِنْ شَرَطَ الْوَاقِفُ التَّابِيدَ وَالْأَرْضَ إِذَا كَانَتْ مِلْكًا لِغَيْرِهِ فَلِلْمَالِكِ اسْتِرْدَادُهَا وَأَمْرُهُ بِنَقْضِ الْبِنَاءِ. (شامی ج: ۴ ص: ۳۹۰، طبع ایچ ایم سعید، مطلب مناظرة ابن الشحنة مع شيخه العلامة قاسم في وقف البناء).

(۳) ایضاً حوالہ نمبر ۲۔

مسجد کی توسیع کے لئے سرکاری زمین قبضہ کرنا

سوال:۔۔۔ اگر مسجد کے صحن کی توسیع کے لئے آٹھ دس فٹ سرکاری زمین پر بلا اجازت قبضہ کر لیا جائے تو اس توسیعی زمین پر نماز ہو جائے گی یا لوٹانی ہوگی؟

جواب:۔۔۔ یہ زمین اگر رفاہ عامہ کے لئے پڑی تھی، جیسے کھیل کے میدان وغیرہ تو مسجد کی ضرورت رفاہ عامہ میں سب سے مقدم ہے۔ اس لئے اہل محلہ کی رائے سے اس کو بقدر ضرورت مسجد میں شامل کیا جانا صحیح ہے۔ سرکاری اجازت ضروری نہیں۔ اور متعلقہ سرکاری ادارے کو اس کی منظوری دینی چاہئے۔^(۱)

شرعی مسجد کی تفصیل

سوال:۔۔۔ آپ نے ۱۲ فروری کے روزنامہ ”جنگ“ میں مسجد کی منتقلی سے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ: ”مسجد کا ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا صحیح نہیں، جو ایک بار شرعی مسجد بن گئی، وہ قیامت تک کے لئے مسجد ہے۔“ مگر آپ نے لفظ ”شرعی“ کی وضاحت نہیں فرمائی۔ کراچی میں بہت سی مساجد اور خصوصاً مضافاتی بستیوں میں اہل سنت کی بہت سی مساجد سرکاری و نیم سرکاری زمینوں پر قبضہ کر کے بنائی گئی ہیں۔ میں تو ایک ایسی مسجد بھی دیکھ چکا ہوں جو ایک سرکاری ملازم کے ذاتی پلاٹ پر بلا اجازت بنائی گئی۔ وہ غریب ملازمت کے سلسلے میں تبدیل ہو کر اسلام آباد چلا گیا تھا، اور جب ریٹائر ہو کر ایک طویل عرصے کے بعد واپس آیا تو اپنے پلاٹ پر مسجد کھڑی دیکھ کر سرپیٹ لیا۔ تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ آپ کے خیال میں کیا یہ بھی شرعی مسجد ہے؟ اگر نہیں تو پھر اس میں نماز کیسے ہوتی ہے؟

ایک مضافاتی بستی میں چند برس ہوئے ایسی ہی ناجائز مسجد کو ہٹایا گیا۔ متعلقہ لوگوں نے ایک عالم دین سے رُجوع کیا، تو فرمایا: مسجد ناجائز بنا تو نہیں چاہئے، لیکن اگر بن گئی ہے تو پھر رہنے دیا جائے۔ کیا اس جواب سے ان عالم دین میں حق بات کہنے کی جرأت کا فقدان نہیں ظاہر ہوتا کہ انہوں نے مصلحت آمیز جواب دیا۔ کسی زمین پر خواہ کسی کی ذاتی ملکیت ہو، یا سرکاری و نیم سرکاری ادارے کی ملکیت، حق بات تو یہ ہے کہ مسجد بلا اجازت بنا نہیں چاہئے۔ تاریخ میں تو یہ پڑھا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی بھی زمین کا معاوضہ دے کر بنائی تھی، حالانکہ وہ زمین دو یتیم بچوں کی ملکیت تھی، اور لوگوں نے بلا معاوضہ زمین مسجد کے لئے پیش کی، مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصرار کر کے مسجد کا معاوضہ ادا کیا۔ اب آپ یہ نہ فرمائیے گا کہ وہ زمین چونکہ یتیم بچوں کی ملکیت تھی، اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاوضے کی ادائیگی پر اصرار کیا۔ کیا آپ کسی مسجد کی مثال دے سکتے ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء نے کسی کی زمین پر مالک کی اجازت و غشا کے بغیر قائم کی ہو؟

(۱) مسجد بنی علی سور المدینہ قالوا لا یصلی فیہ لأن السور حق العامة ینبغی أن یکون الجواب علی التفصیل إن کانت البلدة فتحت عنوة وبنی مسجد بإذن الإمام جازت الصلاة فیہ لأن للإمام أن یجعل الطريق مسجداً فهذا أولى۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۰، کتاب الصلاة، الباب السابع، الفصل الثاني)۔

جواب: میں نے ”شرعی مسجد“ کی قید اس لئے لگائی تھی تاکہ کسی شخصی ملکیت پر بلا اجازت بنائی گئی ”نام نہاد مسجد“ کو اس سے مستثنیٰ کیا جاسکے۔ اب اس کے حکم شرعی کی تفصیل لکھتا ہوں۔

۱: جو جگہیں گورنمنٹ نے رفاہ عامہ کے لئے چھوڑی ہوئی ہیں، یعنی وہ اہل محلہ کی ضروریات کے لئے ہیں، ایسی جگہوں میں جو مسجد بنائی جائیں، ان کا حکم یہ ہے کہ یہ بھی طور پر گورنمنٹ سے ان کی اجازت لینا چاہئے، اور اگر وہاں واقعی مسجد کی ضرورت ہو تو گورنمنٹ کے متعلقہ افسران کو اس کی فوری منظوری دینی چاہئے۔ اگر یہ افسران مسجد کی منظوری نہ دیں اور اہل محلہ وہاں مسجد بنا کر نماز شروع کر دیں تو یہ ”شرعی مسجد“ ہوگی، کیونکہ یہ جگہ اہل محلہ ہی کی ضرورتوں کے لئے ہے، اور مسجد کا ہونا اہل محلہ کی اہم ترین ضرورت ہے۔

۲: بعض جگہیں ایسی ہیں جو گورنمنٹ نے اہل محلہ کی ضرورتوں کے لئے نہیں، بلکہ گورنمنٹ کی ضرورتوں کے لئے رکھی ہیں، اور وہ جگہ ایسی ہے کہ گورنمنٹ اس کا کوئی متبادل بھی تلاش نہیں کر سکتی، ایسی جگہ پر بلا اجازت مسجد بنانا صحیح نہیں، بلکہ گورنمنٹ سے پیشگی اجازت لینا ضروری ہے۔

۳: بعض جگہیں خاص محکموں کی ملکیت ہوتی ہیں، ایسی جگہوں پر مسجد بنانے کے لئے اس محکمے سے اجازت لینا ضروری ہے۔

۴: بعض جگہیں کسی شخص کی ذاتی ملکیت ہوتی ہیں (خواہ وہ فرد مسلم ہو یا غیر مسلم) ایسی جگہ مسجد بنانا صرف اس صورت میں صحیح ہے کہ وہ شخص اس جگہ کو مسجد کے لئے وقف کر دے، یا مسجد کے لئے اس سے خرید لی جائے، اگر مالک کی اجازت کے بغیر وہاں مسجد بنائی گئی (جیسا کہ آپ نے سوال میں لکھا ہے) تو وہ شرعاً مسجد نہیں، اور اس میں نماز پڑھنا بھی جائز نہیں، زمین کے مالک کو حق حاصل ہے کہ اس عمارت کو، جو ”مسجد“ کے نام سے کھڑی کی گئی ہے، منہدم کر ڈالے۔ الغرض ”مسجد“ کے مقدس نام سے دوسروں کی زمین غصب کر لینا قطعاً جائز نہیں۔^(۱)

پرائی زمین پر مسجد بنانا

سوال: میں ایک ریٹائرڈ سرکاری ملازم ہوں، میری ریٹائرمنٹ پر جو رقم مجھے دی گئی تھی، میں نے اس سے ایک پلاٹ خرید لیا تھا۔ میری تین بچیاں ہیں، جس میں سے ایک بچی کی شادی کا مسئلہ درپیش ہے۔ میرے پلاٹ پر چند لوگوں نے ناجائز قبضہ کر لیا ہے، میں ان کو وہاں سے ہٹانا چاہتا ہوں، کیونکہ ایک کمپنی کو میں نے پلاٹ بیچنے کا ارادہ کیا ہے۔ پولیس کے کچھ افسران سابقہ سرکاری ملازمت کی وجہ سے میرے واقف کار ہیں، اس لئے ان ناجائز قابضین سے جگہ خالی کرانا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

مسئلہ دراصل یہ ہے کہ ان لوگوں نے قریب ہی میں مسجد ہونے کے باوجود میرے پلاٹ پر ایک مسجد تعمیر کر لی ہے، اگر میں

(۱) واما شرائطه ... ومنها الملك وقت الوقف، حتى لو غصب أرضاً فوقها ثم اشتراها من مالکها ودفع الثمن إليه أو صالح على مال دفعه إليه لا تكون وقفاً. (عالمگیری ج: ۲ ص ۳۵۳، کتاب الوقف، الباب الأول)، أيضاً: كل يتصرف في ملكه كيف شاء، لأن كون الشيء ملكاً لرحل يقتضي أن يكون مطلقاً في التصرف فيه. (شرح أحمل لآمناسی ج ۳ ص ۱۳۲، المادّة: ۱۱۹۲).

ان کو وہاں سے ہٹانا چاہتا ہوں تو وہ اس مسئلے کو مذہبی رنگ دے رہے ہیں، اور جگہ خالی کرنے سے انکاری ہیں۔

۱: کیا کسی شخص کی ذاتی ملکیت پر ناجائز مسجد تعمیر کرنا جائز ہے؟

۲: اگر میں ان لوگوں کو وہاں سے بزور ہٹا دوں تو اس مسجد کا کیا کیا جائے؟ جس کمپنی سے میرا معاہدہ ہوا ہے وہ وہاں پر ایک رہائشی منصوبہ بنانا چاہتی ہے۔ مسجد ان لوگوں نے اس قدر غلط طریقے سے بنائی ہے کہ اس کو منصوبے سے کسی طرح بھی ایڈجسٹ نہیں کیا جاسکتا۔

محترم! میری کل پونجی وہی ایک پلاٹ ہے، بچی کی شادی قریب آتی جا رہی ہے، اور یہ مسئلہ الجھتا جا رہا ہے، برائے مہربانی آپ سے نہایت عاجزانہ التماس ہے کہ قرآن وحدیث کی روشنی میں اس مسئلے کا حل فوری عنایت فرمائیں۔

جواب:.... جو واقعات آپ نے لکھے ہیں، اگر وہ صحیح ہیں تو وہ مسجد جو پرانی زمین پر بنائی جائے، مسجد ہی نہیں، اس لئے آپ بلا تکلف ان لوگوں کو ہٹا سکتے ہیں، اور اس مسجد کو ہٹوا سکتے ہیں^(۱)۔ ان لوگوں کو اس مسجد کے بنانے سے ثواب نہیں ملا، بلکہ پرانے مال پر قبضہ کرنے کی وجہ سے یہ لوگ جتلائے عذاب ہوں گے، جب تک کہ یہ لوگ اپنے اس گناہ سے توبہ نہیں کر لیتے۔^(۲)

ورثاء کی رضامندی کے بغیر مکان مسجد میں شامل کرنا

سوال:.... میرے والد صاحب نے اپنی حیات میں مکان خریدا، جائیداد متروکہ حکومت سے فارم والد صاحب کے نام پر کیا، تمام قیمت میری تنخواہ سے ادا کی، والد صاحب فوت ہو جاتے ہیں۔ بلدیہ جائیداد خطرناک ہونے کی وجہ سے گرانے کا حکم دیتی ہے، والد صاحب کی وفات کے چار سال بعد بلدیہ سے نقشہ پاس کروا کر دوبارہ تعمیر کرتے ہیں، جس میں میرا اور میرے چھوٹے بھائی کا روپیہ خرچ ہوتا ہے، والد صاحب وفات کے وقت دو کسٹن لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑ جاتے ہیں۔ میں اور میرے بھائی نے پرورش کی اور شادی وغیرہ کے اخراجات بھی برداشت کرتے ہیں۔ اب وہ سب سے چھوٹا بھائی اور دو بہنیں مطالبہ کرتی ہیں کہ گھر فروخت کر کے ہمارا حصہ دو۔ برابر میں مسجد بھی زیر تعمیر ہے، مسجد والے چاہتے ہیں کہ گھر مسجد میں آجائے، مسجد والے میرے بھائی اور بہن کا زبردستی ساتھ دے رہے ہیں، رقم بھی دے رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ رشوت دے کر بھی مکان مسجد میں شامل کریں گے، جیسا کہ مسجد پر ناجائز زبردستی قبضہ کیا، جبکہ مکان میں میری والدہ، ایک بھائی اور میرے بیوی بچے رہ رہے ہیں، میں تو ۱۹۴۷ء سے اسی مکان میں آباد ہوں۔

جواب:.... یہ مکان آپ کے والد ماجد کے نام تھا، اس لئے وہ جگہ تو تمام وارثوں کی ہے۔ اس پر جو نیا مکان بنایا گیا ہے، وہ صرف ان کا ہے جنہوں نے یہ مکان بنایا، اس لئے جگہ کی جو قیمت بنتی ہو اس میں سے وارثوں کو حصہ دے دیا جائے۔ مسجد کو اگر آپ لوگ خوشی کے ساتھ یہ مکان دے دیں تو آپ کے لئے صدقہ جاریہ ہوگا، زبردستی لے کر مسجد میں شامل کرنا صحیح نہیں۔

(۱) واما شرائطه فمئھا الملک وقت الوقف۔ (عالمگیری ج: ۲ ص: ۳۵۳)۔ أیضاً: والأرض إذا كانت ملکاً لغيره فللمالک استردادها وأمره بنقض البناء۔ (ردالمحتار ج: ۳ ص: ۳۹۰، کتاب الوقف، مناظرۃ ابن الشیمہ مع شیخہ)۔

(۲) عن سعید بن زید قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من أخذ شيئاً من الأرض ظلماً فإنه يعلو له يوم القيامة من سبع أرضين۔ متفق عليه۔ (مشکوٰۃ ص: ۲۵۳، باب الغصب والعارية، طبع قديمی کتب خانہ)۔

مسجد کے مصارف کے لئے خرچ کرنا بھی صدقہ ہے

سوال: اگر ہر جمعرات کو مسجد میں پیسے دیئے جائیں تو کیا یہ صدقہ ہے؟ صدقہ تو ان کو دیا جاتا ہے جو کہ غریب ہوں، (میں تو لڑکی ہوں، مجھے غریب لوگوں کا معلوم نہیں، اور نہ میں گھر سے نکلتی ہوں، اس لئے مسجد میں دے دیتی ہوں) کیا یہ درست ہے اور اس کا ثواب ملے گا؟

جواب: جو چیز رضائے الہی کے لئے دی جائے وہ صدقہ ہے، اس لئے مسجد کے مصارف کے لئے خرچ کرنا بھی صدقہ ہے، صدقہ کرنے کا کوئی خاص دن نہیں، خواہ پیر کے دن دے دیا، جمعرات کو یا کسی اور دن۔^(۱)

سٹے کی رقم مسجد میں لگانا

سوال: مسئلہ کچھ یوں ہے کہ ایک شخص عرصہ بیس سال سے سٹ جیسے منحوس وغیرہ اسلامی کاروبار کر رہے ہیں، جنہیں عداقتہ اور عداقتہ سے باہر کے تمام ہی لوگ جانتے ہیں، ان صاحب نے مسجد کی تعمیر و مرمت کے لئے بیس ہزار روپیہ بطور عطیہ دیا ہے، جسے مسجد کمیٹی نے یہ جانتے ہوئے بھی کہ عطیہ دینے والے شخص کا ذریعہ معاش صرف اور صرف سٹ کے کاروبار سے حاصل ہونی والی آمدنی ہے، اس کے علاوہ اس کا کوئی ذریعہ آمدنی نہیں، پھر بھی مسجد انتظامیہ یہ ناجائز پیسہ لے کر مسجد کی تعمیر و مرمت میں لگا رہی ہے۔ تو عرض یہ ہے کہ ایسے پیسے سے تعمیر کی جانے والی مسجد میں نماز کی ادائیگی کی کیا شرعی حیثیت ہوگی؟ مفصل جواب مرحمت فرمادیں، اللہ تعالیٰ آپ کا ہمیشہ حامی و ناصر رہے، آمین!

جواب: یہ شرعاً مسجد ہے اور نماز بھی اس میں جائز ہے، مگر جان بوجھ کر غلط رقم مسجد کی تعمیر میں خرچ کرنے والے لوگ گنہگار ہیں، ان کو توبہ کرنی چاہئے۔^(۲)

مسجد کو بانی کے نام سے منسوب کرنا

سوال: ہمارے محلے میں ایک مسجد ہے، یہ کافی عرصہ پہلے کی بات ہے کہ ایک شخص (جو اب اس دنیا میں نہیں) نے مسجد کی تعمیر کے لئے اپنی زمین دی تھی، ویسے تو اس مسجد کا نام ”سجانی مسجد“ ہے، لیکن اس کے واقعین اس مسجد کو اس شخص کے نام سے پکارتے ہیں، اور باقاعدہ طور پر اس مسجد کو اس شخص کے نام سے موسوم کرنا چاہتے ہیں۔ یعنی ان کے نام پر مسجد کا نام رکھنا چاہتے ہیں، جہاں تک میری عقل کا تعلق ہے میں نے آج تک یہ نہیں سنا کہ کوئی مسجد کسی کے نام سے موسوم کی گئی ہو، کیونکہ مسجد تو اللہ کا گھر ہے، کسی کی ملکیت نہیں، اب رہا اس شخص کا تعلق جس نے مسجد کی تعمیر کے لئے زمین دی تو اس کا اجر تو اللہ دے گا۔ قرآن و سنت کی روشنی میں

(۱) الصدقة هي العطية التي تبغى بها المثوبة من الله تعالى۔ (التعريفات الفقهية في قواعد الفقه لمفتي عميم الإحسان ص: ۳۳۸، طبع صدف پبلشرز کراچی)۔

(۲) قال تاج الشريعة: أما لو أنفق في ذالك مالا خبيثا أو مالا سببه الخبيث والطيب فيكره لأن الله تعالى لا يقبل إلا الطيب فيكره تلويث بيته بما لا يقبله۔ (رد المحتار ج ۱ ص ۶۵۸، مطلب كلمة لا بأس)۔

ہمیں یہ بتائیں کہ کیا یہ صحیح ہے؟ اگر صحیح نہیں ہے تو کیا اس مسجد میں نماز پڑھنا جائز ہے؟

جواب:۔۔۔ مسجد کی نسبت کسی شخص کی طرف اس کے بانی کی حیثیت سے جائز ہے، اس میں کوئی مضائقہ نہیں، لیکن جب بانی مرحوم نے خود اپنے نام کی نسبت پسند نہیں کی تو ان کے لواحقین کو بھی پسند نہیں کرنی چاہئے۔

مسجد کی حیثیت تبدیل کرنا صحیح نہیں

سوال:۔۔۔ ہمارے یہاں پر مسجد ایسی جگہ پر ہے کہ نمازی بہت کم آتے ہیں، ہماری کمیٹی کا ارادہ ہے کہ اس کو بجائے یہاں کے روڈ پر لے جایا جائے، اور اس جگہ کو مدرسہ میں تبدیل کر دیا جائے، قرآن و حدیث و فقہ کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

جواب:۔۔۔ جو جگہ باقاعدہ مسجد بنا دی جائے، وہ ہمیشہ مسجد رہے گی، اس کی اس حیثیت کو تبدیل کرنا صحیح نہیں۔^(۱)

مسجد کو شہید کرنا

سوال:۔۔۔ تحصیل ماتلی سے ۱۰ کلومیٹر دور گورنمنٹ نے بادن اسٹاپ پر ایک مرادواہ کے نام سے نہر نکالی ہے، اس نہر کے ایک سائیڈ پر ایک چھوٹی مسجد آتی ہے، ٹھیکیدار نے کھدائی کرادی ہے، جس سے مسجد مرادواہ کے ایک کنارے سے چار پانچ فٹ (واہ کے) اندر آگئی ہے، انجینئر اور ٹھیکیدار کہتے ہیں کہ اس مسجد شریف کو گرا کر اور اس کی مٹی کو کسی بہتی ہوئی نہر میں ڈال دیں، لیکن وہاں جو ٹریکٹر والے کھدائی کا کام کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم شرعی مسئلہ پوچھ کر پھر مسجد کی طرف ہاتھ بڑھائیں گے، آپ سے یہ معلوم کرنا ہے کہ جیسے انجینئر اور ٹھیکیدار کہتے ہیں وہ صحیح ہے؟ یا اس (کچی) مسجد کو وہاں کھڑا کرنا چاہئے تو کیسے؟

جواب:۔۔۔ مسجد خواہ کچی ہو یا پکی، اس کو یا اس کے کسی حصے کو ہٹانا اور اس جگہ کو کسی اور کام میں استعمال کرنا جائز نہیں۔^(۲)

ٹھیکیدار اور انجینئر صاحبان کو چاہئے کہ نہر کو خم دے کر مسجد کے ورے ورے سے گزاریں، ورنہ تمام لوگ جو اس کام میں شریک ہیں، خانہ خدا کی ویرانی کی وجہ سے گناہگار ہوں گے اور جس طرح انہوں نے خدا کا گھر ویران کیا، اللہ تعالیٰ ان کے گھروں کو اُجاڑ دیں گے۔^(۳)

(۱) فلا يعود میراثا ولا يجوز نقله ونقل ماله إلى مسجد آخر سواء كانوا يصلون فيه أو لا وهو الفتوى حاوی القدسی وأكثر المشائخ علی قول أبي يوسف ورجح فی فتح القدير قول أبي يوسف بأنه هو الوجه۔ (ردالمحتار ج: ۴ ص: ۳۵۸)۔

(۲) ولو خرب ما حوله واستغنى عنه يبقى مسجداً عند الإمام، والثاني أبداً إلى قيام الساعة، وبه يعني۔ درمختار۔ (قوله عند الإمام والثاني) فلا يعود میراثا، ولا يجوز نقله ونقل ماله إلى مسجد آخر، سواء كانوا يصلون فيه أو لا، وهو الفتوى حاوی القدسی وأكثر المشائخ عليه۔ (فتاویٰ شامی، کتاب الوقف، مطلب فيما لو خرب المسجد أو غيره ج: ۴ ص: ۳۵۸، طبع ایچ ایم سعید، البحر الرائق ج: ۵ ص: ۲۷۲، طبع دار المعرفة بیروت)۔

(۳) ”ومن أظلم ممن منع مساجد الله أن يذكر فيها اسمه وسعى في خرابها أولئك ما كان لهم أن يدخلوها إلا خائفين لهم في الدنيا خزي ولهم في الآخرة عذاب عظيم“ (البقرة: ۱۱۴)۔

ایک مسجد کو آباد کرنے کے لئے دوسری مسجد کو منہدم کرنا جائز نہیں

سوال:۔۔۔ ایک قدیم مسجد جو چاروں طرف سے درختوں، باغات سے ڈھکی ہوئی ہے، علاقہ انتہائی گرم، گرمی ناقابل برداشت حتیٰ کہ مقتدیوں نے کہا کہ ہم گرمی میں نماز پڑھنے نہیں آئیں گے، مسجد کی طرف سے بڑھائی بھی نہیں جاسکتی، تو کیا سو قدم کے فاصلے پر مسجد ثانی کا بنانا جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو ظاہر ہے دونوں مسجدوں میں جماعت نہیں ہو سکتی، تو پھر قدیم مسجد کو منہدم کر دیں یا بند کریں؟

جواب:۔۔۔ ایک مسجد کا دوسری مسجد کے لئے انہدام قصداً جائز نہیں ہے، البتہ دوسری مسجد مذکورہ بالا ضرورت کے تحت بنا سکتے ہیں، لیکن اس کو آباد کرنے کے لئے پہلی مسجد کو منہدم نہیں کیا جاسکتا۔^(۱)

مسجد کو دوسری جگہ منتقل کرنا درست نہیں

سوال:۔۔۔ ایک مسجد تھی، محلہ والوں نے وہاں کئی عرصہ نمازیں پڑھیں، پھر اس کو شہید راکے آگے دوسری جگہ مسجد بنالی۔ اب وہاں جہاں پہلے مسجد تھی، اسکول بنا ہوا ہے۔ تو ایسا کرنا جائز ہے؟ بعض مرتبہ گورنمنٹ سڑک بناتی ہے، کچی آبادیوں میں تو بیچ میں مسجد آجاتی ہے، تو کیا مسجد کو دوسری جگہ دے کر وہاں سے سڑک گزارنا جائز ہے؟

جواب:۔۔۔ مسجد کا ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا صحیح نہیں، جو ایک بار شرعی مسجد بن گئی، وہ قیامت تک کے لئے مسجد ہے، اس کو کسی دوسرے مصرف میں لانا گناہ ہے۔^(۲)

نئی مسجد کی وجہ سے پرانی مسجد کو شہید کرنا

سوال:۔۔۔ گارڈن ویسٹ میں جیلانی مسجد تیس سال سے قائم ہے، نماز جمعہ اور عیدین بھی ادا کی جاتی ہیں، حکومت نے آبادی ختم کر کے روڈ کشادہ کی، لیکن مسجد کو اپنے حال پر باقی رکھا۔ اب مسجد سے متصل فلیٹ اور دکانیں تعمیر ہو رہی ہیں، اور ایک طرف نئی مسجد بھی تعمیر ہو رہی ہے، کچھ لوگ اس مسجد کو ختم کر کے نئی مسجد میں شفٹ ہونا چاہتے ہیں، کیا پرانی مسجد کو شہید کر کے نئی مسجد میں شفٹ ہوا جاسکتا ہے؟ اس مسجد کو ختم کر دیا جائے؟

جواب:۔۔۔ جب ایک مرتبہ کسی جگہ مسجد بن جائے تو وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مسجد ہوتی ہے، اب وہ جگہ وقف ہے، اس پر مالکانہ تصرف کا حق باقی نہیں رہتا۔ اس لئے اس جگہ پر مکان بنانا، دکان بنانا یا کسی اور تصرف میں لانا جائز نہیں۔ اسی طرح اس مسجد کو

(۱) ولو جرب ما حولہ واستغنی عنہ یقی مسجدًا عند الإمام، والثانی ابداً إلى قیام الساعة وبہ یفتی حاوی القدسی۔ وفي الشامیة قوله عند الإمام والثانی فلا یعود میراثاً ولا یجوز نقله ونقل ماله إلى مسجد آخر، سواء كانوا یصلون فیہ أو لا وهو الفتوی حاوی القدسی واكثر المشائخ علیہ مجتبی۔ (فتاوی شامی ح ۳ ص ۳۵۸، کتاب الوقف، مطلب فی مالو حرب المسجد أو غیره، البحر الرائق ح ۵ ص ۲۷۲، کتاب الوقف، فصل فی أحكام المساجد)۔

(۲) ایضاً۔

شہید کرنا یا اس کی مسجد کی حیثیت ختم کرنا بھی جائز نہیں۔^(۱)

مسافروں کی ضرورت کے پیش نظر دوسری مسجد بنانا

سوال: ... ایک گاؤں جو کہ چالیس گھروں پر مشتمل ہے، جس میں ایک مسجد ایک صدی سے قائم ہے، اور مستقل نمازی زیادہ سے زیادہ پانچ ہیں۔ اب گاؤں والوں کا خیال ہے کہ پُرانی مسجد چونکہ گاؤں کے بیچ میں ہے، جہاں مسافروں کو نماز پڑھنے میں تکلیف ہوتی ہے، اس لئے گاؤں کے کنارے پر دوسری مسجد تعمیر کی جائے۔ دوسری مسجد کی تعمیر کے بعد پُرانی مسجد ویران ہو جائے گی۔ کیا اس صورت میں نئی مسجد تعمیر کرنا جائز ہے؟

اچھا اگر مسجد تعمیر بھی ہو جائے تو اس صورت میں نماز جمعہ اور تراویح کس مسجد میں ادا کی جائیں؟

جواب: ... اگر نئی مسجد کی ضرورت ہو تو اس کا بنانا صحیح ہے،^(۲) مگر پُرانی مسجد کو معطل کر دینا وبال کا موجب ہے۔^(۳) تراویح کی

نماز دونوں مسجدوں میں ہو سکتی ہے، اور جمعہ کی میں نہیں ہو سکتا، کیونکہ چھوٹی بستی میں جمعہ نہیں ہوتا۔^(۴)

فیکٹری کی مسجد کی شرعی حیثیت

سوال: ... میں جس فیکٹری میں ملازم ہوں، اس کی مسجد تقریباً ۱۹۷۲ء سے بنی ہوئی ہے، اور باقاعدہ پانچ وقت کی نماز اور جمعہ کی جماعت پڑھائی جاتی ہے۔ انتظامیہ نے ایک امام صاحب بھی نماز کے لئے رکھے ہوئے ہیں۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ فیکٹری میں تعمیرات کا کام ہو رہا ہے، جس کی زد میں مسجد بھی آرہی ہے، فیکٹری انتظامیہ کا ارادہ ہے کہ موجودہ مسجد کی جگہ بھی ایک شعبہ بنا دیا جائے اور مسجد کو دوسری منزل پر لے جایا جائے، آپ سے یہ معلوم کرنا ہے کہ کل انتظامیہ مسجد شہید کر کے اس کی جگہ کوئی شعبہ بنا سکتی ہے؟ کیونکہ ہم نے سنا ہے کہ مسجد کی جگہ تاقیامت مسجد ہی رہتی ہے، یہ جگہ کسی اور مقصد کے لئے استعمال نہیں ہو سکتی۔

(۱) ولو خرب ما حوله واستغنى عه بقى مسجداً عند الإمام، والثاني أبداً إلى قيام الساعة وبه يفتي حاوی القدسی. (قولہ عند الإمام والثانی) فلا يعود میراثاً ولا يحور نقله ونقل ماله إلى مسجد آخر سواء كانوا يصلون فيه أو لا وهو الفتاوی حاوی القدسی وأكثر المشانج علیہ، محتسب. (فتاوی شامی ج ۴ ص ۳۵۸، کتاب الوقف، مطلب فی ما لو خرب المسجد أو غیرہ، والبحر ج: ۵ ص: ۲۷۲، کتاب الوقف، فصل فی أحكام المساجد).

(۲) فی الدر المختار أراد أهل الحلة بقض المسجد وبناءه أحکم من الأول أن البانی من أهله أهله لهم دالك وألا لا . إلح. وفي رداعتار: وأما أهلها فلهم أن يهدموه ويجددوا بناءه يهرشوا الحصير ويعلقوا القاديل لكن من مالهم لا من مال المسجد. (رداعتار ج ۴ ص ۳۵۷، کتاب الوقف، مطلب فی ما لو خرب المسجد).

(۳) ولو خرب ما حوله واستغنى عه بقى مسجداً عند الإمام والثاني أبداً إلى قيام الساعة وبه يفتي. (الدر المختار مع رد اعتبار ج ۴ ص ۳۵۸). أيضاً قال الله تعالى: إنا يعمر مساجد الله من امن بالله واليوم الآخر، الآية. العمارة تتناول البناء وتتناول ما استرم منها وكسها ونظيفها وتويرها بالمصاييح وتعظيمها واعتيادها للعبادة والذكر إلح. (حلى كبير ص: ۶۱۰، فصل فی أحكام المساجد، طبع سهيل اكيذمي).

(۴) لا تصح الجمعة إلا في مصر جامع أو في مصلی المصر ولا تحور في القرى لقوله عليه السلام: لا الجمعة ولا تشريق ولا فطر ولا أصحى إلا في مصر جامع. (هداية ج: ۱ ص: ۱۶۸، باب صلاة الجمعة).

جواب: ... اگر فیکٹری کے مالکان نے اس مسجد کو بناتے وقت اس کے باقاعدہ مسجد ہونے کی نیت کی تھی اور مسجد کی حیثیت سے لوگوں کو وہاں نماز پڑھنے کی اجازت دی تھی، تو اس کو تبدیل کرنا جائز نہیں، کیونکہ جس جگہ کو مسجد کے لئے وقف کر دیا جائے، وہ تاقیامت مسجد رہتی ہے، اور اس کی حیثیت کو تبدیل کرنے کا کسی کو اختیار نہیں^(۱)۔ اور اگر یہ جگہ مسجد کے لئے وقف نہیں کی گئی، محض نماز پڑھنے کے لئے جگہ مخصوص کر دی گئی، جیسا کہ گھروں میں نماز کے لئے ایک جگہ مخصوص کر لی جاتی ہے، تو یہ شرعاً مسجد ہی نہیں اور اس پر مسجد کے احکام لاگو نہیں ہوں گے، چنانچہ وہاں اعتکاف کرنا صحیح نہیں، اور جنبی کا (جس کو غسل کی حاجت ہو) وہاں آنا جائز ہے^(۲)، اور وہاں نماز پڑھنے کا ثواب مسجد میں نماز پڑھنے کا نہیں ہوگا۔

اب رہی یہ بحث کہ فیکٹری کے مالکان نے اس کو مسجد کے لئے وقف کیا تھا یا نہیں؟ اس کا فیصلہ چند باتوں کی تفتیش سے ہو سکتا ہے۔ اول: یہ کہ جب فیکٹری کا نقشہ منظور کرایا گیا تو آیا نقشے میں یہاں ”مسجد“ ظاہر کی گئی تھی یا نہیں؟ اگر نقشے میں یہاں ”مسجد“ کا نشان ظاہر کیا گیا تھا تو یہ اس کی علامت ہے کہ مالکان نے یہاں مسجد بنانے کی نیت کی تھی۔

دوم: یہ کہ جب یہاں مسجد بنائی گئی، کیا انتظامیہ کی جانب سے یہ اعلان و اظہار کیا گیا تھا کہ یہ شرعی مسجد نہیں بلکہ محض نماز پڑھنے کے لئے ایک جگہ تجویز کی گئی ہے، اور یہ کہ دوسرے وقت میں اس کے بجائے دوسری جگہ بھی تجویز کی جاسکتی ہے۔ اگر ایسا کوئی اعلان و اظہار نہیں کیا گیا، بلکہ اس کو باقاعدہ مسجد کی شکل میں بنایا گیا، وہاں امام و خطیب کو مقرر کیا گیا، وہاں باقاعدگی سے پچیس سال تک جمعہ اور جماعت کا اہتمام ہوتا رہا، تو یہ اسی کی دلیل ہے کہ مالکان نے اس کو مسجد کی نیت سے بنایا تھا اور اب ان کو مسجد کے تبدیل کرنے اور اس جگہ کو کسی دوسرے مصرف میں لانے کا کوئی حق نہیں۔

سوم: یہ کہ ماہ رمضان کے آخری عشرے میں وہاں اعتکاف ہوتا تھا یا نہیں؟ اگر وہاں اعتکاف ہوتا رہا یا اتنے عرصے میں کسی سال بھی اعتکاف ہوا، اور مالکان نے یہاں اعتکاف کرنے سے منع نہیں کیا، تو یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ یہ مسجد شرعی ہے، کیونکہ یہ تو ہو سکتا ہے کہ اہل محلہ کی غفلت کی وجہ سے کسی مسجد میں اعتکاف نہ ہو، مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ غیر مسجد میں اعتکاف کیا جائے۔

خلاصہ یہ کہ مسجد میں اعتکاف ہونا، اس کے شرعی مسجد ہونے کی دلیل ہے، مگر کسی مسجد میں اعتکاف کا اہتمام نہ کیا جانا اس کے مسجد نہ ہونے کی دلیل نہیں، الا یہ کہ مالکان کی طرف اعلان و اظہار کیا جائے کہ چونکہ یہ شرعی مسجد نہیں، لہذا یہاں اعتکاف نہ کیا جائے۔ ان درائل کی روشنی میں بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس مسجد کو شرعی مسجد کی حیثیت سے بنایا گیا تھا، لہذا اب انتظامیہ کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اس مسجد کی حیثیت کو تبدیل کر کے اسے کسی اور مصرف میں استعمال کرے۔^(۳)

(۱) ویزول ملکہ عن المسجد والمصلیٰ بالفعل ویقولہ جعلتہ مسجدًا عند الثانی وشرط محمد والإمام الصلاة فیہ۔ الحج۔ وفی ردالمحتار۔ قولہ بالفعل ای بالصلاة فیہ ففی شرح الملتفی۔ انه یصیر مسجدًا بلا خلاف۔ حتیٰ انه اذا بنی مسجدًا وأذن للناس بالصلاة فیہ جماعة فإنه یصیر مسجدًا۔ (ردالمحتار ج ۳ ص ۳۵۶، کتاب الوقف)۔

(۲) ولو اتخذ فی بیتہ موضعًا للصلوة فلیس له حکم المسجد أصلًا۔ (حلبی کبیر ص ۶۱۳ طبع سہیل اکیڈمی)۔

(۳) فی الدر المختار۔ ولو خرب ما حوله واستغنی عنه یبقی مسجدًا عند الإمام، والثانی ابداً الی قیام الساعة وبہ یفتی، وفی الشامیة فلا یعود میراثاً ولا یجوز نقلہ ونقل ماله الی مسجد آخر۔ (شامی ج ۴ ص ۳۵۸، کتاب الوقف)۔

نئی مسجد متصل بنا کر پہلی کو تالا ڈالنا ناجائز ہے

سوال:۔۔۔ حضرت والا کی توجہ ایئر پورٹ کی مرکزی جامع مسجد جو کہ کچھ عرصہ قبل تعمیر ہوئی ہے، کے متعلق اس کی شرعی حیثیت جناب والا سے معلوم کرنا ہے، امید ہے کہ اس مسجد کے متعلق آپ اپنی صاحب رائے شائع فرما کر اہالیان ایئر پورٹ کی رہنمائی فرمائیں گے۔ برعظیم انڈیا پاک کی تقسیم کے بعد ایک کلب و مسجد میں تبدیل کر کے نماز کے لئے جگہ بنائی گئی، اس کے بعد باقاعدہ چھت ڈال کر مسجد تعمیر کر دی گئی، عرصہ چھتیس سال سے مذکورہ مسجد میں نماز جمعہ و پنج گانہ نمازیں ادا کی جاتی رہیں، ۱۹۸۳ء میں قطر کے ایک شیخ صاحب نے کئی لاکھ روپے خرچ کر کے ایک مسجد سابقہ مسجد سے تقریباً دو گنا چار دیواری کے اندر دوسری مسجد تعمیر کروادی۔ شیخ صاحب کو مسجد کی انتظامیہ نے جیسا مشورہ دیا ویسا نہیں کرنے دیا، اب صورت حال یہ ہے کہ پہلی مسجد کو تالا ڈال دیا گیا ہے اور نئی مسجد میں نمازوں کی ادائیگی ہو رہی ہے، بہت سے حضرات نے مسجد کی انتظامیہ کو پہلے ہی مشورہ دیا تھا کہ کم از کم سابقہ مسجد کا صحن ہی نئی مسجد میں شامل کر لیا جائے تاکہ کوئی شرعی مسئلہ کھڑا نہ ہو جائے۔ لیکن انتظامیہ کی چشم پوشی کی وجہ سے دو مسجدیں آئندہ سامنے ہیں، پہلی مسجد کے متعلق کبھی سنا جاتا ہے کہ اسے دارالعلوم بنادیا جائے گا یا دینی مدرسہ وغیرہ۔ فی الحال پرانی مسجد کو تالا ہی لگا ہوا ہے، یہاں سے دنوں ایئر فورس والوں کا ایئر پورٹ پر کنٹرول ہے، اور مسجد کا سیکرٹری اصل حالات ایئر پورٹ کی انتظامیہ کو نہیں بتلا رہا، اور اتنی بڑی مسجد میں کوئی عالم جان بوجھ کر نہیں رکھا جا رہا تاکہ یہاں سے لوگوں کو اصل بات کا پتا نہ چل سکے۔ آپ سے مؤذبانہ گزارش ہے کہ جناب والا نئی مسجد کی شرعی حیثیت واضح فرمادیں، واضح رہے کہ پلی آئی اے کی نئی مسجد اس سے بالکل الگ ہے، مذکورہ مسجد لب سڑک ہے اور محکمہ شہری ہوا بازی سے تعلق رکھتی ہے۔

جواب:۔۔۔ جس جگہ کو چھتیس سال سے مسجد کی حیثیت دی گئی ہو، اور اس میں باقاعدہ جمعہ و جماعت ہوتی رہی ہو، اس کو معطل کر دینا اس مسجد کی حیثیت کو ختم کر کے کسی اور مقصد کے لئے استعمال کرنا کسی طرح بھی جائز نہیں، بلکہ وبال کا موجب ہے، آپ نے جو واقعات لکھے ہیں، اگر صحیح ہیں تو سابقہ مسجد کو نئی مسجد میں شامل کر دینا چاہئے، جو جگہ ایک بار مسجد بنادی گئی ہو، وہ قیامت تک کے لئے مسجد رہتی ہے اور اس کی حیثیت کو تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔^(۱)

تعمیری نقص میں ایک طرف نمازی بہت کم ہوں تو بھی نماز مکروہ ہے

سوال:۔۔۔ ہمارے قریب ایک مسجد شریف ہے، جس کی بناوٹ اس طرح ہے کہ امام کے دائیں جانب مقتدی اندازاً چالیس پچاس ہوتے ہیں اور بائیں جانب صرف چار پانچ آدمی ہوتے ہیں، یہ نماز ہوئی کہ نہیں؟

(۱) قال أبو يوسف هو مسجد أبدًا إلى قيام الساعة لا يعود ميراثًا ولا يجوز نقله، ونقل ماله إلى مسجد آخر سواء كانوا يصلون فيه أو لا، وهو الفتوى كذا في الحاوي القدسي۔ وفي احتجى وأكثر المشايخ على قول أبي يوسف ورجح في فتح القدير قول أبي يوسف بأنه الأوجه۔ (الحر الرائق ج ۵ ص ۲۷۲، كتاب الوقف، فصل في أحكام المساجد، طبع دار المعرفة بيروت، وأيضاً رد اعتبار ج ۳ ص ۳۵۸، كتاب الوقف، طبع إيج ايم سعيد)۔

جواب: ...مکروہ ہے۔^(۱)

قبروں کے نزدیک مسجد میں نماز ہو جاتی ہے

سوال: مسجد کے قریب قبریں ہوں، درمیان میں کوئی فاصلہ نہ ہو، صرف تقریباً ایک گز کی دیوار ہو تو مذکورہ مسجد میں نماز ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: ...نماز صحیح ہے، قبرستان میں نماز پڑھنا ممنوع ہے،^(۲) لیکن اگر ایسی مسجد ہو جس کے قریب قبریں ہوں، اس میں نماز ممنوع نہیں۔^(۳)

دفاتر کی مسجد میں نماز کا ثواب

سوال: میں نے ایک شخص سے سنا جو کہ نماز وغیرہ کا پابند ہے کہ ایک بلڈنگ (کاروباری دفاتر کی بلڈنگ) کے اندر اگر کوئی کمرہ نماز کے لئے مخصوص کر دیا گیا ہو تو اس میں نماز پڑھنے سے اتنا ثواب نہیں ملتا جتنا ایک مسجد میں نماز پڑھنے سے ملتا ہے۔
جواب: ...بلڈنگ میں جو کمرہ نماز کے لئے مخصوص کر دیا گیا ہو، اس کا حکم مسجد کا نہیں، نہ اس میں مسجد کا ثواب ملے گا۔^(۴)

دوسری مسجد میں نماز پڑھنے کی رخصت

سوال: ...میں ایک جامع مسجد کے ساتھ رہتا ہوں، مسجد میں پانچ وقت کی نماز اور جمعہ باقاعدگی سے پڑھائی جاتی ہے، اور میں بھی پابندی سے نماز و جمعہ پڑھتا ہوں۔ چار نمازیں نزدیکی مسجد میں پڑھتا ہوں، البتہ عشاء کی نماز اور جمعہ کی نماز ایک دوسری مسجد میں جا کر پڑھتا ہوں، محض اس لئے کہ وہاں مولوی صاحب جمعہ کے دن بھی اچھا وعظ کرتے ہیں اور عشاء کی نماز کے بعد قرآن کی تفسیر سمجھاتے ہیں، تو میں ان کے پاس اچھی باتیں سننے جاتا ہوں، جبکہ نزدیک والی مسجد میں ان چیزوں کا فقدان ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ اپنی نزدیک والی مسجد آ کر رکھو، ورنہ گناہ ہوگا۔ آپ قرآن و حدیث کی روشنی میں وضاحت کر کے سمجھائیں کہ میں کیا کروں؟ دوسری مسجد میں جانے کا میرا صحیح نظر محض دین کا سیکنا ہے۔

(۱) ویسفی للامام أن يقف براء الوسط فإن وقف في ميمته الوسط أو يسرته فقد أساء لمخالفة السنة. (فتاوی عالمگیری ج ۱ ص ۸۹، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الخامس في بيان مقام الإمام والمأموم).

(۲) عن ابن عمر قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يصلي في سبعة مواطن في المذيلة والمجررة والمقبرة وقارعة الطريق وفي الحمام وفي معادن الأبل وفوق ظهر بيت الله. رواه الترمذي وان ماحة. (مشکوٰۃ ص ۷۱، کتاب الصلاة).

(۳) قال محمد رحمه الله: أكره أن تكون قبلة المسجد إلى المحرور والحمام والقبر وهذا كله إذا لم يكن بين المصلي وبين هذه المواضع حائط أو سترة أما إذا كان لا يكرهه وبصير الحائط فاصلاً. (عالمگیری ج ۵ ص ۳۱۹).

(۴) ولو اتخذ في بيته موضعاً للصلاة فليس له حكم المسجد أصلاً. (حلی کبیر ص: ۶۱۴، فصل فی أحكام المساجد، طبع سہیل اکیڈمی لاہور، بحر الرائق ج: ۲ ص: ۶۴، طبع رشیدیہ).

جواب: ...حق تو قریب والی مسجد ہی کا زیادہ ہے، لیکن اگر دوسری مسجد میں اچھے عالم ہوں تو وہاں جانے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔^(۱)

مسجد میں خشک جوتے لے جانے سے ناپاکی نہیں ہوتی

سوال: ...ہم جوتے لے کر بیت الخلاء میں جاتے ہیں، وہی جوتے لے کر ہم مساجد میں جاتے ہیں، اور اکثر بھائی جوتے مسجد کے فرش پر رکھتے ہیں، کیونکہ بعض جگہ جوتے رکھنے کے لئے لکڑی کا بکس نہیں ہوتا، ایسی صورت میں کیا مسجد ناپاک نہیں ہوتی؟ اگر جوتے نمازی اپنے قریب نہ رکھے تو چوری کا اندیشہ ہوتا ہے۔

جواب: ...جوتے خشک ہوں تو مسجد ناپاک نہیں ہوتی۔

متولی مسجد کا نمازیوں کو اندر جوتا لانے سے منع کرنا

سوال: ...گزارش یہ ہے کہ سیشن کورٹ کے احاطے میں ایک مسجد ہے، جب سے مذکورہ مسجد تعمیر ہوئی ہے، متولی مسجد کا حکم ہے کہ کوئی نمازی مسجد کے اندرونی حصے میں جوتا لے کر نہ آئے۔ اگر کوئی نادانف آدمی اندر جوتا لے آتا ہے تو اس کو مجبور کر دیا جاتا ہے کہ جوتا باہر رکھیں، نمازی مجبور ہو کر جوتا باہر رکھ دیتا ہے۔ باہر چور انتظار میں ہوتے ہیں، چنانچہ وقتاً فوقتاً باہر جوتے چوری ہوتے رہتے ہیں۔ جب کوئی نمازی متولی صاحب سے کہتا ہے کہ باہر جوتا چوری ہو جائے گا، تو متولی صاحب فرماتے ہیں کہ باہر سامنے جوتا رکھ کر نماز پڑھ لو۔ چنانچہ مجبوراً نمازی باہر نماز پڑھتا ہے، اور صفِ اول کے ثواب سے محروم رہتا ہے۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ کیا مسجد کے اندرونی حصے میں جوتا رکھنا جائز ہے؟

جواب: ...مسجد میں جوتے رکھنے کے لئے ڈبوں کا انتظام ہوتا ہے، آپ کے متولی صاحب کو بھی اس کا انتظام کرنا چاہئے۔ اور یہ قانون غلط ہے کہ مسجد کے اندر کوئی جوتا لے کر نہ آئے، اور جس کو نماز پڑھنی ہو، باہر کے حصے میں پڑھے، متولی کو ایسا غلط قانون نافذ کرنے کا کوئی حق نہیں۔

کیا مسجد میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا چاہئے؟

سوال: ...ہمارے محلے میں بعض لوگ کہتے ہیں کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت السلام علیکم کہنا چاہئے، جبکہ ہم نے سنا ہے کہ حدیث میں ہے، دخول مسجد کے وقت مخصوص دُعا جو حدیث سے ثابت ہے، پڑھنی چاہئے، کون سا حق اور افضل ہے؟

جواب: ...مسجد میں داخل ہونے کی دُعا پڑھنی چاہئے، پھر اگر لوگ فارغ بیٹھے ہوں تو ان کو آہستہ سے سلام کہا جائے، اور

(۱) و ذکر قاضیخان وصاحب منیة المفتی وغیرہما ان الاقدام افضل فان استویا فی القدم فالاقرب افضل..... والافضل ان یختار الذی امامہ اصلح وافقہ فان الصلاة مع الافضل افضل..... ومسجد استاده لدرسه أو سماع الاخبار افضل بالاتفاق۔ (حلی کبیر ص: ۶۱۳، فصل فی احکام المساجد، طبع سہیل اکیڈمی)۔

اگر سب مشغول ہوں تو نہ کہے، اتنی زور سے سلام کرنا کہ نمازیوں کی نماز میں خلل پڑے، صحیح نہیں۔^(۱)

نمازیوں کے ذمہ سلام کا جواب نہیں

سوال: ... نمازی نیت باندھے کھڑے ہوں، ایک آدمی نماز ادا کرنے مسجد میں داخل ہوا تو اس آدمی کو السلام علیکم کہنا چاہئے یا چپکے سے نیت باندھنا چاہئے؟ اگر السلام علیکم لازمی ہے تو نمازیوں کو جواب دل میں دینا چاہئے یا نہیں؟

جواب: ... اگر کوئی شخص فارغ نہ ہو، تو آنے والے کو السلام علیکم نہیں کہنا چاہئے، اور اگر وہ کچھ کہہ دے تو نمازیوں کے ذمہ اس کا جواب نہیں، اس لئے دل میں بھی جواب دینے کی ضرورت نہیں۔^(۲)

مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کے وقت دُرود شریف

سوال: ... مسجد میں داخل ہوتے وقت اور مسجد سے باہر نکلتے ہوئے دُعا کے بعد ”السلام علیک ایہا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ“ پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ... مسجد میں داخل ہوتے ہوئے دایاں قدم پہلے رکھے اور پھر یہ دُعا پڑھے:

”بسم اللہ والصلوة والسلام علی رسول اللہ، اللہم افتح لی ابواب رحمتک“

(مشکوٰۃ ص: ۶۸)

اور مسجد سے نکلتے وقت یہ دُعا پڑھے:

”بسم اللہ والصلوة والسلام علی رسول اللہ اللہم افتح لی ابواب رزقک، اللہم

اعصمنی من الشیطان الرجیم۔“^(۳)

اس موقع پر سوال میں درج کردہ الفاظ منقول نہیں۔

مسجد کے کس حصے میں داخل ہوتے وقت دُعا پڑھنی چاہئے؟

سوال: ... مسجد میں داخل ہونے کی دُعا پڑھنا اور داہنا پاؤں پہلے اندر رکھنا مسنون طریقہ ہے، آپ وضاحت فرمائیں کہ دُعا مسجد کے بیرونی گیٹ کے اندر داخل ہوتے وقت پڑھی جائے یا کہ اس حصے میں داخل ہوتے وقت جہاں نماز پڑھی جاتی ہے؟ سنت طریقہ کیا ہے؟

(۱) (قولہ سلامک مکروہ) ظاہرہ التحریم (قولہ ذاکر) فیکرہ السلام علی مشغل ہذا کر اللہ تعالیٰ ہای وجہ کان... إلح۔ (فتاویٰ شامیہ ج: ۱ ص: ۶۱۶، باب ما یفسد الصلوٰۃ وما یکرہ فیہ، مطلب المواضع التي یکرہ فیہا السلام)۔

(۲) وقد نظم الجلال الأسیوطی التي لا یجب فیہا رد السلام ونقلها عنه الشارح فی هامش الخزائن: فقال رد السلام واجب إلا علی من فی الصلوٰۃ أو باکل شغلًا۔ (فتاویٰ شامیہ ج: ۱ ص: ۶۱۸، مطلب المواضع التي لا یجب فیہا رد السلام)۔

(۳) کنز العمال ج: ۸ ص: ۳۴۲ حدیث نمبر: ۲۳۱۱۰، طبع مؤسسة الرسالة، بیروت۔

(۴) ابن ماجہ، عن أبی ہریرۃ، ص: ۵۶ باب الدعاء عند دخول المسجد، طبع نور محمد کراچی۔

جواب: ... جو حصہ نماز کے لئے مخصوص ہے اور جس پر مسجد کے احکام جاری ہوتے ہیں (مثلاً جنبی کا مسجد میں داخل نہ ہونا، اور محکف کا بلا ضرورت مسجد سے باہر قدم نہ رکھنا) اس حصے میں داخل ہوتے وقت دعا پڑھنی چاہئے، مسجد میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں پہلے رکھے اور یہ پڑھے: ”بسم الله والصلوة والسلام على رسول الله اللهم افتح لي ابواب رحمتك“۔^(۱)

مسجد کو حفاظت کی خاطر تالا لگانا جائز ہے

سوال: ... مسجد جو کہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہوتا ہے، اس کو بند کرنے اور کھلا رکھنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کیونکہ مسجد تو خدا کا گھر ہوتا ہے، اور اس کو بند کرنے کا حق کسی کو نہیں پہنچتا۔ لیکن بعض لوگ عشاء کی نماز کے بعد مسجد کو تالا لگا دیتے ہیں جو کہ میری نگاہ میں غلط ہے۔ کیونکہ کوئی مسافر جو کہ نیا اور بھٹکا ہوا آجائے اور اسے رات ہو جائے تو اسے ہر طرف دروازہ بند نظر آتا ہے تو اس کی نگاہ مسجد پر جاتی ہے تو وہ بھی بند نظر آتی ہے، وہ باہر ہی کسی جگہ سو جاتا ہے اور جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اسے چور اچکا سمجھ کر پولیس والے لے جا کر بند کر دیتے ہیں جو کہ سراسر نا انسانی ہوتی ہے۔ لیکن اگر آج کل کے حالات کو دیکھا جائے تو ہر طرف بے ضمیر لوگ بھی پھرتے ہوئے نظر آتے ہیں، جو کہ مسجد کی اشیاء کو بھی نہیں بخشتے، جو کہ اللہ کے گھر کی چیزیں ہوتی ہیں، تو میں سمجھتا ہوں کہ ایسے لوگوں پر جو کہ اللہ کے گھر کی چیزیں بھی نہ بخشیں، ان پر خدا کی لعنت ہو اور یہی وجہ ہے کہ لوگ مجبوراً مسجد کے دروازوں پر تالے لگا دیتے ہیں۔

جواب: ... حفاظت کی خاطر مسجد میں رات کو تالا لگانا جائز ہے۔^(۲)

مسجد کے جمع شدہ چندے سے امام کا کمرہ، استنجا خانے وغیرہ بنانا

سوال: ... مسجد کے نام پر جو چندہ جمع ہوتا ہے، یا جمع ہے، اس سے مسجد کے واسطے غسل خانے، استنجا خانے کی جگہ یا پانی کا تالاب یا امام صاحب کے لئے کمرہ بنانا، یا کتواں وغیرہ یعنی مسجد کے ساتھ جس چیز کی ضرورت ہے، کیا اس رقم سے جو مسجد کے لئے جمع ہوں اس چیز پر خرچ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ... الہی چندہ کی اجازت سے جائز ہے۔^(۳)

(۱) عن ابی اسید قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا دخل أحدكم المسجد فليقل: اللهم افتح لي أبواب رحمتك، وإذا خرج فليقل: اللهم إني أسئلك من فضلك۔ رواه مسلم۔ (مشکوٰۃ ص: ۶۸)۔ وعن فاطمة بنت الحسين عن جدتها فاطمة الكبرى رضي الله عنها قالت: كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا دخل المسجد صلى على محمد وقال: رب اغفر لي ذنوبي وافتح لي أبواب رحمتك، وإذا خرج صلى على محمد وقال: رب اغفر لي ذنوبي وافتح لي أبواب فضلك۔ رواه الترمذی وأحمد وابن ماجه وفي روايتهما: قالت: إذا دخل المسجد وكذا إذا خرج قال: بسم الله والسلام على رسول الله بدل صلى على محمد۔ (مشکوٰۃ ص: ۷۰، الفصل الثانی، طبع قدیمی کتب خانہ)۔

(۲) وکما کرہ (خلق باب المسجد) إلا لخوف على متاعه، به يفتى (وفي رد المحتار) (قوله) إلا لخوف على متاعه (هذا أولى من التقييد بزماننا، لأن المدار على خوف الضرر، فإن ثبت في زماننا في جميع الأوقات ثبت كذلك) إلا في أوقات الصلوة أو لا فلا أولى بعضها ففي بعضها... إلخ۔ (فتاویٰ شامیہ ج: ۱ ص: ۶۵۶، مطلب فی احکام المسجد، طبع ایچ ایم سعید)۔

(۳) لا يجوز لأحد أن يتصرف في ملك غيره بلا إذنه أو وكالة أو ولاية وإن فعل كان ضامناً۔ (شرح المجلة، لسليم رستم باز، ج: ۱ ص: ۶۱۰، رقم المادة: ۹۶، طبع حبيبہ کوئٹہ)۔

مسجد کے احاطے میں پیش امام کی رہائش گاہ بنانا

سوال: ... مسجد کے احاطے میں وضو خانے کے اوپر پیش امام کا گھر بنانا جائز ہے یا نہیں؟ جبکہ وہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ وہاں رہ رہا ہو۔ مسجد کے دو گیٹ ہیں، اور پچھلے گیٹ سے پیش امام کے اہل خانہ کا گزر رہا ہو اور نمازیوں کا دونوں گیٹوں سے آنا جانا رہتا ہو؟

جواب: ... مسجد کے وضو خانے پر امام صاحب کا مکان بنانا صحیح ہے، کیونکہ وضو خانہ مسجد میں شامل نہیں۔

مسجد کے چندہ سے کمیٹی کا دفتر بنانا

سوال: ... ہمارے محلے کی مسجد زیر تعمیر ہے، مسجد پایہ تکمیل تک پہنچنے کے قریب ہے، اب انتظامیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ وضو خانے کے اوپر انتظامیہ کے لئے ایک آفس تعمیر کیا جائے گا، جس میں بیٹھ کر مسجد کی انتظامیہ میٹنگ اور فیصلے کیا کرے گی، کیا انتظامیہ کے لئے ایسا کرنا یعنی مسجد کے فنڈز سے ایک آفس تعمیر کرنا شرعاً درست ہے یا نہیں؟

جواب: ... اگر اہل چندہ کی اجازت ہو تو جائز ہے۔^(۱)

استراحت کے لئے مسجد کے سٹکھے کا استعمال بغیر اجازت صحیح نہیں

سوال: ... اس دفعہ رمضان شریف گرمیوں میں آرہے ہیں، ہم نے اس سے پہلے والے رمضان میں اکثر دیکھا ہے مقامی آدمیوں کو کہ ظہر سے پہلے مسجد میں آکر سو جاتے ہیں اور بجلی کے سٹکھے چلواتے ہیں۔ مسجد میں چٹائی یا درہی پر کوئی کپڑا نہیں ہوتا، ان لوگوں کا پسینہ مسجد کی درہی پر لگتا ہے اور بدبو ہوتی ہے، یا کوئی شخص ظہر کی نماز باجماعت پڑھ کر سنت سٹکھے کے نیچے آکر پڑھتا ہے اور پھر تھوڑی دیر کے بعد وہیں پر لیٹ جاتا ہے اور نیند کی آغوش میں چلا جاتا ہے، ایسے میں مسجد کی بجلی استعمال کرتا ہے، اس کے لئے کیا حکم ہے؟ اس کو مسجد سے اٹھا دیا جائے یا پنکھا بند کر دیں؟ اور مسجد کے آداب کے مطابق اس کا یہ فعل کیسا ہے؟

جواب: ... مسجد کی بجلی وغیرہ نماز کے اوقات میں استعمال کرنی چاہئے، دیگر اوقات میں اہل چندہ منع کر سکتے ہیں۔^(۲) مسجد میں سونا محکف اور مسافر کے لئے جائز ہے، دوسروں کے لئے مکروہ ہے۔^(۳) جو لوگ مسجد میں نیند کریں ان کو چٹائیوں پر کپڑا بچھالینا چاہئے، تاکہ پسینے سے فرش خراب نہ ہو، اور نیند کی حالت میں ناپاک ہو جانے کا خطرہ نہ رہے۔

(۱) لا يجوز لأحد أن يتصرف في ملك غيره بلا إذنه أو وكالة أو ولاية وإن فعل كان ضامناً. (شرح الجملة لسليم رستم باز، ج ۱، ص ۶۱، رقم المادة: ۹۶، مكتبة حبيبيه كوئٹہ)۔

(۲) ولو وقف على ذهن السراج للمسجد لا يجوز دهنه جميع الليل بل بقدر حاجة المصلين... إلخ. (عالمگیری ج ۲: ص ۵۹۰، كتاب الوقف، الباب الحادی عشر فی المسجد وما يتعلق به، الفصل الأول)۔

(۳) وا... فيه (المسجد) لغیر المحکف مکروه وقيل لا بأس للغریب أن ینام فيه، والأولی أن ینوی الاعتکاف لیخرج من الخلاف. (حلی کبیر ص: ۶۱۲، فصل فی أحكام المساجد)۔

چوری کی بجلی کا مسجد میں استعمال

سوال:.... ہمارے محلے کی مسجد میں بجلی کی مین لائن سے بغیر میٹر کے تین مرکزی لائنیں مغرب تا فجر جلتی ہیں، اہل محلہ نے مسجد کی انتظامیہ سے اس سلسلے کو ختم کرنے کو کہا تو ان کا جواب تھا کہ: سابق کونسلر صاحب نے ان کو لگوا دیا تھا۔ کیا اس طریقے سے لی گئی بجلی مسجد کے استعمال میں لانا ٹھیک ہے یا منقطع کر دینا بہتر اور افضل ہے؟

جواب:۔ اگر گورنمنٹ کی طرف سے اس کی اجازت دی گئی ہو تو جائز ہے، ورنہ نہیں۔^(۱)

مسجد میں سونے کی اجازت کس کو ہے؟

سوال:.... ایک محلے کے مقامی مسجد کے لوگ اسی مسجد میں کن کن حالتوں میں رات ٹھہر سکتے ہیں؟ کیا ان حالتوں اور صورتوں میں یہ بھی صورت شامل ہے کہ بہ نیت اعتکاف (اعتکاف کی نیت سے) دینی دعوت کے سلسلے میں بستر بچھا کر رات سو سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب:.... مسجد میں ٹھہرنا، سونا اور کھانا پینا معتکف کے لئے جائز ہے،^(۲) اور مسجد کا اعتکاف اعلیٰ درجے کی عبادت ہے۔ مسلمانوں میں رمضان مبارک کے اعتکاف کا تو رواج ہے، جو سنت مؤکدہ ہے، لیکن غیر رمضان میں اعتکاف کا رواج نہیں، جو سنت مستحبہ ہے۔^(۳) اس اعتکاف کا رواج ڈالنا چاہئے۔ جس طرح رمضان مبارک والے اعتکاف میں معتکف کے لئے مسجد میں ٹھہرنا، سونا اور کھانا پینا جائز ہے، یہی حکم نقلی اعتکاف کا بھی ہے، اور نقلی اعتکاف کے بھی وہی آداب ہیں جو اعتکاف رمضان کے ہیں۔

مسجد میں سونے کے لئے رحل کو تکیہ بنانا

سوال:.... مسجد میں سونے کے دوران مسجد کی رحل کو تکیے کے طور پر سر کے نیچے رکھ لے تو گناہ تو نہیں؟

جواب:.... رحل اس مقصد کے لئے وقف نہیں۔^(۴)

معتکف کے علاوہ عام لوگوں کو مسجد میں سونے کی اجازت نہیں

سوال:.... میں ایک ادارے میں ملازم ہوں، کھانے اور نماز کے وقفے کے دوران ہمارے کچھ ساتھی کھانا جلدی کھا کر نماز

(۱) لا يجوز لأحد أن يتصرف في ملك الغير بغير إذنه. (قواعد الفقه ص: ۱۱۰، أيضًا: شرح المحلة ج: ۱ ص: ۶۱)۔

(۲) وخص المعتكف بأكل وشرب ونوم عقد احتاج إليه لنفسه أو عياله... إلخ. وفي الشامية: أن المعتكف مقصور على الأكل ونحوه في المسجد لا يحل له في غيره. (رد المحتار على الدر المختار ج: ۲ ص: ۴۴۸)۔

(۳) أما تفسيره فهو اللبث في المسجد مع نية الاعتكاف وينقسم إلى واجب وهو المنذور تنحيًا أو تعليقًا وإلى سنة مؤكدة وهو في العشر الأخير من رمضان وإلى مستحب وهو ما سواهما. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۲۱۱، الباب السابع في الاعتكاف)۔

(۴) شرط الواقف كنص الشارع في وجوب العمل به، وفي المفهوم والدلالة. (قواعد الفقه ص: ۵۸، طبع ص: بلشرر کراچی، الأشباه والنظائر، کتاب الوقف، الفن الثاني، الفوائد ج: ۲ ص: ۱۰۶، طبع إدارة القرآن کراچی)۔

سے پہلے مسجد میں سو جاتے ہیں، آپ تفصیل سے بتائیں کہ کیا ایسے ہی مسجد میں سونا جائز ہے یا کن حالات میں مسجد میں سونے کی اجازت ہے؟

جواب:۔۔۔ مسجد میں سونے کی صرف مختلف کو اجازت ہے، عام لوگوں کو نہیں، یہ لوگ اگر اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں جائیں تو وہاں سو بھی سکتے ہیں۔^(۱)

بے نمازی کو مسجد کمیٹی میں لینا

سوال:۔۔۔ مسجد کی کمیٹی اور زکوٰۃ کمیٹی میں بے نمازی کو چیئرمین یا صدر بنانا یا کوئی ممبر بنانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔۔۔ جو شخص نماز ہی کا پابند نہیں، اس کا مسجد اور زکوٰۃ سے کیا تعلق؟

”اگر مجھے کمیٹی میں شامل نہ کیا گیا تو میں مسجد بند کروا دوں گا“ کہنے والے کو کمیٹی میں شامل کرنا

سوال:۔۔۔ اگر ایک مقتدی مسجد میں امام مسجد کی موجودگی میں یہ بات برملا کہے کہ اگر مجھے انتظامیہ کا عہدہ نہ دیا گیا تو میں اس مسجد کو بند کروا دوں گا۔ شریعت کے مطابق ایسے شخص کے بارے میں کیا کہا جاسکتا ہے؟ وہ کس قسم کا مسلمان ہے؟ وضاحت فرمائیں۔

جواب:۔۔۔ ایسا شخص فاسق ہے، اس کو مسجد کے معاملات میں کسی صورت میں شامل نہ کیا جائے۔^(۲)

مساجد میں حرام رقم کا استعمال جائز نہیں

سوال:۔۔۔ سوسائٹی کے علاقے میں بعض ایسی مساجد ہیں جس میں سوسائٹی کے تحت انتظامات ہوتے ہیں، مساجد میں دکانیں وغیرہ ہوتی ہیں، ان سے اخراجات پورے کئے جاتے ہیں۔ گزشتہ دنوں معلوم ہوا کہ بعض مساجد میں دکانوں کے کرائے ایڈوانس اور پگھڑی کی رقوم بینک کے اندر ڈپازٹ اسکیم کے تحت رکھوا دی جاتی ہیں، اور پھر اس سے جو سود ملتا ہے، اس سے اخراجات مسجد کے پورے کئے جاتے ہیں، اس سلسلے میں مسجد انتظامیہ مختلف اذکار بیان کرتی ہے، جس میں بینکوں کا غیر سودی ہونا، اور اس منافع کا حلال ہونا، اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے، معاف فرمادیں گے، بیت اللہ میں بتوں کی موجودگی میں نماز ہو جاتی تھی، اس مسجد میں بھی ہو جائے گی، وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح ان مساجد کی دکانوں میں وڈیو اور فوٹو گرافی والوں کو بھی دکانیں کرائے پر دی ہیں، اب معلوم یہ کرنا ہے کہ ان رقوم کو مسجد میں استعمال کیا جاسکتا ہے اور اگر کر لیں تو ان مساجد میں نمازوں کا کیا حکم ہے؟ ایسی کمیٹی کے سلسلے میں امام، خطیب اور نمازیوں کو کیا رویہ رکھنا چاہئے؟

جواب:۔۔۔ اس سوال میں سوسائٹی والوں کا رویہ نہایت لائق افسوس ہے۔ ایک صاحب نے بتایا کہ انگلینڈ میں ایک سکھ نے اس سے کہا کہ تم مسلمان حرام گوشت کی ایک دکان کھولو، اور اگر پر لکھو: ”اسلامی گوشت کی دکان“ ان صاحب نے اس سکھ کو اس مذاق

(۱) ص: ۲۵۳ کا حاشیہ نمبر ۳ دیکھیں۔

(۲) وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسْجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذَكَّرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا (البقرة: ۱۱۴)۔

کا جواب دیا، تو اس نے کہا کہ: تم مسلمان لوگ سود کھاتے ہو تو اسلامی بینک کہہ کر کے کھاتے ہو، اور دوسری خرافات کرتے ہو تو اسلام کے نام سے منسوب کرتے ہو۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان مساجد کی انتظامیہ کے لوگوں کو پیسے سے غرض ہے، دین و ایمان سے غرض نہیں۔ اگر یہ واقعات صحیح ہیں جو خط میں درج کئے گئے، تو ان لوگوں کا مسلمان ہونا بھی مشکوک ہے، اور ایسے لوگوں کو مساجد سپرد کرنا ایسا ہی ہے جیسے بیت اللہ کو مشرکین مکہ کے سپرد کر دیا جائے۔

موجودہ سودی نظام میں ایک صدی سے اس کو حلال کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے، مگر اب تک تو یہ حلال ہوا نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو خدا اور رسول کے ساتھ جنگ قرار دیا ہے،^(۱) اور اس خدا اور رسول کے ساتھ جنگ کا نتیجہ پاکستان کا ہر شخص دیکھ رہا ہے۔ مساجد کی دکانوں میں ٹی وی اور ویڈیو کی دکانیں بنانا، یہ بھی حرام ہے، اور ان مولوی صاحبان کو جو ان مساجد میں کام کرتے ہیں، سوال میں ذکر کی گئی مدات سے جو تنخواہ دی جاتی ہے، وہ حلال نہیں۔^(۲)

نمازیوں کو چاہئے کہ مسجد کے عملے کا انتظام اپنے چندے سے کیا کریں، مسجد کی وہ رقم جو سود سے حاصل کی جاتی ہے، وہ مسجد کے کارکنوں کو نہ دی جائے۔

مسجد کی دکان غیر مسلم کو دینا، یا سودی کاروبار والے کو دینا

سوال:.... مسجد یا مدرسے کی دکان کسی غیر مسلم کو یا ایسے شخص کو جو کہ سود کا کاروبار کرتا ہو، اس کو کرایہ پر دی جاسکتی ہے؟
جواب:.... مسلمان یا غیر مسلم کسی کو بھی کرایہ پر دکان دینا جائز ہے، لیکن اس میں حرام کام نہ کرے، جو شخص سود لیتا ہے، اس کی سود کی کمائی سے کرایہ وصول کرنا جائز نہیں، اور اس کا وبال مسجد والوں پر بھی پڑے گا۔^(۳)

مسجد کی دکانیں غیر مسلم کو دینا

سوال:.... جامع مسجد کی کے نیچے ایک شاپنگ سینٹر ہے، جس کا کرایہ بطور چندہ جمع ہوتا ہے، اس چندے سے مسجد کا رنگ و روغن اور ٹوٹ پھوٹ کی مرمت کی جاتی ہے، مؤذن اور پیش امام کو تنخواہ بھی اسی چندے سے دی جاتی ہے۔ اس شاپنگ سینٹر میں ہندو مذہب کی بھی دکانیں ہیں، اب ہمیں یہ معلوم کرنا ہے کہ جو کرایہ ہندو بطور چندہ مسجد میں دیتے ہیں، وہ مسجد کے لئے استعمال ہو سکتا ہے کہ نہیں؟ آیا ہندوؤں اور غیر مذہب کو اس شاپنگ سینٹر میں دکانیں دینا جائز ہیں یا نہیں؟

جواب:.... غیر مذہب والوں کو دکانیں نہ دی جائیں، تو بہتر ہے، باقی ان سے جو کرایہ حاصل ہو اس کو مسجد کی ضروریات میں استعمال کرنا جائز ہے۔

(۱) "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُمْ مُؤْمِنِينَ، فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ" (البقرة: ۲۷۸، ۲۷۹)۔

(۲) لَا تَصِحُّ الْإِجَارَةُ لِمَسْبِ التَّيْسِ وَهُوَ..... وَلَا لِأَجْلِ الْمَعَاصِي مِثْلِ الْغَنَاءِ وَالنُّوحِ وَالْمَلَاهِي۔ (الدر المختار ج ۲ ص: ۵۵، باب الإجارة الفاسدة)۔

(۳) ایضاً حاشیہ نمبر ۱ صفحہ ۱۷۱۔

کیا مسجد کی دکان کی مرمت وغیرہ کرایہ دار کے ذمہ ہے؟

سوال: ... اگر مسجد کی دکانوں کی چھت خراب ہو جائے یا دیوار وغیرہ گر جائے تو اس کی تعمیر کی ذمہ داری کس پر عائد ہوگی؟ میرے ساتھ ایسا ہی مسئلہ پیش آیا، میں درزی ہوں، میری دکان کی چھت خراب ہو گئی ہے، مسجد انتظامیہ کو اس بارے میں آگاہ کیا تو وہ کہنے لگے کہ آپ خود ہی صحیح کرائیں، یہ ہماری ذمہ داری نہیں ہے۔ جب بارش ہوتی ہے تو اس وقت جو مال اندر رکھا ہوا ہوتا ہے وہ خراب ہو جاتا ہے۔ امام مسجد جو کہ کمیٹی کے سیکریٹری بھی ہیں، ان کو اس بارے میں بتایا گیا تو وہ بھی تمام تر ذمہ داری کرائے دار پر ڈال دیتے ہیں۔ جبکہ ہم دیگر امور میں دیکھتے ہیں کہ اگر کوئی کسی کا کرائے دار ہے تو اس صورت میں اس مکان یا دکان کی توڑ پھوڑ اور تعمیر کا ذمہ دار مالک مکان یا مالک دکان ہی ہوتا ہے۔

جواب: ... یہ دکان آپ خود تعمیر کرائیں اور اس کی تعمیر کے مصارف کرائے میں کاٹ لیا کریں۔

مسجد کی دکانوں کی رسید تبدیلی کی رقم مسجد پر خرچ کرنا

سوال: ... عام طور پر مسجد کی دکانیں بغیر ایڈوانس کے کرائے پر دی جاتی ہیں، کرائے دار جب جاتے ہیں تو رقم لے کر دوسرے کو دے جاتے ہیں، اور نام تبدیل نہیں کراتے، اس طرح باہمی لین دین کر کے چلے جاتے ہیں۔ مسجد کمیٹی نے مسجد کے کرائے دار ان کو اجازت دے دی ہے کہ آپ اپنی دکان اس طرح دے سکتے ہیں، رسید کی تبدیلی کے وقت رقم لے کر عطیہ کی رسید کاٹ دی جاتی ہے۔ کیا یہ صحیح ہے؟ اگر غلط ہے تو جو رقم اس مد میں وصول ہوئی ہے، اور مسجد کے اوپر خرچ کی جا چکی ہے، اس کا ازالہ کیسے کیا جائے؟

جواب: ... اگر یہ دکانیں مسجد کی ہیں اور دکان دار مسجد کے کرائے دار ہیں، تو ان کے لئے ان دکانوں کے پیسے لینا اور اپنے طور پر کسی کے حوالے کر دینا جائز نہیں^(۱)، اور اگر آپ حضرات اس کو برداشت کرتے ہیں تو آپ بھی گناہگار ہوں گے، کیونکہ آپ ان دکانوں کے مالک نہیں۔

مسجد کی دکان میں ویڈیو کاروبار

سوال: ... مسجد کی دکان ویڈیو اور فلموں کا کاروبار کرنے والے شخص کو کرائے پر دینا یا فروخت کرنا کیسا عمل ہے؟ نیز کیا اس دکان کا کرایہ مسجد میں خرچ کرنا جائز ہے؟

جواب: ... مسجد کی دکان کو ویڈیو اور فلموں کے کاروبار کرنے والے کو دینا جائز نہیں، نیز اس کا کرایہ بھی جائز نہیں۔^(۲)

(۱) والودیعة لا تودع ولا تعار ولا تواجر ولا ترهن وان فعل شیئا منهن ضمن۔ (عالمگیری ج: ۴ ص: ۳۳۸، کتاب الودیعة، طبع رشیدیہ کوئٹہ)۔

(۲) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۲ دیکھیں۔

مسجد میں دنیاوی باتیں کرنا مکروہ ہے

سوال: ... آج کل عام بات یہ ہے کہ اکثر حضرات مسجد میں بیٹھ کر ملکی حالات یا بین الاقوامی حالات یا دنیا داری کی باتیں کرتے ہیں، حالانکہ اس کی ممانعت ہے، منع کرنے پر یہ کہتے ہیں کہ سیاست دین سے علیحدہ نہیں ہے، آپ دونوں چیزوں کو کیوں علیحدہ سمجھتے ہیں؟ اور دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ مسجد نبوی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسائل حل کیا کرتے تھے، آپ کے پاس وفود آتے تھے، اور آپ بھی باتیں بیان کرتے تھے، اور مولوی لوگوں نے دین کو بہت تنگ کر دیا ہے، اس لئے ہم غلط نہیں ہیں۔ کیا مسجد میں اس قسم کی باتیں کرنی چاہئیں یا نہیں؟

جواب: ... حدیث میں ہے کہ مساجد صرف ذکر اللہ، تلاوت قرآن اور نماز کے لئے بنائی گئی ہیں، مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا مکروہ ہے۔^(۱) یہ صحیح ہے کہ دین اور سیاست جدا نہیں، مگر سیاست سے دینی سیاست مراد ہے، دور حاضر کی سیاست مراد نہیں۔ بعض بزرگوں کا ارشاد ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے کثرت ذکر سے بازار کو مسجد بنادیا تھا، اور تم نے مسجد کو بازار بنالیا ہے۔ البتہ ضرورت کی بات مسجد میں کر لینا جائز ہے۔

سوال: ... مسجد میں دنیاوی اور دینی باتوں کی حدود کہاں تک ہیں؟ میرا مطلب ہے کہ ہم مسجد میں نماز سے فراغت کے بعد ایک دوسرے کی خیریت معلوم کرتے ہیں، حال چال پوچھتے ہیں، دوسرا شخص جواب میں اپنی داستان سنانا شروع کرتا ہے جو کہ سراسر دنیا سے متعلق ہوتی ہے، مثلاً بچوں کے اسکول میں داخلے کے مسائل، کم آمدنی اور تجارت میں خسارہ، رشتہ داروں کے جھگڑے وغیرہ، اب جہاں تک سلام و دعا اور خیریت کی بات تھی اس کا دین سے متعلق ہونا تو سمجھ میں آتا ہے، لیکن مذکور بالا باتوں کو کیا درجہ دیا جائے؟ اور کس طرح اس تیز کو باقی رکھا جائے کہ جہاں مخاطب کسی ایسے پہلو پر گفتگو چھیڑے تو اس سے یہ کہہ دیا جائے کہ بس اب ہم باہر چل کر گفتگو کئے لیتے ہیں، اب ہم حدود سے متجاوز ہو گئے، کیا آپ ازراہ کرم ہمیں ایسا پیمانہ بتلائیں گے جو ہماری نیکیوں کے ضائع ہونے کا سبب نہ بنے؟

جواب: ... خیر خیریت پوچھ لینا اور کوئی ضروری بات کر لینا اس کی تو ممانعت نہیں، لیکن لایعنی قصے لے کر بیٹھ جانا اس کی اجازت نہیں، مسجد میں دنیا کی غیر ضروری باتیں کرنا، بعض حضرات نے اسے مکروہ فرمایا ہے اور بعض نے حرام کہا ہے۔^(۲)

مسجد میں سوال کرنا جائز نہیں

سوال: ... مسجد میں اگر مسائل یعنی مانگنے والا مانگے تو اسے مسجد میں کچھ دینا جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ میں نے ایک عزیز سے سنا

(۱) فالاحاصل ان المساجد بنيت لأعمال الآخرة مما ليس فيه توهم أهانتها وتلوينها مما ينبغي التنظيف منه ولم تكن لأعمال الدنيا ولو لم يكن فيه توهم تلوينها وأهانة على ما أشار إليه قوله عليه الصلاة والسلام لأن المساجد لم تكن لهذا فما كان فيه نوع عبادة وليس فيه أهانة ولا تلوين لا يكره ولا يكره. (حلی کبیر ص: ۶۱۱، فصل فی احکام المساجد).

(۲) الجلوس فی المسجد للحديث لا یباح بالإتفاق، لأن المسجد ما یبني بأمر الدلیا. (عالمگیری ج: ۵ ص: ۳۲۱).

تھا کہ اگر مسجد میں کسی مسئلہ کو ایک پیسہ دیا تو اس کے بدلے میں یعنی اس کا کفارہ میں ۷۰ پیسے دینا پڑیں گے، اس کا صحیح حل بتائیں۔
جواب: ... مسجد میں مانگنا جائز نہیں، کسی فقیر کو مسجد میں کچھ دینا یوں تو جائز ہے، مگر اس سے مسجد میں مانگنے کی عادت پڑے گی، اس لئے مسجد سے باہر دینا چاہئے، باقی آپ کے عزیز کا مسئلہ صحیح نہیں۔^(۱)

مسجد میں بھیک مانگنا جائز نہیں، کسی ضرورت مند کے لئے دوسرا آدمی اپیل کرے تو جائز ہے
سوال: ... اکثر مساجد میں بعد نماز گدا گرا اپنی مختلف مجبوریاں بیان کرتے ہیں اور پھر امداد کے طلب گار ہوتے ہیں، معلوم یہ کرنا ہے کہ کیا مساجد میں اپنے لئے سوال کرنا اور نمازیوں کا مسائل کی مدد کرنا کہاں تک مناسب ہے یا نامناسب ہے؟
جواب: ... مسجد میں بھیک مانگنا ممنوع ہے، ایسے لوگوں کو مسجد سے باہر کھڑے ہونا چاہئے، اور مسجد میں مانگنے والوں کو دینا بھی نہیں چاہئے، لیکن اگر کسی ضرورت مند کی امداد کے لئے دوسرا آدمی اپیل کرے تو یہ جائز ہے۔^(۲)

مسجد کے اندر بھیک مانگنا

سوال: ... اکثر فقیر مسجد کے اندر آ کر بھیک مانگتے ہیں، اور لوگ ان کو بھیک دیتے ہیں، آیا ان کو مسجد میں بھیک دینی جائز ہے یا ناجائز؟ اگر ناجائز ہے تو دینے والے اور بھیک لینے والے کے لئے کیا حکم ہے؟
جواب: ... اگر کوئی واقعی مستحق ہو تو اس کو دینا جائز ہے، ورنہ بھیک مانگنا اور پیشہ وروں کو دینا دونوں ناجائز ہیں۔^(۳)

مساجد میں ذاتی سوال کرنا اور مدرس کا چندہ کرنا

سوال: ... اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ مساجد میں سائل حضرات نماز ختم ہوتے ہی اپنا سوال اور اپنی مجبوری کا اظہار شروع کر دیتے ہیں، اور اسی وقت نمازی حضرات ”خاموش رہو، خاموش رہو، بیٹھ جاؤ، مسجد ہے“ کے جملے ادا کر کے سائل کو ڈانٹ ڈپٹ کرتے ہیں، جس سے نمازیوں کی نماز میں خلل واقع ہوتا ہے۔ کیا اس طرح مسجدوں میں سوال کرنا جائز ہے؟ اسی طرح رمضان میں مدارس کے چندے کا اعلان نمازوں کے بعد ہوتا ہے، اس کے بارے میں کیا شرعی حکم ہے؟ کیا ان لوگوں کو مسجد سے باہر آنے کے بعد دینا جائز ہے؟

(۱) وعلم مما تقدم حرمة السؤال في المسجد، لأنه كئشان الضالة والبيع ونحوه وكراهة الإعطاء، لأنه يحمل على السؤال، وقيل لا إذا لم يتخط الناس ولم يمر بين يدي مصل والأول أحوط۔ (حلی کبیر ص: ۶۱۲، فصل فی احکام المساجد، طبع سہیل اکیڈمی لاہور)۔

(۲) وعلم مما تقدم حرمة السؤال في المسجد لأنه كئشان الضالة والبيع ونحوه وكراهة الإعطاء لأنه يحمل على السؤال... إلخ۔ (حلی کبیر ص: ۶۱۲، فصل فی احکام المساجد)۔

(۳) ولا يحل أن يسأل شيئاً من القوت من له قوت يومه بالفعل أو بالقوة كالصحيح المكتسب ويأثم معطيه إن علم بحاله لإعائه على المحرم۔ (الدر المختار ج: ۲ ص: ۳۵۴، كتاب الزكاة، باب المصروف)۔

جواب:۔۔۔ پیشہ ور گدا گروں کا مسجد میں بھیک مانگنا جائز نہیں، بلکہ ان کو دینا بھی جائز نہیں^(۱)، تاہم ہمارے یہاں جو رواج ہو گیا ہے کہ سائل اٹھ کر سوال کرتا ہے تو لوگ ”بیٹھ جاؤ، بیٹھ جاؤ“ کے نعرے بلند کرنا شروع کر دیتے ہیں، جس سے نمازیوں کو تکلیف ہوتی ہے، اور ان کی نماز میں خلل واقع ہوتا ہے، یہ بھی صحیح نہیں۔^(۲)

مسجد کی انتظامیہ کو ایسا انتظام کرنا چاہئے کہ ان بھکاریوں اور گدا گروں کو مسجد میں سوال کرنے کا موقع نہ دیں۔

۲:۔۔۔ کسی شخص کی ضرورت کے لئے امام مسجد کا یا معززین میں سے کسی آدمی کا سوال کرنا، اور اعلان کرنا درست ہے،^(۳) چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض ایسے حضرات کے لئے جو مستحق تھے، مسجد میں چندہ فرمایا، اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ان کی اعانت کی ترغیب دی۔^(۴)

۳:۔۔۔ اسی طرح دینی مدارس کے لئے یا مساجد کے لئے یا اور دینی ضروریات کے لئے مسجد میں اعلان کرنا جائز ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ”جیش العسرت“ کے لئے چندے کا اعلان فرمایا تھا۔^(۵)

مسجد میں چندے کا اعلان کرنا

سوال:۔۔۔ جمعہ کے خطبے سے قبل سیکریٹری صاحب لاؤڈ اسپیکر پر باقاعدہ اعلان کرتے ہیں (ہر جمعہ کو) کہ فلاں صاحب نے ایک سو روپے دیئے، فلاں نے پچاس دیئے۔ کیا یہ طریقہ جائز ہے؟

جواب:۔۔۔ اعلان کا منشا دوسروں کو ترغیب دینا ہو سکتا ہے، ورنہ محض ریا کاری ہے۔

(۱) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۱، اور ۳ ملاحظہ ہو۔

(۲) عن ابن عمر أن عمر نهى عن اللفظ في المسجد وقال: إن مسجدنا هذا لا ترفع فيه الأصوات. (كنز العمال ج: ۸ ص: ۳۱۵، طبع مؤسسة الرسالة، بيروت).

(۳) قال في النهي: والمختار أن السائل إن كان لا يمر بين يدي المصلي ولا يتخطى الرقاب ولا يسأل الحاف بل لا بد منه فلا بأس بالسؤال والإعطاء. ومثله في البرازية، وفيها ولا يجوز الإعطاء إذا لم يكونوا على تلك الصفة المذكورة. (رد المحتار ج: ۲ ص: ۱۶۲، باب الجمعة، مطلب في الصدقة على سؤال المسجد).

(۴) عن عياض بن عبد الله قال: سمعت أبا سعيد الخدري يقول: جاء رجل يوم الجمعة والنبي صلى الله عليه وسلم يخطب بهيأة بذة فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم: أصليت؟ قال: لا، قال: صل ركعتين وحث الناس على الصدقة فالتقوا ثيابهم فأعطاه منها ثوبين فلما كانت الجمعة الثانية جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب فحث الناس على الصدقة قال: فالتقى أحد ثوبيه، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: جاء هذا يوم الجمعة بهيأة بذة فأمرت الناس بالصدقة فالتقوا ثيابا فأمرت له منها بثوبين، ثم جاء الآن فأمرت الناس بالصدقة فالتقى أحدهما فانتهره وقال خذ ثوبك. (سنن النسائي ج: ۱ ص: ۲۰۸، باب حث الإمام على الصدقة يوم الجمعة في خطبته، طبع قديمي كتب خانہ کراچی).

(۵) عن عبد الرحمن بن عباب قال: شهدت النبي صلى الله عليه وسلم وهو يحث على جيش العسرة فقام عثمان فقال: يا رسول الله! على مائة بعير بأحلاسها وأقاربها في سبيل الله، ثم حض فقام عثمان فقال: على ثلاثمائة بعير بأحلاسها وأقاربها في سبيل الله، فأننا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينزل عن المنبر وهو يقول: ما على عثمان ما عمل بعد هذه ما على عثمان ما عمل بعد هذه. رواه الترمذي. (مشکوٰۃ ص: ۵۶۱ باب مناقب عثمان رضي الله عنه).

مسجد میں نماز جنازہ کا اعلان صحیح اور گمشدہ چیز کا غلط ہے

سوال: کیا جنازہ یا گمشدہ چیز کا اعلان مسجد میں لاؤڈ اسپیکر پر کرنا جائز ہے؟

جواب: نماز جنازہ کا اعلان تو نمازیوں کی اطلاع کے لئے صحیح ہے، مگر گمشدہ چیز کی تلاش کے لئے اعلان جائز نہیں۔^(۱)

مسجد کے مدرسے کے لئے قربانی کی کھالوں کا اعلان جائز ہے

سوال: ہماری مسجد میں طرح طرح کے اعلانات ہوتے رہتے ہیں، مثلاً: کوئی گم ہو گیا ہے، کوئی مل گیا ہے، کسی کا بکرا کھو گیا ہے، کسی کی گھڑی، کسی کی سائیکل وغیرہ، نیز عید قربان کے موقع پر قربانی کی کھالیں مسجد میں واقع مدرسے کے لئے چندہ جمع کرنے کے لئے دن رات اعلانات ہوتے رہتے ہیں، شریعت کی رو سے مطلع فرمائیں کہ یہ اعلان مسجد میں جائز ہیں یا نہیں؟ کیونکہ اس طرح ان اعلانوں سے انسان بیزار ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ ہم کو صحیح معنوں میں شریعت پر چلائے۔

جواب: اگر کوئی چیز مسجد میں پڑی ہوئی ملے، اس کا اعلان مسجد میں کرنا جائز ہے، باہر کسی کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو، اس کی تلاش کے لئے مسجد میں اس کا اعلان کرنا جائز نہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے بدؤ عا فرمائی ہے: "لَا رَدَّ اللَّهُ عَلَيْكَ" یعنی "خدا کرے تیری گمشدہ چیز نہ ملے!"^(۲) مدرسے کے لئے قربانی کی کھالیں جمع کرنے کا اعلان جائز ہے، ایک دو بار اعلان کر دیا جائے، مگر یہ یاد رہے کہ اس اعلان کی وجہ سے کسی نمازی کی نماز میں خلل نہ پڑے۔

مسجد میں گمشدہ بچے کا اعلان انسانی جان کی اہمیت کے پیش نظر جائز ہے

سوال: مسجد میں لاؤڈ اسپیکر سے مختلف قسم کے اعلانات ہوتے ہیں، جلسہ کے انعقاد کا، ضروری کاغذات کا، گمشدہ رقم، بچے کی گمشدگی، نماز جنازہ اور جانوروں کی گمشدگی کا، مثلاً: فلاں صاحب کا بکرا گم ہو گیا ہے، اسلامی نقطہ نگاہ سے یہ کیسے ہیں؟ اور کس قسم کے اعلانات درست ہیں؟

جواب: مسجد میں گمشدہ چیز کی تلاش کے لئے اعلان کرنا جائز نہیں، حدیث شریف میں اس کی سخت ممانعت آئی ہے،^(۳) البتہ گمشدہ بچے کا اعلان انسانی جان کی اہمیت کے پیش نظر جائز ہے، اور جو چیز مسجد میں ملی ہو، جیسے کسی کی گھڑی رہ گئی ہو، اس کا اعلان جائز ہے کہ فلاں چیز مسجد میں ملی ہے، جس کی ہولے لے، نماز جنازہ کا اعلان بھی جائز ہے، اس کے علاوہ دوسرے اعلانات جائز نہیں۔

مختلف اعلانات کے لئے مسجد کا لاؤڈ اسپیکر استعمال کرنا

سوال: ہمارے محلے میں ہر کام کے لئے مسجد کا لاؤڈ اسپیکر استعمال کرتے ہیں، مثلاً: بکر کے مہمان آئے ہیں، وہ جلد ان

(۱) عن ابی ہریرۃ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من سمع رجلاً ینشد ضالۃ فی المسجد فلیقل: لا ردھا اللہ علیک، فإن المساجد لم یبن لہذا۔ رواہ مسلم۔ (مشکوۃ ص: ۶۸)۔

(۲) مشکوۃ ص: ۶۸، کتاب الصلاة، باب المساجد وموضع الصلاة، الفصل الأول، طبع قدیمی کتب خانہ۔

(۳) ایضاً۔

سے ملیں، کسی چیز کی گمشدگی کی اطلاع کے لئے، معمولی کاموں کے لئے بھی لاؤڈ اسپیکر استعمال کیا جاتا ہے، کیا یہ جائز ہے؟
جواب:.... مسجد کی ضرورتوں کے علاوہ مسجد کا لاؤڈ اسپیکر استعمال کرنا جائز نہیں، مسجد کو ان چیزوں سے پاک رکھنا ضروری ہے، گمشدہ چیز کی تلاش کے لئے مسجد میں اعلان کرنا جائز نہیں^(۱)، البتہ اگر مسجد میں کسی کی چیز رہ گئی ہو اس کا اعلان کر دینا جائز ہے، اور گمشدہ بچے کا اعلان بھی ضرورت کی بنا پر جائز ہے۔

مسجد کا اسپیکر گناہ کے کام کے لئے استعمال کرنا جائز نہیں

سوال:.... یوم آزادی کے موقع پر میں نے مسجد کے اسپیکر فائر اور لاؤڈ اسپیکر کو موسیقی کے لئے استعمال ہوتے دیکھا، بلکہ اس سے پہلے بھی تہوار والے دن ایسا ہوتا چلا آیا ہے، مجھے یہ بات ناگوار گزری کہ وہ اسپیکر جس میں اذان ہوتی ہے، آج اس سے موسیقی ہو رہی ہے، جب اس کا ذکر اپنی یونٹ کے ایک آدمی سے کیا تو جواز کے لئے اس نے یہ وجہ بیان فرمائی کہ یہ پراپرٹی دراصل مسجد کی نہیں ہے، سوائے خاص دنوں یا تہوار کے دنوں کے یہ اسپیکر فارغ ہوتا ہے، اس لئے اس کو مسجد میں استعمال کیا جاتا ہے، اور جب ضرورت پڑتی ہے تو ہم اپنا مطلب حاصل کر لیتے ہیں۔ براہ کرم اس مسئلے کو کتاب و سنت کی روشنی میں واضح کریں۔
جواب:.... جولاؤڈ اسپیکر مسجد میں استعمال ہوتا ہو، اس کو گناہ کے کام کے لئے استعمال کرنا جائز نہیں^(۲)۔ اور اگر وہ لاؤڈ اسپیکر مسجد کا نہیں تو اسے مسجد میں استعمال نہ کیا جائے۔

شبِ برات میں مسجد کے لاؤڈ اسپیکر پر تقاریر و نعتیں

سوال:.... ہر بڑی رات کو (شبِ برات وغیرہ) ہمارے محلے کی مسجد سے رات دیر تک لاؤڈ اسپیکر پر تقاریر اور نعتوں وغیرہ کا پروگرام ہوتا ہے، جس سے محلے والے اپنے گھروں میں ٹھیک طور سے عبادت نہیں کر سکتے، نہ نیند کر سکتے ہیں، براہ کرم بتائیں کہ مسجد والوں کا یہ فعل صحیح ہے؟

جواب:.... مسجد میں تقریر اور درس خواہ بڑی راتوں میں ہو یا چھوٹی راتوں میں اس کے دوران صرف اندر کے اسپیکر استعمال کرنے چاہئیں، تاکہ آواز مسجد تک محدود رہے اور اہل محلہ کو جن میں بیمار بھی ہوتے ہیں، تشویش نہ ہو، سنانے کا نفع اسی وقت ہوتا ہے جبکہ سننے والے شوق اور رغبت سے سنیں، اس لئے جن لوگوں کو سنانا مقصود ہو، ان کو ترغیب دے کر مسجد میں لایا جائے۔

مسجد کے لاؤڈ اسپیکر کی آواز کتنی ہونی چاہئے؟

سوال:.... ہمارے محلے کی ایک مسجد میں بے حساب لاؤڈ اسپیکر لگے ہوئے ہیں، جن سے اذان شریف کی آواز اتنی زور سے آتی ہے کہ سب جگہ کے درو دیوار مل جاتے ہیں۔ اس مسجد کے مؤذن صاحب سے مؤذبانہ گزارش کی گئی ہے کہ اذان کی ٹون ذرا

(۱) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۱ دیکھئے۔

(۲) وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (المائدہ: ۲)۔

آہستہ فرمادیں، مگر وہ اس امر کو غیر مسلمان قرار دیتے ہیں، اور بحث و تکرار کرتے ہیں کہ اسلام میں کونسا قانون اور قاعدہ ہے کہ اذان کی آواز محیط کی جائے۔ آپ کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس کم علم انسان کو آپ کی راہنمائی کی ضرورت ہے کہ کوئی ایسے حوالہ جات سے مطلع کیا جائے جو کہ ان مؤذن صاحب کو دکھا دیئے جائیں کہ اذان کا اصل مقصد ”شور و غوغا“ ہے یا کہ انسانوں کو نماز کی طرف بلانا ہے؟ جس آواز کو سن کر ہمارے دلوں میں راحت، خوشی اور سکون ملنا چاہئے، اگر اس آواز کو سن کر دل میں اور دماغ میں منفی خیال آئیں تو اس چیز سے کیسے پرہیز کیا جائے؟

جواب:۔۔۔ لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ضرورت ہے، شوق کی چیز نہیں، لاؤڈ اسپیکر کی آواز اتنی ہونی چاہئے جس سے بلاوجہ لوگوں کو ایذا نہ ہو۔

مسجد میں لاؤڈ اسپیکر پر تلاوت کی کیسٹ لگانا

سوال:۔۔۔ مسجد میں جمعہ المبارک کے دن نماز جمعہ سے پہلے لاؤڈ اسپیکر پر تلاوت کی کیسٹ کو لگا کر محلے تک آواز پہنچاتے ہیں، اُوپچی آواز سے لاؤڈ اسپیکر پر تلاوت قرآن کرنا شرعاً کیسا ہے؟ لگائیں یا بند کر دیں؟ زندہ انسان نے قرآن سننا اور کیسٹ پر قاری کی تلاوت قرآن کا سننا، دونوں صورتوں میں برابر کا ثواب ہے؟

جواب:۔۔۔ مسجد میں لاؤڈ اسپیکر پر کیسٹ لگانا نہایت غیر مناسب ہے، اس سے محلے والوں کو ایذا ہوتی ہے۔

لاؤڈ اسپیکر پر وعظ کرنا شرعاً کیسا ہے؟

سوال:۔۔۔ سوال یہ ہے کہ ہمارے محلے میں گھر کے قریب ایک جامع مسجد ہے، جس میں مولوی صاحب رات گئے تک لاؤڈ اسپیکر میں وعظ کرتے رہتے ہیں، جس کی وجہ سے کافی لوگ تنگ ہیں، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کوئی مریض ہو اور اسے آرام کی ضرورت ہو، یا کسی بچے کا امتحان صبح کو ہو۔ پوچھنا یہ ہے کہ کیا یہ طریقہ درست ہے کہ زبردستی کسی کے کان میں ذکرِ خدا کیا جائے؟

جواب:۔۔۔ لاؤڈ اسپیکر کا استعمال اس طرح کرنا صحیح نہیں جس سے اہل محلہ کو آذیت ہو۔

مسجد کے کنویں سے پینے، کپڑے دھونے وغیرہ کے لئے پانی لے جانا

سوال:۔۔۔ ہمارے گاؤں کی مسجد میں کنواں ہے، جس سے عام لوگ پینے کے لئے، کپڑے دھونے کے لئے اور قریب کسی نے مکان تعمیر کرنا ہو تو اس میں سے پانی استعمال کرتے ہیں، چونکہ اس میں پانی نکالنے والی مشین لگی ہوئی ہے، مسجد کی بجلی بھی خرچ ہوتی ہے، آپ سے عرض ہے کہ کیا اس کا پانی استعمال کرنا جائز ہے یا ناجائز؟ پھر جن لوگوں نے استعمال کیا ہے، ان کے لئے کیا حکم ہے؟ کیا آئندہ استعمال کرنے کے لئے روکیں یا کیا کریں؟

جواب:۔۔۔ جن لوگوں کے چندے سے یہ مشین لگائی گئی ہے، اگر انہوں نے عام لوگوں کو اس کنویں سے پانی لینے کی اجازت

دی ہو، (خواہ لفظاً یا حالاً) تو جائز ہے۔^(۱)

اسکول کا سامان مسجد میں استعمال کرنا

سوال:۔۔۔ ایک ہائی اسکول میں ایک مسجد زیر تعمیر ہے، اسی ہائی اسکول کی عمارت کا کچھ حصہ حکومت کی طرف سے ناکارہ قرار دیا جا چکا ہے، مسئلہ یہ ہے کہ اس ناکارہ شدہ عمارت کے حصوں کا چھت کا سامان مثلاً ٹی آر، گارڈر وغیرہ مسجد پر ڈالے جاسکتے ہیں؟
جواب:۔۔۔ اگر گورنمنٹ کی طرف سے اجازت ہو تو یہ سامان مسجد میں استعمال کرنا صحیح ہے۔

مسجد کی دیوار پر سیاسی نعرے وغیرہ تحریر کرنا

سوال:۔۔۔ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ مساجد کی دیواروں پر بھی سیاسی نعرے اور ادل فول تحریر ہوتے ہیں، کیا ایسا کرنا گناہ نہیں ہے جبکہ مساجد کی تعظیم و تکریم فرض ہے؟
جواب:۔۔۔ مسجد کی دیواروں کو ان چیزوں کے لئے استعمال کرنا مسجد کی حرمت و تعظیم کے خلاف ہے۔^(۲)

مسجد کے وضو خانے سے عام استعمال کے لئے پانی لینا جائز نہیں

سوال:۔۔۔ وضو خانے کے ٹل سے دکان دار روزانہ پانی لے جاتے ہیں، یہ شرعاً جائز ہے؟
جواب:۔۔۔ وضو خانے کا پانی وضو کے لئے مخصوص ہے، اس کا لے جانا درست نہیں،^(۳) البتہ اگر اہل محلہ نے یہ ٹل رفاہ عامہ کے لئے لگایا ہو اور دکان داروں کو پانی لے جانے کی اجازت ہو تو جائز ہے۔

مسجد میں مٹی کا تیل جلانا مکروہ ہے

سوال:۔۔۔ بجلی کے ٹیل ہونے کی وجہ سے مسجد میں مٹی کے تیل کی لائٹیں استعمال کر سکتے ہیں؟ یا کہ موم بتی یا دوسری کسی چیز سے روشنی کریں؟ جبکہ مٹی کا تیل مسجد میں لانا نہیں چاہئے، کیونکہ اس سے بدبو ہوتی ہے، اور بدبو کی چیز مسجد میں لانی منع ہے، اس کا گناہ کس پر ہوگا؟ لائٹیں جلانے والے پر یا کہ مسجد کی انتظامیہ پر؟
جواب:۔۔۔ مسجد میں مٹی کا تیل جلانا بدبو کی وجہ سے مکروہ ہے۔^(۴)

(۱) لا يجوز لأحد أن ينصرف في ملك الغير بغير إذنه. وفي الحاشية: والإذن عام سواء كان صراحة أو دلالة. (قواعد الفقه، ص: ۱۱۰، القواعد الفقهية، طبع صدف پبلشرز کراچی).

(۲) عن عائشة قالت: أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم ببناء المسجد في الدور وأن ينظف ويطيب. رواه أبو داود والترمذي وابن ماجه. (مشکوٰۃ ص: ۶۹، باب المساجد مواضع الصلاة).

(۳) شرط الواقف كنهى الشارع أى في المفهوم والدلالة ووجب العمل به. (الدر المختار ج: ۳ ص: ۴۳۳، كتاب الوقف). ايضاً حاشية نبراً صفحہ ۱۷۱.

(۴) يحرم فيه (أى المسجد) وأكل نحو ثوم، ويمنع منه وكذا كل مؤذ ومما له رائحة كريهة. (درمختار ج: ۱ ص: ۶۶۱).

مسجد کی دیوار پر اشتہار لگانا

سوال: ... مسجد اللہ کا گھر ہے، ہر مسلمان پر اس کا احترام واجب ہے، لیکن دیکھنے میں آیا ہے کہ لوگ مسجدوں کی دیواروں پر اشتہار چسپاں کر دیتے ہیں، بلکہ الٹی سیدھی عبارتیں اور اعلانات بھی جلی حروف میں لکھ دیتے ہیں۔ مولانا صاحب! مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ مساجد کی دیواروں کے ساتھ یہ سلوک کہاں تک جائز ہے؟ اور مشہرین کو اس فعل کی کیا سزا جزا ملنی چاہئے؟

جواب: ... مسجد کے دروازوں اور دیواروں پر اشتہار چسپانہ و دوجہ سے ناجائز ہے، ایک یہ کہ مسجد کی دیوار کا استعمال ذاتی مقصد کے لئے حرام ہے، چنانچہ فقہاء نے لکھا ہے کہ مسجد کے ہمسائے کے لئے یہ جائز نہیں کہ مسجد کی دیوار پر اپنے مکان کا شہتیر یا کڑی رکھے۔^(۱)

دوسری وجہ یہ ہے کہ مساجد کی تعظیم اور صفائی کا حکم دیا گیا ہے،^(۲) اور مسجد کی دیوار پر اشتہار لگانا اس کی بے ادبی بھی ہے، اور اس کو گندا کرنا بھی۔ کیا کوئی شخص گورنر ہاؤس کے دروازے پر اشتہار لگانے کی جرأت کر سکے گا؟ اور اس کو اس کی اجازت دی جائے گی؟ اور کیا اپنے مکان کے در و دیوار پر مختلف النوع اشتہار لگائے جانے کو پسند کرے گا؟ کیا مسلمانوں کی نظر میں اللہ کے گھر کی عظمت اپنے گھر کے برابر بھی نہیں رہی؟ افسوس ہے کہ مسجد کے در و دیوار پر اشتہار لگانے کی وبا عام ہو رہی ہے، نہ تو اشتہار لگانے والوں کو خانہ خدا کا احترام مانع ہوتا ہے اور نہ علمائے کرام ہی اس پر متنبہ فرماتے ہیں۔ یاد رہنا چاہئے کہ خانہ خدا کی آبادی، شہر اور محلے کی آبادی کا ذریعہ ہے، اور خانہ خدا کی ویرانی ہمارے محلوں اور شہروں کی ویرانی و بربادی کا سبب ہے۔^(۳)

مسجد کے قریب فلم شو اور دوسرے لہو و لعب کرنا سخت گناہ ہے

سوال: ... ہمارے محلے میں چند لوگ مسجد کے قریب ”فنکشن“ کے نام سے راگ رنگ کی محفلیں (فلم شو وغیرہ) جماتے ہیں۔ اس میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال بھی آزادانہ ہوتا ہے، اس صورت حال کے پیش نظر ہماری مسجد و مدرسہ کے منتظمین حضرات نے پہلے تو ان لوگوں سے گزارش کی کہ وہ مسجد کی حرمت کا خیال کریں، لیکن انہوں نے یہ اپیل قبول نہ کی، تو قانونی چارہ جوئی کے ذریعہ اس سلسلے کو بند کرادیا۔ اس سلسلے کے بند ہونے کی وجہ سے اب یہ لوگ انتقامی کارروائیاں کرنے لگے ہیں، انہوں نے مسجد و مدرسہ کے منتظمین کے خلاف ایک ”دھمکی مہم“ شروع کر دی ہے، اور خوف و ہراس کی فضا قائم کر رہے ہیں، کیا ایسے لوگوں کو منتظمین مدرسہ اور امام کے

(۱) قلت: وبہ علم حکم ما یصعبه بعض جیران المسجد من وضع جذوع علی جدارہ لہا نہ لا یحل ولو دفع الأجرة۔ (رد المحتار ج. ۴، ص: ۳۵۸، کتاب الوقف، مطلب فی احکام المساجد)۔

(۲) عن أنس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: البزاق في المسجد خطيئة وكفارتها دفنها. متفق عليه. وعن عائشة قالت: أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم ببناء المسجد في الدور وأن ينظف ويطيب. رواه أبو داود والترمذي وابن ماجه. (مشکوٰۃ ص: ۶۹، کتاب الصلاة، باب المساجد ومواضع الصلاة)۔

(۳) ”ومن أظلم ممن منع مساجد الله أن يذكر فيها اسمه وسعى في خرابها أولئك ما كان لهم أن يدخلوها إلا خائفين، لهم في الدنيا خزي ولهم في الآخرة عذاب عظيم“ (البقرة: ۱۱۳)۔

خلاف شرعاً مداخلت کی اجازت ہے یا نہیں؟ نیز اس ”دستخطی مہم“ کی شرعی کیا حیثیت ہے؟ دیگر یہ لوگ جو فلم شو کرنے کے لئے چندہ جمع کرتے ہیں، اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب:۔۔۔ جو صورت سوال میں بیان کی گئی ہے، اس کے مطابق ان لوگوں کا مسجد کی انتظامیہ کے خلاف یا امام کے خلاف مہم چلانا شرعاً و اخلاقاً غلط ہے، ان کو اپنے فعل پر توبہ کرنی چاہئے، مسلمان کی شان یہ ہے کہ جب اس کو کسی گناہ سے روکا جائے تو اس پر اصرار نہ کرے، بلکہ اپنی غلطی پر ندامت کا اظہار کرے، گناہ کے کام کے لئے چندہ وغیرہ کرنا حرام ہے، (۱) مسجد میں شور کرنا حرام ہے، (۲) اور گانے وغیرہ کی آواز اور باہر کا شور لاؤ ڈا پیس کر کے ذریعہ مسجد میں پہنچانا مسجد کی بے حرمتی ہے، جس کی وجہ سے ایسا کرنے والوں پر فرشتے لعنت بھیجتے ہیں، اور نمازیوں کی نماز اور ذکر و تلاوت میں بھی خلل پیدا ہوتا ہے، اس لئے ایسے لوگوں کو اس حرکت سے توبہ کرنی چاہئے، ورنہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ان کے گھروں پر وبال نازل ہوگا۔ (۳)

مسجد کو گزر گاہ بنانا ادب و احترام کے منافی اور گناہ ہے

سوال:۔۔۔ یہ بات کس حد تک درست ہے کہ ”مسجد کو گزر گاہ مت بناؤ“؟ اگر یہ صحیح ہے تو کراچی میں کئی ایسی مساجد ہیں جہاں یہ چیز ہمیں ملتی ہے، مثلاً نیو میمن مسجد کی آپ مثال لے لیں، حالانکہ اس کے برابر میں ایک گلی ہے، لوگ بجائے وہاں سے گزرنے کے مسجد سے گزرتے ہیں۔

جواب:۔۔۔ مسجد کو گزر گاہ بنانا اس کے ادب و احترام کے منافی ہے اور گناہ ہے، اور مسجد کی بے ادبی کا وبال بہت سخت ہے، مسلمانوں کو اس وبال سے ڈرنا چاہئے! (۴)

مسجد کو تفریح گاہ بنانا اور اس میں فوٹو کھنچوانا جائز نہیں

سوال:۔۔۔ ٹھٹھہ کی ایک مسجد میں غیر ملکی سیاحوں نے جن میں نیم برہنہ لباس میں عورتیں بھی تھیں، منبر و محراب کے قریب مختلف زاویوں میں لیٹ، بیٹھ کر تصویر کشی کروائی، تو ایک صاحب نے ایک ہفت روزہ میں مذہبی کالم لکھنے والے سے پوچھا تھا کہ کیا یہ مسجد کی بے حرمتی نہیں؟ تو جواب میں فرمایا گیا کہ: ”آپ پریشان نہ ہوں، یہ کوئی خاص مسئلہ نہیں، سیاح کبھی بے ادبی نہیں کرتے، بلکہ فوٹو کے ذریعہ یادگار لمحات کو محفوظ کر لیتے ہیں۔“ مولانا! کیا یہ نیم برہنہ لباس میں غیر مسلم خواتین کا مختلف زاویوں سے

(۱) ”وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ“ (المائدة: ۲)۔

(۲) عن الحسن مرسلًا قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتى على الناس زمان يكون حديثهم فى مساجدهم فى أمر دنياهم فلا تجالسوهم فليس الله فيهم حاجة۔ رواه البيهقي فى شعب الإيمان۔ (مشکوٰۃ ص: ۷۱)۔

(۳) ”وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذَكَّرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسُغِيَ فِي خَرَابِهَا“ (البقرة: ۱۱۴)۔

(۴) الأول فيما تصان عنه المساجد يجب أن تصان عن المرور فيها لغير ضرورة وروى ابن ماجه انه عليه الصلاة والسلام قال خصال لا تنبغي فى المسجد لا يتخذ طريقاً ولا يشهر فيه سلاح ... الخ۔ (حلبى كبير ص: ۶۱۰، ۶۱۱)۔ ومن اعتاد المرور فيه يائس ويفسق۔ (الأشباه والنظائر ج: ۲ ص: ۲۳۴، القول فى أحكام المساجد)۔

مسجد میں فوٹو کھنچنا مسجد کی بے حرمتی نہیں؟ جبکہ ہمارے ہاں تو مسلم خواتین کا پوری طرح پردے کی حالت میں بھی مسجد میں جانا معیوب سمجھا جاتا ہے۔

جواب: ... اول تو مسجد کو تفریح گاہ اور سیر و سیاحت کا موضوع بنانا ہی جائز نہیں، پھر نیم عریاں کافرات کا مسجد میں اٹکیلیاں کرنا بے حد ناروا بات ہے۔ جن کے بارے میں یہ بھی معلوم نہیں کہ انہوں نے غسل جنابت بھی کیا ہے یا نہیں؟ اور پھر مسجد میں فوٹو لینا ان سب سے بدتر بات ہے، اس لئے یہ فعل کئی حرام امور کا مجموعہ ہے^(۱) اور قطعاً مسجد کے احترام کے منافی ہے، انتظامیہ کا فرض ہے کہ اس کا انسداد کرے۔

مسجد کے فنڈ کا ذاتی استعمال میں لانا جائز نہیں

سوال: ... ایک شخص نے اپنے اثر و رسوخ اور دیگر تعلقات کی بنا پر دوسرے شخص سے تعمیر مسجد کے لئے کچھ رقم وصول کی ہے، اب رقم وصول کنندہ شخص نے تعمیر مسجد میں کچھ رقم خرچ کر کے باقی رقم کو اپنے ذاتی کام میں خرچ کیا ہے، اس حالت میں شرعاً اس شخص کے متعلق کیا حکم ہے؟ عطیہ دینے والے شخص پر دیگر اہل محلہ، نمازیان مسجد پر شرعاً کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے؟ تفصیل سے جواب دے کر تشفی قلب بخشیں۔

جواب: ... مسجد کی رقم کا اپنے ذاتی مصرف میں استعمال کرنا اس شخص کے لئے شرعاً جائز نہیں تھا،^(۲) لہذا اسے چاہئے کہ توبہ و استغفار کرے اور جو رقم اس نے استعمال کی ہے اس کا ضمان ادا کرے،^(۳) اہل محلہ کی اور نمازیوں کی ذمہ داری یہی ہے کہ اس شخص سے ضمان وصول کریں۔^(۴)

غیر قانونی جگہ پر مسجد کی تعمیر اور دوسرے تصرف کر کے ذاتی آمدنی حاصل کرنا

سوال: ... پچھلے دنوں اخبار میں ایک مضمون نظر سے گزرا تھا، جس میں بتایا گیا تھا کہ غیر قانونی غیر وابستہ جگہ پر مسجد بننے کے

(۱) فالاحاصل ان المساجد بنيت لأعمال الآخرة مما ليس فيه توهم اهانتها وتلويثها مما ينبغي التنظيف منه ولم تكن لأعمال الدنيا ولو لم يكن فيه توهم تلويث واهانة على ما أشار إليه قوله عليه الصلوة والسلام فإن المساجد لم تكن لهذا. (حلی کبیر ص: ۶۱۱). أيضاً: ومنها أنه يحرم عليهما وعلى الجنب الدخول في المسجد سواء كان للجلوس أو للعبور وهكذا في منية المصلي. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۳۸، الفصل الرابع في أحكام الحيض والنفس والإستحاضة).

(۲) متولى المسجد ليس له أن يحمل سراج المسجد إلى بيته وله أن يحمله من البيت إلى المسجد كذا في فتاوى قاضیخان. (عالمگیری ج: ۲ ص: ۴۶۲، کتاب الوقف، الباب الحادی عشر فی المسجد وما يتعلق به).

(۳) اكار تساول من مال الوقف فصالح المتولى على شيء فهذا على وجهين اما أن يوكن الأكار غنيا أو فقيرا، ففي الوجه الأول لا يجوز الحط من مال الوقف. (التاتارخانية، کتاب الوقف ج: ۵ ص: ۷۰، طبع إدارة القرآن کراچی، أيضاً عالمگیری ج: ۲ ص: ۴۶۳، کتاب الوقف، الباب الحادی عشر فی المسجد وما يتعلق به).

(۴) وللمتولى أن يستأجر من يخدم المسجد يكتسه ونحو ذلك بأجر مثله أو زيادة يتفان فيها فإن كان أكثر فالإجارة له وعليه الدفع من مال نفسه ويضمن لو دفع من مال الوقف كذا في فتح القدير. (عالمگیری ج: ۲ ص: ۴۶۱).

بعد اگر حکومت اعتراض نہ کرے تو وہ مسجد قانونی حیثیت اختیار کر لیتی ہے، ہمارے محلے میں مفاد پرستوں نے غیر وابستہ غیر قانونی طریقے سے جگہ گھیر کر مسجد کی بنیاد ڈالی اور رفتہ رفتہ کافی جگہ گھیر کر باقاعدہ ایک جامع مسجد بنا ڈالی، اس کے چاروں طرف ناجائز تجارت و اذیت، مکانات، کارخانے وغیرہ بنا کر مسجد کے لئے نہیں، بلکہ اپنی آمدنی کا پکا ذریعہ پیدا کر لیا ہے۔ جامع مسجد کے ساتھ ایک لمبا چوڑا رہائشی پلاٹ وغیرہ کی جگہ تھی، اس کو عید گاہ کے نام سے موسوم کر دیا گیا، مینار بھی بنا ڈالا، جہاں عیدین کی نمازیں ہوتی تھیں، اب عید گاہ کی جگہ برائے نام رہ گئی، اس جگہ کارخانے وغیرہ بنا کر کرایہ پردے دیئے گئے، جس کا صرف ایک آدمی کرایہ وصول کرتا ہے، اپنی ذاتی ملکیت قرار دیتا ہے، زمین کے ڈی اے کی ہے۔

جواب:۔۔۔ اس مسجد کی تعمیر کے وقت چونکہ حکومت کے کسی محکمے کی جانب سے اعتراض نہیں ہوا اور مسجد ویسے بھی مسلمانوں کی ناگزیر ضرورت ہے، اس لئے مسجد تو صحیح ہے، باقی جگہ پر جو ناجائز قبضہ کیا گیا ہے، اس کو ہٹا دیا جائے اور مسجد پر اگر غلط لوگ مسلط ہیں تو حکومت ان کا تسلط ختم کر کے مسجد کو محکمہ اوقاف کے حوالے کر دے۔

مسجد کی زائد چیزیں فروخت کر کے رقم مسجد کی ضروریات میں لگائی جائے

سوال:۔۔۔ ملک کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی پاکستان (رجسٹرڈ) کراچی کی زمین واقع سپر ہائی وے پر سوسائٹی نے مسجد کی تعمیر شروع کرنی ہے، اس مسجد کے لئے سوسائٹی نے ممبران اور ملک برادری سے عطیات رقوم کی صورت میں دینے کی درخواست کی تھی، اور اس کے لئے باقاعدہ مسجد فنڈ قائم کر دیا گیا ہے، اپیل کے بعد ملک برادری کے افراد کی جانب سے رقوم کی صورت میں اور اشیاء کی صورت میں عطیات موصول ہونا شروع ہوئے، اشیاء کی صورت میں جو عطیات وصول ہوئے، وہ یہ ہیں: دیوار کی گھڑیاں، چھت کے پتکے، صفیں اور جائے نماز وغیرہ، چونکہ مسجد کی تعمیر میں ابھی وقت لگے گا اور کراچی کے موکی حالات کے پیش نظر دیوار کی گھڑیاں اور چھت کے پتکے زنگ آلود اور خراب ہونے کا اندیشہ ہے، تو کیا سوسائٹی ان اشیاء کو فروخت کر کے اس سے جو رقم حاصل ہو وہ مسجد فنڈ میں شامل کر سکتی ہے یا نہیں؟ یا ان اشیاء کو دوسری ضرورت مند مسجدوں میں تقسیم کر دیا جائے؟ جب تک سوسائٹی ہذا کی مسجد کی تعمیر ہونی شروع ہو جیسی صورت بہتر ہو، شریعت کی زد سے فتویٰ عنایت فرمائیں۔

جواب:۔۔۔ ان اشیاء کو فروخت کر کے مسجد کی ضروریات میں صرف کیا جائے، جو چیزیں مسجد کی ضرورت سے زائد ہوں، اور ان کو فروخت بھی نہ کیا جاسکتا ہو، وہ کسی دوسری مسجد میں دے دی جائیں۔^(۱)

مسجد کا غیر مستعمل سامان مؤذن کے کمرے میں استعمال کرنا کیسا ہے؟

سوال:۔۔۔ اوقاف کی مسجد میں مؤذن کے لئے جو کمرہ بنایا گیا ہے، اس میں مسجد کے نام پر وقف وہ قالین یا پانی کا کولر جس کی

(۱) ونقل فی الذخیرۃ عن شمس الأئمة الحلوانی أنه سئل عن مسجد أو حوض خرب ولا یحتاج الیہ متفرق الناس عنه هل للقاضی أن یصرف أوقافہ الی مسجد أو حوض آخر، فقال: نعم... إلخ۔ (شامی ج: ۴ ص: ۳۵۹، کتاب الوقف، عالمگیری ج: ۲ ص: ۳۳۹، نظام الفتاوی ج: ۱ ص: ۳۷۱، خیر الفتاوی ج: ۱ ص: ۸۰۳)۔

مسجد والوں کو بالکل ضرورت نہیں ہے اور جس کو استعمال نہ کیا جائے تو یونہی ضائع ہوگا، اور ایسے قالین پرانے اوقاف والوں نے بھی دیکھ کر مسجد کے سامان میں شمار نہ کیا، اور نہ ہی اس کا اندراج کیا، اس کا مؤذن کے لئے مسجد ہی کے حجرے میں استعمال کا کیا حکم ہے؟ جبکہ یہاں دوسرے مساجد والے بھی اس قسم کے سامان سے مستغنی ہیں اور کہیں دُور دراز صحرا وغیرہ میں لے جانے کا رواج اور انتظام نہیں ہے۔

جواب: ... اگر اوقاف کی اجازت ہو تو یہ قالین اور پانی کا کولر مؤذن کے حجرے میں استعمال کیا جاسکتا ہے، کوئی مضائقہ نہیں۔^(۱)

مسجد کے فنڈ کا ذاتی استعمال

سوال: ... زید ایک مسجد کا تعمیراتی کام کر رہا ہے، اور سارا فنڈ جو لوگ دیتے ہیں، وہ زید کے پاس ہی ہوتا ہے، اب زید گھریلو پریشانی کی وجہ سے اس مسجد کے تعمیراتی فنڈ میں سے وقتاً فوقتاً کچھ قرض کی نیت سے لیتا ہے، حساب کیا تو زید کے ذمے تقریباً بائیس ہزار روپے بنتے ہیں، اب زید کی اتنی آمدنی بھی نہیں ہے کہ قرض اُتار سکے، تو کیا زید لوگوں سے زکوٰۃ کے پیسے لے کر مسجد کی ادائیگی کر دے اور وہ لوگوں سے زکوٰۃ کے پیسے یہ کہہ کر لیتا ہے کہ آپ زکوٰۃ مجھے دے دیں، کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: ... یہ شخص خواہ کسی عنوان سے زکوٰۃ کی رقم لے کر مسجد کے پیسے پورے کر دے، اور آئندہ بھوکا تو مر جائے لیکن مسجد کی رقم نہ لے۔^(۲)

مسجد کی رقم سے قرض لینا

سوال: ... میں مسجد کا خزانچی ہوں، مسجد کے تمام حساب میرے پاس امانت ہیں، اور میں خود بھی ایک کاروباری آدمی ہوں، میرے سے اکثر لوگ قرض مانگنے آ جاتے ہیں، اور میں دے دیتا ہوں، بعض وقت لوگ قرض واپس کرنے میں دیر کرتے ہیں، اور کبھی کبھار میرے اپنے پاس نہیں ہوتا، مجبوراً میں مسجد کا پیسہ بھی استعمال میں لاتا ہوں، لیکن مسجد والوں کی طرف نیت یہ ہوتی ہے کہ جب بھی کوئی کام کے لئے پیسے مانگیں تو میں اسی وقت کہیں سے کر کے دوں گا، اور میرے پاس اکثر پیسہ آتا رہتا ہے، آیا میں اپنے کاروبار میں مسجد کا پیسہ استعمال کر سکتا ہوں یا کوئی شخص ایمان دار میرے پاس آئے اور کہے کہ مسجد کی رقم تو آپ کے پاس ہے، ان میں سے کچھ دے دو، جب مانگو گے تو فوراً دوں گا، تو میں دوں یا نہ؟ یا مسجد کی جو رقم آئے اسی حال میں الگ رکھوں، ہاتھ نہ لگاؤں، جواب دے کر میری پریشانی دُور فرمائیں۔

(۱) لا يجوز لأحد أن يتصرف في ملك الغير بغير إذنه والإذن عام سواء كان صراحة أو دلالة. (قواعد الفقه ص: ۱۱۰)۔

(۲) رجل جمع مالا من الناس لينفقه في بناء المسجد فانفق من تلك الدراهم في حاجته لا يسعه أن يفعل ذلك لأن فعل .. الضمان واجب. (عالمگیری ج: ۲ ص: ۲۸۰، طبع بلوچستان)۔

جواب:۔۔۔ مسجد کی رقم امانت ہے، اس کو یقیناً محفوظ رکھنا چاہئے، اس کو اپنے ذاتی استعمال میں لانا یا قرض دینا جائز نہیں،

واللہ اعلم! (۱)

مسجد میں مخصوص کام کے لئے دی گئی رقم کا دوسری مد میں استعمال کرنا

سوال:۔۔۔ اگر کوئی شخص مسجد کے محن کے فرش کو سنگ مرمر سے بنوانے کے لئے چندہ دیتا ہے تو کیا انتظامیہ کو یہ حق حاصل ہے

کہ وہ اس رقم کو دیگر مصارف پر خرچ کرے؟

جواب:۔۔۔ اگر چندہ فرش لگانے کے لئے دیا اور دوسری ضروریات میں خرچ کرنے سے منع کیا، تو اس کا چندہ فرش میں ہی

لگانا چاہئے، اس کی رضامندی کے بغیر انتظامیہ کو دوسری جگہ خرچ کرنے کا حق نہیں۔ (۲)

ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ سب سے زیادہ قوی ہو، وہ اللہ پر توکل

کر لے، (۳) اور جو یہ چاہے کہ سب سے زیادہ غنی ہو، اس کو چاہئے کہ جو چیز اللہ کے پاس ہے اس پر اس سے زیادہ اعتماد رکھے، جتنا اپنے

پاس کی چیز پر ہوتا ہے۔ (۴)

مسجد کا سامان پیش امام کو استعمال کرنا

سوال:۔۔۔ مسجد کے پیش امام صاحب اپنے حجرے میں مسجد کا سامان یعنی بجلی، پنکھا، گیس کا چولہا اور دوسری چیزیں استعمال

کر سکتے ہیں؟

جواب:۔۔۔ مسجد والوں کی اجازت ہو تو جائز ہے۔ (۵)

(۱) رجل جمع مالا من الناس لينفق في بناء المسجد فانفق من تلك الدراهم في حاجته لا يسعه أن يفعل ذلك، فإن فعل الضمان واجب. (عالمگیری ج: ۲ ص: ۴۸۰). مع ان القيم ليس له اقراض مال المسجد قال في جامع الفصولين: ليس للمولى ابداع مال الوقف والمسجد إلا ممن في عياله، ولا اقراضه فلو اقراضه ضمن، وكذا المستقرض. (البحر الرائق ج: ۵ ص: ۴۰۱، كتاب الوقف).

(۲) وفي الدر المختار: وفي الدرر وقف مصحفا على أهل مسجد للقراءة إن يحصون جاز... إلخ. وفي الشامية: قوله إن يحصون جاز هذا الشرط مبنى على ما ذكره شمس الأئمة من الضابط وهو أنه إذا ذكر للوقف مصرفاً لا بد أن يكون فيهم نصيب على الحاجة حقيقة كالفقراء أو استعمالاً بين الناس كالتعاطي. (رد المختار ج: ۴ ص: ۳۶۵، كتاب الوقف).

(۳) من سره أن يكون أقوى الناس فليوكل على الله. ابن أبي الدنيا في التوكل عن ابن عباس. (الجامع الصغير ص: ۵۲۹، طبع دار الكتب العلمية، بيروت).

(۴) وقال صلى الله عليه وسلم: من سره أن يكون أغنى الناس فليكن بما عند الله أوثق منه بما في يديه. (أحياء علوم الدين للغزالي، ج: ۴ ص: ۲۴۴، كتاب التوحيد والتوكل، بيان فضيلة التوكل).

(۵) أيضاً حاشیہ نمبر ۲۔

اہل چندہ کی اجازت سے مسجد کے مصارف میں رقم خرچ کی جاسکتی ہے

سوال: ... مسجد کے نام پر جو چندہ جمع ہوتا ہے یا جمع پڑا ہے، اس سے مسجد کے واسطے غسل خانے، استنجا خانے کی جگہ یا پانی کا تالاب یا امام صاحب کے لئے کمرہ بنانا یا کتواں وغیرہ یعنی مسجد کے ساتھ جس چیز کی ضرورت ہے کیا اس رقم سے جو مسجد کے لئے جمع ہو اس چیز پر خرچ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ... اہل چندہ کی اجازت سے جائز ہے۔^(۱)

مسجد میں تصویریں اتارنا اور فلم بنانا جائز ہے

سوال: ... کیا مسجد میں تصویریں اتارنا، اخبار پڑھنا، ٹیلی ویژن والوں کا فلم بنانا، نعرہ بازی کرنا وغیرہ جائز ہے؟

جواب: ... مسجد میں یہ تمام امور ناجائز ہیں۔^(۲)

غیر مسلموں کا مسجد میں سیر و معائنہ کے لئے داخلہ

سوال: ... مسئلہ کچھ یوں ہے کہ آج کل ملک میں ممالک غیر سے حکومتی وفد آتے رہتے ہیں، جن میں غیر مسلم بھی شامل ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کو حکومتی ارباب حل و عقد و صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان کی رضامندی سے مساجد کی سیر کروائی جاتی ہے، خاص طور پر ”فیصل مسجد“ اسلام آباد۔ ان وفد میں عورتیں بھی شامل ہوتی ہیں، تو ایسی صورت حال میں ان عورتوں اور غیر مسلموں کا مساجد میں داخل ہونا کیا جائز ہے؟

جواب: ... چند مسائل لائق توجہ ہیں:

۱: ... مساجد عبادت گاہیں ہیں، تفریح گاہیں نہیں، ان کو تفریح کی جگہ بنالینا نہایت بُری بات ہے۔

۲: ... غیر مسلم کا مسجد میں جانا تو جائز ہے، لیکن یہ آنے والے لوگ اکثر ایسے ہوتے ہیں جنہوں نے غیر ستر کا لباس پہنا ہوا ہوتا ہے، ان کے گھٹنے ننگے ہوتے ہیں، عورتیں بے پردہ ہوتی ہیں، اور ان میں سے بہت ممکن ہے کہ بہت سے لوگوں نے غسل جنابت بھی نہ کیا ہو، ایسی حالت میں ان کا مساجد میں آنا حرام^(۳) اور مسلمانوں کے لئے قابلِ نفرت ہے۔

۳: ... بہت سی عورتیں ایسی ہیں کہ وہ پاناک حالت میں ہونے کی وجہ سے مساجد میں جانے کی اہل نہیں ہوتیں۔ حیض و نفاس

(۱) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ ہو۔

(۲) فالِحاصل ان المساجد بنیت لأعمال الآخرة مما ليس فيه توهّم اهانتها وتلوّثها مما ينبغي التّظيف منه ولم تبن لأعمال الدنيا ولو لم يكن فيه توهّم تلوّث واهانة على ما أشار إليه قوله عليه الصلوة والسلام فإن المساجد لم تبن لهذا۔ (حلی کبیر ص: ۶۱۱، فصل احکام المساجد)، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من سمع رجلاً ينشد ضالة في المسجد فليقل: لا رذّها الله عليك، فإن المساجد لم تبن لهذا، (مشکوٰۃ ص: ۶۸)۔

(۳) ومنها أنه يحرم عليهما وعلى الجنب الدخول في المسجد سواء كان للجلوس أو للعبور وهكذا في منبة المصلی۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۳۸، الفصل الرابع في أحكام الحيض والنفاس والاستحاضة)۔

کی حالت میں ہیں، یا زچگی کی حالت میں ہیں، یا جنابت کی حالت میں ہیں، اور وہ تو چونکہ جاہل ہیں، ان کو مسئلہ معلوم نہیں، نہ ان کے دل میں اللہ کے گھروں کا احترام ہے، اس لئے بے تکلف وہ بھی آتی جاتی ہیں، ایسی عورتوں کا آنا اور ان کو آنے کی اجازت دینا موجب لعنت ہے۔

۴:۔۔۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ اپنے ساتھ کھیل کود کا سامان لئے پھرتے ہیں، کمرے ان کے گلے میں جمائے ہیں، اور کھانے پینے سے ان کو کوئی پرہیز نہیں۔ چھوٹے بچے کھیل کود میں مشغول ہو جاتے ہیں، الغرض مسجد کو بہت سی بے حرمتیوں کا نشانہ بنایا جاتا ہے، اس لئے ان کا آنا صحیح نہیں۔

۵:۔۔۔ حکومت اگر غیر مسلموں کو اجازت دیتی ہے تو اس کا مقصد یہ ہے کہ ان کے دلوں میں اسلام کی عظمت قائم ہو، لیکن حکومت کو چاہئے کہ اس داخلے کے لئے خاص شرائط مقرر کرے۔

مسجد کی بے حرمتی موجب وبال ہے

سوال:۔۔۔ بزرگوار! اسلام میں مسجد کا احترام لازمی ہے، لیکن کراچی ڈیفنس سوسائٹی کی مسجد طوبیٰ میں مسجد کا کوئی احترام نہیں ہے، وہاں روزانہ غیر ملکی اور ملکی خواتین اور مرد آتے ہیں، مسلمان عورتیں مسجد کا احترام جانتی ہیں، لیکن غیر مسلم خواتین احترام سے نابلد ہوتی ہیں، عورتوں کے کچھ ایام مخصوص ہوتے ہیں، ان ایام میں عورت کا مسجد میں آنا مناسب نہیں ہوتا، جبکہ غیر مسلمان عورتیں پاکیزگی اور پاکی کے لفظ سے بھی نابلد ہوتی ہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ منی اسکرٹ پہن کر مسجد میں آتی ہیں اور صرف انڈر ویئر نیچے ہوتا ہے، اور جب دروازے پر بیٹھ کر جوتے وغیرہ اتارتی ہیں تو تمام ٹانگیں رانوں تک نکلی ہوتی ہیں اور آتے ہی فوٹو کھینچنا شروع کر دیتی ہیں، جس سے مسجد کا احترام اٹھ جاتا ہے، مسجد کی انتظامیہ اور حتیٰ کہ امام صاحب بھی تماشا دیکھتے رہتے ہیں، اور کوئی کسی کو منع نہیں کرتا۔ آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ ذمہ داری کس پر آتی ہے؟ انتظامیہ پر یا امام مسجد پر؟ کون گناہگار ہوتا ہے؟ کیا یہ غیر مسلم اپنی عبادت گاہوں میں ایسا ہی کرتے ہیں؟ میرا خیال ہے یہ اپنے گرجا گھروں کا ضرور احترام کرتے ہوں گے، پھر یہ مسلمانوں کی عبادت گاہوں کا خیال کیوں نہیں کرتے؟ کیا ایک مسلمان ملک وہ بھی پاکستان جس میں اسلامی نظام نافذ کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں، ایسا کرنے کی اجازت ہے؟ میں نے وہاں کے عملے سے کہا تو کہنے لگے ہم کیا کر سکتے ہیں؟ ہم تو ملازم ہیں، کیا ملازموں پر مسجد کا احترام قائم رکھنا ضروری نہیں ہے؟ خاص طور پر غیر مسلم خواتین پر پابندی ضروری ہے، کیونکہ یہ نامعلوم کن حالات میں یعنی ناپاکی کی حالت میں مسجد میں آتی ہیں؟ کیا فوٹو گرافی کے لئے مسجد میں ہی رہ گئی ہیں؟ اور وہ بھی برائی کی حالت میں مسجد میں کھڑے ہو کر کرتی ہیں، خدارا! اس اہم مسئلے پر قلم اٹھائیے۔

جواب:۔۔۔ مسجد کی یہ بے حرمتی جو آپ نے لکھی ہے، موجب وبال ہے، مسجد سیرگاہ یا تماشا گاہ نہیں، میں نے سنا ہے کہ بیت المقدس پر یہودی قبضے سے پہلے قبلہ اول کو بھی سیرگاہ اور تماشا گاہ بنادیا گیا تھا، نماز میں جماعت تو برائے نام ہوتی تھی، لیکن تماشا بینوں کا جھگھالگا رہتا تھا، اسی کا وبال ہے کہ وہ مسجد مسلمانوں سے چھین لی گئی۔ حکومت کا فرض ہے کہ مسجد کے تقدس کو بحال کرے، تماشا بینوں

کے داخلے پر پابندی عائد کرے، اور مسجد کے احاطے میں تصویر کشی کو ممنوع قرار دے۔^(۱)

علامت مسجد کے لئے ایک مینار بھی کافی ہے

سوال: ہم نے اپنے محلے کی مسجد شہید کر کے دوبارہ تعمیر کی اور مسجد کا ایک مینار بھی وسائل کے مطابق بنوایا، مگر بعض لوگوں نے اعتراض کیا کہ وہابیوں کا مینار ہے، مینار کی عظمت و حیثیت کی وضاحت فرمائیں۔

جواب: مینار مسجد کی علامت کے لئے ہوتے ہیں، اگر ایک مینار سے مسجد کا مسجد ہونا معلوم ہو جائے تو ایک مینار بھی کافی ہے، اس میں وہابی یا غیر وہابی کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

مسجد سے قرآن مجید اٹھا کر لانا جائز نہیں

سوال: مسجد سے اگر کوئی شخص قرآن پاک اٹھا کر پڑھنے کے لئے لے آئے اور اپنے پاس ہی رکھ لے، اس صورت میں اس کو قرآن مجید کا ہدیہ اس مسجد میں دینا ہوگا یا نہیں؟

جواب: قرآن مجید مسجد سے اٹھا کر لانا جائز نہیں، اس کو دوبارہ مسجد میں رکھ دے، یا اس کی جگہ دوسرا رکھ دے۔^(۲)

مسجد میں قرآن مجید زیادہ ہوں تو ان کو کیا کریں؟

سوال: ہماری مسجد میں ۷۰۰ قرآن ہیں، پڑھنے والے یومیہ صرف ۱۳ آدمی ہوتے ہیں، رمضان میں لوگ نئے قرآن لا کر رکھ دیتے ہیں، الماری میں جگہ نہیں ہوتی، لہذا پچھلے سال کے قرآن بوری میں ڈال دیئے تاکہ سمندر میں ڈال دیا جائے۔ ہر مسجد میں کم و بیش یہی حال ہے۔ قرآن ضرورت سے زائد ہیں، ان کو بوری میں ڈالنے کے بجائے اگر لوگوں کو گھروں میں تقسیم کر دیئے جائیں تو لوگ منع کرتے ہیں کہ مسجد کا مال آپ گھروں میں کیوں تقسیم کرتے ہیں؟ سوال یہ ہے کہ کیا ہم مسجد سے قرآن اٹھا کر لوگوں میں تقسیم کر سکتے ہیں، تاکہ بوری میں ڈالنے اور ضائع ہونے سے بچ جائیں، جبکہ یہ قرآن مکمل محفوظ ہوتے ہیں؟

جواب: جو قرآن مجید مسجد کی ضرورت سے زائد ہیں، باہر چھوٹے دیہات میں بھجوا دیئے جائیں جہاں قرآن مجید کی کمی ہوتی ہے۔^(۳)

(۱) عن أبي سعيد الخدري عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: من رأى منكم منكراً فليغيره بيده، فإن لم يستطع فبلسانه، فإن لم يستطع فبقلبه، وذلك أضعف الإيمان. (مشکوٰۃ ص: ۳۳۶، باب الأمر بالمعروف). وفي المرقاة: وقال بعض علمائنا الأمر الأول للأمراء، والثاني للعلماء. (مرقاۃ ج: ۵ ص: ۳، باب الأمر بالمعروف، طبع بمبئی)۔

(۲) وقف مصحفاً على أهل مسجد للقراءة إن يحصون، جاز وإن وقف على المسجد جاز ويقرأ فيه ولا يكون محصوراً على هذا المسجد وبه عرف حكم نقل كتب الأوقاف من محالها للإنتفاع بها والفقهاء بذلك مبتلون فإن وقفها على مستحقى وقفه لم يجز نقلها. (الدر المختار مع الرد ج: ۴ ص: ۳۶۵، كتاب الوقف)۔

(۳) ايضاً۔

مسجد، حق تعالیٰ شانہ کا شاہی دربار ہے، اس کی بے ادبی گناہ ہے

سوال: ... مساجد میں دنیاوی باتیں کرنا شرعاً کیسا ہے؟ جبکہ بار بار منع کرنے کے باوجود بھی لوگ باتیں کرتے ہیں، مسجد میں چٹکیاں مارنا اور زور زور سے باتیں کرنا، مسجد کے لاؤڈ اسپیکر میں ہر قسم کے اعلانات کرنا، خیرات شادی وغیرہ کی روٹی کا اعلان کرنا، کوئی چیز گم ہو جائے تو اس کا اعلان کرنا وغیرہ، کیا یہ سب جائز ہے؟ کیا ایسا کرنے والا کوئی گناہگار بھی ہوتا ہے کہ نہیں؟

جواب: ... یہ تمام امور ناجائز ہیں، اسی طرح وہ تمام امور جو مسجد کے ادب کے خلاف ہوں، ناجائز ہیں۔ مسجد، حق تعالیٰ شانہ کا شاہی دربار ہے، کیا شاہی دربار میں اس طرح زور زور سے چلانا خلاف ادب تصور نہیں کیا جاتا؟ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کا رسالہ ”آداب مساجد“ دیکھ لیا جائے۔^(۱)

مسجد کا فرش توڑ کر گٹر لائن گزارنا

سوال: ... مسجد کا فرش توڑ کر گٹر لائن گزارنا کیسا ہے؟

جواب: ... مسجد کے نیچے سے گٹر کی لائن لے جانا صحیح نہیں۔^(۲)

مسجد میں نجس اور بد بودار چیزیں لانا جائز نہیں

سوال: ... جو لوگ مسجد میں نشہ آور چیزیں لے کر آتے ہیں، مثلاً: پان، سگریٹ اور دوسری نشہ آور اشیاء، کیا ان اشیاء کا مسجد میں لانا صحیح ہے؟

جواب: ... نجس یا بد بودار چیزوں کا مسجد میں لانا جائز نہیں، اور جو چیز نہ نجس ہو نہ بد بودار، اس کا لانا جائز ہے۔^(۳)

مسجد میں شرعی غلطی کو درست کرنے کا جائز مجاز کون ہے؟

سوال: ... مسجد میں شرعی غلطی کو درست کرنے کا جائز مجاز کون ہے؟

جواب: ... جو کام شریعت کے خلاف ہو، اس کی اصلاح ہر شخص کو کرنے کا حق ہے، لیکن دو شرطوں کے ساتھ، ایک یہ کہ لہجہ تحکمانہ نہ ہو، بلکہ ناصحانہ اور مشفقانہ ہو، دوم یہ کہ اس کی اُمید ہو کہ اس کی نصیحت الٹا اثر نہیں کرے گی۔^(۴)

(۱) اسی طرح امداد الفتاویٰ ج: ۲ ص: ۶۳۵، طبع دارالعلوم کراچی دیکھ لیا جائے۔

(۲) فالِحاصل ان المساجد بنیت لأعمال الآخرة مما ليس فيه توهّم اهانتها وتلويثها مما ينبغي التنظيف منه. (حلی کبیر ص: ۶۱۱، فصل فی احکام المساجد، طبع سہیل اکیڈمی لاہور)۔

(۳) ویکرہ دخولہ لمن اکل ذاریح کرہیہ ویمنع منه وکذا کل مود فیہ۔ (الاشباه والنظائر لابن نجیم مع شرح حموی ج: ۲ ص: ۲۳۲)، یجب ان تصان عن ادخال الرائحة الکریہة لقوله علیه السلام من اکل الفوم والبصل والکراث فلا یقرین مسجدًا فان الملائكة تنأذی مما یتأذی منه بنو آدم۔ متفق علیہ۔ (حلی کبیر ص: ۶۱۰)۔

(۴) تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ”اصلاحی مواعظ“ ج: ۳ ص: ۱۳۶ تا ۱۶۲، تالیف: حضرت لدھیانوی شہید۔

مسجد میں قصداً جوتا تبدیل کرنا سخت گناہ ہے

سوال: ... مسجدوں میں بالعموم، جامع مسجدوں میں بالخصوص اور حرمین شریفین میں خاص الخاص طور پر پیش آتا ہے جسے آپ جوتوں کی تبدیلی کا نام دے سکتے ہیں، حرمین شریفین میں تو اکثر لوگ اپنے جوتے رکھ کر بھول جاتے ہیں کہ کس طرف رکھے تھے؟ اور پھر صفائی کرنے والے خادم بھی جوتے اٹھا کر باہر پھینک دیتے ہیں یا ڈھیر لگا دیتے ہیں، اس حالت میں اپنے جوتوں کی شناخت بہت مشکل بات ہے، زیادہ تر لوگ اپنے ناپ کے جو بھی جوتے، جس کے بھی ملیں، پہن لیتے ہیں، جن میں میں بھی شامل ہوں۔ لیکن میں اکثر ہوائی چپل ہی پہن کر جاتا ہوں اور واپسی پر بھی ہوائی چپل ہی پہنتا ہوں، اور کوشش کرتا ہوں کہ بیکار سے بیکار چپل پہنوں، خواہ دونوں پاؤں کے رنگ مختلف ہی کیوں نہ ہوں، مگر دیکھنے میں آیا ہے کہ لوگ اپنی گھٹیا جوتی کے بدلے عمدہ جوتا پہن کر آتے ہیں۔

جواب: ... قصداً جوتا تبدیل کرنا سخت گناہ ہے۔^(۱) اور جو چپل بے کار پڑے ہوں اور ان کا مصرف پھینکنے کے سوا کوئی نہ ہو، ان کو پہن لینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

نماز پڑھتے وقت موم بتی عین سامنے رکھنا مکروہ ہے

سوال: ... اکثر اوقات مسجد میں بجلی چلے جانے کے باعث موم بتیاں جلا دی جاتی ہیں، یہ بتا دیجئے کہ نماز پڑھتے وقت آگے موم بتی وغیرہ جدا کر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ اور اندھیرے میں نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ... موم بتی عین سامنے رکھنا مکروہ ہے، ذرا سی دائیں بائیں ہو تو کوئی حرج نہیں۔ اندھیرے میں نماز جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ اندھیرے کی وجہ سے قبلہ کا رخ غلط نہ ہو جائے۔^(۲)

غیر مسلم اگر از خود چندہ دے تو اس کو مسجد میں لگانا درست ہے

سوال: ... بھٹ شاہ شہر میں ایک مسجد بن رہی ہے، جس کے لئے ہمارے شہر کے سب لوگوں نے چندہ دیا، ان میں ایک عدد غیر مسلم بھی شامل ہے، کیا غیر مسلم سے مسجد کے لئے چندہ لیا جاسکتا ہے؟

جواب: ... مسجد کے لئے غیر مسلم سے چندہ مانگنا تو اسلامی غیرت کے خلاف ہے، لیکن اگر وہ از خود اس کو نیک کام سمجھ کر اس میں شرکت کرنا چاہے تو اس کا چندہ مسجد میں لگانا درست ہے۔^(۳)

(۱) لا يجوز لأحد أن يأخذ مال أحد بلا سبب شرعي. (قواعد الفقه ص ۱۱۰)۔

(۲) وفي الدر المختار أو شمع أو سراج أو نار توقد، لأن الجوس إنما تعبد الجمر لا النار الموقدة قبة. وفي رد المختار تحت قوله أو شمع وعدم الكراهة هو المختار وينبغي الاتفاق عليه فيما لو كان على جانبية كما هو المعتاد في ليال رمضان بحر، أي في حق الإمام أما المقابل لها من القوم فتلحقه الكراهة على مقابل المختار رملي. (فتاوى شامی ج: ۱ ص: ۶۵۲)۔

(۳) وفي رد المختار ج: ۳ ص: ۴۳۱ وأن يكون قربة في ذاته ... إن شرط وقف الدمى أن يكون قربة عندنا وعندهم كالوقف على الفقراء أو على مسجد القدس ... الخ. أيضاً: إمداد الفتاوى ج: ۲ ص: ۶۶۳ ۶۶۴۔

مسجد کی تعمیر میں غیر مسلم کی معاونت قبول کرنا

سوال: کیا کوئی غیر مسلم مسلمانوں کی مسجد کی تعمیر میں کسی قسم کی مالی معاونت یا مسجد تعمیر کر سکتا ہے؟ نیز اگر کوئی غیر مسلم مسجد تعمیر کر چکا ہو تو اس میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: اگر وہ مسجد کی تعمیر کو کارِ ثواب سمجھتا ہے تو اس کی بنائی ہوئی مسجد صحیح ہے، اور اس میں نماز پڑھنا جائز ہے، بشرطیکہ وہ مسجد کو تعمیر کر کے مسلمانوں کے حوالے کر دے۔^(۱)

غیر مسلم کی طرف سے بطور تحفہ دی گئی زمین پر مسجد کی تعمیر

سوال: شہداد پور میں کافی عرصے قبل ایک ہندو نے بغیر مالی معاوضے کے اپنی زمین مسجد کے لئے دی تھی، بعد ازاں وہاں مسجد تعمیر ہو گئی، اب مسجد کو شہید کر کے دوبارہ تعمیر کیا جا رہا ہے، تو یہ بات لوگوں کے ذہن میں آئی کہ اس کے متعلق علماء سے رجوع کیا جائے کہ آیا ہندو کی طرف سے دی جانے والی (ہدیہ کی گئی) زمین جو مسجد کے لئے دی گئی ہے، وہاں مسجد بنائی جاسکتی ہے یا نہیں؟ لوگ اب بھی وہاں نماز ادا کر رہے ہیں، اس بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ہندو کے نزدیک مسجد بنانا کارِ ثواب ہے تو اس کا مسجد کے لئے جگہ وقف کرنا صحیح ہے، اور اس میں نماز پڑھنا بھی صحیح ہے، چونکہ وہ ایک دفعہ مسجد بن چکی ہے، اس لئے اگر اس کی دوبارہ تعمیر کی ضرورت ہو تو بھی درست ہے۔^(۲)

نا سمجھ بچوں کو مسجد میں نہیں لانا چاہئے

سوال: مسجد میں بچوں کا داخلہ کیسا ہے؟ چھوٹے بچے مسجد میں گندے اور ننگے پیر آتے ہیں، شور کرتے ہیں، وضو کی جگہ پر گندگی کرتے ہیں، جس سے وضو والی جگہ ناپاک ہو جاتی ہے، وضو ناپاک جگہ نہیں ہوتا۔

جواب: چھوٹے بچے جن کے پیشاب پاخانہ کا اندیشہ ہو، ان کو مسجد میں نہیں لانا چاہئے، سمجھدار بچے مسجد میں آئیں مگر ان کو آداب کی تعلیم دینی چاہئے۔^(۳)

(۱) و شرط صحة وقف أن يكون قربة عندنا وعندهم. (مجمع الأنهر ج: ۲ ص: ۵۶۸ کتاب الوقف). (و شرطه شرط سالو التبرعات) كحريه وتكليف، وأن يكون قربة في ذاته معلوماً أي بأن يكون من حيث النظر إلى ذاته وصورته قربة بخلاف الذمی... إلخ. (رد المختار ج: ۴ ص: ۳۴۱). وأما الإسلام فليس من شرطه، فصح وقف الذمی بشرط كونه قربة عندنا وعندهم. (البحر الرائق ج: ۵ ص: ۳۱۶).

(۲) قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى: شرط وقف الذمی أن يكون قربة عندنا وعندهم كالوقف على الفقراء أو على القدس. (رد المختار، کتاب الوقف، مطلب: قد ثبت الوقف بالضرورة ج: ۴ ص: ۳۴۱، طبع ایچ ایم سعید). وأما الإسلام، فليس من شرطه، فصح وقف الذمی بشرط كونه قربة عندنا وعندهم. (البحر الرائق، کتاب الوقف ج: ۵ ص: ۳۱۶، طبع رشیدیہ).

(۳) ويحرم إدخال صبيان ومجانين حيث غلب تنجيسهم وآلا فيكره (وفي الشامي) قوله ويحرم... إلخ لما أخرجه المذري مرفوعاً جنبوا مساجدكم صبيانكم... إلخ. (الدرع الرد ج: ۱ ص: ۲۵۶ مطلب في أحكام المساجد).

ننگے سر نماز پڑھنے کے بجائے صاف ستھری چٹائی کی ٹوپی سے نماز پڑھ سکتے ہیں

سوال: ... میں تار گھر کراچی میں ملازمت کرتا ہوں، میں نے پچھلے دنوں تار گھر کی مسجد میں ٹوپیاں لا کر دیں جو چٹائی کی بنی ہوئی تھیں، مسجد کے پیش امام نے وہ ٹوپیاں واپس کر دیں اور کہا کہ مسجدوں میں ٹوپیاں رکھنا جائز نہیں، جو ایسا کرتا ہے، غلط ہے۔ اس جواب سے بہت سے لوگوں کو تشویش ہے اور اس سے قبل جو ٹوپیاں مسجد میں تھیں، وہ پیش امام صاحب نے جدا دیں۔

جواب: ... مسجدوں میں ٹوپیاں رکھنے کا عام رواج ہے، اور یہ رواج اس لئے ہوا کہ عام طور پر لوگ ننگے سر بازاروں اور دفتروں میں جاتے ہیں، حالانکہ ننگے سر بازاروں میں نکلنا خلاف مروت ہے، مسلمانوں کو گھروں سے ننگے سر نہیں نکلنا چاہئے، اور مسجد کی ٹوپیاں اگر صاف ستھری ہوں تو ان کو پہن کر نماز پڑھ سکتے ہیں، اور اگر ٹوٹی پھوٹی اور میلی کچیلی ہوں تو ان کو پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ اصول یہ ہے کہ ایسے لباس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے جس کو پہن کر آدمی عام مجالس میں شرکت نہ کر سکتا ہو۔^(۱)

مسجد کا ”زندہ مردہ“ کا فلسفہ صحیح نہیں

سوال: ... بعض حضرات فرماتے ہیں کہ مسجد کی زمین زندہ ہے، اس پر گرم چینک یا اور کوئی چیز رکھنا درست نہیں ہے، اس کے بارے میں ہمیں بتا دیں کہ کیا یہ صحیح ہے؟ اور کہتے ہیں کہ مسجد کی زمین ذکر یا نماز ادا ہونے سے زندہ ہوتی ہے۔

جواب: ... مسجد کی جگہ محترم ہے، مگر زندہ اور مردہ کا فلسفہ صحیح نہیں، یہ محض من گھڑت بات ہے۔

آلات موسیقی کا مسجد میں لگانا درست نہیں

سوال: ... آج کل بہت سی مسجدوں میں میوزک والے کلاک استعمال ہو رہے ہیں، جن میں تقریباً ہر پندرہ منٹ بعد میوزک بجنا شروع ہو جاتا ہے، جو کہ تقریباً پندرہ یا بیس سیکنڈ تک بجتا رہتا ہے، کیا مسجدوں میں ایسی وال کلاک یا گھڑیوں کا استعمال کرنا درست ہے جس میں میوزک بجتا ہو؟

جواب: ... آلات موسیقی کا مسجد میں لگانا جائز نہیں، بلکہ گھر میں بھی لگانا درست نہیں ہے۔^(۲)

الارم والے کلاک کو مسجد میں لگانا

سوال: ... آج کل وال کلاک کا رواج عام ہو گیا ہے کہ جن میں الارم بھی ہوتا ہے، جو بالکل ایسے بجتا ہے کہ جیسے بجوسی یا عیسائی گھنٹیاں وغیرہ بجاتے ہیں، یا ساز وغیرہ ہوتے ہیں، چونکہ اسلام میں ساز سننا جائز نہیں، اس لئے کیا اسے مسجد وغیرہ میں نصب کیا جاسکتا ہے؟

(۱) وكذلك يكره الصلاة في ثياب البذلة... إلخ. (التارخانية ج: ۱ ص: ۵۶۳)۔

(۲) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: الجرس مزمار الشيطان. رواه مسلم. (مشکوٰۃ ص: ۳۳۸ باب آداب السفر)۔

جواب: ... ایسے الارم والا کلاک لگانا جائز نہیں، اور مسجد خانہ خدا کو ناجائز چیز کے ساتھ ملوث کرنا اور بھی بُرا ہے۔^(۱)

مسجد کی زائد چیزیں خریدنے والا ان کو استعمال کر سکتا ہے

سوال: ... ہمارے گاؤں میں ایک مسجد تھی، جو لکڑیوں کی تعمیر کی ہوئی تھی، جس میں لکڑیاں بہت پرانی ہو گئی تھیں، اور ہم گاؤں والوں نے مل کر چندہ جمع کیا اور مسجد کو نیا تعمیر کرایا ہے، اور اس مسجد میں نئی لکڑی ڈالی ہے اور ہم لوگ اس پرانی لکڑی کو بیچ کر مسجد کے اوپر پیسے لگانا چاہتے ہیں، اور گاؤں کے مولوی صاحب کہتے ہیں کہ مسجد کی لکڑی گھر میں نہیں استعمال ہو سکتی اور نہ ہی گھر میں جلا سکتے ہو۔

جواب: ... مسجد کی جو چیزیں مسجد میں استعمال نہ ہو سکتی ہوں اور ان کو فروخت کر کے قیمت مسجد پر لگا دینا نہ صرف جائز بلکہ ضروری ہے۔^(۲) اور جس شخص نے وہ چیزیں خریدی ہوں، وہ ان کو بلاشبہ استعمال کر سکتا ہے، اور لکڑی جلانے کی ہو تو جلا بھی سکتا ہے، آپ کے مولوی صاحب کا فرمان صحیح نہیں۔

قلیل آبادی میں بڑی مسجد کی تعمیر کی گئی تو کیا یہ صدقہ جاری ہوگی؟

سوال: ... کچھ دن پہلے رحیم یار خان کے نزدیک ایک چھوٹی سی بستی بھونگ جانے کا اتفاق ہوا، بھونگ کی مسجد کے بڑے چرچے سنے تھے اور وہ مسجد کافی مشہور ہے، گو کہ یہ مسجد فن تعمیر اور آرٹ کا ایک نادر اور نایاب نمونہ ہے، لیکن مجھے یہ دیکھ کر افسوس ہوا، اس لئے کہ یہ مسجد ایسی جگہ تعمیر کی گئی ہے جو انتہائی قلیل آبادی والی بستی اور پسماندہ ہے، اور افسوس اس بات کا ہے کہ لاکھوں روپیہ کے خرچ سے تعمیر کی جانے والی اس عظیم الشان، خوبصورت اور قابل دید مسجد میں نمازیوں کی تعداد زیادہ سے زیادہ بارہ ہوتی ہے، اور وہ بھی بے چارے چند آن پڑھ دیہاتی لوگ ہوتے ہیں، باقی پوری مسجد ویران اور غیر آباد ہے، کاش! یہ مسجد کسی بڑے شہر میں تعمیر کی جاتی۔ دُور دُور سے دیکھنے کے لئے آنے والے لوگ مسجد بنوانے والے کی سخاوت کی داد دیتے ہیں اور اسے صدقہ جاریہ بتاتے ہیں، جو مرنے کے بعد بھی جاری رہے گا۔ لیکن محترم! میں بحیثیت ایک طالب علم اسے صدقہ جاریہ نہیں مانتا، بلکہ وہ لاکھوں روپیہ جو اس مسجد کی تعمیر پر خرچ کیا گیا، اسے فضول خرچی سمجھتا ہوں۔ صدقہ جاریہ اس صورت میں ہوتا ہے جبکہ مقامی آبادی اور نمازیوں کی تعداد کو ملحوظ نظر رکھتے ہوئے تعمیر کی جاتی، اگر مسجد بنانے والے صاحب کا منشا یہی تھا کہ کوئی ایسا نیک کام کیا جائے جو صدقہ جاریہ ہو تو یہ مسجد کسی بڑے شہر میں بنوائی جاتی، اور اگر وہ اپنے ہی علاقے یعنی بھونگ میں یہ نیک کام سرانجام دینا چاہتے تھے تو کوئی اسپتال، اسکول یا کالج ہی تعمیر کرا دیتے جس سے لاکھوں لوگ فیض حاصل کرتے۔ اب سوال یہ ہے کہ انتہائی فیاضی کے ساتھ دولت خرچ کر کے کئی سال تعمیر پر صرف کئے جانے

(۱) عن ابي هريرة رضي الله عنه قال: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: الجرم من امير الشيطان. رواه مسلم. (مشکوٰۃ ص: ۳۳۸، باب آداب السفر، طبع قديمی).

(۲) (وصرف) الحاكم او المتولى حاوی، (نقصه) او ثمنه ان تعذر اعادته (الى عمارته) ان احتاج والا حفظه لاحتاج) الا اذا خاف ضياعه لبيعه ويمسك ثمنه لاحتاج. (قوله لاحتاج) الاولى للاحتياج كما عبر في الكنز... الخ. (درمختار مع رداعتار ج ۲ ص: ۳۷۷ کتاب الوقف، مطلب في الوقف اذا خرب ولم يكن عمارته).

کے بعد یہ جوان بھائی عظیم الشان مسجد تعمیر کی گئی (جو ضرورت سے کہیں زیادہ ہے) تو کیا یہ صدقہ جاریہ میں شمار ہوگی؟
جواب:.... یہ سوال مسجد بننے سے پہلے کیا جاتا تو شاید کوئی اور بات عرض کی جاتی، اب جبکہ وہ مسجد بن چکی ہے، تو اسے صدقہ جاریہ کے سوا اور کیا کہا جائے؟ باقی باطن کا معاملہ خدا تعالیٰ کے سپرد ہے، وہ اپنے بندوں کے دلوں اور ان کی نیتوں کو جانتے ہیں، یہ محکمہ نہ میرے سپرد ہے، نہ آپ کے۔

حرام کی کمائی سے کوئی بھی عبادت قبول نہیں ہوتی

سوال:.... اگر کوئی شخص رشوت اور سود کے ذریعہ حاصل کی گئی ناجائز اور حرام دولت سے مسجد تعمیر کرے تو کیا اس مسجد کا شمار بھی صدقہ جاریہ میں ہوگا؟

جواب:.... نعوذ باللہ! رشوت اور سود کو صدقہ جاریہ سمجھنا کفر ہے۔^(۱) حرام کی کمائی سے کوئی بھی عبادت کی جائے، وہ قبول نہیں ہوتی، بلکہ کرنے والے کے لئے موجب لعنت ہوتی ہے۔^(۲)

مسجد کے لئے وقف شدہ پلاٹ پر اگر لوگوں نے نماز شروع نہیں کی تو وہ تبدیل کیا جاسکتا ہے

سوال:.... ہم لوگوں نے ایک پلاٹ مسجد کے لئے رکھا ہے، وہ پلاٹ مسجد کے نام وقف کر دیا ہے، اور اس کی بنیادیں بھی کھودی جا چکی ہیں، اور بنیاد کی مزدوری بھی ادا کر دی ہے۔ اب کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ مسجد دوسری جگہ بنوانی چاہئے، تاکہ وہاں نمازیوں کی کثرت ہو، جبکہ دوسرے سینہ کی جگہ ہے۔ آپ سے دریافت یہ کرنا ہے کہ دوسری جگہ کے بدلے میں پہلی والی جگہ تبدیل کی جاسکتی ہے یا پہلی والی جگہ کو فروخت کر۔ دوسری خریدیں؟ پہلی والی جگہ میں اینٹ ابھی نہیں لگائی ہے، صرف بنیادیں کھودی ہیں، اس جگہ پر سجدہ بھی نہیں ہوا؟

جواب:.... زمین مسجد کے لئے وقف کر کے جب لوگوں کو اس میں نماز پڑھنے کی اجازت دے دی جائے اور لوگ نماز شروع کر دیں تب اس کو مسجد کا حکم دیا جاتا ہے، خواہ تعمیر ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو، یہ جگہ جو مسجد کے لئے خریدی گئی ہے، اس میں چونکہ ابھی تک نماز شروع نہیں ہوئی، لہذا یہ مسجد نہیں، اس لئے آپ پہلے پلاٹ کی جگہ دوسری جگہ مسجد کے لئے لے سکتے ہیں۔^(۳)

مسجد کے لئے وقف شدہ جگہ کو تبدیل کرنا

سوال:.... ایک شخص نے اپنا مکان مسجد بنانے کے لئے وقف کر دیا ہے، اور اس مکان کی جگہ مسجد بنانے کے لئے ایک

(۱) استحلال المعصية كفر إذا ثبت كونها معصية بدليل قطعي۔ (رد اعترار ج ۲ ص ۲۹۲)۔

(۲) عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن الله طيب لا يقبل إلا طيباً۔ الخ۔ (مشکوٰۃ ص: ۲۴۱، باب الكسب وطلب الحلال)۔ لو بنى من الحرام مسجداً ونحوه مما يرجو به التقرب لأن العلة رجاء الثواب فيما فيه العقاب ولا يكون ذلك إلا باعتقاد حله۔ (رد اعترار ج: ۲ ص ۲۹۲، مطلب فى التصديق من المال الحرام)۔

(۳) وشرط محمد والإمام الصلاة فيه بجماعة ومقتضى هذا أنه لا يحتاج إلى قوله وقفت ونحوه وهو كذا لك وإنه لو قال وقفته مسجداً، ولم يأذن بالصلاة فيه ولم يصل فيه أحد أنه لا يصير مسجداً۔ (فتاوى شامى ج ۳ ص ۳۵۶)۔

ٹرسٹ بھی بنالیا، اور مکان خالی کر کے ٹرسٹی حضرات کے قبضے میں دے دیا، لیکن محلے میں اسماعیلی مکینوں کی اکثریت ہے، ان کا تقاضا ہے کہ اس جگہ مسجد نہ بنائی جائے، بلکہ اس جگہ کو فروخت کر کے کسی دوسری جگہ مسجد بنائی جائے، جبکہ مذکورہ جگہ پر قریب میں مسجد نہ ہونے کے باعث مسلمان نمازی حضرات کو دُور کی مسجد میں جانا پڑتا ہے، مسجد بننے سے نمازیوں کے لئے سہولت پیدا ہو جائے گی، لیکن وقف کرنے والے اور ان کے خاندانی افراد کے لئے کراچی کے حالات کے پیش نظر بہت سے خطرات اور اندیشے ہیں، اس صورت حال میں کیا وقف کرنے والا شخص اسے واپس اپنی ملکیت میں لے سکتا ہے، جبکہ موقوفہ جگہ ابھی تک بعینہ مکان کی شکل میں ہے؟ کیا اس موقوفہ جگہ کو فروخت کیا جاسکتا ہے؟ جبکہ مسجد بنانے میں فساد کا اندیشہ ہو، کیا اس کو فروخت کر کے اس کے بجائے دوسری جگہ مسجد بنائی جاسکتی ہے؟ جبکہ موقوفہ جگہ کے ارد گرد بھی مسجد نہ ہونے کے باعث نمازیوں کے لئے پریشانی ہے؟

جواب:۔۔۔ جب کسی جگہ کو وقف کر دیا جائے اور اس میں لوگ نماز پڑھنے لگیں یعنی باقاعدہ اذان اور جماعت ہونے لگے، تو وہ مسجد بن جاتی ہے، اور اگر ابھی تک اس میں نماز پڑھنا شروع نہ کیا ہو، تو وہ جگہ اس شخص کی ملکیت ہے، جو چاہے اس کو کر سکتا ہے، واللہ اعلم! (۱)

مسجد کی حیثیت وقف کی ہوتی ہے

سوال:۔۔۔ یہاں انگلستان میں لوگوں نے عوام کے چندے سے مسجدیں اور ادارے قائم کئے ہوئے ہیں، جواب یہ ان کی ذاتی ملکیت ہیں، ان کے لئے شرعی حکم کیا ہے؟

جواب:۔۔۔ مسجد کی حیثیت وقف کی ہوتی ہے، اس کا کوئی مالک نہیں ہو سکتا، اور نہ ہی ذاتی مصرف میں استعمال کر سکتا ہے، اس لئے کاغذات میں کسی کے نام ہونے سے اس کی حیثیت میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ (۲)

کرایہ پر لی گئی زمین میں مسجد بنانا اور اس کا شرعی حکم

سوال:۔۔۔ الف اپنی زمین کا ایک قطعہ بکور ہائٹی استعمال کے لئے ایک معینہ مدت مثلاً: ۳۰ سال کے لئے کرایہ پر مثلاً: ۱۰۰ روپے سالانہ باضابطہ تحریری معاہدے کے تحت دیتا ہے۔ ب معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بغیر الف کی اجازت کے بلکہ عہد اُپوشیدہ طور پر اس قطعہ زمین کو مسجد کے لئے زبانی یا تحریری طور پر وقف کر دیتا ہے۔ اب مندرجہ ذیل سوالات پیدا ہوتے ہیں:

۱:۔۔۔ کیا ایسا وقف شرعاً صحیح ہے یا باطل ہے؟

(۱) و شرط مسجد والإمام الصلاة فيه بجماعة وفي الشامية ومقتضى هذا أنه لا يحتاج إلى قوله وقفت ونحوه وهو كذلك وإنه لو قال وقفته مسجدًا، ولم يأذن بالصلاة فيه ولم يصل فيه أحد أنه لا يصير مسجدًا بلا حكم... إلخ. (رد المختار مع الدر المختار ج ۳ ص ۳۵۶). أيضًا: لو جعل رجلًا واحدًا مؤذنًا وإمامًا فأذن وأقام وصلى وحده صار مسجدًا بالإتفاق كذا في الكفاية. (الفتاوى العالمگیری، كتاب الوقف، الباب الحادی عشر فی المسجد ج ۲ ص ۲۵۵ طبع رشیدیة).

(۲) وعندهما حسن العين على حكم ملك الله تعالى على وجه تعود منفعة إلى العباد فيلزم ولا يباع ولا يوهب ولا يورث وإنما يزل ملك الواقف عن الوقف عند أبي حنيفة رحمه الله تعالى. (عالمگیری ج ۲ ص ۳۵۰).

۲:۔ اگر ب ایسی زمین پر مسجد تعمیر کر لیتا ہے تو وہ عمارت شرعاً مسجد شمار ہوگی یا نہیں؟

۳:۔ دوران تعمیر اگر الف کے علم میں یہ بات آگئی اور وہ اس تعمیر کو معاہدے کی خلاف ورزی کی بنا پر منہدم کرنا چاہے تو کیا وہ

ایسا کر سکتا ہے؟

جواب:۔۔۔ جو زمین کرائے پر لی گئی ہو، چاہے تھوڑی مدت کے لئے، چاہے زیادہ مدت کے لئے، کرایہ دار اس کا مالک نہیں، اور جس چیز کا مالک نہ ہو، اس کو وقف بھی نہیں کر سکتا، لہذا اس قطعے کو مسجد کے لئے وقف کرنا صحیح نہیں، اس قطعے کا مالک مقررہ ميعاد کے ختم ہونے کے بعد اس جگہ کو جس طرح چاہے استعمال کر سکتا ہے، واللہ اعلم! (۱)

کیا حویلی کے اندر بنائی گئی نماز کی جگہ مسجد بن گئی؟

سوال:۔۔۔ ایک شخص نے ایک حویلی خریدی ہے، جس میں پھلوں کا ایک باغ ہے، پوری حویلی مع باغ ایک فصیل نما قلعے کی مانند ہے، جس میں بڑے سائز کا گیٹ لگا ہوا ہے، باہر کے لوگ بغیر اجازت اندر نہیں آ سکتے۔ اس حویلی میں ایک مسجد تھی، جس کی چار دیواری موجود تھی، مگر چھت نہیں تھی، غالباً بالکل ویران مسجد تھی۔ سابقہ مالکوں نے کہا ہے کہ یہ مسجد ہمارے ایک بیوقوف بھائی نے بنائی ہے، جس کی وجہ سے ہم بھائیوں میں جھگڑا چلا، جس میں نماز نہیں پڑھائی گئی۔ اگر ہم باقاعدہ مسجد تعمیر کریں تو اس کی ویرانی سے ڈرتے ہیں، کیونکہ اس میں گھر کا کوئی فرد یا کوئی مسافر نماز ادا کر سکتا ہے، اس کے علاوہ باہر سے کسی کو اجازت نہیں، باقاعدہ باجماعت نماز نہیں ہو سکتی اور نہ انفرادی طور پر کوئی شخص پڑھتا ہے۔ اس کو باقاعدہ مسجد بنایا جائے یا صرف چار دیواری بنایا جائے یا بالکل عام زمین کی طرح استعمال کیا جائے؟

جواب:۔۔۔ چونکہ یہ شرعی مسجد نہیں، اس لئے خریدار کو اختیار ہے کہ اس کو باقاعدہ مسجد بنادے یا ہموار کردے، اگر مسجد بنائی جائے تو اس کا راستہ احاطے سے باہر نکالا جاسکتا ہے۔ (۲)

مل کے اندر مسجد کا شرعی حکم

سوال:۔۔۔ یہاں پر ایک شخص نے مل کے اُد پر ایک پکی مسجد تعمیر کی ہے، جس میں باقاعدہ پانچ وقت اذان اور نماز باجماعت ہوتی ہے، باقاعدہ اس مسجد کے لئے مؤذن اور امام مقرر ہے، لیکن مسجد کے بالکل نیچے بیت الخلا اور استنجا خانے تعمیر کئے ہیں، اور مسجد کے بعض حصوں کے نیچے مل کا اپنا کام ہوتا ہے۔ جناب عالی! اس مسجد کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ کیا یہ تاقیامت مسجد ہی رہے گی؟ جو بیت الخلا اور استنجا خانے بنے ہوئے ہیں، اس میں کوئی حرج تو نہیں ہے؟

جواب:۔۔۔ مسجد اس کو کہتے ہیں جس کو زمین کے مالک نے مسجد کے لئے وقف کر کے عام لوگوں کو نماز پڑھنے کی اجازت دی

(۱) وَلَا يَجُوزُ وَقْفُ الْبِنَاءِ فِي أَرْضٍ هِيَ إِعَارَةٌ أَوْ إِبَارَةٌ كَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانِ - (عالمگیری ج: ۲ ص: ۳۶۲)۔

(۲) وَلَوْ اتَّخَذَ فِي بَيْتِهِ مَوْضِعًا لِلصَّلَاةِ فَلَيْسَ لَهُ حُكْمُ الْمَسْجِدِ أَصْلًا - (حلبی کبیر ص: ۶۱۴)۔ لَوْ جَعَلَ وَسْطَ دَارِهِ مَسْجِدًا وَأَذَانَ لِلصَّلَاةِ فِيهِ حَيْثُ لَا يَكُونُ مَسْجِدًا - (درمختار ج: ۴ ص: ۳۵۸، کتاب الوقف)۔

ہو، اور اگر کسی مل یا کمپنی یا دفتر نے لوگوں کو نماز پڑھنے کی اجازت دی ہو اور اس کے لئے مسجد کی شکل بھی بن دی ہو، تو یہ شرعاً مسجد نہیں، بلکہ نماز گاہ ہے، اس پر مسجد کے احکام جاری نہیں ہوں گے۔ الغرض مسجد کے لئے یہ شرط ہے کہ مالک نے اس کو مسجد کی نیت سے وقف کر دیا ہو۔^(۱)

عید گاہ کا فروخت کرنا

سوال: ... ہمارے گاؤں میں ایک پُرانی عید گاہ ہے، جہاں ہم عید کی نمازیں پڑھا کرتے تھے، گاؤں کی آبادی بڑھ جانے سے وہ چھوٹی پڑ گئی، گاؤں والوں نے فیصلہ کر کے ایک بڑی عید گاہ گاؤں سے باہر بنائی ہے، جہاں عید کی نمازیں پڑھتے ہیں، پُرانی عید گاہ کے ارد گرد مکانات بن گئے ہیں، اب وہ صرف ایک پلاٹ سارہ گیا ہے۔ پوچھنا یہ ہے کہ اس عید گاہ کے برابر کی رقم مسجد کے کام میں لگا کر اس کو گھر میں شامل کیا جاسکتا ہے؟

جواب: ... اگر وہ عید گاہ وقف کی تھی تو اس کو تو فروخت کرنا جائز نہیں، اور اگر ویسے ہی نماز کے لئے جگہ بنائی ہوئی تھی، تو اس کی گنجائش ہے کہ اس کو فروخت کر کے رقم مسجد میں لگا دی جائے۔^(۲)

نماز کا کمرہ یا مسجد

سوال: ... ہمارے شہر میں ایک کپاس کا کارخانہ تھا، مالکان نے اس کو کباڑیوں کو فروخت کر دیا، لہذا جن افراد نے وہ کارخانہ خریدا تھا، توڑ پھوڑ کر مشینری وغیرہ اور اینٹیں سب فروخت کر دیں، اسی کارخانے میں ایک مسجد تھی جو کہ وہاں کے مزدوروں کے لئے بنائی تھی اور کارخانے کے اندر تھی، اس کے نہ تو مینار تھے، صرف ایک کمرہ تھا جہاں پر مزدور نماز ادا کرتے تھے اور جب کارخانہ چلتا تھا تو باجماعت نماز ہوا کرتی تھی، اور پھر رفتہ رفتہ تقریباً تین سال سے کارخانہ بند ہو گیا اور وہ مسجد بھی ویران ہو گئی۔ اب جبکہ مالکان نے تمام کارخانہ کباڑی کو فروخت کر دیا اور کباڑی نے کارخانہ توڑ کر اینٹیں وغیرہ سب فروخت کر دیں، صرف وہ مسجد رہ گئی، کباڑی ہماری جامع مسجد کے امام کے پاس آیا اور کہا کہ مسجد کی اینٹیں پٹکھے اور جو کچھ اس میں لگا ہوا ہے وہ میں جامع مسجد کو دیتا ہوں، کیونکہ یہ قیمتی چیزیں ہیں اور مسجد بھی ویران ہے، خواہ مخواہ خراب ہو جائیں گی۔ امام جامع مسجد نے کہا کہ یہ چیزیں ہماری مسجد میں نہیں لگتیں اور آپ مسجد کو شہید بھی نہیں کر سکتے، جو جیسے ہے اسے ویسے ہی رہنے دو۔ حالانکہ کارخانہ مع پلاٹ مالکان نے کباڑی کو بیچا ہے، اب مسئلہ یہ ہے کہ کیا کریں؟ امام کی بات مانیں یا کباڑی کی مانیں؟

جواب: ... اگر کارخانے والوں نے اس جگہ کے شرعی مسجد ہونے کی نیت ہی نہیں کی، محض مزدوروں کے لئے نماز پڑھنے کی

(۱) (ویزول ملکہ عن المسجد والمصلی) بالفعل و (بقوله جعلته مسجدًا) عند الثانی (وشرط محمد) والإمام (الصلاة فیہ)۔ (درمختار ج: ۴ ص: ۳۵۶)۔

(۲) (ویزول ملکہ عن المسجد والمصلی بالفعل وفي الشامية: أما مصلی العيد لا یكون مسجدًا مطلقًا الخ۔ (ردا مختار مع الدر المختار ج: ۴ ص: ۳۵۶)۔ أيضًا: إذا صح الوقف لم یجز بیعه ولا تملیکه۔ (هدایة ج: ۲ ص: ۶۴۰ کتاب الوقف)۔

عارضی جگہ بنا دی تھی، تب تو اس کا حکم مسجد کا ہے ہی نہیں۔ اور اگر انہوں نے اس جگہ کو ہمیشہ کے لئے بطور مسجد وقف کر دیا تھا، تو وہ شرعاً مسجد ہے۔ اگر قریب میں مسلمانوں کی آبادی ہے تو ان کا فرض ہے کہ اس مسجد کو آباد کریں اور اگر قرب و جوار میں آبادی نہیں اور مسجد ویران پڑی ہے تو اس کا سامان دوسری مسجد میں منتقل کیا جاسکتا ہے۔^(۱)

ایک مسجد میں دو جماعتیں

سوال: ... ہماری دکان صدر میں واقع کریم سینٹر میں ہے، جس کی پہلی منزل پر نماز کے لئے جگہ مخصوص ہے، جس کا نقشہ پوری مسجد کا ہے، یعنی محراب اور منبر وغیرہ موجود ہیں، مینار نہیں ہیں، انتظامیہ کی طرف سے اسے مسجد لکھا نہیں گیا ہے، جماعت پنج گانہ باقاعدہ ہوتی ہے، اور امام بھی مقرر ہیں۔ آج کل زیادہ رش کی وجہ سے ظہر کی دو جماعتیں ہوتی ہیں، تقریباً پون گھنٹے کے فرق سے۔

الف: ... پوچھنا یہ ہے کہ یہ جگہ (جسے ہم مسجد ہی سمجھتے ہیں) مسجد کے حکم میں ہے یا نہیں؟

ب: ... ایک وقت کی دو جماعتیں جائز ہیں یا نہیں؟

پ: ... دوسری جماعت سے پڑھنے والوں کی نماز آیا ہو جائے گی یا نہیں؟

ت: ... اگر نہیں، تو جو لوگ اپنی نمازیں پڑھ چکے ہیں، ان کی گزشتہ نمازوں کا کیا ہوگا؟

جواب: ... مسجد وہ جگہ کہلاتی ہے جسے مسجد کی نیت کے ساتھ وقف کر دیا گیا، نجی اداروں میں جو جگہ نماز کے لئے مخصوص کر دی جاتی ہے، وہ مسجد نہیں، کیونکہ اس جگہ کو مسجد کے لئے وقف کر کے اس سے اپنا حق ملکیت ختم نہیں کر دیا جاتا۔ لہذا اس جگہ پر شرعی مسجد کے احکام جاری نہیں ہوتے، اور ان میں دو یا زیادہ جماعتیں ہو سکتی ہیں، البتہ اگر کسی ادارے کے مکان نے کچھ قطعہ مسجد کے لئے وقف کر کے اس سے اپنا حق ملکیت اٹھالیا تو شرعاً مسجد ہے۔^(۲)

بغیر اجازت مسجد میں سامان رکھنا

سوال: ... ہمارے ہاں شہر میں دو مسجدیں ہیں، اور دونوں کی انتظامیہ جدا ہیں، اور قبرستان کی انتظامیہ جدا ہے، قبرستان کی انتظامیہ مسجد کی انتظامیہ کی اجازت کے بغیر مسجد کے حجرے میں قبرستان کے تختے وغیرہ رکھتے ہیں، جبکہ قبرستان کی انتظامیہ کے پاس اتنی رقم موجود ہے کہ قبرستان کا سامان رکھنے کے لئے جگہ کرائے پر لے سکتے ہیں، اس صورت حال میں آنجناب سے فتویٰ دریافت کرنا ہے کہ قبرستان کا سامان مسجد کے حجرے میں بغیر اجازت کمیٹی مسجد کے رکھنا کیسا ہے؟

جواب: ... قبرستان کے لئے مسجد کے حجرہ استعمال کرنا صحیح ہے، بشرطیکہ مسلمانوں کو اس پر اعتراض نہ ہو، چونکہ قبرستان

(۱) وفي الشامية: ولو خرب المسجد وما حوله وتفرق الناس عنه لا يعود الى ملك الواقف عند أبي يوسف فيباع بقضه بإذن القاضي ويصرف ثمنه الى بعض المساجد. (شامی ج: ۳ ص: ۳۵۶)۔ نیز گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۱ دیکھئے۔

(۲) (ویزول ملکہ عن المسجد والمصلی) بالفعل و (بقوله جعلته مسجدًا) عند الثاني (وشرط محمد) والإمام (الصلاة فيه)۔ (الدر المختار مع رد المحتار ج: ۴ ص: ۳۵۶)۔

کی انتظامیہ الگ ہے، اس لئے ان لوگوں کو مسجد کا حجرہ استعمال کرنا صحیح نہیں، قبرستان کے ایک کونے میں حجرہ بنائیں اور وہیں سامان رکھا کریں۔

نماز کے لئے محلے کی مسجد کا حق زیادہ ہے

سوال: ... ہمارے گھر کے بالکل سامنے ایک مسجد ہے، جہاں میں نماز ادا کرتا تھا، لیکن کچھ عرصے سے میں امام کے طرز عمل سے متنفر ہو گیا، اور امام کی ذات کے لئے میرے دل میں اختلاف پیدا ہو گیا ہے، اس کے بعد میں روزانہ نماز دوسری مسجد میں پڑھتا ہوں، اس بارے میں امام مسجد نے مجھ سے رابطہ بھی کیا کہ اس مسجد میں نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ میں نے انہیں سب کچھ صاف صاف بتا دیا۔ اور نہ انہوں نے کوئی اعتراض کیا۔ کچھ عرصہ بعد ایک دن جمعہ المبارک کے خطبے میں دوسری مسجد کے امام نے جہاں اب میں نماز ادا کرتا ہوں، یہ ارشاد فرمایا کہ گھر کے قریب واقع مسجد کا پہلا حق ہوتا ہے، لہذا نمازی کو قریبی مسجد کو ترجیح دینی چاہئے۔ (یہاں قابل ذکر بات یہ ہے کہ گھر کے قریب واقع مسجد میں پنج گانہ نمازوں میں نمازی بہت کم تقریباً پانچ سے دس کے درمیان ہوتے ہیں)۔

جواب: ... محلے کی قریبی مسجد کا حق زیادہ ہے^(۱)۔ امام کا مقام و مرتبہ بہت بلند ہوتا ہے، اس کا بعد احترام کرنا چاہئے، ذاتی نوعیت کا اختلاف اہمیت نہیں رکھتا، البتہ امام صاحب میں کوئی شرعی کوتاہی ہو، تنبیہ کے باوجود باز نہ آئیں، تو دوسری بات ہے۔

پُرانی مسجد اور نئی مسجد میں ثواب کا فرق

سوال: ... مولوی صاحب ہمیشہ اپنی تقریر میں کہتے ہیں کہ شہر کی قدیمی اور جامع مسجد اور میری نئی مسجد کے درمیان ثواب ملنے کا کوئی فرق نہیں، یعنی ثواب میں دونوں برابر ہیں۔ حالانکہ شامی کے اندر احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ شہر کی ابتدائی اور قدیمی مسجد کا ثواب دوسری مساجد کے اعتبار سے زیادہ ہے؟

جواب: ... اگر وہ بھی جامع مسجد ہے، تو نئی پرانی کا کوئی فرق نہیں، دونوں کا ثواب برابر ہے، البتہ اگر قدیم کی مسجد جامع مسجد چلی آرہی ہے تو اس کا ثواب زیادہ ہے، کیونکہ جامع مسجد میں نماز پڑھنا پانچ سو درجے کا ثواب رکھتا ہے^(۲)۔

جرمانے کی رقم مسجد کے چندے میں دینا

سوال: ... میں اور میرے بھائی مل کر لڈو گیم کھیلتے تھے، اور آپس میں یہ طے تھا کہ جو ہار جائیں گے اس پر دو روپے جرمانہ ہوگا اور جرمانے کی رقم سے ہم مل کر کوئی چیز خرید کر کھاتے تھے، پھر ہم کسی بات پر ناراض ہو گئے اور میرے پاس تقریباً ۱۳ روپے تھے، میں

(۱) و مسجد حیہ وان قل جمعه افضل من الجامع وان کثر جمعه۔ (حلی کبیر ص: ۶۱۳)۔

(۲) عن ابن عمر أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: الصلاة فی المسجد الجامع تعدل الفریضة یعنی حجة مبرورة، والنافلة کحجة متقبلة وفضلت الصلاة فی المسجد الجامع علی ما سواہ من المساجد بخمس مائة صلاة۔ رواہ الطبرانی فی الأوسط۔ (مجمع الزوائد ج ۲ ص: ۱۳۷، باب فضل الصلاة فی المسجد الجامع وغیرہ، أيضًا: مشکوٰۃ ص: ۷۲ الفصل الثالث، باب المساجد ومواضع الصلاة)۔

جا کر چندہ برائے مسجد میں دے آیا۔ کیا اس سے کوئی ثواب کی امید کی جاسکتی ہے یا گناہ کی؟
جواب: ... یہ ایک طرح کا جوا تھا، جوئے کی رقم حرام ہے،^(۱) اور حرام رقم مسجد میں لگانا گناہ ہے،^(۲) اب جو رقم آپ مسجد میں دے چکے ہیں، یہ نیت کر لیجئے کہ وہ تو آپ کی طرف سے ہو گئی، اس بھائی کے پیسے واپس کر دیئے جائیں۔

حدود مسجد میں اجرت لے کر قرآن کی تعلیم دینا

سوال: ... حدود مسجد میں اجرت لے کر بچوں کو قرآن کریم کی تعلیم دینا کیسا ہے؟

جواب: ... بچوں کو مسجد میں اجرت کے ساتھ تعلیم دینا مکروہ ہے، واللہ اعلم!^(۳)

مسجد کی چھت پر امام صاحب کے اہل خانہ کا کپڑے سکھانا

سوال: ... پیش امام کے اہل خانہ کا مسجد کی چھت پر جس جگہ جمعہ کی نماز پڑھی جاتی ہو، کپڑے سکھانا جائز ہے یا نہیں؟ جبکہ نمازیوں کو جھک کر آنا اور جانا پڑے؟

جواب: ... یہ جگہ اگر مسجد میں شامل ہے تو اس میں عورتوں کا کپڑے سکھانا صحیح نہیں، خصوصاً اگر عورت اپنے ایام میں ہو تو اس کا مسجد میں جانا ہی جائز نہیں۔^(۴)

(۱) ”يُنَافِهُمُ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رَجَسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاحْتَبِرُوهُ لَعَلَّكُمْ تَفْلَحُونَ“ (المائدة: ۹۰)۔

(۲) قال تاج الشريعة: اما لو أنفق في ذلك مالا غيبا ومالا سبه النخب والطيب فيكره لأن الله تعالى لا يقبل إلا الطيب فيكره تلويث بيته بما لا يقبله (شامی ج: ۱ ص: ۶۵۸)۔

(۳) ومعلم الصبيان فإن كان بأجرة يكره وإن كان حصة فليل لا يكره (حلی کبیر ص: ۶۱۲، فصل فی أحكام المساجد)۔

(۴) ومنها أنه يحرم عليها وعلى الجنب الدخول في المسجد سواء كان للجلوس أو للعبور (عالمگیری ج: ۱ ص: ۳۸)۔

آذان اور اقامت

آذان کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا

سوال: مسنون کام کے شروع میں برکت کے لئے تسمیہ پڑھتے ہیں، کیا آذان کے شروع میں یا نماز کی نیت باندھتے وقت تسمیہ پڑھنی چاہئے یا نہیں؟

جواب: صحابہ کرامؓ، تابعینؓ اور تبع تابعینؓ وغیرہم سے منقول نہیں، نہ ائمہ فقہاء اس کو ذکر کرتے ہیں، لہذا متواتر عمل نہ پڑھنے کا ہے۔

محراب میں کھڑے ہو کر آذان دینا

سوال: سوال یہ ہے کہ آج کل مسجدوں کے اندر بیچ گانہ آذانیں ہو رہی ہیں، بعض مساجد میں محراب کے اندر اور بعض میں محراب کے باہر یعنی پیش امام جہاں کھڑے ہو کر نماز پڑھاتا ہے، اس جگہ مؤذن آذان دیتا ہے، یعنی پیش طاق کے اندر ہی کھڑے ہو کر آذان دیتا ہے، کیا یہ درست ہے؟ اور محراب کے باہر یعنی پیش طاق جہاں پیش امام فرض نماز پڑھاتا ہے، اس کے برابر میں لاؤڈ اسپیکر جو کہ امام کی حد سے آگے ہو، وہاں سے بھی آذان دینا درست ہے یا ممنوع ہے؟

جواب: جمعہ کی دوسری آذان تو خطیب کے سامنے مسجد میں مسنون ہے^(۱)، اس کے علاوہ آذانوں کا مسجد سے باہر ہونا بہتر ہے، اور مسجد میں ہونا جائز، مگر خلافِ اذنی ہے، محراب کے برابر جو جگہ لاؤڈ اسپیکر رکھنے کے لئے بنائی جاتی ہے، اگر اس کو مسجد میں شامل کرنے کی نیت نہیں کی گئی تو اس میں آذان کہنا بلا کراہت درست ہے۔^(۲)

مؤذن آذان کس جگہ کھڑا ہو کر دے سکتا ہے؟

سوال: مساجد میں کس جانب سے مؤذن کھڑا ہو کر آذان دے سکتا ہے؟ اور بیٹھ کر یا کانوں میں دونوں ہاتھ نہ لگا کر بھی آذان دی جاسکتی ہے؟

(۱) واذا صعد الإمام المنبر وأذن المؤذن بين يدي المنبر بذلك جرى التواتر. (فتح القدیر ج ۱ ص ۴۲۱)۔

(۲) وينبغي أن يؤذن على المأذنة أو خارج المسجد ولا يؤذن في المسجد كذا في فتاوى قاضیخان والسنة أن يؤذن في موضع عال يكون أسمع لجيرانه ويرفع صوته ولا يجهد نفسه كذا في البحر... إلخ. (هندية ج ۱ ص ۵۵، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الثاني، أيضًا: شامی ج ۱ ص ۳۸۴)۔

جواب:۔۔۔ مسجد کے جس طرف بھی آذان کہی جائے، صحیح ہے، لیکن آذان مسجد سے باہر ہونی چاہئے۔^(۱) بیٹھ کر آذان دینا مکروہ ہے۔^(۲) اور کانوں میں انگلیاں دینا مستحب ہے، اور اگر کانوں میں انگلیاں دیئے بغیر آذان کہہ دی تو کوئی حرج نہیں۔^(۳)

مسجد میں آذان مکروہ ہے

سوال:۔۔۔ ہمارے محلے میں ایک جامع مسجد ہے، جس کی تعمیر کا کام ہو رہا ہے، کچھ حصہ تعمیر ہو گیا ہے اور باقی ابھی بہت کام ہے، لیکن ابھی کچھ دن سے ایک آدمی نے یہ کہا کہ مسجد کے اندر آذان دینا جائز نہیں ہے، اس لئے آذان دینے کے لئے ایک علیحدہ کمرہ صحن میں بنایا جائے، نمازیوں نے یہ اعتراض کیا ہے کہ ابھی مسجد کا کافی کام پڑا ہے، اور دوسری وجہ یہ ہے کہ مسجد کے صحن میں کمرہ بننے سے خوبصورتی میں بھی فرق آجائے گا، لیکن وہ آدمی بضد ہے کہ مسجد میں آذان دینا شرعاً جائز نہیں ہے، آپ اس بارے میں جلدی جواب دیں، ویسے ہر مسجد میں آذان اندر دی جاتی ہے۔

جواب:۔۔۔ مسجد میں آذان دینا مکروہ تنزیہی ہے، وہ صاحب یہ تو صحیح فرماتے ہیں کہ آذان کی جگہ مسجد سے باہر بنائی جانی چاہئے،^(۴) مگر ان کا یہ کہنا غلط ہے کہ آذان مسجد میں ناجائز ہے، ناجائز تو نہیں، البتہ مکروہ تنزیہی ہے، اور خدا کے گھر میں کسی مکروہ تنزیہی کا ارتکاب بھی نہیں ہونا چاہئے، ہاں! جمعہ کی دوسری آذان اس سے مستثنیٰ ہے، کہ وہ خطیب کے سامنے مسجد میں ہوتی ہے۔^(۵)

”آذان کس جگہ دی جائے؟“ پر علمی بحث

سوال:۔۔۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا ہے کہ مسجد میں آذان دینا مکروہ تنزیہی ہے، اور آپ نے جواب کے اخیر میں فرمایا ہے: ”ہاں! جمعہ کی دوسری آذان اس سے مستثنیٰ ہے، کہ وہ خطیب کے سامنے مسجد میں ہوتی ہے۔“ اس خط کے ذریعہ آپ سے یہ درد منداناہیل ہے کہ آپ بلا تحقیق شرعی کبھی فتویٰ دینے کی کوشش نہ فرمائیں، اس لئے کہ آپ نے آذان کو مسجد میں مکروہ تنزیہی لکھ دیا ہے، حالانکہ تنزیہی کی تصریح تو کسی بھی فقہ کی معتبر کتاب میں نہیں ہے، ہاں! کراہیت کے الفاظ ہیں، اور آپ نے کراہیت کا مشہور قاعدہ تو ازبر کیا ہی ہوگا کہ احناف کے نزدیک مطلق کراہیت سے کراہیت تحریمی مراد ہوتی ہے، نہ کہ تنزیہی، ہاں! شوافع کے نزدیک تنزیہی ہوتی ہے۔ چنانچہ علامہ عبدالغنی نابلسی حدیقہ ندیہ میں رقم طراز ہیں:

”الکراہیۃ عند الشافعیۃ اذا اطلقت تنصرف الی التزیہیۃ لا التحریمۃ بخلاف مذهبنا۔“

(۱) وینبغی أن یؤذن علی المأذنة أو خارج المسجد ولا یؤذن فی المسجد۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۵، کتاب الصلاة)۔

(۲) ویکرہ الأذان قاعدًا وإن أذن لنفسه قاعدًا فلا بأس به۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۴، کتاب الصلاة، الباب الثانی)۔

(۳) عن عبدالرحمن بن سعد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم أمر بلالاً أن يجعل أصبعیه فی أذنیہ، قال: إنه أرفع لصوتک۔ رواه ابن ماجه۔ (مشکوٰۃ ج: ۱ ص: ۶۴ بآب الأذان)۔ أيضًا: ویجعل أصبعیه فی أذنیہ فحسب لانه لیس بسنة أصلیة وإنما شرع لأجل المبالغ فی الإعلام۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۶)۔

(۴) ایضاً صفحہ ۸۷ کا حاشیہ نمبر ۱۔

(۵) وإذا صعد الإمام المنبر جلس وأذن المؤذن بین یدئ المنبر بذلك جرى العوارث۔ (فتح القدیر ج: ۱ ص: ۴۲۱)۔

ترجمہ: "... کراہیت کا لفظ جب مطلق بولا جائے تو شافعیہ کے نزدیک اس سے کراہیت تنزیہی مراد ہوتی ہے، نہ کہ تحریمی، بخلاف ہمارے مذہب کے (کہ ہمارے یہاں مطلق کراہت سے کراہت تحریمی مراد ہوتی ہے)۔"

کیا آپ کو یہ بھی معلوم نہیں کہ مکروہ تنزیہی کا ارتکاب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بیانِ جواز کے لئے بھی کیا کرتے تھے، مگر اذان آپ نے کبھی بھی مسجد کے اندر نہ دلوائی، اور نہ ہی خلفائے راشدینؓ کے زمانے میں کبھی ایسا ہوا، پھر اس پر مستزاد یہ کہ آپ نے اذانِ ثانی کو مسجد میں دینا کراہیت تنزیہی سے بھی مستثنیٰ کر دیا، اگر آپ نے بین یدی کے الفاظ سے یہ سمجھا ہے تو آپ غلطی پر ہیں، اس لئے کہ بین یدی کا معنی ہیں "سامنے" نہ کہ "بچ میں"، یا پھر خطیب سے ایک فٹ کے فاصلے پر کھڑے ہو کر اس کے منہ میں منہ ڈالا جائے، جب مسجد میں علی الاطلاق اذان کی کراہیت ہے تو آپ نے کس قرینے سے اذانِ ثانی کو مستثنیٰ قرار دیا؟ میں آپ کو بتاؤں کہ بین یدی بھی ہونا صرف احناف ہی کے نزدیک سنت ہے، ورنہ مالکی تو اس کو بھی بدعت کہتے ہیں، چنانچہ علامہ خلیل بن اسحاق مالکی نے فرمایا ہے:

"اختلف اهل النقل هل كان يؤذن بين يديه صلى الله عليه وسلم او على المنار؟

الذي نقله اصحابنا انه كان على المنار۔"

ترجمہ: "... اہل نقل کا اس میں اختلاف ہے کہ آیا اذان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوتی تھی یا منارہ پر؟ جس بات کو ہمارے اصحاب (یعنی مالکیہ) نے نقل کیا ہے، وہ یہ ہے کہ اذان منارہ پر ہوتی تھی۔"

علامہ یوسف بن سعید ثقفی مالکی حاشیہ جواہر ذکیہ میں فرماتے ہیں:

"الاذان الثاني كان على المنار في الزمن القديم وعليه اهل المغرب الى الآن

وفعله بين يدي الامام مكروه الخ۔"

ترجمہ: "... زمانہ قدیم میں اذانِ ثانی منارہ پر ہوتی تھی اور اہل مغرب کا عمل آج تک اسی پر ہے، اور

امام کے آگے اذان دینا مکروہ ہے۔"

بہر صورت! میں تفصیلی دلائل کی جانب جانا نہیں چاہتا، اس لئے تاکہ آپ میرا مسودہ ردی کے نوکرے کا سامان نہ بنائیں، ازراہِ کرم آپ مذکورہ دلائل کی روشنی میں اس حقیقتِ ثابتہ کو مان گئے ہیں کہ واقعی ہر اذان مسجد میں عند الاحناف مکروہ تحریمی ہے تو آپ اپنا اعتذار قارئین کے سامنے پیش فرمائیں، ورنہ (مجھے احقاقِ حق مقصود ہے) بصورتِ دیگر آپ میرے سوالات کا اطمینان بخش جواب عطا فرمائیں۔

جواب: ... اول چند روایات نقل کرتا ہوں:

۱: ... فتاویٰ عالمگیری (ج: ۱ ص: ۵۵) میں فتاویٰ قاضی خان سے نقل کیا ہے:

"وينبغي ان يؤذن على المأذنة او خارج المسجد ولا يؤذن في المسجد۔"

ترجمہ: "... اور مناسب یہ ہے کہ اذان مآذنہ پردی جائے، یا مسجد سے باہر دی جائے اور مسجد کے اندر اذان نہ دی جائے۔"

۲: ... ہدایہ میں ہے:

"واذا اصعد الإمام المنبر جلس واذن المؤذنون بين يدي المنبر بذلك جرى التواتر۔"

(فتح القدیر ج: ۱ ص: ۴۲۱)

ترجمہ: "... اور جب امام منبر پر بیٹھ جائے تو مؤذن منبر کے آگے اذان دیں، مسلمانوں کا تعامل اسی کے مطابق چلا آیا ہے۔"

۳: ... فتح الباری شرح بخاری میں ہے:

"قال المهلب الحكمة في جعل الأذان في هذا المحل ليعرف الناس بجلوس الإمام على المنبر فينصتون له اذا خطب. كذا قال وفيه نظر فان في سياق ابن اسحاق عند الطبرانی وغيره عن الزهري في هذا الحديث ان بلالاً كان يؤذن على باب المسجد فالظاهر انه كان مطلق الأعلام لا لخصوص الإنصات نعم لما زيد الأذان او الأول كان للأعلام. وكان الذي بين يدي الخطيب للإنصات۔"

ترجمہ: "مہلب کہتے ہیں: اس جگہ (یعنی منبر کے آگے) اذان کہنے میں یہ حکمت ہے کہ لوگوں کو امام کا منبر پر بیٹھنا معلوم ہو جائے، پس جب وہ خطبہ شروع کرے تو خطبہ کے لئے خاموشی اختیار کریں، مہلب کے اس قول میں نظر ہے، اس لئے کہ اس حدیث میں طبرانی وغیرہ کی روایت میں ابن اسحاق نے زہری سے نقل کیا ہے کہ: "بلال مسجد کے دروازے پر اذان دیا کرتے تھے" پس ظاہر یہ ہے کہ یہ اذان مطلقاً اعلان کے لئے ہوئی، محض لوگوں کو خاموش کرانے کے لئے نہیں۔ ہاں! جب پہلی اذان کا اضافہ کیا گیا تو پہلی اذان اطلاق عام کے لئے تھی، اور جو اذان خطیب کے آگے ہوتی ہے وہ خاموش کرانے کے لئے ہوتی ہے۔"

پہلی روایت سے معلوم ہوا کہ اذان کا منارہ پر یا مسجد سے باہر ہونا مناسب ہے، مسجد کے اندر اذان دینا مناسب نہیں، اور یہی مفہوم ہے کراہیت تنزیہی کا، کیونکہ کراہت تحریمی کو "لا ینبغي" (مناسب نہیں) کے لفظ سے تعبیر نہیں کیا جاتا، بلکہ "لا یجوز" (یعنی جائز نہیں) کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے، اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جن فقہاء کی عبارت میں صرف مکروہ کا لفظ آیا ہے، ان کی مراد بھی یہی "لا ینبغي" (مناسب نہیں) والی کراہت ہے، کراہت تحریمی مراد نہیں۔

اور یہ قاعدہ اپنی جگہ صحیح ہے کہ مکروہ کا لفظ جب مطلق ذکر کیا جائے تو اس سے مکروہ تحریمی مراد ہوتا ہے۔ لیکن یہ قاعدہ عام نہیں ہے، بلکہ بسا اوقات مکروہ کا لفظ مکروہ تنزیہی کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے، اس لئے جہاں مکروہ کا لفظ مطلق ذکر کیا جائے، وہاں قرآن و دلّٰل میں نور کر کے یہ دیکھنا ہوگا کہ یہاں مکروہ تحریمی مراد ہے یا مکروہ تنزیہی؟ جیسا کہ مکروہات صلوٰۃ کے آغاز میں شیخ ابن نجیم

نے البحر الرائق میں، اور علامہ شامی نے رد المختار میں ذکر کیا ہے (دیکھئے: البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰، رد المختار ج: ۱ ص: ۶۳۹)۔

مسجد میں اذان دینے کے بارے میں کتاب الاصل (مبسوط) میں امام محمد کی تصریح حسب ذیل ہے:

”قلت ارأيت المؤذن اذا لم يكن له منارة والمسجد صغير اين احب اليك ان

يؤذن؟ قال: احب ذالك الى ان يؤذن خارجا من المسجد واذا اذن في المسجد اجزاها۔“

(کتاب الاصل ج: ۱ ص: ۱۳۱)

ترجمہ: ”میں نے کہا: یہ فرمائیے کہ جب مؤذن کے لئے منارہ نہ ہو اور مسجد چھوٹی ہو تو آپ کے

نزدیک کس جگہ اذان دینا بہتر ہوگا؟ کیا وہ مسجد سے باہر نکل کر اذان دے تاکہ لوگ سنیں یا مسجد میں اذان دے؟

فرمایا: میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ مسجد سے باہر اذان کہے، اور اگر مسجد میں اذان دے دی جائے تب بھی اس کو

کفایت کرے گی۔“

حضرت امام محمد کی اس تصریح سے ثابت ہوا کہ مسجد میں اذان دینا بہتر نہیں، لیکن اگر دے دی جائے تب بھی کوئی مضائقہ نہیں۔

دوسری روایت سے معلوم ہوا کہ جمعہ کی دوسری اذان منبر کے سامنے ہوتی ہے، اور اُمت کا تعامل اسی پر چلا آتا ہے، فقہاء

اس منبر کی اذان کو مختلف تعبیرات سے ذکر کرتے ہیں، کبھی ”خطیب کے آگے“ کے لفظ سے، کبھی ”منبر کے پاس، اس کے قریب“ کے

لفظ سے، اور کبھی ”منبر پر“ کے لفظ سے، ان تمام تعبیرات سے بشرط فہم و انصاف یہی سمجھا جاتا ہے کہ جمعہ کی دوسری اذان منبر کے پاس

داخل مسجد ہو۔

تیسری روایت سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضراتِ شیخین رضی اللہ عنہما کے زمانے میں دوسری نمازوں کی

طرح جمعہ کی بھی ایک ہی اذان ہوتی تھی، چونکہ اس سے بیک وقت دو مقصد تھے، ایک تو مسجد سے باہر کے لوگوں کو وقت نماز کی اطلاع

دینا، دوسرے حاضرین مسجد کو خطبہ شروع ہونے کی اطلاع دینا، تاکہ وہ خاموش ہو کر خطبہ کی طرف متوجہ ہو جائیں، اس لئے دونوں

پہلوؤں کی رعایت کرتے ہوئے یہ اذان مسجد کے دروازے پر کہلائی جاتی تھی، خلیفہ راشد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور میں پہلی

اذان کا اضافہ ہوا جو دروازہ پر ہوتی تھی، اور دوسری اذان صرف خطبہ کے لئے مخصوص ہو گئی، جو منبر کے پاس کہی جانے لگی۔ اس سے یہ

بھی معلوم ہوا کہ صاحبِ ہدایہ اور دیگر فقہاء نے جس توارث کا حوالہ دیا ہے، اس سے وہ توارث قدیم مراد ہے جو دور عثمانی سے چلا آ رہا

ہے، کیونکہ توارثِ حادث خود حجت نہیں، اسے معرضِ دلیل میں پیش کرنا فقہاء کی شان سے بعید ہے، جہاں تک مجھے معلوم ہے مذاہب

اربعا اس پر متفق ہیں کہ جمعہ کی دوسری اذان منبر کے سامنے ہو، جیسا کہ ہمارے شیخ حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری نور اللہ مرقدہ

(۱) والمكروه في هذا الباب نوعان أحدهما ما كره تحريماً وهو المحمل عند إطلاقهم الكراهة كما ذكره في فتح القدير

..... ثانيهما المكروه تنزيهاً ومرجعه إلى ما تركه أولى وكثيراً ما يطلقونه كما ذكره العلامة الحلبي في مسئلة مسح العرق

فحينئذ إذا ذكروا مكروها فلا بد من النظر في دليله فإن كان نهياً ظنياً يحكم بكراهة التحريم... إلخ. (بحر ج: ۲ ص: ۲۰،

رد المختار ج: ۱ ص: ۶۳۹)۔

نے معارف السنن (ج: ۳ ص: ۴۰۲) میں نقل کیا ہے،^(۱) اگر بعض مکیوں نے اس سے اختلاف کیا ہے، تو تعامل و توارث کے مقابلے میں ان کی رائے ہمارے لئے حجت نہیں، راقم الحروف کو کتب فقہ سے جو تحقیق ہوئی وہ عرض کر دی گئی، اگر کسی صاحب کی تحقیق کچھ اور ہو تو وہ اپنی تحقیق پر عمل فرمائیں۔

بیٹھ کر آذان دینا خلاف سنت ہے

سوال: کیا بیٹھ کر آذان دی جاسکتی ہے؟

جواب: بیٹھ کر آذان کہنا خلاف سنت اور مکروہ تحریمی ہے، ایسی آذان کا اعادہ مستحب ہے۔^(۲)

آذان میں اضافہ

سوال: کیا آذان کے ساتھ پہلے یا بعد میں کچھ کلمات کا اضافہ کرنے سے آذان شریعت کے مطابق ہو جاتی ہے؟

جواب: شرعی آذان تو وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ منقول ہے،^(۳) اس میں مزید کلمات کا اضافہ جائز نہیں، اور اضافہ کے بعد وہ شرعی آذان نہیں رہے گی، بلکہ ایک نئے دین کی نئی آذان بن جائے گی۔^(۴)

آذان سے پہلے اور بعد میں دُرود و سلام پڑھنا

سوال: کیا فرماتے ہیں مفتیان دین اس مسئلے میں جو آج کل دُرود و سلام کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے جیسے کہ آذان سے پہلے یا بعد میں بلند آواز سے دُرود و سلام پڑھنا اور جمعہ کے روز نماز فجر اور نماز جمعہ کے بعد کھڑے ہو کر حلقہ بنا کر لاؤڈ اسپیکر پر پڑھنا لازمی قرار دے رکھا ہے۔ اگر ان سے یہ کہا جاتا ہے کہ ایسے پڑھنے کا کوئی ثبوت دیں کہ حضور علیہ السلام کے زمانے میں صحابہ کرامؓ سے حتیٰ کہ امام ابوحنیفہؒ کے زمانے میں بھی اسی طرح پڑھا جاتا تھا، تو وہ لوگ قرآن پاک کی اس آیت: "إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ... بِالْخ" کا حوالہ دیتے ہیں۔

۱: کیا ان کا یہ فعل صحیح ہے یا کہ نہیں؟

(۱) وأما كون الأذان الشانئ عند الخطبة فهل يكون داخل المسجد أو خارجه؟ فظاهر كتب المذاهب الأربعة أن يكون داخله بين يدي الخطيب. (معارف السنن للمحدث السورى ج: ۳ ص ۴۰۲، طبع مكتبة بنورية كراچی).
(۲) ويكره أذان حسب (الى قوله) وقاعد، وفي الشامية (قوله ويعاد أذان حسب إلح) راد الفهستاني والفاخر والراكب والقاعد والماشئ والمنحرف عن القبلة وعلل الوحوب في الكل بأنه غير معتد به والذب بأنه معتد به إلا أنه ناقص قال وهو الأصح كما في التمرقاشئ. (رد المختار مع الدر المختار ج ۱ ص ۳۹۲، ۳۹۳ مطلب في المؤذن إذا كان غير محتسب في أذانه).

(۳) كما في رواية عبد الله بن زيد الأنصاري رضي الله عنه. (مشكوة ص ۶۳۰، باب الأذان).

(۴) كما في رواية عائشة رضي الله عنها قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد. (مشكوة ص: ۲۷)، ولا يجب أن يزداد في الداء ما لم يكن منه. (موطأ امام محمد ص ۳۶).

۲: کیا ان کے ساتھ شریک ہونا چاہئے یا نہیں؟

۳: کیا ان کو اپنی مسجد سے منع کرنا چاہئے یا نہیں؟

گزارش ہے کہ فقہ حنفیہ اہل سنت والجماعت کے عقیدے کے مطابق قرآن و حدیث کا یا کسی مستند کتاب کا حوالہ دے کر مفصل جواب سے نوازیں۔

جواب: .. آذان سے قبل وبعد جس انداز سے دُرود و سلام پڑھنے کا رواج ہے، یہ بدعت ہے۔^(۱) اسی طرح حقہ بنا کر لاؤڈ اسپیکر پر دُرود و سلام کے نام سے جو کچھ ہوتا ہے، محض ریاکاری ہے۔

دُرود شریف بلاشبہ افضل ترین عبادت ہے، لیکن لاؤڈ اسپیکر پر پڑھنے اور حلقہ بنانے کا حکم نہ قرآن و حدیث میں ہے، نہ فقہ اسلامی میں، اگر ان کو واقعی دُرود شریف پڑھنا ہے تو مسجد یا گھر کے ایک کونے میں بیٹھ کر نہایت خشوع و ادب کے ساتھ پڑھیں، لوگوں کو اپنی سریلی آواز سنانا کوئی عبادت نہیں۔ واللہ اعلم!

صلوٰۃ و سلام کا مسئلہ

سوال: ... آذان سے قبل صلوٰۃ و سلام پڑھنا کیسا ہے؟ ہمارے ہاں مسجد کے نمازیوں کا کہنا ہے کہ آذان سے قبل یہ نہیں پڑھنا چاہئے، جبکہ میں یہ ضرور پڑھتا ہوں۔

جواب: ... آذان تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت زمانے سے چلی آتی ہے، مگر آذان سے پہلے صلوٰۃ و سلام پڑھنے کا رواج ابھی چند برسوں سے شروع ہوا، اگر یہ دین کی بات ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ضرور اس کی تعلیم فرماتے، اور صحابہ کرامؓ، تابعین عظامؓ اور بزرگان دین اس پر عمل کرتے، جب سلف صالحینؓ نے اس پر عمل نہیں کیا، نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعلیم فرمائی تو آذان سے پہلے صلوٰۃ و سلام پڑھنا بدعت ہوا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ہمارے دین میں نئی بات نکالے وہ مردود ہے! تمام اعمال سے مقصود رضائے الہی ہے، اور رضائے الہی اس عمل پر مرتب ہوتی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد فرمودہ طریقے کے مطابق ہو، البتہ شریعت نے آذان کے بعد دُرود شریف پڑھنے اور اس کے بعد دُعائے وسیلہ پڑھنے کا حکم دیا ہے۔^(۲)

(۱) وضع الحدود والتزام کیفیات والہیات المعینۃ فی اوقات معینۃ لم یوجد فی الشریعۃ. (الإعتصام للشاطبی ج ۱ ص ۳۹ طبع بیروت).

(۲) عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت. قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من أحدث فی أمرنا هذا ما لیس منہ فہو ردّ. متفق علیہ. (مشکوٰۃ ص: ۲۷، کتاب الإیمان باب الإعتصام بالکتاب والسنة، طبع قدیمی).

(۳) عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: إذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول، ثم صلّوا علیّ فبإہ من صلتی علیّ صلوٰۃ صلی اللہ علیہ وسلم بہا عشرًا، ثم سلّوا اللہ لی الوسیلۃ فإنہا منزلۃ فی الجنة لا تنبئ إلا لعبد من عباد اللہ، وأرجوا أن أکون أنا هو، فمن سأل لی الوسیلۃ حلت علیہ الشفاعة. رواہ مسلم. (مشکوٰۃ ص ۶۵، باب فضل الأذان).

آذان کا صحیح تلفظ

سوال: ... آذان میں لوگ ”اشہد“ میں ”ہاء“ کو ادا نہیں کرتے ہیں، ”حی علی الصلوۃ“ میں ”ع“ کو ادا نہیں کرتے ہیں، ”اشہد“ ان محمد رسول اللہ“ میں ”ان“ کے بعد الف کو کھینچتے ہیں، ”قد قامت الصلوۃ“ میں بڑا قاف کی جگہ چھوٹا کاف پڑھتے ہیں، یہ عام عمل ہے، صحیح مسئلہ کی وضاحت فرما کر ممنون فرمائیں۔

جواب: ... یہ غلطیاں سنگین ہیں، ان کی اصلاح ہونی چاہئے، ”ان“ کے ساتھ الف پڑھنے سے معنی بالکل ہی بدل جاتے ہیں۔^(۱)

آذان کا غلط تلفظ

سوال: ... ہم مجھ میں کافی تعداد میں مسلک حنفی (بریلوی) سے تعلق رکھتے ہیں، ہماری جامع مسجد کے امام صاحب پہلے جب آذان دیتے تھے تو جیسے ہر جگہ، ہر مسجد سے جو آذان سنتے ہیں ویسی ہی آذان دیتے تھے، لیکن اب تقریباً ایک ماہ سے ہمارے امام صاحب جب آذان دیتے ہیں تو آذان کے پہلے الفاظ اس طرح پڑھتے ہیں: اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، آخر میں ”را“ اور ”س“ کو اکٹھا پڑھتے ہیں اور اللہ کا ”الف“ اُڑا دیتے ہیں، ایسے پڑھتے ہیں: اللہ اکبر اللہ اکبر۔

جواب: ... آذان میں اصل سنت تو یہ ہے کہ پہلے ”اللہ اکبر“ میں ”را“ کو ساکن پڑھا جائے، اور دوسرے کو لفظ ”اللہ“ کے ہمزہ کے ساتھ پڑھا جائے، اور جائز یہ بھی ہے کہ پہلی تکبیر کی ”را“ پر زبر پڑھی جائے اور اسم ”اللہ“ کے ہمزہ کو حذف کر کے ”را“ کو ”لام“ کے ساتھ ملا دیا جائے، اور یوں پڑھا جائے: ”اللہ اکبر اللہ اکبر“۔^(۲)

کیا کلمہ شہادت کی طرح آذان میں بھی نون ساکت ہوتا ہے؟

سوال: کلمہ شہادت میں ”ن“ ساکت ہے، آذان میں بھی بعض حضرات فرماتے ہیں ”نون“ کو استعمال نہیں کرنا چاہئے۔

جواب: ... ”نون“ کی آواز نہیں آنی چاہئے، ”نون“ کا ”لام“ میں ادغام ہو جاتا ہے۔

صحیح تلفظ ادا نہ کر سکنے والے کی آذان و اقامت

سوال: ... ایک سرکاری ادارے کی مسجد میں امام صاحب تو مقرر ہیں، لیکن مؤذن نہیں ہے، لہذا آذان و اقامت کے فرائض ادارے کے ایک ملازم ضعیف بزرگ انجام دیتے ہیں۔ کچھ حضرات کو اس بات پر اعتراض ہے کہ الفاظ کی ادائیگی ان سے صحیح مخارج کے ساتھ نہیں ہوتی ہے، جو غیر مناسب ہے، کیونکہ لفظ ”قد“ (کد) اور فلاح (پھلاہ) العموم ان کی زبان سے نکلتا ہے، جب ان

(۱) ویکرہ التلحین وهو التفسی بحیث یؤدی الی تغیر کلماتہ۔ (عالمگیری ج ۵۶، کتاب الصلاۃ، باب الأذان)۔

(۲) وحاصلہا ان الشنۃ ان یسکن الراء من اللہ اکبر الاول او یصلہا باللہ اکبر الثانیۃ فان سکھا کفی وان وصلہا نوی السکون فحک الراء بالفتحۃ فان ضمہا خالف الشنۃ۔ (درمختار مع رد اعترار ج ۱ ص ۳۸۶)۔

کی توجہ اس جانب مبذول کرائی گئی تو انہوں نے کہا کہ وہ کوشش تو پورے طور پر کرتے ہیں، لیکن دانت نہ ہونے کے باعث بخارج کا اہتمام نہیں ہو پاتا۔ ایسی صورت میں آذان و اقامت کا فریضہ وہ انجام دے سکتے ہیں یا نہیں؟ اگر کسی وجہ سے امام صاحب بروقت نہ آسکے تو ان کی اقامت میں نماز درست ہوگی یا نہیں؟

جواب:۔۔۔ اگر کوئی صحیح پڑھنے والا موجود ہو تو آذان و اقامت اس کو کہنی چاہئے، ورنہ وہ معذور ہیں، جبکہ وہ کوشش کے باوجود صحیح تلفظ نہیں کر پاتے۔ یہی حکم ان کی امامت کا بھی ہے کہ اگر کوئی صحیح پڑھنے والا (باشرع آدمی) موجود ہو تو اقامت کے لئے اس کو آگے کریں، ورنہ ان کی اقامت میں نماز پڑھ لی جائے۔^(۱)

آذان کا صحیح تلفظ

سوال:۔۔۔ ”آپ کے مسائل اور ان کا حل“ صفحہ: ۱۶۲ میں لکھا ہے کہ آذان کے تلفظ میں ”را“ کو وصل کی صورت میں پڑھنا خلاف سنت ہے۔ جناب کی خدمت میں عرض ہے کہ ”اللہ اکبر“ کی ”را“ پر کیا شرعی طور پر فتح پڑھنا سنت ہے؟ جس کی وجہ سے ضمہ پڑھنا خلاف سنت ہوگا۔ باقی ”را“ پر وقف کی صورت میں اگر نیت ایک دفعہ کیا، لاکھ دفعہ بھی کریں تو وقف کی صورت میں ”را“ ساکن ہی پڑھی جائے گی، ورنہ وقف نہ ہوگا، لہذا علامہ شامی کے حوالے سے جو کچھ لکھا ہے اس کی وضاحت فرمادیں۔ گرامر کے لحاظ سے تو ”اللہ“ (مبتدا) اکبر (خبر) ہے، مبتدا اور خبر دونوں مرفوع ہوتے ہیں، یعنی ہر ایک کے آخر میں ضمہ ہی ہوتا ہے، وقف کی صورت میں ”را“ پر فتح کیسے ہوا؟ یہ فتح کیسے ہوا جبکہ اصل حرکت ضمہ موجود ہے، اگر ضمہ نہ ہوتا تو پھر فتح کا سوچا جاسکتا تھا۔ گرامر کی کتابوں کے مطالعے کے بعد حوالے سے کسرہ (زیر) بھی را پر ہو سکتا ہے، عربی زبان کا قانون ہے کہ جب دو ساکن اکٹھے آجائیں (دونوں میں سے کوئی حرف علت نہ ہو) تو پہلے ساکن کو کسرہ دے کر پڑھتے ہیں: قَدِيْرُوْ (قَدِيْرُوْنَ الَّذِيْ) وضاحت فرما کر مشکور فرمائیں۔

جواب:۔۔۔ علامہ شامی کے حوالے سے جو کچھ میں نے لکھا ہے، اس کی وضاحت یہ ہے کہ آذان کے ہر کلمے پر وقف مسنون ہے، لہذا ”را“ پر ضمہ نہیں پڑھا جائے گا، اب دو صورتیں ہیں، یا تو ”را“ پر سکون ہو، ۴:۔۔۔ یا اگر ملا کر پڑھنا ہو تو ”را“ پر فتح پڑھا جائے۔ یہ وصل بہ نیت فصل ہوگا، اور فتح پڑھنے کی وجہ یہ ہے کہ فتح اخف الحركات ہے، اس لئے ”الساكن اذا حرك حرك بالكسر“ کے قاعدے سے کسرہ نہیں پڑھا جائے گا،^(۲) کسی عالم سے اس کو زبانی سمجھ لیا جائے، واللہ اعلم!

”اللہ اکبر“ کے ”را“ کا تلفظ

سوال:۔۔۔ آذان کے شروع میں اللہ اکبر اور اللہ اکبر دونوں ایک ساتھ ملا کر پڑھے جائیں تو کیا ”را“ کے اوپر جو پیش ہوتی ہے وہ ”ل“ کے ساتھ ملا کر پڑھی جاسکتی ہے یا نہیں؟

(۱) وينبغي أن يكون المؤذن رجلاً عاقلاً صالحاً تقياً عالماً بالسنة كذا في النهاية..... والأحسن أن يكون إماماً في الصلاة كذا في معراج الدراية (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۳، ۵۴)۔

(۲) وحاصلها أن السنة أن يسكن الراء من الله أكبر الأول أو يصلها بالله أكبر الثانية، فإن سكنها كفى وإن وصلها نوى السكون فحرك الراء بالفتحة. (شامی ج: ۱ ص: ۳۸۶)۔

جواب: ... علامہ شامی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ بہتر یہ ہے کہ پہلے ”اللہ اکبر“ کی ”راء“ کو ساکن پڑھا جائے، اور اگر ملا کر پڑھنا ہو تو ”راء“ پر وقف کی نیت سے فتح پڑھا جائے، ضم کے ساتھ ملا کر پڑھنا خلاف سنت ہے۔^(۱)

”الصلوة خیر من النوم“ کے بغیر آذان

سوال: ... فجر کی آذان میں اگر ”الصلوة خیر من النوم“ بھول جائے تو آذان ہوگئی یا دوبارہ پڑھیں؟ اگر کوئی جان بوجھ کر چھوڑ دے تو آذان ہوگئی یا دوبارہ پڑھیں؟

جواب: ... فجر کی آذان میں ”الصلوة خیر من النوم“ کہنا مستحب ہے،^(۲) جان بوجھ کر تو نہیں چھوڑنا چاہئے، لیکن اگر یاد نہیں رہا یا جان بوجھ کر چھوڑ دیا تب بھی آذان ہوگئی، دوبارہ نہیں کہی جائے گی۔

”الصلوة خیر من النوم“ کا ثبوت

سوال: ... ابھی علامہ السید محمد صدیق صاحب کی کتاب ”کشف الاسرار“ پڑھ رہا تھا، انہوں نے مشکوٰۃ صفحہ: ۶۳-۱۱۴ کے حوالے سے لکھا ہے کہ آذان میں ”الصلوة خیر من النوم“ کے الفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے ہیں اور تراویح بھی۔ مگر مشہور یہ ہے کہ یہ اضافہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور سے ہوا ہے، براہ کرم تفصیل سے وضاحت فرمائیں، تاکہ حقیقت کا لوگوں کو علم ہو سکے۔

جواب: ... صحیح یہ ہے کہ آذان فجر میں ”الصلوة خیر من النوم“ کا اضافہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے نہیں کیا، بلکہ یہ متعدد احادیث میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔^(۳) مؤطا امام مالک میں بلا غاروایت ہے کہ ”مؤذن“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نماز صبح کی اطلاع دینے کے لئے آیا تو دیکھا کہ آپ سو رہے ہیں، اس نے ”الصلوة خیر من النوم یا امیر المؤمنین!“ کہا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا کہ: ”یہ فقرہ آذان فجر میں کہا کرو!“^(۴)

حضرت شیخ مولانا محمد زکریا کاندھلوی ثم مدنی قدس سرہ ”اوجز المسالك شرح مؤطا امام مالک“ میں اس حدیث کے ذیل میں تحریر فرماتے ہیں:

(۱) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ ہو۔

(۲) ویزید بعد فلاح آذان الفجر الصلوة خیر من النوم مرتین کذا فی الکافی۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۵۵)۔

(۳) وعن أبی محذورة رضی اللہ عنہ قال: قلت: یا رسول اللہ! علّمتی سنة الأذان. قال: فمسح مقدم رأسه قال: تقول الله أكبر الله أكبر... فإن كان صلوة الصبح قلت: الصلوة خیر من النوم، الصلوة خیر من النوم. (مشکوٰۃ المصابيح ص ۶۳ باب الأذان، الفصل الثانی). أيضًا: عن عبد العزیز بن رفیع قال: سمعت أبا محذورة قال: كنت غلامًا صبيًا فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم: قل: الصلوة خیر من النوم، الصلوة خیر من النوم. (شرح معانی الآثار ج: ۱ ص ۱۰۳، باب قول المؤذن في آذان الصبح الصلوة خیر من النوم. طبع مکتبه حقایقہ)۔

(۴) عن مالک بلغه أن المؤذن جاء عمر يؤذنه لصلوة الصبح فوجدہ نائمًا فقال: الصلوة خیر من النوم، فأمره عمر أن يجعلها في نداء الصبح. رواه في المؤطا. (مشکوٰۃ المصابيح ص ۶۳ باب الأذان، الفصل الثالث، طبع مکتبه قدیمی)۔

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد پر اشکال ہو سکتا ہے، کیونکہ اس فقرے کا صبح کی اذان میں ہونا تو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد روایات میں ثابت ہے، پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کبارے میں یہ گمان نہیں کیا جاسکتا کہ ان کو اس فقرے کا اذان صبح میں کہا جانا معلوم نہ ہو، پس سب سے بہتر توجیہ یہ ہے کہ اس ارشاد سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقصود یہ تھا کہ اس فقرے کا محل صبح کی اذان ہے، امیر کا دروازہ نہیں۔ گویا آپ نے امیر المؤمنین کے دروازے پر اس فقرے کو ڈھراننا پسند فرمایا، اور مؤذن کو حکم فرمایا کہ اس فقرے کے اذان صبح میں کہنے پر اکتفا کیا کرے۔ اس توجیہ کو حافظ ابن عبد البر اور علامہ باجی نے اختیار کیا ہے، اور علامہ زرقانی فرماتے ہیں کہ یہی توجیہ متعین ہے، اور میرے نزدیک یہی توجیہ سب سے بہتر ہے۔“^(۱)

اس کے بعد حضرت شیخ نے اور بھی متعدد توجیہات نقل کی ہیں، بہر حال یہ طے شدہ ہے کہ اذان فجر میں ”الصلاة خير من النوم“ کہنے کا حکم پہلی بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نہیں دیا، بلکہ یہ معمول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت زمانے سے چلا آتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی تاکید فرمائی ہے۔

اسی طرح تراویح کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے چلی آتی تھی،^(۲) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں دو اہتمام فرمائے، ایک جماعت، دوسرے بیس رکعات۔^(۳)

اذان کے آخر میں ”محمد رسول اللہ“ پڑھنا خلاف سنت ہے

سوال: ... ہمارے شہر کی جامع مسجد کے پیش امام صاحب جب اذان دیتے ہیں تو اذان کے آخری الفاظ ”اللہ اکبر اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ“ کے ساتھ ”محمد رسول اللہ“ بھی پڑھتے ہیں، جبکہ اذان کے آخری الفاظ پورا کلمہ طیبہ کے طور پر نہیں پڑھے جاسکتے، کیا اس طرح اذان درست ہے؟

(۱) وقد يشكل قوله رضي الله عنه هذا لأن كون هذه الكلمة في أذان الصبح عن النبي صلى الله عليه وسلم ثابت في عدة روايات فلا يمكن أن يظن بعمر رضي الله عنه أنه لم يعلم بعد كونها من الأذان، فالأوجه أن يقال إن مقصوده رضي الله عنه أن محل هذه الكلمة هو نداء الصبح فقط لا باب الأمر، فكانه كره أن ينادى به على بابه، وأمره باقتصاره على نداء الصبح فقط، واختار هذا التوجيه ابن عبد البر والباجي، وقال الزرقاني هو المتعين، وهو الأوجه عندي. (أوجز المسالك شرح مؤطا، امام مالك ج: ۲ ص: ۳۰، طبع مكتبة إمدادية، مكة المكرمة).

(۲) كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يرغب في قيام رمضان من غير أن يأمرهم فيه بعزيمة فيقول: من قام رمضان إيماناً واحتساباً غفر له ما تقدم من ذنبه. فتوفي رسول الله صلى الله عليه وسلم والأمر على ذلك... إلخ. (جامع الأصول ج: ۹ ص: ۳۳۹). أيضاً: إن الله فرض صيام رمضان وسنت لكم قيامه، فمن صامه وقامه إيماناً واحتساباً خرج من ذنوبه كيوم ولدته أمه. (جامع الأصول ج: ۹ ص: ۳۴۱).

(۳) ان عمر بن الخطاب أمره (أي أبي بن كعب) أن يصلي بالليل في رمضان، فقال: إن الناس يصومون النهار ولا يحسبون أن يقرأوا فلو قرأت عليهم بالليل، فقال: يا أمير المؤمنين! هذا شيء لم يكن، فقال: قد علمت ولكنه حسن، فصلى بهم عشرين ركعة. (كنز العمال ج: ۸ ص: ۴۰۹، حديث نمبر: ۲۳۴۷۱، طبع بيروت). أيضاً: وروى أسد بن عمرو عن أبي يوسف قال: سألت أبا حنيفة رحمه الله عن التراويح وما فعله عمر رضي الله عنه ولقد سن عمر هذا وجمع الناس على ابن كعب فصلاها جماعة، والصحابة متوافرون... إلخ. (الإختار لتعليل المختار ج: ۱ ص: ۶۸).

جواب:۔۔۔ آپ کے امام صاحب خلاف سنت کرتے ہیں، آذان ”لا الہ الا اللہ“ پر ختم کی جاتی ہے۔^(۱)

کیا آذان میں ”م“ کرنا جائز ہے؟

سوال:۔۔۔ مؤذن حضرات آذان کو اتنا لمبا کر کے پڑھتے ہیں کہ بد متصل سے بھی بڑھاتے ہیں، کیا یہ آذان جائز ہے؟
حالتہ ”حی علی الصلوٰۃ“ اور ”حی علی الفلاح“ پر کوئی مد نہیں ہے، یہ حضرات کیوں اتنا کھینچتے ہیں؟
جواب:۔۔۔ ”حی علی الصلوٰۃ“ اور ”حی علی الفلاح“ پر وقف کی وجہ سے مد صحیح ہے، آذان کے کلمات کو اتنا کھینچنا جائز نہیں کہ حروف والفاظ میں خلل واقع ہو جائے۔^(۲)

آذان کے ادھورے فقرے کو دوبارہ دہرانا

سوال:۔۔۔ ہمارے محلے کی مسجد کے مولانا نے ابھی چند روز قبل فجر کی آذان دیتے وقت میری نظر میں ایک غلطی کی تھی، مولانا فجر کی آذان دے رہے تھے کہ ان کو درج ذیل ادھورے جملے پر کھانسی آگئی ”الصلوٰۃ خیر من“، اور کھانسنے لگے، اور اس کے بعد انہوں نے نئے سرے سے دو مرتبہ اس جملے کو دہرایا، میرے خیال میں ان جملوں کی تعداد تین ہوگئی، اب میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آیا اس میں مولانا صاحب کی غلطی ہے یا نہیں؟ اگر تھی تو پھر کیا ان کو آذان دوبارہ کہنی چاہئے تھی؟ اگر آپ کا جواب ہاں میں ہے تو اب جبکہ وہ وقت (فجر) بھی نکل گیا ہے تو آپ بتائیے کہ اس کا کفارہ مولانا صاحب کس طرح ادا کریں؟
جواب:۔۔۔ جب پورا فقرہ نہیں کہہ سکے تھے تو اس کو دہرانا ہی چاہئے تھا، اس لئے کوئی غلطی نہیں ہوئی۔

فجر کی آذان میں ”الصلوٰۃ خیر من النوم“ ادا کرنا بھول گیا

سوال:۔۔۔ فجر کی آذان میں ”الصلوٰۃ خیر من النوم“ ادا کرنا بھول جائے اور پوری آذان کہہ دی جائے تو پھر کیا کرنا ہوگا؟ اسی طرح دیگر آذانوں میں ایک کلمہ یا دو کلمات ادا نہ کئے جائیں تو پھر کیا صورت ہے؟
جواب:۔۔۔ آذان فجر میں ”الصلوٰۃ خیر من النوم“ (دو مرتبہ) کہنا مستحب ہے،^(۳) اگر بھول جائے تو کوئی حرج نہیں۔ دوسری آذان میں اگر کچھ کلمات چھوٹ جائیں تو ان کو دہرایا جائے، نئے سرے سے آذان کہنے کی ضرورت نہیں۔^(۴)

(۱) كما في آذان عبدالله بن زيد بن عبد ربه الأنصاري. (مشکوٰۃ ص: ۶۳). أيضًا: كما في آذان أبي محذورة. (أبو داود ج: ۱ ص: ۷۲، باب كيف الأذان، طبع ايج ايم سعيد).

(۲) ويكره التلحين وهو التفتي بحيث يؤدي إلى تغير كلماته كذا في شرح اجمع لابن الملك وتحسين الصوت للأذان حسن ما لم يكن لحنًا كذا في السراجية. وهكذا في شرح الوقاية. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۶، الفصل الثاني في كلمات الأذان والإقامة وكيفيتهما).

(۳) قال في شرح التوير: ويقول ندبا بعد فلاح آذان المحر الصلوٰۃ خير من النوم مرتين، فيه رد على من يقول ان محله بعد الأذان بتمامه... إلخ. (شامي ج: ۱ ص: ۳۸۸).

(۴) ولو قدم فيهما مؤخرًا أعاد ما قدم فقط (قوله أعاد ما قدم فقط) كما لو قدم الفلاح على الصلاة يعيده فقط أي ولا يستأنف الأذان من أوله. (الدر المختار مع الرد المختار ج: ۱ ص: ۳۸۹، باب الأذان).

اذان میں ترجیع کا کیا حکم ہے؟

سوال: کیا اذان میں ترجیع جائز ہے؟

جواب: ... مکروہ ہے۔^(۱)

دوسرے محلے سے آکر صبح کی اذان مسجد میں دینا

سوال: ... ایک مسجد شہر کے اندر واقع ہے اور اس میں چار نمازیں باجماعت ہوتی ہیں، لیکن صبح کی نماز اور نہ ہی اذان ہوتی ہے، لیکن ایک شخص جاہل دوسرے محلے سے آکر صرف صبح کی اذان دے کر واپس اپنے محلے میں آکر محلے کی مسجد میں نماز ادا کرتا ہے، کیا یہ اس کے لئے صحیح ہے؟

جواب: ... دوسرے محلے سے آکر اذان دینے والا بڑے اجر و ثواب کا مستحق ہے، لیکن اس کو چاہئے کہ نماز بھی وہیں پڑھا کرے، اور محنت کر کے دو چار آدمیوں کو بھی لے کر جماعت کرا لیا کرے۔^(۲)

اذان کے فقرے میں سانس لینا

سوال: ... اذان کہنے میں اگر کسی فقرے پر سانس لے لی جائے تو غلط تو نہیں؟

جواب: ... اگر وقفہ زیادہ نہ ہو تو اذان صحیح ہے، لیکن اذان کے فقروں کو اتنا کھینچنا کہ درمیان میں سانس لینے کی ضرورت پیش آئے، صحیح نہیں۔^(۳)

اذان کے وقت کانوں میں انگلیاں دینا

سوال: ... کیا اذان کے وقت انگلیاں کانوں کے اندر ہونی ضروری ہیں؟ اور یہ فرض ہے یا واجب یا سنت؟ اگر کوئی ایسے اذان دے جیسا کہ ہاتھ نماز کے وقت میں ہوتے ہیں تو اذان ہو جاتی ہے یا نہیں؟

جواب: ... اذان دیتے وقت کانوں میں انگلیاں رکھنا سنت ہے، تاکہ آواز زیادہ بلند ہو، مگر اذان اس کے بغیر بھی

(۱) قولہ بلا ترجیع ای لیس فیہ ترجیع... الخ۔ (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۲۶۹، طبع بیروت)۔ ایضاً۔ وأما الترجیع فلیس ہو عندنا من صلب الأذان، وذلك لأنه ليس في أذان عبد الله بن زيد رضي الله عنه الذي يرويه عبد الرحمن بن أبي لیلی عن أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم في قصة الأذان ترجیع۔ (شرح مختصر الطحاوی ج: ۱ ص: ۵۵۰، طبع دار السراج)۔

(۲) وفي الكنز وكره خروجه من مسجد اذن فيه حتى يصلي۔ (اعلاء السنن ج: ۷ ص: ۸۴)۔

(۳) وجعل أصبعيه في أذنيه سنة الأذان ليرفع صوت بخلاف الإقامة۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۶، فتح القدیر ج: ۱ ص: ۲۱۳، البحر الرائق ص: ۲۶۰)۔ ويكره للمؤذن أن يرفع صوته فوق الطاقة كذا في المصنوعات۔ (ج: ۱ ص: ۵۶)۔

ہو جاتی ہے۔^(۱)

فجر کی آذان کے بعد لوگوں کو نماز کے لئے بلانا

سوال:.... ہمارے محلے کی مسجد میں صبح فجر کے وقت نمازیوں کی تعداد بہت کم ہوتی ہے، یہ سوچ کر میں صبح اپنے نمازی ساتھیوں کو اٹھاتا اور اہل محلہ کو آواز دیتے ہوئے گزر جاتا ہوں ”چلو نماز کو“، اس طرح مسجد میں نمازیوں کی تعداد حوصلہ بخش ہو گئی اور مجھے بھی سکون ملا۔ ہمارے ساتھی بھی اس بات پر خوش ہوتے تھے کہ انہیں نماز باجماعت ساتھ پڑھنے کو مل جاتی ہے، ہو سکتا ہے کہ کچھ لوگ اس بات پر ناراض بھی ہوتے ہوں کہ انہیں صبح کو جلدی اٹھادیا، لیکن کہتا کوئی نہیں ہے، مگر ہماری مسجد کے امام صاحب نے کہہ دیا کہ یہ تو بدعت ہے، بس آذان ہو جاتی ہے، یہ کافی ہے، جس کو آنا ہوگا اپنے آپ آئے گا، یہ سن کر میں نے اپنے ساتھیوں کو اٹھانا چھوڑ دیا، اور انہوں نے بھی سستی اختیار کر لی ہے، جس سے نمازی بہت کم ہو گئے ہیں صبح فجر کے وقت۔

جواب:.... سوتے ہوئے کو جگانا تو بدعت نہیں، اور متاخرین نے آذان کے بعد لوگوں کو نماز کے لئے بلانے کو بھی مستحسن

کہا ہے۔^(۲)

آذان کے بعد لوگوں کو نماز کی یاد دہانی کروانا

سوال:.... میں نے سنا ہے کہ آذان کے بعد نماز کی دعوت دینا (چونکہ آذان خود ایک دعوت ہے) غلط ہے، جس طرح فجر میں اکثر مساجد سے بار بار اعلان ہوتا ہے۔ میں جب نماز کے لئے جاتا ہوں تو راستے میں ملنے والوں کو نماز کی دعوت دیتا جاتا ہوں، کیا میرا یہ اقدام غلط ہے؟

جواب:.... فجر کی نماز کے لئے نمازیوں کو بلاتے ہوئے آنا مستحسن ہے، اور بقیہ نمازوں میں ایسا کرنا مکروہ ہے، واللہ اعلم!^(۳)

نماز کے لئے بار بار اعلان کرنا کیسا ہے؟

سوال:.... محلے میں ایک مسجد سے (بلکہ چند مساجد سے) صبح فجر کی نماز کے بعد اعلان ہوتا ہے کہ: ”فجر کی نماز میں دس منٹ باقی رہ گئے ہیں“ اس کے بعد: ”پانچ منٹ باقی رہ گئے ہیں“ یہ جملے تین تین مرتبہ دہرائے جاتے ہیں، اور ان مساجد سے بار بار اعلان سے محلے میں دوسری مساجد میں جہاں لوگ سنت کی ادائیگی، قرآن کی تلاوت یا گھر میں خواتین نماز کی ادائیگی میں مصروف ہوتی

(۱) عن عبدالرحمن بن سعد..... أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمر بلالاً أن يجعل أصبعه في أذنيه، قال: إنه أرفع لصوته. رواه ابن ماجه. (مشکوٰۃ ج: ۱ ص: ۶۳ باب الأذان). أيضاً: وجعل أصبعه في أذنيه سنة الأذان ليرفع صوته بخلاف الإقامة. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۶، فتح القدير ج: ۱ ص: ۲۱۳، البحر الرائق ص: ۲۶۰). ويكره للمؤذن أن يرفع صوته فوق الطاقة كذا في المضمورات. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۶).

(۲) والتشويب حسن عند المتأخرين في كل صلاة إلا في المغرب... إلخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۶).

(۳) والتشويب في الفجر حتى على الصلاة حتى على الفلاح مرتين بين الأذان والإقامة حسن لأنه وقت نوم وغفلة وكره في سائر الصلوات. (هداية ج: ۱ ص: ۸۹ باب الأذان، طبع مکتبہ شرکت علمیہ، ملتان).

ہیں۔ اسی طرح بعض حضرات نماز کے لئے مسجد کی طرف جاتے ہیں، تو یہ اعلان کرتے ہوئے گزرتے ہیں کہ: ”بھائیو! نماز کا وقت ہو گیا ہے، اٹھ جائیے“ کہاں تک درست ہے؟

جواب:۔۔۔ نماز کی اطلاع کے لئے شریعت نے آذان مشروع کی ہے اور آذان کے ذریعے سے نماز کے وقت کا اعلان کیا جاتا ہے، آذان کے بعد یہ جو دوسرا اعلان ہوتا ہے اس کو ”تھویب“ کہتے ہیں، اور فقہائے اُمت نے اس کو بدعت اور مکروہ قرار دیا ہے۔^(۱) اور یہ کہ کوئی آدمی کسی دینی کام میں منہمک ہو تو اس کو نماز کے وقت کی اطلاع کر دینا جائز ہے۔^(۲) الغرض! آپ کے ہاں جو رواج چلا آتا ہے یہ شرعاً جائز نہیں، اس کو بند کر دینا چاہئے۔

بیک وقت دو مسجدوں سے آذان دینا

سوال:۔۔۔ دو مسجدیں بالکل آس پاس ہیں، اور ان کے نماز کے اوقات بھی ایک ہیں، اور جمعہ اور عیدین کی نماز کا وقت بھی ایک ہے، اور دونوں کے اسپیکر کی آواز کی وجہ سے اکثر نمازی سے غلطی ہو جاتی ہے۔ مگر دونوں مسجد کے امام صاحب راضی نہیں ہوتے اپنے نام کے اوقات یعنی نماز کے اوقات تبدیل کرنے کے لئے، تو کیا یہ طریقہ صحیح ہے؟

جواب:۔۔۔ غلط ہے، یا دونوں اسپیکر استعمال ہی نہ کریں، یا مسجد تک محدود رہے، آواز باہر نہ جائے، ورنہ دونوں گناہگار ہوں گے۔^(۳)

مسجد میں مؤذن نہ ہو تب بھی آذان کا اہتمام کریں

سوال:۔۔۔ کیا مسجد میں نماز ظہر کے وقت آذان دینا ضروری ہے؟ یہاں کوئی مؤذن مقرر نہیں ہے جو کارکن پہلے آتا ہے آذان دے دیتا ہے، اور بعض اوقات بھول جاتا ہے، اس طرح بغیر آذان کے نماز ہو جاتی ہے، اور ہم بھروسے میں رہتے ہیں کہ آذان ہو گئی، کیا بغیر آذان کے ہماری باجماعت نماز ہو جاتی ہے؟

جواب:۔۔۔ آذان کے بغیر نماز ہو جاتی ہے، مگر خلاف سنت ہوگی، اور ترک سنت کا وبال ہوگا، مسجد میں آذان کا اہتمام ضروری ہے، فقہاء نے لکھا ہے کہ جو جماعت آذان کے بغیر ہو، معتبر نہیں۔ بعد میں آنے والوں کو چاہئے کہ آذان کے ساتھ جماعت کرائیں۔^(۴)

(۱) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۳ دیکھیں۔

(۲) (قوله للكل) وخصه أبو يوسف بمن يشغل بمصالح العامة كالقاضي والمفتي والمدرس واختاره قاضيان وغيره بهر. (شامی ج: ۱ ص: ۳۸۹، مطلب فی أول من بنى المنائر للأذان)۔

(۳) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده... الخ. (مشکوٰۃ ص: ۱۵، کتاب الإیمان)۔

(۴) الأذان سنة لأداء المكتوبات بالجماعة..... ويكره أداء المكتوبة بالجماعة في المسجد بغیر آذان وإقامة. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۳، ۵۴، کتاب الصلاة، الباب الثاني فی الأذان)۔

تہجد کی نماز کے لئے آذان و اقامت

سوال: شبِ برات اور لیلة القدر کے موقع پر اکثر لوگ رات جاگ کر عبادت کرتے ہیں، تو کچھ حضرات کہتے ہیں کہ تہجد کی نماز باجماعت پڑھیں، تاہم میں نے انکار کیا اور کہا کہ پہلے پوچھیں گے، پھر عمل کریں گے۔ حالانکہ سعودیہ میں باجماعت تہجد ہوتی ہے جو کہ اکثر رمضان میں ہم سحری کے وقت ریڈیو پر سنتے ہیں، تو کیا تہجد کی نماز باجماعت ہوتی ہے یا نہیں؟ اگر ہوتی ہے تو آذان اور اقامت کا کیا حکم ہے؟

جواب: تراویح کے علاوہ نوافل کی جماعت مکروہ ہے، اس لئے تہجد کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا مکروہ ہے، اور نفلی نماز کے لئے آذان و اقامت نہیں، آذان و اقامت صرف نماز پنجگانہ اور جمعہ کی خصوصیت ہے۔^(۱)

کسی ناگہانی مصیبت کے وقت آذان

سوال: اورنگی ٹاؤن میں نہتے لوگوں پر دہشت پسندوں کا خوف کچھ اتنا غالب آیا اور خوف و ہراس اس قدر غالب ہوا کہ تمام محلہ اللہ تعالیٰ سے مدد پکارنے لگا، اور تقریباً رات کے گیارہ بجے تمام مسجدوں سے آذان دی گئی اور اس آذان کی وجہ اس کے سوائے اور کچھ بھی نہ تھی کہ اللہ پاک اپنے فضل و کرم سے اس ناگہانی مصیبت میں لوگوں کی مدد فرمائیں، مسجدوں کے مالک اس لئے استعمال کئے گئے تاکہ آواز دُور دُور تک جائے، اور دہشت پسندوں کے دل لرز جائیں۔ رحمانیہ مسجد اورنگی ٹاؤن کے امام کا کہنا ہے کہ یہ غلط حرکت ہے، اور آذان کے بعد نماز جماعت فرض ہے، جبکہ تمام لوگ جانتے تھے کہ یہ نماز کا کوئی وقت نہ تھا، اس فعل سے کیا حرج واقع ہوا؟ مشورہ دے کر ممنون فرمائیں، اس قسم کی ناگہانی بلا و مصیبت روز نازل نہیں ہوتی، اس لئے اس کے رواج بن جانے کا کوئی جواز نہیں ہے۔

جواب: علامہ شامی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ: خیر الدین رملیؒ کے حاشیہ بحر میں ہے کہ میں نے شافعیہ کی کتابوں میں دیکھا ہے کہ نماز کے علاوہ بھی بعض مواقع میں آذان مسنون ہے، مثلاً: نومولود کے کان میں، پریشان، مرگی زدہ، غصے میں بھرے ہوئے اور بدخلق انسان یا چوپائے کے کان میں، کسی لشکر کے حملے کے وقت، آگ لگ جانے کے موقع پر (شامی حاشیہ در مختار ج: ۱ ص: ۳۸۵)،^(۲) خیر الدین رملیؒ کی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ دہشت پسندوں کے حملے کے موقع پر آذان کہنا حنفیہ کی کتابوں میں تو کہیں مذکور نہیں، البتہ شافعیہ کی کتابوں میں اس کو مستحب لکھا ہے، اس لئے ایسی پریشانی کے موقع پر آذان دینے کی ہم ترغیب تو نہیں دیں گے، لیکن اگر کوئی دیتا ہے تو ہم اس کو ”بالکل غلط حرکت“ بھی نہیں کہیں گے، البتہ نومولود کے کان میں آذان کہنا احادیث سے ثابت ہے، اور فقہ حنفی

(۱) التطوع بالجماعة إذا كان على سبيل التداعى يكره۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۸۳، کتاب الصلاة، الباب الخامس)۔

(۲) وليس لغير صلوات الخمس والجمعة نحو السنن والوتر والطوعات والتراویح والعیدین آذان ولا إقامة۔ کذا فی المحيط۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۳، کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الأول)۔

(۳) وفي حاشية البحر للخير الرملي: رأيت في كتب الشافعية أنه قد يسنّ الأذان لغير الصلاة، كما في أذن المولود، والمهموم، والمصروع، والغضبان، ومن ساء خلقه من إنسان أو بهيمة، وعند مز دحم الجيش، وعند الحريق۔

میں بھی اس کی تصریح ہے۔^(۱) آذان اگر نماز کے لئے دی جائے، لیکن بے وقت دی جائے تب بھی اس سے نماز فرض نہیں ہوتی، بلکہ نماز کا وقت آنے پر آذان کے اعادہ کا حکم دیا جائے گا، کیونکہ بے وقت کی آذان کا عدم ہے۔^(۲)

سات آذانیں

سوال: ... ہمارے محلے کی مسجد میں رمضان المبارک کی ستائیسویں شب عشاء کے وقت سات آذانیں دی جاتی ہیں، آپ سے التماس ہے کہ اس فعل کی شرعی حیثیت قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان فرمائیں۔

جواب: ... رمضان المبارک کی ستائیسویں شب میں سات آذانیں حدیث دفعہ سے ثابت نہیں، اس لئے اس کو ”بدعت“ کہا جائے گا۔^(۳)

بہت سی مساجد کی آذانوں سے راحت یا تکلیف

سوال: ... آج کل مسجدوں میں کئی کئی مائیکروفون لگے ہوئے ہیں، اور آذان ہوتی ہے تو چاروں طرف کی مسجدوں کی آواز ایک ساتھ لگراتی ہے، جبکہ ہم نے سنا ہے کہ ایک مسجد کی آواز اتنی ہو کہ دوسری مسجد کے ساتھ نہ لگرائے، جبکہ حال یہ ہے کہ ہمارے علاقے میں کئی مسجدیں ہیں، ہر دوسری گلی میں ایک مسجد ہے، جب آذان ہوتی ہے یا وعظ ہوتا ہے تو مسجد کے پاس گھروں میں آواز اس قدر تیز ہوتی ہے کہ بعض اوقات (نعوذ باللہ) پریشانی سی محسوس ہوتی ہے، کبھی ٹیلی فون پر بات کرتے ہیں اور آذان ہو رہی ہو تو بات کرنا دُوبھر ہو جاتا ہے، یا کسی کی طبیعت خراب ہو یا کوئی امتحان کی تیاری میں مصروف ہو تو (وعظ کی) اتنی تیز آواز ہوتی ہے کہ پڑھنا مشکل ہو جاتا ہے اور تکلیف ہوتی ہے۔ آپ یہ بتائیے کہ مسجدوں کی آوازیں اس طرح بڑھا دینے سے اسلام پھیل رہا ہے یا نمازی زیادہ ہو رہے ہیں؟ کیا اسلام میں اس طرح کی ضد بحث ایک دوسرے سے جائز ہے؟

جواب: ... آذان تو لاؤڈ اسپیکر پر ہونی چاہئے کہ آذان کی آواز دُور تک پہنچانا مطلوب ہے، لیکن آذان کے علاوہ وعظ وغیرہ

(۱) ويستحب للوالد أن يؤذن في أذن المولود اليمنى، وتقام في اليسرى حين يولد لما روى أبو رافع أن النبي صلى الله عليه وسلم أذن في أذن الحسن حين ولدته فاطمة وعن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم أذن في أذن الحسن بن علي يوم ولد وأقام في اليسرى. (الفقه الإسلامي وأدلته ج: ۳ ص: ۶۳۰، العقيدة وأحكام المولود، طبع دار الفكر، بيروت).
(۲) تقديم الأذان على الوقت في غير الصبح لا يجوز اتفاقاً وكذا في الصبح عند أبي حنيفة ومحمد رحمهما الله تعالى وإن قدم يعاد في الوقت هكذا في شرح مجمع البحرين لابن الملك وعليه الفتوى هذا في التتارخانية ناقلاً عن الحجة. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۳، الفصل الأول في صفته وأحوال المؤذن).
(۳) (البدعة) ما أحدث على خلاف الحق الملتقى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من علم أو عمل أو حال بنوع شبهة أو استحسان وجعل ديناً قوياً وصراطاً مستقيماً. (رد المحتار ج: ۱ ص: ۵۶۰، باب الإمامة، مطلب في أقسام البدعة). وفي البخاري (ج ۱ ص ۳۷۱) من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد. (ما ليس منه) أي رأياً ليس له في الكتاب أو السنة عاصداً ظاهراً أو خفياً ملفوظاً أو مستنبطاً (فهو رد) أي مردود على فاعله لبطالته. (فيض القدير للمناوي ج: ۱ ص: ۵۵۹۲، طبع نزار مصطفى).

کے لئے لاؤڈ اسپیکر کا بے ہنگم استعمال جس سے اہل محلہ کا سکون غارت ہو جائے، نہ دین کا تقاضا ہے، نہ عقل کا۔ وعظ کے لئے یا نماز کے لئے اگر لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کی ضرورت ہو تو اس کی آواز مسجد تک محدود رہنی چاہئے۔

اذان کے بعد ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگنا

سوال: ... اذان کے بعد ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگنا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: ... اذان کے بعد کی دُعا میں ہاتھ اٹھانا منقول نہیں، صرف زبان سے دُعا پڑھ لے، اور دُعا کے مآثر یہ ہے کہ پہلے دُرود شریف پڑھے پھر دُعا دے وسیلہ پڑھے،^(۱) پھر چوتھا کلمہ پڑھے، پھر یہ دُعا پڑھے: ”رَضِیْتُ بِاللهِ رَبًّا وَبِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ نَبِیًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِیْنًا“۔^(۲)

اذان کے لئے خوش الحانی ضروری نہیں

سوال: ... زید کا سوال ہے کہ ہم خوش الحانی سے اذان نہیں پڑھ سکتے، کیوں نہ ہم ایسا کریں کہ جب ریڈیو پر اذان آئے اور ہمارے ہاں اذان کا وقت ہو بھی جائے تو ریڈیو کو اسپیکرز کے سامنے رکھ دیں اور خود علیحدہ پہلے یا بعد میں اسپیکر سے ہٹ کر اذان پڑھ لیں، کیا ایسا کرنا شرعی لحاظ سے جائز ہے؟

جواب: ... اذان کے لئے ریڈیو کو اسپیکر کے آگے رکھنا فضول حرکت ہے، کیونکہ ریڈیو سے جو اذان نشر کی جاتی ہے، وہ اکثر پہلے سے کیسٹ کی ہوئی ہوتی ہے، اس لئے اس کا حکم اذان کا نہیں۔^(۳) اذان کے الفاظ صحیح ہونے چاہئیں، خوش الحانی نہ ہوئی تو ثواب میں کمی نہیں ہوگی۔

موذن کی موجودگی میں دوسرے شخص کی اذان

سوال: ... ہماری مسجد میں جمعہ کی اذان دو شخص دیتے ہیں، پہلی اذان اس مسجد کے مؤذن صاحب دیتے ہیں، لیکن دوسری اذان جو خطبے سے پہلے دی جاتی ہے، وہ دوسرے صاحب دیتے ہیں، جبکہ مؤذن صاحب موجود ہیں، کیا اس اذان کو درست سمجھنا چاہئے؟

(۱) عن عبد الله ابن عمرو بن العاص قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما يقول، ثم صلوا على فإنه من صلى على صلاة صلى الله عليه بها عشرا، ثم سلوا الله الوسيلة، فإنها منزلة في الجنة لا تنبغي إلا لعبد من عباد الله، وأرجو أن أكون أنا هو، فمن سأل لي الوسيلة حلت عليه الشفاعة. رواه مسلم. (مشکوٰۃ المصابيح ص ۶۵، کتاب الصلاة، باب فضل الأذان وإجابة المؤذن، الفصل الأول، طبع قديمی کتب خانہ)۔

(۲) عن سعد بن أبي وقاص قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من قال حين يسمع المؤذن: أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأن محمدا عبده ورسوله رضى الله ربنا وبمحمد رسولا وبالإسلام ديننا، غفر له ذنبه. رواه مسلم. (مشکوٰۃ المصابيح ص ۶۵، کتاب الصلاة، باب فضل الأذان وإجابة المؤذن، الفصل الأول)۔

(۳) وينبغي أن يكون المؤذن رجلا عاقلًا صالحًا تقيا عالما بالسنة كذا في النهاية. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۳)۔

جواب:۔۔۔ درست ہے، خواہ کوئی دیدے، بشرطیکہ اس سے مؤذن کی دل شکنی نہ ہوتی ہو۔^(۱)

داڑھی منڈے یا نابالغ سمجھ دار کی اذان

سوال:۔۔۔ میرا مسئلہ یہ ہے کہ کیا نابالغ کی اذان ہو جاتی ہے کہ نہیں؟ اور نابالغ کی شریعت میں کیا عمر ہے؟ بیان کیجئے، اور دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اس شخص کی اذان ہو جاتی ہے جس کی سنت رسول ہو، مگر پوری نہ ہو، یعنی کہ ایک منٹ نہ ہو تو کیا اس کی اذان ہوگی یا نہیں؟ اس شخص کو نماز بھی پوری نہیں آتی اور نہ ہی قرآن پڑھا ہوا ہے؟

جواب:۔۔۔ داڑھی منڈے کی اذان و اقامت مکروہ تحریمی ہے، اسی طرح جس شخص کی کاٹنے کی وجہ سے داڑھی ایک قبضے سے کم ہو، اس کی اذان و اقامت بھی مکروہ تحریمی ہے،^(۲) اذان دوبارہ کہی جائے، مگر اقامت دوبارہ نہ کہی جائے گی۔ نابالغ لڑکا اگر سمجھ دار، ہوشیار ہو تو اس کی اذان صحیح ہے، مگر خلافِ اولیٰ ہے۔^(۳) بلوغ کا علامتوں کے ذریعہ پتہ چل سکتا ہے، اگر بالغ ہونے کی کوئی علامت ظاہر نہ ہو تو پندرہ سال کا لڑکا اور لڑکی شرعاً بالغ تصور کئے جاتے ہیں۔^(۴)

داڑھی منڈے کو اذان و اقامت سے منع نہ کریں

سوال:۔۔۔ داڑھی منڈے کی اذان اور اقامت مکروہ تحریمی ہے، ہمارے محلے کی مسجد میں اکثر اوقات اذان جو بھی آدمی دیتا ہے وہ داڑھی منڈا ہوتا ہے، اور اقامت بھی اکثر داڑھی منڈے کرتے ہیں، اب ہم اس وجہ سے اس کو منع نہیں کرتے کہ ان کا دل نہ ٹوٹ جائے، اور اگر ان کو اذان سے منع کریں تو کہیں یہ نماز پڑھنا چھوڑ نہ دیں۔ لہذا مہربانی فرما کر قرآن کی حدیث کی روشنی میں اس مسئلے کا حل بتائیں۔

جواب:۔۔۔ اذان و اقامت سے منع نہ کیا جائے، مگر یہ مسئلہ بتا دینا ضروری ہے۔^(۵)

(۱) وان اذن رجل واقام آخران غاب الأول جاز من غير كراهة وان كان حاضراً أو يلقه الوحشة بإقامة غيره يكره وان رضى به لا يكره عندنا كذا في المحيط. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۴، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول).

(۲) ويكره أذان الفاسق ويستحب إعادة... إلخ. (الفقه الإسلامي وأدلته ج: ۲ ص: ۵۴۲). أيضاً ويكره أذان جب وإقامته وإقامة محدث لا أذانه..... وأذان..... فاسق وفي الرد تحت قوله ويكره أذان جنب... وظاهر أن الكراهة تحريمية. (الدر مع الرد ج: ۱ ص: ۳۹۲). الفسق: في اللغة عدم طاعة أمر الله وفي الشرع: إرتكاب المسلم كبيرة قصداً، أو صغيرة مع الإصرار عليها بلا تأويل. (قواعد الفقه ص: ۴۱۲، التعريفات الفقهية).

(۳) أذان الصبي العاقل صحيح من غير كراهة وفي ظاهر الرواية ولكن أذان البالغ أفضل... إلخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۴، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان).

(۴) فإن لم يوجد فيهما شيء فحتى يتم لكل منهم خمس عشرة سنة به يفتى (وفي الرد) هذا عندهما وهو رواية عن الإمام وبه قالت الأئمة الثلاثة. (الدر مع الرد ج: ۶ ص: ۱۵۳، كتاب الحج).

(۵) "أذع إلى سبيل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتي هي أحسن" (النحل: ۱۲۵).

داڑھی کٹوانے والے کی اذان و اقامت

سوال: ... ایک مسجد کے امام صاحب فرماتے ہیں کہ جن شخصوں کی داڑھی کٹی ہوئی ہے، یعنی ایک مشت نہیں ہے، وہ نہ اذان دے سکتے ہیں اور نہ اقامت کہہ سکتے ہیں۔ یہ حدیث کے حوالے سے کہاں تک صحیح ہے؟

جواب: ... امام صاحب صحیح فرماتے ہیں، داڑھی منڈے اور کترانے والے کی اذان و اقامت مکروہ تحریمی ہے^(۱)۔ میرا رسالہ ”داڑھی کا مسئلہ“ دیکھ لیا جائے، واللہ اعلم!

سولہ سالہ لڑکے کی اذان

سوال: ... اگر کسی کی عمر سولہ سال سے زیادہ ہو اور وہ نماز پڑھتا ہو تو کیا مؤذن کی اجازت پر اذان دے سکتا ہے یا امام سے اجازت لینا بھی ضروری ہے؟

جواب: مؤذن کی اجازت کافی ہے، کیونکہ سولہ سالہ لڑکے کی اذان صحیح ہے، اور اذان کا تعلق مؤذن سے ہے۔

اپنے آپ کو گناہگار سمجھنے والے کی اذان

سوال: ... کیا کوئی شخص جس نے مسجد میں کبھی اذان نہیں دی ہو، اور پھر ایک دن امام مسجد اسے اذان کے لئے کہے، جبکہ اس شخص اور امام کے علاوہ کوئی وہاں نہیں ہے، تو اس شخص کو اذان دے دینی چاہئے؟ جبکہ وہ شخص اپنے آپ کو گناہگار سمجھتا ہے، نماز وہ اس وقت پڑھتا ہے جب نائم ہو، دین کی طرف راغب ہے، لیکن اپنے آپ کو گناہگار سمجھتا ہے۔

جواب: ... اذان ہر مسلمان دے سکتا ہے، البتہ جو شخص کسی گناہ کبیرہ میں مبتلا ہو، مثلاً: داڑھی منڈاتا یا کتراتا ہو، اس کی اذان مکروہ تحریمی ہے، باقی اپنے آپ کو نیک اور پاک کون سمجھتا ہے؟ اپنے آپ کو گناہگار ہی سمجھنا چاہئے!^(۲)

وقت سے پہلے اذان دینے کا وبال کس پر ہے؟

سوال: ... زید ایک مسجد میں مؤذن کے فرائض انجام دے رہا ہے، مؤذن اپنے وقت پر اذان دیتا ہے، لیکن ”کمپٹی“ والوں کا اصرار ہے کہ اذان اس وقت دو جس وقت کا ہم کہہ رہے ہیں۔ کمپٹی والوں کا بتایا ہوا وقت دخول وقت اذان سے پہلے ہے۔ مثال کے طور پر آج کل عصر کا وقت فقہ حنفی کے مطابق چار بج کر تیرہ منٹ پر داخل ہو رہا ہے، لیکن کمپٹی والوں کا کہنا ہے کہ سوا چار کے بجائے چار بجے اذان دو۔ اور عشاء کا وقت سات بج کر دس منٹ پر داخل ہو رہا ہے، جبکہ کمپٹی والوں کا کہنا ہے کہ اذان سات بجے دو۔ اور اسی طرح فجر کا وقت پانچ بج کر ایکواون منٹ پر داخل ہو رہا ہے، جبکہ کمپٹی والے کہتے ہیں کہ ساڑھے پانچ بجے اذان دو۔ یہ مسئلہ جب امام صاحب کے پاس پہنچا تو انہوں نے بھی ارشاد فرمایا کہ جس طرح کمپٹی والے کہتے ہیں، اسی طرح کرو۔ اب اس صورت میں یہ مسائل

(۱) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۲ دیکھیں۔

(۲) ایضاً۔

دریافت طلب ہیں:

۱: کیا قبل از وقت اذان دینا صحیح ہے؟ یا اس کا اعادہ ضروری ہے؟

۲: کمیٹی والوں کا اس طرح بے جا اصرار کرنا صحیح ہے؟

۳: اس صورت میں مؤذن نے اگر اذان دی تو اس کا وبال کس پر ہوگا؟ کمیٹی والوں پر یا پیش امام پر؟

۴: امام کا کمیٹی والوں کی تائید کرنا کیسا ہے؟ کیا یہ حق چھپانے کے ذمے میں نہیں آئے گا؟

جواب: ۱: وقت سے پہلے اذان دینا صحیح نہیں، کیونکہ اذان نماز کے وقت کی اطلاع کے لئے دی جاتی ہے، اور وقت سے پہلے نماز ہوتی نہیں، لہذا قبل از وقت اذان کہنا غلط اور موجب تلخیس ہے۔ اگر کبھی غلطی سے ایسا ہو جائے تو وقت شروع ہونے کے بعد دوبارہ اذان کہی جائے، ورنہ یہ نماز ”اذان کے بغیر“ شمار ہوگی۔^(۱)

۲: چونکہ قصد وقت سے پہلے اذان کہنا دینی امانت کے خلاف ہے، اور اس سے لوگوں کی نماز کے غارت ہونے کا اندیشہ ہے، اس لئے مسجد کی انتظامیہ کا قبل از وقت اذان پر اصرار غلط ہے، گناہ ہے۔

۳: اس کا وبال مؤذن پر بھی ہوگا، امام پر بھی، اور مسجد کی انتظامیہ پر بھی۔ اگر یہ لوگ اپنی غلطی کی اصلاح نہ کریں تو امام، امامت کا اہل نہیں، اور انتظامیہ مسجد کے معاملات کا انتظام کرنے کی اہل نہیں۔

۴: اوپر آچکا ہے کہ امام کا انتظامیہ کے ایسے فیصلے کی تائید کرنا، جو شرعاً غلط ہے، امام کی نااہلی کی دلیل ہے، امام کو ایسے غلط فیصلے کی تائید ہرگز نہیں کرنی چاہئے۔^(۲)

مغرب کی اذان اور نماز کے درمیان کتنا وقفہ ہونا چاہئے؟

سوال: اذان مغرب کے بعد چند منٹوں کا وقفہ بھی نہیں ہوتا، اور جماعت کھڑی ہو جاتی ہے، ایسی صورت میں اکثر نمازیوں کی تکبیر اولیٰ، اور بعض اوقات ایک رکعت رہ جاتی ہے، کیا اذان مغرب اور جماعت مغرب کے دوران پانچ تا دس منٹ کا وقفہ دینا جائز نہیں، جبکہ رمضان المبارک کے دوران ایسا ہوتا ہے؟

جواب: ۱: مغرب کی نماز میں اذان کے بعد بس اتنا وقفہ کرنا چاہئے کہ اذان کی دعا پڑھ سکیں۔^(۳) رمضان المبارک میں روزہ داروں کے انتظام میں وقفہ کیا جاتا ہے۔ باقی جو حضرات دیر میں آنے والے ہیں، ان کو چاہئے کہ حتی الوسع اذان کے وقت مسجد میں پہنچ

(۱) وَلَا يُؤْذَنُ لصلَاةٍ قَبْلَ دُخُولِ وَقْتِهَا، فَإِنْ فَعَلَ أَعَادَ فِي الْوَقْتِ، لِأَنَّ الْأَذَانَ لِلْإِعْلَامِ وَهُوَ قَبْلَ دُخُولِ الْوَقْتِ تَجْهِيلٌ. (الجمهورية النيرة ص: ۴۴). أَيْضًا: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: وَلَا يُؤْذَنُ لشيءٍ مِنَ الصَّلَاةِ إِلَّا بَعْدَ دُخُولِ وَقْتِهَا فِي قَوْلِ أَسَى حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدٍ. . . . الْحِجَّةُ لِأَبِي حَنِيفَةَ. . . . عَنْ ابْنِ عَمْرٍو أَنَّ بِلَالًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَذَّنَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْجِعَ لِيُنَادِيَ: أَلَا إِنَّ الْعَبْدَ نَامَ. (شرح مختصر الطحاوی ج: ۱ ص: ۵۵۸، ۵۵۹، باب الأذان).

(۲) ”وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ“ (المائدة: ۲).

(۳) وَأَمَّا إِذَا كَانَ فِي الْمَغْرِبِ فَالْمُسْتَحَبُّ أَنْ يَفْصَلَ بَيْنَهَا بِسَكْتَةٍ يَسْكُتُ قَائِمًا مَقْدَارَ مَا يَتِمَكَّنُ مِنْ قِرَاءَةِ ثَلَاثِ آيَاتِ قِصَارٍ هَكَذَا فِي النَّهَايَةِ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۷، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الثاني).

جایا کریں۔ اگر جماعت میں تاخیر کی جائے گی، تب بھی ان کی دیر سے آنے کی عادت نہیں جائے گی۔

وقت سے پہلے اذان کا اعتبار نہیں

سوال: کیا وہ نماز ہو جاتی ہے جس میں اذان وقت سے پہلے دی ہو، جبکہ زیادہ سے زیادہ مقتدی نماز میں شامل ہو جائیں۔
جواب: اگر اذان وقت سے پہلے ہو جائے تو وقت ہونے پر اذان دوبارہ کہی جائے، ورنہ نماز بغیر اذان کے ہوگی، اور بغیر اذان کے نماز پڑھنا خلاف سنت اور مکروہ ہے۔^(۱)

سورج غروب ہونے سے پہلے مغرب کی اذان و نماز صحیح نہیں

سوال: مغرب کی اذان سے پہلے سجدہ جائز ہے یا نہیں؟ اذان سے پانچ منٹ پہلے نماز کی نیت باندھ لی، بعد میں اذان ہوئی تو کیا کریں؟

جواب: اگر سورج غروب ہو چکا ہو تو مغرب کی اذان سے پہلے سجدہ جائز ہے، اور اگر غروب نہیں ہوا تو جائز نہیں، جب اذان میں پانچ منٹ باقی تھے تو نماز کا وقت نہیں ہوا، لہذا نماز توڑ دینی چاہئے تھی۔^(۲)

وقت سے قبل عشاء کی اذان

سوال: ہمارے علاقے میں ایک مسجد ہے اور یہاں اذان عشاء سات بج کر پندرہ منٹ پر ہوتی ہے، جبکہ عشاء کا وقت تقریباً سات بج کر پچیس منٹ پر شروع ہوتا ہے، آپ بتائیں کہ وقت سے پہلے جو اذان ہوتی ہے، یہ کیسی ہے؟ اور یہاں کے امام پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے، باوجود اس کے کہ ہم اور دوسرے احباب نے امام صاحب سے عرض بھی کیا تو بس ہمیں ٹال دیا۔
جواب: جو اذان وقت سے پہلے دی جائے وہ غیر معتبر ہے، دوبارہ وقت ہونے کے بعد اذان دینا ضروری ہے، ورنہ نماز اذان کے بغیر تصور کی جائے گی۔^(۳)

(۱) تقدیم الاذان علی الوقت فی غیر الصبح لا یجوز اتفاقاً وکذا فی الصبح عند أبی حنیفہ ومحمد رحمہما اللہ تعالیٰ وان قدم بعد فی الوقت ہکذا فی شرح مجمع البحرین لابن الملک وعلیہ الفتویٰ، ہکذا فی التارخانیۃ ناقلاً عن الحجۃ (عالمگیری ج ۱ ص ۵۳۰، کتاب الصلاة، الباب الثانی)۔ ایضاً: ولا یؤذ لشیء من الصلوات الا بعد دخول وقتها..... عن ابن عمر ان بلالاً رضی اللہ عنہ اذن قبل طلوع الفجر، فأمرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم أن یرجع فینادی: ألا إن العبد نام۔ (شرح مختصر الطحاوی ج: ۱ ص: ۵۵۸، ۵۵۹، طبع دار البشائر، بیروت)۔

(۲) (وکرہ) تحریمًا، وکل ما لا یجوز مکروہ (صلاة) مطلقاً (ولو) قضاءً أو واجبةً أو نفلاً أو (علی جنازة وسجدة تلاوة وسہو) لا شکر۔ فنیۃ (مع شروق)..... (وغروب، إلا عصر یومہ) فلا یکرہ فصلہ لادالہ کما وجب۔ (در مختار مع الشامی ج: ۱ ص: ۳۷۰ - ۳۷۲، کتاب الصلاة)۔

(۳) حتی لو اذن قبل دخول الوقت لا یجزئہ ویعیدہ إذا دخل الوقت... الخ۔ (البدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۱۵۴، ایضاً: شرح مختصر الطحاوی ج: ۱ ص: ۵۵۸، طبع دار السراج، بیروت)۔

رمضان المبارک میں عشاء کی اذان قبل از وقت کہنا

سوال:۔۔۔ رمضان شریف کے مہینے میں کچھ لوگ جلدی تراویح پڑھنے کے واسطے مغرب کے وقت میں ہی عشاء کی اذان دے دیتے ہیں، ابھی عشاء کا وقت شروع ہی نہیں ہوتا ہے اور عشاء کی اذان دے دیتے ہیں، اور اس کے بعد عشاء کی نماز پڑھتے ہیں، کیا ان کی نماز بغیر اذان کے ہوئی یا اذان ہوگئی؟ ان کا یہ فعل کیسا ہے اور دوسروں کو کیا کرنا چاہئے، وہ لوگ دوسری مسجدوں کا حوالہ دیتے ہیں، دوسری مسجد ہمارے لئے حجت ہے یا نہیں؟

جواب:۔۔۔ جس اذان کا ایک جملہ بھی وقت سے پہلے کہا گیا ہو، وہ اذان کا عدم ہے، وقت ہونے کے بعد دوبارہ اذان دینا چاہئے، ورنہ نماز بغیر اذان کے ہوگی، اور جو نماز اذان کے بغیر ہو وہ خلاف سنت ہوئی۔^(۱)

بھول کر دوبارہ دی جانے والی اذان

سوال:۔۔۔ اذان ہو چکی ہو اور کوئی دوسرا شخص بھولے میں پوچھے بغیر اذان شروع کر دے اور جب وہ آدمی اذان پر پہنچے اور اسے علم ہو جائے یا کوئی بتا دے تو کیا اس صورت میں اذان مکمل کرے یا چھوڑ دے؟

جواب:۔۔۔ جب ایک بار اذان ہو چکی ہے تو دوسری اذان کی ضرورت نہیں، اسے چھوڑ دے۔^(۲)

ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر اذان کا شرعی حکم

سوال:۔۔۔ کہتے ہیں کہ اوقات نماز کے علاوہ بے وقت اذان نہیں دینی چاہئے، یا صرف اس وقت اذان دینی چاہئے جب کوئی بچہ پیدا ہو یا کوئی بڑی آفت سے نجات پانی ہو، مثلاً: زیادہ بارش کے وقت۔ لیکن ہمارے یہاں ٹیلی ویژن پر جب لاہور میں عشاء کا وقت ہوتا ہے تو اذان پورے پاکستان میں نشر ہوتی ہے، حالانکہ جب لاہور میں عشاء کا وقت ہوتا ہے تو کراچی میں عشاء کی اذان میں تقریباً ایک گھنٹہ ہوتا ہے، اسی طرح پاکستان کے ایک شہر میں اذان کا وقت ہوتا ہے تو دوسرے شہروں میں نہیں ہوتا، لیکن اذان سب اسٹیشنوں پر ایک ساتھ نشر ہوتی ہے، تو کیا یہ گناہ نہیں ہے؟

جواب:۔۔۔ آپ کا خیال صحیح ہے، اذان نماز کے لئے ہوتی ہے، ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر جو اذان نشر ہوتی ہے، وہ کسی نماز کے لئے نہیں بلکہ یہ محض شوقیہ ہے، شریعت کے کسی قاعدے کے ماتحت نہیں۔^(۳)

(۱) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۳ دیکھیں۔

(۲) ولو صلی فی مسجد باذان واقامة هل یکرہ ان یؤذن ویقام فیہ لانیاً وان صلی فیہ اہلہ باذان واقامة او بعض اہلہ یکرہ... إلخ۔ (البدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۱۵۳، کتاب الصلاة، فصل فی بیان محل وجوب الاذان)۔

(۳) (باب الاذان) هو لغة الاعلام وشرعاً اعلام مخصوص فی وقت مخصوص... إلخ۔ (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۲۶۸)، وأيضاً: قوله وشرعاً اعلام مخصوص أى اعلام بالصلاة۔ (شامی ج: ۱ ص: ۳۸۳، باب الاذان)۔

غلط آذان کا کفارہ

سوال: ... غلط آذان دینے یا اس میں غیر ارادی طور پر الفاظ شامل ہونے پر کیا کرنا چاہئے؟

۱: ... مؤذن کو الگ کرنا درست ہے؟

۲: ... ہم نے جواب تک غلط آذانیں (میری نظر میں) سنی ہیں، ان کا کفارہ یا کوئی گناہ ہے؟

جواب: ... آپ نے جو صورت لکھی ہے، فقہی اصطلاح میں اس کو کھن کہتے ہیں، اور یہ ناجائز اور مکروہ تحریمی ہے، فقہاء نے

لکھا ہے کہ ایسی آذان کا سننا بھی حلال نہیں^(۱)، اس لئے مسجد کی انتظامیہ کو لازم ہے کہ ایسے مؤذن کو تبدیل کر دیں۔

اور اب تک جو غلط آذانیں سنی گئیں اگر ان کی اصلاح پر آپ کو قدرت تھی تب تو گناہ ہوا، جس کا تدارک استغفار سے ہونا

چاہئے، اور اگر آپ کو اصلاح پر قدرت نہیں تھی، تو آپ پر کوئی گناہ نہیں۔

آذان صحیح سمجھ نہ آرہی ہو تو جواب دیں یا نہ دیں؟

سوال: اگر آذان کی آواز ہوا کی وجہ سے صحیح نہ آرہی ہو، کوئی لفظ سنائی دیتا ہو اور کوئی نہیں، تو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: ... الفاظ سمجھ میں آئیں تو جواب دیں، ورنہ نہیں۔^(۲)

ٹی وی، ریڈیو والی آذان کا جواب دینا

سوال: ... ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر جو آذانیں ہوتی ہیں، تو کیا ان کو سن کر آذان کا جواب دیا جاسکتا ہے؟

جواب: ٹی وی اور ریڈیو پر ہونے والی آذان، آذان نہیں بلکہ آذان کی آواز ہے، جسے ٹیپ کر لیا جاتا ہے اور آذان کے

وقت وہی ٹیپ لگادی جاتی ہے، اس لئے اس کا حکم آذان کا نہیں، لہذا اس کا جواب بھی مسنون نہیں۔^(۳)

دوران آذان تلاوت کرنا یا نماز پڑھنا

سوال: ... دوران آذان قرآن مجید کی تلاوت یا نماز پڑھنا درست ہے؟

جواب: ... (اگر گھر میں ہو تو) قرآن مجید بند کر کے آذان کا جواب دینا چاہئے، اور اگر نماز پہلے سے شروع کر رکھی ہو تو

پڑھتا رہے، ورنہ آذان ختم ہونے کے بعد شروع کرے۔^(۴)

(۱) وأشار إلى أنه لا يحل سماع المؤذن إذا لحن كما صرحوا به، ودل كلامه أنه لا يحل في القراءة أيضًا بل أولى قراءة وسماعًا... إلخ. (البحر الرائق ج ۱ ص: ۲۷۰، كتاب الصلاة، باب الأذان).

(۲) (قوله من سمع الأذان) يفهم منه أنه لو لم يسمع لصمم أو لبعد أنه لا يعيب إلخ. (شامی ج ۱ ص: ۳۹۶).

(۳) وأما آذان الصبي الذي لا يعقل فلا يجزئ ويعاد لأن ما يصدر لا عن عقل لا يعتد به كصوت الطيور. (البدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۱۵۰، كتاب الصلاة، فصل في بيان منن الأذان).

(۴) ولو كان في منزله يترك القراءة ويعيب إلخ. (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۲۷۳). (قوله ليقطع قراءة القرآن) الظاهر أن المراد المسارعة للإجابة وعدم القعود لأجل القراءة لإخلال القعود بالسعي الواجب إلخ. (قوله ولو بمسجد

لا) أي لا يجب قطعها بالمعنى الذي ذكرناه آنفاً. (شامی ج: ۱ ص: ۳۹۸، وأيضاً في البحر الرائق ج: ۱ ص: ۲۷۳).

دورانِ آذان مسجد میں سلام کہنا

سوال: جب مؤذن آذان کہہ رہا ہو تو مسجد میں داخل ہوتے وقت السلام علیکم کہنا چاہئے یا خاموشی سے بیٹھ جانا چاہئے یا کہ آذان سننے کے لئے کھڑا رہنا چاہئے؟

جواب: اس وقت سلام نہیں کہنا چاہئے، بلکہ خاموشی سے بیٹھ جانا چاہئے۔^(۱)

خطبے کی آذان کا جواب اور دعا

سوال: جمعے کے دن خطبے کی آذان کا جواب زبان سے دینا اور اس کے بعد دعا پڑھنا درست ہے یا کیا حکم ہے؟

جواب: خطبے کی آذان کا جواب نہیں دیا جاتا، نہ اس کے بعد دعا ہے۔^(۲)

کیا آذان کا جواب دینا ضروری ہے؟ نیز کس طرح دیں؟

سوال: جب مؤذن نماز کے لئے آذان دیتا ہے تو ہمیں آذان کا جواب دینا چاہئے کہ نہیں؟

جواب: زبان سے آذان و اقامت کا جواب دینا مستحب ہے، جو کلمات مؤذن کہتا ہے انہی کلمات کو جواب دینے والا بھی دہرائے، اور ”حی علی الصلوٰۃ“ اور ”حی علی الفلاح“ کے جواب میں ”لا حول ولا قوۃ الا باللہ“ کہا جائے۔ فجر کی نماز میں ”الصلوٰۃ خیر من النوم“ کے جواب میں ”صدقت وبررت“ کہا جائے، اور اقامت میں ”قد قامت الصلوٰۃ“ کے جواب میں ”اقمہا اللہ وأدامہا“ کہا جائے۔^(۳)

کیا آذان کا جواب دیتے وقت وضو میں ہونا ضروری ہے؟

سوال: آذان کا جواب دیتے وقت وضو میں ہونا ضروری ہے کہ نہیں؟

جواب: با وضو جواب دینا افضل ہے، بے وضو جائز ہے۔^(۴)

(۱) ولا یسلم ولا یرد السلام... إلخ۔ (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۲۷۳، کتاب الصلاة، باب الأذان)۔

(۲) وفي اجنبی فی لسانیة مواضع إذا سمع الأذان لا یجیب: فی الصلاة، واستماع خطبة الجمعة... إلخ۔ (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۲۷۳، کتاب الصلاة، باب الأذان، طبع دار المعرفة، بیروت)۔

(۳) وفي فتاوی قاصیخان إجابة المؤذن فضيلة وإن تركها لا یأثم..... وفي المحيط یجب علی السامع للأذان الإجابة ویقول مکان حی علی الصلاة: لا حول ولا قوۃ الا باللہ، وكذا إذا قال الصلاة خیر من النوم فإنه یقول: صدقت وبررت.. وفي غیره أنه یقول إذا سمع قد قامت الصلاة: أقامها الله وأدامها۔ (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۲۷۳، باب الأذان)۔

(۴) کیونکہ بے وضو جب آذان دینا جائز ہے تو آذان کا جواب دینا بدرجہ اولیٰ جائز ہونا چاہئے، (وینبغی أن یؤذن ویقیم علی الوضوء) فإن ترک الوضوء فی الأذان جاز وهو الصحیح لأنه ذکر وليس بصلاة فلا یضره تركه۔ (الجوهرة النيرة ج: ۱ ص: ۳۴۰، باب الأذان، طبع دہلی)۔

کس آذان کا جواب دینا چاہئے؟

سوال:.... ایک محلے میں کئی مساجد ہوتی ہیں، جہاں بسا اوقات ایک ہی وقت میں آذان اسپیکروں پر دی جاتی ہے، جس کی آواز دُور دراز تک جاتی ہے، اب سوال یہ ہے کہ اس صورت میں کس مسجد کی آذان کا جواب دیا جائے؟

جواب:.... محلے کی قریب مسجد کی آذان کا جواب دینا چاہئے، بشرطیکہ وہ آذان سنت کے مطابق کہی جائے۔^(۱)

آذان میں حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح کا کیا جواب دیا جائے؟

سوال:.... زید مسجد کے اندر موجود ہے، مؤذن جب آذان میں ”حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح“ کہے، زید آذان کے جواب میں کیا کہے گا؟

جواب:.... ”حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح“ پر ”لا حول ولا قوۃ الا باللہ“ پڑھنا چاہئے۔^(۲)

آذان کے وقت پانی پینا

سوال:.... ایک دن مغرب کی آذان کے وقت میں پانی پینے لگا تو میرے ایک دوست نے کہا کہ آذان کے وقت پانی پینے سے سخت گناہ ہوتا ہے، میں وقتی طور پر اس کی بات مان گیا، لیکن دل میں یہ عہد کر لیا کہ اس مسئلے کو آپ کی خدمت میں پیش کروں گا، اُمید ہے کہ آپ اسے بھی ضرور حل کرنے کی کوشش کریں گے۔

جواب:.... مغرب کی آذان یا کسی بھی آذان کے وقت پانی پینا جائز ہے، آپ کے دوست کا خیال صحیح نہیں۔

آذان کے دوران تلاوت بند کرنے کا حکم

سوال:.... سنا ہے کہ آذان کے وقت تلاوت معطل کر کے آذان سننا چاہئے، دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ مختلف مساجد سے وقفہ وقفہ سے آدھ گھنٹے تک آذان کی آوازیں آتی رہتی ہیں، تو کیا جب تک آذان کی آواز آتی رہے اس وقت تک تلاوت معطل رکھی جائے؟

جواب:.... بہتر یہ ہے کہ آذان کے وقت تلاوت بند کر دی جائے، اپنے محلے کی مسجد کی آذان کا جواب دینا ضروری ہے،

(۱) فإن سمعہم معاً أجب معتبراً کون جوابہ لمؤذن مسجده... إلخ۔ (فتح القدیر ج: ۱ ص: ۱۷۳، طبع بیروت)۔

(۲) عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: إذا قال المؤذن..... حی علی الصلوٰۃ قال: لا حول ولا قوۃ الا باللہ، ثم قال: حی علی الفلاح، قال: لا حول ولا قوۃ الا باللہ... إلخ۔ (صحیح مسلم ج: ۱ ص: ۱۶۷، باب استحباب القول مثل قول المؤذن... إلخ، طبع دہلی)۔

(۳) ولو كان في القراءة ينبغي أن يقطع ويستعمل بالاستماع والإجابة... إلخ۔ (عالمگیری ص: ۵۷)، أيضاً ولو كان السامع يقرأ يقطع القراءة ويجيب... إلخ۔ (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۲۷۳، کتاب الصلاة، باب الأذان)۔

اس کے بعد مختلف آذانوں کا جواب ضروری نہیں^(۱)، اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ ان میں سے جو آذان سب سے پہلے ہو اس کا جواب دیا جائے۔

آذان کے وقت ریڈیو سے تلاوت سننا

سوال: ... ایک طرف مسجد سے تلاوت یا آذان ہو رہی ہو اور دوسری طرف ریڈیو پر آذان یا تلاوت ہو رہی ہو، تو ہمیں ریڈیو بند کر لینا چاہئے یا نہیں؟

جواب: ... ریڈیو کی تلاوت عموماً جو ریڈیو پر نشر کرنے سے پہلے ٹیپ کر لی جاتی ہے، تلاوت کا حکم نہیں رکھتی، اس لئے آذان سن کر اسے فوراً بند کر دینا چاہئے^(۲)، یوں بھی آذان سن کر تلاوت بند کر دینے کا حکم ہے۔^(۳)

تکبیر کہنے والا شخص کہاں کھڑا ہو؟

سوال: ... اس مسئلہ پر روشنی ڈالی جائے کہ تکبیر کہنے والے شخص کو امام کے پیچھے کس جگہ اور کس صف میں کھڑا ہونا چاہئے؟

جواب: ... شرعاً اس پر کوئی پابندی نہیں، جہاں چاہے کھڑا ہو سکتا ہے۔^(۴)

جمعہ کی نماز میں مقتدی اگر بلند آواز سے تکبیر کہے تو؟

سوال: ... جمعہ کی نماز پڑھاتے وقت امام کے ساتھ مؤذن کے ”اللہ اکبر“ کہنے کی کیا وجہ ہے؟ اور کوئی بھولے سے مؤذن کے ساتھ ”اللہ اکبر“ کہہ دے تو کیا کفارہ ہے؟

جواب: ... امام کی تکبیرات پچھلے لوگوں تک پہنچانے کے لئے مؤذن بلند آواز سے تکبیر کہہ دیتا ہے، اگر کوئی دوسرا آدمی بھی بلند آواز سے تکبیر کہہ دے تو اس سے کوئی کفارہ لازم نہیں آتا، نہ اس میں کوئی حرج ہے، مگر بغیر ضرورت کے مقتدیوں کو بلند آواز سے تکبیر نہیں کہنی چاہئے، تاکہ بلا وجہ تشویش نہ ہو، جن حضرات کو تکبیر کہنے کے لئے مقرر کیا جائے، انہی کو تکبیر کہنی چاہئے۔

کیا مؤذن اپنے لئے جگہ مخصوص کر سکتا ہے؟

سوال: ... امام صاحب کے لئے تو جانماز مسجد کے محراب میں بچھانا ضروری ہے، آیا اقامت پڑھنے والے کے لئے جانماز

(۱) وسئل ظہیر الدین عمن سمع فی وقت من جہات ماذا علیہ؟ قال: إجابة آذان مسجده بالفعل... إلخ۔ (البحر الرائق ج: ۱ ص ۲۷۳)، أيضاً إذا كان فی المسجد أكثر من مؤذن واحد أذنوا واحداً تعد واحد فالحرمۃ للأول كذا فی الكفایة۔ (عالمگیری ج: ۱ ص ۵۷، کتاب الصلاة، الباب الثانی، الفصل الثانی)۔

(۲) وأما آذان الصبی الذی لا یعقل فلا یجزئ ویعاد لأن ما یصدر لا عن عقل لا یعتد به كصوت الطیور... إلخ۔ (البدائع الصنائع ج: ۱ ص ۱۵۰، کتاب الصلاة، فصل فی بیان سنن الآذان)۔

(۳) ولو كان السامع یقرأ یقطع القراءة ویجب... إلخ۔ (البحر الرائق ج: ۱ ص ۲۷۳)۔

(۴) ویقیم علی الأرض هنكذا فی الفقیة وفی المسجد هنكذا فی البحر الرائق۔ (عالمگیری ج: ۱ ص ۵۶، کتاب الصلاة)۔

بچھانا ضروری ہے یا نہیں؟ یہ صحابہ کرامؓ، تابعینؓ یا تبع تابعینؓ سے ثابت ہے؟

جواب:.... جاننا ضروری نہیں، بلکہ مسئلے کی زد سے اقامت پڑھنے والے کی جاننا ضروری نہیں، تو اس کو اٹھانے

اور وہاں سے ہٹانے کا کوئی حق نہیں۔^(۱)

تکبیر کہنے کا حق دار کون ہے؟

سوال:.... تکبیر کہنے کا جائز حق دار کون ہے؟ اگر مؤذن خود امام ہے تو تکبیر کون کہہ سکتا ہے؟ جواب ذرا وضاحت کا

طالب ہے۔

جواب:.... تکبیر تو اسی کا حق ہے جس نے آذان کہی ہو، اگر اس کی طرف سے اجازت ہو تو کوئی شخص بھی اقامت کہہ سکتا

ہے، بشرطیکہ صحیح اقامت کہے۔ اور مؤذن خود امام بن جائے تو خود ہی تکبیر بھی کہہ سکتا ہے، اس کا کچھ مضائقہ نہیں۔^(۲)

تکبیر کے وقت بیٹھے رہنا اور ”حی علی الصلوٰۃ“ پراٹھنا

سوال:.... جب تکبیر کہی جاتی ہے تو آدمی تکبیر تک بیٹھے رہتے ہیں، اور ”حی علی الصلوٰۃ“ اور ”حی علی الفلاح“ میں کھڑے

ہوتے ہیں، اس کے بارے میں ہماری راہ نمائی کریں کہ شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

جواب:.... اقامت شروع ہونے پر اٹھ کر صفیں درست کرنی چاہئیں، اقامت شروع ہونے پر بیٹھے رہنا مناسب ہے۔^(۳)

اقامت کتنی بلند آواز سے ہونی چاہئے؟

سوال:.... کسی شخص کا امام کے پیچھے کھڑے ہو کر اس قدر دھیمی آواز سے اقامت کی تکبیر کہنا کہ خود اس کے ساتھ فقط امام اور

دائیں بائیں کے دو ہی آدمیوں کو سنائی دے، دوسروں تک آواز نہ پہنچے، کیسا ہے؟ اقامت کی تکبیر کا مقصد کیا سب مقتدیوں اور مسجد میں

موجود دوسرے لوگوں تک آواز پہنچانا نہیں؟

جواب:.... اقامت اتنی بلند آواز سے ہونی چاہئے کہ نمازیوں کو سنائی دے، اگر برابر والا ایک ایک آدمی سنے تو یہ اقامت

صحیح نہیں۔^(۴)

آذان کے بعد نماز کے لئے آواز لگانا

سوال:.... ہمارے محلے میں فجر کی آذان کے بعد کچھ حضرات جماعت ہونے سے دس پندرہ منٹ قبل آواز لگاتے ہیں کہ

(۱) یکرہ للإنسان أن یخص نفسه مكاناً فی المسجد یصلی فیہ۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۰۸، کتاب الصلاۃ)۔

(۲) والأفضل أن یكون المؤذن هو المقيم کذا فی الکافی۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۴)۔

(۳) عن عبدالرزاق عن ابن جریج عن ابن شہاب أن الناس كانوا ساعة یقول المؤذن الله أكبر یقومون إلى الصلوٰۃ فلا یأتی النبی صلی الله علیہ وسلم مقامه حتی تعدل الصفوف۔ (فتح الباری ج: ۲ ص: ۱۲۰، طبع لاہور)۔

(۴) ومن السنة أن یأتی بالآذان والإقامة جهرًا رافعًا بهما صوته إلا أن الإقامة أخفض منه۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۵)۔

جماعت کا وقت ہو گیا ہے، مسجد میں تشریف لے آئیں، نماز سونے سے بہتر ہے، وغیرہ، وغیرہ، پوچھنا یہ ہے کہ یہ الفاظ بعد آذان کے کہنا درست ہیں یا نہیں؟ کیا ایسے الفاظ اور آواز لگانے سے آذان کی اہمیت کم تو نہیں ہوتی؟ اور کیا آذان کی آواز مسجد میں بلانے کے لئے کافی نہیں؟

جواب:۔۔۔ آذان کے بعد لوگوں کو نماز کے لئے بلانا "تسویب" کہلاتا ہے، جمہور متقدمین کے نزدیک یہ نماز فجر کے علاوہ دوسری نمازوں میں مکروہ ہے، لیکن متاخرین نے تمام نمازوں میں اس کو جائز بلکہ مستحسن قرار دیا ہے، کیونکہ لوگوں کے دین میں سستی اور کمزوری پیدا ہو گئی ہے، اس لئے ان کو نماز کی دعوت دینا اچھی بات ہے۔^(۱)

اکیلے فرض پڑھنے کے لئے اقامت کا کہنا مستحب ہے

سوال:۔۔۔ کیا فرض نماز اکیلے پڑھتے ہوئے بھی تکبیر کہنی چاہئے؟

جواب:۔۔۔ اگر گھر پر اکیلا نماز پڑھے تو اس کے لئے اقامت مستحب ہے۔^(۲)

نفل نماز کے لئے اقامت

سوال:۔۔۔ یہ بتائیے کہ اگر صبح نماز پڑھنے کے بعد اسی جائے نماز پر بیٹھے پڑھتے رہیں اور اشراق پڑھیں تو اشراق کی نماز کے لئے دوبارہ اقامت پڑھنا چاہئے یا نہیں؟

جواب:۔۔۔ نفلی نماز کے لئے اقامت نہیں ہوتی، آذان و اقامت صرف پنج وقتہ نمازوں اور جمعہ کے لئے ہے۔^(۳)

دوسری جماعت کے لئے اقامت

سوال:۔۔۔ ایک بار مسجد میں جماعت سے نماز ہو گئی، بعد میں تین چار آدمی نماز کے لئے دوبارہ جماعت کرواتے ہیں، آیا دوبارہ اقامت کہنا ضروری ہے؟ یا کسی گھر میں جماعت ادا کرنے والے مرد حضرات اقامت کہیں گے یا نہیں؟

جواب:۔۔۔ ایک دفعہ مسجد میں نماز ہو گئی ہو تو دوسری نماز نہیں کروانی چاہئے، اگر کسی اور مسجد میں نماز ملنے کی توقع ہو تو ٹھیک، یا اگر گھر میں ہال بچوں کے ساتھ نماز پڑھ سکیں تو بھی صحیح، ورنہ بغیر اقامت کے ایک کونے میں جماعت کرائیں اور اقامت نہ کہیں۔^(۴) گھر میں جماعت کی صورت میں اقامت کہنا ہوگی۔

(۱) والہاد اہ لا یخص صلاة بل هو فی سائر الصلوات وهو اختیار المتأخرین لزيادة غفلة الناس وقلمما يقومون عند سماع الأذان وعند المتقدمین هو مکروه فی غیر الفجر وهو قول الجمهور... إلخ۔ (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۲۷۵)۔

(۲) (وندبأ لهما) أى الأذان والإقامة للمسافر والمصلی فی بیتہ فی المصر لیکون الأداء علی هیئة الجماعة۔ (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۲۸۰، کتاب الصلاة، باب الأذان، طبع دار المعرفة، بیروت)۔

(۳) وس للصرائض أى سنن الأذان للصلوات الخمس والجمعة سنة مؤكدة قوية قریبة من الواجب۔ إلخ۔ (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۲۶۹، کتاب الصلاة، باب الأذان، طبع دار المعرفة، بیروت)۔

(۴) أما لو كان له إمام ومؤذن معلوم فیکره تکرار الجماعة فیہ بأذان وإقامة عندنا..... وعن أبی یوسف إذا لم تکن علی الهيئة الأولى لا یکره۔ (حلی کبیر ص: ۶۱۵)، ایضاً صفحہ ۲ کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ ہو۔

اقامت میں ”حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح“ پر منہ دائیں بائیں پھیرنا

سوال: ...جماعت سے پہلے جو اقامت کے لئے تکبیر کہی جاتی ہے، وہ سنت ہے، اگر اس کو ادا نہیں کیا گیا تو نماز ہو جائے گی؟ اور ”حی علی الفلاح“ کے وقت منہ کو دائیں بائیں پھیرنا چاہئے یا نہیں؟

جواب: ...جماعت کے لئے اقامت کہنا سنت مؤکدہ ہے اور اس کا چھوڑنا مکرمہ ہے۔ ”حی علی الصلوٰۃ“ اور ”حی علی الفلاح“ کہتے ہوئے اقامت میں بھی دائیں بائیں منہ کرنا مستحب ہے۔^(۱)

ٹرین میں ہر نماز کے لئے اقامت ضروری ہے

سوال: ...سفر میں جاتے ہوئے ٹرین میں نماز کے وقت اذان دیتے ہیں، اور پندرہ بیس ساتھی ہوتے ہیں، تین یا چار ساتھی مل کر جماعت کرتے ہیں، اس طرح ایک دوسرے کے بعد کئی جماعتیں ہوتی ہیں، کیا ہر ایک دفعہ اقامت کہنا ضروری ہے؟

جواب: ...ہر ایک جماعت کے لئے اقامت سنت ہے۔^(۲)

گھر میں نماز پڑھیں تو اقامت کتنی آواز سے کہنی چاہئے؟

سوال: ...ایک آدمی گھر میں یا مسجد میں جماعت ہو جانے کے بعد کسی وقت کی نماز پڑھے تو تکبیر اقامت اس کو کہنا چاہئے کہ نہیں؟ اگر کہنا چاہئے تو کیا زور سے قراءت کرنے والی اور آہستہ قراءت کرنے والی دونوں کی فرض نماز میں زور سے کہنا چاہئے؟

جواب: ...اقامت تنہا نماز پڑھنے والے کے لئے بھی مسنون ہے، اتنی آواز سے کہے کہ سنائی دے۔^(۳)

غلام احمد قادیانی کو نیک اور صالح ماننے والے کی اذان و اقامت

سوال: ...اگر کوئی شخص درج ذیل خیالات و عقائد پر ایمان رکھتا ہو تو اس کے اذان و اقامت کہنے سے پیش امام یا مقتدی حضرات کی نماز میں کوئی خلل پڑتا ہے یا نہیں؟

الف: ...یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی بہت ہی نیک اور صالح آدمی تھی، اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے حد تعریف کی ہے۔

ب: ...یہ کہ وہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر زور و دہشتا تھا۔

ج: ...یہ کہ اس نے نبوت کا دعویٰ بھی ہرگز نہیں کیا۔

د: ...یہ کہ نبوت کا دعویٰ کرنے کا جھوٹا الزام لگا کر تو قبر پرستوں نے اس کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا کیا ہے۔

جواب: ...مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں جو خیالات یہ شخص رکھتا ہے وہ غلط ہیں، اس کا ثبوت اور قطعی ثبوت موجود

(۱) والإقامة مثله أى مثل الأذان فى كونه سنة الفرائض فقط۔ (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۲۷۰) عن الغنية أنه يحول فى الإقامة أيضاً۔ (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۲۷۲، كتاب الصلاة، باب الأذان، طبع دار المعرفة، بيروت)۔

(۲) والإقامة مثله أى مثل الأذان فى كونه سنة الفرائض فقط۔ (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۳۷۰)۔

(۳) وندباً لهما أى الأذان والإقامة للمسافر والمصلّى فى بيته فى المصر۔ (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۲۸۰)۔

ہے کہ مرزا قادیانی کافر و مرتد اور دجال و کذاب تھا، اس نے نبوت کا دعویٰ کیا،^(۱) اور قادیانیوں کی ایک بڑی جماعت اس کو نبی مانتی ہے۔ نہ یہ جھوٹا الزام ہے، نہ جھوٹا پروپیگنڈا۔ ان صاحب کو میرے پاس بھیج دیا جائے، میں اس کو مرزا کی کتابیں دکھاؤں گا۔

جب تک یہ شخص بالاحیالات سے توبہ نہیں کرتا اس کو آذان و اقامت کی اجازت نہ دی جائے، ورنہ تمام لوگوں کی نماز، آذان اور اقامت کے بغیر کبھی جائے گی، اور امام اور اہل مسجد سب کے سب گناہگار ہوں گے۔

مرزا غلام احمد کا دشمن خدا اور رسول ہونا اس قدر واضح ہے کہ جو شخص اس کو مسلمان سمجھے، وہ بھی قطعی کافر ہے۔^(۲)

مسجد کی رقم چوری کرنے والے مؤذن کی آذان و اقامت اور امامت

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین بچ اس مسئلے کے کہ ہماری مسجد کا مؤذن جو نائب امام کے فرائض بھی ادا کرتا ہے، مسجد کے گلے سے رقم چوری کرتا رہا، وہ دس بارہ افراد کی موجودگی میں اس کا اقرار بھی کر چکا ہے، اور اس تحریر پر تمام لوگوں کے دستخط بھی ہیں، اس اقرار کے بعد یہ شخص امامت، آذان اور اقامت کا اہل ہے؟

جواب: اس کی جگہ کسی اور شخص کو مسجد کے خادم اور نائب امام کی حیثیت سے رکھ لیا جائے، واللہ اعلم!^(۳)

عورت کی آذان

سوال: کیا عورت آذان دے سکتی ہے؟

جواب: عورت کو آذان کی اجازت نہیں۔^(۴)

ایک مسجد میں آذان دے کر نماز دوسری مسجد میں ادا کرنا

سوال: ایک شخص ایک مسجد میں مؤذن ہے، لیکن ہر نماز کی آذان دے کر وہ نماز جا کر دوسرے یا تیسرے محلے کی مسجد میں پڑھتا ہے، اور امام مسجد کے ساتھ کوئی اختلاف بھی نہیں ہے، اور رہائش بھی اسی مسجد میں ہے جہاں پر وہ آذان دیتا ہے، قرآن وحدیث

(۱) نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ (حقیقت النبی ص: ۳۹۱، خزائن ج: ۲۲ ص: ۴۰۶، ۴۰۷)۔ ایضاً: خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے ہیں۔ (حاشیہ حقیقت النبی ص: ۴۳، خزائن ج: ۲۲ ص: ۷۶)۔ ایضاً: مبشراً برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد کا صداق میں ہوں۔ (ازادہ اوہام طبع اول ص: ۶۷۳، خزائن ج: ۳ ص: ۴۶۳)۔

(۲) (وکل مسلم ارتد فتوبہ مقبولة إلا الکافر بسب نبی) من الانبیاء ومن شک فی عذابه وکفره کفر۔ (الدر المختار ج: ۴ ص: ۲۳۱، ۲۳۲، باب المرتد)۔

(۳) وأما الفاسق فقد عللوا کراهة تقديمه بأنه لا یهتم لأمر دینہ، وبأن فی تقديمه للإمامة تعظیمة وقد وجب علیهم إہانتہ شرعاً۔ (شامی ج: ۱ ص: ۵۶۰، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد)۔

(۴) وليس علی النساء آذان ولا إقامة، لأن من سُنّة الأذان رفع الصوت وهي منہیة عن ذلك۔ (الجوہرۃ النيرة ص: ۴۴، کتاب الصلاة، باب الأذان طبع دہلی)۔ ویکرہ آذان المرأة لما أمرہن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالتصفیق وأمر الرجال بالتسبیح فدل علی أنها منہیة عن رفع الصوت۔ (شرح مختصر الطحاوی ج: ۱ ص: ۵۶۳)۔

کی روشنی میں مسئلہ حل فرمائیں۔

جواب:۔۔۔ اگر دوسری مسجد میں جماعت کا انتظام اس سے متعلق ہے تو جانا جائز ہے، ورنہ مکروہ ہے۔^(۱)

کیا منیٰ میں ہر خیمے میں آذان دی جائے؟

سوال:۔۔۔ دورانِ حج منیٰ میں ہر خیمے میں علیحدہ علیحدہ آذان اور جماعت ہوتی ہے، ایک دفعہ میں اپنے دوست کے خیمے میں گیا، عشاء کا وقت تھا، انہوں نے بغیر آذان کے جماعت کرا دی، اور امامت مجھے کرانی پڑی، میں نے آذان نہ دینے کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے یہ تاویل دی کہ چونکہ آذان کا مقصد وقت کا تعین ہوتا ہے اور وہ ہم ساتھ والے خیمے سے آذان سن کر کر لیتے ہیں۔ آپ یہ بتائیں کہ کیا اس طرح بغیر آذان کے باجماعت نماز ادا کر سکتے ہیں (یاد رہے کہ منیٰ میں تین دن رہنا پڑتا ہے اور پانچ نمازیں باجماعت روزانہ ادا کرنا پڑتی ہیں)، اور کسی اور جگہ کی آذان سن کر ہم اپنی علیحدہ جماعت کر سکتے ہیں بغیر آذان کی جماعت پر میرا امامت کرانا کیسا رہا؟

جواب:۔۔۔ اگر محلے کی مسجد میں آذان ہوگئی ہو تو بغیر آذان کے جماعت کر سکتے ہیں، صرف اقامت کہہ لینا کافی ہے، یہی حکم منیٰ کے خیموں میں ہونے والی جماعتوں کا ہے کہ جب برابر والے خیمے میں آذان ہوگئی تو دوسرے خیمے میں آذان ضروری نہیں، صرف اقامت کافی ہے۔^(۲)

عورت آذان کا جواب کب دے؟

سوال:۔۔۔ کیا عورتوں کو بھی آذان کا جواب دینا چاہئے؟
جواب:۔۔۔ جی ہاں! مگر حیض و نفاس والی جواب نہ دیں۔^(۳)

نوزائیدہ بچے کے کان میں آذان دینے کا طریقہ

سوال:۔۔۔ نوزائیدہ بچے کے کان میں آذان دینے کا طریقہ کیا ہے؟ یعنی داہنے کان میں پوری آذان اور بائیں کان میں پوری آذان و اقامت کے ساتھ یا داہنے کان میں آذان اور صرف اقامت دو بار بائیں کان میں کہہ کر پھر داہنے کان میں آذان پوری کرے؟

جواب:۔۔۔ پہلے دائیں کان میں آذان کہی جائے، پھر بائیں میں اقامت، دائیں کان میں آذان اور بائیں میں اقامت ایک ہی بار کہی جاتی ہے، دو بار نہیں۔^(۴)

(۱) إذا كان ينتظم به أمر جماعة أخرى، بأن كان إماماً أو مؤذناً في مسجد آخر، فلا يكره له. (حلی کبیر ص: ۶۱۳)۔

(۲) (قوله للفرائض الخمس) لكن لا يكره تركه لمصلی فی بیتہ فی المصر لأن أذان الحی یكفیه... إلخ. (شامی ج: ۱ ص: ۳۸۳)۔

(۳) ویجب من سمع الأذان لا حائضاً ونفساء (در) وفي الشامية (قوله لا حائضاً ونفساء) لألھما لبسا من أهل الإجابة بالفعل فكذا بالقول... إلخ. (شامی ج: ۱ ص: ۳۹۶، كتاب الصلاة، باب الإمامة)۔

(۴) قال الملا علی القاری: وقال ابن حجر الأذان الذي یسن لغير الصلاة كالأذان فی أذن المولود الیمنی والإقامة فی البسری... إلخ. (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج: ۱ ص: ۴۱۳، باب الأذان، أيضاً: الفقه الإسلامی وأدلّته ج: ۳ ص: ۶۲۰)۔

شرائط نماز

عام مجلس میں نہ جانے کے لائق کپڑوں میں نماز پڑھنا

سوال:.... یہاں سعودی عرب میں، میں نے عموماً دیکھا ہے کہ لوگ ننگے سر نماز پڑھتے ہیں، جبکہ سعودی لوگوں کی دیکھ دیکھی ہمارے پاکستانی حضرات بھی ننگے سر نماز پڑھتے ہیں، حتیٰ کہ ایک بنیان اور ایک پاجامہ یا دھوتی میں نماز پڑھتے ہیں، بنیان بھی بغیر بازو کے، اور بعض ایسے کرتے ہیں کہ صبح غسل کر کے ایک دھوتی باندھ لیتے ہیں اور ایک تولیہ جس سے وہ اپنا بدن صاف کرتے ہیں اپنے سر کے اوپر اوڑھ کر نماز پڑھنے لگتے ہیں، جبکہ پہننے کے لئے کپڑے اور ٹوپی بھی موجود ہوتی ہے، مگر نہیں پہنتے۔ آپ قرآن و سنت کی روشنی میں یہ بتائیں کہ آیا اس طریقے سے نماز ادا ہو جاتی ہے یا نہیں؟

جواب:.... نماز بارگاہِ خداوندی کی حاضری ہے، اس لئے نماز کے وقت اچھے کپڑے پہننے چاہئیں، ایسے کپڑوں میں نماز مکروہ ہے جسے پہن کر آدمی عام مجلس میں نہ جاسکے، ننگے سر نماز پڑھنا، اسی طرح کندھے اور بازو کھلے ہونے کی حالت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔^(۱)

میلے کچیلے لباس میں نماز مکروہ ہے

سوال:.... جو لوگ گیراج میں کام کرتے ہیں، وہ جب مساجد میں نماز ادا کرنے آتے ہیں تو انہیں میسے کچیلے اور تیل والے کپڑے پہن کر ہی نماز ادا کرتے نظر آتے ہیں، آپ فرمائیں کیا ان کپڑوں میں ان حضرات کی نماز ہو جاتی ہے؟

جواب:.... ایسے کپڑوں میں نماز مکروہ ہے، نماز کے لئے الگ کپڑے ہونے چاہئیں، گیراج وغیرہ میں کام کرنے والوں کو نماز کے لئے الگ کپڑے رکھنے چاہئیں۔^(۲)

(۱) ویکرہ ان یصلی حاسراً أى حال کونه کاشفاً رأسه تکاسلاً أى لأجل الکسل وکذا یکرہ أن یصلی فی ثیاب البذلة .. أو فی ثیاب المهنة وهی الخدمة والعمل تکمیلاً لرعاية الأدب فی الوقوف بین یدیه تعالیٰ بما أمکن من تحمیل الظاهر والباطن وهی قوله تعالیٰ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ إشارة إلى ذلک ... إلخ۔ ایضاً ولو صلی رافعاً کمیہ إلى المرفقین کرہ کذا فی فتاویٰ قاضی خان۔ (حلبی کبیر ص: ۳۴۹، طبع سہیل اکیڈمی، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۰۶)۔

(۲) وتکرہ الصلوة فی ثیاب البذلة کذا فی معراج الدراية۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۰۶)، وأيضاً حوالہ بالا۔

جن کپڑوں پر کھیاں بیٹھیں ان سے بھی نماز ہو جاتی ہے

سوال: ... ہم لوگ لیٹرین جاتے ہیں، وہاں کھیاں بہت ہوتی ہیں، جو ہمارے کپڑے اور جسم پر بیٹھتی ہیں، وہ کھیاں ناپاک ہوتی ہیں، اس سے ہمارے کپڑے بھی ناپاک ہو جاتے ہیں، ان کپڑوں سے ہم نماز ادا کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: ... اس سے پرہیز ممکن نہیں، اس لئے شریعت نے ان کپڑوں میں نماز پڑھنے کی اجازت دی ہے، البتہ مستحب یہ ہے کہ آدمی بیت الخلاء میں جائے تو نماز کے کپڑوں کے علاوہ دوسرے کپڑوں میں جائے، اگر دوسرے کپڑے نہ ہوں تو نجاست سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرے۔^(۱)

ناف سے لے کر گھٹنوں تک کپڑوں میں نماز

سوال: ... میرے ایک چچا ہیں جنہوں نے مجھے آدمی آستین والی قمیص میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے کہا کہ آدمی آستین والی قمیص پہن کر نماز نہیں پڑھنی چاہئے، اس طرح نماز مکروہ ہو جاتی ہے، جبکہ میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ مرد کو نماز پڑھتے وقت ناف سے لے کر گھٹنوں تک ڈھانپنا چاہئے۔

جواب: ... آپ کے چچا نے جو مسئلہ بتایا ہے وہ صحیح ہے، اور جو مسئلہ آپ نے کتاب میں پڑھا ہے وہ بھی صحیح ہے، مگر اس کا مطلب آپ نہیں سمجھے، ناف سے گھٹنوں تک ڈھانپنا فرض ہے، اس کے بغیر نماز ہی نہیں ہوگی،^(۲) اور کہنیاں یا سر کھلا ہو تو نماز مکروہ ہوگی۔^(۳)

پنڈلی کھلی ہونے والے کی نماز

سوال: ... مرد کو پیر کہاں تک کھولنا جائز ہے؟ اگر پنڈلی کھلی ہو تو نماز جائز ہے یا نہیں؟ پنڈلی کھلی ہونے سے وضو تو نہیں ٹوٹتا؟

جواب: ... پنڈلی کھلی رہنے سے نہ وضو جاتا ہے، نہ نماز ٹوٹتی ہے، بلکہ دونوں صحیح ہیں، کیونکہ مرد کے لئے ناف سے لے کر دونوں پاؤں کے گھٹنوں تک ڈھانپنا ضروری ہے، اس کے علاوہ حصے کا ڈھانپنا فرض نہیں، البتہ مسنون ہے، اور آدمی پنڈلی کھلی رکھنا مسنون ہے۔^(۴)

(۱) ذباب المستراح إذا جلس على ثوب لا يفسده إلا أن يغلب ويكثر... إلخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۴۷، کتاب الطهارة، الباب السابع، الفصل الثاني في الأعيان النجبية، طبع رشیدیہ).

(۲) والرابع ستر عورتہ ووجوبہ عام ولو فی الخلوۃ علی الصحیح وہی للرجل ما تحت سترہ الی ما تحت ركبته... إلخ. وفي رد المختار: وأما لو صلى في الخلوۃ عرياناً ولو في بيت مظلم وله ثوب طاهر لا يجوز إجماعاً كما في البحر. (رد المختار على الدر المختار ج: ۱ ص: ۴۰۴، مطلب في ستر العورة).

(۳) ولو صلى رافعاً كمیه إلى المرفقين كره كذا في فتاوى قاضی خان. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۰۶، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة). ويكره (أن يصلي حاسراً) أي حال كونه كاشفاً (رأسه تكاسلاً). (حلی کبیر ص: ۳۳۸).

(۴) عن ابن عمر قال: مررت برسول الله صلى الله عليه وسلم وفي إزارى استرخاء فقال: يا عبد الله! ارفع إزارك، فرفعته، ثم قال: زد! فزدت فما زلت أسترها بعد، فقال بعض القوم: إلى أين؟ قال: إلى أنصاف الساقين. رواه مسلم. (مشكوة ص: ۳۷۶، كتاب اللباس الفصل الثاني، طبع قديمی).

آدھی آستین والی قمیص یا بنیان پہن کر نماز پڑھنا

سوال: بعض دوست بغیر مجبوری کے صرف آدھی آستین والی قمیص یا بنیان میں نماز پڑھتے ہیں، اس سلسلے میں کیا حکم ہے؟
جواب: بغیر عذر کے ایسا کرنا مکروہ ہے۔^(۱)

جار جٹ کے دوپٹے کے ساتھ نماز پڑھنا

سوال: جار جٹ کے دوپٹے کے بارے میں کیا حکم ہے، کیا اس سے نماز ہو سکتی ہے؟ کیونکہ اس میں تو سب کچھ نظر آتا ہے، یا ملل کا دوپٹہ ہونا چاہئے؟ دوپٹے کے کپڑے کی صحیح مقدار اور کپڑے کی قسم ضرور بتائیں۔
جواب: اگر کپڑا اتنا باریک ہو کہ اندر سے بدن، بال وغیرہ نظر آتے ہوں، تو اس سے نماز نہیں ہوتی۔ نماز کے لئے مونا کپڑا اوڑھنا ضروری ہے۔^(۲)

ایسے کپڑے سے نماز پڑھنا جس میں جسم یا بال نظر آتے ہوں

سوال: عورتوں کو نماز میں کتنا جسم ڈھانپنا ضروری ہے؟ آیا اگر کوئی باریک کپڑے سے نماز پڑھے جس میں جسم یا بال نظر آتے ہوں، اگرچہ اکیلے میں ہو، تو کیا اس سے نماز یا طواف ادا ہوگا یا نہیں؟ کیونکہ میں نے سنا ہے کہ باریک کپڑے میں نماز نہیں ہوتی۔
جواب: عورت کا منہ، ہاتھ اور پاؤں کے علاوہ پورا بدن ڈھکنا ضروری ہے، ورنہ نماز نہیں ہوگی۔^(۳) باریک کپڑا جس کے اندر سے بدن یا بال نظر آتے ہوں، اس میں نماز نہیں ہوتی۔^(۴)

عورت کے ہاتھ کہنیوں تک ڈھکے ہونا نماز کے لئے ضروری ہے

سوال: کچھ خواتین کہتی ہیں کہ نماز پڑھنے کے لئے عورت کے ہاتھ کہنیوں تک لازمی ڈھکے ہونے چاہئیں، اور کلائی تک ڈھکنا ضروری نہیں۔

جواب: عورت کا سارا بدن، ہاتھ گھٹنوں تک اور پاؤں ٹخنے تک پورا ستر ہے، کلائیوں کا کھولنا جائز نہیں۔^(۵)

آدھی آستین والی قمیص میں عورت کا نماز پڑھنا

سوال: کیا آدھی آستین کی قمیص جو کہنیوں سے اوپر ہو، لیکن گاڑھی اور بڑی چادر سے پورا جسم کلائی تک ڈھکا ہوا ہو، کیا

(۱) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۳ ملاحظہ ہو۔

(۲) وفي شرح شمس الأنعم السرخسي إذا كان الثوب رقيقاً بحيث يصف ما تحته أي لون البشرة لا يحصل به سترة العورة إذ لا متر مع رؤية لون البشرة... إلخ۔ (حلی کبیر ص: ۲۱۴، شرائط الصلاة، الشرط الثالث، طبع سہیل اکیڈمی لاہور)۔

(۳) وبدن المرأة الحرة كلها عورة..... إلّا وجهها وكفها..... وقدمها..... (حلی کبیر ص: ۲۱۰)۔

(۴) إذا كان الثوب رقيقاً بحيث يصف ما تحته أي لون البشرة لا يحصل به سترة العورة۔ (حلی کبیر ص: ۲۱۴)۔

(۵) وذراعها عورة كبطنها في ظاهر الرواية عن أصحابنا الثلاثة۔ (حلی کبیر ص: ۲۱۰، الشرط الثالث)۔

ایسی صورت میں عورت کی نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟

جواب:۔۔۔ اگر بدن کا کوئی حصہ نماز میں نہ کھلے تو نماز ہو جاتی ہے۔

عورت کی کہنی کھلی رہ جائے تو نماز کا حکم

سوال:۔۔۔ اگر آستین کہنی سے اوپر ہو اور کہنی کھلی ہو تو کیا نماز ہو جائے گی؟

جواب:۔۔۔ عورت کے پہنچوں، ٹخنوں اور چہرے کے سوا کوئی عضو کھلا رہے تو نماز نہیں ہوتی۔^(۱)

گرمی کی وجہ سے باریک کپڑے پہن کر نماز پڑھنا

سوال:۔۔۔ باریک کپڑے پہن کر نماز پڑھنا جائز نہیں، لیکن گرمی کی شدت میں چونکہ لان کے بنے ہوئے پورے سوٹ پہنے

جاتے ہیں، جس میں اگر تھوڑی بہت ٹانگیں بھی جھلکتی ہیں، آیا جائز ہیں یا نہیں؟

جواب:۔۔۔ کپڑا اگر رنگ دار ہو تو بدن نہیں جھلکتا، بہر حال اتنا باریک کہ بدن جھکے اس کے ساتھ نماز نہیں ہوگی^(۲) اور اگر اوپر

سے موٹی چادر اوڑھ کر نماز پڑھی جائے تو ٹھیک ہے۔

کیا فقط نماز کے لئے شلوار ٹخنوں سے اونچی کریں؟

سوال:۔۔۔ مسئلہ یہ سنا جاتا ہے کہ نماز کے دوران شلوار ٹخنوں سے اوپر ہونی چاہئے، اور عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جن لوگوں

کی شلوار زیادہ نیچے ہوتی ہے وہ اسے اوپر چڑھا لیتے ہیں، اور پھر نماز ادا کرتے ہیں، لیکن ہماری مسجد کے ایک امام صاحب ایسا کرنے

سے منع کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ اگر آپ کی شلوار نیچے ہے تو پھر اسے اوپر نہ چڑھائیں، ایسا کرنے سے نماز نہیں ہوتی، اور اب ہم بھی

نماز ان کے بتائے ہوئے طریقے سے پڑھتے ہیں، یعنی شلوار ٹخنوں پر پڑی رہتی ہے، اور ہم نماز ادا کرتے ہیں، ہمارے اس طرح نماز

پڑھنے سے بہت سے لوگ اعتراض کرتے ہیں، برائے کرم صحیح مسئلہ بتا کر رہنمائی کریں۔

جواب:۔۔۔ شلوار ٹخنوں سے نیچے رکھنا حرام ہے^(۳)، اور حرام فعل کا ارتکاب نماز میں اور بھی بُرا ہے، اس لئے نماز سے پہلے شلوار

اوپر کر لینا ضروری ہے، اور مسلمانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے پاجامہ ہمیشہ ٹخنوں سے اوپر رکھنا چاہئے۔^(۴)

(۱) وبدن المرأة الحرة كلها عورة... إلّا وجهها وكعبها... وقدميها... (حلی کبیر ص ۲۱۰۰)۔

(۲) إذا كان الثوب رقيقاً بحيث يصف ما تحته أي لون البشرة لا يحصل به سترة العورة... (حلی کبیر ص ۲۱۳)۔

(۳) وعن أبي سعيد الخدري قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: إررة المؤمن إلى أنصاف ساقيه، لا حناح عليه فيما بينه وبين الكعبين، وما أسفل من ذلك ففي النار. قال ذلك ثلاث مرات ولا يطر الله يوم القيامة إلى من جاوز إزاره بطراً. رواه أبو داود وابن ماجه. (مشکوٰۃ ص ۳۷۳، کتاب اللباس، الفصل الثانی)۔

(۴) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: بينما رجل يصلي مسبب إزاره قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم: اذهب فتوضأ! فذهب وتوضأ ثم جاء فقال رجل: يا رسول الله! ما لك أمرته أن يتوضأ؟ قال: إنه كان صلياً وهو مسبب إزاره، وإن الله لا يقبل صلوة رجل مسبب إزاره. رواه أبو داود. (مشکوٰۃ ج: ۱ ص ۷۳، باب السترة، الفصل الأول)۔

ٹخنوں سے نیچے پا جامہ، تہبند وغیرہ لٹکانا گناہ کبیرہ ہے

سوال: ...ٹخنوں کو کھلا رکھنا بلکہ شلوار، تہبند یا پا جامہ کو نصف پنڈلی تک رکھنے کے بارے میں کس حدیث سے حکم لگایا گیا ہے؟ پھر یہ کہ ایسی حالت صرف نماز کے دوران کرنا ضروری ہے یا عام اوقات میں بھی یہ لازم ہے؟ ہندوستان اور پاکستان میں تو جتنے بھی سب رائج ہیں سب میں ٹخنے بند رہتے ہیں، ہاں! نماز شروع کرتے وقت اس پر بہت سختی سے عمل کیا جاتا ہے کہ کپڑے کو نیچے میں پھنسا کر پا جامہ اونچا کر لیتے ہیں، جبکہ یہاں خلیج، سعودیہ اور دوسرے ممالک میں اس کا کوئی بھی لحاظ نہیں کیا جاتا۔

جواب: ...ٹخنوں سے نیچے تہبند، پا جامہ لٹکانا، گناہ کبیرہ ہے، احادیث میں اس پر بہت وعیدیں آئی ہیں، ایک حدیث میں ہے کہ اس کی نماز قبول نہیں ہوتی^(۱) نیز فرمایا کہ: ”مومن کا پا جامہ آدمی پنڈلی تک ہونا چاہئے“^(۲) ٹخنوں تک ہو تو کوئی مضائقہ نہیں، لیکن جو ٹخنوں سے نیچے ہو وہ دوزخ میں ہے^(۳)۔ اور پا جامہ ٹخنوں سے نیچے رکھنے کی ممانعت صرف نماز کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ کسی حال میں بھی پا جامے کا ٹخنوں سے نیچے رکھنا جائز نہیں، اور جو چیز نماز سے باہر ممنوع ہو وہ نماز کے اندر بدرجہ اولیٰ ممنوع ہوگی، اس لئے اگر کسی کے پائینے ٹخنوں سے نیچے ہوں اس کو نماز شروع کرنے سے پہلے ان کو اوپر کر لینا ضروری ہے۔ خلیج والوں کا یا کسی اور ملک کے لوگوں کا عمل ہمارے لئے حجت نہیں، ایک مسلمان کو تو یہ دیکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم کیا ہے؟

نماز میں شلوار ٹخنوں سے اوپر رکھنا کیوں ضروری ہے؟

سوال: ...نماز باجماعت پڑھتے ہوئے لوگ اپنی شلوار یا پا جامے کے پائینے ٹخنوں تک کیوں چڑھاتے ہیں؟

جواب: ...اس کی وجہ یہ ہے کہ آدمی پنڈلی تک شلوار یا پا جامہ رکھنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے، اور ٹخنوں تک نیچا رکھنے کی اجازت ہے، اور اتنا نیچا رکھنا کہ ٹخنے ڈھک جائیں حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔^(۴) نماز میں لوگ اس لئے اوپر کر لیتے ہیں کہ کم از کم نماز میں حرام فعل کے مرتکب نہ ہوں۔

ٹخنوں کے ڈھانپنے کو حرام کیوں کیا جاتا ہے؟

سوال: ...ایک سوال کے جواب میں آپ نے لکھا ہے کہ نماز میں ٹخنوں کا ڈھکنا حرام ہے۔ ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ حرام صرف وہ ہوتا ہے جس کو قرآن میں صریح الفاظ میں منع کیا گیا ہو۔ جیسے سود، مردار کا گوشت اور وہ گوشت جس پر اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام لیا گیا ہو، وغیرہ۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یوں ہی کسی چیز کو حرام نہ کر لیا کرو، قرآن میں نظر کرو، غور کرو۔

(۱) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۴ دیکھیں۔

(۲) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۳ دیکھیں۔

(۳) عن ابی ہریرۃ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ما أسفل من الکعبین من الإزار فی النار۔ (مشکوٰۃ ص: ۳۷۳)۔

(۴) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ما أسفل من الکعبین من الإزار فی النار۔ رواہ البخاری۔ (مشکوٰۃ ص: ۳۷۴، کتاب اللباس، الفصل الثانی)۔

جواب: ... آپ کا یہ جذبہ تو ماشاء اللہ بہت ہی اائق قدر ہے کہ ہر شخص کو قرآن کریم خود سمجھنا چاہئے۔ لیکن اس میں اتنا اضافہ کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ قرآن کریم کا جو مطلب اور مفہوم صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھا اور اپنی امت کو سمجھایا، اس کو سب سے اول نمبر پر رکھا جائے۔ پھر صحابہ کرامؓ، یا جو قرآن کریم کے سب سے پہلے مخاطب اور پہلے حافظ تھے، ان کے بیان کردہ معنی و مفہوم کو بھی پیش نظر رکھا جائے۔ اگر آپ اس اضافے کو قبول فرمائیں تو گزارش کروں گا کہ بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن کو قرآن کریم نے صراحۃً حرام نہیں فرمایا، لیکن صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم ہی سے اخذ کر کے ان کے حرام ہونے کا اعلان فرمایا ہے۔ مثلاً: قرآن میں کہیں نہیں لکھا کہ کتا حرام ہے، لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی وجہ سے ہم کہتے کہ حرام سمجھتے ہیں۔^(۱) ٹھیک یہی صورت ٹخنوں سے نیچے پاجامہ رکھنے کی ہے کہ احادیث شریفہ میں اس کو حرام فرمایا گیا ہے اور اس پر دوزخ کی وعید سنائی ہے۔ یہاں نمونے کے طور پر دو حدیث ذکر کرتا ہوں:

- ۱: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص چادر ٹخنوں سے نیچے کر کے نماز پڑھ رہا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی نماز قبول نہیں فرماتے جس کی چادر ٹخنوں سے نیچے ہو۔" (ابوداؤد ج ۱: ص ۹۳)۔^(۲)
- ۲: "حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: مؤمن کا زیر جامہ آدمی پنڈلی تک ہونا چاہئے، اور آدمی پنڈلی سے لے کر ٹخنوں تک رکھنے میں کوئی گناہ نہیں، اور جو ٹخنوں سے نیچے ہو، دوزخ میں ہوگا۔ اور جو شخص اتراتے ہوئے اپنی چادر گھسیٹ کر چلے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر نہیں فرمائیں گے۔" (موطا امام مالک، مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، جامع الاصول، مشکوٰۃ ص ۳۷۳)۔^(۳)

اور آپ کا یہ نظریہ کہ حرام صرف وہی ہے جس کو قرآن میں صریح الفاظ میں منع کیا گیا ہو، صحیح نہیں۔ بہت سی چیزیں حرام ہیں، مگر قرآن کریم میں ان کے حرام ہونے کا ذکر نہیں، مثلاً: کتا، بلی، سانپ، بچھو، گدھا، خچر، وغیرہ وغیرہ کے حرام ہونے کا قرآن کریم میں صریح ذکر نہیں، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حرام ہونے کا اعلان فرمایا ہے۔

- (۱) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل ذي ناب من السباع فأكله حرام. (مشکوٰۃ ص: ۳۵۹، باب ما يحل أكله وما يحرم، طبع قدیمی)۔
- (۲) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: بينما رجل يصلي مسلاً إزاراً إذ قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اذهب فتوضاً، فذهب فتوضاً ثم جاء، ثم قال: اذهب فتوضاً، فذهب فتوضاً ثم جاء، فقال له رجل يا رسول الله مالک أمرته أن يتوضأ قال إنه كان يصلي وهو مسبل إزاره وإن الله حل ذكره لا يقبل صلوة رجل مسبل إزاره. (أبو داؤد ج ۱ ص: ۹۳)۔
- (۳) عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: إزاره المؤمن إلى أنصاف ماقفه، لا خصاص عليه فيما بينه وبين الكعبين، وما أسفل من ذلك ففي النار، قال ذلك ثلاث مرّات، ولا ينظر الله يوم القيامة إلى من جرّ إزاره بطراً. (مشکوٰۃ ص: ۳۷۳، كتاب اللباس، الفصل الثاني)۔
- (۴) عن جابر قال: حرم رسول الله صلى الله عليه وسلم يعني يوم الحبر الحمر الأسيتة ولحوم البغال وكل ذي ناب من السباع وكل ذي مخلب من الطير. رواه الترمذی. (مشکوٰۃ ص: ۳۶۱)۔ وعن جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن أكل الهرة وأكل ثمنها. رواه أبو داؤد والترمذی. (مشکوٰۃ ص: ۳۶۱، باب ما يحل أكله وما يحرم)۔

شلوار یا پتلون کو ٹخنوں سے نیچے رکھنے کا نماز پر اثر

سوال: نماز میں شلوار یا پتلون کا ٹخنوں سے نیچے رکھنے سے کیا نماز میں کوئی نقص پیدا ہوتا ہے یا فاسد ہوتی ہے؟ کیونکہ بعضوں کا کہنا ہے کہ اس سے نماز نہیں ہوتی اور حرام ہے۔ اس طرح کرنا؟

جواب: ... ٹخنے ڈھکنا حرام ہے، اور نماز میں فعل حرام کا ارتکاب زیادہ سخت ہے۔ اب یہ خود دیکھ لیجئے کہ جس نماز میں حرام کا ارتکاب کیا جا رہا ہو، قبول کے لائق ہے یا نہیں؟^(۱)

کیا نماز پڑھتے وقت شلوار ٹخنوں سے اوپر کرنا لازمی ہے؟

سوال: کیا نماز پڑھتے وقت شلوار کے پائینے ٹخنوں سے اوپر کرنا لازمی ہے؟

جواب: نماز کے علاوہ بھی ٹخنوں سے اوپر شلوار رکھنی چاہئے، ٹخنوں سے نیچے شلوار رکھنے والوں کے لئے حدیث شریف میں عذاب کی وعید ہے۔^(۲)

پینٹ پہن کر نماز ادا کرنا مکروہ ہے

سوال: پینٹ پہن کر نماز نہیں ہوتی، اگر شرٹ کو پینٹ سے نکال کر نماز پڑھی جائے تو کیا نماز ہو سکتی ہے یا نہیں؟ حالانکہ ہر کوئی ایسا ہی کرتا ہے۔

جواب: ... شرٹ نکالنے سے کیا فرق پڑے گا؟ وضع قطع کی مشابہت تو غیروں کی سی رہے گی، اس لئے نماز بہر حال مکروہ ہوگی۔^(۳)

کھجور کی ٹوپی پہن کر نماز ادا کرنا

سوال: اکثر لوگ کھجور کی ٹوپی سے نماز پڑھتے ہیں، کیا یہ جائز ہے؟ نیز کھجور کی ٹوپی کے حصول کے لئے اکثر نمازی کے آگے سے گزر جاتے ہیں، اس صورت میں صرف نمازی کے آگے سے گزرنے والا گناہگار ہے یا ٹوپیاں رکھنے والا بھی؟

جواب: ... مسجدوں میں جو کھجور کی ٹوپیاں رکھی جاتی ہیں، وہ اکثر شکستہ اور بھدی ہوتی ہیں، اور ان کو پہن کر آدمی کسی

(۱) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ما أسفل من الکعبین من الإزار فی النار۔ رواہ البخاری۔ (مشکوٰۃ ص: ۳۷۳، کتاب اللباس، الفصل الثانی، طبع قدیمی)۔

(۲) ایضاً۔

(۳) عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من تشبه بقوم فهو منهم۔ رواہ أحمد وأبو داؤد۔ (مشکوٰۃ ص: ۳۷۵، کتاب اللباس، الفصل الثانی)۔

شریف مجلس میں نہیں جاسکتا، اس لئے ان کو پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔^(۱) اور ٹوپی اٹھانے کے لئے نمازی کے آگے سے گزرتا بھی گناہ ہے۔^(۲)

جرائیں پہن کر نماز پڑھنا

سوال:.... جب شلوار ٹخنوں سے اوپر ہونی چاہئے تو جو لوگ جرائیں پہن کر نماز پڑھتے ہیں، ان کا کیا حکم ہے؟
جواب:.... جرائیں پہننا صحیح ہے، اوپر کا کپڑا نیچے نہیں ہوتا چاہئے۔^(۳)

پینٹ کے پائینچے موڑ کر نماز پڑھنا

سوال:.... نماز کے دوران شلوار یا پینٹ ٹخنوں کے نیچے رکھنا مکروہ تحریمی ہے، اور یہ سنا ہے کہ شلوار یا پینٹ کو فولڈ کرنا (یعنی اس کو موڑنا) مکروہ تحریمی ہے، اور اگر کسی نے مکروہ تحریمی کا ارتکاب کیا تو نماز دوبارہ پڑھنی پڑھے گی، اور آج کل تو یہ عام ہے کہ تقریباً ہر شخص نماز پڑھنے سے پہلے شلوار یا پینٹ کو موڑتا ہے اور میں بھی اسی طرح کرتا تھا، تو کیا جو نماز میں نے شلوار کو موڑ کر پڑھی ہیں، ان کو دوبارہ پڑھنا ہوگا؟

جواب:۔ شلوار ٹخنوں سے نیچے رکھنا تکبر کی علامت ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت سختی کے ساتھ اس سے منع فرمایا ہے۔^(۴) اس لئے اگر پا جامہ، شلوار ٹخنوں سے نیچے ہو تو نماز سے پہلے اسے اوپر کر لینا چاہئے، اور پینٹ کے اوپر اگر کرتا نہ ہو تو اس میں نماز مکروہ ہے،^(۵) اور اگر اس کے پائینچے ٹخنوں سے نیچے ہوں تو مکروہ در مکروہ اور ”ظلمات بعضها فوق بعض“ کا مصداق ہے۔

گھاس کی ٹوپی اور تہبند میں نماز پڑھنا

سوال:۔ ہمارے امام صاحب نے مسجد میں ”گھاس کی ٹوپی“ جو عام طور پر مساجد میں ہوتی ہیں، ان سے نماز پڑھنے کو مکروہ قرار دیا ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ اس کو ہم کسی اور جگہ نہیں پہنتے، اس لئے مسجد میں بھی کیوں نہیں؟ اور جب ان سے کہا گیا کہ

- (۱) وكذا يكره أن يصلي في ثياب البذلة أو في ثياب المهمة . إلخ. (حلی کبیر ص ۳۴۹، طبع سہیل اکیڈمی)۔
- (۲) أن ريد بس خالد الحنفي أرسله إلى أبي جهيم يسأله ماذا سمع من رسول الله صلى الله عليه وسلم في المار بين يدي المصلي فقال أبو جهيم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم. لو يعلم المار بين يدي المصلي ماذا عليه لكان أن يقف أربعين خيراً له من أن يمر بين يديه. (أبو داود ج. ۱ ص ۱۰۲، باب ما يهوى عنه من المرور بين يدي المصلي، طبع ایچ ایم سعید)۔
أيضاً: ان المار آثم لقوله عليه السلام: لو علم المار بين يدي المصلي ماذا عليه ورزاً لوقف أربعين. (هداية ج ۱ ص ۱۳۸)۔
- (۳) عن المغيرة بن شعبه قال: رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يمسح على الحفين على ظاهرهما. (مشكوة ص ۵۴)۔
- (۴) وعن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من حرّ ثوبه حياء لم ينظر الله إليه يوم القيامة. فقال أبو بكر: يا رسول الله إزارى يستر عني ألا أن أتعاهده؟ فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم إنك لست ممن يفعله حياء. رواه البخاري. (مشكوة ص ۳۷۶، كتاب اللباس، الفصل الثالث)۔
- (۵) ويكره أن يصلي في إزار واحد أو في سراويل فقط . إلخ. (حلی کبیر ص ۳۴۸)، أيضاً وان صلي في إزار واحد يجوز ويكره. (عالمگیری ج ۱ ص ۵۹، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة)۔

تہبند پہن رہی تو کہیں نہیں جاتے، پھر نماز میں تہبند پہن کر پڑھتے ہیں اس کا وہ کوئی معقول جواب نہ دے سکے۔ آپ اس سلسلے میں صحیح بات بتائیں کہ آیا ”تہبند پہن کر نماز پڑھنا واقعی مکروہ ہے؟“

جواب: ایک لحاظ سے امام صاحب صحیح فرماتے ہیں، نماز میں لباس ایسا ہونا چاہئے جس کو شرفاء کی مجلس میں پہن کر جاسکے، مگر ہمارے ہاں رواج ننگے سر چلنے پھرنے اور منھوں میں جانے کا ہے، یہ رواج مغربی معاشرت کا ہے جو شرعاً غلط ہے، اس لئے ننگے سر نماز پڑھنے کے بجائے مسجد والی ٹوپی بھی غیبت ہے۔ تہبند میں نماز مکروہ نہیں، بلکہ سنت سے ثابت ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ لنگی استعمال فرماتے تھے اور لنگی پہن کر آدمی شرفاء کی مجلس میں بھی جاسکتا ہے۔^(۱)

نماز میں چٹائی کی ٹوپی پہننا

سوال: ... عام طور پر مسجدوں میں جو چٹائی کی بنی ہوئی ٹوپیاں ہوتی ہیں جسے لوگ صرف نماز کے وقت اپنے سر پر رکھ دیتے ہیں، جن میں بعض بہت ہی پھٹی ہوئی اور کٹریں چلی ہوئی ہیں، اور کسی کے سر پر چھوٹی تو کسی کے سر پر بڑی رہتی ہیں، جسے پہن کر آدمی کارٹون معلوم ہوتا ہے، اور جس کے پہننے سے زینت کا کوئی پہلو نمایاں نہیں ہوتا اور لوگ نماز کے بعد اپنے سر پر ایک منٹ کے لئے بھی رکھنا گوارا نہیں کرتے اور کوئی بھی اسے پہن کر بازار وغیرہ یا کسی بڑے آدمی کے پاس جاتے ہوئے شرم محسوس کرتا ہے، ایسی حقیر ٹوپی پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ... ایسا لباس پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے جس کو آدمی عام مجمع میں نہ پہن سکے،^(۲) اور چٹائی کی ٹوپیاں تو بعض وقت واقعی آدمی کا حلیہ بگاڑ دیتی ہیں۔ دراصل ہمارے معاشرے میں ننگے سر پھرنے کا رواج سب خرابیوں کی جڑ ہے، مسلمان کو کسی حالت میں بھی ننگے سر نہیں پھرنا چاہئے، مگر انگریزوں نے معون تہذیب نے مردوں کو تو سر برہنہ کیا ہی تھا، عورتوں کو بھی ننگے سر کر دیا، اور یہ عمل دراصل ”تنب انسانیت“ ہے، اللہ تعالیٰ ہمارے بھائیوں کو عقل و ایمان عطا فرمائے۔

ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے

سوال: ... اکثر دیکھا گیا ہے کہ بغیر ٹوپی یا زرومال کے لوگ نماز ادا کرتے ہیں، کیا ننگے سر نماز کا ہو جانا ممکن ہے؟

جواب: ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ٹوپی یا عمامہ پہن کر نماز ادا فرماتے تھے۔^(۳)

(۱) ویکرہ (أن یصلی حاسراً) أي حال کوبہ کاشفاً (رأسه نکاسلاً) إلح۔ (حلی کبیر ص ۳۴۸)۔

(۲) عن أنس بردة قال أخرجت إلینا عائشة کساء ملتبذاً واراناً علیطاً فقالت قبض رسول الله صلی الله علیه وسلم فی هذین متفق علیہ۔ (مشکوٰۃ ص: ۳۷۳، کتاب اللباس، الفصل الأول)۔

(۳) وكذا یكره أن یصلی فی ثیاب الدلۃ أو فی ثیاب المہۃ . وہی الخدمة والعمل تكمیلاً لرعاية الأدب فی الوقوف بین یدیه تعالیٰ بما أمكن من تحمیل الصاهر والبائن وفی قوله تعالیٰ خذوا زینتكم عند كلی مسجداً إشارة إلی ذلك۔ (حلی کبیر ص ۳۴۹، كراهیة الصلاة، سہیل اکیڈمی لاہور، عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۶)۔

(۴) ویکرہ أن یصلی حاسراً أي حال کوبہ کاشفاً رأسه نکاسلاً۔ (حلی کبیر ص ۳۴۸)۔

نماز پڑھتے ہوئے سر پر ٹوپی رکھیں یا پگڑی باندھیں؟

سوال: نماز پڑھتے ہوئے سر پر ٹوپی رکھیں یا پگڑی باندھیں؟ کون سا عمل افضل ہے؟

جواب: ٹوپی جائز ہے، اور دستار افضل ہے۔^(۱)

ننگے سر نماز پڑھنے والے کے سر پر ٹوپی رکھنا

سوال: نمازی اگر بھولے سے سر پر ٹوپی نہ رکھ سکے یا ٹوپی سر پر سے گر جائے تو کوئی دوسرا شخص دوران نماز اس کے سر پر

ٹوپی رکھ سکتا ہے؟

جواب: کوئی حرج نہیں۔

بغیر ٹوپی کے نماز پڑھنا

سوال: نماز پڑھتے وقت سر پر ٹوپی پہننا ضروری ہے یا نہیں؟ جب آدمی سفر میں ہو تو اس صورت میں کیا کرنا چاہئے؟

جواب: ٹوپی پہن کر نماز پڑھنا سنت ہے۔ اگر غروغیرہ میں ٹوپی وغیرہ نہ ہو تو بغیر ٹوپی کے نماز ادا ہو جائے گی۔

ٹوپی یا زرومال کے بغیر نماز ادا کرنا

سوال: کیا مجبوری کی حالت میں ٹوپی یا زرومال نہ ہونے کی صورت میں نماز پڑھی جاسکتی ہے یا بعد میں بغیر جماعت کے

نماز پڑھنا بہتر ہے؟ اور اگر جمعہ کی نماز ہو جو کہ بغیر جماعت کے نہیں پڑھی جاسکتی؟

جواب: یہ مجبوری میری سمجھ میں نہیں آتی، مسلمان کے لئے تو ننگے سر بازار میں پھرنا ہی صحیح نہیں۔ ننگے سر بازاروں میں

گھومنا، یہ انگریز ملعون کی سنت ہے...

چشمہ لگا کر نماز کی ادائیگی کیسی ہے؟

سوال: عینک لگا کر نماز پڑھنا یا نماز پڑھنا شرعی طور پر درست ہے؟ بعض اوقات اس سے یہ خدشہ رہتا ہے کہ نہ معلوم

پیشانی اور ناک ٹھیک طور پر زمین سے لگتی ہے یا نہیں؟ ایسی صورت میں کیا چشمہ اتار کر نماز پڑھنا ضروری ہوگا؟

جواب: اگر نظر کا چشمہ ہے اور اس کے بغیر زمین وغیرہ اچھی طرح نظر نہیں آتی ہے، تو چشمہ اتارے بغیر نماز پڑھی جائے

تو اچھا ہے، اور اگر چشمے کے بغیر سجدے کی جگہ وغیرہ دیکھنے میں دقت نہیں ہوتی یا نظر کا چشمہ نہیں ہے تو اتار دینا بہتر ہے۔ تاہم چشمہ

لگا کر نماز ادا کرنے سے بھی نماز ادا ہو جاتی ہے، اس سے نماز میں کوئی خلل واقع نہ ہوگا، البتہ چشمہ لگانے کی صورت میں اگر سجدہ صحیح طور

پر نہیں ہوتا، ناک یا پیشانی زمین پر نہیں لگتی تو چشمہ اتار دینا ضروری ہے۔ بہر حال چشمہ لگا کر نماز پڑھنے میں اگر سجدے وغیرہ میں خلل

(۱) تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: مرقاة المفاتیح ج ۸ ص ۲۵۰، کتاب اللباس، اور حلی کبیر ص ۳۰۳ کراہیۃ الصلاة۔

واقع نہیں ہوتا ہو تو نماز صحیح اور درست ہے، البتہ سجدے کی جگہ چشمے کے بغیر نظر آنے کی صورت میں اتار دینا اولیٰ و افضل ہے۔^(۱)

چشمہ پہن کر نماز ادا کرنا

سوال: کیا چشمہ پہن کر نماز پڑھنا درست ہے؟ چاہے وہ دھوپ ہی کا کیوں نہ ہو؟
جواب: نماز میں چشمہ اتار دینا چاہئے، تاہم اگر سجدہ صحیح طور پر ادا ہو سکے تو نماز ہو جائے گی۔

جانوروں کے ڈیزائن والے کپڑوں میں نماز

سوال: کیا ایسے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے جس پر کسی پرندے یا جانور کا ڈیزائن بنا ہو؟
جواب: نماز مکروہ ہوگی، تصویر والے کپڑوں میں ہرگز نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔^(۲)

جانور کی کھال پہن کر نماز پڑھنا

سوال: ہمارے علاقے میں بھیڑ یا بکری کی کھال کو بہت سی بیماریوں کے لئے شفا کا ذریعہ بتایا جاتا ہے، یعنی جس وقت جانور سے نکالی جائے، اس وقت وہ کھال پہن لی جائے۔ کیا اس کھال میں ایک آدمی نماز پڑھ سکتا ہے؟ کیا اس کھال میں وہ شخص امامت کر سکتا ہے؟

جواب: کھال اگر مذبوح جانور کی ہو یا اس کی دباغت کر لی جائے تو اس میں نماز جائز ہے۔^(۳)

انڈرویئر کے ساتھ نماز

سوال: شلوار یا پاجامہ کے نیچے انڈرویئر یا جاگیہ پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟
جواب: اگر پاک ہو تو جائز ہے۔^(۴)

جوتوں سمیت نماز پڑھنا

سوال: سعید بن یزید از دی نے خبر دی کہا میں نے انس بن مالکؓ سے پوچھا: کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جوتیاں پہن کر نماز پڑھتے تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں! ابن بطال نے کہا کہ: جوتے پاک ہوں تو ان میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ میں کہتا ہوں مستحب ہے، کیونکہ ابوداؤد اور حاکم کی حدیث میں ہے کہ یہودیوں کے خلاف کرو، وہ جوتوں اور موزوں میں نماز نہیں پڑھتے اور حضرت عمرؓ نماز

(۱) و کمال السنۃ فی السجود وضع الجہۃ والأنف جمیعاً ولو وضع أحدهما فقط إن کان من عذر لا یکرہ۔ (عالمگیری ج ۱ ص: ۷۰، الباب الرابع فی صفۃ الصلاۃ)۔

(۲) (ولو لبس ثوباً فیہ تصاویر یکرہ) لانه یشبه حامل الصنم والصلاۃ جائزۃ فی جمیع ذلک لاستجماع شرائطہا وتعاد علی وجہ غیر مکروہ وهو الحکم فی کل صلوۃ أدیت مع الکراہۃ۔ (ہدایۃ ج: ۱ ص: ۱۲۲)۔

(۳) و کل اہاب دبغ فقط طہر وجازت الصلوۃ فیہ... الخ۔ (ہدایۃ ج: ۱ ص: ۲۴)۔

(۴) تطہیر الجاسۃ من بدن المصلی وثوبہ والمکان الذی یصلی فیہ واجب... الخ۔ (عالمگیری ج ۱ ص: ۵۸)۔

میں جوتے اتارنا مکروہ جانتے تھے، اس کے متعلق وضاحت فرمائیں۔

شوکانی نے کہا: صحیح اور قوی مذہب یہی ہے کہ جوتیاں پہن کر نماز پڑھنا مستحب ہے، اور جوتیوں میں اگر نجاست ہو تو زمین پر رگڑ دینے سے پاک ہو جاتی ہیں۔ خواہ کسی قسم کی نجاست ہو، خشک جرم دار ہو یا بے جرم۔ اس میں جرم دار سے کیا مراد ہے؟

جواب: ... جوتوں میں نماز پڑھنا جائز ہے، بشرطیکہ وہ پاک ہوں، تاہم اس میں چند امور قابل لحاظ ہیں:

اول: ... سجدے میں انگلیوں کا زمین سے لگنا ضروری ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جس وضع کے جوتے (نعل، چپل) پہنے جاتے تھے وہ زمین پر انگلیوں کے لگنے سے مانع نہیں تھے۔ اگر کسی نے اسی وضع کے جوتے پہن رکھے ہوں تو ان کے اندر نماز پڑھنے میں کوئی اشکال نہیں، لیکن اگر جوتے بند اور سخت ہوں جو انگلیوں کے زمین پر لگنے سے مانع ہوں تو ان کو پہن کر نماز پڑھنا مکمل اشکال ہے۔

دوم: ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجد کا فرش پختہ نہیں تھا، بلکہ کچے فرش پر تختیاں تھیں، اس لئے وہ حضرات جوتے سمیت اس فرش پر چلتے تھے اور اس کو عرف میں بے ادبی نہیں سمجھا جاتا، جیسا کہ اب بھی جو مسجد زیر تعمیر ہو، اس کے کچے فرش پر جوتوں سمیت چلنے کا معمول ہے، برعکس اس کے آج کل مساجد کے فرش پختہ ہیں اور ان پر دری، قالین وغیرہ کا فرش رہتا ہے، اور ایسے فرش کو جوتوں سے روندنا عرفاً سوہ ادب شمار کیا جاتا ہے، اسی کے ساتھ یہ اضافہ بھی کر لیا جائے کہ مدینہ طیبہ کی پاک گلیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں خشک اور پاک ہوتی تھیں، ان پر چلنے سے جوتے آلودہ نجاست نہیں ہوتے تھے، اس کے برعکس آج کی گلیوں اور بازاروں میں جوتوں کا پاک رہنا از بس مشکل ہے، اس لئے آج کل مسجد میں ایسے جوتے پہن کر آنا، انہی جوتوں سے قالین اور فرش کو روندتے ہوئے گزرنا، اور پھر انہی آلودہ جوتوں میں نماز ادا کرنا یا اس کی اجازت دینا مشکل ہے۔

سوم: ... جیسا کہ سوال میں ذکر کیا گیا ہے کہ جوتوں میں نماز پڑھنے کا حکم یہود کی مخالفت کے لئے دیا گیا تھا،^(۳) گویا جوتوں میں نماز پڑھنا بذات خود کوئی نیک کام نہیں، لیکن اپنے مقصد یعنی یہود کی مخالفت کی وجہ سے اس کو مستحب قرار دیا گیا۔ آج یہود کا جوتے اتارنا یا نہ اتارنا تو کسی کو معلوم بھی نہیں، لیکن نصرانیوں کا بوٹوں سمیت عبادت گاہوں کو روندنا سب کو معلوم ہے، پس جس طرح مخالفت یہود کی بنا پر یہ فعل مستحب تھا، آج انگریزوں کی موافقت و تقلید کی بنا پر یہ فعل مکروہ ہونا چاہئے۔

چہارم: ... علامہ شوکانی نے جوتوں میں نماز پڑھنے کو مستحب کہا ہے، حدیث شریف کے پیش نظر ہمارے نزدیک بھی مستحب

(۱) عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال: بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي بأصحابه إذ خلع نعليه فوضعهما عن يساره فلما رأى ذلك القوم، ألقوا نعالهم، فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاته قال: ما حملكم على القائلين بآلکم؟ قالوا رأيناك... إذا جاء أحدكم المسجد فلينظر فإن رأى في نعليه قدراً فليمسحه وليصل بها. (مشکوٰۃ ج: ۱ ص: ۷۳، باب الستر، کتاب الصلاة).

(۲) ومنها السجور بجهته وقدميه ووضع أصابع واحدة منهما شرط. (قوله وقدميه) يجب إسقاطه، لأن وضع أصبع واحدة منهما يكفى كما ذكره بعد ح. وأفاد أنه لو لم يصع شيئاً من القدمين لم يصح السجور. (شامی ج ۱ ص ۴۷۷).

(۳) عن شداد بن أوس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: حالفوا اليهود، فإنهم لا يصلون في نعالهم ولا خفافهم. رواه ابو داود. (مشکوٰۃ ج: ۱ ص: ۷۳، باب الستر).

ہے، بشرطیکہ مذکورہ بالا امور کو ملحوظ رکھا جائے، ورنہ یہی فعل مکروہ ہوگا، چنانچہ بعض اکابر (صحابہ و تابعین و ائمہ دین) نے ان شرائط کے بغیر مکروہ قرار دیا ہے، ان اقوال کی تفصیل شیخ کوثری کے مقالات (صفحہ: ۷۰ و ۷۱ بعد پر) دیکھ لی جائے۔

پنجم: ... جو توں کو اگر نجاست لگ جائے وہ جسم دان ہو اور خشک ہو جائے تو رگڑنے سے پاک ہو جائیں گے، لیکن اگر نجاست جسم دار نہ ہو جیسے شراب اور پیشاب یا جسم دان تو ہو مگر خشک نہ ہو بلکہ تر ہو، صرف رگڑنے سے جوتے پاک نہیں ہوں گے، کیونکہ اس صورت میں رگڑنے سے نجاست زائل نہیں ہوتی، اس لئے علامہ شوکانی کا یہ کہنا کہ رگڑنے سے ہر نجاست پاک ہو جاتی ہے، عقل و نقل دونوں کے خلاف ہے۔

ناپاک کپڑوں سے نماز پڑھنا

سوال: ... ایک دن عصر کے وقت میں گھر میں بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں ہمارے محلے کی مسجد کی تبلیغی جماعت نے آکر دستک دی، میں باہر آیا تو جماعت کے ایک رکن نے مجھ سے کہا کہ آپ ہمارے ساتھ مسجد میں چلیں، وہاں اللہ و رسول کی باتیں ہو رہی ہیں، ان کو سنیں گے، مجھ سے انکار نہ ہو سکا، اور میں ان کے ساتھ چل دیا، لیکن چند قدم بعد ہی مجھے خیال آیا کہ میرے کپڑے ناپاک ہیں، بہت کوشش کی کہ مسجد میں جانے سے پہلے مولانا صاحب سے کہہ دوں، لیکن ہمت جواب دے گئی، اور میں اللہ کا نام لے کر مسجد میں داخل ہو گیا، جا کر وضو کیا اور عصر کے چار فرض ادا کئے، اور پھر سب لوگوں کے ساتھ مولانا صاحب کی باتیں سننے لگا، کچھ دیر بعد مغرب کا وقت ہو گیا تو نماز ادا کی اور پھر نماز کے بعد دوسرے مولانا کا وعظ سنا اور پھر نماز کے تقریباً آدھے گھنٹے بعد میں سب کے ساتھ دعا مانگ کر گھر واپس آ گیا۔ برائے مہربانی یہ فرمائیں کہ ایسے وقت پر کیا کرنا چاہئے؟ اور میں نے جو یہ وقت وہاں گزارا ہے، کیا میں نے اچھا کیا؟ اور اگر میں نے ایسی حالت میں وہاں جا کر غلطی کی ہے تو اس کی تلافی کس طرح ممکن ہے؟

جواب: ... ناپاک کپڑوں میں نماز نہیں ہوئی، آپ کو پاک کپڑے پہن کر مسجد میں جانا چاہئے تھا، اور کپڑے تبدیل کرنے کی اجازت لینے میں کوئی دشواری نہیں تھی، بہر حال اب ان نمازوں کو لوٹا لیجئے اور اللہ تعالیٰ سے اس غلطی پر استغفار بھی کیجئے۔^(۱)

بالکل مجبوری میں ناپاک کپڑوں میں نماز پڑھنے کی اجازت

سوال: ... انسان ایسی جگہ پر موجود ہے کہ جہاں پانی بالکل نہیں ملتا، نماز وغیرہ تیمم سے پڑھی جاتی ہے، تو اس جگہ انسان کو احتلام ہو جاتا ہے، اس کے پاس پہنے ہوئے کپڑے کے علاوہ اور کپڑے نہیں ہیں، تیمم سے انسان تو پاک ہو جاتا ہے، اب اس جگہ پر جہاں کپڑا دھونے کے لئے پانی نہیں ملتا، کیا کیا جائے؟

(۱) ومنها الحت والدلك الخف اذا اصابته النجاسة ان كانت متجسدة كالعدرة والروث والمنى يطهر بالحت اذا يبت وان كانت رطبة في ظاهر الرواية لا يطهر الا بالغسل الخ. (عالمگیری ج ۱ ص ۴۴، الفصل الأول في تطهير الانجاس)۔

(۲) تطهير النجاسة من بدن المصلى وثوبه واجب الخ. (عالمگیری ج ۱ ص ۵۸)۔

جواب:۔۔۔ چند مسئلے سمجھ لیجئے!

اول:۔۔۔ مرد کا ستر ناف سے لے کر گھٹنوں تک ہے،^(۱) جس کا چھپانا مرد کے لئے نماز میں فرض ہے،^(۲) پس اگر لنگی یا پاجامہ ناپاک ہو گیا، مگر کرتہ، قمیص یا کوئی اور کپڑا موجود ہے جس سے اتنا ستر چھپایا جاسکتا ہے جو اوپر لکھا گیا ہے تو لنگی یا پاجامہ اتار کر اس پاک کپڑے سے ستر چھپائے اور اس سے نماز پڑھے، ایسی صورت میں ناپاک لنگی اور پاجامہ میں نماز جائز نہیں۔^(۳)

دوم:۔۔۔ اور اگر بقدر فرض ستر چھپانے کے لئے بھی کوئی پاک کپڑا نہیں، اور ناپاک کپڑے کو پاک کرنے کی بھی کوئی صورت نہیں، تو اس کی تین صورتیں ہیں:

۱:۔۔۔ وہ کپڑا ایک چوتھائی یا اس سے زیادہ پاک ہے، اس صورت میں اس ناپاک کپڑے میں ہی نماز پڑھنا ضروری ہے، برہنہ پڑھنے کی اجازت نہیں۔^(۴)

۲:۔۔۔ وہ کپڑا پورے کا پورا ناپاک ہے، اس صورت میں اختیار ہے کہ کپڑا پہن کر نماز پڑھے یا برہنہ نماز پڑھے، لیکن اگر برہنہ نماز پڑھے تو بیٹھ کر پڑھے اور رکوع و سجدہ کے بجائے اشارہ کرے۔^(۵)

۳:۔۔۔ وہ کپڑا چوتھائی سے کم پاک ہے تو اس صورت میں بھی اختیار ہے، چاہے کپڑا پہن کر نماز پڑھے یا کپڑا اتار کر بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھے۔^(۶)

کپڑے ناپاک ہوں تو نیت صاف ہونے کے باوجود نماز درست نہیں

سوال:۔۔۔ میرے کپڑے ناپاک تھے، اور میری نیت صاف تھی، تو میں نے نماز ادا کی، تو میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ میری نماز ہوگئی یا نہیں؟

جواب:۔۔۔ نماز کے لئے صرف نیت کا صاف ہونا کافی نہیں، کپڑے پاک ہونا بھی ضروری ہے،^(۸) اس لئے آپ کی نماز نہیں

(۱) العورة للرجل من تحت الشرة حتى تجاوز ركبته... إلخ۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۸)۔

(۲) ستر العورة شرط لصحة الصلاة إذا قدر عليه... إلخ۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۸)۔

(۳) تطهير النجاسة من بدن المصلي وثوبه..... واجب... إلخ۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۸)۔

(۴) وإن كان ربه طاهرًا وثلاثة أرباعه نجسًا لم تجز الصلاة عريانًا... إلخ۔ (حلبی کبیر ص: ۱۹۷، أيضًا عالمگیری ج: ۱ ص: ۶۰)۔

(۵) وإن كان أقل من ربه طاهرًا أو كله نجسًا خیر بین أن یصلی عاریًا قاعدًا یا یماء و بین أن یصلی فیہ قائمًا برکوع و سجود و هو أفضل، کذا فی الکافی۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۶۰)۔

(۶) وإن صلی عریانًا لعدم الثوب أو لنجاسة فإنه یصلی قاعدًا یؤمی بالركوع والسجود یماء برأسه... إلخ۔ (حلبی کبیر ص: ۱۹۹)۔

(۷) إن كان أقل من ربع الثوب طاهرًا فهو بالخيار..... إن شاء صلی به وإن شاء صلی عریانًا... إلخ۔ (حلبی کبیر ص: ۱۹۷)۔

(۸) أيضًا حوالہ نمبر ۳ ملاحظہ ہو۔

ہوئی۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی شخص کسی اعلیٰ افسر کے دربار میں کپڑوں کو گندگی لگا کر لے جائے اور یہ کہے کہ میرے کپڑوں کو تو خیر گندگی لگی ہوئی ہے اور ان سے بدبو آتی ہے اور تعفن بھی اٹھتا ہے، مگر میری نیت بالکل صاف ہے اور میں بڑی صاف نیتی سے یہ کپڑے پہن کر آپ کے دربار میں حاضر ہوا ہوں، تو ظاہر ہے کہ اس شخص کو یا تو پاگل قرار دیا جائے گا، یا بے ادب اور گستاخ۔ اس مثال سے آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ جب شریعت مطہرہ نے بارگاہِ الہی کی حاضری (نماز) کے لئے بدن کا، کپڑوں کا اور جگہ کا پاک ہونا شرط ٹھہرایا ہے تو اگر کوئی شخص شریعت کے اس حکم کی خلاف ورزی کر کے اپنی نیت کے صاف ہونے کا حوالہ دے تو اس کو بھی یا تو دیوانہ کہا جائے گا یا گستاخ۔ الغرض! ناپاک کپڑوں میں آپ نے جو نماز پڑھی، وہ نہیں ہوئی۔ اس کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔^(۱)

ناپاک کپڑوں میں وضو کر کے پاک کپڑوں میں نماز پڑھنا

سوال: ... اگر کوئی شخص ناپاک کپڑوں میں وضو کرے اور پھر پاک کپڑے پہن کر نماز پڑھ لے تو کیا یہ وضو اور نماز درست ہوئی؟

جواب: ... درست ہے، بشرطیکہ کپڑوں کی نجاست بدن کو نہ لگے، مثلاً: ناپاک کپڑا خشک ہو۔

ناپاک کپڑوں میں بھول کر نماز پڑھ لینا

سوال: ... بدن یا کپڑے پر ناپاکی لگ گئی، نماز کے وقت بھول کر نماز پڑھ لی تو کیا وہ نماز پھر لوٹانی پڑے گی؟

جواب: ... اگر ناپاکی کا وزن ساڑھے تین ماشے تھا یا اگر نجاست سیال تھی تو اس کا پھیلاؤ ایک روپے کے برابر تھا، تو نماز ہو گئی لوٹانے کی ضرورت نہیں، اگر اس سے زیادہ تھا تو نماز لوٹانا ہوگی۔^(۲)

بھٹکی کے دھوئے ہوئے کپڑوں میں نماز

سوال: ... اگر بھٹکی بھٹکن کپڑے دھو کر لائے تو ان میں نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: ... بھٹکی یا بھٹکن کے دھونے سے تو کپڑے ناپاک نہیں ہوتے، اس لئے ان میں نماز درست ہے۔

چوری کے کپڑے پہن کر نماز ادا کرنا

سوال: ... جناب مفتی صاحب! اگر ایک شخص کوئی کپڑا چوری کرتا ہے اور پھر اس کپڑے کو کسی دوسرے کے کپڑے سے تبدیل کر لیتا ہے، اگر وہ قمیص کے بدلے قمیص کسی دوسرے شخص سے لیتا ہے، تو کیا اس تبدیل شدہ کپڑے کو پہن کر نماز ادا ہو جائے گی؟

جواب: ... جس طرح چوری کی چیز بیچنے سے اس کے پیسے حلال نہیں ہو جاتے، اسی طرح کپڑے سے کپڑا تبدیل کر لیا

(۱) وأشار باشتراطه طهارة الثوب إلى أنه لو حمل نجاسة مانعه فإن صلوته باطلة... إلخ۔ (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۲۸۱)۔

(۲) وقدر الدرهم وما دونه من النجس المفلط..... جازت الصلوة معه وإن زاد لم تجز... إلخ۔ (هداية ج: ۱ ص: ۵۸، عالمگیری ج: ۱ ص: ۴۵)۔

جائے تو وہ بھی حلال نہیں ہوگا، اور چوری کے کپڑے میں نماز مکروہ ہے۔^(۱)

وضو نہ ہونے کے باوجود نماز پڑھتا رہا تو کیا کفارہ ہوگا؟

سوال:.... میں نے شہر کی ایک چھوٹی سی مسجد میں امام کے پیچھے نماز پڑھی، میں اگلی صف میں تھا، قیام کی حالت میں جب امام صاحب ”ولا الضالین“ تک پہنچے تو مجھے یاد آیا کہ میرا وضو نہیں ہے، اور مجھے اس بات کا بھی علم ہے کہ بغیر وضو کے سجدہ کرنا سخت گناہ ہے، اور مسجد چھوٹی سی ہے، اس کی صفیں بازار کی سڑک تک پہنچ جاتی ہیں، اور میرے لئے وہاں سے نکلنا بہت دشوار تھا، کیونکہ میں اگلی صف میں تھا، میں نے بغیر وضو کے امام کے پیچھے نماز پڑھ لی ہے اور سلام پھیرنے کے بعد دوبارہ وضو کر کے نماز ادا کی۔ مسئلہ دریافت طلب یہ ہے کہ بغیر وضو کے نماز پڑھنا کتنا گناہ ہے؟ اور آئندہ کے لئے کیا کرنا چاہئے؟ میں اس گناہ کا کیا کفارہ ادا کروں؟

جواب:.... وضو، نماز کے لئے شرط ہے، بغیر وضو کے نماز پڑھنا سخت گناہ ہے، آپ نے نماز دہرائی، اس لئے آپ کی نماز تو ہوگئی، بغیر وضو کے نماز پڑھنا سخت گناہ ہے، اگر مسجد سے نکلنے کا موقع نہ ہو تو سلام پھیر کر اسی جگہ بیٹھ جانا چاہئے، اور آپ نے جو بغیر وضو کے نماز پڑھی اس کا کفارہ توبہ و استغفار ہے۔^(۲)

اگر ناپاک آدمی نے نماز پڑھ لی تو....

سوال:.... اگر خواب میں شب کو کپڑے ناپاک ہو جائیں اور کسی شخص کو صبح اس کی خبر نہ ہو اور وہ نماز بھی پڑھ لے اور ساتھ ہی قرآن شریف بھی پڑھ لے، تو بتائیں کہ کیا اس نماز اور تلاوت کا کوئی کفارہ ادا کرنا پڑے گا؟

جواب:.... اس کی نماز اور تلاوت کا عدم ہے،^(۳) دوبارہ پڑھے، یہی کفارہ ہے کہ اس غلطی پر استغفار کرے۔

ناپاکی کی حالت میں پہنے ہوئے کپڑوں سے نماز کا حکم

سوال:.... ناپاکی کی حالت میں ہم پاک کپڑے پہنیں اور پاک ہونے کے بعد وہی کپڑے (بغیر دھوئے) پہن کر نماز پڑھی جاسکتی ہے یا نہیں؟

جواب:.... اگر ان پر کوئی نجاست نہیں، تو ان میں نماز جائز ہے۔

(۱) (فرع) تکرہ الصلاة فی الثوب المغمس وان لم یجد غیرہ لعدم جواز الانتفاع بملک الغیر قبل الاذن۔ (حاشیة الطحطاوی ص: ۱۹۷، فصل فی المکروهات، طبع میر محمد کتب خانہ)۔

(۲) عن ابي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا تقبل صلوة من أحدث حتى يتوضأ۔ رواه مسلم۔ (مشکوٰۃ ص: ۴۰)۔

(۳) تطهير النجاسة من بدن المصلي وثوبه والمكان الذي يصلي عليه واجب... إلخ۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۸)۔ أيضًا، يجب على المصلي أن يقدم الطهارة من الأحداث والنجاس على ما قدمناه قال الله تعالى: وثيابك فطهر، وقال الله تعالى: وإن كنتم جنبًا فاطهروا۔ (هداية ج: ۱ ص: ۹۲ باب شروط الصلوة التي تقدمها)۔

پیشاب پاخانے کے تقاضے کے ساتھ نماز پڑھنا

سوال: ... اگر کوئی شخص اکیلا نماز پڑھ رہا ہو، نماز کے دوران اسے پیشاب کی ضرورت محسوس ہو یا پیٹ میں شدید درد ہو، جس کی وجہ سے بیٹرین جانے کی ضرورت محسوس ہو، کیا ایسی صورت میں نماز ختم کر کے رفع حاجت سے فارغ ہو، یعنی نماز چھوڑ کر جاسکتا ہے؟ پوچھنے کا مقصد یہ ہے کہ برداشت کر کے نماز پوری کر لی جائے تو نماز ہو جائے گی؟

جواب: ... اگر پیشاب پاخانے کا تقاضا شدت سے ہو تو نماز چھوڑ دینی چاہئے، ایسی حالت میں نماز مکروہ تحریمی^(۱) ہے اور اس کا لوٹنا ضروری ہے۔^(۲)

بڑھے ہوئے ناخنوں کے ساتھ نماز

سوال: ... اگر صرف ناخن بڑھائے جائیں اور نماز پڑھ لی جائے تو اس سے نماز میں کوئی خرابی ہوگی یا نہیں؟

جواب: ... ناخن بڑھانا مکروہ اور خلاف فطرت ہے،^(۳) نماز کا حکم یہ ہے کہ اگر ناخنوں کے اندر کوئی ایسی چیز جم جائے جس کی وجہ سے پانی اندر نہ پہنچ سکے تو نہ وضو ہوگا اور نہ نماز ہوگی، اور اگر ناخن اندر سے بالکل صاف ہوں تو نماز صحیح ہے،^(۴) ناخن بڑھانے کا رواج مسلمانوں میں نہ جانے کس کی تقلید سے آیا ہے، مگر یہ رواج ہے بہت ہی قابل نفرت!...

بڑے ناخن کے ساتھ نماز ادا کرنا

سوال: ... کیا واقعی ناخن بڑھانا سخت گناہ ہے؟ لیکن ”اخبار جہاں“ اور دوسرے اخبارات میں گناہ کی بات نہیں لکھی، بس یہ کہا ہے کہ مکروہ ہے۔ ناخن بڑھا کر نماز پڑھی جاسکتی ہے؟ اتنے زیادہ ناخن نہ بڑھے ہوں، بس درمیانے ہوں؟

جواب: ... مکروہ سے مراد ”مکروہ تحریمی“ ہے، جو عملاً حرام ہوتا ہے۔^(۵) اسی کو ناجائز کہتے ہیں۔ آج کل جو عورتیں درندوں جیسے ناخن رکھتی ہیں، ان کے حرام ہونے پر کیا شبہ ہے؟ ان ناخنوں پر غلاظت بھی لگتی ہوگی، جراثیم بھی پیدا ہوتے ہوں گے، افسوس ہے کہ مغربی معاشرت کی تقلید کی وجہ سے مسلمانوں کو ایسی موٹی بات بھی سمجھ میں نہیں آتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ناخن تراشنے کو

(۱) ولی اثرب عبد اللہ بن ارقم قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: إذا وجد أحدکم الغائط فلیبدأ بہ قبل الصلاة۔ (نسائی ص ۱۳۷)، أيضًا ویکرہ (أن یدخل فی الصلوة وقد أدخله غائط وبول) لقوله علیہ الصلوۃ والسلام لا صلوة بحصرۃ الطعام ولا وهو یدافعه الأخبثان۔ متفق علیہ... الخ۔ (حلی کبیر ص ۳۶۶)۔

(۲) کل صلاة أدیت مع کراهة التحريم تجب إعادتها۔ وفي الشرح: الظاهر أنه يشمل نحو مدافعة الأخبثین مما لم یوجب سجود أصلا۔ (شامی ج: ۱ ص: ۴۵۷، مطلب کل صلاة أدیت مع کراهة التحريم تجب إعادتها)۔

(۳) عن عائشة رضی اللہ عنہا قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: عشر من الفطرة... وقص الأظفار۔ (مشکوٰۃ ص: ۴۴)۔

(۴) وما تحت الأظفار من أعضاء الوضوء حتی لو کان فیہ عجین یجب إیصال الماء إلی ما تحته... الخ۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲)۔

(۵) وعلى المکره تحريمًا وهو ما کان إلی الحرام أقرب... الخ۔ (شامی ج: ۱ ص: ۱۳۱)۔

”فطرت“ فرمایا ہے، اس لئے وحشی جانوروں اور درندوں کی طرح ناخن بڑھانا ”خلاف فطرت“ عمل ہے، جس سے ایک سلیم الفطرت آدمی کو گھن آتی چاہئے۔

کپڑے کی نجاست دھوئیں، لیکن غیر ضروری وہم نہ کریں

سوال: ... میرے چھ بچے ہیں، بڑی بچی آٹھ برس کی ہے، میں نماز پڑھتی ہوں، لیکن کپڑے میرے صاف و پاک نہیں رہ سکتے، جب کوئی پانی کا چھینٹا پڑ جائے تو میں لباس بدل لیتی ہوں، لیکن پھر بھی دل میں شک رہتا ہے، لوگ کہتے ہیں کہ عورت کی نماز ہو جاتی ہے، چاہے لباس کا کوئی کونا بھی پاک ہو۔

جواب: ... کپڑوں کا پاک ہونا نماز کی شرط ہے، ناپاک کپڑوں میں نماز نہیں ہوتی، لیکن اس میں وہم کی حد تک مبالغہ کرنا غلط ہے، اگر یقینی طور پر نجاست لگ جائے تو اسے دھو ڈالئے، اس سے زیادہ وہم ہے۔ اور یہ خیال غلط ہے کہ: ”عورت کی نماز ہو جاتی ہے، چاہے لباس کا کوئی کونا بھی پاک ہو“ لباس کا پاک ہونا جس طرح مرد کے لئے نماز کی شرط ہے، اسی طرح عورت کے لئے بھی شرط ہے۔^(۲)

اندھیرے میں نماز پڑھنا

سوال: ... میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اندھیرے میں نماز ہو جاتی ہے کہ نہیں؟ میری سہیلی کہتی ہے کہ اندھیرے میں نماز ہو جاتی ہے، کیا یہ درست ہے؟

جواب: ... اگر اندھیرے کی وجہ سے قبلہ رخ غلط نہ ہو تو کوئی حرج نہیں، نماز ہو جائے گی۔

نمازی کے سامنے جوتے ہوں تو نماز کا کیا حکم ہے؟

سوال: ... مسجد میں لوگ اکثر اپنے جوتے صفوں کے آگے رکھتے ہیں، اور عموماً جب لوگ سجدہ کرنے ہیں تو آگے جوتے پڑے ہوتے ہیں، ایسی صورت میں نماز ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: ... نماز ہو جاتی ہے، جوتوں پر اگر نجاست لگی ہو تو ان کو صاف کر کے مسجد میں لانا چاہئے۔

چوری کے ڈر سے چپل سامنے رکھ کر نماز پڑھنا

سوال: ... اگر چپل چوری ہو جانے کا ڈر ہو تو کیا اس کو آگے رکھ کر نماز پڑھی جاسکتی ہے؟ جبکہ دوسری کوئی جگہ نہ ہو، یا پھر کسی خاص موقع پر جیسا کہ عید کے دن اکثر لوگ چپلیں یا جوتے آگے رکھ کر نماز پڑھتے ہیں، اس بارے میں کیا حکم ہے؟

(۱) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الفطرة خمس: الختان، والإستحداد، وقص الشارب، وتقليم الأظفار، ونشف الإبط. متفق عليه. (مشکوٰۃ ص: ۳۸۰)۔

(۲) تطهير النجاسة من بدن المصلى وثوبه والمكان الذى يصلى عليه واجب... إلخ. (عالمگیری ص: ۵۸)۔

جواب:۔۔۔ جی ہاں! چپل آگے رکھ کر نماز پڑھنا جائز ہے، بلکہ بہتر ہے کہ اپنے سامنے رکھے تاکہ اس کا دل نماز میں پریشان نہ ہو۔

گھریلو سامان سامنے ہوتے ہوئے نماز پڑھنا

سوال:۔۔۔ ہمارے گھر میں تین کمرے ہیں، تینوں میں سامان ہے، ہم سب گھر والے نماز پڑھتے ہیں تو ہمارے سامنے سامان ہوتا ہے، مثلاً: شوکیس، ٹی وی وغیرہ، لیکن کچھ لوگ کہتے ہیں کہ نماز پڑھتے وقت سامنے کوئی چیز نہیں ہونی چاہئے، صرف دیوار ہو۔ لیکن ہم مجبور ہیں، گھر چھوٹا ہے، میں نے جب سے یہ سنا ہے، بڑی پریشان ہوں۔

جواب:۔۔۔ سامنے سامان ہو تو نماز میں کوئی حرج نہیں، لوگ بالکل غلط کہتے ہیں، البتہ ٹی وی کا گھر میں رکھنا گناہ ہے۔

نماز کے سامنے جلتی آگ ہونا

سوال:۔۔۔ جلتی آگ سامنے ہو تو اس کی طرف نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔۔۔ مکروہ ہے۔^(۱)

لہو و لعب کی جگہ نماز

سوال:۔۔۔ جن کمرے میں ٹی وی، ریڈیو، ٹیپ ریکارڈ یا اس قسم کی موسیقی کی محفلیں ہو رہی ہوں یا نہ ہو رہی ہوں، اور وہ جگہ ان کاموں کے لئے مخصوص ہو تو کیا اس جگہ یعنی کمرے میں نماز پڑھنا، تلاوت قرآن پاک کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔۔۔ جو جگہ لہو و لعب کے لئے مخصوص ہو، وہاں نماز مکروہ ہے،^(۲) عین لہو و لعب کے وقت مکروہ تحریمی، ورنہ تنزیہی ہے۔

مورتیوں کے سامنے نماز

سوال:۔۔۔ پلاسٹک کے کھلونے، ہاتھی، شیر وغیرہ جانوروں کی مورتیوں کی شکل میں ہوتے ہیں، ان کو سامنے رکھ کر ہم نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب:۔۔۔ یہ بت پرستی کے مشابہ ہے، اس لئے جائز نہیں،^(۳) اور ان مورتیوں کی خرید و فروخت بھی ناجائز ہے۔^(۴)

(۱) ومن توجه فی صلاتہ الی تنور فیہ نار تنوقد أو کانون فیہ نار یکرہ... إلخ۔ (عالمگیری ج ۱ ص: ۱۰۸)۔

(۲) تکرہ فی أماكن کفر و کعبہ و فی طریق و مزبلة و معزرة و مقبرة و مفتسل و حمام و بطن واد و معاطن ابل و غم۔ إلخ۔ (الدر المختار مع الرد ج: ۱ ص: ۳۷۹)، ایضاً مطلب تکرہ الصلاة فی الكنيسة تنبيه: یؤخذ من التعلیل بأنه محل الشیاطین کراهة الصلاة فی معابد الکفار لأنها مأوی الشیاطین... إلخ۔ (شامی ج: ۱ ص: ۳۸۰)۔

(۳) ویکرہ أن یصلی و بین یدیه أو فوق رأسه أو علی یمینہ أو علی یساره أو فی ثوبه تصاویر۔ وأشدھا کراهة أن تكون أمام المصلی ثم فوق رأسه ثم یمینہ ثم یساره ثم خلفه هكذا فی الکافی۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۰۷)۔

(۴) عن جابر رضی اللہ عنہ أنه سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول عام الفتح وهو بمكة. إن الله حرم بیع الخمر والمیتة والخنزیر والأصنام۔ (مشکوٰۃ ص: ۲۴۱)۔ والحاصل ان جواز البیع یدور مع حل الانتفاع۔ (الدر المختار مع رد اختار ج: ۵ ص: ۶۹، باب البیع الفاسد)۔

تصاویر والے مال کی دکان میں نماز ادا کرنا

سوال:.... میں ایک میڈیکل اسٹور پر کام کرتا ہوں، خدا کے فضل سے فرض نماز مسجد میں ادا کرنے کے بعد سنتیں اور نوافل دکان میں ادا کرتا ہوں، چند بزرگ حضرات کہتے ہیں کہ دکان میں تمہاری نماز نہیں ہوتی، کیونکہ دکان میں دودھ کے ڈبوں پر اور دوائیوں کی پیکنگ پر جانوروں اور حیوانات اور دیگر قسم کی تصاویر بنی ہوتی ہیں، مجھ جیسے کتنے ہی بھائی دکانوں میں نماز ادا کرتے ہیں، اس سلسلے میں وضاحت فرمائیے گا۔

جواب:.... نماز تو ہو جائے گی، لیکن تصویریں سامنے ہوں تو نماز مکروہ ہے^(۱)، اگر ان ڈبوں کو اس طرح رکھا جائے کہ تصویریں پچھلے رخ ہو جائیں تو کراہت جاتی رہے گی۔

تصویر والے بٹن کے ساتھ نماز پڑھنا

سوال:.... اگر ایسے بٹن (جن پر جانوروں کی تصویریں بنی ہوں) قمیص پر لگے ہوں اور اس قمیص کو پہن کر نماز ادا ہو جائے گی؟

جواب:.... اگر تصویریں نمایاں نظر آتی ہوں تو ان کے ساتھ نماز مکروہ ہے۔^(۲)

ٹی وی والے کمرے میں نماز یا تہجد پڑھنا

سوال:.... کیا جس کمرے میں ٹیلی ویژن رکھا ہو اور شام کے بعد ٹیلی ویژن بند کر دیا جائے تو رات کو نماز یا نماز تہجد پڑھنا جائز ہے؟ یعنی جس کمرے میں ٹیلی ویژن پڑا ہوا ہو۔

جواب:.... گھر میں ٹی وی رکھنا ہی جائز نہیں ہے، جہاں تک مسئلہ کا تعلق ہے جس وقت آپ نماز پڑھ رہے ہیں اس وقت ٹیلی ویژن بند ہے تو اس کمرے میں آپ کی نماز بلا کراہت صحیح ہے، اور اگر ٹیلی ویژن چل رہا ہے تو ایسی جگہ پر نماز پڑھنا مکروہ ہے، اور جو جگہ لہو و لعب کے لئے مخصوص ہو، اس میں بھی نماز مکروہ ہے۔^(۳)

غیر مسلم کے گھر میں فرش پر نماز پڑھنا

سوال:.... کسی غیر مسلم کے گھر فرش پر نماز کا ٹائم ہو جانے کی صورت میں نماز ادا کر سکتے ہیں؟ جبکہ دُور دُور تک کوئی مسجد نہ ہو، اور نماز قضا ہو جانے کا ڈر بھی ہو۔

جواب:.... زمین خشک ہونے کے بعد نماز کے لئے پاک ہو جاتی ہے^(۴)، اور جگہ پاک ہو تو وہاں نماز پڑھ سکتے ہیں، اس لئے

(۱) ویکرہ ان یصلیٰ وہین یدیه أو فی ثوبہ تصاویر۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۰۷)۔

(۲) ویکرہ ان یصلیٰ وہین یدیه أو فی ثوبہ تصاویر وهذا إذا كانت الصورة كبيرة تبدو للناظر من غير تكلف، ولو كانت صغيرة بحيث لا تبدو للناظر إلا بتأمل لا يكره۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۰۷)۔

(۳) ایضاً۔

(۴) الأرض تطهر بالیس... الخ۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۴۴)۔

غیر مسلم کے گھر کے خالی فرش پر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، اور اگر پاک کپڑا بچھالیا جائے تو اور بھی اچھا ہے۔^(۱)

غصب شدہ زمین پر مسجد میں نماز پڑھنا

سوال: ... کسی کی زمین پر قیمت ادا کئے بغیر مسجد بنا دی گئی ہو، تو جائز ہے؟

جواب: ... یہ غصب ہے اور غصب کردہ جگہ میں مسجد بنانا درست نہیں، اس لئے غصب کی ہوئی جگہ میں جو مسجد بنائی گئی ہے، جب تک زمین کا مالک اس کو مسجد کے لئے وقف نہ کرے، اس پر مسجد کے احکام جاری نہیں ہوں گے،^(۲) اور وہاں نماز پڑھنا گناہ ہے، گو نماز ہو جائے گی۔^(۳)

مکان خالی نہ کرنے والے کرایہ دار کی نماز

سوال: ... ہم تقریباً پندرہ سال سے ایک مکان میں کرایہ دار کی حیثیت سے رہتے ہیں، تقریباً دس سال تک ہم کرایہ مالک مکان کو خود بخود ہاتھ سے ادا کرتے تھے، لیکن بعد میں مالک مکان نے کہا کہ میرا مکان خالی کر دو۔ ہم نے مکان خالی کرنے سے انکار کر دیا، حتیٰ کہ مالک نے کورٹ میں ہم پر مکان خالی کرنے کا کیس کر دیا، کیس چلتے تقریباً چھ سال ہو گئے ہیں، کرایہ ہم کورٹ میں جمع کراتے ہیں۔ جناب والا! اب آپ سے پوچھنا ضروری ہے کہ بعض لوگوں نے ہمیں کہا کہ جو تم لوگ گھر پر نماز پڑھتے ہو تو تمہاری نماز بغیر اجازت جائز نہیں، نماز پڑھنے کے لئے نماز کی اجازت لینا مالک مکان سے ضروری ہے۔ دوسرا مالک مکان کا ہم لوگوں سے بولنا چاہنا بھی بند ہے، برائے مہربانی آپ بتائیں کہ ہماری نماز جائز ہے یا نہیں؟ اور ہم نے پہلے جتنی نمازیں گھر پر ادا کی ہیں، سب کی سب نمازیں ضائع ہو گئیں؟

جواب: ... شرعاً کرایہ دار کے ذمہ مالک کے مطالبے پر مکان خالی کر دینا لازم ہے، اور خالی نہ کرنے کی صورت میں وہ غاصب ہے،^(۴) اور غصب کی زمین میں نماز قبول نہیں ہوتی،^(۵) آپ کی نمازیں فقہی فتویٰ سے تو صحیح ہیں، لیکن غصب کے مکان میں رہنے

(۱) تطہیر النجاسة واجب من بدن المصلی وثوبه والمكان الذی یصلی علیہ... إلخ۔ (ہدایہ ج: ۱ ص: ۵۴)۔

(۲) أفاد إن الواقف لا بد أن يكون مالکة وقت الوقف ملکاً باتاً ولو بسبب فاسد وأن لا يكون محجوراً عن التصرف حتی لو وقف الغاصب المفسوب لم یصح وإن ملکة بعد بشراء أو صلح۔ (فتاویٰ شامی ج: ۲ ص: ۳۴۹، کتاب الوقف، مطلب قد یثبت الوقف بالضرورة)۔

(۳) وكذا تکره فی أماكن: کفوق کعبة وفی طریق ومزیلة..... وأرض مفسوبة أو للغير۔ (الدر المختار) وفی الواقعات: بنی مسجدًا علی سور المدينة، لا ینفی أن یصلی فیہ، لأنه حق العامة فلم یخلص لله تعالیٰ کالمبنى فی أرض مفسوبة فالصلاة فیہا مکروهة تحریماً فی قول وغیر صحیحة له فی قول آخر۔ (رد المختار ج: ۱ ص: ۳۸۱، مطلب فی الصلاة فی الأرض المفسوبة)۔

(۴) وعلى الغاصب رد العين المفسوبة معناه ما دام قائماً لقوله علیه السلام علی الید ما أخذت حتی ترد، وقال علیه السلام: لا یحل لأحد أن یأخذ متاع أخیه لأعباء ولا جاذاً فإن أخذه فلیرده علیه۔ (الهدایہ ج: ۳ ص: ۴۷۱، کتاب الغصب، طبع شرکت علمیه ملتان، تبیین الحقائق ج: ۶ ص: ۳۱۵، کتاب الغصب)۔

(۵) ایضاً حاشیہ نمبر ۳۔

کی وجہ سے آپ گناہگار ہیں، مالک مکان کو راضی کرنا یا اس کا مکان خالی کر دینا واجب ہے۔

قبرستان کے اندر بنی ہوئی مسجد میں نماز جائز ہے

سوال: حدیث نبوی ہے کہ قبر کے اندر اور قبر کے اوپر نماز نہیں ہوتی، یہ حدیث میں نے بخاری شریف میں دیکھی، اس کی روشنی میں برائے کرم یہ بتائیں کہ ان مساجد میں جن کے نیچے قبریں ہیں مگر ستونوں کے ذریعہ چند فٹ کی اونچائی پر فرش بنا کر مساجد تعمیر ہوئی ہیں، نماز جائز ہے؟ ان مساجد میں نمازیوں کی تعداد بھی کثیر ہوتی ہے۔

جواب: ...قبرستان میں نماز مکروہ ہے، لیکن اگر وہاں مسجد ہو کہ اس میں نماز پڑھنے والے کے سامنے قبریں نہ ہوں تو نماز بلا کراہت جائز ہے، اس لئے ایسی مساجد جن کا سوال میں ذکر کیا گیا ہے، ان میں نماز بغیر کراہت کے جائز ہے، اور حدیث شریف کی ممانعت اس کو شامل نہیں۔^(۱)

نماز جمعہ میں فرض اور سنتوں کی نیت

سوال: ...نماز جمعہ کی فرض اور سنت دونوں کی نیت جمعہ کی کرے یا صرف فرض کی جمعہ کی کرے؟ اور سنت کی نیت ظہر کی کرے؟
جواب: ...فرض اور سنت دونوں میں فرض جمعہ اور سنت جمعہ ہی کی نیت ہوتی ہے، مگر سنتوں میں مطلق نماز کی نیت کر لینا کافی ہے، اس کے لئے وقت کے تعیین کی ضرورت نہیں۔^(۲)

مقتدری نے نیت میں غلط وقت کا نام لیا تو کیا ہوگا؟

سوال: ...امام کے ساتھ نماز باجماعت میں بھی اگر وقت پکارنے میں غلطی کر بیٹھے، یعنی وقت ظہر کا ہے اور جماعت میں شامل پہلی رکعت میں رکوع سے قبل شامل ہو گیا ہے، لیکن وقت ظہر کے بجائے وقت عصر کہہ کر جماعت میں شامل ہوا، اس صورت میں اب یہ نماز کیا کرے گا؟ اس کی یہ نماز ہوگئی یا وہ دوبارہ پڑھنی ہوگی؟

جواب: ...نیت دل کا فعل ہے، اگر دل میں ارادہ ظہر کی نماز پڑھنے کا تھا، مگر غلطی سے ظہر کی جگہ عصر کا وقت زبان سے نکل گیا تو نماز صحیح ہوگئی۔^(۳)

فاسد نماز میں فرض کی نیت کی جاتی ہے، دُہرانے کی نہیں

سوال: ...نماز دُہرانے کا کیا طریقہ ہے؟ نمازی نے یہ محسوس کیا کہ غلطی ہوگئی ہے، نماز دُہرائی جائے تو اگر وہ دوسری،

(۱) وَلَا بَأْسَ بِالصَّلَاةِ فِيهَا إِذَا كَانَ فِيهَا مَوْضِعٌ أَعَدَّ لِلصَّلَاةِ وَلَيْسَ فِيهِ قَبْرٌ وَلَا نَجَاسَةٌ كَمَا فِي الْخَانِيَةِ وَلَا قِبْلَتَهُ إِلَى قَبْرِ حَلِیَّةٍ (شامی ج: ۱ ص: ۳۸۰)۔

(۲) وَيَكْفِيهِ مَطْلَقُ السَّنَةِ لِلنَّفْلِ وَالسَّنَةِ وَالتَّرَاوِيحِ هُوَ الصَّحِيحُ كَذَا فِي التَّبْيِينِ - (عالمگیری ج: ۱ ص: ۶۵)۔

(۳) وَالشَّرْطُ أَنْ يَعْلَمَ بِقَلْبِهِ أَنَّ صَلَاةً يَصَلِّي... إلخ - (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۲۹۲)۔

(۴) وَفِي الْقَنِيَةِ عَزَمَ عَلَى صَلَاةِ الظُّهْرِ وَجُزْئِيٍّ عَلَى لِسَانِهِ نَوَيْتَ صَلَاةَ الْعَصْرِ يَجْزِيهِ... إلخ - (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۲۹۳)۔

تیسری رکعت پڑھ رہا ہے اور نماز چار رکعت کی ہے، اس صورت میں وہ کیا کرے جو نماز اس نے غلط پڑھی ہے جب دوبارہ پڑھے تو نیت میں اس کا ذکر کرنا ضروری ہے کہ میں یہ نماز دوبارہ دہرا رہا ہوں؟

جواب: ... نماز میں اگر ایسی غلطی ہو جائے جس سے نماز فاسد ہو جائے تب اسے دہرانے کی ضرورت پیش آتی ہے، اور جب پہلی نماز فاسد ہوگئی تو فرض اس کے ذمہ ہوگا،^(۱) اسی کی نیت کرنی چاہئے، دوبارہ دہرانے کی نیت خود ہی ہو جائے گی۔^(۲)

نیت کے الفاظ دل کو متوجہ کرنے کے لئے زبان سے ادا کئے جاتے ہیں

سوال: ... کیا زبان سے نماز کی نیت کرنا قرآن و حدیث سے ثابت ہے؟

جواب: ... زبان سے نماز کی نیت کے الفاظ کہنا نہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے اور نہ ائمہ حنفیہ میں سے، اس لئے اصل نیت دل ہی کی ہے،^(۳) مگر لوگوں پر وساوس و خیالات اور افکار کا غلبہ رہتا ہے جس کی وجہ سے نیت کے وقت دل متوجہ نہیں ہوتا، دل کو متوجہ کرنے کے لئے متاخرین نے فتویٰ دیا ہے کہ نیت کے الفاظ زبان سے بھی ادا کر لینا بہتر ہے، تاکہ زبان کے ساتھ کہنے سے دل بھی متوجہ ہو جائے۔^(۴)

نماز باجماعت میں اقتداء و امامت کی نیت دل میں کافی ہے

سوال: ... مقتدی حضرات باجماعت نماز میں یہ کہتے ہیں کہ پیچھے اس امام صاحب کے، لیکن امام صاحب جب مقتدیوں کے آگے مصلے پر ہوتے ہیں کیا ان کو بھی یہ کہنا پڑتا ہے کہ آگے ان مقتدیوں کے؟ اس بارے میں تفصیل سے بتائیں۔

جواب: ... زبان سے کہنے کی ضرورت تو مقتدیوں کو بھی نہیں، صرف یہ نیت کرنا کافی ہے کہ میں اکیلے نماز نہیں پڑھ رہا، امام کے ساتھ پڑھ رہا ہوں۔ امام کو بھی یہ نیت کرنی چاہئے کہ میں اکیلا نماز نہیں پڑھ رہا، بلکہ لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہوں۔

نیت کی غلطی سجدہ سہو سے درست نہیں ہوتی

سوال: ... ظہر یا عصر یا مغرب کی نماز جماعت سے یا علیحدہ پڑھتے وقت بھولے سے نیت نماز عشاء کی کر لی، رکوع میں جاتے وقت یا سجدے میں خیال آیا اس غلطی کا، تو کیا نیت توڑ کر دوبارہ نیت کی جائے گی یا سجدہ سہو کیا جائے گا؟ مگر جماعت کے ساتھ تو سجدہ سہو بھی نہیں کر سکتے، ایسی صورت میں کیا کیا جائے؟

(۱) وأما بيان ما يفسد الصلاة فالمفسد لها أنواع منها الحدث العمد قبل تمام أو كانها بلا خلاف حتى يمتنع عليه البناء. (بدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۲۴۰، فصل بيان ما يفسد الصلاة).

(۲) والشرط أن يعلم بقلبه أي صلاة يصلي... إلخ. (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۲۹۲).

(۳) والحق انهم لما ذكروا العلم بالقلب لإفادة ان النية إنما هي عمل القلب وأنه لا يعتبر باللسان... إلخ. (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۲۹۲).

(۴) ونقل عن بعضهم ان السنة الإقتصار على نية القلب، فإن عبر عنه بلسانه جاز... إلخ. (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۲۹۳). وفي الأصل النية أن يقصد بقلبه فإن قصد بقلبه وذكر بلسانه فهو أفضل عندنا. (خلاصة الفتاوى ج: ۱ ص: ۷۹).

جواب:۔۔۔ نیت اصل میں دل کے قصد و ارادے کا نام ہے،^(۱) اور زبان سے محض اس قصد کی ترجمانی کی جاتی ہے، پس اگر دل میں دھیان مثلاً: ظہر کی نماز کا تھا، مگر زبان سے عصر یا عشاء کا لفظ نکل گیا، تو نماز صحیح ہے، اور اگر دل میں دھیان ہی نہیں تھا تو نماز کی نیت باندھ کر نماز نئے سرے سے شروع کر دے، نیت کی غلطی سجدہ سہو سے درست نہیں ہوگی۔^(۲)

امام کی تکبیر کے بعد نیت باندھنے والے کی نماز صحیح ہے

سوال:۔۔۔ میں جماعت میں اس طرح شریک ہوا کہ امام نے تکبیر کہہ کر نیت باندھ لی اور میری صف میں مجھ سے پہلے کچھ نمازی ایسے ہیں جنہوں نے ابھی نیت نہیں باندھی ہے، اور میں نے ان سے پہلے نیت باندھ لی، تو کیا میرا یہ فعل درست ہے؟
جواب:۔۔۔ آپ نے امام کی تکبیر کے بعد نیت باندھی ہے تو آپ کی نماز صحیح ہے، دوسروں نے باندھی ہو یا نہ باندھی ہو، اس سے کوئی غرض نہیں۔^(۳)

وتر کی نیت میں وقتِ عشاء کہنے کی ضرورت نہیں

سوال:۔۔۔ وتر کی نیت کس طرح کی جاتی ہے؟ کیا نیت میں وقتِ نماز عشاء کہا جاتا ہے؟
جواب:۔۔۔ وقتِ عشاء کہنے کی ضرورت نہیں، البتہ یہ نیت کرنا ضروری ہے کہ میں آج کے وتر پڑھ رہا ہوں۔^(۴)

نیت کے لئے نماز کا تعین کر لینا کافی ہے، رکعتیں گننا ضروری نہیں

سوال:۔۔۔ ہر نماز کو پڑھنے سے پہلے جتنی رکعتیں ہم پڑھ رہے ہیں ان کی تعداد اور نماز کی نیت کے الفاظ ادا کرنا ضروری ہیں یا صرف دل میں نیت کر لینا کافی ہے؟

جواب:۔۔۔ نیت تو دل ہی سے ہوتی ہے، اگر دل کی نیت کا استحضار کرنے کے لئے زبان سے بھی کہہ لے کہ فلاں نماز پڑھتا ہوں تو جائز ہے، رکعتوں کی تعداد گننے کی ضرورت نہیں۔^(۵)

دل میں ارادہ کرنے کے بعد اگر زبان سے غلط نیت نکل گئی تو بھی نماز صحیح ہے

سوال:۔۔۔ بعض دفعہ ہم لوگ جلدی میں غلط نیت کر لیتے ہیں، جیسے کہ ہمیں پڑھنی تو چار سنتیں ہیں، لیکن ہم نے دو سنت کی نیت کر لی، تو ایسی صورت میں کیا کرنا چاہئے؟

(۱) فالنیت هی الإرادة للفعل... إلخ۔ (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۲۹۲)۔

(۲) لو نوى الظهر وتلفظ بالعصر فإنه يكون شاعراً في الظهر... إلخ۔ (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۲۹۸)۔

(۳) إذا انتظر تكبير الإمام ثم كبر بعد ما كبر الإمام يصح شروع في صلاة الإمام... إلخ۔ (خلاصة الفتاوى ج: ۱ ص: ۸۰)۔

(۴) وفي الوتر ينوي صلاة الوتر كذا في الزاھدی۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۶۶)۔

(۵) وفي الأصل النية ان يقصد بقلبه فإن قصد بقلبه وذكر بلسانه فهو أفضل عندنا۔ (خلاصة الفتاوى ج: ۱ ص: ۷۹)۔

جواب: ... نیت اصل میں زبان سے نہیں ہوتی، بلکہ یہ دل کا فعل ہے؛ پس اگر دل میں ارادہ چار رکعت کا تھا اور زبان سے دو کا لفظ نکل گیا تو نیت صحیح ہے؛ اور سنتوں میں تو مطلق نماز کی نیت بھی کافی ہے، اگر چار کی جگہ دو کا یا دو کی جگہ چار کا لفظ کہہ دیا یا رکعتوں کا ذکر ہی نہیں کیا، تب بھی سنتوں کی نیت صحیح ہوگئی۔^(۳)

نیت نماز کے الفاظ خواہ کسی زبان میں کہے، جائز ہے

سوال: ... ہمارے گاؤں کے لوگ نیت نماز ایسے کرتے ہیں: ”چار رکعت نماز ظہر، فرض اس امام کے پیچھے منہ کعبہ شریف“ یہ کہہ کر نماز شروع کر دیتے ہیں، یہ نیت نماز درست ہے یا صرف عربی میں جو الفاظ ہیں ان کا کہنا ہی جائز ہے؟

جواب: ... نیت دل سے ہوتی ہے، یعنی دل میں یہ دھیان جمالینا کہ فلاں وقت کی نماز پڑھ رہا ہوں، زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں، تاہم اگر زبان سے کہہ لے خواہ کسی زبان سے کہے، جائز ہے۔^(۴)

قبلے سے کتنے درجے انحراف تک نماز جائز ہے؟

سوال: ... ہمارا یعنی ایشیا والوں کا قبلہ مغرب (سمت) کی طرف ہے، اگر کوئی تھوڑا سا بھی شمال جنوب کی طرف ہو جائے تو کیا نماز ہوگی؟

جواب: ... معمولی انحراف ہو تو نماز ہو جائے گی، اور اگر ۲۵ ڈگری یا اس سے زیادہ ہو تو نہیں ہوگی۔^(۵)

اگر مسافر کو قبلہ معلوم نہ ہو تو کیا کرے؟

سوال: ... اگر مسافر دور ان سفر کی ایسی جگہ قیام کرے جہاں قبلہ رخ کی سمت کا اندازہ نہ ہو سکے تو پھر کیا حکم ہے؟

جواب: ... اول تو کسی سے دریافت کرے، اگر وہاں کوئی بتانے والا نہ ہو تو خود سوچے، غور و فکر کے بعد جس طرف طبیعت کا

(۱) والشرط أن يعلم بقلبه أي صلاة يصلي وأدناها ما لو مثل لا يمكنه أن يجيب على البدية وإن لم يقدر على أن يجيب إلا بتأمل لم تجز صلاته... إلخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۶۵)۔

(۲) وقيد بنية التعيين لأن نية عدد الركعات ليست بشرط في الفرض والواجب، لأن قصد التعيين مفعول عنه ولو نوى الظهر ثلاثاً والفجر أربعاً جاز... إلخ. (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۲۹۸)۔

(۳) ويكفيه مطلق النية للنفل والسنة والتراويح هو الصحيح كذا في التبيين. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۶۵)۔

(۴) النية إرادة الدخول في الصلاة والشرط أن يعلم بقلبه أي صلاة يصلي..... ولا عبرة للدكر باللسان فإن فعله لتجتمع عزيمة قلبه فهو حسن كذا في الكافي. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۶۵)۔

(۵) وسيأتي في المتن في مفسدات الصلوة أنها تفسد بتحويل صدره عن القبلة بغير عذر فعلم أن الانحراف اليسير لا يضر وهو الذي يبقى معه الوجه أو شيء من جوانبه مسامحة لعين الكعبة أو لهوائها بأن يخرج الخط من الوجه أو من بعض حوائبه ويمر على الكعبة أو هوائها مستقيماً... إلخ. (شامی ج: ۱ ص: ۳۳۰)۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: سمت قبلہ، مشمول جواهر الفقہ ج: ۱ ص: ۲۷۲۲۲۲۷۔

رُحمان ہو کہ قبلہ اس طرف ہوگا، اسی طرف نماز پڑھ لے۔^(۱)

کیا نابینا آدمی کو دوسرے سے قبلے کا تعین کروانا ضروری ہے؟

سوال: ... اندھا آدمی اگر قبلے کے بجائے شمال یا جنوب کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھ لے تو اس کی نماز ہو جائے گی یا دیکھنے والے کے لئے ضروری ہے کہ اس کا رُخ موڑ دے، جواب ضرور دیں، آپ کی مہربانی ہوگی۔

جواب: ... نابینا آدمی کے لئے ضروری ہے کہ وہ دوسرے سے اپنے قبلہ رُخ کی تصحیح کرا لیا کرے، اگر اس نے بغیر پوچھے خود ہی کسی جہت کی طرف رُخ کر لیا اور وہ جہت قبلہ کی نہیں تھی تو اس کی نماز نہیں ہوگی، اور اگر نماز کے دوران قبلہ رُخ سے ہٹ جائے تو نماز کے اندر ہی اس کو قبلہ کی طرف کر دیا جائے۔^(۲)

اگر مسجد کی محراب سمت قبلہ پر درست نہ ہو تو کیا کیا جائے؟

سوال: ... مسجد بنائی گئی مگر محراب قبلہ سے ۲۰ ڈگری منحرف ہے، اسی حال میں پانچ سال ہوئے نماز ادا کرتے رہے، اب کیا صرف محراب بدل دیں یا محراب اور مسجد کو از سر نو بنائیں؟

جواب: ... بہتر تو یہ ہے کہ محراب درست کر لی جائے، تاکہ نمازی بلا انحراف صحیح سمت قبلہ کا استقبال کریں، جب تک محراب درست نہ ہو تو بیس ڈگری تک انحراف کی گنجائش ہے، جو نمازیں پڑھی جا چکی ہیں وہ صحیح ہو گئیں۔^(۳)

لا علمی میں قبلے کی مخالف سمت میں ادا کی گئی نمازیں

سوال: ... شہداد پور میں واقع ایک مسجد جسے پچاس سال بعد شہید کیا گیا ہے، اور اب نئے سرے سے مسجد کی تعمیر نو جاری ہے۔ اب معلوم ہوا کہ گزشتہ عرصے میں اس کا قبلہ درست نہیں تھا، اور باقاعدگی سے باجماعت نماز ہوا کرتی تھی، اور نمازی لا علمی کی وجہ سے غلط قبلے کی جانب نماز ادا کرتے تھے۔ اب نئی حیثیت سے قبلے کی سمت درست کی گئی ہے۔ آپ قرآن و سنت کی روشنی میں بتائیں کہ پچاس سال تک جو نمازیں غلط قبلے کی سمت پڑھتے رہے، کیا ان کی نمازیں قبول ہو جائیں گی یا نہیں؟

جواب: ... اب اس کا قبلہ درست کر دیں، اور جو نمازیں پہلے پڑھی گئیں وہ ادا ہو گئیں، ان کے بارے میں پریشان

(۱) وان كان عاجزاً بسبب الاشتباه وهو أن يكون في المفازة في ليلة مظلمة أو لا علم له بالأمارات الدالة على القبلة فإن كان بحضرته من يسأله عنها لا يجوز له التحري لما قلنا بل يجب عليه السؤال فإن لم يكن بحضرته أحد جاز له التحري... إلخ. (البدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۱۱۸).

(۲) ومفاده ان الأعمى لا يلزمه أساس الخراب إذا لم يجد من يستلّه، وإنه لو ترك السؤال مع إمكانه وأصاب القبلة جازت صلاته وآلا فلا. (شامی ج: ۱ ص: ۴۳۴).

(۳) فعلم ان الانحراف اليسير لا يضر، وهو الذي يقى مع الوجه أو شيء من جوانبه مسامتا لعين الكعبة أو لهوائها، بان يخرج الخط من الوجه أو من بعض جوانبه ويمر على الكعبة أو هوائها مستقيماً... إلخ. (شامی ج: ۱ ص: ۴۳۰).

ہونے کی ضرورت نہیں۔^(۱)

مصلیٰ قبلہ رخ بچھانا چاہئے

سوال: میری بہن پہلے گاؤں میں رہتی تھی، اب شہر آ گئی ہے، وہ نماز پڑھتے وقت مصلیٰ کو دیوار کے ساتھ بالکل سیدھا بچھاتی ہے، جبکہ ہم لوگ بائیں طرف یعنی ذرا ترچھا کر کے بچھاتے ہیں، آپ اس کو بتادیں کہ اس کا طریقہ صحیح نہیں ہے۔
جواب: قبلہ رخ بچھانا چاہئے۔ اب مجھے کیا معلوم کہ آپ کی دیوار قبلہ رخ ہے یا نہیں؟

ٹرین میں بھی قبلہ رخ ہونا ضروری ہے

سوال: بعض حضرات گاڑی کی برتھ پر بیٹھ کر شمالاً جنوباً بھی اور قبلہ کی کوئی پروا نہیں کرتے، اور کہتے ہیں گاڑی میں قبلہ رخ ہونا ضروری نہیں؟ کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: گاڑی میں نماز پڑھتے ہوئے قبلہ رخ ہونا، اور اگر کھڑے ہونے پر قدرت ہو، تو کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ضروری ہے، ورنہ نماز نہیں ہوگی۔ اور یہ بات غلط ہے کہ گاڑی میں قبلہ رخ ہونا ضروری نہیں۔^(۲)

جس جگہ کوئی قبلہ بتانے والا نہ ہو، وہاں غلط پڑھی ہوئی نماز درست ہے

سوال: ہم ایک تفریح گاہ میں تھے، وہاں مغرب کی اذان ہو گئی، ہم نے قبلہ معلوم کرنے کی کوشش کی، نہ معلوم ہوسکا، تو اندازے سے نماز پڑھ لی، جب نماز مکمل ہو گئی تو ایک بیرے نے کہا: آپ نے غلط نماز پڑھی، قبلہ کا رخ ادھر ہے۔ معلوم ہوا کہ ہم نے جنوب کی سمت نماز پڑھی، کیا نماز لوٹانی چاہئے؟ صرف فرض یا پوری نماز؟

جواب: اگر اس وقت وہاں کوئی قبلہ بتانے والا موجود نہیں تھا، اور خود سوچ کر نماز پڑھ لی تو نماز ہو گئی، دوبارہ لوٹانے کی ضرورت نہیں۔^(۳)

بحری جہاز میں قبلہ معلوم نہ ہو تو کیا کریں؟

سوال: جہاز کے اندر اگر قبلہ معلوم نہ ہو تو پھر کس طرف منہ کر کے نماز پڑھے؟ ایک صاحب نے بتایا کہ اگر آبادی نظر آجائے تو آبادی کے دائیں طرف منہ کر کے نماز پڑھی جائے۔ کیا یہ صحیح ہے؟

(۱) فعلم ان الانحراف اليسير لا يضر وهو الذي يبقى مع الوجه أو شيء من جوانبه مسامتا لعين الكعبة أو لهوائها فإن يخرج الخط من الوجه أو من بعض جوانبه ويمر على الكعبة أو هوائها مستقيما... إلخ۔ (شامی ج: ۱ ص: ۴۳۰)۔

(۲) لا يجوز لأحد أداء فريضة ولا نافلة ولا سجدة تلاوة ولا صلاة جنازة إلا متوجهاً إلى القبلة۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۶۳)۔

(۳) وإن اشتبهت عليه القبلة وليس بحضرة من يسأله عنها، اجتهد وصلى فإن علم أنه أخطأ بعد ما صلى لا يعيدها۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۶۳)۔

جواب:۔۔۔ قبلہ نمایا قطب نما کے ذریعے معلوم کریں۔ اگر کوئی بتانے والا نہ ہو، تو غور کر کے جدھر سمت قبلہ معلوم ہو، ادھر نماز پڑھ لیں۔ آبادی کی طرف منہ کرنا غلط ہے۔^(۱)

کیا حطیم میں نماز پڑھنے والا کسی طرف بھی رخ کر کے نماز پڑھ سکتا ہے

سوال:۔۔۔ حطیم خانہ کعبہ کا حصہ ہے، خانہ کعبہ کے اندر آدمی جس طرف چاہے رخ کر کے نماز پڑھ سکتا ہے، کیا حطیم کے اندر بھی اس بات کی اجازت ہے کہ جس طرف چاہے رخ کر کے نماز پڑھ لے؟

جواب:۔۔۔ جی نہیں! حطیم میں بیت اللہ شریف کی طرف رخ کرنا ضروری ہے، ورنہ نماز نہیں ہوگی۔^(۲)

قبلہ اول کی طرف منہ کر کے بیٹھنا یا سجدہ کرنا

سوال:۔۔۔ مولانا صاحب! اکثر نمازی حضرات جماعت سے فارغ ہونے پر علیحدہ بیٹھ کر قبلہ اول کے رخ منہ کر کے وظائف کرتے ہیں اور دعائیں مانگتے ہیں، اور قبلہ اول کے رخ سجدہ بھی کرتے ہیں، کیا اس رخ سجدہ کرنا شرعی اعتبار سے جائز ہے یا اس رخ سجدہ کرنا منع یا گناہ ہے؟ اس پر بھی حدیث، فقہ حنفی کی رو سے روشنی ڈالیں۔

جواب:۔۔۔ قبلہ رخ بیٹھ کر وظائف پڑھنا اور دعائیں کرتے رہنا تو بہت اچھی بات ہے، مگر قبلہ اول یعنی بیت المقدس کی طرف منہ کر کے بیٹھنا یا اس طرف سجدہ کرنا غلط ہے، کیونکہ وہ اب قبلہ نہیں رہا، بلکہ منسوخ ہو چکا ہے۔^(۳)

قبلہ کی طرف ٹانگ کرنا

سوال:۔۔۔ اگر ہم قبلہ کی طرف لائیں کرتے ہیں تو کیا ہماری چالیس دن کی نمازیں ضائع ہو جاتی ہیں؟

جواب:۔۔۔ قبلہ شریف کی قصد تو جہن تو کفر ہے، اور بغیر قصد و ارادے کے بھی ایسا کوئی فعل نہیں کرنا چاہئے جو خلافِ ادب ہو، مگر اس سے نمازیں ضائع نہیں ہوں گی۔^(۴)

جس جائے نماز پر روضہ رسول کی شبیہ بنی ہو اس پر کھڑا ہونا کیسا ہے؟

سوال:۔۔۔ آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ جائے نماز پر خانہ کعبہ اور روضہ مبارک کے نقوش (شبیہ) بنی ہوتی ہیں، امام حضرات

(۱) وان اشبهت عليه القبلة وليس بحضرة من يسأله عنها اجتهد وصلّى۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۶۴)۔

(۲) ولو صلّى مستقبلًا بوجهه إلى الحطيم لا يجوز۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۶۴)۔

(۳) ما جعلنا القبلة التي كنت عليها الجعل اما متعد إلى مفعول واحد اما متعد إلى مفعولين ومفعوله الثاني محذوف أي ما جعلنا القبلة التي كنت عليها منسوخة ... إلخ۔ (تفسیر مظہری ج: ۱ ص: ۱۴۰)۔

(۴) وكذا الاستهزاء على الشريعة الفراء كفر، لأن ذلك من أمارات تكذيب الأنبياء، قال ابن الهمام: وبالجمله فقد ضم إلى تحقق الإيمان إثبات أمور الإخلال بها إخلال بالإيمان إفتاقًا كالسجود لهم و قتل نبي أو الإستهفاف به أو بالمصحف أو الكعبة ... إلخ۔ (شرح فقہ الاکبر ص: ۱۸۶، طبع دہلی)۔

خطبے کے وقت منبر پر جائے نماز بچھا کر اس پر بیٹھ جاتے ہیں، مجھے تو یہ بات سخت ناگوار گزرتی ہے، چونکہ اس طرح خانہ کعبہ اور روضہ رسول کی بے ادبی ہوتی ہے، میرے ناقص خیال میں تو ایسے جائے نماز پر کھڑا بھی نہیں ہونا چاہئے۔ آپ اس سلسلے میں مصدقہ جواب مرحمت فرمائیے اور یہ بھی فرمائیے کہ آیا میری وہ نمازیں ہوئیں یا نہیں جس میں خطبہ سننے سے زیادہ امام صاحب کی بے ادبی پر متوجہ رہا اور کڑھتا رہا؟

جواب: ... منقش جائے نماز پر نماز کو فقہاء نے خلاف اولیٰ لکھا ہے، تاکہ خیال نقش و نگار کی طرف نہ بٹے، باقی بے ادبی کا مدار عرف پر ہے، آپ کی نمازیں ہو گئیں۔^(۱)

مصلیٰ پر خانہ کعبہ، مسجد اقصیٰ یا مسجد کی تصویر بنانا شرعاً کیسا ہے؟

سوال: ... مصلیٰ پر جو تصاویر بنائی جاتی ہیں، کیا وہ جائز ہیں، جبکہ تصویر کشی اسلام میں منع ہے؟ بعض لوگ خانہ کعبہ کی تصاویر اور دیگر مقامات مقدسہ کی تصاویر سامنے رکھتے ہیں، کیا ان کا رکھنا جائز ہے؟ کیونکہ اس طرح سے تصاویر کی پرستش کا احساس ہوتا ہے، اس بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: ... جائز ہے۔^(۲)

کعبۃ اللہ کے نقش والی جائے نماز پر نماز پڑھنا

سوال: ... آج کل جائے نمازوں میں کعبہ شریف اور مسجد نبوی کا نقش بنا ہوتا ہے۔ کیا ان جائے نمازوں کا استعمال صحیح ہے؟

جواب: ... ان جائے نمازوں میں تو کعبہ شریف کی اور مسجد نبوی کی تصویر ہوتی ہے، اور ہم خود بیت اللہ شریف اور مسجد نبوی میں بیٹھتے ہیں، اس سے پریشان نہیں ہونا چاہئے، ان جائے نمازوں کا استعمال صحیح ہے۔

مسجد کے گنبدوں کے ڈیزائنوں والی جائے نمازوں پر نماز پڑھنا

سوال: ... جائے نماز پر خانہ کعبہ اور بعض مسجد کی صفوں پر مسجد کے گنبدوں وغیرہ کا ڈیزائن بنا ہوتا ہے، جس پر نمازیوں کے پاؤں بھی لگتے ہیں، اور ویسے بھی جائے نماز پیروں میں رکھی جاتی ہے، کیا یہ جائز ہے؟

جواب: ... خانہ کعبہ کی تصویر یا کسی اور مسجد کی تصویر جو عام طور پر جائے نمازوں پر بنی ہوئی ہوتی ہے، ان کا استعمال جائز ہے، کیونکہ خود خانہ کعبہ میں داخل ہونا، اسی طرح کسی اور مسجد میں داخل ہونا جائز ہے۔^(۳)

(۱) عن انس رضی اللہ عنہ قال: کان قرام لعائشة سترت به جانب بیتھا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: أمیطی عنا قرامک هذا فإنه لا تزال تصاویرہ تعرض فی صلاتی۔ (بخاری ج: ۱ ص: ۵۴)۔

(۲، ۳) ولا بکرہ تمثال غیر ذی الروح کذا فی النہایۃ۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۰۷)۔

کیا مصلیٰ بچھا رہے تو شیطان نماز پڑھتا ہے؟

سوال: ... تنہا نماز پڑھنے کے بعد نماز یا مصلیٰ کے دائیں طرف سے اوپر کا حصہ تھوڑا سا موڑ دیتے ہیں، عام تاویل یہ ہے کہ اگر پوری جائے نماز کو اسی طرح بچھا ہوا رہے دیا جائے تو شیطان اس پر نماز پڑھنے لگتا ہے۔ اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟
جواب: ... شیطان کے نماز پڑھنے کی بات غلط ہے، مسجد میں تو چوبیس گھنٹے صفیں بکھی رہتی ہیں۔

جائے نماز کا کونا پلٹنا کیسا ہے؟

سوال: ... بعض جگہوں پر دیکھنے میں آیا ہے کہ نماز کی ادائیگی کے بعد بکھی ہوئی جائے نماز کا ایک کونا موڑ دیا جاتا ہے، کیا یہ کسی روایت سے ثابت ہے؟

جواب: ... نماز پڑھ کر جائے نماز کا کونا پلٹنا محض ایک رواج ہے، ضرورت ہو تو اس کو تہہ کر دینا چاہئے، اور یہ جو مشہور ہے کہ اگر جائے نماز کو اسی طرح رہنے دیا جائے تو شیطان اس پر نماز پڑھتا ہے، یہ فضول بات ہے۔

مسجد بنی جائے نماز کو کس طرح پاک کرنا چاہئے؟

سوال: ... جائے نماز وغیرہ جس پر مسجد بنی ہو اس کو کس طرح دھونا چاہئے؟ پانی وغیرہ کہاں گرے؟

جواب: ... جائے نماز اگر ناپاک ہو جائے تو ظاہر ہے کہ جب اس کو دھویا جائے گا تو پانی ناپاک ہوگا، اور ناپاک پانی کے ادب کے کوئی معنی نہیں۔

پُرانی بوسیدہ جائے نماز کا احترام کیسے کریں؟

سوال: ... اگر جائے نماز پرانی ہو جائے یا پھٹ جائے تو اس کا کیا کرنا چاہئے؟ مسجد میں دے دیا جائے یا گھر میں رکھی جائے؟
جواب: ... اس کو اس طرح تلف کیا جائے کہ بے احترامی نہ ہو۔ مسجد میں دینے کی ضرورت نہیں، گھر میں حفاظت سے رکھی جائے یا احترام سے تلف کر دی جائے۔

مشکوٰۃ جائے نماز پر نماز پڑھنا

سوال: ... ہمارے علاقے کے ممبر صوبائی اسمبلی نے علاقے کی مرکزی جامع مسجد کے لئے جو حال ہی میں تعمیر ہوئی ہے، اس کے لئے کارپٹ، جائے نمازیں دی ہیں، اب وہ مسجد میں بچھا دی گئی ہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ کچھ لوگ ان پر نماز نہیں پڑھتے، ان کا کہنا یہ ہے کہ یہ چند برس پہلے نہایت خستہ حال تھے، مگر اب وہ کروڑوں کے مالک ہیں، جو ناجائز ذرائع سے کمائے گئے ہیں۔ اس لئے یہ کارپٹ بھی حرام پیسوں سے خریدے گئے ہیں، اور حرام پیسوں سے خریدے گئے کارپٹ پر نماز نہیں ہو سکتی، لہذا ہم بھی اس پر نماز نہیں پڑھیں گے۔ شریعت کا اس بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب:۔۔۔ اگر حرام اور ناجائز پیسے سے مسجد کے لئے قالین خریدی گئی ہیں، تو ان پر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔^(۱)

قالین پر نماز ادا کرنا کیسا ہے؟

سوال:۔۔۔ آج کل اکثر مساجد میں صفوں کے بجائے قالین بچھانے شروع کر دیئے ہیں، اور قالین کی موٹائی بھی صفوں کی بہ نسبت کافی موٹی ہوتی ہے، کیا قالین پر سجدہ جائز ہے؟ اور نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟ یا مکروہ، اس مسئلے کا قرآن و احادیث کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں۔

جواب:۔۔۔ قالین پر نماز جائز ہے۔^(۲)

حلال جانور کی دباغت شدہ کھال کی جائے نماز پاک ہے

سوال:۔۔۔ کیا ہرن کی کھال کی بنی ہوئی جائے نماز پر ادائیگی نماز میں کوئی حرج ہے؟

جواب:۔۔۔ کوئی حرج نہیں، جانوروں کی کھال دباغت کے بعد پاک ہو جاتی ہے، اس پر نماز ادا کی جاسکتی ہے۔^(۳)

ڈیکوریشن کی دریوں پر کپڑا بچھا کر نماز پڑھیں

سوال:۔۔۔ ہمارے محلے کی مسجد میں نماز کے لئے ڈیکوریشن سے جو دریاں آتی ہیں وہ بہت گندی ہوتی ہیں اور اسی میں سب لوگ نماز پڑھتے ہیں، تو کیا اس پر نماز جائز ہے کہ نہیں؟

جواب:۔۔۔ کرائے کی جو دریاں آتی ہیں ان کا پاک ہونا معلوم نہیں، اس لئے ان پر کپڑا بچھائے بغیر نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔^(۴)

حرم شریف میں نماز پڑھتے ہوئے نمازی کا رخ عین بیت اللہ کی طرف ہونا شرط ہے

سوال:۔۔۔ نماز کی نیت میں یہ بھی شامل ہوتا ہے کہ ہمارا رخ قبلے کی طرف ہو، نظر سجدے کی جگہ ہونی چاہئے، سوال یہ ہے کہ اگر ہم خانہ کعبہ میں نماز ادا کر رہے ہوں اور کعبہ نظر کے سامنے ہو تو نظر کعبہ کی طرف ہونی چاہئے یا نیچے سجدہ کی جگہ جائے نماز پر؟

جواب:۔۔۔ نظر وہاں بھی سجدہ کی جگہ ہونی چاہئے، لیکن یہ دیکھ لینا ضروری ہے کہ رخ عین بیت اللہ کی طرف ہے یا نہیں؟ میں نے بہت سے لوگوں کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ جس رخ قالین پکھی ہوئی تھی اسی طرف نماز شروع کر دیتے ہیں، ان کا منہ بیت اللہ کی طرف نہیں ہوتا، ان کی نماز نہیں ہوتی، کیونکہ جب بیت اللہ شریف سامنے ہو تو عین بیت اللہ کی طرف رخ کا

(۱) قال تاج الشريعة: اما لو أنفق في ذلك مالا خبيثا ومالا سبه الخبيث والطيب فيكره لأن الله تعالى لا يقبل إلا الطيب فيكره تلويث بيته بمالا يقبله... إلخ. (شامی ج: ۱ ص: ۶۵۸، طبع سعید).

(۲) ولا بأس بالصلاة والسجود على الحشيش والحصى والبسط والبوارى. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۶۳).

(۳) كل اهاب... دبع... وهو يحملها طهر فيصلى به ويعرضه. (درمختار مع الشامی ج: ۱ ص: ۲۰۳).

(۴) تطهير النجاسة من بدن المصلى وثوبه والمكان الذى يصلى عليه واجب... إلخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۸).

ہونا نماز کے صحیح ہونے کے لئے شرط ہے، اگر رخ بیت اللہ سے منحرف ہو تو نماز نہیں ہوگی۔^(۱)

چار پائی پر نماز ادا کرنا

سوال:.... چار پائی پر نماز پڑھی جاسکتی ہے یا نہیں؟

جواب:.... اگر چار پائی خوب کسی ہوئی ہو کہ آدمی سجدے میں جائے تو سر نیچے نہ دھنسنے تو نماز جائز ہے۔^(۲)

مسہری اور چار پائی پر نماز ادا کرنا

سوال:.... کیا مسہری اور چار پائی پر نماز ادا کی جاسکتی ہے جبکہ لوگوں سے سنا ہے کہ چار پائی پر نماز پڑھنے سے انسان بند رہن

جاتا ہے، اور آج کا بندر پہلے کا انسان تھا؟

جواب:.... اگر چار پائی سخت ہو کہ سر ڈبے نہیں تو نماز جائز ہے۔^(۳)

ضعیف عورت کا کرسی پر بیٹھ کر میز پر سجدہ کرنا

سوال:.... ایک ضعیف عورت ایک کرسی پر بیٹھ کر دوسری چھوٹی میز پر سجدہ کرتی ہے، تو کیا نماز ہو جائے گی؟

جواب:.... جو شخص سجدہ کرنے پر قادر نہ ہو، وہ سر کے اشارے سے سجدہ کرے، اور رکوع کے اشارے سے ذرا زیادہ سر

جھکائے۔ چھوٹی میز پر سجدہ کرنا فضول ہے۔^(۴)

تصویروں والے کمرے میں نماز پڑھنا

سوال:.... کسی کمرے میں تصویریں یا کھلونے (جانوروں کے) ہوں بے شک نمازی کے سامنے نہ ہوں، کیا کوئی نماز پڑھ

سکتا ہے؟ اور اگر اس کی جیب میں اس کا کارڈ ہو جس میں اس کی تصویر ہو تو کیا وہ نماز پڑھ سکتا ہے؟

(۱) لَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ أَدَاءَ فَرِيضَةٍ وَلَا نَافِلَةٍ وَلَا سَجْدَةٍ تِلَاوَةٍ وَلَا صَلَاةٍ جَنَازَةٍ إِلَّا مَتَوَجِّهًا إِلَى الْقِبْلَةِ كَذَا فِي السَّرَاجِ الْوَهَّاجِ
اتَّفَقُوا عَلَى أَنَّ الْقِبْلَةَ فِي حَقِّ مَنْ كَانَ بِمَكَّةَ عَيْنَ الْكَعْبَةِ فَيُلْزَمُهُ التَّوَجُّهُ إِلَى عَيْنِهَا كَذَا فِي تَتَاوَى قَاضِي عَمَّانٍ ... وَصَلَّى
مُسْتَقْبَلًا لَوَجْهِهِ إِلَى الْحَطِيمِ لَا يَجُوزُ، كَذَا فِي الْخِطِّ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۶۳، وَكَذَا فِي الْبَدَائِعِ الصَّنَاعِ ج: ۱
ص: ۱۱۸)۔

(۲، ۳) وَلَوْ سَجَدَ عَلَى الْحَشِيشِ أَوْ التَّنِّ أَوْ التَّلْجِ إِنْ اسْتَقَرَّتْ جِهَتُهُ وَأَنْفَهُ وَيَجِدُ حُجْمَهُ يَجُوزُ وَإِنْ لَمْ تَسْتَقِرْ لَا۔
(عالمگیری ج: ۱ ص: ۷۰)۔

(۴) وَإِنْ عَجَزَ عَنِ الْقِيَامِ وَالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَقَدَّرَ عَلَى الْقُعُودِ يَصَلِّي قَاعِدًا بِأَيْمَاءٍ وَيَجْعَلُ السُّجُودَ أَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوعِ۔
(عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۳۶)۔

جواب:۔ اگر نمازی کے سامنے ہوں تو مکروہ ہے، لیکن اگر پیچھے ہوں تو نماز ہو جائے گی^(۱)۔ مگر گھر میں تصویروں کا ہونا لعنت کی چیز ہے۔^(۲)

انسانوں کی تصاویر والے کمرے میں نماز ادا کرنا

سوال:۔ جس کمرے میں انسانوں کی تصاویر لگی ہوئی ہوں، اس کمرے میں عبادت کرنے سے عبادت قبول ہوگی یا نہیں؟ اگر جانوروں کی ہوں تو؟

جواب:۔ جس کمرے میں جاندار کی تصاویر ہوں، وہاں رحمت کا فرشتہ نہیں آتا، بلکہ وہاں لعنت برسی ہے، ایسی جگہ نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔^(۳)

بند کر کے رکھی ہوئی تصویر کے سامنے نماز ادا کرنا

سوال:۔ جس جگہ ہم نماز پڑھ رہے ہوں اس کے سامنے اگر شوکیس کے اندر جگ، کیتلی وغیرہ کے اندر نوٹ لپیٹ کر رکھے ہوئے ہوں تو وہاں نماز ہو جائے گی؟ خیال رہے کہ نوٹ پر تصویر ہے اور دروازوں کے اندر یا کسی بھی چیز میں تصویر ہو اور وہ بند ہو تو کیسا ہے؟

جواب:۔ تصویر اگر بند ہو تو کوئی حرج نہیں۔^(۴)

ہوائی جہاز میں نماز

سوال:۔ کیا ہوائی جہاز میں نماز پڑھنا جائز ہے؟ کچھ لوگوں کی رائے ہے کہ جائز ہے، مگر کچھ نے یہ دلیل دی کہ جہاز فضا میں ہوتا ہے جبکہ نماز میں سجدہ زمین پر کرنا ضروری ہے، کیا یہ صحیح ہے؟

جواب:۔ اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ ہوائی جہاز میں نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟ حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ ارشاد فرماتے تھے کہ ہوائی جہاز میں نماز ہو جاتی ہے، اور ہمارے حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ فرماتے تھے کہ نہیں ہوتی۔ یہ بندہ کبھی ایک بزرگ کے قول پر عمل کرتے ہوئے جہاز میں نماز پڑھ لیتا ہے، اور کبھی دوسرے کے قول پر عمل کرتے ہوئے

(۱) بکروہ ان یصلیٰ و بین یدیه أو فوق رأسه تصاویر وأشدها کراهة أن تكون أمام المصلی ثم فوق رأسه ثم یمینه ثم یساره ثم خلفه هكذا فی الکافی۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۰۷)۔

(۲) عن أبی طلحة رضی اللہ عنہ قال: قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: لا تدخل الملائكة بیتاً فیہ کلب ولا تصاویر۔ متفق علیہ۔ (مشکوٰۃ ص: ۳۸۵)۔

(۳) تکرہ کراهة جعل الصورة فی البیت للحديث إن الملائكة لا تدخل بیتاً فیہ کلب أو صورة۔ (فتح القدیر ج: ۱ ص: ۲۹۴، طبع بیروت، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۰۷)۔

(۴) ولو كانت الصورة صغيرة بحيث لا تبدل الناظر لا یکرہ۔ (فتح القدیر ج: ۱ ص: ۲۹۵، طبع بیروت)۔ لو کان فوق الثوب الذی فیہ صورة ثوب سائر له فإنه لا یکرہ ان یصلی فیہ لاستارها بالثوب الآخر۔ (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۹، طبع بیروت)۔

نماز میں تاخیر کر لیتا ہے۔ جگہ اگر صاف ستھری مل جائے تو پڑھ لیتا ہے، اور اگر جگہ خراب ہو تو نہیں پڑھتا۔

پانی کے ٹینک پر نماز

سوال: ... ہماری بلڈنگ کے انڈر گراؤنڈ پانی کے ٹینک کے فرش پر باجماعت نماز پڑھنے کا انتظام ہے، باقاعدہ اذان بذریعہ مائیک دی جاتی ہے، بیس پچیس نمازی نماز پڑھتے ہیں، رمضان شریف میں نماز تراویح بھی ہوتی ہے۔ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ پانی کے ٹینک کے اوپر نماز پڑھنا جائز نہیں، براہ کرم اس مسئلے پر روشنی ڈالئے۔

جواب: ... مجھے تو ایسا مسئلہ معلوم نہیں کہ اگر پانی کے ٹینک پر پکا فرش بچھا ہوا ہو تو اس پر نماز نہیں ہوتی۔

نجاست کے قریب نماز پڑھنا

سوال: ... کیا ایسی جگہ نماز جنازہ کی ادائیگی درست ہے کہ جہاں گوبر پڑا ہوا ہو، اور واضح نظر آتا ہو، لیکن ہوشک اور اس کو روزانہ پانی بھی دیا جاتا ہو، یعنی پُرانا گوبر ہو، اور متبادل جگہ بھی موجود ہو، کوئی خاص مشکل نہ ہو؟

جواب: ... نجاست کے قریب نماز پڑھنا مکروہ ہے۔^(۱)

(۱) وتكره الصلوة أيضا في معادن الابل والعلة كونها مواضع النجاسة... إلخ۔ (حلی کبیر ص: ۳۶۳)، لو صلی وبین یدیه عذرہ أو غیرها من النجاسات بلا حائل حیث یکرہ لذلك۔ (حلی کبیر ص: ۳۶۶)۔

نماز ادا کرنے کا طریقہ

دوران نماز نظر کہاں ہونی چاہئے؟

سوال: جب ہم نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو ہماری نگاہ کہاں ہونی چاہئے؟ جب رکوع میں جاتے ہیں تو نگاہ کہاں کہاں ہونی چاہئے؟ ذرا تفصیل سے بتائیے گا۔

جواب: قیام کی حالت میں نظر سجدہ کی جگہ ہونی چاہئے، رکوع میں قدموں پر، سجدہ میں ناک کی کونٹیل پر، قعدہ میں رانوں پر اور سلام کہتے ہوئے دائیں اور بائیں کندھے پر۔^(۱)

نماز میں پیروں کے درمیان فاصلہ اور انگوٹھے کا زمین سے لگا رہنا

سوال: جب ہم نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوں تو کیا ہمارے پیروں کے درمیان کا فاصلہ چار انگلی کا ہونا چاہئے یا اس سے زیادہ؟ اور کیا سیدھے پیر کا انگوٹھا زمین سے لگے رہنا چاہئے یا نہیں؟ جبکہ بہت سے لوگ ایک ایک انگلی کا درمیان فاصلہ رکھتے ہیں اور پیر کا انگوٹھا بھی ایک جگہ نہیں رکھتے، تو کیا یہ دونوں طریقے صحیح ہیں؟

جواب: دونوں پاؤں کی ایڑیوں کے درمیان چار انگشت کے قریب فاصلہ مستحب لکھا ہے^(۲) پاؤں کا انگوٹھا اگر اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو اس سے نماز مکروہ نہیں ہوتی، مگر بلا ضرورت ایسا نہ کرنا چاہئے۔

نماز کی نیت کا طریقہ

سوال: ہم جب نماز پڑھنے کے لئے نیت کرتے ہیں تو میں یوں کہتا ہوں: ”میں نیت کرتا ہوں چار رکعات فرض عین عصر کی، اس امام کے پیچھے، منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔“

۱: کیا کسی صحابی یا رسول اللہ نے اسی طرح کے الفاظ سے نیت کی تھی؟

۲: کیا ان الفاظ کو زبان سے ادا کرنا بدعت ہے؟

(۱) (وآدابها) نظره إلى موضع سجوده حال القيام وإلى ظهر قدميه حالة الركوع وإلى أرنبته حالة السجود وإلى حجره حالة القعود وعند التسليم الأولى إلى منكبه الأيمن وعند الثانية إلى منكبه الأيسر۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۷۲، ۷۳، البدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۲۱۵)۔

(۲) وينبغي أن يكون بينهما مقدار أربع أصابع اليد لآله أقرب إلى الخشوع۔ (شامی ج: ۱ ص: ۴۴۴)۔

۳: آپ ہمیں بتائیے کہ صحیح نیت کس طرح ہے اور کیسے ادا کرنا چاہئے؟

جواب: ... نیت دل کا فعل ہے، یعنی آدمی دس میں یہ ارادہ کر لے کہ میں فلاں نماز پڑھ رہا ہوں، زبان سے یہ الفاظ کہنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، صحابہؓ و تابعینؓ سے اور ائمہ دین سے منقول نہیں، لیکن متاخرین نے اس خیال سے اس کو مستحسن قرار دیا ہے کہ نماز کی نیت کے وقت آج کل لوگوں کو وساوس و خیالات کا هجوم ہوتا ہے، اس سے بے وسو ہو کر نماز کی نیت نہیں کرتے، اس کا علاج یہ ہے کہ زبان سے ان الفاظ کو کہہ لیں، کیونکہ زبان سے الفاظ ادا کرنے کی صورت میں دل متوجہ ہو جائے گا، اس لئے زبان سے نیت کرنا خود مقصود نہیں، نہ ضروری ہے، بلکہ مقصود کا ذریعہ ہونے کی وجہ سے اس کو متاخرین نے مستحسن قرار دیا ہے۔^(۱)

نیت نماز میں بھولے نفل کی جگہ سنت بولنا

سوال: ... فرض کی نیت کرتے وقت بھول سے سنت یا نفل زبان سے نکل گیا، یا سنت یا نفل کی نیت کے وقت بھولے سے فرض کہہ دیا اور نماز شروع کر دی، تو نماز توڑ کر دوبارہ نیت باندھی جائے یا نماز ہی میں نیت کی اصلاح کر لی جائے؟

جواب: ... نیت دل کا فعل ہے، دل میں جس نماز کے پڑھنے کی نیت تھی وہ نماز ہوگی۔^(۲)

سلام پھیرتے وقت نگاہ کہاں ہونی چاہئے؟

سوال: ... نماز ختم کرتے وقت (یعنی سلام پھیرتے وقت) دوکاندھوں کو دیکھتے ہوئے سلام پھیرنا چاہئے؟

جواب: ... جی ہاں! سلام پھیرتے وقت نظر کندھے پر ہونی چاہئے۔^(۳)

نماز میں دائیں بائیں دیکھنا

سوال: ... اگر کوئی شخص نماز میں دائیں بائیں دیکھے، سر کو موڑ کر یا کن انکھوں سے دیکھے تو کیا اس سے اس کی نماز میں نقص آئے گا یا ٹوٹ جائے گی؟ اور اگر کسی کا سینہ ہی مڑ جائے، اس سے بھی کیا نماز ٹوٹتی ہے یا نہیں؟

جواب: ... کن انکھوں سے ادھر ادھر دیکھنا مکروہ تنزیہی ہے، سر کو ادھر ادھر گھمانا مکروہ تحریمی ہے، اور سینہ قبلے سے پھر جائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے۔^(۴)

(۱) النية إرادة الدخول في الصلاة والشرط أن يعلم بقلبه أي صلاة يصلي ومن عجز عن إحصار القلب بكلمة اللسان. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۶۵).

(۲) النية إرادة الدخول في الصلاة والشرط أن يعلم بقلبه أي صلاة يصلي. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۶۵).

(۳) وآدابها (الصلاة) نظره . عند التسليمة الأولى إلى منكبه الأيمن وعند الثانية إلى منكبه الأيسر. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۷۳).

(۴) ويكره أن يلتفت يمسة أو يسرة بأن يحول بعض وجهه عن القبلة فاما أن ينظر بموق عينه ولا يحول وجهه فلا بأس به. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۰۶) ولو حول القادر صدره عن القبلة فسدت صلاته ولو حول وجهه دون صدره لا تفسد. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۰۳).

تکبیر تحریمہ کے علاوہ باقی تکبیریں سنت ہیں

سوال: .. مقتدی محویت کے باعث یا کسی دوسری وجہ سے تعدیل ارکان کے وقت تکبیر نہیں کہہ سکا یا کوئی تکبیر کہی اور کوئی نہیں کہی، (تکبیر تحریمہ ضرور کہہ چکا ہے)، تو اس نقص کے باعث کیا اس کی نماز فاسد ہوگئی؟ نیز یہ بھی فرمائیں کہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ دوسری تمام تکبیریں فرض ہیں، واجب ہیں، سنت ہیں یا مستحب؟

جواب: ... تکبیر تحریمہ فرض ہے،^(۱) باقی تکبیریں سنت ہیں،^(۲) اگر نہیں کہہ سکا تو تب بھی نماز ہوگئی۔^(۳)

تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھانے کا صحیح طریقہ

سوال: ... تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھانے کی تین روایات ہیں، ایک کندھوں کے برابر کی، دوسری کانوں کے برابر، اور تیسری سر کے برابر، سوال یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کندھوں کے برابر تک ہاتھ اٹھائے تھے یا راویوں نے جان بوجھ کر روایت کرتے وقت تغیر و تبدل کر دیا، تاکہ امت میں تفرقہ پیدا ہو جائے؟

جواب: ... تینوں روایات صحیح ہیں، اور ان میں کوئی تعارض نہیں، ہاتھوں کا نیچے کا حصہ کندھوں تک، انگوٹھا کانوں کی لو تک اور انگلیاں سر تک ہوں، انگوٹھوں کو کانوں کی لو سے مس کرنا چاہئے۔^(۴)

تکبیر کہتے وقت ہتھیلیوں کا رخ کس طرف ہونا چاہئے؟

سوال: ... جناب میں نے ایک جگہ پڑھا تھا کہ نماز شروع کرتے وقت تکبیر کہتے وقت ہاتھوں کو جب کانوں تک اٹھایا جاتا ہے اس وقت ہتھیلیوں کا رخ قبلہ کی جانب ہونا چاہئے، جبکہ میں نے اپنے گھر والوں اور دوسرے نمازیوں کو دیکھا ہے کہ تکبیر کہتے وقت ان کے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کا رخ چہرے کی طرف ہوتا ہے، آپ سے گزارش ہے کہ قرآن و سنت کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیے کہ تکبیر کہنے کے دونوں طریقوں میں سے کون سا طریقہ صحیح ہے؟

جواب: ... درمختار میں دونوں طریقے لکھے ہیں، اور دونوں صحیح ہیں، لیکن قبلہ رخ ہونا زیادہ بہتر ہے۔^(۵)

(۱) (الفصل الأول فی فرائض الصلاة) وہی ست (منہا التحریمة) ... الخ۔ (عالمگیری ص: ۶۸)۔ وأيضاً من فرائضها التي لا تصح بدونها التحریمة قائماً وہی شرط۔ (در مختار) (وفی الشامی) (قوله التحریمة) المراد بها جملة ذکر خالص مثل الله أكبر ... الخ۔ (شامی ج: ۱ ص: ۴۴۲، باب صفة الصلاة)۔

(۲) (سنہا) . وجہر الإمام بالتکبیر وتکبیر الركوع وتکبیر السجود ... الخ۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۷۲)۔

(۳) ترک السنة لا یوجب فساداً ولا سهواً ... الخ۔ (در مختار مع الشامی ص: ۴۷۳، ۴۷۴)۔

(۴) (وکیفیتها) إذا أراد الدخول فی الصلاة کبر ورفع یدیه حذاء أذنیه حتی یحاذی بابہامیہ شحمتی أذنیہ وبرؤس الأصابع فروع أذنیہ کذا فی التبیین۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۷۳)۔

(۵) ويستقبل بکفیه القبلة وقیل خدیہ۔ (در مع الرد ج: ۱ ص: ۴۸۲)، (وأيضاً) ذکر الطحاوی انه یرفع یدیه ناشراً أصابعه

مستقلاً بهما القبلة حتی تكون الأصابع نحو القبلة ... الخ۔ (البدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۱۹۹)۔

تکبیر تحریمہ میں ہاتھ کہاں تک اٹھائے جائیں؟

سوال: نماز میں شروع کرتے وقت جو ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں اس کو کہاں تک اٹھانا ہوگا؟ کیونکہ میرا بھائی سینے تک بھی نہیں اٹھاتا، اور وہ کہتا ہے کہ صرف معمولی سا اٹھانا کافی ہے۔

جواب: درمختار میں ہے کہ انگوٹھے کا سراکانوں کی لوگوں چاہئے۔^(۱)

تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھوں کی ہتھیلیوں کا رخ کس طرف ہو؟

سوال: میں نے ایک کتابچہ جو کہ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہم کا لکھا تھا، اس میں پڑھا کہ نماز شروع کرتے وقت ”ہاتھ کانوں تک اس طرح اٹھائیں کہ ہتھیلیوں کا رخ قبلے کی طرف ہو اور انگوٹھوں کے سرے کان کی لوسے یا تو بالکل مل جائیں یا اس کے برابر آجائیں، اور باقی انگلیاں اوپر کی طرف سیدھی ہوں۔“ عرض یہ ہے کہ ہمارے محلے کی مسجد کے پیش امام ”النداکبر“ کہتے وقت ہاتھوں کا رخ بجائے قبلے کے کانوں کی طرف کرتے ہیں، یعنی ان کی ہتھیلیاں قبلے کے رخ نہیں ہوتی ہیں، تو کیا اس طرح نماز ہو جاتی ہے؟

جواب: نماز ہو جاتی ہے، مگر اچھا وہ ہے جو مولانا تقی عثمانی نے لکھا ہے۔^(۲)

مقتدیوں کو چاہئے کہ امام کی تکبیر ختم ہونے کا انتظار کریں

سوال: بعض مساجد میں امام تکبیر تحریمہ (نماز کی پہلی تکبیر) بہت لمبی کہتی ہیں، اگر امام نے پہلی تکبیر اللہ اکبر کا آخری حرف ”ر“ ختم نہیں کیا اور مقتدی پہلے تکبیر ختم کر لے تو کیا مقتدی کی نماز امام کے پیچھے درست ہوگی؟

جواب: امام کو چاہئے کہ تکبیر کو زیادہ لمبا نہ کھینچے، اور مقتدیوں کو چاہئے کہ امام کے تکبیر سے فارغ ہونے کا انتظار کریں، تاکہ ان کی تکبیر امام سے پہلے نہ ختم ہو جائے، اگر امام کی تکبیر ختم نہیں ہوئی اور مقتدی کی تکبیر پہلے ختم ہو گئی تو یہ مقتدی نماز میں شامل ہی نہیں ہوا، نہ امام کے پیچھے اس کی نماز ہوئی۔ الغرض مقتدی کی نماز شروع ہونے کے لئے شرط ہے کہ اس کی تکبیر تحریمہ امام کی تکبیر تحریمہ پوری ہونے سے پہلے ختم نہ ہو جائے، ورنہ مقتدی کی نماز نہیں ہوگی۔^(۳)

امام تکبیر تحریمہ کب کہے؟

سوال: ہماری مسجد کے امام صاحب ”تکبیر“ ختم ہونے سے پہلے ہی ”النداکبر“ کہہ کر نیت باندھ لیتے ہیں، آپ بتائیے جب پوری تکبیر ہو جائے ہم اس وقت نیت باندھیں یا پھر امام صاحب کے ساتھ نیت باندھیں؟

(۱) (۲) و رفع یدیه ماسا بابہامہ شحمتی اذنیہ۔ (رد المحتار مع الدر المختار ج ۱ ص ۳۸۲)۔

(۳) اجمعوا علی ان المقتدی لو فرغ من قوله الله قبل فراغ الإمام من ذلك لا يكون شارعا فی الصلوة۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۶۹)۔

جواب: بہتر یہ ہے کہ امام اقامت ختم ہونے پر تکبیر تحریمہ کہے، تاکہ اقامت کہنے والا بھی ساتھ شریک ہو سکے۔^(۱)

امام اور مقتدی تکبیر تحریمہ کب کہیں؟

سوال:.... تکبیر تحریمہ کہنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟ بعض لوگ بلند آواز سے تکبیر تحریمہ کہتے ہیں، بعض آہستہ کہتے ہیں، بعض بالکل خاموشی سے ہاتھ اٹھا کر باندھ لیتے ہیں، اس کے علاوہ بعض ائمہ تکبیر اتنی لمبی کھینچتے ہیں کہ بعض مقتدی پہلے ہی نیت باندھ چکے ہوتے ہیں، لہذا اس سلسلے میں امام اور مقتدی اور اکیلے نماز پڑھنے والے کے لئے شرعاً صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب:.... تکبیر تحریمہ اتنی آواز سے کہی جائے کہ اپنے آپ کو سنائی دے۔^(۲) امام کو چاہئے کہ تکبیر کو زیادہ لمبا نہ کھینچے، اور مقتدیوں کو چاہئے کہ امام کے تکبیر شروع کرنے کے بعد تکبیر شروع کریں اور ختم ہونے کے بعد ختم کریں،^(۳) اگر مقتدی امام سے پہلے تکبیر تحریمہ ختم کر دے تو اس کی نماز نہیں ہوگی۔^(۴)

مقتدی کے لئے تکبیرِ اولیٰ میں شرکت کے درجات

سوال:.... میں نے سنا ہے کہ تکبیرِ اولیٰ کے تین درجات ہیں: اول یہ کہ جب امام صاحب اللہ اکبر کہے تو ہم بھی اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لیں، دوسرا یہ کہ جب امام صاحب قراءت شروع کریں اس سے پہلے ہم ہاتھ باندھ لیں، اور تیسرا یہ کہ امام صاحب کے رکوع میں جانے سے پہلے ہم ہاتھ باندھ لیں، کیا یہ درست ہے؟ اگر درست ہے تو ہمیں تکبیرِ اولیٰ کا ثواب ملے گا یا نہیں؟

جواب:.... صحیح تو یہ ہے کہ تکبیرِ اولیٰ کی فضیلت اس شخص کے لئے ہے جو امام کے تحریمہ کے وقت موجود ہو، بعض نے اس میں زیادہ وسعت پیدا کرتے ہوئے کہا ہے کہ جو شخص قراءت شروع ہونے سے پہلے شریک ہو جائے اس کو بھی فضیلت حاصل ہو جائے گی، اور بعض نے مزید وسعت دیتے ہوئے کہا کہ جو قراءت ختم ہونے سے پہلے شریک ہو جائے اس کو بھی یہ فضیلت ہے۔^(۵)

(۱) قال أبو يوسف: يشروع إذا فرغ من الإقامة محافظة على فضيلة متابعة المؤذن وإعانة للمؤذن على الشروع معه. (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۳۰۴).

(۲) ومنها أن الإمام يعهر بالتكبير ويخفي به المنفرد والمقتدى لأن الأصل في الأذكار هو الإخفاء، وإنما الجهر في حق الإمام لحاجته إلى الإعلام. (البدائع ج: ۱ ص: ۱۹۹).

(۳) ومنها أن يكبر المقتدى مقارناً لتكبير الإمام فهو أفضل باتفاق الروايات عن أبي حنيفة..... وقال أبو يوسف السنة أن يكبر بعد فراغ الإمام من التكبير. (البدائع ج: ۱ ص: ۲۰۰).

(۴) فلو قال "الله" مع الإمام و"أكبر" قبله..... لم يصح في الأصح كما لو فرغ من "الله" قبل الإمام. (در مع الرد ج: ۱ ص: ۴۸۰).

(۵) وتظهر فائدة الخلاف في وقت إدراك فضيلة تكبيرة الإفتتاح فعنده المقارنة وعندهما إذا كبر في وقت الشاء قيل بالشروع قبل قراءة ثلاث آيات لو كان المقتدى حاضراً وقيل سبع لو غائباً، وقيل بإدراك الركعة الأولى وهذا أوسع وهو الصحيح. (شامی ج: ۱ ص: ۵۲۶).

تکبیر تحریمہ دوبار کہہ دینے سے نماز فاسد نہیں ہوتی

سوال: ... اگر نمازی قصد آیا سہواً تکبیر تحریمہ یا سلام کے اغماظ دومرتبہ ادا کر لے تو اس سے نماز فاسد ہو جائے گی یا نہیں؟
جواب: ... نماز ہو جائے گی۔^(۱)

نماز میں ہاتھ باندھنا سنت ہے

سوال: بعض لوگ نیت کرنے کے بعد ہاتھ کو باندھتے نہیں، کیا ان کی نماز ہو جاتی ہے؟ اور کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مختلف طریقوں سے نماز ادا کی ہے؟

جواب: ... ہاتھ باندھنا سنت سے ثابت ہے، اس لئے جمہور امت کے نزدیک یہ سنت ہے۔^(۲)

رفع یدین کرنا کیسا ہے؟

سوال: ... کیا رفع یدین جائز ہے؟ جبکہ بعض کرتے ہیں اور بعض ترک کرتے ہیں۔

جواب: ... رفع یدین تکبیر تحریمہ کے لئے باتفاق سنت ہے، اس کے علاوہ دوسرے مواقع پر رفع یدین نہ کرنا بہتر ہے۔^(۳)

کیا رفع یدین ضروری ہے؟

سوال: ہمارے پڑوس میں کچھ لوگ رکتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ بغیر رفع یدین کے تمہاری نماز باطل نہیں ہوتی، اور (سنن التبری ہیتمی) سے حدیث پیش کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال تک رفع یدین کیا، جبکہ ہم رفع یدین نہیں کرتے، ہمارے پاس کوئی بھی عالم نہیں جس سے ہم یہ مسئلہ پوچھ سکیں، مہربانی فرما کر آپ اس مسئلہ کی مکمل وضاحت فرمائیں۔

جواب: ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ترک رفع یدین بھی ثابت ہے،^(۴) اور ہمارے امام ابوحنیفہؒ اور بہت سے ائمہ دین

(۱) واداشک المقتدی اہل کبر مع الإمام أو بعده بحکمہ باکبر رأیہ والاحوط أن یكثر ثانیاً لیقطع الشک بالیقین۔ (حلبی کبیر ص: ۲۶۱)۔

(۲) لقد قال عامة العلماء أن السنة هي وضع اليمين على الشمال . ولما روى عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: ثلاث من سنن المرسلين . وفي رواية وضع اليمين على الشمال تحت الشرة في الصلاة . إلخ. (الدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۲۰۱)۔

(۳) اما أصل الرفع فلما روى عن ابن عباس واس عمر رضی اللہ عنہما موقوفاً علیہما ومرفوعاً إلى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أنه قال: لا ترفع الأيدي إلا في سبع مواطن، وذكر من جعلتها تكبيرة الافتتاح وعلى هذا إجماع السلف... إلخ۔ (بدائع صنائع ج: ۱ ص: ۱۹۹)۔

(۴) (وفي شرح معاني الآثار للطحاوي) عن براء بن عازب قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا كثر لا فتاح الصلاة رفع يديه حتى يكون ابهاماه قريباً من شحمتي أذنيه ثم لا يعود۔ (ص: ۱۶۲)۔ عن الأسود قال رأيت عمر بن الخطاب يرفع يديه في أول تكبيرة ثم لا يعود۔ (ص: ۱۶۳)۔ (وفي الترمذي) عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال ألا أصلي بكم صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ فصلی فلم يرفع يديه إلا في أول مرة۔ (ص: ۳۵)۔

نے اسی کو اختیار کیا ہے۔^(۱) جو حضرات رفع یدین کے قائل ہیں وہ بھی اس کو مستحب اور افضل ہی فرماتے ہیں، فرض و واجب نہیں کہتے، اس لئے یہ کہنا کہ رفع یدین کے بغیر نماز نہیں ہوتی، خالص جہالت ہے۔ سنن کبریٰ کی جس روایت کا آپ نے ذکر کیا ہے، وہ حد درجہ کمزور ہے، بلکہ بعض محدثین نے اس کو موضوع (من گھڑت) کہا ہے، (دیکھئے: حاشیہ نصب الراية ج: ۱ ص: ۴۱۰)۔

سنت سمجھ کر رفع یدین کرنے میں کیا حرج ہے؟

سوال: ... میں کوشش کرتا ہوں کہ زیادہ سے زیادہ سنت پر عمل کروں، اس وقت بخاری شریف زیر مطالعہ ہے، اس میں رفع یدین کا ذکر ہے، میں سنت سمجھ کر بعض نمازوں میں رفع یدین کی، تو دوستوں نے روکا کہ ہم حنفی ہیں، ہمیں اس پر عمل نہیں کرنا چاہئے۔ لہذا اب میں نے رفع یدین چھوڑ دی ہے۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ سنت سمجھ کر بھی رفع یدین کر لی جائے تو کوئی حرج تو نہیں ہے؟ آپ کی کیا رائے ہے؟ قرآن و سنت کی رُو سے واضح فرمادیں۔

جواب: ... جس طرح رفع یدین سنت ہے، اسی طرح ترک رفع یدین بھی سنت ہے،^(۲) بلکہ یہ آخری سنت ہے، اس لئے رفع یدین کو سنت سمجھ کر کرنے میں تو کوئی مضائقہ نہیں، مگر جو شخص حقیقت حال سے واقف نہیں، وہ یہ سمجھے گا کہ رفع یدین تو سنت ہے، مگر ترک رفع یدین سنت نہیں۔ اس میں دو خرابیاں ہوں گی، ایک تو سنت کے سنت ہونے کی نفی کرنا، دوسرے تارکین رفع یدین کو تارک سنت سمجھنا، واللہ اعلم!

نیت اور رکوع کرنے میں ہاتھ نہ چھوڑیں

سوال: ... نماز کی نیت کر کے ہاتھ کانوں کی لوتک اٹھا کر گھٹنوں تک چھوڑ کر پھر ناف کے نیچے باندھنے چاہئیں یا کانوں کی لوتک اٹھا کر فوراً ناف کے نیچے باندھ لیں؟ نیز ایسے ہی رکوع میں جاتے ہوئے پہلے ہاتھوں کو گھٹنوں تک چھوڑ کر چند سیکنڈ کھڑے ہو کر رکوع میں جائیں یا بندھے ہوئے ہاتھ چھوڑ کر فوراً رکوع میں چلے جائیں؟

جواب: ... ہاتھ چھوڑنے کی ضرورت نہیں، کانوں کی لوتک اٹھا کر ہاتھ باندھ لیں، اسی طرح رکوع کو جاتے ہوئے ہاتھ چھوڑ کر کھڑے ہونے کی ضرورت نہیں، ہاتھ چھوڑ کر رکوع میں چلے جائیں۔

عورت کا کھڑے ہو کر نماز شروع کر کے بیٹھ کر ختم کرنا

سوال: ... گھر کی خواتین جب نماز پڑھتی ہیں تو پہلے کھڑے ہو کر شروع کرتی ہیں، اس کے بعد بیٹھ کر ساری رکعتیں پڑھتی ہیں، سنت نفل بھی بیٹھ کر پڑھتی ہیں، میں نے ان کو بہت مرتبہ روکا اور سمجھایا ہے، لیکن وہ کہتی ہیں ہمیں حافظہ صاحب نے بتایا ہے کہ عورتوں کو نماز بیٹھ کر پڑھنی چاہئے، اسی لئے ہم بیٹھ کر پڑھتے ہیں۔ کیا اس طرح بیٹھ کر پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے؟ کیا انہوں نے اب

(۱) وأما رفع اليدين عند التكبير فليس بشئ في الفرائض عندنا إلا في تكبيرة الافتتاح. (بدائع صناع ج: ۱ ص: ۲۰۷)۔

(۲) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۴ دیکھیں۔

تک جو نمازیں پڑھی ہیں، وہ ادا ہو گئیں؟ اگر نہیں تو پھر کیا کیا جائے؟

جواب: ... نماز میں قیام کرنا فرض ہے،^(۱) اور ”قیام“ کہتے ہیں کھڑے ہونے کو، اس لئے فرض نماز اور وتر نماز بیٹھ کر نہیں ہوتی، جبکہ آدمی کھڑا ہونے کی طاقت رکھتا ہو۔ جو حکم مرد کا ہے، وہی عورت کا۔ آپ کے گھر کی خواتین نے جتنی نمازیں بیٹھ کر پڑھی ہیں، وہ ادا نہیں ہوئیں، ان کو دوبارہ پڑھیں۔ جس حافظ صاحب نے ان کو بتایا ہے، وہ کوئی جاہل ہوگا، اس حافظ صاحب سے کہو کہ کس کتاب سے تم نے یہ مسئلہ بتایا ہے...؟

کھڑے ہونے پر سانس پھولے تو کیا بیٹھ کر نماز پڑھ سکتے ہیں؟

سوال: ... میری ماں کی عمر چالیس سال ہے، کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے ان کی سانس پھول جاتی ہے، پہلی کھڑے ہو کر دو رکعت، پھر بیٹھ کر یا فرض کی پوری رکعتیں بیٹھ کر ادا کر سکتی ہیں کیا؟

جواب: ... فرض نماز تو کھڑے ہو کر ہی پڑھنی چاہئے، اگر آدمی کھڑا نہ ہو سکتا ہو تو بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے۔ آپ کی والدہ کوشش کیا کریں جتنی رکعتیں کھڑے ہو کر پڑھ سکتی ہیں، کھڑے ہو کر پڑھیں، جب کھڑا نہ ہو جائے تو بیٹھ کر پڑھ لیا کریں۔^(۲)

رکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کی کیفیت

سوال: ... رکوع میں جاتے وقت ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے وقت آیا انگلیاں کھلی رکھیں گے یا بند؟ اور ہاتھ کے رکھنے کی کیا کیفیت ہوگی؟

جواب: ... انگلیاں کھلی رکھنی چاہئیں، اور ہاتھ سے گھٹنوں کو پکڑ لینا چاہئے۔^(۳)

کیا رکوع کی حالت میں گھٹنوں میں خم ہونا چاہئے

سوال: ... جب آدمی رکوع میں ہوتا ہے تو اس وقت ناگوں کو خم کرنا چاہئے یا سیدھی رکھنی چاہئیں؟ ہمارے ایک صاحب کہتے ہیں کہ اس وقت پورے جسم کو لفظ ”محمد“ کی شکل کی طرح بنانا چاہئے، اور میں کہتا ہوں کہ سر اور کمر ایک سیدھ میں اور ٹانگیں اور گھٹنے ایک سیدھ میں ہونے چاہئیں اور وہ کہتے ہیں کہ گھٹنوں میں خم ہونا چاہئے۔
جواب: ... آپ صحیح کہتے ہیں۔^(۴)

(۱) ومنها القيام وهو فرض في صلاة الفرض والوتر۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۶۹)۔ أيضا: ومنها القيام في فرض وملحق به..... لقادر عليه وعلى السجود۔ (تنوير الابصار مع الدر المختار ج: ۱ ص: ۴۴۴)۔

(۲) ومنها القيام وهو فرض في صلاة الفرض والوتر۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۶۹)۔

(۳) ويضع يديه في الركوع على ركبتيه معتمدا بهما ويفرج أصابعه... إلخ۔ (حلی کبیر ص: ۳۱۵)۔

(۴) وينصب ساقيه فجعلهما شبه القوس كما يفعله كثير من العوام مكروه بحر۔ (الشامية ج: ۱ ص: ۴۹۳)۔

بیٹھ کر نماز پڑھنے والا رکوع میں کتنا جھکے؟

سوال: ... بیٹھ کر نماز پڑھتے وقت رکوع میں کہاں تک جھکنا چاہئے؟

جواب: ... اتنا جھکیں کہ سر گھٹنوں کے برابر آجائے۔^(۱)

کیا امام بھی ”ربنا لک الحمد“ پڑھے؟

سوال: ... کیا امام بھی ”ربنا لک الحمد“ پڑھے گا؟ نہ پڑھنے سے نماز میں کوئی کمی واقع ہوگی؟

جواب: ... یہ امام کو بھی کہنا چاہئے۔^(۲)

کیا رکوع سے تھوڑا سا اٹھ کر سجدے میں جانا درست ہے؟

سوال: ... رکوع سے تھوڑا سا اٹھ کر فوراً سجدے میں جانے میں کوئی حرج تو نہیں ہے؟ اگر ہے تو صحیح سنت طریقہ کیا ہے؟

جواب: ... بالکل سیدھا کھڑا ہو جائے اور ایک شیعہ کی مقدار کھڑا رہے۔ ”سمع اللہ لمن حمدہ“ کے بعد اطمینان سے کھڑے

ہو کر ”ربنا لک الحمد“ کہے۔^(۳)

رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا اور پہلے سجدے کے بعد سیدھا بیٹھنا واجب ہے

سوال: ... بہت سارے نمازیوں کو دیکھا ہے کہ رکوع کے بعد سیدھا کھڑے بھی نہیں ہوتے کہ سجدے میں چلے جاتے

ہیں۔ اسی طرح ایک سجدے کے بعد سیدھا بیٹھتے بھی نہیں کہ دوسرا سجدہ کر لیتے ہیں۔ کیا اس طرح نماز درست ہوتی ہے؟ رکوع کے بعد

اور ایک سجدہ اور دوسرے سجدے کے درمیان کتنا رکنا ضروری ہے؟

جواب: ... رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا اور دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا واجب ہے۔ اگر کسی نے یہ واجب

ترک کر دیا تو اس پر نماز کا لوٹنا واجب ہے۔ افسوس ہے کہ بہت سے نمازی اس مسئلے میں غلطی کرتے ہیں۔^(۴)

(۱) ولو كان يصلي قاعدا ينبغي أن يحاذي جبهته قدام ركبتيه ليحصل الركوع اهـ قلت ولعله على تمام الركوع ولا فقد عمدت حصوله بأصل طائفة الرأس أي مع انحناء الظهر تأمل۔ (الشامية ج: ۱ ص: ۲۲۸، بحث الركوع والسجود)۔

(۲) ان المصلي لا يحلوا أما إن كان إماماً أو مقتدياً أو منفرداً فإن كان إماماً يقول: سمع الله لمن حمده، ولا يقول ربنا لك الحمد في قول أبي حنيفة، وقال أبو يوسف ومحمد والشافعي يجمع بين التسميع والتحميد، وروى عن أبي حنيفة مثل قولهما احتجوا بما روى عن عائشة رضي الله عنها أنها قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا رفع رأسه من الركوع قال: سمع الله لمن حمده ربنا لك الحمد، وغالب أحواله كان هو الإمام۔ (بدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۲۰۹، طبع سعيد)۔

(۳) ثم بعد إتمام الركوع يرفع رأسه حتى يستوي قائماً ويقول الإمام حال الرفع: سمع الله لمن حمده ... وإن كان المصلي مقتدياً فإنه يأتي بالتحميد ... وإن كان المصلي منفرداً يأتي بهما۔ (حلبی کبیر ص: ۳۱۸، طبع سهیل اکیڈمی)۔

(۴) قال الشيخ كمال الدين بن الهمام، وينبغي أن تكون القومة والجلسة واجبتين للمواظبة۔ (حلبی کبیر ص: ۲۹۴)۔

سمع اللہ لمن حمدہ کے بجائے اللہ اکبر کہہ دیا تو نماز ہوگئی

سوال:۔۔ گزشتہ دنوں ہمارے محلے کی مسجد میں امام صاحب رخصت پڑتے، نمازیوں میں سے ایک صاحب نے نمازِ عشاء کی امامت کی، آخری دو رکعتوں میں انہوں نے رکوع سے اٹھتے وقت ”سمع اللہ لمن حمدہ“ کے بجائے ”اللہ اکبر“ کے کلمات ادا کئے، نماز کے بعد اکثر مقتدی کہہ رہے تھے کہ نماز دوبارہ ادا کی جائے، چند ایک نے کہا نماز دوبارہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں، پھر نماز دوبارہ ادا نہ کی گئی، اکثر مقتدی غیر مطمئن ہو کر چلے گئے، کیا جب امام رکوع سے اٹھتے وقت بھول کر ”اللہ اکبر“ کہے تو مقتدی کو کیا لقمہ دینا چاہئے اور کیا اس طرح نماز درست ہوگی؟

جواب:۔۔ نماز صحیح ہوگئی، لقمہ دینے کی ضرورت نہیں۔^(۱)

رکوع کے بعد کیا کہے؟

سوال:۔۔ نماز کے اندر رکوع سے اٹھ کر ”ربنا لک الحمد حمداً كثيراً طیباً مبارکاً فیہ“ کیا پورا پڑھنا چاہئے اور اسی طرح دو سجدوں کے درمیان جلسہ میں وہ دعا جو عام طور پر نماز کی کتابوں میں لکھی ہوتی ہے، کیا وہ بھی پوری پڑھنی چاہئے؟

جواب:۔۔ یہ دعائیں عموماً نفل نماز میں پڑھی جاتی ہیں، فرض نماز میں بھی اگر پڑھ لے تو اچھا ہے، اور اگر امام ہو تو اس کا لحاظ رکھے کہ مقتدیوں کو گرائی نہ ہو۔^(۲)

سجدے میں ناک زمین پر لگانا

سوال:۔۔ نماز میں میں نے بہت سے آدمیوں کو دیکھا ہے کہ سجدہ کرتے وقت ناک کو صرف ایک بار زمین سے لگاتے ہیں پھر سجدہ مکمل کرنے تک ہاتھ ہی لگائے رکھتے ہیں، کیا ان کی نماز ہو جاتی ہے؟

جواب:۔۔ سجدہ میں پیشانی اور ناک لگانا دونوں ضروری ہیں، صرف پیشانی لگانا، ناک نہ لگانا مکروہ تحریمی ہے،^(۳) اور ایسی نماز کا لوٹنا واجب ہے،^(۴) اور ایک بار ناک لگا کر پھر نہ لگانا ہے۔^(۵)

(۱) (قولہ مسموعاً) ای قائللاً سمع اللہ لمن حمدہ، وأفاد أنه لا یکبر حالة الرفع خلافاً لما فی المحيط من أنه سنة وإن ادعی الطحاوی تواتر العمل به... إلخ. (الشامیہ ج: ۱ ص: ۴۹۶، مطلب فی إطالة الركوع للجائی).

(۲) (ولیس بینہما ذکر مسنون، وکذا) لیس (بعد رفعه من الركوع) دعاء..... (علی المذهب) وما ورد محمول علی النفل (در مختار) (وقال الشامی تحت قوله محمول علی النفل)..... وقال علی أنه إن ثبت فی المكتوبة فلیکن فی حاله الانفراد، أو الجماعة والمأمرون محصورون لا یتقلون بذلك... إلخ. (الشامیہ ج: ۱ ص: ۵۰۶ قبیل مطلب مهم فی عقد الأصابع عند التشہد).

(۳) وکمال السنۃ فی السجود وضع الجبهة والأنف جميعاً ولو وضع أحدهما فقط إن کان من عذر لا یکره وإن کان من غیر عذر فإن وضع جبهته دون أنفه جاز إجماعاً ویکره. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۷۰، طبع بلوچستان).

(۴) کل صلاة أدیت مع کراهة التحريم يجب إعادتها. (الدر المختار مع الرد ج: ۱ ص: ۴۵۷).

(۵) (وکره إقتصاره) فی السجود (علی أحدهما) ومنها الإکتفاء بالأنف بلا عذر والیه صح رجوع وعلیه الفتوی... إلخ. (الدر المختار مع الرد المختار ج: ۱ ص: ۴۹۸، طبع ایچ ایم سعید کراچی).

نماز کا سجدہ زمین پر نہ کر سکے تو کس طرح کرے؟

سوال: ... میری ٹانگ کرنے کی وجہ سے کمزور ہے، اور گھٹنے میں درد کی وجہ سے سجدہ زمین پر نہیں کر سکتی ہوں، اور زمین سے کچھ اوپر تک سجدہ ہوتا ہے، کیا ایسا سجدہ کروں یا کہ کسی چیز کو رکھ کر سجدہ کروں؟ مہربانی سے بتائیے کہ کیا اس طرح میری نماز ہو جائے گی؟

جواب: ... اگر آپ کو سجدہ کرنے پر قدرت نہیں تو سجدہ کا اشارہ کر لینا کافی ہے، کوئی چیز آگے رکھ کر اس پر سجدہ کرنا کوئی ضروری نہیں۔^(۲)

سجدے میں کہنیاں پھیلا نا اور ران پر رکھنا

سوال: ... سجدہ میں کچھ لوگ اپنی کہنیاں ران پر رکھ کر سجدہ کرتے اور اٹھتے ہیں، اور کچھ لوگ سجدہ میں اپنی کہنیاں اس طرح دائیں بائیں پھیلا دیتے ہیں کہ ساتھ والے نمازی کی چھاتی میں ان کی کہنیاں جا لگتی ہیں، کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: ... جماعت میں کہنیاں زیادہ نہیں پھیلائی جائیں جس سے دوسروں کو تکلیف ہو، گھٹنوں پر کہنیاں رکھنا اگر ضرورت سے ہو تو جائز ہے۔^(۳)

سجدے میں جانے کا طریقہ

سوال: ... سجدے میں جاتے وقت پہلے کیا رکھیں گے؟ آیا ہاتھ اور گھٹنے؟ اور سجدے کی حالت میں کن کن چیزوں کا زمین پر رکھنا ضروری ہے، جن کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی؟

جواب: ... جاتے ہوئے پہلے گھٹنے، پھر ہاتھ، پھر پیشانی رکھی جائے۔ سجدہ سات اعضاء پر کیا جاتا ہے: پیشانی (ما تھامع ناک) دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پنچے (پاؤں کا اگلا حصہ)۔^(۴)

سجدے میں ناک زمین پر رکھنے کی شرعی حیثیت

سوال: ... سجدے میں ناک زمین پر رکھنا سنت ہے یا واجب یا فرض؟ اگر کوئی شخص بلا کسی عذر کے دوران سجدہ ناک کبھی

(۱) وان عجز عن القيام والركوع والسجود وقدر على القعود يصلي قاعدا بايماء ويجعل السجود أخفض من الركوع كذا في فتاوى قاضیخان حتى لو سوى لم يصح كذا في البحر الرائق۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۳۶، طبع بلوچستان)۔

(۲) وبكره للمؤمى أن يرفع اليه عودا أو مسادة ليسجد عليه، فإن فعل ذلك ينظر إن كان يخفض رأسه للركوع ثم للسجود أخفض من الركوع جازت صلاته كذا في الخلاصة۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۳۶)۔

(۳) ويبدى ضبعه لقوله عليه السلام وأبد ضبعك ويروى وأبد من الأبداء وهو المد والأول من الأبداء وهو الإظهار ويجافى بطنه عن فخذه، لأنه عليه السلام كان إذا سجد جافى حتى أن بهمة لو أرادت أن تمر بين يديه لمرت وقيل إذا كان في الصف لا يجافى كي لا يؤذى جاره۔ (فتح القدیر ج: ۱ ص: ۲۱۵، طبع دار صادر، بيروت)۔

(۴) عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: أمرت أن أسجد على سبعة أعظم على الجبهة واليدين والركبتين وأطراف القدمين ولا تكفت الثياب والشعر۔ متفق عليه۔ (مشکوٰۃ ص: ۸۳، باب السجود وفضله)۔

زمین پر رکھ لیتا ہے، کبھی اٹھ لیتا ہے، تو اس طرح سجدہ کرنے سے نماز درست ہوگی یا نہیں؟

جواب:.... سجدے میں پیشانی اور ناک دونوں زمین پر رکھنا واجب ہے، ناک کو کبھی زمین پر رکھ لین اور کبھی اٹھ لین غلط ہے۔ لیکن جب ایک بار ناک کو زمین پر رکھ لیا تو واجب ادا ہو گیا، اور نماز ہو گئی، لیکن سنت کے خلاف ہوئی۔^(۱)

دو سجدوں کے درمیان کتنی دیر بیٹھنا ضروری ہے

سوال:.... دو سجدوں کے درمیان کتنی دیر بیٹھنا ضروری ہے؟ کیونکہ بعض لوگوں کو دیکھا گیا کہ ایک سجدے سے مکمل اٹھ نہیں پاتے کہ دوسرے سجدے میں چلے جاتے ہیں، اگر دو سجدوں کے درمیان کوئی دعا حدیث میں ہو تو اس کو بھی لکھ دیں۔

جواب:.... دونوں سجدوں کے درمیان بالکل سیدھا بیٹھ جائے، اور کم سے کم ایک تسبیح کی مقدار ٹھہرے اور ”اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي“ پڑھے۔^(۲)

سجدہ کرتے وقت اگر دونوں پاؤں زمین سے اٹھ جائیں

سوال:.... سجدہ کرتے وقت اگر دونوں پیر زمین سے اٹھ جائیں تو کیا نماز ٹوٹ جاتی ہے؟

جواب:.... اگر تین مرتبہ ”سبحان اللہ“ کہنے کی مقدار اٹھے رہے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔^(۳)

اگر سجدے میں عورتوں کے پاؤں کے سرے اٹھ جائیں تو نماز کا حکم

سوال:.... عورتوں کے پیر کے سرے (سجدے میں جاتے ہوئے اور سجدے سے اٹھتے ہوئے) زمین سے اٹھ جاتے ہیں تو کیا ان کی نماز فاسد ہو جاتی ہے؟

جواب:.... نماز فاسد نہیں ہوتی،^(۴) مگر عورت جب سمٹ کر سجدہ کرے گی تو پاؤں کیسے اٹھ جائیں گے۔

کیا سجدے میں زمین سے دونوں پاؤں اٹھ جانے سے نماز نہیں ہوتی

سوال:.... عرض یہ ہے کہ گزشتہ دنوں حضرت مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ”فضائل حج“ کا مطالعہ کر رہا تھا، اس میں صفحہ نمبر ۵۱ (چوتھی فصل حج کی حقیقت) میں لکھا ہے نماز ”سجدے میں دونوں پاؤں زمین سے اٹھ جانے سے ضائع ہو جاتی ہے، اس

(۱) وکمال السنۃ فی السجود وضع الجبهة والأنف جميعاً، ولو وضع أحدهما فقط إن كان من عذر لا يكره، وإن كان من غير عذر فإن وضع جبهته دون أنفه جاز إجماعاً ويكره وإن كان بالعكس فكذلك عند أبي حنيفة رحمه الله، وقال لا يجوز وعليه الفتوى. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۷۰، الفصل الأول فی فرائض الصلاة، ومنها السجود).

(۲) وتعديل الأركان هو تسكين الجوارح حتى تطمئن مفاصله وأذناه قدر تسبيحة. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۷۱).

(۳) ولو سجد ولم يضع قدميه على الأرض لا يجوز ولو وضع أحدهما جاز مع الكراهة إن كان بغير عذر... الخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۷۰). ومن شرط جواز السجود أن لا يرفع قدميه فيه، فإن رفعهما في حال سجوده لا تجزيه السجدة. (الجوهرة النيرة ج: ۱ ص: ۶۳، باب صفة الصلاة، طبع مكتبة حقانيه).

(۴) فلو وضع ظهر القدم دون الأصابع..... تجوز صلاته كما لو قام على قدم واحد. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۷۰).

لئے کہ یہ بھی سکون اور وقار کے خلاف ہے۔“

جواب: ...سجدے میں دونوں پاؤں یا ایک زمین سے لگانا فرض ہے، اگر سجدے میں ایک پاؤں بھی زمین سے نہیں لگایا تو نماز نہیں ہوگی۔^(۱)

سجدے کی جگہ کے پاس ریڈیو (بند حالت میں) ہو تو نماز کا حکم

سوال: ...سجدے کی جگہ سے کچھ فاصلے پر ریڈیو (بند حالت) میں موجود ہو تو کیا نماز ہو جائے گی؟
جواب: ...ہو جائے گی۔

دورانِ سجدہ ٹوپی کا فرش اور پیشانی کے درمیان آ جانا

سوال: ...نماز پڑھتے وقت دورانِ سجدہ اگر ٹوپی فرش اور پیشانی کے درمیان آ جائے تو نماز میں کچھ خلل تو واقع نہیں ہوگا؟
جواب: ...کوئی حرج نہیں۔^(۲)

سجدے کی حالت میں اگر بچہ گردن پر بیٹھ جائے تو کیا کیا جائے؟

سوال: ...سجدے کی حالت میں اگر کوئی بچہ گردن پر یا پیٹھ پر آ کر بیٹھ جائے، تو اس صورتِ حال میں بچے کو گرا کر سجدے سے اٹھ جانا چاہئے یا سجدہ دراز کر دیا جائے؟
جواب: ...اگر ایک ہاتھ کے ساتھ بچے کو آہستہ سے اُتار دیا جائے تو بہتر ہے، ورنہ سجدہ لمبا کر دیا جائے۔^(۳)

عورتیں مردوں کی طرح سجدہ کریں یا دبے انداز میں؟

سوال: ...کچھ لوگ کہتے ہیں کہ عورتوں کو اونچا سجدہ جیسا کہ مرد حضرات کرتے ہیں، کرنا چاہئے، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، اور یہ بھی کہتے ہیں کہ مکہ شریف میں عورتیں اونچا سجدہ کرتی ہیں، کچھ لوگ کہتے ہیں کہ عورتوں کو ایسا سجدہ کرنا چاہئے جس میں ان کی ٹانگیں زمین سے لگی ہوں اور پیٹ اور ٹانگیں ملی ہوئی ہوں، یعنی دبے انداز میں سجدہ کرنا چاہئے، آپ بتائیے اس بارے میں

(۱) ولو سجد ولم يضع قدميه على الأرض لا يجوز ولو وضع أحدهما جاز مع الكراهة إن كان بغير عذر. (عالمگیری ج ۱ ص ۷۰، طبع بلوچستان)۔ أيضًا: ومن شرط جواز السجود أن لا يرفع قدميه فيه فإن رفعهما في حال سجوده لا تجزیه السجدة. (الجوهرية النيرة ج ۱ ص ۶۳، طبع حقانیہ، متلان)۔

(۲) ومنها أن يسجد على الجبهة والأنف من غير حائل من العمامة والقلنسوة ولو سجد على كور العمامة ووجد صلابه الأرض جاز عندما. (بدائع الصنائع ج ۱ ص ۲۱۰، طبع ایچ ایم سعید)۔

(۳) وعن أبي قتادة قال: رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يوم الناس وأمامة بنت أبي العاص على عاتقه، فإذا ركع وضعها وإذا رفع من السجود أعادها. متفق عليه. (مشکوٰۃ ص ۹۰)۔ وفي شرح المشکوٰۃ: لعل هذا مخصوص به عليه الصلوة والسلام أو وقع قبل ورود قوله عليه الصلوة والسلام أن في الصلاة لشغل أو لبيان الجواز فإنه جائز مع الكراهة كما صرح به في المنية. (مرفاۃ شرح المشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۲، باب ما لا يجوز من العمل في الصلاة)۔

آپ کا کیا کہنا ہے؟ یعنی قرآن و سنت کی روشنی میں کیا درست ہے؟

جواب:.... امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک عورت کو زمین سے چپک کر سجدہ کرنے کا حکم ہے،^(۱) حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو یہی ہدایت فرمائی تھی،^(۲) (مراسل ابوداؤد ص: ۸، طبع کارخانہ کتب کراچی)۔

عورتوں کے سجدے کا طریقہ

سوال:.... عورتوں کی نماز میں سجدہ کرنے کا طریقہ کس طرح ہے؟ آسان الفاظ میں بتائیے۔

جواب:.... ”بہشتی زیور“ میں دیکھ لیا جائے۔ مختصر یہ کہ عورت بیٹھ کر دونوں پاؤں دائیں طرف نکال لے اور پھر اسی طرح سمٹ کر سجدے میں چلی جائے۔^(۳)

عورتوں کے سجدے کا طریقہ

سوال:.... آپ کے کالم کی عرصہ دراز سے قاری ہوں، کئی بار لکھنے کا سوچا، آج آپ کی توجہ ۴ اکتوبر کے صفحے پر آپ کے کالم کی طرف دلانا چاہتی ہوں۔ آپ نے عورت کے سجدے کے بارے میں جواب دیا ہے کہ بیٹھ کر دونوں پاؤں دائیں طرف نکال لے اور پھر اسی طرح سمٹ کر سجدہ کرے۔ مہربانی کر کے آپ اس بارے میں حدیث شریف کا حوالہ دیجئے جو کہ بخاری کی ہو تو بہتر ہے۔ یہاں ہم خواتین اس بارے میں حدیث کی متلاشی ہیں، لیکن آج تک نظر سے نہیں گزری۔ ”بہشتی زیور“ یا کسی اور کتاب کا حوالہ نہ دیجئے گا۔ آپ صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے بارے میں بتائیے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو علیحدہ طریقے سے نماز سکھائی ہو۔

جواب:.... بی بی! ”بہشتی زیور“ فقہ حنفی کی مستند کتاب ہے، اور میں فقہ حنفی کے مطابق مسائل لکھتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے امور میں مرد و عورت کے فرق کو ظاہر فرمایا ہے، مراسل ابوداؤد صفحہ: ۸ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مروی ہے، عورتوں کو فرمایا کہ: ”جب تم سجدہ کرو تو بدن کا کچھ حصہ زمین سے ملا لیا کرو، کیونکہ عورت اس میں مرد کی طرح نہیں ہے“ (کنز العمال ج: ۳ ص: ۱۱۷)۔^(۴)

(۱) (والمراة تنخفض) فلا تبدی عضدہا (وتلصق بطنہا بفخذہا) لأنه أستر... إلخ۔ (الدر المختار مع الرد المختار ج: ۱ ص: ۵۰۳، طبع سعید کراچی) وكذا في البحر الرائق: (قوله والمرأة تنخفض وتلصق بطنها بفخذها) لأنه أستر لها فإنها عورة مستورة ويدل عليه ما رواه أبو داود في مراسيله أنه عليه الصلاة والسلام مر على امرأتين تصليان فقال: إذا سجدتما فضعما بعض اللحم إلى الأرض فإن المرأة ليست في ذلك كالرجل... إلخ۔ (البحر ج: ۱ ص: ۳۳۹، طبع بيروت)۔

(۲) عن ابن عمر إذا سجدت المرأة ألصقت بطنها بفخذها كأستر ما يكون لها۔ (السنن الكبرى للبيهقي ج: ۲ ص: ۲۲۳، طبع بيروت)۔

(۳) أما المرأة فإنها تنخفض..... وتلصق بطنها بفخذها... إلخ۔ (حلبی کبیر ص: ۳۲۲، طبع سہیل اکیڈمی لاہور)۔

(۴) فقال: إذا سجدتما فضعما بعض اللحم إلى الأرض فإن المرأة ليست في ذلك كالرجل۔ (مراسل أبو داود مع سنن أبي داود ص: ۸، طبع ایچ ایم سعید کراچی، ایضاً: کنز العمال ج: ۳ ص: ۱۱۷، طبع بيروت)۔

عورت رکوع بعد سیدھی سجدے میں چلی جائے یا پہلے بیٹھے؟

سوال:.... میں جب نماز پڑھتی ہوں تو رکوع کرنے کے بعد سیدھا سجدہ کر لیتی ہوں، مگر میری ایک سہیلی نے کہا کہ رکوع کے بعد پہلے بیٹھنا چاہئے اور پھر سجدہ کرنا چاہئے، اب میں کچھ شک میں مبتلا ہو گئی ہوں، آپ درست طریقہ بتا دیجئے۔

جواب:.... آپ کی سہیلی نے جو طریقہ بتایا، وہ صحیح ہے، بیٹھ کر اور زمین کے ساتھ چمٹ کر سجدہ کرنا چاہئے۔^(۱)

اگر کسی رکعت میں ایک ہی سجدہ کیا تو اب کیا کیا جائے؟

سوال:.... کتاب احسن المسائل ترجمہ کنز الدقائق شائع کردہ قرآن محل کراچی، نماز کی صفت کے بیان میں لکھا ہے کہ نماز میں کسی رکعت میں غلطی سے ایک ہی سجدہ کیا اور دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا تو نماز فاسد نہ ہوگی، بلکہ ناقص ہوگی کیا یہ صحیح ہے؟

جواب:.... ہر رکعت میں دو سجدے فرض ہیں، اگر کسی رکعت میں ایک ہی سجدہ کیا تو نماز نہیں ہوگی، احسن المسائل میں جو مسئلہ ذکر کیا ہے وہ یہ ہے کہ اگر دوسرا سجدہ نہیں کیا اور دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا تو نماز فاسد نہیں ہوئی، لیکن اس سجدہ کا ادا کرنا ضروری ہے، جب بھی یاد آئے اس سجدہ کی قضا کرے، حتیٰ کہ اگر التحتیات پڑھ کر سلام پھیر دیا تھا، پھر یاد آیا کہ میں نے ایک ہی سجدہ کیا تھا تو سلام پھیرنے کے بعد اگر نماز کو فاسد کرنے والی کوئی چیز نہیں پائی گئی تو اس سجدہ کو قضا کر لے اور سجدہ سہو بھی کر لے، اور اگر سلام پھیرنے کے بعد نماز کو فاسد کرنے والی کوئی چیز پائی گئی، اس کے بعد یاد آیا کہ سجدہ رہ گیا، تو نماز دوبارہ پڑھنی ہوگی۔ خلاصہ یہ کہ دوسرے سجدے کی تاخیر سے نماز فاسد نہ ہوگی، مگر دوسرا سجدہ بھی ضروری اور فرض ہے۔^(۲)

قومہ اور جلسہ کی شرعی حیثیت

سوال:.... ہمارے محلے کا ایک آدمی کہتا ہے کہ صرف رکوع، سجدہ یا قعدہ یا قیام نماز کے ارکان نہیں، بلکہ رکوع کے بعد کچھ دیر کھڑا ہونا اپنی جگہ الگ رکن ہے، اور کم از کم اتنی دیر کھڑے ہوں کہ معلوم ہو کہ یہ بھی رکن نماز ہے۔ اسی طریقہ پر ایک سجدہ کے بعد اطمینان سے بیٹھنا یہ بھی اپنی جگہ ایک الگ رکن نماز ہے، اور اتنی دیر بیٹھے کہ احساس ہو کہ یہ الگ رکن ہے، فرمانے لگے کہ ان ارکان کو مقتدی سے ادا کروانے میں امام کا بڑا ہاتھ ہے۔ حضرت! ہماری مساجد میں جو شکل اکثریت میں ہے وہ شاید یہ ہے کہ امام تو بذات خود یہ ارکان ادا کر پاتے ہیں مگر مقتدی نہیں کر پاتے، جس کی وجہ شاید یہ ہے کہ امام حضرات تو رکوع سے یا سجدے سے اٹھتے وقت آدھے راستے میں سمح اللہ لمن حمد، اللہ اکبر شروع کر دیتے ہیں، اور جب تک مقتدی اٹھے اس وقت تک امام صاحب اپنے یہ ارکان فرما چکے ہوتے ہیں، مگر وہ اتنا مزید نہیں ٹھہرتے کہ مقتدی بھی چاہے مسئلے سے واقف ہوں یا نہ ہوں اپنے یہ ارکان ادا فرمائیں یا امام کے ٹھہرنے کی وجہ سے اس کے یہ ارکان از خود ادا ہو جائیں؟

(۱) اما المرأة فإنها تنخفض..... وتلزم بطنها بفخذيه... إلخ۔ (حلی کبیر ص: ۳۲۲، طبع سہیل اکیڈمی لاہور)۔

(۲) حتی لو نسی سجدة من الأولى قضاها ولو بعد السلام قبل الكلام لكنه يشهد ثم يسجد للسجود ثم يشهد لأنه يبطل وبالعود إلى الصلابة والتلاوة... إلخ۔ (الرد المختار مع الرد المختار ج: ۱ ص: ۴۶۳، طبع ایچ ایم سعید کراچی)۔

جواب: ... نماز میں رکوع کے بعد اطمینان کے ساتھ سیدھا کھڑا ہونا، اور دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنا (رکن تو نہیں مگر) واجب ہے، اس کا اہتمام ضرور کرنا چاہئے، اور امام کو بھی لازم ہے کہ نماز اس طرح پڑھائے کہ مقتدی قومہ اور جلسہ اطمینان سے کر سکیں، ورنہ نماز کا اعادہ واجب ہوگا۔^(۱)

نماز کی چوری سے کیا مراد ہے؟

سوال: ... ایک مولانا نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ نماز کی چوری نہ کیا کرو، ہم نے معلوم کیا نماز کی چوری کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ فرض تو ہم پڑھتے ہیں نوافل چھوڑتے ہیں۔ ہم نے ان کو کہا کہ نوافل ہم پڑھیں تو ثواب ہے، اگر نہ پڑھیں تو کوئی گناہ نہیں، یہ تو نماز کی چوری نہ ہوئی۔

جواب: ... نماز کی چوری یہ ہے کہ رکوع، سجدہ اور دوسرے ارکان اطمینان سے نہ کرے۔^(۲)

ارکان نماز کو کتنا لمبا کرنا چاہئے؟

سوال: ... نماز کے ہر رکن کو کتنا لمبا کرنا چاہئے، جس سے نماز صحیح ہوتی ہے؟ کیونکہ بعضوں کو دیکھا گیا ہے رکوع سے صحیح اٹھنے نہیں پاتے کہ سجدے میں چلے جاتے ہیں، اور اسی طرح سجدے سے صحیح طرح نہیں بیٹھنے پاتے کہ دوسرے سجدے میں چلے جاتے ہیں، آیا ان لوگوں کی نماز ناقص ہے یا کامل؟ اور اگر کوئی ایسے لوگوں کے بارے میں حدیث وغیرہ ہو تو اس کو بھی ذکر فرمادیتے۔

جواب: ... رکوع کے بعد قومہ میں اطمینان سے کھڑا ہونا چاہئے، اس کے بعد سجدے میں جائے، اور دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھ کر دوسرے سجدے میں جائے، ورنہ نماز ناقص ہوگی، بلکہ ایسی نماز کا لوٹنا ضروری ہے۔^(۳)

جلدی کی وجہ سے نماز تیزی سے پڑھنا

سوال: ... اگر جلدی بلکہ بہت جلدی ہو، تو کیا نماز ذرا تیزی سے پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: ... نماز اطمینان سے پڑھنی چاہئے۔^(۴)

(۱) (وتعدیل الأركان) أي تسكين الجوارح قدر تسبيحة في الركوع والسجود، وكذا في الرفع منهما على ما اختاره الكمال، (درمختار) وفي الشامية والحاصل ان الأصح رواية ودراية وجوب تعديل الأركان وأما القومة والجلسة وتعديلها فالمشهور في المذهب السنة وروى وجوبها وهو الموافق للأدلة... إلخ. (الدر المختار مع الرد المختار ج. ۱ ص: ۳۶۳).

(۲) عن عبد الله بن أبي قتادة عن أبيه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: أسوأ الناس مرققة الذي يسرق صلاته! قالوا: يا رسول الله! وكيف يسرق صلاته؟ قال: لا يتم ركوعها ولا سجودها. (الترغيب والترهيب ج: ۱ ص: ۳۳۵، طبع بيروت).

(۳) قال الشيخ كمال الدين بن الهمام: وينبغي أن تكون القومة والجلسة واجبتين للمواظبة. (حلبی کبیر ص: ۲۹۴).

أيضاً: كل صلاة أدت مع كراهة التحريم يجب إعادتها. (درمختار ج: ۱ ص: ۴۵۷، طبع ایچ ایم سعید کراچی).

(۴) قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ. الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَشِعُونَ. (المؤمنون: ۱).

التحیات میں ہاتھ کہاں رکھنے چاہئیں؟

سوال:.... میں نے سنا ہے کہ التحیات میں ہاتھ گھٹنوں پر نہیں رکھنا چاہئے، اس لئے کہ ہماری رُوح گھٹنوں سے نکلے گی؟

جواب:.... قعدہ میں دونوں ہاتھ رانوں پر رکھ لے، انگلیاں قبلے کی طرف متوجہ رہیں، اس طرح کہ انگلیوں کے سرے گھٹنوں کے قریب پہنچ جائیں، مگر گھٹنوں کو پکڑے نہیں، ورنہ انگلیوں کا رخ قبلے کی طرف نہیں رہے گا، تاہم اگر گھٹنوں کو پکڑ لے تب بھی جائز ہے، مگر افضل وہ ہے جو اوپر لکھا گیا^(۱) اور آپ نے جو لکھا ہے کہ ”ہماری رُوح گھٹنوں سے نکلے گی“ یہ میں نے کہیں نہیں پڑھا۔

سوال:.... یہ بھی سنا ہے کہ انگلیوں کو التحیات میں لٹکانا نہیں چاہئے کہ قیامت کے دن لٹکی ہوئی انگلیاں کاٹی جائیں گی، کیا یہ درست ہے؟

جواب:.... میں نے یہ بات نہیں سنی، بظاہر فضول بات ہے۔

التحیات میں تشہد کے وقت کس ہاتھ کی انگلی اٹھائیں؟

سوال:.... قعدہ میں التحیات کے بعد ہماری مسجد میں ایک صاحب اُلٹے ہاتھ کی شہادت کی انگلی تھامتے ہیں، کیا یہ صحیح طریقہ ہے؟ اور ان صاحب کو کس طرح سمجھایا جاسکتا ہے، کیونکہ وہ ادھیڑ عمر کے آدمی ہیں، اور نوجوان لوگ کچھ سمجھائیں تو یہ لوگ نوجوانوں کی عمر کا حوالہ دے کر اپنی بڑائی دکھاتے ہیں، اور صحیح بات کو تسلیم نہیں کرتے۔

جواب:.... التحیات میں سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی اٹھائی جاتی ہے، اُلٹے ہاتھ کی نہیں، ان صاحب کو مسئلہ تو ضرور بتایا جائے، اس پر وہ عمل کرتے ہیں یا نہیں، یہ ان کا کام ہے۔^(۲)

اگر تشہد میں انگلی نہ اٹھائی جائے تو کیا نماز ہو جائے گی؟

سوال:.... (الف) ایک عالم دین سے دریافت کیا کہ ”التحیات“ کے دوران انگشت شہادت کا بلند کرنے اور گرانے کی شرعی نوعیت کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب فرمایا کہ اس کی ضرورت نہیں ہے، مطلب یہ ہے کہ اس فعل کے بغیر بھی نماز ہو جاتی ہے۔ براہ کرم وضاحت فرمائیں کہ حدیث دفعہ کی روشنی میں اس فعل کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ (فرض، سنت، مؤکدہ وغیرہ)۔ (ب) التحیات کے دوران کہاں سے انگلی بند کی جائے اور کہاں گرائی جائے؟ اور انگلی گرا کر ہاتھ سیدھا کر لیا جائے یا حلقہ سلام پھیرنے تک بنا رہے؟

جواب:.... تشہد پر انگشت شہادت کے ساتھ اشارہ کرنا سنت ہے، اس لئے یہ کہنا غلط ہے کہ اس کی ضرورت نہیں، البتہ یہ صحیح

(۱) (ويضع يميناه على فخذه اليمنى ويسراه على اليسرى، ويسطر أصابعه) مفرجة قليلاً (جاعلاً أطرافها عند ركبتيه) ولا يأخذ الركبة هو الأصح لتوجهه للقبلة. (درمختار) وفي الرد والنفي للأفضلية لا لعدم الحواز... إلخ. (فتاوى شامية ج: ۱ ص: ۵۰۸، قبيل مطلب مهم في عقد الأصابع عند التشهد).

(۲) وصفتها أن يحلق من يده اليمنى عند الشهادة الأبهام والوسطى ويقبض البنصر والخنصر، ويشير بالمسبحة. إلخ. (فتاوى شامية ج: ۱ ص: ۵۰۸، ۵۰۹، طبع ايج ايم معيد کراچی).

ہے کہ اگر نہ کیا جائے تو نماز ہو جاتی ہے، اشارے کا طریقہ یہ ہے کہ ”اشہدان لا الہ الا اللہ“ کہتے ہوئے ”لا“ پر انگلی اٹھائے اور ”الا اللہ“ پر گرا دے۔^(۱)

تشہد کی انگلی سلام پھیرنے تک اٹھائے رکھنے کا مطلب

سوال: ... آپ کا فتویٰ متعلق تشہد کے وقت انگلی اٹھانے کے بارے میں پڑھا، اس بارے میں آپ کی توجہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی صاحبؒ کے فتویٰ کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں، کتاب ”فتاویٰ رشیدیہ“ کے صفحہ نمبر: ۳۲ پر تحریر ہے کہ: ”تشہد کے وقت لفظ ”لا“ پر انگلی اٹھائی جائے اور سلام پھیرنے تک انگلی اٹھائے رکھیں“ آپ کے اور گنگوہی صاحبؒ کے فتویٰ میں بالکل واضح اختلاف ہے، لہذا کون سے فتویٰ پر عمل کیا جائے، سخت الجھن پیدا ہو گئی ہے، اور حدیث شریف میں بھی یہی آتا ہے کہ لفظ ”لا“ پر انگلی اٹھائے اور انگلی گرانے کے بارے میں کہیں کسی حدیث میں بھی نہیں بیان کیا گیا، لہذا جواب قرآن و حدیث کی روشنی میں مرحمت فرما کر اجر عظیم حاصل کریں۔

جواب: ... دونوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں، دراصل دو مسئلے الگ الگ ہیں، ایک شہادت کے وقت انگلی اوپر کو اٹھانا اور نیچے کر لینا، میں نے یہ مسئلہ لکھا تھا کہ ”لا“ کے وقت اٹھائے اور ”الا اللہ“ پر جھکا لے۔^(۲) اور دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ شہادت کے بعد انگلیوں کا حلقہ سلام تک باقی رکھا جائے اور شہادت کی انگلی سلام تک بدستور الگ رہے، فتاویٰ رشیدیہ میں اس مسئلے کو ذکر فرمایا ہے، یہاں اٹھی رہنی سے یہ مراد نہیں کہ جس طرح ”لا“ پر اٹھائی جاتی ہے اسی طرح اٹھی رہے، بلکہ یہ مراد ہے کہ شہادت کے بعد انگلیوں کو پھیلا یا نہ جائے جس طرح کہ کلمہ شہادت سے پہلے پھیلی ہوئی تھیں، بلکہ مٹھی سلام تک بدستور بند رہنی چاہئے، اور شہادت کی انگلی الگ رہنی چاہئے، اسی کو اٹھی رہنے سے تعبیر فرمایا ہے، سوال و جواب میں غور کرنے سے یہ مطلب واضح ہو جاتا ہے۔^(۳)

نماز میں کلمہ شہادت پر انگلی کب اٹھانی چاہئے؟

سوال: ... روزنامہ جنگ میں آپ نے ایک سوال کا جواب دیا ہے جو بعینہ نقل کرتا ہوں: ”التحیات میں اشہدان لا پر انگلی اٹھانا اور لا اللہ پر رکھ دینا سنت ہے، نہ کرے تو کوئی گناہ نہیں۔“ تو حضرت! حاصل کلام یہ کہ میں نے ”کیسے سعادۃ“ جو مجھے الاسلام امام غزالیؒ کی شہرہ آفاق تصنیف ہے، اس کے صفحہ نمبر: ۱۷۳، ۱۷۴ پر باب الصلوٰۃ میں پڑھا تھا کہ ”اشہدان لا“ پر انگلی نہیں اٹھانی، بلکہ ”الا اللہ“ پر اٹھانی ہے، اور دیے بھی گرامر کے لحاظ سے اور عربی زبان کے اصولوں کی مناسبت سے، بلکہ معنوی طور پر ”اشہدان لا“ کے معنی صرف گواہی یا شہادت کے ہیں، اور وہ بھی متنی شہادت کے، یعنی ”کوئی خدا نہیں“ یا ”کوئی اللہ نہیں“، اور اس

(۱) وفي الشرح لابلية عن البرهان: الصحيح انه يشير بمسبحة وحدها يرفعها عند النفي ويضعها عند الإثبات... إلخ. (درمختار مع الشامی ج: ۱ ص: ۵۰۹، قبیل مطلب مهم فی عقد الأصابع عند التشہد).

(۲) الصحيح انه يشير بمسبحة وحدها يرفعها عند النفي ويضعها عند الإثبات. (در مع الرد ج: ۱ ص: ۵۰۹).

(۳) الثاني بسط الأصابع إلى حين الشهادة فيعقد عندها ويرفع السبابة عند النفي ويضعها عند الإثبات، وهذا ما اعتمدہ المتأخرون لثبوته عن النبي صلى الله عليه وسلم بالأحاديث الصحيحة... إلخ. (الشامية ج: ۱ ص: ۵۰۹).

کی تکمیل کے لئے اور اس اور مورے فقرے کی تفہیم کا احساس ختم کرنے کے لئے ”الا اللہ“ یعنی ”مگر خدا ہے“ جیسا کہ قرآن حکیم کی متعدد آیات سے ظاہر ہوتا ہے، سینکڑوں ایسی آیات مبارکہ ہیں جن کی نشاندہی کرنا اور وہ بھی آپ جیسے عالم کے سامنے گویا سورج کو چراغ دکھانا ہے۔

جواب:۔۔۔ ہماری فقہی کتابوں میں یہ مسئلہ لکھا ہے جو میں نے لکھا تھا، یعنی ”لا الہ“ پر اُنکلی اُٹھائے اور ”الا اللہ“ پر رکھ دے، اس کی وجہ یہ لکھی ہے کہ اُنکلی اُٹھانے سے اشارہ غیر اللہ سے الوہیت کی نفی کی طرف ہے، اور اُنکلی رکھنے سے اشارہ حق تعالیٰ شانہ کے لئے الوہیت کے اثبات کی طرف ہے، لہذا ”لا الہ“ پر اُنکلی اُٹھانی چاہئے اور ”الا اللہ“ پر رکھ دینی چاہئے۔^(۱)

حضرت امام غزالی شافعی المذہب ہیں، جبکہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی حنبلی مذہب پر، اور امام غزالی اپنی کتابوں میں شافعی مذہب کے مطابق مسائل لکھتے ہیں، اور حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی ”غنیۃ الطالبین“ میں حنبلی مذہب کے مسائل لکھتے ہیں، احناف کو فقہی مسائل پر ان کتابوں پر نہیں، بلکہ حنفی مذہب کے مطابق عمل کرنا چاہئے۔

مقتدی کے لئے التحیات پوری پڑھنا لازم ہے

سوال:۔۔۔ اگر امام سلام پھیر دے اور نمازی نے ابھی تک التحیات مکمل نہ پڑھی ہو تو کیا امام کے ساتھ ہی سلام پھیر دے یا پوری دُعا پڑھ کر سلام پھیرے۔

جواب:۔۔۔ تشہد (یعنی التحیات ”عبدہ ورسولہ“ تک) دونوں قعدوں میں واجب ہے، اگر پہلے قعدہ میں مقتدی کا تشہد پورا نہیں ہوا تھا کہ امام تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا تو مقتدی امام کی پیروی نہ کرے، بلکہ اپنا تشہد پورا کر کے کھڑا ہو ”عبدہ ورسولہ“ تک، اسی طرح اگر آخری قعدہ میں مقتدی کا تشہد پورا نہیں ہوا تھا کہ امام نے سلام پھیر دیا تو مقتدی امام کے ساتھ سلام نہ پھیرے، بلکہ اپنا تشہد پورا کر کے سلام پھیرے۔

اگر کوئی شخص پہلے قعدہ میں آکر جماعت میں شریک ہوا اور اس نے التحیات شروع کی تھی کہ امام کھڑا ہو گیا، تو یہ شخص امام کے ساتھ کھڑا نہ ہو بلکہ التحیات... ”عبدہ ورسولہ“ تک... پڑھ کر کھڑا ہو، اگر کوئی شخص آخری قعدہ میں شریک ہو، ابھی التحیات پوری نہیں کی تھی کہ امام نے سلام پھیر دیا تو یہ شخص فوراً کھڑا نہ ہو جائے بلکہ التحیات... ”عبدہ ورسولہ“ تک... پوری کر کے کھڑا ہو۔^(۲)

التحيات پر سلام بصيغہ خطاب کا حکم

سوال:۔۔۔ آپ کی خدمت میں ایک سوال لے کر حاضر ہوا ہوں، ہم نماز میں جو التحیات پڑھتے ہیں، وہ درج ذیل ہے:

(۱) وفي المحيط انها سنة، يرفعها عند النفي، ويضعها عند الإليات، وهو قول أبي حنيفة ومحمد وكثرت به الآثار والأخبار... إلخ. (الشامية ج: ۱ ص: ۵۰۸، قبيل مطلب مهم في عقد الأصابع عند التشهد).

(۲) إذا أدرك الإمام في التشهد وقام الإمام قبل أن يتم المقعدى أو سلم الإمام في آخر الصلاة قبل أن يتم المقعدى التشهد، فالمختار أن يتم التشهد كذا في الفالية. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۹۰، طبع بلوچستان).

”التحيات لله والصلوات والطيبات، السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته، السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين، أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله“۔

محترم محمود احمد عباسی اپنی تالیف ”تحقیق سید و سادات“ میں ایک موقع پر لکھتے ہیں کہ: التحیات کا یہ دُرود ”صلوا علیہ وسلموا تسلیماً“ کی صحیح صحیح قلیل ہے، صحابہؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں یہی پڑھتے تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی، ضمیر خطاب ترک کر کے ”السلام علی النبی ورحمة الله وبركاته“ پڑھنے لگے، ایک اور موقع پر لکھتے ہیں کہ: فتح الباری شرح صحیح بخاری باب التشہد فی الآخرہ (ص: ۴۵۳ مطبوعہ انصاری) ابن حجر نے سلام علی النبی کی روایتیں درج کرنے کے بعد ہانسو صحیحہ یہ روایت درج کی ہے کہ: ”نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب حیات تھے، صحابہؓ التحیات پڑھتے تھے“ ”السلام علیک ایہا النبی“ (اے نبی! آپ پر سلام ہو) کہتے تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی تو ”سلام علی النبی“ (نبی پر سلام ہو)۔ ہم نماز (التحیات) میں یہ الفاظ ”السلام علیک ایہا النبی“ پڑھتے ہیں، کیونکہ نماز کی جتنی بھی کتابیں ہم نے پڑھیں، ان میں یہی الفاظ درج ہوتے ہیں، آپ سے سوال یہ ہے کہ کیا اب بھی یہ الفاظ پڑھنا جائز ہیں جبکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حیات نہیں ہیں؟

جواب: ... عباسی صاحب کی یہ بات تو صحیح نہیں کہ التحیات والا دُرود ”صلوا علیہ وسلموا تسلیماً“ کی صحیح صحیح قلیل ہے، کیونکہ اس آیت کریمہ میں ”صلوٰۃ“ اور ”سلام“ دو چیزوں کا حکم دیا گیا ہے، اور التحیات میں صرف سلام ہے، صلوٰۃ نہیں، اس لئے اس سے آیت کریمہ کے حکم کے ایک حصے کی قلیل ہوتی ہے اور دوسرے حصے کی قلیل کے لئے التحیات کے بعد دُرود شریف رکھا گیا ہے۔ اور فتح الباری کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے کہ صحابہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ”السلام علیک ایہا النبی“ کہا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ”سلام علی النبی“ کہتے تھے، یہ روایت صحیح ہے، اور صحیح بخاری جلد دوم صفحہ: ۹۲۶ پر موجود ہے، حافظؒ نے اس سلسلے کی روایت ذکر کرتے ہوئے شیخ تاج الدین بکئی کے حوالے سے لکھا ہے کہ: ”اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ”السلام علی النبی“ کہنا بھی جائز ہے“ تاہم جن الفاظ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمائی وہ اولیٰ و افضل ہیں، اور اُمت کا تعامل بھی اسی پر چلا آ رہا ہے۔

نماز میں دُرود شریف کی کیا حیثیت ہے؟

سوال: ... یہ تو معلوم ہے کہ تشہد کے بعد دُرود شریف واجبات سے نہیں، لیکن کیا یہ دونوں دُرود جو نماز میں ہم پڑھتے ہیں یہ مسنون یا مستحب بھی ہیں یا نہیں؟ ”فاران“ شمارہ اپریل ۱۹۸۱ء میں جعفر شاہ کی تحریر کا مفہوم یہ ہے کہ ان کا مسنون یا مستحب ہونا صحاح ستہ سے ثابت نہیں، ”صلوا علیہ وسلموا تسلیماً“ کے حکم کی قلیل تشہد کے آخری حصے ”السلام علیک الخ“ سے ہو جاتی ہے، لہذا بعد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر دُرود پڑھنا درست نہیں ہے۔

اگر صحاح ستہ میں ایسی کوئی حدیث یا احادیث ہیں جن کی وجہ سے مروجہ دُرود کے یہی الفاظ مذکور ہیں، تو براہ کرم اس کی

پوری عبارت مع حوالہ، کتاب، صفحہ اور سن اشاعت اور ناشر سے مطلع فرمادیں، تاکہ میں قارئین فاران کو ان صاحب کی پیدا کردہ غلط فہمی سے محفوظ رکھنے کے لئے لکھ سکوں۔

جواب:۔۔۔ جعفر شاہ صاحب کا تعلق ان محدثین سے ہے جو دین کی قطعی اور متفق علیہ باتوں کو مشکوک کرنے کے شوٹے چھوڑتے رہتے ہیں۔

مشکوٰۃ شریف ص: ۸۶ میں صحیح بخاری و صحیح مسلم کے حوالے سے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ذکر کی ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ: آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتا دیا ہے (یعنی التحیات میں "السلام علیک ایہا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ" کہا جائے)، آپ کے اہل بیت پر ہم صلوٰۃ کس طرح پڑھا کریں؟ فرمایا: یہ کہا کرو: "اللہم صل علی محمد.... الخ۔" (۱)

قرآن کریم نے امت کو دو باتوں کا الگ الگ حکم فرمایا ہے، ایک صلوٰۃ اور دوسری سلام۔ سلام کے حکم کی تعمیل تو التحیات میں ذکر کئے گئے الفاظ "السلام علیک ایہا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ" پڑھنے سے ہو جاتی ہے، مگر صلوٰۃ کے حکم کی تعمیل کن الفاظ میں کی جائے؟ یہ بات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں "دُرود ابراہیمی" کے الفاظ تعلیم فرمائے۔

ایک اور حدیث حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

"سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلاً يدعو فی صلوٰتہ لم یحمد اللہ ولم یصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: عجل هذا! ثم دعاه فقال له أو لغيره: اذا صلی احدکم فليبدأ بتمجید اللہ عز وجل والثناء علیہ ثم یصل علی النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ثم لیدع بعد الثناء۔" (ابوداؤد ج: ۱ ص: ۲۰۸، نسائی ج: ۱ ص: ۱۸۹، ترمذی ج: ۲ ص: ۱۸۶، وصحیحہ، سنن کبریٰ ج: ۲ ص: ۱۳۷، صحیح ابن خزیمہ ج: ۱ ص: ۳۵۱، الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ج: ۳ ص: ۲۰۸، مستدرک حاک ج: ۱ ص: ۲۶۸، ۲۳۰، وقال صحیح علی شرط مسلم واقرء اللہم)

ترجمہ:۔۔۔ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا کہ اپنی نماز میں دُعا کر رہا ہے، اس نے نہ اللہ تعالیٰ کی تجید و ثنا کی اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیجا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص نے جلد بازی کی! پھر اسے بلا کر فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو دُعا سے پہلے اللہ تعالیٰ کی مجد و

(۱) عن عبدالرحمن بن أبی لیلی قال: لقینی کعب بن عجرة فقال: ألا أهدی لک هدیة سمعتها من النبی صلی اللہ علیہ وسلم؟ فقلت: بلی! فاهدها لی، فقال: سألتنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فقلنا: یا رسول اللہ! کیف الصلوٰۃ علیکم أهل البیت فبان اللہ قد علمنا کیف نسلم علیک؟ قال: قولوا اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد... الخ۔ (مشکوٰۃ ج: ۱ ص: ۸۶ باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم)۔

ثابیان کرے، پھر نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) پر دُرود بھیجے، پھر حمد و ثنا کے بعد دُعا کرے۔“
ایک از حدیث میں حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

”اقبل رجل حتى جلس بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن عنده، فقال: يا رسول الله! اما السلام عليك فقد عرفناه، فكيف نصلي عليك اذا نحن صلينا عليك في صلواتنا؟ قال: فصمت رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى احببنا ان الرجل لم يسأله، ثم قال: اذا صليتم علي فقولوا: اللهم صل على محمد.... الخ.“ (صحیح ابن خزیمہ ج: ۱ ص: ۳۵۲، الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ج: ۳ ص: ۲۰۷، موارد الطمان ص: ۱۳۸، مستدرک حاکم ج: ۱ ص: ۲۶۸) ترجمہ: ”ایک شخص آیا، یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا، ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے، اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہم نے پہچان لیا، مگر جب ہم اپنی نماز میں آپ پر دُرود بھیجیں تو کیسے دُرود بھیجیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر خاموش رہے، یہاں تک کہ ہمارا جی چاہا کہ اس شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال نہ کیا ہوتا، یعنی شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سوال سے ناگواری ہوئی، پھر فرمایا: جب تم مجھ پر دُرود بھیجو تو یہ کہا کرو (آگے دُرود شریف کے الفاظ سکھائے)۔“

ان احادیث کی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے آج تک اُمت کا یہ تعامل چلا آتا ہے کہ آخری قعدہ میں التحیات کے بعد دُرود شریف پڑھا جائے، اور پھر دُعا کی جائے، پھر نماز کا سلام پھیرا جائے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک آخری قعدہ میں دُرود شریف فرض ہے، اور دیگر اکابر کے نزدیک سنت ہے۔^(۱) لیکن اُمت میں اس کا کوئی بھی قائل نہیں کہ آخری قعدہ میں دُرود شریف نہ پڑھا جائے، ویسے بھی دُعا سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیجنا، دُعا کے آداب میں سے ہے، اور یہ قبولیت دُعا کا قوی ذریعہ ہے، تو نماز کے آخر میں دُعا سے پہلے دُرود شریف پڑھنا اس قاعدے کے تحت آئے گا۔

قعدہ اولیٰ میں صرف تشہد پڑھیں یا دُرود بھی؟

سوال: ... سنت غیر مؤکدہ (چار رکعات میں) پہلی دو رکعتوں میں تشہد پڑھ کر کھڑے ہونا چاہئے یا دُرود شریف پڑھنا

لازم ہے؟

(۱) ويتشهد وهو واجب عندنا وصلى على النبي عليه السلام وهو ليس بفريضة عندنا خلافاً للشافعي فيهما. قوله فيهما أي في التشهد والصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم فإنهما من القرائن عنده. (فتح القدير ج: ۱ ص: ۲۲۳، طبع دار صادر بيروت). أيضاً. قال أبو بكر: وليست الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم وآله فرضاً في الصلاة عند أصحابنا وفقهاء الأمصار وهو مسني بتركها وقال الشافعي: هي فرض فيها، وهذا قول لم يسبقه إليه أحد فهو خلاف إجماع السلف والخلف. (شرح مختصر الطحاوي ج: ۱ ص: ۶۴۱ كتاب الصلاة، طبع بيروت).

جواب:۔۔۔ دونوں طرح جائز ہے، لیکن دُرود شریف پڑھ کر اٹھنا بہتر ہے۔^(۱)

تشہد اور دُرود کے بعد دُعائے ماثورہ سے کیا مراد ہے؟

سوال:۔۔۔ نماز فرض، نماز وتر، نماز سنت اور نفل ادا کئے جاتے ہیں، اور آخری قعدہ میں تشہد اور دُرود ابراہیمی پڑھتے ہیں، علمائے کرام اور کتب فقہاء سے معلوم ہوا ہے کہ تشہد اور دُرود ابراہیمی پڑھنے کے بعد دُعائے ماثورہ بھی پڑھیں۔

اکثر نمازی حضرات دُعائے ماثورہ جانتے ہی نہیں، میں اور بہت سے دوسرے حضرات جانتے ہیں، وہ دُعائے ماثورہ پڑھتے نہیں ہیں، کسی کو اتنا وقت نہیں ملتا، اس صورت میں کہ دُعائے ماثورہ نہ پڑھیں، نماز میں نقص تو نہیں ہوگا؟ اور نماز ادا ہو جائے گی؟ یہ بھی وضاحت فرمائیں کہ دُعائے ماثورہ ہر فرض نماز، وتر، نوافل اور سنتوں میں پڑھی جائے یا صرف فرض نماز کے لئے؟

جواب:۔۔۔ آخری قعدہ میں دُرود شریف کے بعد دُعائے مسنون ہے، قرآن کریم یا احادیث شریفہ میں جو دُعائیں آئی ہیں ان کو دُعائے ماثورہ کہا جاتا ہے، ان میں سے کوئی بھی دُعا پڑھ لینے سے سنت ادا ہو جائے گی۔^(۲) چنانچہ اکثر لوگ قرآن و حدیث کی دُعائیں پڑھتے ہیں، اگرچہ وہ ”دُعائے ماثورہ“ کا مطلب نہ جانتے ہوں، اور یہ دُعا کرنا سنت ہے، لہذا اگر بالکل ہی نہ پڑھے تب بھی نماز ہو جائے گی مگر ثواب میں کمی ہوگی۔

قعدہ اخیرہ میں دُرود کے بعد کون سی دُعا پڑھنی چاہئے؟

سوال:۔۔۔ قعدہ اخیرہ میں دُرود شریف کے بعد دُعا اور سلام پھیرنے سے پہلے کون سی دُعا پڑھنی چاہئے؟ کسی جگہ ”اللہم انی ظلمت“ اور کسی جگہ ”رب اجعلنی مقيم الصلوة“ پڑھنے کو لکھا ہوا ہے، کیا ان میں سے کوئی ایک دُعا پڑھنے سے نماز ہو جائے گی؟

جواب:۔۔۔ قرآن و حدیث کی جو دُعائیں پڑھ لے، نماز ہو جائے گی، حدیث میں ہے کہ: ”اللہم انی ظلمت نفسی“ والی دُعا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی درخواست پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سکھائی تھی۔^(۳)

نماز میں کتنی دُعائیں پڑھنی چاہئیں؟

سوال:۔۔۔ نماز میں بعد آخری تشہد کے اگر نمازی کئی دُعائیں (جن میں احادیث و قرآن کی دُعائیں شامل ہوں) پڑھ کر سلام پھیرے تو نماز میں کوئی حرج تو واقع نہیں ہوگا؟

(۱) رُسْنَةُ فِي الصَّلَاةِ، اَي فِي قُعُودِ اٰخِرِ مَطْلَقًا وَ كَذَا فِي قُعُودِ اَوَّلِ فِي النِّوَافِلِ غَيْرِ الرُّوَاقِبِ تَامِلْ۔ (شامی ج: ۱ ص: ۵۱۸)۔

(۲) دُعَا۔۔۔ بِالْاَدْعِيَةِ الْمَذْكُورَةِ فِي الْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ لَا بِمَا يَشْبُهُ النَّاسَ۔ (الدر المختار ج: ۱ ص: ۵۲۳)۔

(۳) وَمِنْ الْاَدْعِيَةِ الْمَثُورَةِ مَا رَوَى عَنْ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِّمْنِي دُعَاءَ اَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي اِفْقَالَ: قُلْ: اللّٰهُمَّ اِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي... الخ۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۷۶، طبع بلوچستان)۔

جواب:۔۔۔ جتنی دعائیں چاہے پڑھ سکتا ہے، مگر امام کو چاہئے کہ اتنا لمبا نہ کرے کہ مقتدی تنگ ہو جائیں۔^(۲)

غلطی سے سلام بائیں جانب پھیر لیا تو نماز ہو گئی

سوال:۔۔۔ اگر غلطی سے سلام بائیں جانب پھیر لیا اور فوراً یاد آنے پر دائیں اور پھر بائیں طرف پھیر لے تو نماز ہو جائے گی؟
جواب:۔۔۔ ہو جائے گی!^(۳)

اپنے ارادے سے نماز ختم کرنا فرض سے کیا مراد ہے؟

سوال:۔۔۔ نماز کی ایک کتاب میں فرائض نماز ۱۴ لکھے ہیں، چودھواں فرض ہے کہ اپنے ارادے سے نماز ختم کرنا۔ ہر آدمی ارادے ہی سے نماز ختم کرتا ہے، کسی دوسرے کے کہنے سے یا ارادے سے تو نہیں کرتا، بلکہ جماعت میں امام جب سلام پھیرتا ہے وہ امام کا ارادہ ہوتا ہے، مقتدی اپنے ارادے سے تو سلام نہیں پھیر سکتا، تو اس کا مطلب کیا ہے کہ: ”اپنے ارادے سے نماز ختم کرنا“؟
جواب:۔۔۔ ”اپنے ارادے سے نماز ختم کرنا“ اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز کے سارے ارکان ادا کرے، سلام پھیرنا باقی تھا کہ کوئی چیز نماز توڑنے والی بغیر ارادہ کے پیش آگئی ہے تو اس کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا، کیونکہ اپنے ارادے سے سلام پھیر کر نماز سے نکلنا فرض تھا۔^(۴)

رکعات میں شک ہو جائے تو کتنی شمار کریں؟

سوال:۔۔۔ اکثر بھول ہو جاتی ہے اور بعض اوقات گمان سے بھی اندازہ لگانا مشکل ہو جاتا ہے کہ کتنی رکعتیں پڑھی، کون سی رکعت میں کون سی سورت پڑھی تھی؟ اس صورت حال میں ہم کیا کریں؟

(۱) وأما في الفعدة الأخيرة فيدعو بعد التشهد ويسأل حاجته لقوله تعالى: فإذا فرغت فانصب، جاء في التفسير أن المراد منه الدعاء في آخر الصلاة أي فانصب للدعاء وقال صلى الله عليه وسلم لا ين مسعود: إذا قلت هذا أو فعلت هذا فقد تمت صلواتك ثم اختر من الدعوات ما شئت ولكن ينبغي أن يدعوا بما لا يشبه كلام الناس حتى يكون غروجه من الصلاة على وجه السنة. (بدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۲۱۳، طبع ايج ايم سعيد كراچی)۔

(۲) عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا صلى أحدكم للناس فليخفف فإن فيهم السقيم والضعيف والكبير، وإذا صلى أحدكم لنفسه فليطول ما شاء. متفق عليه. (مشکوٰۃ ص: ۱۰۱، باب ما على الإمام، الفصل الأول)۔

(۳) (قوله ولو عكس) بأن مسلم عن يساره أو لا عامداً أو ناسياً بحر (قوله) فقط أي فلا يعيد التسليم عن يساره... الخ۔ (الشامية ج: ۱ ص: ۵۲۳، مطلب في خلف الوعيد وحكم الدعاء بالمفطرة للكافر... الخ)۔

(۴) والسابعة من الفرائض وهي الخروج من الصلوة بفعل المصلي فإنه فرض عند أبي حنيفة خلافاً لهما وإن سبقه الحدث من غير عمد منه في هذه الحالة فكذلك تمت صلاته عندهما ولم يبق عليه إلا شيء واجب وهو السلام، وأما الفرائض فقد تمت جميعاً، وقال أبو حنيفة يتوضأ ويخرج عن الصلوة بفعله قصداً لكونه فرضاً قد بقي عليه من فرائضها حتى لو لم يتوضأ ولم يخرج بصنعه بل عمل عملاً يتألفي الصلاة من غير متعلقات الوضوء تبطل صلواته لفعله فرضاً من فرائضها وهو الخروج منها بغیر طهارة. (حلی کبیر ص: ۲۹۲، طبع سہیل اکیڈمی لاہور)۔

جواب:۔۔۔ نماز کی رکعات میں اگر دو اور تین میں شک ہوا کرے تو دو سمجھا کریں۔^(۱)

آیتیں اور رکعتیں بھولنے کی بیماری ہو، تو بھی نماز نہیں چھوڑنی چاہئے

سوال:۔۔۔ میرے والد کو بھولنے کی بیماری ہے، نماز پڑھتے وقت آیتیں اور رکعتیں بھول جاتے ہیں، اور اب وہ نماز پڑھنے سے کتراتے ہیں، ان لوگوں کے لئے دین میں کیا حکم ہے؟

جواب:۔۔۔ بھولنے کے اندیشے سے نماز چھوڑنا گناہ ہے، وہ نماز ادا کرتے رہیں، جن رکعتوں پر گمان غالب ہو، اس کے مطابق رکعتیں پوری کریں، کی بیشی اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں گے۔^(۲)

نماز میں کتنے سجدے کئے ہیں یہ یاد نہ رہے تو کیا کروں؟

سوال:۔۔۔ میں نماز پڑھنے میں یہ بھول جاتا ہوں کہ میں نے دو سجدے کئے ہیں یا نہیں؟ ہر رکعت میں مجھے بے حد پریشانی ہوتی ہے، سنت نفل میں تو میں سجدہ سہو کر لیتا ہوں، لیکن فرض نمازوں کے لئے مجھے دوبارہ نیت باندھنی پڑتی ہے۔ اور یہ ۴ فرض یا ۳ فرض کبھی ۱۶-۲۰ ہو جاتے ہیں، تب کہیں جا کر مجھے یقین آتا ہے کہ میں نے دو سجدے ہر رکعت میں کئے ہیں، بتائیے میں کیا کروں؟

جواب:۔۔۔ آپ فرض نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے کا اہتمام کریں، تاکہ آپ کو تین چار کی جگہ سولہ بیس رکعتیں نہ پڑھنی پڑیں، اور اگر کبھی اکیلے نماز پڑھنے کی نوبت آئے تو دوبارہ نیت باندھنے کی ضرورت نہیں، بلکہ جس طرح سنت نفل میں سجدہ سہو کر لیتے ہیں، اسی طرح فرض نماز میں بھی سجدہ سہو کر لیجئے۔^(۳)

رکعتوں کی تعداد میں مغالطہ ہو جائے تو کیا کروں؟

سوال:۔۔۔ میں رکعتوں کی تعداد میں بھول جاتا ہوں اور مجھے پورا یقین نہیں ہوتا کہ اب تک میں نے کتنی رکعات پوری کی ہیں؟ اس وقت مجھے کیا کرنا چاہئے؟

جواب:۔۔۔ جتنی رکعتیں کم ہوں، بس ان کو لے لیا کیجئے۔^(۴)

(۱) وإذا شك في صلاته عمل بمغالب ظنه إن كان له ظن للعرج وألا أخذ بالأقل لتيقنه. (الدر المختار مع الرد

ج: ۲، ص: ۹۲، ۹۳، باب سجود السهو، طبع ایچ ایم سعید کراچی)۔

(۲) ایضاً۔

(۳) وحکم السهو في الفرض والنفل سواء كذا في المحيط. (عالمگیری ج: ۱، ص: ۱۲۶)۔

(۴) إذا صلى ولم يدرك أثلثاً صلى أم أربعاً يتحرى وأخذ ما ركن إليه قلبه... إلخ. (خلاصة الفتاوى ج: ۱،

ص: ۱۶۹، طبع رشیدیہ کوئٹہ)۔

نماز میں کیا پڑھتے ہیں؟

نماز کے لئے ہر مسلمان کو کم از کم چار سورتیں یاد ہونی چاہئیں

سوال: ... نماز میں اگر زیادہ آیت یاد نہ ہو صرف سورۃ فاتحہ اور اخلاص یاد ہو، ہر نماز میں یہ دونوں سورۃ ہی پڑھے تو اس سے نماز کے ثواب میں تو کوئی فرق نہیں پڑتا ہے؟ تمام نماز میں فاتحہ اور اخلاص پڑھنے سے کیا نماز ہو جاتی ہے کہ نہیں؟ جبکہ وتر واجب میں یہی دونوں سورۃ یاد ہوں، انہی دونوں سورۃ کو وتر میں پڑھنے سے کیا نماز ہو جاتی ہے کہ نہیں؟

جواب: ... سورۃ فاتحہ کے بعد ہر رکعت میں ایک ہی سورۃ پڑھنا مکروہ ہے، اس لئے کم سے کم چار سورتیں تو ہر مسلمان کو یاد کر لینی چاہئیں، اور جب تک یاد نہ ہوں ہر رکعت میں سورۃ اخلاص ہی پڑھ لیا کریں، نماز ہو جائے گی۔^(۱)

نماز کی ہر رکعت میں ایک سورت تلاوت کرنا

سوال: ... ہم نے جو نماز اپنے بڑوں سے سیکھی ہے، اس کے لحاظ سے ہم پوری نماز یعنی سنت، فرض اور نفل میں ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قل ھو اللہ ہی پڑھتے ہیں، کیا کوئی حرج تو نہیں؟

جواب: ... حرج تو ہے، نماز کی ہر رکعت میں ایک سورۃ پڑھتے رہنا مکروہ ہے، کم سے کم چار سورتیں تو آدمی کو یاد ہونی چاہئیں، بلکہ ہر عامی سے عامی مسلمان کو پارہ عم کا آخری پاؤ یاد ہونا چاہئے۔^(۲)

جس کو کوئی بھی سورت نہ آتی ہو وہ نماز کس طرح پڑھے؟

سوال: ... اگر کسی کو کوئی بھی سورت یاد نہ ہو، یا دعائے قنوت، تو ایسا شخص نماز میں آیا فقط تسبیح وغیرہ پڑھے گا، یا ایسا ہی کھڑا ہوگا؟

جواب: ... سورتیں یاد کرنے کی کوشش کرے، جب تک یاد نہیں ہوتیں، تسبیح پڑھتا رہے۔^(۳)

(۱) ویکرہ تکرار السورۃ فی رکعة واحدة فی الفرائض، ولا بأس بذلك فی التطوع کذا فی فتاویٰ قاضیخان۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۰۷)، وأيضاً ولا بأس أن يقرأ سورة ويعيدها في الثانية (درمختار) وفي الرد (قوله ولا بأس أن يقرأ سورة الخ) أفاد أنه يكره تنزيهاً وعليه يحمل جزم القنية بالكراهة۔ (شامی ج: ۱ ص: ۵۳۶، مطلب الاستماع للقرآن فرض كفاية)۔

(۲) وكذا تكرر ما في ركعتين منه بأن قرأها في الأولى ثم كررها في الركعة الثانية يكره ذكره في القنية۔ (حلی کبیر ص: ۳۵۵)۔

(۳) عن عبد الله بن أبي أوفى قال: جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: إني لا أستطيع أن أخلد أي ورد أو أعلم وأحفظ (من القرآن شيئاً فعلمني ما يجوز لي) أي عن ورد القرآن أو عن القراءة في الصلوة (قال) وفي نسخة فقال (قل سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر ولا حول ولا قوة إلا بالله)۔ (مرقاۃ المفاتیح ج: ۱ ص: ۵۳۵، طبع بمبئی)۔

نماز میں قرآن دیکھ کر تلاوت کرنا

سوال: ... ایک شخص اپنی نماز کے دوران کوئی مخصوص سورۃ شریف پڑھنا چاہتا ہے، جس کے بارے میں اسے بتایا گیا ہے کہ نماز میں اس کی تلاوت باعثِ فضیلت ہے۔ اس شخص کو سورۃ شریف مذکورہ زبانی یاد نہیں، لہذا وہ جائے نماز پر کتاب یا قرآن کا نسخہ کھول کر رکھ لیتا ہے، اور دیکھ کر اس سورۃ شریف کو پڑھتا ہے، کیا اس کا یہ فعل جائز ہے؟ کچھ حضرات کا خیال ہے کہ ایسا کرنا جائز نہیں، برائے مہربانی اپنی رائے سے مطلع فرمائیں۔

جواب: ... نماز میں قرآن کریم دیکھ کر تلاوت کرنا درست نہیں، اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔^(۱)

تہجد نماز قرآن ہاتھ میں لے کر پڑھنا

سوال: ... میں حافظ تو نہیں ہوں، لیکن رات کو تہجد میں قرآن پڑھنے کا شوق ہے، کیا اس صورت میں، میں نماز میں قرآن مجید ہاتھ میں لے کر پڑھ سکتا ہوں؟

جواب: ... تہجد میں قرآن کریم ہاتھ میں لے کر پڑھنا جائز نہیں، اس سے نماز نہیں ہوگی، البتہ جتنی سورتیں یاد ہوں، ان کو پڑھتے رہیں۔^(۲)

فرض نماز میں مفصلات پڑھنا مسنون ہے

سوال: ... قراءت کے متعلق فجر اور ظہر میں طوال مفصل، عصر اور عشاء میں اوساط مفصل اور نماز مغرب میں قصر مفصل پڑھنا مسنون ہے، اگر نمازوں میں قراءت کا یہی معمول رہے تو ان حالات میں پہلے پچیس پاروں سے ربط و تعلق نہیں رہتا، اتنا تو سمجھتا ہوں کہ قرآن کریم کہیں سے بھی پڑھیں نماز ہو جاتی ہے، مگر سوال زیادہ ثواب کمانے کا ہے۔

جواب: ... قرآن کریم کا باقی حصہ سنن اور نوافل میں پڑھا جائے، فرائض میں مفصلات کا پڑھنا افضل ہے، تاکہ قراءت طویل نہ ہو۔^(۳)

نوٹ: ... سورۃ حجرات سے سورۃ بروج تک کی سورتیں طوال مفصل کہلاتی ہیں، سورۃ بروج سے سورۃ لم یکن تک اوساط مفصل، اور لم یکن سے آخر تک قصر مفصل کہلاتی ہیں۔^(۴)

(۱) ویفسدھا قرآنہ من مصحف عند أبی حنیفۃ... إلخ۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۰۱)۔

(۲) واستحسنوا فی الحضر طوال المفصل فی الفجر والظہر، وأوساطہ فی العصر والعشاء، وقصارہ فی المغرب، کذا فی الوقایۃ۔ (ہندیہ ج: ۱ ص: ۷۷)۔

(۳) وطوال المفصل من الحجرات إلى البروج، والأوساط من سورة البروج إلى لم یکن، والقصر من سورة لم یکن إلى الآخر ہکذا فی المحيط والوقایۃ ومنیۃ المصلی۔ (ہندیہ ج: ۱ ص: ۷۷)۔

زبان سے الفاظ ادا کئے بغیر فقط دل ہی دل میں پڑھنے سے نماز نہیں ہوتی

سوال: ... دل ہی دل میں پڑھنے سے نماز اور تلاوت ہو جاتی ہے یا زبان سے ادا نیکی ضروری ہے؟

جواب: ... دل میں پڑھنے سے نماز نہیں ہوتی، زبان سے الفاظ ادا کرنا ضروری ہے، پھر ایک قول تو یہ ہے کہ ہلکی آواز سے اس طرح پڑھے کہ خود سن سکے، مگر دوسرا نہ سنے، اور دوسرا قول یہ ہے کہ زبان سے صحیح الفاظ کا ادا ہونا شرط ہے، اپنے آپ کو سنائی دینا شرط نہیں، پہلا قول زیادہ مشہور ہے اور دوسرا قول زیادہ لائق اعتبار ہے۔^(۱)

نماز میں قراءت کتنی آواز سے کرنی چاہئے؟

سوال: ... نماز کے لئے ہر مسلمان کو یہ حکم ہے کہ دل میں پڑھے، یعنی اکیلا پڑھ رہا ہو یا امام صاحب کے پیچھے (جتنا امام صاحب کے پیچھے پڑھنا جائز ہے) تو بعض لوگ تو اس طرح پڑھتے ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے کم از کم میں تو اپنی نماز بھول جاتا ہوں، اور کئی اتنی نیچی آواز میں پڑھتے ہیں کہ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ یہ کچھ پڑھ رہے ہیں کہ چپ بیٹھے ہیں؟ حتیٰ کہ لب تک بھی ہلتے معلوم نہیں ہوتے، آپ وضاحت کر کے نصیحت فرمائیں کہ دل میں کس طریقے سے پڑھنا چاہئے؟

جواب: ... نماز میں قراءت اس طرح کرنی چاہئے کہ زبان سے حروف صحیح صحیح ادا ہوں اور آواز دوسروں کو سنائی نہ دے^(۲)؛ دن کی نماز میں اس طرح قراءت کرنا کہ آواز دوسروں کو سنائی دے، مکروہ ہے^(۳) اور اگر اس طرح دل ہی دل میں پڑھے کہ زبان کو بھی حرکت نہ ہو اور حروف بھی ادا نہ ہوں تو نماز ہی نہیں ہوگی۔^(۴)

کیا اکیلا آدمی اونچی قراءت کر سکتا ہے؟

سوال: ... اگر آدمی اکیلا نماز پڑھ رہا ہو، پاس میں کوئی شخص عبادت نہ کرتا ہو تو یہ شخص اونچی آواز میں نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: ... رات کی نمازوں میں اونچی پڑھ سکتا ہے^(۵)، رات کی نمازوں سے مراد ہیں: فجر، مغرب اور عشاء۔^(۶)

نمازوں میں منفرد تکبیرات انتقال آہستہ کہے

سوال: ... عام طور سے تنہا نمازی گھر یا مسجد میں آہستہ قراءت کرنے والی نماز میں نیت کے بعد تکبیر اولیٰ زور سے کہتے

(۱ و ۲) (القراءة وهو تصحيح الحروف بلسانه بحيث يسمع نفسه، وقيل اذا صحح الحروف يجوز وان لم يسمع نفسه)۔

(حلی کبیر ص: ۲۷۵، طبع مہل اکیم، شامی ج: ۱ ص: ۵۳۵، مطلب فی الکلام علی الجہر والمخافت)۔

(۳) وأما نوافل النهار فيغني فيها حتمًا۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۷۲)، ويسر في غيرها كمحتفل بالنهار فإنه يسر۔ (الدر المختار ج: ۱ ص: ۵۳۳)۔

(۴) أيضًا حاشية نبرا صفحہ ۱۱۔

(۵) وان كان منفردًا إن كانت صلاة يخاف فيها مخالفت حتمًا هو الصحيح، وإن كانت صلاة يجهر فيها فهو بالخيار، والجهر أفضل ولكن لا يبالغ مثل الإمام، لأنه لا يسمع غيره كذا في التبيين۔ (هنية ج: ۱ ص: ۷۲)۔

(۶) ويجهر بالقراءة في الفجر وفي الركعتين الأولى من المغرب والعشاء۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۷۲)۔

ہیں، اور ہاتھ باندھنے کے بعد ثناء، تسمیہ اور قراءت آہستہ سے کرنے کے بعد رکوع کی تکبیر زور سے کہتے ہیں اور سمع اللہ بھی زور سے کہتے ہیں، اور رکوع کی اور سجدے کی تسبیح آہستہ سے کہتے ہیں، اور اس کے بعد ہر تکبیر اور سمع اللہ اور سلام زور سے کہتے ہیں۔ کیا آہستہ قراءت والی فرض نمازوں میں ساری چیزیں تکبیر اولیٰ اور دوسری تکبیریں، سمع اللہ اور سلام آہستہ نہیں کہا جاسکتیں؟

جواب:۔۔۔ نمازوں میں (جن میں بلند آواز سے قراءت نہیں ہوتی) منفرد کو یہ تمام چیزیں آہستہ کہنی چاہئیں۔^(۱)

نماز میں کلمات اتنی زور سے پڑھنا کہ دوسرے نمازیوں کو پریشانی ہو

سوال:۔۔۔ بعض مقتدی نماز میں کلمات زور سے پڑھتے ہیں جس سے دوسرے نمازیوں کو پریشانی ہوتی ہے، اس بارے میں

کیا حکم ہے؟

جواب:۔۔۔ اتنے زور سے نہ پڑھیں کہ آواز دوسروں کو سنائی دے،^(۲) اور ان کی نماز میں خلل پڑے۔ اگر وہ اس سے آہستہ

نہیں پڑھ سکتے ہیں تو دوسرے نمازیوں کے پاس کھڑے نہ ہوا کریں۔

نماز میں اگر ہونٹ حرکت نہ کریں تو کیا تلاوت صحیح ہوگی؟

سوال:۔۔۔ آج کل مساجد میں بہت سے حضرات اس طرح نماز پڑھتے ہیں کہ ان کے ہونٹ بالکل نہیں ملتے اور ساری نماز

اسی طرح ادا کرتے ہیں، غالباً دل ہی دل میں پڑھتے ہیں، کیا اس طرح نماز آدا ہو جاتی ہے؟

جواب:۔۔۔ نماز میں قراءت فرض ہے،^(۳) التحیات واجب ہے،^(۴) اور دوسری تسبیحات سنت ہیں۔^(۵) جب آدمی قراءت کرے یا

کچھ پڑھے تو اس کے ہونٹ لازماً حرکت کریں گے، جو شخص اس طرح نماز پڑھتا ہے کہ اس کے ہونٹ تک نہیں ملتے اس کی قراءت صحیح

نہیں، گویا دل میں پڑھتا ہے، زبان سے نہیں پڑھتا، ایسے شخص کی نماز نہیں ہوتی۔ نماز میں زبان سے پڑھنا ضروری ہے۔ بعض حضرات

(۱) والجهر للإمام والأسرار للكل فيما يجهر فيه ويسر۔ (در مختار مع رد المختار ج: ۱ ص: ۴۶۹)۔ والذكر ان كان وجب للصلاة لسانه يجهر به كتكبير الافتتاح وما ليس بفرض فما وضع للعلامة فانه يجهر به كتكبيرات الانتقال عند كل خفض ورفع إذا كان إماماً وأما المنفرد والمقتدى لا يجهران به۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۷۲، طبع بلوچستان)۔

(۲) والجهر للإمام والأسرار للكل فيما يجهر فيه ويسر۔ (در مختار ج: ۱ ص: ۴۶۹، طبع ایچ ایم سعید کراچی)۔

(۳) والثالثة من الفرائض القراءة وهو تصحيح الحروف بلسانه بحيث يسمع نفسه فان صح الحروف من غير أن يسمع نفسه لا يكون ذلك قراءة في اختيار الهندواني والفضلي لأن مجرد حركة اللسان لا يسمي قراءة بلا صوت لأن الكلام اسم لمسموع مفهوم وقيل إذا صح الحروف يجوز وإن لم يسمع نفسه۔ (حلی کبیر ص: ۲۷۵، طبع سہیل اکیڈمی)۔

(۴) ويجب التشهد في القعدة الأخيرة وكذا في القعدة الأولى وهو الصحيح هكذا في السراج الوهاج وهو الأصح، وكذا في محيط السرخسي۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۷۱)۔ أيضاً: قوله والتشهدان أي تشهد القعدة الأولى وتشهد الأخيرة والتشهد المروي عن ابن مسعود لا يجب بل هو الفضل من المروي عن ابن عباس وغيره خلافا لما بحثه في البحر۔ (رد المختار ج: ۱ ص: ۴۶۶، طبع ایچ ایم سعید کراچی)۔

(۵) وسننها..... والثناء والتعوذ والتسمية والتأمين..... وتكبير الركوع وتسيبته ثلاثاً..... وتكبير السجود والرفع وكذا الرفع نفسه وتسيبته ثلاثاً... الخ۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۷۲، أيضاً الدر المختار ج: ۱ ص: ۴۷۳)۔

فرماتے ہیں کہ اتنا اونچا پڑھنا فرض ہے کہ اپنے کانوں کو آواز سنائی دے، ورنہ نماز نہیں ہوگی، اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اگر زبان سے صحیح الفاظ ادا ہوں، گو اتنا اونچا نہ پڑھے تب بھی نماز ہو جائے گی۔^(۱)

عورتوں کو نماز میں تلاوت آواز سے کرنے کا حکم نہیں

سوال: ... میں نماز آہستہ آواز میں نہیں پڑھ سکتی، آہستہ پڑھنے میں تلفظ کی ادائیگی میں مشکل پیش آتی ہے، جب سے میں نے علم تجوید سیکھا ہے تب سے آہستہ نماز پڑھنا اور دُشوار ہو گیا ہے، حالانکہ میں کوشش کرتی ہوں کہ آواز آہستہ کر لوں، لیکن عادت سی بن جانے کی وجہ سے غیر شعوری طور پر آواز دوبارہ تیز ہو جاتی ہے، اتنی تیز کہ برابر میں کھڑا شخص باسانی سن لے، بلکہ اگر کمرے میں کوئی موجود ہے تو وہ بھی سن سکتا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ نماز صرف اللہ کے لئے پڑھی جاتی ہے، اور اگر میرے برابر کوئی نیا آدمی مثلاً کوئی رشتہ دار وغیرہ نماز پڑھے تو میں کوشش کر کے آواز آہستہ کر لیتی ہوں، ظاہر ہے یہی خیال ہوتا ہوگا کہ وہ کیا کہے گا، کبھی ایسا بھی ہوا کہ نماز کے دوران کوئی کمرے میں داخل ہوا تب بھی میں نے آواز آہستہ کر لی، میں ایک شادی شدہ خاتون ہوں، اس بات سے آج کل بہت پریشان ہوں کہ یہ مسئلہ کہیں ایمان کی خرابی کا باعث تو نہیں؟

جواب: ... عورتوں کو اونچی آواز سے پڑھنے کا حکم نہیں، بلکہ آہستہ پڑھنے کا حکم ہے۔^(۲) آپ کو اونچی آواز سے پڑھنے کی عادت ترک کر دینی چاہئے، اور آہستہ پڑھنے کی (جس کی آواز دُوسروں کو سنائی نہ دے) عادت ڈالنی چاہئے۔ آپ کا یہ خیال صحیح نہیں کہ آہستہ پڑھنے سے تجوید کے مطابق نہیں پڑھا جاتا۔ باقی کسی کے آنے سے آواز آہستہ کر لینے سے کچھ نہیں ہوا، نہ آپ کے اخلاص میں فرق آیا۔ اس کے لئے آپ کو پریشانی ہونے کی ضرورت نہیں۔

ظہر، عصر کی قضا نماز اگر رات کو پڑھی جائے تو کیا قراءت آواز سے ہوگی؟

سوال: ... اگر ظہر اور عصر کی نمازیں قضا ہو جائیں، اور رات کے وقت ان کی قضا کی جائے تو کیا قراءت بلند آواز سے ہوگی؟ نیز مغرب یا عشاء کے بعد قضا پڑھنے کی صورت میں بلند آواز سے قراءت کی جاسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: ... سری نمازوں کو رات کے وقت قضا کیا جائے، تب بھی ان کو آہستہ ہی پڑھا جائے، بلند آواز سے نہیں۔^(۳)

نماز ظہر و عصر آہستہ، اور باقی نمازیں آواز سے کیوں پڑھتے ہیں؟

سوال: ... نماز ظہر و عصر کی آہستہ، نماز فجر، مغرب، عشاء کی بلند آواز تلاوت کی وجوہات تفصیلاً بیان فرمائیں۔

(۱) أن أدنى المخالفة إسماع نفسه أو من يقربه من رجل أو رجلين مثلاً، وأعلاها تصحيح الحروف۔ (شامی ج: ۱ ص ۵۳۵)۔

(۲) قال عليه الصلاة والسلام: التسبيح للرجال والتصفيق للنساء فلا يحسن أن يسمعها الرجل احد۔ وفي الكافي: ولا تلي جهرًا لأن صوتها صوره، ومشي عليه في الخط في باب الأذان بحر۔ قال في الفتح: وعلى هذا لو قيل إذا جهرت بالقراءة في الصلاة فسدت كان متجهًا، ولهذا منعها عليه الصلاة والسلام من التسبيح بالصوت لإعلام الإمام بسهوه إلى التصفيق۔

(رد المحتار ج: ۱ ص ۳۰۶)۔

(۳) والجهر للإمام والأسرار للكل فيما يجهر فيه ويسر۔ (رد المحتار ج: ۱ ص ۳۶۹، طبع ايج ايم سعيد کراچی)۔

جواب:۔۔۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے اسی طرح چلا آتا ہے کہ ظہر و عصر کی قراءت آہستہ کی جاتی ہے، اور فجر، مغرب اور عشاء کی بلند آواز سے۔ کسی حکم کے ثبوت کی سب سے بڑی وجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ثبوت ہوتا ہے، اس کے بعد کسی اور وجہ کی کسی مؤمن کو ضرورت ہی نہیں، بلکہ عوام کو مسائل شرعیہ کی وجہ پوچھنا معسر ہے، اگرچہ ہر شرعی حکم میں حکمتیں ہیں اور بحمد اللہ اہل علم کو وہ حکمتیں معلوم بھی ہیں، مگر عوام کو حکمتوں کے درپے نہیں ہونا چاہئے۔

فجر، مغرب اور عشاء کی باجماعت نماز قضا دن میں جہری ہو یا سرری؟

سوال:۔۔۔ اگر فجر، مغرب یا عشاء کی نماز قضا ہو جائے اور دن کو جماعت کے ساتھ پڑھی جائے تو قراءت سرری ہوگی یا جہری؟
جواب:۔۔۔ اس صورت میں جہری قراءت ہوگی، اس کے برعکس اگر دن کی قضا شدہ نماز کی جماعت رات کو کرائی جائے تو اس میں سرری قراءت ہوگی۔^(۱)

نماز باجماعت میں مقتدی قراءت کرے یا خاموش رہے؟

سوال:۔۔۔ نماز باجماعت ادا کرتے وقت قیام میں ٹاپا پڑھنے کے بعد مقتدی کو خاموش کھڑا رہنا چاہئے یا تلاوت کرنی چاہئے، یہاں پر (ابو ظہری میں) مقامی لوگ الحمد شریف ضرور پڑھتے ہیں، خواہ تلاوت بالجہر ہو یا تلاوت خفی۔
جواب:۔۔۔ فاتحہ خلف الإمام مشہور اختلافی مسئلہ ہے، امام شافعیؒ اس کو ضروری قرار دیتے ہیں، اور اہل حدیث حضرات کا اسی پر عمل ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک قراءت مقتدی کا وظیفہ نہیں، بلکہ امام کا وظیفہ ہے، اس لئے حنفیہ کے نزدیک امام کی اقتدا میں مقتدی کا قراءت کرنا جائز نہیں، آپ اگر امام ابو حنیفہؒ کے مقلد ہیں تو آپ خاموش کھڑے رہا کریں اور دل میں سورۃ فاتحہ کو سوچتے رہیں۔

نوٹ:۔۔۔ اس مسئلے کی تشریح بقدر ضرورت میری کتاب ”اختلاف امت اور صراط مستقیم حصہ دوم“ میں ملاحظہ فرمائی جائے۔

فقہ حنفی میں امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا درست نہیں

سوال:۔۔۔ روزنامہ ”جنگ“ کراچی مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۹۰ء بروز جمعہ، اسلامی صفحہ (اقراء) میں ایک مضمون بعنوان ”کلام الہی احکام و فضیلت و ثمرات“ شائع ہوا ہے، جس میں حسب ذیل عبارت (کالم نمبر ۷) میں تحریر کی گئی ہے:
”سورۃ فاتحہ قرآن وحدیث کی رو سے اس سورۃ کا نماز میں پڑھنا نمازی امام و مقتدی وغیرہ پر ضروری ہے، نماز فرضی، نفلی، جہری، سرری کوئی نماز اس سورۃ کے بغیر نہیں ہوتی۔“

(۱) وكذا واطب على الجهر فيما يجهر والمخافتة فيما يخافت وذلك دليل الوجوب وعلى هذا عمل الأمة. (بدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۱۶۱، طبع ايج ايم معبد کراچی)۔

(۲) اذا ترك صلاة الليل ناسيا فقصاها في النهار وآم فيها وخافت كان عليه السهو وان لم يلا في صلاة النهار بخافت ولا يجهر لان جهر مائيا كان عليه السهو. (هتدية ج: ۱ ص: ۷۲، طبع بلوچستان)۔

آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ مسئلہ حنفی مذہب کے مطابق ہے کہ امام اور مقتدی دونوں ہر فرض، نفل، سری، جہری نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھیں؟

جواب:۔۔۔ یہ مسئلہ حنفی مسلک کے خلاف ہے، امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مقتدی کے ذمہ قراءت نہیں، بلکہ اس کو خاموش رہنے کا حکم ہے، خواہ نماز جہری ہو یا سری ہو، چنانچہ قرآن کریم میں ہے:

”وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ۔ (الاعراف: ۲۰۴)

”اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس پر کان دھرو اور خاموش رہو، تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔“

شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہؒ اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں کہ امام احمدؒ نے ذکر کیا ہے کہ اس بات پر سلف کا اجماع ہے کہ یہ آیت نماز کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ یعنی جب امام قراءت کرے تو مقتدی خاموش رہے (فتاویٰ شیخ الاسلام ج: ۲۳ ص: ۲۶۹)۔^(۱)

اور صحیح مسلم میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہ حکم نقل کیا ہے کہ جب امام قراءت کرے تو تم خاموش رہو، اور جب وہ ”وَلَا الضَّالِّينَ“ کہے تو تم آمین کہو۔ (صحیح مسلم ج: ۱ ص: ۱۷۴)۔^(۲)

کیا مقتدی دھیان جمانے کے لئے دل میں قراءت یا ترجمہ دہراتا رہے؟

سوال:۔۔۔ میں اکثر امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے اپنے دھیان کو بھٹکنے سے روکنے کے لئے یہ کرتا ہوں کہ امام صاحب کی قراءت کو دل میں آہستہ آہستہ دہراتا رہتا ہوں، یا پھر اگر سورۃ یا آیات کا ترجمہ یاد ہو تو ترجمہ کو دہراتا رہتا ہوں، آپ یہ بتائیں کہ فقہ حنفیہ کے مطابق میرا یہ فعل صحیح ہے یا غلط؟

جواب:۔۔۔ امام کی قراءت کی طرف متوجہ ہونا عین مطلوب ہے، زبان سے الفاظ ادا نہ کئے جائیں، بلکہ امام جو کچھ پڑھے اس کو توجہ سے سنتا اور سمجھتا رہے۔^(۳)

مختلف جگہوں سے قراءت کرنا

سوال:۔۔۔ کیا امام یا منفرد ایک ہی رکعت میں مختلف مقامات سے سورہ، رکوع یا آیات کو قراءت کے لئے ملا سکتا ہے؟ مثلاً: آغاز میں سورۃ بقرہ کا رکوع، اور اس کے ساتھ ہی سورۃ یوسف میں سے کوئی رکوع یا آیات، یا کہیں اور جگہ سے۔

(۱) (وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ) وقد استفاض عن السلف أنها نزلت في القراءة في الصلاة وذكر أحمد بن حنبل الإجماع على أنها نزلت في ذلك، وذكر الإجماع على أنه لا تجب القراءة على المأموم حال الجهر۔ (مجموع الفتاوى لشيخ الإسلام ابن تيمية ج: ۲۳ ص: ۲۶۹، طبع مكتبة المعارف، السعودية)۔

(۲) عن حطان بن عبد الله الرقاشي قال: صليت مع أبي موسى الأشعري فقال: إذا صليتم فإذا كبر فكبروا، وإذا قال غير المفضوب عليهم ولا الضالين فقولوا: آمين وفي رواية من الزيادة وإذا قرأ فالصعوا... الخ۔ (مسلم ج: ۱ ص: ۱۷۴)۔

(۳) والمؤمن لا يقرأ مطلقاً ولا الفاتحة في السرية اتفاقاً۔ (الدر المختار مع الرد المختار ج: ۱ ص: ۵۴۴)۔

جواب:۔۔۔ جائز ہے۔^(۱)

نماز میں تلاوت قرآن کی ترتیب کیا ہو؟

سوال:۔۔۔ میں آپ سے نماز میں پڑھی جانے والی سورتوں کی ترتیب معلوم کرنا چاہتا ہوں، میں دو قسم کی ترتیب لکھ رہا ہوں، برائے مہربانی آپ بتائیں ان میں سے کون سی ترتیب صحیح ہے؟

الف:۔۔۔ اگر چار سنتیں پڑھنی ہوں تو پہلی رکعت میں سورۃ نمبر ۱۰۲، دوسری رکعت میں سورۃ نمبر ۱۰۵، تیسری رکعت میں سورۃ نمبر ۱۰۹ اور چوتھی رکعت میں سورۃ نمبر ۱۱۳ پڑھ سکتے ہیں۔

ب:۔۔۔ اگر چار سنتیں پڑھنی ہوں تو پہلی رکعت میں سورۃ نمبر ۱۰۲، دوسری رکعت میں سورۃ نمبر ۱۰۳، تیسری رکعت میں سورۃ نمبر ۱۰۴ اور چوتھی رکعت میں سورۃ نمبر ۱۰۵ پڑھنی چاہئے۔

جواب:۔۔۔ آپ نے دونوں صورتیں صحیح لکھی ہیں، قرآن کریم میں سورتیں جس ترتیب سے آئی ہیں، اسی ترتیب سے پڑھنی چاہئیں، خلاف ترتیب پڑھنا مکروہ ہے، اور آخری چھوٹی سورتیں یا تو مسلسل پڑھی جائیں یا پہلی رکعت میں جو سورۃ پڑھی تھی اس کے بعد ایک سورۃ چھوڑ کر دوسری نہ پڑھی جائے، بلکہ دو سورتیں چھوڑ کر تیسری پڑھی جائے۔^(۲)

سورتوں کی بے ترتیبی مکروہ ہے

سوال:۔۔۔ کہا جاتا ہے کہ نماز میں سورتوں کی ترتیب ضروری ہے، خواہ وہ شروع سے یعنی جہاں سے یاد ہوں وہاں سے سورۃ الناس تک، یا پھر جہاں تک یاد ہوں، اگر نماز میں ترتیب کا خیال نہ رکھا جائے تو نماز مکروہ ہو جاتی ہے۔ اگر کسی کو سورتوں کی ترتیب یاد نہ ہو تو ایسی صورت میں وہ پہلے بعد والی، اور بعد میں پہلے والی بے ترتیب سورتیں اگر پڑھ لے تو کیا نماز قبول ہوگی یا نہیں؟

جواب:۔۔۔ نماز کے ضروری مسائل جاننا واجب ہیں، بہر حال سورتوں کی بے ترتیبی مکروہ ہے۔^(۳)

نماز میں سورتوں کی ترتیب کیا ہونی چاہئے؟

سوال:۔۔۔ مجھے یہ سورتیں یاد ہیں، میں نماز پڑھتے وقت ان کو کس ترتیب سے پڑھوں؟ سورۃ قدر، سورۃ فیل، سورۃ قل، سورۃ کوثر، سورۃ نصر، سورۃ عصر اور سورۃ لہب۔

(۱) ولو قرأ فی رکعة من وسط سورة أو من آخر سورة وقرأ فی الركعة الأخری من وسط سورة أخری أو من آخر سورة أخری لا ینفی له أن یفعل ذلک علی ما هو ظاهر الروایة ولكن لو فعل ذلک لا یفسد به کلنا فی الذخيرة (عالمگیری ج: ۲ ص: ۷۸)۔

(۲) ایضاً: ولو قرأ فی الركعة الأولى سورة وفي الأخری سورة فوقها یکره، وإذا قرأ فی الأولى قل أعوذ برب الناس یقرأ فی الثانية قل أعوذ برب الناس ایضاً... إلخ۔ (الجمهرة النيرة ج: ۱ ص: ۶۸)۔ ایضاً: لأن ترتیب السور فی القراءة من واجبات التلاوة۔ (فتاویٰ شامی ص: ۵۴۷ مطلب الاستماع للقرآن فرض کفایة، ایضاً حلبي کبیر ص: ۴۹۴)۔

(۳) ویکره أن یقرأ فی العایة سورة فوق التي قرأها فی الأولى لأن فيه ترک الترتیب الذي أجمع علیه الصحابة... إلخ۔ (حلبي کبیر ص: ۴۹۴، طبع سہیل اکیڈمی لاہور)۔

جواب:۔۔۔ جس ترتیب سے قرآن کریم میں یہ سورتیں آئی ہیں، اسی ترتیب سے نماز میں پڑھی جائیں۔^(۱)

نماز میں سورتیں خلاف ترتیب نہیں پڑھنی چاہئیں

سوال:۔۔۔ میں نماز میں اس طرح سورتیں پڑھتی ہوں، جیسے عشاء میں ۴ فرض: الم تر کیف، لایلاف قریش۔ ۲ سنت میں: اریٰ الذی، انا اعطیناک، ۳ وتر میں: قل یا ایہا الکافرون، اذا جاء، تبت یدا۔ میں قضا نمازیں بھی پڑھتی ہوں تو ۴ فرض عشاء کی قضا میں: قل هو اللہ، قل اعوذ برب الفلق اور ۳ وتر: قل اعوذ برب الناس، الم تر کیف اور لایلاف قریش۔ پہلے میں قضا میں: ۴ فرض میں قل هو اللہ کو چھوڑ کر قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور ۳ وتر میں: الم تر کیف، لایلاف قریش اور اریٰ الذی چھوڑ کر انا اعطیناک، پڑھتی تھی، کیا یہ دونوں طریقے درست ہیں یا نہیں؟ مجھے دوبارہ نماز پڑھنی پڑھے گی؟

جواب:۔۔۔ جو نمازیں آپ پڑھ چکی ہیں، وہ تو ادا ہو گئیں، ان کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ آئندہ کے لئے یہ اصول اختیار کریں کہ سنت، فرض، وتر کی جو نیت باندھیں، اس پر سورتیں اسی ترتیب سے پڑھیں جس ترتیب سے قرآن کریم میں لکھی ہیں، خلاف ترتیب نہ پڑھیں۔^(۲)

نماز میں قصد سورتوں کو ترتیب سے نہ پڑھنا

سوال:۔۔۔ آپ یہ بات متعدد بار تحریر فرما چکے ہیں کہ نمازوں میں سورتوں کی ترتیب کا اہتمام نہایت ضروری ہے، اگر نماز میں پہلی رکعت میں سورۃ الضحیٰ پڑھی اور دوسری میں بھولے سے یا بے خیالی میں الم نشرح پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی یا اعادہ کرنا پڑے گا؟ اسی طرح اگر پہلی رکعت میں سورۃ کوثر اور دوسری میں سورۃ کافرون پڑھ لی، بھولے سے نہیں، اگر عمدہ ایسا کیا جائے تو نماز میں یہ جائز ہوگا۔ نماز کی کتابوں میں تو یہ لکھا ہے کہ پہلی رکعت میں بڑی سورۃ اور دوسری میں چھوٹی پڑھنا چاہئے یا دونوں میں برابر کی سورتیں پڑھی جائیں۔

جواب:۔۔۔ نماز میں قصد سورتوں کو خلاف ترتیب پڑھنا مکروہ ہے،^(۳) لیکن نماز کا اعادہ اس صورت میں بھی ضروری نہیں۔ اور اگر بھولے سے بے خیالی میں دوسری رکعت میں پہلے کی سورۃ شروع کر لی تو کوئی حرج نہیں، اسی کو پڑھ لے، اس کو چھوڑ کر اب کوئی دوسری سورۃ شروع نہ کرے۔ پہلی رکعت میں چھوٹی سورۃ پڑھنا اور دوسری رکعت میں لمبی سورۃ پڑھنا مکروہ ہے،^(۴) مگر آخری سورتیں

(۱) وبکروہ أن یقرأ فی الثانية سورة فوق التي قرأها فی الأولى لأن فیہ ترک الترتیب الذی أجمع علیہ الصحابة . الخ. (حلی کبیر ص: ۴۹۴، طبع سہیل اکیڈمی، لاہور).

(۲) وبکروہ أن یقرأ فی الثانية سورة فوق التي قرأها فی الأولى، لأن فیہ ترک الترتیب الذی أجمع علیہ الصحابة هذا إذا کان قصداً وأما سهواً فلا. (حلی کبیر ص: ۴۹۴). أيضاً: وبکروہ الفصل بسورة قصيرة وأن یقرأ منکوساً، وفي الشامية: لأن ترتیب السور فی القراءة من واجبات التلاوة. (شامی ج: ۱ ص: ۵۴۶).

(۳) أيضاً.

(۴) قال محمد: أحب إلي أن يطول الأولى على الثانية في الصلوات كلها ... فيستحب فيها تطويل الأولى على الثانية بالإجماع في الصلوات كلها وهذا في الفرض. (الجوهرة النيرة ج: ۱ ص: ۶۹، طبع حقانیہ ملتان).

چھوٹی بڑی ہونے کے باوجود متقارب ہیں، اس لئے پہلی رکعت میں سورۃ کوثر اور دوسری میں کافرون پڑھ لی جائے تو کراہت نہیں^(۱)۔

پوری نماز یعنی فرض، سنت، نفل میں سورتوں کی ترتیب ضروری ہے؟

سوال: ... میں آپ کے سامنے اپنا ایک مسئلہ لے کر حاضر ہوئی ہوں، کہ میں نماز پڑھنے میں سورتوں کی ترتیب نہیں جانتی۔ ماں باپ ہیں نہیں، اور کسی دوسرے سے پوچھتے ہوئے شرم آتی ہے، لوگ مذاق نہ اڑائیں۔ پڑھتی تو ہوں مگر جو بھی سورۃ یاد آئے، وہ پڑھ لیتی ہوں۔ میں چاہتی ہوں کہ مکمل معلومات ہوں کہ فجر میں پہلی رکعت میں کون سی اور اسی ترتیب سے ظہر، عصر، مغرب، عشاء میں پہلی رکعت سے لے کر آخر نفل میں کون، کون سی پڑھتے ہیں؟ اور اگر نفل پڑھنے ہوں شکرانے کے تو اس میں کیا ترتیب ہوگی؟ کیونکہ میری عادت ہے کہ میں کسی بات پر بھی پریشان ہوتی ہوں تو نفل مان لیتی ہوں، دو نفل، چار نفل، یا جیسا بھی خیال آئے کہ اتنے پڑھوں گی، اور ادا بھی کر دیتی ہوں۔ بڑی مہربانی ہوگی، اگر آپ میرا یہ مسئلہ حل کر دیں، ہو سکتا ہے اس سے کسی اور کا بھی بھلا ہو جائے۔

جواب: ... نماز میں سورتوں کے پڑھنے کی ترتیب وہی ہے جو قرآن مجید میں لکھی ہوئی ہے،^(۲) یعنی قرآن مجید میں سورتیں جس ترتیب سے لکھی ہیں، اسی ترتیب سے نماز میں پڑھی جاتی ہیں۔ مگر یہ بات یاد رہے کہ ایک مرتبہ جو ہم نیت باندھتے ہیں... خواہ فرض کی ہو یا سنت کی یا نفل کی... وہ ایک نماز ہے، اس میں ترتیب کا لحاظ رکھا جائے۔ دوبارہ جب نیت باندھیں گے تو اس نماز میں سورتوں کی الگ ترتیب ہوگی، اور اس سے پہلے کی نیت میں ہم نے جو سورتیں پڑھی تھیں، ان سے پہلے کی سورتیں پڑھ سکتے ہیں۔

نماز میں سورتوں کی پابندی امام کے لئے درست نہیں

سوال: ... جناب نے روزنامہ ”جنگ“ کی کچھلی اشاعت میں فرمایا تھا کہ جمعہ میں ہمیشہ سورۃ اعلیٰ، غاشیہ اور سورۃ جمعہ کے علاوہ قرآن مجید کے دوسرے حصوں کی بھی تلاوت کی جائے۔ ہمارے امام صاحب صرف سورۃ اعلیٰ، غاشیہ اور سورۃ جمعہ کے علاوہ پورے سال کوئی دوسری سورت نہیں پڑھتے، کہتے ہیں یہی مسنون قراءت ہے۔ جناب سے درخواست ہے کہ جمعہ میں قرآن کے دوسرے حصوں کی تلاوت کے بارے میں سند سے مطلع فرمائیں اور یہ کہ کیا ان احادیث سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سال کے ۵۲ جمعے ہمیشہ یہی تین سورتیں تلاوت فرماتے تھے؟ یا جن صحابی نے یہ حدیث بیان فرمائی ہے، صرف ان جمعوں میں یہ سورتیں قراءت فرمائی گئیں جن میں وہ صحابی موجود ہوں گے؟

جواب: ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جمعہ کی نماز میں سورۃ اعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ پڑھنا بھی ثابت ہے، اور کبھی سورۃ جمعہ اور سورۃ منافقون پڑھنا بھی ثابت ہے، اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں کسی معین سورت کا التزام صحیح نہیں کہ ہمیشہ وہی سورت پڑھا کرے، بلکہ بدل کر پڑھنا چاہئے، تاکہ عوام کو یہ خیال نہ ہو کہ اس نماز میں بس یہی سورت پڑھی جاتی ہے، کسی اور کا پڑھنا شاید صحیح نہیں۔

(۱) وطوال المفصل من الحجرات إلى البروج، والأوساط من سورة البروج إلى لم یکن، والقصار من سورة لم یکن إلى الآخر هكذا فی المحيط والوقایة ومنیة المصلی۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۷۷، طبع بلوچستان)۔

(۲) لأن ترتیب السور فی القراءة من واجبات التلاوة۔ (شامی ج: ۱ ص: ۵۴۶، طبع سعید کراچی)۔

خلاصہ یہ کہ آپ کے امام صاحب کو نماز جمعہ میں سورۃ اعلیٰ اور سورۃ عاشیہ کی ایسی پابندی نہیں کرنی چاہئے کہ ہمیشہ یہی سورتیں پڑھا کریں، بلکہ بدل بدل کر پڑھنی چاہئے۔^(۱)

فرض چار رکعت کی پہلی دو رکعات میں سورۃ فلق، سورۃ ناس پڑھنا

سوال: ... اگر چار رکعت فرض تھا پڑھی جائیں تو پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ فلق اور دوسری رکعت میں سورۃ ناس پڑھی جاسکتی ہیں یا نہیں؟

جواب: ... صحیح ہے۔

نماز میں صرف چاروں قل پڑھنا

سوال: ... میں عرصہ ۲۰ سال سے نماز پڑھ رہا ہوں، کبھی جماعت سے، زیادہ تر گھر میں، قرآن شریف پڑھا ہوا نہیں ہوں، صرف چاروں قل یاد ہیں، جو ترتیب سے پانچوں وقت نماز میں پڑھتا ہوں، کیا نماز ہو جاتی ہے؟

جواب: ... نماز تو جماعت کے ساتھ پڑھنی چاہئے، باقی چاروں قل ترتیب سے پڑھ لینا صحیح ہے۔

بعد میں آنے والی رکعت میں پہلی رکعت کی سورۃ سے زیادہ لمبی سورۃ پڑھنا

سوال: ... میں نے بہشتی زیور میں پڑھا ہے کہ نماز میں دوسری رکعت میں پہلی رکعت سے زیادہ لمبی سورۃ نہیں پڑھنی چاہئے، بہت سے لوگ چار رکعت کی نماز الم تر کیف سے شروع کرتے ہیں تو وہ تیسری رکعت میں سورۃ الماعون پڑھیں گے جو کہ اس سے پہلی سورۃ القریش سے بڑی ہے، تو کیا نماز درست ہوگی؟ چار رکعت نفل نماز میں تو غالباً تیسری رکعت سے مثل نئی نماز کے شروع کر سکتے ہیں، جس کا مطلب یہ ہے کہ دوسری رکعت کی چھوٹی بڑی سورۃ کا تیسری رکعت کی سورۃ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، لیکن یہاں بھی چوتھی رکعت کی سورۃ تیسری رکعت کی سورۃ سے زیادہ لمبی نہیں ہونی چاہئے؟ مولانا صاحب! کیا سنت مؤکدہ میں بھی تیسری اور چوتھی رکعات، پہلی دو رکعات سے آزاد ہوتی ہیں؟

جواب: ... یہاں چند مسائل ہیں:

۱: ... فرض نماز میں دوسری رکعت کو پہلی رکعت سے تین آیتوں کی مقدار لمبا کرنا مکروہ ہے، جبکہ دونوں سورتوں کی آیتیں

(۱) عن النعمان بن بشیر قال: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی العیدین وفي الجمعة بسبح اسم ربک الاعلیٰ، وهل اناک حدیث الغاشیة... إلخ۔ (مشکوٰۃ ص: ۸۰، باب القراءة فی الصلاة)۔ أيضًا: عن عبید اللہ بن أبی رافع قال: استخلف مروان أبی ہریرۃ علی المدینۃ وخرج الی مکة فصلى لنا أبو ہریرۃ الجمعة فقرأ سورة الجمعة فی السجدة الأولى وفي الآخرة إذا جائک المنافقون، فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بهما يوم الجمعة۔ رواہ مسلم۔ (مشکوٰۃ ص: ۸۰، باب القراءة فی الصلاة، الفصل الأول)۔

متقارب ہوں، اور اگر دونوں کی آیتیں بڑی چھوٹی ہیں تو حروف و کلمات کا اعتبار ہوگا۔^(۱)

۲:.... یہ حکم تو فرض نماز کا تھا، نفل نماز میں بعض نے دوسری رکعت کا لمبا کرنا بلا کراہت جائز رکھا ہے، اور بعض نے نفلوں میں دوسری رکعت کے لمبا کرنے کو مکروہ فرمایا ہے۔^(۲)

۳:.... نفل کا ہر دو گانہ مستقل نماز ہے، اس لئے نفل نماز کی تیسری رکعت اگر دوسری سے لمبی ہو جائے تو کوئی حرج نہیں، سنت غیر مؤکدہ کا بھی یہی حکم ہے۔

۴:.... سنت مؤکدہ کا حکم صراحۃً نہیں دیکھا، بہتر ہے کہ اس میں بھی بعد کی رکعتوں کو پہلی رکعتوں سے لمبا نہ کیا جائے۔

چھوٹی سورتوں کے درمیان کتنی سورتوں کا فاصلہ ہو؟

سوال:.... ایک عالم دین فرماتے ہیں کہ امام کو قراءت کرتے ہوئے چھوٹی سورتوں کے درمیان کم از کم تین سورتوں کا فاصلہ رکھنا ضروری ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟ اور کیا یہ مسئلہ درست ہے؟

جواب:.... فقہاء نے لکھا ہے کہ چھوٹی سورتوں میں قصداً ایک سورۃ چھوڑ کر اس سے اگلی سورۃ پڑھنا مکروہ ہے، اگر بڑی سورۃ درمیان میں چھوڑ کر اگلی سورۃ پڑھی جائے تو مکروہ نہیں، اور اگر دو چھوٹی سورتیں چھوڑ کر تیسری پڑھی جائے تب بھی مکروہ نہیں، اور اگر بھول کر ایک چھوٹی سورۃ چھوڑ کر اگلی پڑھ لی جائے تب بھی مکروہ نہیں، کراہت کی وجہ یہ ہے کہ ایک چھوٹی سورۃ درمیان میں چھوڑ دینے سے ایسا شبہ ہوتا ہے گویا وہ اس سورۃ کو پسند نہیں کرتا۔^(۳)

بالکل چھوٹی سورۃ سے مراد کون سی سورت ہے؟

سوال:.... کہتے ہیں کہ نماز میں ایک بالکل چھوٹی سورۃ چھوڑ کر اگلی سورۃ نہیں پڑھنی چاہئے، کیا بالکل چھوٹی سورۃ سے مراد سورۃ اخلاص یا سورۃ کوثر ہیں؟ اگر کسی نے اس مسئلے پر عمل نہ کیا تو کیا وہ گناہگار ہوگا؟

(۱) وفي بعض شروح الجامع الصغير لا خلاف ان إطالة الركعة الثانية على الأولى مكروهة إن كانت بثلاث آيات أو أكثر وإن كانت بأقل من ذلك لا يكره كذا في الخلاصة. قال المرغيناني التطويل يعتبر بالآي إن كانت متقاربة وإن كانت الآيات متفاوتة من حيث الطول والقصر يعتبر بالكلمات والحروف كذا في التبيين. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۷۸)۔

(۲) في الدر المختار: وإطالة الثانية على الأولى يكره تنزيهاً إجمالاً إن بثلاث آيات إن تقاربت طولاً وقصرًا ولا اعتبر الحروف والكلمات واستثنى في البحر ما وردت به السنة واستظهر في النفل عدم الكراهة مطلقاً. (الدر المختار مع الرد ج: ۱ ص: ۵۴۲، فصل في القراءة، طبع ايج ايم سعيد كراچی)۔

(۳) أما إذا كانت سنة أو نفلاً فيبتدئ كما ابتداء في الركعة الأولى يعني يأتي بالثناء والتعوذ، لأن كل شفع صلاة على حدة. (رد المختار ج: ۲ ص: ۱۶)۔

(۴) (ويكره الفصل بسورة قصيرة) أما بسورة طويلة فلا يكره كما إذا كانت سورتان قصيرتان . الخ. (شامی ج: ۱ ص: ۵۴۶)۔ أيضاً: لأنه يؤهم الإعراض والترجيح من غير مرجح. (حلبی كبير ص: ۳۹۴، طبع سهيل اكيڏمی)۔

جواب:.... سورہ لم یکن کے بعد آخر قرآن تک کی سورتیں ”چھوٹی سورتیں“ ہیں،^(۱) پہلی رکعت میں جو سورہ پڑھی ہو دوسری رکعت میں قصد اُبعد والی چھوٹی سورہ کو چھوڑ کر اگلی سورہ پڑھنا مکروہ ہے، اگر بھول کر شروع کر دی تو کوئی حرج نہیں، اب اس کو نہ چھوڑے۔^(۲)

نماز میں بسم اللہ کو آہستہ پڑھا جائے یا آواز سے؟

سوال:.... سورہ الفاتحہ میں کل سات آیات ہیں، جن میں بسم اللہ بھی شامل ہے، میں نے کئی مولانا کے پیچھے نماز ادا کی، وہ سورہ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ نہیں پڑھتے۔ ایک مولانا سے اس مسئلے پر میری بحث ہو گئی، میں یہ کہتا تھا کہ ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ سورہ فاتحہ کا ایک جز ہے، ایک آیت ہے، ان کا کہنا تھا کہ ہم نے بڑے مولانا سے اسی طرح سنا ہے، یعنی بڑے مولانا بھی سورہ فاتحہ سے قبل بسم اللہ نہیں پڑھتے، نماز کی کتابوں میں بھی بسم اللہ تحریر ہے۔

جواب:.... امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک بسم اللہ شریف ایک مستقل آیت ہے، جو سورتوں کے درمیان امتیاز پیدا کرنے کے لئے نازل کی گئی ہے، تاکہ ہر سورہ کا افتتاح اللہ تعالیٰ کے نام سے ہو۔^(۳) سورہ فاتحہ سے پہلے اس کا پڑھنا لازم ہے، مگر بسم اللہ شریف جہری نمازوں میں آہستہ پڑھی جاتی ہے۔^(۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات شیخین (ابو بکر و عمر) رضی اللہ عنہما کا بھی یہی معمول رہا کہ بسم اللہ آہستہ پڑھتے تھے۔^(۵)

ثنا سے پہلے بسم اللہ نہیں پڑھنی چاہئے

سوال:.... کیا جب نماز شروع کریں تو نیت کرنے کے بعد سبحانک اللہم سے پہلے بسم اللہ پڑھنی چاہئے یا کہ نہیں؟

جواب:.... سبحانک اللہم سے پہلے بسم اللہ نہیں پڑھی جاتی، بلکہ ثنا کے بعد اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اور بسم اللہ پڑھنی چاہئے۔^(۶)

- (۱) والقصار من سورة لم یکن إلى الآخر هكذا فی المحيط والوقایة ومنیة المصلی. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۷۷).
- (۲) ولو قرأ فی رکعة سورة وقرأ فی الركعة الأخری سورة أخری بینهما سورة أو قرأ سورة فوق تلك السورة فالمختار انه یمنی فی قراءتها ولا یترک هكذا فی الذخيرة. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۷۹، طبع بلوچستان).
- (۳) قال أبو جعفر فهذا عثمان یخبر فی هذا الحديث ان بسم الله الرحمن الرحيم لم تکن عنده من السور، وانه انما کان یکتبها فی فصل السور وهو غیر هن. (شرح معانی الآثار ج: ۱ ص: ۱۳۹، باب قراءة بسم الله.... فی الصلاة). أيضًا: وهي آية من القرآن أنزلت للفصل بین السور لیست من الفاتحة ولا من کل سورة بیان للأصح من الأقوال كما فی المحيط وغیره. (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۳۳۰، طبع بیروت، أيضًا: درمختار ج: ۱ ص: ۲۹۱، طبع ایچ ایم سعید کراچی).
- (۴) وفي ذکر التسمية بعد التعوذ إشارة إلى محلها فلو سمی قبل التعوذ أعادها بعده لعدم وقوعها فی محلها... إلخ. (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۳۳۰). أيضًا: وسمی مرافی کل رکعة أي ثم یسمی المصلی بأن یقول بسم الله الرحمن الرحيم هذا هو المراد بالتسمية هنا. (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۳۲۹، طبع بیروت).
- (۵) عن أنس رضى الله عنه أن النبی صلی الله علیه وسلم وأبا بکر وعمر كانوا یسرون بسم الله الرحمن الرحيم. (شرح معانی الآثار ج: ۱ ص: ۱۳۹، باب قراءة بسم الله..... فی الصلاة، طبع ایچ ایم سعید کراچی).
- (۶) (وکيفيتها) إذا أراد الدخول فی الصلاة کبر..... ثم یقدم سبحانک اللهم..... ثم یتعوذ..... ثم التعوذ تبع القراءة دون الشاء..... ثم یأتی بالتسمية... إلخ. (الهندية ج: ۱ ص: ۷۳، ۷۴، طبع بلوچستان).

التحيات سے پہلے بسم اللہ پڑھنا

سوال: ... یہاں پر لوگوں کی اکثریت ایک بات پر متفق ہے کہ وہ چار رکعتوں کی نماز میں دو رکعت بعد یعنی دوسری رکعت میں جب التحیات پڑھتے ہیں، تو وہ اس سے پہلے بسم اللہ پڑھتے ہیں، یہ بات کہاں تک درست ہے؟

جواب: ... التحیات سے پہلے بسم اللہ شریف نہیں پڑھی جاتی۔

التحيات سے پہلے بسم اللہ پڑھنا

سوال: ... التحیات میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر التحیات شروع کی، تو کیا تاخیر کی وجہ سے سجدہ سہو کرنا پڑے گا؟

جواب: ... اس سے سجدہ سہو لازم نہیں آتا۔

دوسری رکعت شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا

سوال: ... نماز کی دوسری رکعت شروع کرنے سے پہلے کیا بسم اللہ پڑھنی ضروری ہے؟ عموماً پہلی رکعت میں پڑھی جاتی ہے، دوسری، تیسری اور چوتھی رکعت میں بھی پہلی رکعت کی طرح کیا بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی جائے؟ اگر نہ پڑھی جائے تو کیا فرق پڑتا ہے؟

جواب: ... پہلی اور دوسری سورۃ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھنا بعض علماء کے نزدیک سنت ہے، مگر علامہ حلبیؒ نے شرح منیہ میں لکھا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ یہ واجب ہے، اگر بھول جائے تو سجدہ سہو واجب ہوگا، تیسری اور چوتھی رکعت میں مستحب ہے۔^(۱)

کیا نماز کی ہر رکعت میں تعوذ و تسمیہ پڑھنی چاہئے؟

سوال: ... کیا نماز کی ہر رکعت میں تعوذ اور تسمیہ پڑھنی چاہئے؟

جواب: ... اعوذ باللہ صرف پہلی رکعت میں ثنا کے بعد امام اور اکیلا نمازی پڑھتا ہے،^(۲) بسم اللہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔^(۳)

(۱) (ثم بعد التعوذ (يسمى) أى يقرأ بسم الله الرحمن الرحيم (فيأتى بها) أى بالتسمية فى أول كل ركعة اما الأول لميل الشيخ حافظ الدين النسفى فى كتبه وقاضى خان وصاحب الخلاصة وكثير إلى أنها سنة وذكر الزيلعى فى شرح الكنز ان الأصح انها واجبة... الخ قال الأكثر أى يسجد للسجدة إذا تركها ساهياً أول كل ركعة تجب فيها القراءة لأن أكثر العلماء قالوا بوجوبها وهذا هو الأحوط - (حلبى كبير ص: ۳۰۶، طبع سهيل اكيڏمى لاهور)۔

(۲) وبعد الصراخ من الشاء يتعوذ إماماً كان أو منفرداً والتعوذ عند افتتاح الصلاة لا غير الخ. (خلاصة الفتاوى ج: ۱ ص: ۵۲، طبع مكتبه رشيديه كوثه)۔

(۳) (ثم يأتى بالتسمية) ويأتى بها فى أول كل ركعة وعليه الفتوى - (الهندية ج: ۱ ص: ۷۳، طبع بلوچستان)۔

کیا ثنا اور تعوذ سنت مؤکدہ کی دوسری رکعت میں بھی پڑھیں گے؟

سوال:.... چار رکعت سنت پڑھتے وقت پہلی رکعت میں شروع میں ثنا، تعوذ، تسمیہ اور اس کے بعد سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص پڑھتے ہیں، جب دوسری، تیسری اور چوتھی رکعت پڑھیں گے تو کیا تمام رکعت اسی ترتیب سے پڑھیں گے جیسے کہ اوپر لکھا ہے، یعنی ثنا، تعوذ اور تسمیہ اس کے بعد سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص؟ اس کی صحیح ترتیب لکھیں کہ ثنا، تعوذ اور تسمیہ کون کون سی رکعت تک پڑھیں، اس کے بعد کہاں سے شروع کریں؟ کتاب میں صحیح ترتیب نہیں لکھی ہوئی ہے۔

جواب:.... بسم اللہ شریف تو ہر رکعت کے شروع میں پڑھی جاتی ہے^(۱)، اور ثنا اور تعوذ فرض اور سنت مؤکدہ کی صرف پہلی رکعت میں پڑھی جاتی ہے، باقی رکعات میں نہیں۔^(۲) البتہ سنت غیر مؤکدہ اور نفل نماز میں تیسری رکعت کو ثنا اور تعوذ سے شروع کرنا افضل ہے، تیسری رکعت میں ثنا و تعوذ نہ پڑھے تب بھی کوئی حرج نہیں۔^(۳)

الحمد کی ایک آیت میں سکتہ کرنا

سوال:.... ”ایک“ اور ”نعبذ“ کے درمیان سکتہ کرنے سے نماز درست ہے یا نہیں؟

جواب:.... سکتہ کے معنی ہیں آواز بند کر لینا، مگر سانس نہ توڑنا، ”ایک“ اور ”نعبذ“ کے درمیان سکتہ نہیں، اس لئے یہاں سکتہ کرنا تو غلط ہے، لیکن نماز ہو جائے گی۔^(۴)

”ض“ کا تلفظ باوجود کوشش کے صحیح نہ ہونے پر نماز ہو جائے گی

سوال:.... ماہنامہ ”الفاروق“ میں ایک جگہ ”غیر المغضوب“ والا سوال آیا تھا کہ اگر ”غیر المغضوب“ کے ”ض“ کو اپنے مخرج سے ”ذ“ ادا کیا جائے تو اس کے معنی بدل جاتے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ ”مغضوب“ سخت گوشت کو کہتے ہیں اور ”مغضوب“ کے معنی ہیں غضب کیا گیا، اور حوالہ لسان العرب کا دیا گیا، جبکہ ہمارے بریلوی علماء کہتے ہیں کہ اس کا صحیح مخرج بڑے بڑے علماء سے ادا نہیں ہو سکا، اس لئے انہوں نے بھی ”ذ“ کے مخرج میں ادا کیا، اور انہوں نے ”فتاویٰ مہریہ“ کا حوالہ دیا۔

جواب:.... ”ض“ کا مخرج ”دال“ اور ”ظ“ دونوں سے الگ ہے، کسی ماہر سے اس کے ادا کرنے کی مشق کی جائے، اور جو

(۱) وسمی سرّاً فی کل رکعة..... وقلہ فی کل رکعة ای فی ابتداء کل رکعة۔ (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۳۳۰)۔

(۲) لَا یأتی بالثناء والتعوذ فی الشفع الثانی من الفرائض، والواجب کالفرض فی هذا۔ (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۳۳۶)۔

(۳) بخلاف النوافل سنة کانت غیرها فانه یأتی بالثناء والتعوذ لیه کالأول لأن کل شفع صلاة علی حدة... إلخ۔ (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۳۳۶، طبع بیروت)۔

(۴) إذا وقف فی غیر موضع الوقف أو ابتداء فی غیر موضع الإبتداء ان لم یتغیر له المعنی تغیراً فاحشاً..... لا تفسد بالاجماع بین علمائنا هكذا فی المصیط۔ (الہندیہ ج: ۱ ص: ۸۱، الفصل الخامس فی زلة القاری)۔

شخص مشق کے باوجود صحیح تلفظ پر قادر نہ ہو اس کی نماز صحیح ہے۔^(۱)

جان بوجھ کر فرضوں میں صرف فاتحہ پر اکتفا کرنا

سوال: ... ہمارے محلے کی ایک مسجد میں گزشتہ جمعہ کو امام صاحب جمعہ کی نماز میں ایک رکعت میں خالی سورۃ فاتحہ پڑھا کر رکوع میں چلے گئے، مقتدی یہ سمجھے کہ شاید امام صاحب بھول گئے، بعد میں جب ان سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ میں بھولا نہیں، میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے، کیونکہ یہ سنت ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا کیا ہے، اس لئے میں نے صحیح کیا۔

جواب: ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول سنت متواترہ سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ فاتحہ پر اکتفا نہیں کرتے تھے، بلکہ اس کے بعد کوئی اور سورۃ بھی پڑھتے تھے، کسی صحیح روایت میں یہ نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف سورۃ فاتحہ پر اکتفا کیا ہو، البتہ امام بیہقی کی کتاب ”سنن کبریٰ“ (ج: ۲ ص: ۶۱) میں اس مضمون کی ایک روایت ابن عباسؓ سے مروی ہے،^(۲) اور حافظؒ نے ”فتح الباری“ (ج: ۲ ص: ۲۳۳) میں اس کو ابن خزیمہ کے حوالے سے ذکر کیا ہے،^(۳) مگر یہ روایت ضعیف اور سنت متواترہ کے خلاف ہونے کی وجہ سے غلط اور منکر ہے،^(۴) جہاں تک ہمیں معلوم ہے اہل حدیث حضرات بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت متواترہ پر عمل کرتے ہوئے فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ ضرور پڑھتے ہیں، نامعلوم آپ کے امام صاحب کو کیا سوچھی، انہوں نے ایک ضعیف اور غلط روایت کو سنت متواترہ پر ترجیح دی، فرض کی دو رکعتوں میں فاتحہ کے ساتھ سورۃ کا ملانا واجب ہے، اور اگر واجب عدا ترک کر دیا جائے تو نماز واجب الاعداد ہے۔^(۵)

(۱) وان كان لا يمكن الفصل بين الحرفين إلا بمشقة كالطاء مع الضاد والصاد مع السين والطاء مع التاء يختلف المشائخ قال أكثرهم لا تفسد صلاته وكثير المشائخ أفتوا به... إلخ. (هندية ج: ۱ ص: ۷۹، الفصل الخامس في زلة القاري).
(۲) حدثني عبد الله بن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى ركعتين لم يقرأ فيهما إلا بفاتحة الكتاب، وكذلك رواه عبد الملك بن الخطاب عن حنظلة السدوسي إلا أنه قال: صلى صلوة لم يقرأ فيها إلا بفاتحة الكتاب. (سنن الكبري للبيهقي ج: ۲ ص: ۶۱، باب الإقتصار على فاتحة الكتاب، طبع بيروت).

(۳) ولا بن خزيمه من حديث ابن عباس، أن النبي صلى الله عليه وسلم قام فصلى ركعتين لم يقرأ فيهما إلا بفاتحة الكتاب.
(۴) ولم أر لهم في نفي وجوب السورة إلا ما في ”الفتح“ من حديث ابن عباس عند ابن خزيمة: (أن النبي صلى الله عليه وسلم قام فصلى ركعتين لم يقرأ فيهما إلا بفاتحة الكتاب) وسكت عليه الحافظ، وفيه حنظلة السدوسي قال: هو نفسه في ”التقريب“ ضعيف من السابعة. وفي التاريخ الصغير قال يحيى القطان: حنظلة السدوسي رأيت وتركت على عمد وكان اختلط. (معارف السنن ج: ۲ ص: ۳۹۲، تحقيق حكم الفاتحة في الصلاة). أيضاً: عن حنظلة السدوسي عن عكرمة عن ابن عباس قلت حنظلة هذا هو ابن عبد الله قال البيهقي في باب معانقه الرجل الرجل كان قد اختلط تركه يحيى القطان لا اختلاطه وضعفه أحمد وقال منكر الحديث يحدث باعاجيب وقال ابن معين ليس بشيء تغير في آخر عمره. (الجواهر النقي في ذيل سنن البيهقي ج: ۲ ص: ۶۱، طبع بيروت).

(۵) وان كان (ترك الواجب) سهواً يلزمه سجود السهو... إلخ. (خلاصة الفتاوى ج: ۱ ص: ۵۲). وتجب قراءة الفاتحة وضم السورة في الأوليين بعد الفاتحة... إلخ. (الهندية ج: ۱ ص: ۷۹).

شافعی نماز فجر کے دوسرے رکوع کے بعد قنوت پڑھتے ہیں

سوال:.... میں مکہ مکرمہ میں روٹی کی فیکٹری میں کام کرتا ہوں، اور روزانہ مکہ سے تھوڑے فاصلے پر وادی حنین (مسجد) میں فجر کی نماز ادا کرتا ہوں، امام صاحب پہلی رکعت میں رکوع بھی کرتے ہیں اور سجدہ بھی، مگر دوسری رکعت میں قراءت کے بعد رکوع کے بجائے اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ اٹھا کر دُعا کرتے ہیں، دُعا کے بعد سیدھے سجدہ میں جاتے ہیں، رکوع نہیں کرتے، آیا یہ طریقہ نماز درست ہے یا نہیں؟ اگر درست ہے تو کس فقہ میں درست ہے؟

جواب:.... رکوع تو نماز کا فرض ہے،^(۱) اس کے بغیر نماز نہیں ہو سکتی،^(۲) دراصل امام شافعیؒ کے نزدیک دوسری رکعت میں رکوع کے بعد قنوت پڑھی جاتی ہے، یہ امام شافعی مسلک کے ہوں گے، اور رکوع کے بعد قنوت پڑھتے ہوں گے، یہ ممکن نہیں کہ وہ رکوع نہ کرتے ہوں۔ بہر حال جب امام قنوت پڑھے تو آپ خاموش رہیں۔^(۳)

قیام میں بھول کر التحیات دُعا و تسبیح یا رکوع و سجدہ میں قراءت کرنا

سوال:.... اگر قیام میں قراءت کے بجائے التحیات یا دُعا یا تسبیح وغیرہ پڑھے یا اس کے برعکس رکوع و سجدہ میں بجائے تسبیح کے قراءت کر لے بھول کر تو پھر کیا کرے؟

جواب:.... اگر سورہ فاتحہ سے پہلے بھول کر تشهد یا تسبیح پڑھ لے تو سجدہ سہولاً لازم نہیں آتا، اور اگر سورہ فاتحہ کے بعد پڑھے تو سجدہ سہولاً لازم ہے۔^(۴)

اگر رکوع یا سجدے میں بھول کر قراءت کر لے تو اس میں دو قول ہیں، ایک یہ کہ سجدہ سہولاً لازم آئے گا، دوم یہ کہ سجدہ سہولاً لازم نہیں آتا، صاحب بحر نے پہلے قول کو ظاہر کیا ہے، یعنی اس صورت میں سجدہ سہولاً لازم آئے گا۔^(۵)

(۱) فرائض الصلاة سنة التحريم والقيام والقراءة والركوع والسجود لقوله تعالى واركعوا واسجدوا. (الجوهرية النيرة ج: ۱ ص: ۳۸-۳۹).

(۲) وفي الولوالجية الاصل في هذا ان المتروك ثلاثة انواع فرض وسنة وواجب، ففي الاول ان امكنه التدارك بالقضاء بفضلي والا فسدت صلاحته. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۲۶، فصل في سجود السهو). أيضاً: وفي رد المحتار: أي بخلاف ترك الفرض فإنه يوجب الفساد، وترك الواجب فإنه يوجب سجود السهو. (رد المحتار ج: ۱ ص: ۴۷۴).

(۳) ان كنت الإمام في صلاة الفجر يسكت عن خلفه كذا في الهداية. (الهندية ج: ۱ ص: ۱۱۱، فصل في صلاة الترتيب).

(۴) ومنها لو تشهد في قيامه بعد الفاتحة لزمه السجود وقبلها لا... إلخ. (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۱۰۵).

(۵) وكذا لو قرأ آية في الركوع والسجود والقومة فعليه السهو كما في الظهيرية وغيرها، وعلمه في المحيط بآخر ركن أو واجب عليه وكذا لو قرأها في القعود ان بدء بالقراءة وان بدأ بالشهادة ثم قرأها فلا سهو عليه كما في المحيط، وفي البدائع لو قرأ القرآن في ركوعه أو في سجوده لا سهو عليه لأنه لئلا وهذه الأركان تواضع العناء اهـ ولا يكفي ما فيه، فالظاهر الأول. (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۱۰۵، طبع بيروت).

ظہر یا عصر کی دوسری رکعت میں شامل ہونے والا بقیہ نماز کس طرح پڑھے؟

سوال: ... مولانا صاحب! اگر میں ظہر یا عصر کی جماعت کی دوسری رکعت میں شامل ہوا تو امام کے سلام پھیر لینے کے بعد جب اپنی چھوٹی ہوئی پہلی رکعت ادا کروں گا تو میں سورۃ کی کس طرح ترتیب قائم کروں گا؟ کیونکہ ان نمازوں میں قراءت خفی ہوتی ہے، اسی طرح اگر میں فجر، مغرب یا عشاء کی جماعت کی دوسری رکعت میں شامل ہوا تو امام کے سلام پھیر لینے کے بعد جب میں اپنی بقیہ رکعت ادا کروں گا تو اس صورت میں قرآن کی ترتیب کس طرح قائم رکھوں گا؟ کیونکہ ان نمازوں میں خاص طور سے فجر اور عشاء میں سچ قرآن سے تلاوت ہوتی ہے، کیونکہ میں حافظ نہیں ہوں۔

جواب: ... جن رکعتوں کو آپ امام کے سلام پھیر دینے کے بعد پوری کریں گے ان میں آپ امام کے تابع نہیں، بلکہ اپنی اکیلے نماز پڑھ رہے ہیں، اس لئے ان رکعتوں میں آپ کو اپنی قراءت کی ترتیب ملحوظ رکھنا تو ضروری ہے، مثلاً اگر آپ کی دو رکعتیں رہ گئی ہیں تو پہلی رکعت میں آپ نے جو سورۃ پڑھی ہے، دوسری رکعت میں اس کے بعد والی سورۃ پڑھیں، اس سے پہلے کی نہ پڑھیں، لیکن امام کی قراءت کی ترتیب کا لحاظ آپ کے ذمہ ضروری نہیں، پس امام نے جو سورتیں پڑھیں، آپ بقیہ رکعت میں اس سے پہلے کی سورۃ بھی پڑھ سکتے ہیں اور بعد کی بھی۔

تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ واجب نہیں ہے

سوال: ... میری مسجد کے امام صاحب نے ایک دن مغرب کی آخری رکعت میں ایک منٹ سے بھی کم قیام کیا اور رکوع میں چلے گئے، نماز کے بعد نمازیوں نے پوچھا کہ آپ نے اتنی جلدی سورۃ فاتحہ پڑھ لی؟ تو امام صاحب نے کہا کہ مجھے جلدی تھی اس لئے میں نے تین مرتبہ سبحان اللہ پڑھ لیا تھا، نماز ہو گئی۔ لیکن میں اس بات سے متفق نہیں ہوں، مسجد کمیٹی نے ایک مفتی صاحب سے پوچھا تو مفتی صاحب نے کہا کہ مغرب کی تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ واجب نہیں، مستحب ہے، کیا یہ فتویٰ صحیح ہے؟ اگر نہیں تو کیا میری وہ امام صاحب کے ساتھ نماز جائز ہوگی؟

جواب: ... حضرت امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک قراءت فرض نماز کی صرف پہلی دو رکعتوں میں فرض ہے، آخری دو رکعتوں میں واجب نہیں، بلکہ ان میں صرف سورۃ فاتحہ کا پڑھنا مستحب ہے، اس لئے حنفی مذہب کے مطابق یہ فتویٰ صحیح ہے۔^(۱)

(۱) ومنها انه منفرد فيما يقضى. (الهندية ج: ۱ ص: ۹۲، الفصل السابع في المسبوق واللاحق). أيضا. والمسبوق من سبقه الإمام بها أو ببعضها وهو منفرد حتى يتي ويتعوذ ويقراً فيما يقضيه أي بعد متابعتة لإمامه (قوله حتى يتي. الح) تفرع على قوله منفرد فيما يقضيه بعد فراغ إمامه فيأتي بالتاء والتعوذ لأنه للقراءة ويقراً لأنه يقضى أول صلاته في حق القراءة كما يأتي. (رد المختار مع الدر المختار ج: ۱ ص: ۵۹۶، طبع ايج ايم سعيد).

(۲) وفي الفرائض محل القراءة الركعتان حتى يفترض القراءة في الركعتين وإن كانت يقرأ في الأولى وفي الآخرين بالخيار إن شاء قرأ وإن شاء سبح وإن شاء سكت روى الحسن عن أبي حنيفة أنه لو سبح في كل ركعة ثلاث تسبيحات أجزأه وقراءة الفاتحة أفضل. (الفتاوى التاتارخانية ج: ۱ ص: ۴۴۴، طبع كوئٹہ).

چار رکعت سنت مؤکدہ کی پہلی رکعت میں سورہ فلق پڑھ لی تو کیا کرے؟

سوال:.... چار رکعت سنت مؤکدہ کی پہلی رکعت میں سورہ فلق پڑھ لی، بقیہ تین رکعتوں میں کون سی سورہ ملانا افضل ہے

اور کون سی ناجائز؟

جواب:.... باقی رکعتوں میں سورہ الناس پڑھنا ہے۔^(۱)

وتر کی نماز میں کون سی سورتیں پڑھنا افضل ہے؟

سوال:.... کیا وتر کی پہلی، دوسری اور تیسری رکعتوں میں سورہ فاتحہ پڑھنے کے بعد بالترتیب سورہ اعلیٰ، سورہ الکافرون اور

سورہ اخلاص پڑھنا ضروری ہے؟ سورہ اعلیٰ کے علاوہ کوئی دوسری سورہ پڑھ سکتے ہیں؟

جواب:.... انہی تین سورتوں کا پڑھنا ضروری نہیں، بلکہ کوئی دوسری سورہ بھی پڑھ سکتے ہیں، البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سے ان تین سورتوں کا اعلیٰ الترتیب پڑھنا منقول ہے، اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کی نیت سے یہ تین سورتیں پڑھی جائیں تو بہت اچھی بات ہے، لیکن کبھی کبھی دوسری سورتیں بھی پڑھ لیا کریں۔^(۲)

وتر کی پہلی رکعت میں سورہ فلق پڑھ لی تو آخری رکعت میں کیا پڑھے؟

سوال:.... غیر رمضان میں وتر پڑھتے ہوئے اکثر میرے منہ سے پہلی رکعت میں سورہ الفلق لکل جاتی ہے، دوسری رکعت

میں سورہ الناس پڑھتا ہوں، کیا میں وتر کی تیسری رکعت میں سورہ الفاتحہ کے بعد سورہ البقرہ کی ابتدائی آیات پڑھ سکتا ہوں یا مجبوراً

سورہ الفلق سے پہلے کی کوئی سورہ پڑھوں؟

جواب:.... تیسری رکعت میں بھی سورہ الناس کو دوبارہ پڑھ لیا جائے۔^(۳)

وتر کی پہلی رکعت میں سورہ الناس پڑھ لی تو باقی دو رکعتوں میں کیا پڑھے؟

سوال:.... ہم وتر کی نماز ادا کر رہے ہیں اور پہلی رکعت میں ہم نے سورہ الناس پڑھی، آخری دونوں رکعتوں میں کون سی سورہ

پڑھنی چاہئے؟ اسی طرح ہم سنت مؤکدہ کی چار رکعت ادا کر رہے ہیں اور پہلی رکعت میں ہم نے سورہ الناس پڑھی، آخری تینوں

رکعتوں میں کون سی سورتیں پڑھنی چاہئیں؟

(۱) وإذا قرأ في الركعة الأولى قل أعوذ برب الناس ينبغي أن يقرأ في الركعة الثانية أيضًا قل أعوذ برب الناس. (العتار خانية ج: ۱ ص ۴۵۳، أيضًا: الجوهرة النيرة ج: ۱ ص ۶۸، طبع حقایق، ملتان).

(۲) قال وما قرأ في الوتر فهو حسن وبلغنا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قرأ في الوتر في الركعة الأولى بسبح اسم ربك الأعلى، وفي الثانية بقل يا أيها الكافرون، وفي الثالثة بقل هو الله أحد، ولا ينبغي أن يوقف شيئاً من القرآن في الوتر كما مر..... لكن لا يواظب عليه كيلا يظنه الجهال حتمًا. (البدائع الصنائع ج: ۱ ص ۲۷۳، طبع ايج ايم سعيد).

(۳) دیکھئے صفحہ ۱۸۱۔

جواب:۔۔۔ باقی رکعتوں میں بھی یہی سورۃ پڑھتے رہیں۔^(۱)

اگر دُعائے قنوت نہ آئے تو کیا پڑھے؟

سوال:۔۔۔ میں نے صدر سے آسان نماز کی کتاب خریدی ہے، جو محمد عبدالمنان صاحب نے مکتبہ تھانوی سے شائع کی، جس کے صفحہ ۶ پر تحریر ہے کہ اگر دُعائے قنوت نہ آئے تو ”ربنا آتنا فی الدنیا“ پڑھ لیں، لیکن تعداد نہیں لکھی۔
جواب:۔۔۔ ایک بار پڑھ لینا کافی ہے، لیکن دُعائے قنوت یاد کرنے کا اہتمام کرنا چاہئے۔^(۲)

نماز میں پہلے دُعا پھر دُرود شریف پڑھ کر سلام پھیرنا کیسا ہے؟

سوال:۔۔۔ نماز میں دُرود شریف کے بعد عربی کی ماثورہ دُعائیں (جو عموماً نماز کے بعد بھی پڑھی جاتی ہیں) یا ان میں سے کچھ پڑھنا اور پھر دُرود شریف پڑھ کر سلام پھیرنا کیسا ہے؟

جواب:۔۔۔ جائز ہے،^(۳) لیکن جو ترتیب بتائی گئی ہے اس کے خلاف کیوں کیا جائے؟

رُکوع اور سجدہ سے اُٹھتے ہوئے مقرر الفاظ سے مختلف کہنا

سوال:۔۔۔ الف اور ج ایک دفتر میں ملازم ہیں، ایک دن ج نے ظہر کی امامت کی، اس نے رُکوع سے اُٹھتے وقت اللہ اکبر کہا، جبکہ اے ”سمع اللہ لمن حمدہ“ کہنا تھا، دوسرے سجدے سے اُٹھتے وقت ج نے ”سمع اللہ لمن حمدہ“ کہا، اے اللہ اکبر کہنا تھا، اسی طرح ہر رُکوع کے بعد اللہ اکبر کہنا اور ہر دوسرے سجدے کے بعد ”ربنا لک الحمد“ کہا، اسی طرح چار رکعات پوری ہوئیں، جبکہ روزانہ پانچ وقت کی نماز ادا کرتا ہے، مسجد میں امام صاحب کی آواز برابر سنتا ہے اور کوئی نا سمجھ اور بھولا آدمی نہیں ہے، بلکہ ایک بالغ، ہوشیار، سمجھ دار اور ماشاء اللہ کئی بچوں کا والد ہے۔ وہ کسی مولانا سے کم نہیں ہے، اپنے کو بہتر جانتا ہے، اس نے نہ تو سجدہ سہو کرایا، نہ نماز کے بعد اس کی غلطی بتائی گئی تو اسے کوئی احساس نہیں ہوا، بلکہ اس نے دُوروں کی غلطی بیان کرنی شروع کر دی، الف آپ سے مؤذبانہ عرض کرتا ہے کہ اس طرح نماز ادا ہو گئی یا سب کو لوٹانی پڑے گی؟

جواب:۔۔۔ رُکوع سے اُٹھتے ہوئے ”سمع اللہ لمن حمدہ“ کہنا اور سجدے سے اُٹھتے ہوئے تکبیر کہنا سنت ہے،^(۴) اس کے خلاف

(۱) واذا قرأ فی الاولی قل أعوذ برب الناس یقرأ فی الثانیة قل أعوذ برب الناس ایضاً۔ (الجوهرة النيرة ج: ۱ ص: ۶۸)۔

(۲) ومن لم یحسن القنوت یقول ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار۔ کذا فی المحيط۔ (الہندیہ ج: ۱ ص: ۱۱۱)۔

(۳) فبإذا فرغ من الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستغفر لنفسه ولأبویہ وللمؤمنین والمؤمنات کذا فی الخلاصة۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۷۶)۔ ایضاً ویستحب أن یقول المصلی بعد ذکر الصلاة فی آخر الصلاة رب اجعلنی مقیم الصلاة ومن ذریعتی ربنا وتقبل دعاء... إلخ۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۷۶)۔

(۴) قال أبو هريرة رضي الله عنه: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قام إلى الصلاة يكبر حين يقوم ثم يكبر حين يركع ثم يقول سمع الله لمن حمده حين يرفع صلبه من الركوع ثم يكبر حين يسجد... إلخ۔ (حلی کبیر ص: ۳۱۵)۔

کرنے کی صورت میں نماز تو ہوگئی، مگر جان بوجھ کر سنت کے خلاف کرنا ہے۔^(۲) اور اگر اس کا مقصد سنت کا مذاق اڑانا تھا تو یہ کفر کے مترادف ہے۔^(۳)

نماز کے رکوع کی تسبیح میں ”وجہہ“ کا اضافہ کرنا

سوال: نماز میں رکوع اور سجدے کی تسبیح میں ”وجہہ“ کا اضافہ کرنا کیسا ہے؟

جواب: کوئی مضائقہ نہیں، لیکن افضل یہی ہے کہ جو الفاظ منقول ہیں، ان کی پابندی کی جائے۔^(۴)

رکوع، سجدے کی تسبیحات کی جگہ دوسری دعا پڑھنا

سوال: فرض نماز کے رکوع، سجدے میں تسبیحات کے علاوہ اور دعا پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: فرض نماز کے رکوع، سجدے میں تسبیحات کے علاوہ اور دعا پڑھنا بہتر نہیں، لیکن اگر پڑھ لے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔^(۵)

کیا نماز میں لفظ ”محمد“ آنے پر دُرود شریف پڑھ سکتے ہیں؟

سوال: اگر نماز میں ”محمد“ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آجائے، یعنی قراءت میں یا دُرود شریف وغیرہ میں، تو کیا نماز کے

دوران بھی ”صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم“ کہہ دینا چاہئے؟ اس سے نماز تو نہیں ٹوٹے گی؟

جواب: نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام پر دُرود شریف نہیں پڑھا جاتا، لیکن اگر پڑھ لیا تو اس سے نماز

فاسد نہیں ہوگی۔^(۶)

(۱) ولا يجب ترك التعوذ والبسملة في الأولى والثاء وتكبيرات الإنشالات. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۲۶).

(۲) وان اقتصر في التسبيح على مرة واحدة أو ترك التسبيح بالكلية جازت صلواته لعدم ركنيته ولكن يكره ذلك وهو الترك والإقتصار على مرة وكذا الإقتصار على مرتين للإخلال بالسنة. (حلی کبیر ص: ۳۱۶، سہیل اکیلمی لاہور).

(۳) كفر الحنفية بالفاظ كثيرة وأفعال تصدر من المتهتكين لدلائلها على الاستخفاف وباستخفافه بسنة من السنن. (البحر الرائق ج: ۵ ص: ۱۳۰، طبع بیروت).

(۴) وكذا لا يائي في ركوعه وسجوده بغير التسبيح على المذهب وما ورد معمول على النفل... إلخ. (الدر المختار مع الرد المختار ج: ۱ ص: ۵۰۵، طبع ایچ ایم سعید کراچی).

(۵) ایضاً۔

(۶) ولو سمع المصلي اسم الله تعالى فقال: جل جلاله، أو سمع اسم النبي صلى الله عليه وسلم فقال: صلى الله عليه وسلم لا يفسد صلاته، لأن نفس تعظيم الله تعالى والصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم لا ينافي الصلاة فلا يفسدها.

(حلی کبیر ص: ۳۳۳، طبع سہیل اکیلمی لاہور).

لاؤڈ اسپیکر کا استعمال

نماز میں لائوڈ اسپیکر کا استعمال جائز ہے

سوال: ... میری مسجد میں گزشتہ دنوں ایک مولانا صاحب باہر سے تشریف لائے، انہوں نے وعظ اور خطبہ وغیرہ تو لائوڈ اسپیکر پر دیا، مگر نماز پڑھاتے وقت کہنے لگے کہ: نماز میں اس کا استعمال ناجائز ہے، ان کی یہ منطق ہماری سمجھ سے باہر ہے کہ جس لائوڈ اسپیکر پر تھوڑی دیر پہلے انہوں نے قرآن کریم کی آیات کی تلاوت کی، جس پر وعظ و تبلیغ کی، اب وہی لائوڈ اسپیکر ناجائز کیسے ہو گیا؟ ہم لوگ تو بچپن سے اب تک اس پر نماز پڑھتے آرہے ہیں، اور ہم نے یہ بھی سن رکھا ہے کہ بڑے بڑے علمائے دین نے اس کو جائز قرار دیا ہے، مگر وہ مولانا صاحب اسے ناجائز کیسے کہہ رہے تھے؟ یہ بات ہماری سمجھ سے باہر ہے۔

جواب: ... نماز میں لائوڈ اسپیکر کا استعمال عام اہل علم کے نزدیک جائز ہے۔^(۱)

لاؤڈ اسپیکر کے ساتھ مکتب کا انتظام بھی ہونا چاہئے

سوال: ... جمعہ کی نماز میں یا علاوہ ازیں ہجوم کے وقت ضرورت کے پیش نظر لائوڈ اسپیکر پر نماز پڑھائی جاتی ہے، تو اس صورت میں پیچھے مکتب کی ضرورت نہیں رہتی، تو کیا پیچھے مکتب کا متعین کرنا شریعت میں جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ... لائوڈ اسپیکر کی صورت میں بھی مکتب کا انتظام ہونا چاہئے، تاکہ اگر برقی روپلی جائے تو وہ نگہیر کہہ سکے اور نماز میں

خلل نہ ہو۔

مساجد کے باہر والے لائوڈ اسپیکر اذان کے ماسوا کھولنا ناجائز ہے

سوال: ... نہایت تیز بلند آواز لائوڈ اسپیکر سے تراویح، درس اور نمازیں جو تمام محلے کے سکون، فیند، خواتین کی نمازیں، ضعیف کی راحت کو برباد کر دے، جائز ہے یا گناہ ہے؟ صرف حدود مسجد تک لائوڈ اسپیکر کے استعمال کا شرعاً جواز معلوم ہوتا ہے۔

جواب: ... اذان کے لئے اوپر کے اسپیکر کھولنے کا تو مفسد نفع نہیں کہ باہر کے لوگوں تک اذان کی آواز پہنچانا مطلوب ہے، لیکن نماز، تراویح، درس وغیرہ کے لئے اگر لائوڈ اسپیکر کے استعمال کی ضرورت ہو تو اس کی آواز مسجد کے مقتدیوں تک محدود رہنی

(۱) تفصیل کے لئے دیکھئے ص: ۳۳۳ آلات جدیدہ از حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ، طبع ادارۃ المعارف کراچی۔

چاہئے، باہر نہیں جانی چاہئے، تراویح کے لئے اور درس وغیرہ کے لئے باہر کے اسپیکر کھولنا عقلاً و شرعاً نہایت قبیح ہے، جس کے وجہ حسب ذیل ہیں:

۱:۔۔۔ بعض مساجد اتنی قریب قریب ہیں کہ ایک کی آواز دوسری سے ٹکراتی ہے، جس سے دونوں مسجدوں کے نمازیوں کو تشویش ہوتی ہے، اور ان کی نماز میں خلل واقع ہوتا ہے، ایسے واقعات بھی پیش آتے ہیں کہ ایک مسجد کے مقتدی جو کچھلی صفوں میں تھے، دوسری مسجد کی تکبیر پر رکوع، سجدے میں چلے گئے، نمازیوں کو ایسی تشویش میں مبتلا کرنا کہ ان کی نماز میں گڑبڑ ہو جائے، صریح حرام ہے، اور اس حرام کا وبال ان تمام لوگوں کی گردن پر ہوگا جو نماز کے دوران اوپر کے اسپیکر کھولتے ہیں۔^(۱)

۲:۔۔۔ مسجد کے نمازیوں تک آواز پہنچانا تو ایک ضرورت ہوئی، لیکن نماز میں اوپر کے اسپیکر کھول دینا جس سے آواز دُور دور تک پہنچے، یہ محض ریاکاری ہے، جس سے عبادت کا ثواب باطل ہو جاتا ہے۔ رمضان مبارک میں بعض حافظ صاحبان ساری رات لاؤڈ اسپیکر پر قرآن مجید پڑھتے رہتے ہیں، جس میں ریاکاری کے سوا کوئی بھی صحیح غرض نظر نہیں آتی۔

۳:۔۔۔ تراویح میں باہر کے اسپیکر کھولنے میں ایک قباحت یہ ہے کہ چلتے پھرتے اور گھروں میں بیٹھے ہوئے لوگوں کے کان میں سجدہ تلاوت کی آیات آتی ہیں، جن کی وجہ سے ان پر سجدہ تلاوت واجب ہو جاتا ہے، ان میں سے بہت سے لوگوں کو یہ معلوم بھی ہوگا کہ یہ سجدہ کی آیت ہے، پھر بھی وہ لوگ سجدہ نہیں کرتے ہوں گے^(۲)، ان بے شمار لوگوں کے ترک واجب کا وبال بھی سنانے والوں کی گردن پر رہے گا۔

۴:۔۔۔ جیسا کہ سوال میں ذکر کیا گیا ہے، لاؤڈ اسپیکر کی بلند آواز سے پورے محلے کا سکون غارت ہو جاتا ہے، بیمار آرام نہیں کر سکتے، گھروں میں خواتین کا اپنی نماز پڑھنا دُور بھر ہو جاتا ہے، وغیرہ وغیرہ، اور لوگوں کو اس طرح جتلائے اذیت کرنا حرام ہے۔

۵:۔۔۔ بعض قاری صاحبان اپنے لُحْنِ دَاؤْدی سنانے کے شوق میں تہجد کے وقت بھی لاؤڈ اسپیکر پر تلاوت یا نعت خوانی شروع کر دیتے ہیں، جس کی وجہ سے تہجد کا پرسکون وقت مناجات بھی شور و ہنگامے کی نذر ہو جاتا ہے، اس وقت اگر کوئی تہجد میں اپنی منزل پڑھنا چاہے تو نہیں پڑھ سکتا، اور بعض ظالم اس وقت تلاوت کا ریکارڈ لگا کر لوگوں کا سکون برباد کر دیتے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ جو لوگ اذان کے علاوہ بیچ گانہ نماز میں، تراویح میں یا درس و تقریر میں باہر کے اسپیکر کھول دیتے ہیں وہ اپنے خیال میں تو شاید نیکی کا کام کر رہے ہوں، لیکن ان کے اس فعل پر چند در چند مفسد مرتب ہوتے ہیں، اور بہت سے محرمات کا وبال ان

(۱) هل يكره رفع الصوت بالذكر والدعاء قبل نعم۔ وفي الشرح: قوله قيل نعم يشعر بضعفه مع أنه مشى عليه في المختار والمتلقى فقال وعن النبي صلى الله عليه وسلم أنه كره رفع الصوت عند قراءة القرآن والجنابة والزحف والذكر... إلخ۔ (رد مختار ج: ۶ ص: ۳۹۸، كتاب المحظر والإباحة)۔ الجهر المفرط ممنوع شرعاً، وكذا الجهر الغير المفرط إذا كان إلقاء لأحد من نائم أو مصل أو حصلت فيه شبهة رياء أو لوحظت في خصوصيات غير مشروعة۔ (مجموعه رسائل اللكنوى رحمه الله تعالى ج: ۳ ص: ۳۳، طبع إدارة القرآن)۔

(۲) والأصل في وجوب السجدة إن كل من كان من أهل وجوب الصلوة، أما أداء أو قضاء كان أهلاً لوجوب سجدة التلاوة ومن لا فلا، كذا في الخلاصة۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۳۲، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة)۔

پر لازم آتا ہے، اور یہ سب محرمات گناہ کبیرہ میں داخل ہیں، اس لئے لاءؤڈ اسپیکر کی آواز حدود مسجد تک محدود رکھنا ضروری ہے، اور اذان کے علاوہ دوسری چیزوں کے لئے باہر کے اسپیکر کھولنا ناجائز اور بہت سے کبار کا مجموعہ ہے۔

کیا مسجد کا اسپیکر گلی میں لگا سکتے ہیں؟

سوال:۔۔۔ ہمارے محلے میں مسجد کے اسپیکر کافی فاصلے پر گلیوں میں لگائے گئے ہیں، کیونکہ مسجد کا فاصلہ دور ہونے کی وجہ سے آواز نہیں پہنچ سکتی، ان اسپیکروں سے صرف اذان کا کام لیا جاتا ہے، مقامی انتظامیہ کو ان اسپیکروں پر اعتراض ہے، آپ مسئلہ کی وضاحت کریں، انتظامیہ کا اعتراض صحیح ہے یا غلط؟

جواب:۔۔۔ یہ مسئلہ انتظام سے تعلق رکھتا ہے، سنت اذان تو مسجد کی اذان سے ادا ہو جاتی ہے، خواہ پوری آبادی اسے سنے نہ سنے، پس اگر اہل محلہ کو دور لاءؤڈ اسپیکر لگانے پر اعتراض نہ ہو تو لگائے جائیں، ورنہ نہیں۔

جماعت کی صف بندی

مسجد میں ناحق جگہ روکنا

سوال: ... بعض مساجد میں مخصوص لوگ اپنے لئے مخصوص جگہ کا تعین کر لیتے ہیں، اور قبضے کے لئے پہلے سے کوئی کپڑا وغیرہ ڈال دیتے ہیں، اور کوئی آدمی اس جگہ بیٹھ جائے تو اس سے لڑتے جھگڑتے ہیں، شرع کا اس بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: ... جو شخص مسجد میں پہلے آجائے وہ خالی جگہ کا مستحق ہے، پس اگر کوئی شخص پہلے آکر جگہ روک لے اور پھر وضو وغیرہ میں مشغول ہو جائے تو اس کا جگہ روکنا تو صحیح ہے، لیکن اگر جگہ روک کر گھر چلا جائے یا بازار میں پھرتا رہے تو اس کا جگہ روکنا جائز نہیں ہے۔^(۱)

کسی کے لئے مصلیٰ بچھا کر صف میں جگہ مخصوص کرنا

سوال: ... جماعت کھڑی ہونے سے تقریباً ایک یا پون گھنٹہ پیشتر اس لئے مسجد جاتا ہوں کہ پہلی صف میں سب سے اوّل جگہ نماز باجماعت ادا کر سکوں کہ سنا ہے اس کا بڑا ثواب ہے۔ میں ایک ایسے پیشے سے منسلک ہوں کہ جس کو ایک شہر سے دوسرے شہر گھومنا پڑتا ہے۔ پچھلے دنوں مجھے ہیر آباد، حیدر آباد کی ایک مسجد میں چند روز نماز ادا کرنے کا موقع ملا، میں جب مسجد میں پہنچا تو اس وقت وہاں ایک دو آدمی موجود تھے، اور پہلی صف میں اوّل جگہ پر مسجد کی دری پر ایک مصلیٰ بچھا ہوا تھا، میں نے اس پر سنتیں ادا کیں اور تقریباً آدھ گھنٹہ بیٹھا رہا۔ نماز شروع ہونے سے پہلے مسجد میں کافی لوگ آگئے، ایک صاحب نے مجھے کہا کہ میں جس جگہ بیٹھا ہوں وہاں سے اٹھ جاؤں، اس لئے کہ وہاں کوئی دوسرے صاحب نماز ادا کریں گے۔ میں نے بحث مناسب نہیں سمجھی، حالانکہ دل کو بُرا لگا، اور جگہ چھوڑ دی۔ پھر جتنے دن بھی میں نے نماز پڑھی اس جگہ سے الگ ہٹ کر پڑھی، ان صاحب کے آنے تک وہ جگہ خالی رہتی تھی۔ کیا اس قسم کے بزرگ ہم جیسے گناہگاروں کو ثواب بھی کمانے نہیں دینا چاہتے؟ معاشی حقوق تو چھین لینا آج کے معاشرے میں عام ہے، لیکن ثواب چھین لینا باعث حیرت ہے۔ براہ کرم اپنے خیالات سے نوازیں، ان بزرگ کے اقدام سے کیا میں متوقع ثواب سے محروم ہو گیا؟

جواب: ... مسجد میں کسی کو جگہ مخصوص کرنے کا حق نہیں، بلکہ جو شخص بھی پہلے آکر کسی جگہ بیٹھ جائے، وہ جگہ اسی کا حق ہے، اس

(۱) ویکرہ لبلاسان ان ینخص لنفسه مکاناً فی المسجد یصلیٰ فیہ۔ (الفتاویٰ الہندیۃ ج: ۱ ص ۱۰۸، الباب السابع، الفصل الثانی فیما یکرہ فی الصلاة وما لا یکرہ)۔

کو وہاں سے اٹھانا صحیح نہیں۔ اس لئے جن لوگوں نے آپ کو اٹھایا، انہوں نے غلط کیا۔^(۱)

امام کے قریب کون لوگ کھڑے ہوں؟

سوال:.... امام صاحب کے عین عقب یا قرب وجوار میں کیسے نمازی کو کھڑا ہونا چاہئے شریعت کی نظر میں؟

جواب:.... جو لوگ باشرع ہوں اور امام کی نماز کو صحیح سمجھ اور سیکھ سکیں، ان کو کھڑے ہونا چاہئے۔^(۲)

جماعت کی صف کس ترتیب سے بنانی چاہئے؟

سوال:.... جماعت کی نماز کے لئے صف میں کس ترتیب سے بیٹھنا چاہئے؟ اگر مسجد بالکل خالی ہے، تو مقتدی حضرات کو کس

ترتیب سے بیٹھنا شروع کرنا چاہئے؟ کیا یہ صحیح ہے کہ امام کے پیچھے سب سے پہلے آنے والا شخص بیٹھے، پھر اس پہلے شخص کے دائیں طرف سے بیٹھتے جائیں، حتیٰ کہ دیوار تک، پھر بائیں طرف اسی طرح سے ہو؟ اگر نہیں تو صحیح طریقہ سنت کے مطابق کیا ہے؟ نیز کیا ادھر ادھر اپنی مرضی کے موافق جگہ چن کر بیٹھنا صحیح ہے یا نہیں؟ ازراہ عنایت تفصیلی جواب مرحمت فرما کر ممنون فرمائیں۔

جواب:.... بیٹھنے کی تو جہاں جگہ ملے بیٹھ سکتا ہے، لیکن امام کے پیچھے کی جگہ سب سے افضل ہے، پھر دائیں جانب اور پھر

بائیں جانب۔^(۳)

حالت نماز میں اگلی صف پڑھنے کا طریقہ

سوال:.... نماز میں قیام کی حالت میں اگر اگلی صف خالی ہو تو آگے بڑھ کر اسے پڑھنا چاہئے یا نہیں؟ اگر پڑھنا چاہئے تو اس

کا کیا طریقہ ہے؟

جواب:.... اگر اگلی صف پڑھ کر فی ہوتو پے درپے نہ چلے، بلکہ ایک قدم اٹھا کر کے رک جائے، پھر دوسرا قدم اٹھا کر رک

جائے، یہاں تک کہ اگلی صف کے ساتھ جا ملے، واللہ اعلم!^(۴)

درمیان میں خلا چھوڑ کر دوسری صف بنانا مکروہ ہے

سوال:.... اکثر حرمین شریفین میں دیکھا گیا ہے کہ صف کے دوران اچھا خاصا خلا رہ جاتا ہے، جس میں کئی آدمی نماز پڑھ

(۱) یکرہ للانسان أن یخص لنفسه مکاناً فی المسجد یصلی فیہ۔ (فتاویٰ عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۰۸، الباب السابع، الفصل الثانی فیما یکرہ فی الصلاة وما لا یکرہ)۔

(۲) ویقف الأكثر من واحد خلفہ..... ویصف الرجال، لقوله علیہ السلام لیبنی منکم أولو الأحلام والنہی، فیأمرهم الإمام بذلك... الخ۔ (مراقی الفلاح علی هامش حاشیة الطحطاوی ص: ۱۶۷، طبع میر محمد کتب خانہ)۔

(۳) لانه روى فی الاخبار ان الله تعالى إذا أنزل الرحمة علی الجماعة ينزلها أولاً علی الإمام، ثم تتجاوز عنه إلى من بحذائه فی الصف الأول، ثم إلى الميامن، ثم إلى المياسر ثم، إلى الصف الثانی۔ (شامی ج: ۱ ص: ۵۶۹، طبع ایچ ایم سعید کراچی)۔

(۴) مشی مستقبل القبلة هل تفسد إن قدر صف ثم وقف قدر ركن ثم مشی ووقف كذلك وهكذا لا تفسد وإن کثر ما لم یختلف المكان۔ (الدر المختار ج: ۱ ص: ۶۲۷، قبیل مطلب فی المشی فی الصلاة)۔

سکتے ہیں۔ پوچھنا یہ ہے کہ اس خلا والی جگہ سے پچھلی والی صفوں کی نماز میں کچھ فساد تو نہیں آتا؟ اور اگر آتا ہے تو کیا دائیں بائیں اور آگے والے کا حکم بھی یہی ہے یا کچھ اور؟ اس فساد کو کس طرح دور کرنا چاہئے؟ تفصیل مطلوب ہے۔

جواب:۔۔۔ اگلی صف کا خلا پچھلی صف والوں کو بڑھ کر دینا چاہئے، صف کے اندر خلا چھوڑنا مکروہ ہے، لیکن مسجد کے اندر اگر خلا چھوڑ کر صفیں بنائی گئی ہوں تو نماز قاسد نہیں ہوتی۔^(۱)

صف کی دائیں جانب افضل ہے

سوال:۔۔۔ ایک شخص کا کہنا ہے کہ: ”باجماعت نماز میں امام کے سیدھے ہاتھ کی طرف والی صف میں نماز پڑھنے سے زیادہ ثواب ملتا ہے۔“ اس پر میں نے کہا کہ اس طرح تو کوئی بھی نمازی بائیں طرف کی صف میں نماز نہیں پڑھے گا، تو وہ کہنے لگے کہ: ”یہ بات بہت کم لوگوں کو معلوم ہے۔“ یہ بات کہاں تک ٹھیک ہے؟

جواب:۔۔۔ صف کی دائیں جانب افضل ہے، حدیث میں ہے کہ:

”اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں صفوں کی دائیں جانب۔“ (مشکوٰۃ ص: ۹۸)^(۲)

تاہم اگر دائیں طرف آدمی زیادہ ہوں تو بائیں طرف کھڑے ہونا ضروری ہے تاکہ دونوں جانب کا توازن برابر رہے۔^(۳)

پہلی صف میں شمولیت کے لئے پچھلی صفوں کا پھلانا

سوال:۔۔۔ پہلی صف میں نماز پڑھنے کا بہت ثواب ہے، بہت سے لوگ اس ثواب کے حصول کے لئے دیر سے آنے کی صورت میں لوگوں کی گردنوں کو پھلانگتے ہوئے جاتے ہیں، اور پہلی صف میں جگہ نہ ہونے کے باوجود پہلی صف میں زبردستی کھتے ہیں، جس سے اس صف کے نمازیوں کو نہ صرف تنگی بلکہ تکلیف ہوتی ہے، اور اس نمازی کی طرف سے دل میں بھی طرح طرح کے خیال آتے ہیں، کیا اس طرح گردنوں کا پھلانا اور زبردستی پہلی صف میں داخل ہونا صحیح ہے؟ شرع میں ایسے لوگوں کے لئے کیا عتاب کیا گیا ہے؟

جواب:۔۔۔ اگر پہلی صف میں جگہ ہو تو پچھلی صفوں سے پھلانگتے ہوئے آگے بڑھنا جائز ہے،^(۴) لیکن اگر گنجائش نہیں تو لوگوں

(۱) ولو صلى على رءوف المسجد إن وجد في صحته مكاناً كره كقيامه في صف خلف صف فيه فرجة، قوله: كره، لأن فيه تركاً لإكمال الصفوف۔ (شامی ج: ۱ ص: ۵۷۰، باب الإمامة)۔

(۲) عن عائشة رضي الله عنها قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن الله وملائكته يصلون على ميامن الصفوف۔ (مشکوٰۃ ص: ۹۸)۔ أيضاً: وأفضل مكان المأموم حيث يكون أقرب إلى الإمام فإن تساوت المواضع ففي يمين الإمام وهو الأحسن۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۸۹، الباب الخامس في الإمامة والفصل الخامس)۔

(۳) وينبغي للقوم إذا قاموا إلى الصلاة أن يترأصوا ويسدوا الخلل ويسووا بين مناهجهم في الصفوف وإن وجد في الصف الأول فرجة دون الصف الثاني يخرق الصف الثاني، كذا في القنية۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۸۹)۔

(۴) ولو وجد فرجة في الأول لا الثاني له خرق الثاني لتقصيرهم في الحديث، من سدد فرجة غفر له (وفى الشامية) وفى القنية قام فى آخر صف وبين الصفوف مواضع خالية للداخل (باقى الخ)

کی گردنوں سے پھلانگنا اور آدمیوں کے درمیان زبردستی گھسنا جائز نہیں، حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے اور ایسے شخص پر ناراضی و خفگی کا اظہار فرمایا ہے۔^(۱)

موذن کو امام کے پیچھے کس طرف کھڑا ہونا چاہئے؟

سوال:.... جماعت کھڑی ہونے کے بعد پیچھے موذن تکبیر پڑھتا ہے، تو اسے مولوی صاحب کے کس ہاتھ کی طرف کھڑا

ہونا چاہئے؟

جواب:.... کسی جانب کی تخصیص نہیں، بکتر جس طرف بھی کھڑا ہو شرعاً یکساں ہے۔^(۲)

عین حی علی الصلوٰۃ پر کھڑے ہونے سے مقتدیوں کی نماز میں انتشار

سوال:.... بعض مساجد میں دیکھا ہے کہ جب جماعت کی نماز کے لئے تکبیر ہو رہی ہوتی ہے تو تمام نمازی اور امام صاحب

بیٹھے ہوتے ہیں، جب تکبیر ”حی علی الصلوٰۃ“ کہتا ہے تب امام صاحب اور تمام مقتدی کھڑے ہو جاتے ہیں، اس طریقے میں ایک مشکل یہ پیش آتی ہے کہ تکبیر یعنی اقامت ختم ہوتے ہی امام صاحب تو تکبیر تحریر یہ کہہ کر اپنی نماز شروع کر دیتے ہیں، جبکہ اکثر مقتدی ابھی اپنی صفیں درست کرنے میں لگے ہوتے ہیں، چنانچہ تکبیر اولیٰ بہت سے مقتدیوں کی فوت ہو جاتی ہے، تکبیر اولیٰ سے پہلے جو مسنون دُعا ہے وہ سکون سے پڑھ نہیں پاتے، اس سے بڑھ کر یہ کہ صفیں درست کرنے میں بسا اوقات اتنا وقت صرف ہو جاتا ہے کہ مقتدی ثنا بھی نہیں پڑھ پاتے اور امام صاحب الحمد کی قراءت شروع کر دیتے ہیں، مجبوراً ہم ثنا بھی نہیں پڑھ سکتے، اس لئے کہ جب امام صاحب قراءت کر رہے ہوں تو چپ رہ کر سننے کا حکم ہے، براہ کرم بتائیے کہ کون سا طریقہ صحیح ہے، ابتدائے اقامت ہی سے کھڑا ہو جانا، یا ”حی علی الصلوٰۃ“ پر کھڑا ہونا؟

بعض حضرات ”حی علی الصلوٰۃ“ سے قبل قیام کو مکروہ اور ناجائز کہتے ہیں، مختلف کتب کے حوالوں سے اسے مکروہ و ناجائز ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اس کے لئے اشتہار بازی کرتے ہیں۔

جواب:.... ہماری کتابوں میں ”حی علی الصلوٰۃ“ پر اُٹھنا اور ”قد قامت الصلوٰۃ“ پر امام کا نماز شروع کر دینا

(بقیہ: اشیر صفحہ گزشتہ) أن یمر بین یدیه لیصل الصفوف، لأنه اسقط حرمة نفسه فلا یأثم المار بین یدیه، دل علیہ ما فی الفردوس عن ابن عباس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من نظر إلى فرجة في صف فليسدّها بنفسه، فإن لم يفعل فمر مار فليخط على رقبتة فانه لا حرمة له، أي فليخط المار على رقبة من لم يسد الفرجة. (فتاویٰ شامی ج: ۱ ص: ۵۷۱، مطلب فی الکلام علی الصف الأول).

(۱) عن عبد الله بن بسر رضي الله عنه قال: كنت جالساً إلى جانبه يوم الجمعة فقال: جاء رجل يتخطى رقاب الناس فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم: أي اجلس فقد أذيت. (نسائی ج: ۱ ص: ۲۰۷، طبع قديمی).

(۲) ويستقبل بهما القبلة أي بالأذان والإقامة لفعل الملك النازل من السماء وللغواث عن بلال ولو ترك الاستقبال جاز لحصول المقصود ويكره لمخالفة السنة، كذا في الهداية، والظاهر أنه كراهة تنزيه لما في المحوط. (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۲۷۲، باب الأذان، طبع بيروت).

مستحبات میں لکھا ہے، اب یہاں چند امور قابل غور ہیں:

۱: ... دوسرے جز یعنی ”قد قامت الصلوة“ پر نماز شروع کرنے کے بجائے ختم اقامت تک تاخیر کرنے کو ایک عارض کی

وجہ سے اصح لکھا ہے، چنانچہ درمختار میں ہے:

”ولو آخر حتى أتمها لا بأس به أجمعاً، وهو قول الثانی والثالثة وهو اعدل

المذاهب كما في شرح الجمع لمصنفه وفي القهستاني معزياً والخلاصة انه الأصح.“

علامہ شامی اس پر لکھتے ہیں:

”قولہ انه الأصح لأن فيه محافظة على فضيلة متابعة المؤذن وإعانة له على

الشروع مع الإمام.“ (رد المحتار ج: ۱ ص: ۴۷۹)

پس جس طرح ایک عارض کی وجہ سے اس تاخیر کو اعدل المذاهب اور اصح قرار دیا گیا ہے، اسی طرح ”حی علی

الصلوة“ سے قبل قیام کو تسویہ منوف کی خاطر اصح کہا جائے، کیونکہ تسویہ الصوف کی شدید تاکید آئی ہے۔

۲: ... علامہ طحاوی نے حاشیہ ”درمختار“ میں ذکر کیا ہے کہ ”حی علی الصلوة“ پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ اس سے تاخیر نہ

کی جائے، تقدیم کی نفی مقصود نہیں، ان کی عبارت یہ ہے:

”قولہ والقيام لا امام ومؤتم.... الخ) مسارعة لامثال امره والظاهر انه احتراز عن

التأخير لا التقديم حتى لو قام اول الإقامة لا بأس وحرر.“ (طحاوی حاشیہ درمختار ج: ۱ ص: ۲۱۵)

۳: ... ان دونوں امور سے قطع نظریہ امر بھی قابل غور ہے کہ ”مستحب“ اس فعل کو کہتے ہیں جس کے تارک کو ملامت نہ کی

جائے، مگر اہل بدعت نے اس فعل کو اپنا شعار بنا لیا ہے، اور عملاً اس کو فرض و واجب کا درجہ دے رکھا ہے، اس کے تارکین پر نہ صرف

ملامت کی جاتی ہے، بلکہ ان کے خلاف اشتہار بازی بھی کی جاتی ہے، جیسا کہ آپ نے بھی حوالہ دیا ہے۔ کسی مستحب میں جب ایسا غلو کیا

جانے لگے تو اس کا ترک کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔^(۲) باقی ہم ان اشتہاروں کو لائق توجہ نہیں سمجھتے، نہ اشتہار بازی کو اپنا مشغلہ بنانا پسند

کرتے ہیں، اس لئے اس اشتہار کے رد کی ضرورت نہیں۔

اقامت کے دوران بیٹھے رہنا اور انگوٹھے چومنا

سوال: ... بریلوی مسلک کی مساجد میں جب تکبیر ہو رہی ہوتی ہے تو تمام نمازی اور امام صاحب بیٹھے ہوتے ہیں، صرف تکبیر

کہنے والے صاحب کھڑے ہو کر تکبیر کہتے ہیں، جب وہ ”حی علی الصلوة“ پڑھتے ہیں تو امام اور تمام مقتدی کھڑے ہو جاتے ہیں،

(۱) المندوب أو السنة: هو ما طلب الشرع فعله من المكلف طلباً غير لازم، أو هو ما يحمد فاعله ولا يذم تاركه. (الفقه الإسلامي وأدلته ج: ۱ ص: ۵۲، طبع دار الفکر).

(۲) أو التزام كالتزام الملزمات، فكم من مباح يصير بالالتزام من غير لزوم، والتخصيص من غير مخصص..... مكرها. (مجموعة رسائل اللكهنوي، سباحة الفكر في الجهر بالذكر، الباب الأول ج: ۲ ص: ۳۳، طبع إدارة القرآن كراچی).

نیز "اشهد ان محمداً رسول الله" پر دونوں شہادت کی انگلیوں کو چوم کر آنکھوں سے لگاتے ہیں، کیا یہ دونوں کام صحیح ہیں؟
جواب:.... "حی علی الصلوٰۃ" تک بیٹھے رہنا جائز ہے، اور اس کے بعد تاخیر نہیں کرنی چاہئے، لیکن افضل یہ ہے کہ پہلے صفیں درست کی جائیں، پھر اقامت ہو، "حی علی الصلوٰۃ" تک بیٹھے رہنے پر اصرار کرنا اور اس کو فرض و واجب کا درجہ دینا غلو فی الدین ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی پر انگوٹھے چومنا اور اس کو دین کی بات سمجھنا بدعت ہے۔^(۱)

صفوں میں کندھے سے کندھا ملانا ضروری ہے

سوال:.... ہماری نماز کی صف جب بنائی جاتی ہے تو ہم دُور دُور کھڑے ہوتے ہیں، نہ پاؤں سے پاؤں ملتا ہے، نہ کندھے سے کندھا، تو کیا واقعی پاؤں سے پاؤں اور کندھے سے کندھا ملانا چاہئے؟
جواب:.... کندھے سے کندھا ملانا ضروری ہے، کیونکہ اگر ایسا نہ کیا جائے تو درمیان میں فصل رہے گا، اور یہ مکروہ ہے، اور مخفی کے برابر مختار کھنا ضروری ہے، ان کا آپس میں ملانا ضروری نہیں۔^(۲)

پندرہ سالہ لڑکے کا پہلی صف میں کھڑا ہونا

سوال:.... ہمارے محلے میں ایک مسجد ہے، جب میں نماز پڑھنے جاتا ہوں تو صفیں خالی ہوتی ہیں اور جب جماعت کھڑی ہوتی ہے تو ایک صف بھی پوری نہیں ہوتی، اور وہاں جگہ خالی ہوتی ہے، تو میں یہ سوچ کر کہ صف پوری کر لوں، اگلی صف میں کھڑا ہو جاتا ہوں۔ چند بزرگ کہتے ہیں کہ ابھی تمہاری عمر سولہ سال کی نہیں ہے، اس لئے تم کسی اور صف میں چلے جاؤ، پھر میں تیسری صف میں چلا جاتا ہوں، میری عمر پندرہ برس ہے، کیا میں پہلی صف میں نہیں کھڑا ہو سکتا؟ کیا پہلی صف میں نماز پڑھنے کے لئے سولہ سال کا ہونا ضروری ہے یا بزرگ کچھ غلط بات کرتے ہیں؟ ایک بات اور ہے کہ ایک لڑکا جس کی عمر ۱۵ سال کی ہے، مکروہ مجھ سے کچھ لمبا ہے، (میری عمر بھی پندرہ برس کی ہے) اور وہ پہلی صف میں کھڑا رہتا ہے اور مجھے پیچھے نکال دیتے ہیں، تو کیا پہلی صف میں نماز پڑھنے کے لئے لمبا ہونا بھی ضروری ہے؟

جواب:.... پندرہ سال کی عمر کا لڑکا شرعاً بالغ ہے، اس کا بالغ مردوں کی صف میں کھڑا ہونا درست ہے۔^(۳)

(۱) وفی تیسیر المقال للسیوطی: فإن الأحادیث التي فی تقبل الأنامل وجعلها علی العینین عند سماع اسمه صلی اللہ علیہ وسلم عن المؤذن فی کلمة الشهادة کلها موضوعات... إلخ. (بحوالہ عماد الدین ص: ۱۲۳، فتاویٰ محمودیہ ج: ۳ ص: ۱۵۶)۔
(۲) عن ابن عمر (رضی اللہ عنہما) قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: أقيموا الصفوف وحاذروا بین المناكب وسدوا الخلل ولینوا بأیدی إخوانکم ولا تلذوا فرجات الشیطان ومن وصل صفًا وصلہ اللہ ومن قطعہ قطعہ اللہ. (مشکوٰۃ ص: ۹۹، باب تسوية الصفوف، الفصل الثالث)۔
(۳) (فإن لم يوجد فیہما) شيء (فحتى يتم لكل منهما خمس عشرة سنة به یفتی) لقصر أعمار أهل زماننا. (درمختار مع الشامی ج: ۶ ص: ۱۵۳، فصل بلوغ الغلام بالاحتلام... إلخ، طبع ایچ ایم سعید کراچی)۔

نماز میں بچوں کی صف

سوال: ... نابالغ بچوں کو نماز باجماعت میں بڑوں کے ساتھ جماعت میں شامل کرنا شرعاً کیسا ہے؟ علمائے دین سے ہم نے بچپن میں سنا تھا کہ نابالغ اور بے ریش بچوں کی صف تمام نمازیوں کے پیچھے یعنی آخر میں ہونی چاہئے، اور اگر صرف دو ایک بچے ہوں تو بڑوں میں بائیں طرف آخر میں کھڑے ہوں، لیکن آج کل ہر نماز میں اور ہر صف میں دو چار بچے کھس آتے ہیں اور جب جماعت کھڑی ہو جاتی ہے تو یہ بچے حکم پیل شروع کر دیتے ہیں، اور خوب اودھم چوکڑی مچاتے ہیں، اور جمعہ کے روز تو مسجد اچھی خاصی تفریح گاہ بنی رہتی ہے، اگر کوئی شریف آدمی ان بچوں کے ساتھ ڈانٹ ڈپٹ کرتا ہے تو بعض سر پھرے لوگ اُلٹا جھگڑنا شروع کر دیتے ہیں۔

جواب: ... جو بچے بالکل کم عمر ہوں ان کو تو مسجد میں لانا ہی جائز نہیں^(۱)، نابالغ بچوں کے بارے میں اصل حکم تو یہی ہے کہ ان کی الگ صف بالغ مردوں کی صف سے پیچھے ہو، لیکن آج کل بچے جمع ہو کر زیادہ اودھم مچاتے ہیں، اس لئے مناسب یہی ہے کہ بچوں کو ان کے اعزاء اپنے برابر کھڑا کر لیا کریں، بچوں کو سمجھانا چاہئے اور پیار، محبت اور شفقت سے ان کو نماز میں کھڑے ہونے کا طریقہ بتانا چاہئے، بچوں کو ڈانٹ ڈپٹ کرنے سے چنداں فائدہ نہیں ہوتا۔

نابالغ بچوں کو صف میں کہاں کھڑا کیا جائے؟

سوال: ... ایک مولوی صاحب نے ایک یا ایک سے زائد نابالغ بچوں کو جو فرض کی نماز باجماعت میں پہلی صف میں کھڑے تھے، دیکھ کر کہا کہ نابالغ بچوں کو پہلی یا دوسری صف میں کھڑا نہ ہونے دیا کرو، بلکہ سب سے پیچھے کھڑے کیا کرو، ارشاد فرمائیے کہ شریعت محمدی میں اس کی کیا حیثیت ہے؟

دوسری بات یہ ہے کہ مقتدیوں میں سے ایک مقتدی نے کہا یہ سب مولویوں کی اپنی بنائی ہوئی باتیں ہیں، شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ بلکہ مقتدی نے کہا کہ نابالغ بچوں کے کھڑے ہونے سے نماز میں کوئی فرق نہیں پڑتا، شریعت کی رو سے بتائیے کہ مقتدی پر کیا حد لگے گی؟

جواب: ... اگر بچہ ایک ہو تو اس کو بالغ مردوں کی صف میں ہی کھڑا کیا جائے^(۲)، اور اگر بچے زیادہ ہوں تو ان کی الگ صف بالغ مردوں سے پیچھے ہونی چاہئے، اور یہ حکم بطور وجوب نہیں، بطور استحباب ہے۔ تاہم اگر بچے اکٹھے ہو کر نماز میں گڑبڑ کرتے ہوں یا بڑا مجمع ہونے کی وجہ سے ان کے گم ہو جانے کا اندیشہ ہو تو ان کو بڑوں کی صف میں کھڑا کرنا چاہئے، تاکہ ان کی وجہ سے بڑوں کی نماز میں خلل نہ آئے، اور یہ حکم ان بچوں کا ہے جو نماز اور وضو کی تمیز رکھتے ہوں، ورنہ زیادہ چھوٹی عمر کے بچوں کو مسجد میں لانا جائز نہیں۔

اور کسی دینی مسئلے کو سن کر یہ کہنا کہ ”یہ مولویوں کی بنائی ہوئی باتیں ہیں“ بڑی گستاخی و بے ادبی کی بات ہے، جس کا فساد دین کی

(۱) عن واثلة بن الأسقع أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: جنبا ومساجدكم صبيانكم۔ (مسند ابن ماجه ج: ۱ ص: ۵۵)۔

(۲) ويقتضى أيضا أن الصبي الواحد لا يكون منفردا عن صف الرجال بل يدخل في صفهم... الخ۔ (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۳۷۴، باب الإمامة، طبع دار المعرفة، بيروت)۔

عظمت نہ ہونا ہے، ورنہ اس شخص کے دل میں اہل علم کی بھی عظمت ہوتی، اس شخص کو اس سے توبہ کرنی چاہئے۔

بچے کس صف میں کھڑے ہوں؟

سوال:۔۔۔ جمعہ کی نماز میں نابالغ بچوں کو اگلی صفوں میں لانا یعنی اپنے ساتھ کونے میں کھڑا کرنا کیا یہ صحیح ہے؟ کیا نماز ادا ہوگئی؟ یا مکروہ ہے؟ حالانکہ بڑے آدمیوں کو آگے جگہ نہیں ملتی۔

جواب:۔۔۔ بہتر ہے کہ بچوں کی صف الگ ہو، لیکن اگر بڑوں کے برابر کھڑے ہو جائیں تب بھی جائز ہے۔^(۱)

بچوں کو مسجد لائیں تو کہاں کھڑا کریں؟

سوال:۔۔۔ اکثر یہ دیکھنے میں آیا کہ مسجد میں یا عید گاہ میں نمازی حضرات اپنے خورد سالہ بچوں کو عادت ڈالنے یا پھر شوقیہ لے آتے ہیں، جیسے ہی جماعت کھڑی ہوتی ہے، بعض ان میں سے اپنی بچکانہ فطرت پر عمل کر کے دیگر نمازیوں کی توجہ میں خلل ہوتے ہیں، ایسے بچوں کے لئے کیا حکم شرعی ہے؟

جواب:۔۔۔ بے سمجھ بچوں کو تو مسجد میں لانا نہیں چاہئے، اور سمجھ دار بچے ہوں تو ان کو لاسکتے ہیں، مگر بچوں کو الگ کھڑا کرنے کے بجائے اپنے برابر کھڑا کر لیا جائے، کیونکہ اگر بچے الگ کھڑے ہو جائیں گے تو اپنی بچکانہ حرکات سے لوگوں کی نماز میں خلل ڈالیں گے۔^(۲)

چھوٹے بچوں کی صف کہاں ہونی چاہئے؟

سوال:۔۔۔ مسجد میں فرض نماز ادا کرنے کے لئے جب جماعت کھڑی ہوتی ہے تو نمازی بچوں کو جن کو نماز پڑھنی آتی ہے یا تو صف کے آخر میں جانے کو کہتے ہیں یا آخری صف میں، جس سے بچوں کی دل آزاری ہوتی ہے، آپ فرمائیے صحیح کیا ہے؟

جواب:۔۔۔ شرعی مسئلہ تو یہی ہے کہ بچوں کی صف مردوں کے پیچھے ہونی چاہئے، اس کے بعد ورتوں کی، شرعی حکم کے مقابلے میں دل آزاری کا بہانہ ایک مسلمان کو زیب نہیں دیتا۔^(۳)

شرارت سے بچنے کے لئے بچوں کو اگلی صف میں کھڑا کر سکتے ہیں

سوال:۔۔۔ نابالغ بچوں کو اگلی صف میں کھڑا کیا جائے یا سب سے آخری صف میں؟ اگر بچے اگلی صف میں کھڑے ہوں تو نماز میں خلل ہوگا یا نہیں؟ نیز اگر بچے اگلی صف میں کھڑے ہوں تو گناہ کس پر ہوگا؟

(۱) ویقوم الرجال ما یلی الإمام ثم الصبیان۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۸۹، الفصل الخامس فی بیان مقام الإمام والمأموم)۔
(۲) عن والدة بن الأسقع أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: جنبوا مساجدکم صبیانکم... إلخ۔ (سنن ابن ماجہ ج: ۱ ص: ۵۳، باب ما یکرہ فی المساجد، طبع میر محمد)۔
(۳) ولو اجتمع الرجال والصبیان یقوم الرجال أقصى ما یلی الإمام ثم الصبیان... إلخ۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۸۹، الفصل الخامس فی بیان مقام الإمام والمأموم)۔

جواب:.... بچوں کے لئے اصل حکم تو یہی ہے کہ ان کی صف مردوں کی صف کے بعد ہونی چاہئے، مگر تجربہ یہ ہے کہ بچے جمع ہوتے ہیں تو شرارتیں کرتے ہیں، اور بعض اوقات بڑوں کی نماز بھی خراب کر دیتے ہیں۔ اس لئے بعض علماء نے فرمایا ہے کہ بچوں کو اپنے ساتھ ہی کھڑا کر لیا جائے، تاکہ وہ آپس میں شرارتیں نہ کریں۔

صفوں میں جگہ نہ ہونے کی وجہ سے پچھلی صف میں اکیلے کھڑا ہونا

سوال:.... اگر کوئی نمازی نماز ادا کرنے مسجد میں داخل ہو اور جماعت کی آگے کی صفیں مکمل ہوں اور اسے پیچھے تنہا کھڑا ہونا پڑے، وہ اس خیال سے تنہا نیت باندھ لیتا ہے کہ دوسرے مقتدی شامل ہو جائیں گے، مگر دوسرے مقتدی دیر سے اس کے ساتھ ملتے ہیں اور اس کو چند رکعات تنہا ادا کرنی پڑتی ہیں، ایسی صورت میں اس کو جماعت کا ثواب ملے گا یا نہیں؟ یعنی جن رکعات میں وہ تنہا کھڑا تھا؟

جواب:.... ایسی صورت پر جبکہ آگے کی صفوں میں جگہ نہ ہو، تنہا کھڑا ہونے کے بغیر چارہ نہیں، بہتر تو یہ ہے کہ اگلی صف سے کسی کو کھینچ کر اپنے ساتھ کھڑا کر لے، لیکن اس پر فتویٰ نہیں دیا جاتا، کیونکہ دوسرا آدمی نادانگی کی وجہ سے لڑ پڑے گا۔^(۱)

آخری صف میں تنہا کھڑا ہونا

سوال:.... اگر جماعت ہو رہی ہو اور کوئی شخص آخری صف میں اکیلا کھڑا ہو تو کیا اسے جماعت کا ثواب ملے گا یا نہیں؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسے چاہئے کہ وہ اپنی اگلی صف سے کسی آدمی کو پیچھے لا کر اپنی صف میں شامل کر لے، یوں اس شخص کی نماز بھی نہیں ٹوٹی اور دوسرے کو ہلکے دونوں کو جماعت کا ثواب بھی مل جائے گا۔

جواب:.... آپ نے جو مسئلہ بعض لوگوں کے حوالے سے لکھا، وہ ہے تو صحیح، لیکن جس نمازی کو آپ آگے سے کھینچیں گے، اگر اس کو یہ مسئلہ معلوم نہ ہو، تو نماز توڑ کر آپ سے لڑ پڑے گا، اس لئے بہتر یہی ہے کہ بس اکیلے کھڑے ہو جائیں،^(۲) اور اکیلے کھڑے ہونے والے کو بھی جماعت کا ثواب مل جائے گا۔^(۳)

دوران نماز صف میں اکیلے کھڑے ہونا

سوال:.... جماعت میں اگر پہلی صف بھر جائے تو اکیلے آکر دوسری صف میں کھڑے ہو جانے سے کیا نماز ادا ہو جائے گی؟

(۱) ولو اجتمع الرجال والصبيان يقوم الرجال أقصى ما يلي الإمام ثم الصبيان۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۸۹)۔

(۲) قال في الشامية: وإن وجد في الصف فرجة سدها وآلا النظر حتى يجيء آخر فيقفان خلفه وإن لم يجيء حتى ركع الإمام يختار أعلم الناس بهذه المسئلة فيجذب ويقفان خلفه۔ (شامی ج: ۱ ص: ۵۶۸، باب الإمامة، طبع سعید)۔

(۳) ولو لم يجد عالما يقف خلف الصف بعداء الإمام للضرورة۔ (شامی ج: ۱ ص: ۵۶۸، مطلب حل الأساءة دون الكراهة أو أفحش منها، طبع ایچ ایم سعید)۔

(۴) ولو وقف منفردا بغیر عنتر تصح صلاته عندنا خلافاً لأحمد۔ (شامی ج: ۱ ص: ۵۶۸)۔ أيضاً: وإن وجد في الصف فرجة سدها حتى ركع الإمام يختار أعلم الناس بهذه المسئلة فيجذب ويقفان خلفه۔ (شامی ج: ۱ ص: ۵۶۸)۔

جواب: ... ہو جائے گی۔^(۱)

پہلی صف میں جگہ ہونے کے باوجود دوسری صف میں کھڑے ہونا

سوال: ... ایک شخص ایسا ہے کہ جب جماعت کھڑی ہوتی ہے تو پہلی صف میں تین چار آدمیوں کے کھڑے ہونے کی گنجائش ہوتی ہے، مسجد کے دیگر نمازی اور امام صاحب اس شخص کو پہلی صف میں شامل ہونے کی دعوت دیتے ہیں، کیونکہ جگہ جو خالی ہوتی ہے، مگر اس کے باوجود وہ دوسری صف میں اکیلا نیت باندھ کر باجماعت نماز ادا کرتا ہے۔ پوچھنے پر وہ شخص کہتا ہے کہ چونکہ میں یہاں اپنا وظیفہ پڑھتا ہوں، اس لئے نماز بھی وظیفہ والی جگہ پر ادا کرتا ہوں۔ تو کیا وظیفہ والی جگہ پہلی صف سے زیادہ افضلیت رکھتی ہے؟

جواب: ... افضلیت تو ظاہر ہے کہ پہلی صف کی ہے،^(۲) وظیفے والی جگہ کی نہیں، دوسری صف میں اکیلے کھڑے ہونا خصوصاً جبکہ پہلی صف میں جگہ موجود ہو، نہایت بُرا ہے، ان صاحب کو شاید خیال ہوگا کہ وظیفہ والی جگہ چھوڑنے سے وظیفہ کا تسلسل ٹوٹ جائے گا، حالانکہ ایسا نہیں، اور پھر سب سے بڑا وظیفہ تو خود نماز ہے، کسی دوسرے وظیفے کی خاطر نماز کو مکروہ کر لینا بڑی بے خبری کی بات ہے، ان صاحب کو چاہئے کہ اپنا وظیفہ پہلی صف ہی میں شروع کر لیا کریں اور اگر دوسری صف میں وظیفہ شروع کریں تو جماعت کے وقت پہلی صف میں ضرور شریک ہو جایا کریں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت کر کے وظیفہ میں کیا برکت ہوگی...؟

پچھلی صف میں اکیلے کھڑے ہونے والے کی نماز ہوگئی۔

سوال: ... نماز باجماعت ہو رہی ہو اور پھر آدمی آئے اور اگلی صف میں جگہ نہ ہو اور دوسرے آدمی کے آنے کی اُمید بھی نہ رہے اور رکعت جاری ہو، اور وہ آدمی اکیلا ہی پیچھے کھڑا ہو گیا تو اس کی نماز ہوگئی یا نہیں؟

جواب: ... نماز ہوگئی۔^(۳)

شوہر اور بیوی کا فاصلہ سے نماز پڑھنا

سوال: ... شوہر اور بیوی ایک بڑے تخت پر برابر برابر ایک فٹ کے فاصلے سے کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتے ہیں؟ اس میں کوئی کراہت تو نہیں ہے؟

جواب: ... اگر اپنی الگ الگ نماز پڑھتے ہیں تو نماز فاسد نہیں ہوگی، البتہ ایسا کرنا مکروہ تحریمی ہے۔^(۴)

(۱) ولو وقف منفرداً بغیر عذر تصح صلاتہ عندنا خلافاً لأحمد۔ (شامی ج: ۱ ص: ۵۶۸، باب الإمامة)۔
 (۲) والقیام فی الصف الأول أفضل من الثاني، وفي الثاني أفضل من الثالث، وإن وجد في الصف الأول فرجة دون الصف الثاني يخرق الصف الثاني، كذا في القنية۔ (الهندية ج: ۱ ص: ۸۹، فی بیان مقام الإمام والمأموم)۔
 (۳) وفي الظهيرية ولو جاء والصف متصل انتظر حتى يجيء الآخر وإن اقتدى به خلف الصفوف جاز الخ۔ (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۳۷۳، باب الإمامة، طبع دار المعرفة، بيروت)۔
 (۴) (منها) أن تكون الصلاة مطلقة فلو حاذت الرجل المرأة فيما يقضيان لا تفسد صلاته، كذا في التبيين۔ (الهندية ج: ۱ ص: ۸۹)۔ ولقد بالإشتراك لأن محاذاة المصلية لمصل ليس في صلاحها لا تفسد صلاته لكنه مكروه كما في فتح القدير۔ (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۳۷۷، الدر المختار مع الرد ج: ۱ ص: ۵۷۳، طبع ايج ايم سعيد)۔

عورت اور مرد کی باجماعت نماز کس طرح ہوگی؟

سوال:۔۔۔ میں نے ایک عالم دین سے سنا ہے کہ اگر دو محترم ایک عورت اور ایک مرد گھر میں باجماعت نماز ادا کریں تو مقتدی عورت پیچھے کھڑی ہو کر نماز ادا کرے گی، کیا یہ صحیح ہے؟

جواب:۔۔۔ یہ مسئلہ آپ نے صحیح نقل کیا ہے کہ اگر مرد اور عورت اکٹھے نماز پڑھیں تو عورت کو مرد کے برابر نہیں کھڑا ہونا چاہئے، بلکہ پچھلی صف میں کھڑا ہونا چاہئے۔^(۱)

مجبوراً عورتیں مردوں کی صف میں شامل ہوں تو نماز کا حکم

سوال:۔۔۔ بعض عورتیں رش کی بنا پر مغرب کی نماز میں مردوں کی صف میں کھڑی ہو جاتی ہیں، اور دلیل پیش کرتی ہیں کہ مجبوری میں سب جائز ہے، آیا ان لوگوں کی نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟ جن لوگوں نے ناواقفیت کی بنا پر پڑھ لیا تو کیا لوٹائے گا یا کیا کرے گا؟

جواب:۔۔۔ اگر عورتیں نماز میں شریک ہوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم یہ ہے کہ ان کی صف مردوں کے پیچھے ہو۔ اگر عورت جماعت کی نماز میں مرد کے برابر کھڑی ہو جائے تو حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس کے برابر جو مرد ہیں ان کی نماز فاسد ہو جائے گی، اسی طرح جو مرد اس سے پیچھے ہو اس کی نماز بھی فاسد ہوگی۔ یہ اس صورت میں ہے کہ امام نے عورت کی اقتدا کی نیت کی ہو، اگر امام نے عورت کی اقتدا کی نیت نہیں کی، تو عورت کی نماز فاسد ہوگی، اس لئے عورتوں کو چاہئے کہ اگر کبھی حرم میں نماز پڑھنے کا موقع آجائے تو مردوں سے الگ ہو کر نماز پڑھیں، اور اگر کوئی علیحدہ جگہ نہ ملے تو وہ نماز میں شریک نہ ہوں، بلکہ بعد میں پڑھیں۔^(۲)

کیا حرم شریف میں مردوں کی صف میں عورتوں کے شامل ہونے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے؟

سوال:۔۔۔ حرم شریف میں عورتیں مردوں کی صفوں میں آ جاتی ہیں، کیا مردوں اور عورتوں کی نماز ہو جاتی ہے؟

جواب:۔۔۔ ہمارے نزدیک اگر عورت مرد کے برابر کھڑی ہو جائے تو دائیں بائیں اور پیچھے والوں کی نماز نہیں ہوتی، بشرطیکہ امام نے عورتوں کی امامت کی بھی نیت کی ہو۔ اس لئے حتی الوسع ایسی جگہ کھڑے ہونا چاہئے جہاں عورتیں نہ ہوں، باقی ابتلائے عام کی وجہ سے اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔^(۳)

(۱) (قوله أما الواحدة فتأخر) وتأخر الواحدة محله إذا اقتدت برجل لا يامرأة مثلها... إلخ. (شامی ج: ۱ ص: ۵۶۶)۔

(۲) محاذاة المرأة الرجل مفسدة لصلاته، ومنها: أن تكون المحاذاة في ركن كامل حتى لو كبرت في صف وركعت في آخر وسجدت في ثالث فسدت صلاة من عن يمينها ويسارها وخلفها من كل صف. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۸۹)۔

(۳) محاذاة المرأة الرجل مفسدة لصلاته، ومنها: أن تكون المحاذاة في ركن كامل حتى لو كبرت في صف وركعت في آخر وسجدت في ثالث فسدت صلاة من عن يمينها ويسارها وخلفها من كل صف. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۸۹)۔

دو مرد اور عورت جماعت کروائیں تو عورت کہاں کھڑی ہو؟

سوال: ...تین افراد جن میں ایک عورت شامل ہے باجماعت نماز ادا کرنا چاہتے ہیں، ایک مرد کو امام بنا دیا جائے تو پیچھے ایک مرد رہ جاتا ہے، اب عورت کو پیچھے والے مقتدی کے کس جانب اور کتنے فاصلے سے اور کس طرح کھڑا ہونا ہوگا کہ تینوں باجماعت نماز ادا کر سکیں؟

جواب: ...جو مرد مقتدی ہے، وہ امام کی داہنی جانب ذرا سا پیچھے ہٹ کر برابر کھڑا ہو جائے، عورت پچھلی صف میں اکیلی کھڑی ہو۔^(۱)

(۱) وان كان معه رجل وامرأة أقام الرجل عن يمينه والمرأة خلفه۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۸۸، طبع بلوچستان)۔

نماز باجماعت

مسواک کے ساتھ باجماعت نماز کا ثواب کتنا ملے گا؟

سوال: ... باجماعت نماز کا ثواب کتنے گنا ہے، اور مسواک کے ساتھ نماز کا ثواب سترہ گنا، اس کا مطلب یہ ہے کہ مسواک کے ساتھ وضو کے بعد باجماعت نماز کا ثواب 17×25 گنا، یعنی ۴۲۵ گنا ہو جاتا ہے؟

جواب: ... سترہ گنا کی روایت تو مجھے معلوم نہیں، البتہ ستر گنا کی روایت ہے^(۱)۔ آپ کی ریاضی کے حساب سے 25×17 کا حاصل ضرب ۴۲۵ ہوگا۔ اور ایک روایت میں جماعت کا ثواب ستائیس گنا ملتا ہے، جب ستائیس کو ستر سے ضرب دی جائے تو حاصل ضرب ۱۸۹۰ بنتا ہے، حق تعالیٰ شانہ کی رحمت بے پایاں ہے، اور اس کی عنایت و رحمت کے سامنے ہمارے حسابی پیمانے ٹوٹ پھوٹ جاتے ہیں۔

مسجد میں دوسری جماعت کرنا اور اس میں شرکت

سوال: ... یہاں مسجد میں اکثر یہ ہوتا ہے کہ بعض نمازی جو جماعت ختم ہونے کے بعد آتے ہیں، وہ ایک اور جماعت بنا لیتے ہیں، اس طرح جماعت کی افضلیت ختم ہو جاتی ہے، جماعت کے لئے حکم ہے کہ اپنا کاروبار بند کر کے آؤ، مگر اس صورت میں نمازی کو شامل کر کے اپنی جماعت بنالیتا ہوں، یہ طریقہ کہاں تک صحیح ہے؟ اگر ہم مسجد میں داخل ہوں اور اس طرح کی دوسری یا تیسری جماعت ہو رہی ہو تو اس میں شامل ہو جائیں یا اپنی نماز علیحدہ پڑھیں؟

جواب: ... مسجد میں دوسری جماعت مکروہ ہے، اور بعض اہل علم کے نزدیک اگر جگہ بدل دی جائے، مثلاً: مسجد کے بیرونی حصے میں کرائی جائے اور دوسری جماعت اقامت کے بغیر ہو تو جائز ہے، ان کے قول کے مطابق جماعت میں شریک ہو جانا بہتر ہوگا۔^(۲)

(۱) عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: تفضل الصلاة التي يسألك لها على الصلاة التي لا يسألك لها سبعين ضعفاً. (مشکوٰۃ ص: ۴۵، باب السواک، الفصل الثالث)۔

(۲) ويكره تكرار الجماعة في مسجد محلة بأذان وإقامة عن أبي يوسف انه إذا لم تكن الجماعة على الهيئة الأولى لا تكره ولا تكره وهو الصحيح، وبالعنود عن الطراب تخلف الهيئة كلها في الزاوية التي... (شامی ج: ۱ ص: ۵۵۲، ۵۵۳)۔

انفرادی نماز پڑھنے والے کی نماز میں کسی کا شامل ہونا

سوال: ... مسجد میں بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ میں اکیلا نماز پڑھ رہا ہوں، اس دوران ایک اور نمازی بھی مسجد میں داخل ہوتا ہے اور مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر میرے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے اور میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اشارہ کرتا ہے کہ میں بھی تمہارے پیچھے جماعت میں شامل ہوں، یعنی اب میں امام اور دوسرا مقتدی ہے، جبکہ میں نے نماز کی ابتدا میں نیت اپنی انفرادی نماز کے لئے کی تھی، اس طرح کیا بعد میں آنے والے کی نماز ہوگئی؟

جواب: ... نماز ہوگئی، اگر مقتدی اکیلا ہو تو امام کے برابر داہنی طرف ذرا سا پیچھے ہو کر کھڑا ہو۔^(۱)

بغیر اذان والی جماعت کے بعد جماعت ثانی کروانا

سوال: ... ایک مسجد میں اگر جماعت ہو جائے اور بعد میں پتہ چلے کہ اذان تو ہوئی ہی نہیں تو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: ... جو جماعت اذان کے بغیر ہوئی وہ سنت کے مطابق نہیں ہوئی، اس لئے اس کا اعتبار نہیں، بعد میں آنے والے اذان اور اقامت کے ساتھ جماعت کر سکتے ہیں (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۴، البحر الرائق ج: ۱ ص: ۲۸۰)۔^(۲)

جماعت کے وقت بیٹھے رہنا اور دوبارہ جماعت کروانا کیسا ہے؟

سوال: ... ہمارے محلے کی جامع مسجد میں کچھ عرصے سے بعض لوگوں نے یہ سلسلہ شروع کر رکھا ہے کہ اوقات مقررہ میں جب حسب قاعدہ نماز باجماعت ہوتی ہے تو وہ ایک طرف گوشے میں بیٹھے رہتے ہیں، اور تمام نمازی جب جماعت کے ساتھ نماز پڑھ کر فارغ ہو جاتے ہیں تو یہ محدودے چند لوگ پھر اپنی علیحدہ جماعت کرتے ہیں، کیا اس طرح جماعت کے ہوتے ہوئے بیٹھے رہنا اور اپنی علیحدہ جماعت کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: ... اس طرح کرنا بالکل ناجائز اور حرام ہے، کیونکہ اس میں پہلی جماعت کے وقت نماز سے انحراف اور مسلمانوں

(۱) (ويفق الواحد) (يعين إمامه) على المذهب. درمختار. وفي الشامية قوله على المذهب وبإمره الإمام بذلك، أي بالوقوف عن يمينه ولو بعد الشروع أشار بيده لحديث ابن عباس أنه قام عن يسار النبي صلى الله عليه وسلم فأقامه عن يمينه. سراج. (شامی ج: ۱ ص: ۵۶۶، ۵۶۷، باب الإمامة، طبع ایچ ایم سعید).

(۲) جماعة من أهل المسجد أذنوا في المسجد على وجه المخالفة بحيث لم يسمع غيرهم ثم حضر قوم من أهل المسجد ولم يعلموا ما صنع الفريق الأول فاذنوا على وجه الجهر ثم علموا ما صنع الفريق الأول فلهم أن يصلوا بالجماعة على وجهها ولا عبرة للجماعة الأولى كذا في فتاوى قاضي خان في فصل الأذان. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۳، ۵۵). أيضًا: وفي الخلاصة جماعة من أهل المسجد أذنوا في المسجد على وجه المخالفة بحيث لم يسمع غيرهم ثم حضر من أهل المسجد قوم وعلموا فلهم أن يصلوا بالجماعة على وجهها ولا عبرة للجماعة الأولى. (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۲۸۰).

میں شقاق و نفاق ڈالنے کا ارتکاب کیا جاتا ہے، اور دونوں باتیں ناجائز اور حرام ہیں^(۱)۔ مساجد ذکر الہی اور نماز و عبادت کے لئے ہیں نہ کہ باہمی منافرت اور جدال و قتال کے لئے، مسلمانوں کے لئے یہ صورت حال سخت مہلک ہے، جلد از جلد اس کے تدارک کی ضرورت ہے۔ دوسری جماعت کرنا جو ایک غرض صحیح پر مبنی ہو، وہ خود مکروہ ہے، چہ جائیکہ ایک غرض فاسد اور حرام کی بنا پر دوسری جماعت کی جائے۔^(۲) حضرت ابراہیم نخعیؒ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ: ایک نماز ہو جانے کے بعد دوبارہ وہی نماز نہ پڑھی جائے۔^(۳) فقہائے کرام نے دوسری جماعت کو مکروہ کہا ہے۔ حرمین شریفین میں ایک زمانہ تک متعدد جماعتیں مختلف ائمہ کی امامت میں ہوتی تھیں، جس کا مقصد صرف یہ تھا کہ مسلمان اپنے اپنے فقہی مسلک کے مطابق نماز ادا کریں، لیکن علماء نے اس پر سخت اعتراضات کئے اور اعلان کیا کہ چاروں مذاہب میں اس طرح متعدد جماعتیں ادا کرنا ناجائز ہے۔^(۴)

ایک باجماعت نماز پڑھنے کے بعد دوسری جگہ جماعت میں شرکت

سوال: ... اگر جماعت کے ساتھ نماز پڑھ لی اور جس کام سے جانا ہو چلے اور جہاں پہنچے وہاں پر ابھی جماعت ہوئی نہیں، تو کیا وہی نماز جو وہ جماعت کے ساتھ پڑھ کر چلا ہے دوبارہ وہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھ سکتا ہے؟

(۱) قال تعالى: ومن أظلم ممن منع مساجد الله أن يذكر فيها اسمه وسعى في خرابها أي هدمها وتعطيلها، وقال الواحدی: إنه عطف تفسیر، لأن عمارتها بالعبادة فيها۔ (تفسیر روح المعانی ج: ۱ ص: ۳۹۴، سورة البقرة آیت: ۱۱۳، طبع دار إحياء التراث العربی)۔ أيضًا: وعن معاذ بن جبل رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: إن الشيطان ذئب الإنسان كذئب الغنم، يأخذ الشاة القاصية، والناسية، فبإياكم والشعاب وعليكم بالجماعة والعامه والمسجد۔ (مسند أحمد ج: ۶ ص: ۳۰۷، رقم الحديث: ۱۲۵۲۳، طبع دار إحياء التراث العربی)۔ وقال تعالى: ولا تنازعوا فتشعلوا وتلهبوا ربكم، إن الله مع الصابرين۔ (الأنفال: ۴۷)۔ أيضًا: وأما أن يجلس وهو مكروه أيضًا لإعراضه عن الجماعة من غير كراهة في جماعتهم على المختار۔ (رد المحتار ج: ۱ ص: ۵۶۳، باب الإمامة)۔

(۲) ويكره تكرار الجماعة بأذان وإقامة في مسجد محلة (قوله ويكره) أي تحريمًا لقول الكافي: لا يجوز، والجمع، لا يباح وشرح الجامع الصغير، إنه بدعة كما في رسالة السندی والمراد بمسجد محله ما له إمام وجماعة معلومون كما في الدرر وغيرها، ومقتضى هذا الاستدلال كراهة التكرار في مسجد المحلة ولو بدون أذان، ويؤيده ما في الظهيرية: لو دخل جماعة المسجد بعد ما صلى فيه أهله، يصلون وحدانًا، وهو ظاهر الرواية۔ (رد المحتار مع الدر المختار ج: ۱ ص: ۵۵۲، ۵۵۴، أيضًا: عالمگیری ج: ۱ ص: ۸۳ باب الإمامة، والبدائع ج: ۱ ص: ۶۵۵ فصل في بيان من هو أحق بالإمامة)۔ تفصيل کے لئے ملاحظہ: معارف السنن ج: ۲ ص: ۲۸۳، ۲۹۰، طبع مکتبہ بنوریہ کراچی۔

(۳) عن إبراهيم قال: قال عمر: لا يصلي بعد صلاة مثلها۔ (المصنف لابن أبي شيبة ج: ۴ ص: ۲۹۳، رقم الحديث: ۶۰۵۰، باب من كره أن يصلي بعد الصلاة مثلها، طبع المجلس العلمي)۔ وفيه أيضًا عن إبراهيم والشعبي قالا: قال عبدالله: لا يصلي على أثر صلاة مثلها۔ (نفس المرجع)۔

(۴) عن هذا ذكر العلامة الشيخ رحمه الله السندی تلميذ المحقق ابن الهمام في رسالة ان ما يفعله أهل الحرمین من الصلوة بأئمة متعبد وجماعات مترتبة مكروه اتفاقًا، ونقل عن بعض مشائخنا انكاره صريحًا حين حضر الموسم بمكة وذكر أنه التي بعض المالكية بعدم جواز ذلك على مذهب العلماء الأربعة، ونقل إنكار ذلك أيضًا عن جماعة من الحنفية والشافعية والمالكية حضروا الموسم۔ (رد المحتار على الدر المختار ج: ۱ ص: ۵۵۳، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، طبع ايج ايم معبد)۔

جواب:۔۔۔ ظہر اور عشاء کی نماز میں نفل کی نیت سے دوسری جماعت میں شریک ہو سکتا ہے، فجر، عصر اور مغرب میں نہیں۔^(۱)

امام کے علاوہ دوسرے نے جلدی سے جماعت کرا دی تو جماعت ثانی کا حکم

سوال:۔۔۔ ایک علاقے کی مسجد ہے جس میں پانچوں وقت نماز باجماعت مع جمعہ کے ادا کی جاتی ہے، ایک دن امام صاحب کی غیر موجودگی میں کسی شخص نے نماز عصر کی جماعت جلدی کے باعث کرا لی، بعد میں امام صاحب کے آنے پر لوگوں نے امام صاحب کے ساتھ اسی جگہ پر نماز باجماعت ادا کی، کیا یہ نماز ہو گئی؟

جواب:۔۔۔ صحیح جماعت وہی ہے جو امام صاحب اور محلہ والوں نے کی، پہلی جماعت کا اعتبار نہیں، نماز دونوں کی ہو گئی۔^(۲)

محرم عورتوں کے ساتھ جماعت کرنا

سوال:۔۔۔ والدہ، بیوی، بیٹی یا محرم عورت کے ساتھ اگر نماز پڑھی جائے اور مسجد قریب نہ ہو، گھر پر جماعت کرائی جائے تو نماز عورتوں سمیت ہماری ہو جائے گی یا پھر عورتوں کو پردہ میں نماز پڑھنی چاہئے؟

جواب:۔۔۔ اپنی بیوی اور محرم عورت کے ساتھ جماعت جائز ہے، وہ پیچھے کھڑی ہو جائے،^(۳) محرم عورت کو پردے میں کھڑے ہونے کی ضرورت نہیں۔

مرد کی اقتدا میں محرم خواتین کی نماز

سوال:۔۔۔ کیا مرد کے پیچھے اس کی محرم عورتیں ماں، بہن، بیٹی، بیوی باجماعت نماز پڑھ سکتی ہیں؟

جواب:۔۔۔ جائز ہے۔^(۴)

میاں بیوی کا الگ الگ نماز پڑھنا یا جماعت کرنا درست ہے

سوال:۔۔۔ کیا عورت اپنے شوہر کے ساتھ نماز ادا کر سکتی ہے؟ نیز اگر میاں بیوی ایک وقت میں اپنے اپنے مصلیٰ پر الگ نماز

(۱) وإن كان قد صلى وكانت الظهر والعشاء فلا بأس بأن يخرج، لأنه أجاب داعي الله مرة إلا أخذ المؤذن في الإقامة، لأنه يحتمل لمخالفة الجماعة عياناً، وإن كانت العصر والمغرب أو الفجر خرج وإن أخذ المؤذن فيها لكرهية النفل بعدها. (هداية ج: ۱ ص: ۱۵۲، طبع شركت علمية، ملتان).

(۲) ولو صلى بعض أهل المسجد بإقامة وجماعة ثم دخل المؤذن والإمام وبقيت الجماعة فالجماعة المستحبة لهم والكرهية للأولى كذا في المصنوعات. (الهندية ج: ۱ ص: ۵۳، طبع بلوچستان).

(۳) ولنا أنه عليه السلام كان خرج ليصلح بين قوم، فعاد إلى المسجد، وقد صلى أهل المسجد فرجع إلى منزله فجمع أهله وصلى. (رد المحتار ج: ۱ ص: ۵۵۳ كتاب الصلوة، باب الإمامة، مجمع الزوائد ج: ۲ ص: ۴۵ باب فيمن جاء إلى المسجد فوجد الناس قد صلوا).

(۴) ولو أم أمه أو امرأته ونحوهما في الخلوة لم يكره. (الفتاوى السراجية ص: ۱۵). وإذا فاتته الجماعة لا يجب عليه الطلب في مسجد آخر وذكر القنوري أنه يجمع في أهله ويصلي بهم... إلخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۸۳).

پڑھیں تو جائز ہوگا یا نہیں؟

جواب:.... اگر دونوں الگ الگ اپنی نمازیں پڑھیں تو کوئی مضائقہ نہیں، لیکن اگر جماعت کرانی ہو تو عورت برابر کھڑی نہ ہو، بلکہ اس کو الگ صف میں پیچھے کھڑا ہونا چاہئے۔^(۱)

امام سے آگے ہونے والے مقتدی کی نماز نہیں ہوتی

سوال:.... امام سے مقتدی آگے ہو تو کیا نماز درست ہے؟

جواب:.... اقتدا کے صحیح ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ مقتدی امام سے آگے نہ بڑھے، جو مقتدی امام سے آگے ہو، اس کی اقتدا صحیح نہیں۔ اور اس کی نماز نہیں ہوگی۔^(۲)

مسجد نبوی یا کسی بھی مسجد میں مقتدی امام کے آگے نہیں ہو سکتا

سوال:.... مسجد نبوی میں امام کے سامنے نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ جبکہ دوسری مساجد میں نہیں پڑھ سکتے۔ مسجد نبوی کے لئے کوئی خاص حکم ہے یا نہیں؟

جواب:.... مسجد نبوی کے لئے ایسا کوئی خاص حکم نہیں، اس کا حکم بھی وہی ہے جو دوسری مساجد کا ہے، پس مقتدی کا امام سے آگے ہو جانا، اس کی نماز کے لئے مفید ہے، چاہے مسجد میں ہو یا غیر مسجد میں، اور مسجد نبوی میں ہو یا کسی اور مسجد میں۔^(۳)

کیا حرم شریف میں مقتدی امام کے آگے کھڑے ہو سکتے ہیں؟

سوال:.... میرے ایک دوست سے میری بحث ہو گئی، وہ کہتا ہے کہ خانہ کعبہ میں جماعت کے دوران لوگ امام سے آگے نیت باندھ کر بھی کھڑے ہوتے ہیں، جبکہ میری نظر میں یہ بات درست نہیں ہے، کیونکہ امام کے آگے مقتدی کی نماز تو ہوتی ہی نہیں ہے، تو پھر وہاں ایسا کیونکر ہو سکتا ہے؟ اگر ہوتا ہے تو کس طرح؟ ذرا تفصیل سے آگاہ کیجئے گا۔

جواب:.... کعبہ شریف کی جس سمت امام کھڑا ہو، اس طرف تو جو شخص امام سے آگے ہو جائے، اس کی نماز نہیں ہوگی، لیکن دوسری سمت میں اگر کسی شخص کا فاصلہ بیت اللہ سے امام کی نسبت کم ہو تو اس کی نماز صحیح ہوگی۔^(۴)

(۱) (قوله اما الواحدة فتأخر) وتأخر الواحدة محله إذا تقدمت برجل لا بامرأة مثلها ط عن البرجندی۔ (الشامية ج: ۱ ص: ۵۶۶ بعد مطلب إذا صلى الشافعي قبل الحنفي... إلخ)۔ وأيضاً ولو أم أمه أو امرأته ونحوهما في الخلوة لم يكره۔ (الفتاوى السراجية ص: ۱۵، طبع ایچ ایم سعید کراچی)۔

(۲) ولو صلوا بجماعة يجزئهم أيضاً إلا صلاة من تقدم على إمامه... إلخ۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۶۵، طبع بلوچستان)۔
(۳) أيضاً۔

(۴) وإذا صلى الإمام في المسجد الحرام وتحلق الناس حول الكعبة وصلوا صلاة الإمام فمن كان منهم أقرب إلى الكعبة من الإمام جازت صلاته إذا لم يكن في جانب الإمام كذا في الهداية۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۶۵)۔ (وفى الهداية بعد هذه العبارة) لأن التقدم والتأخر إنما يظهر عند اتحاد الجانب۔ (هداية ج: ۱ ص: ۶۵، طبع شرکت علمیه، ملتان)۔

حطیم میں سنت، وتر اور نفل وغیرہ پڑھ سکتے ہیں

سوال:.... حطیم کے اندر فرض نماز نہ پڑھنے کا حکم ہے، کیا ہم سنت، وتر وغیرہ بھی حطیم میں پڑھ سکتے ہیں؟

جواب:.... فرض نماز تو جماعت کے ساتھ ہوتی ہے، اس لئے مقتدی کا حطیم سے باہر ہونا ضروری ہے، ورنہ مقتدی کی نماز نہیں ہوگی، سنت و وتر حطیم میں پڑھ سکتے ہیں اور رمضان المبارک میں وتر کی جماعت ہوتی ہے، جو مقتدی اس جماعت میں شریک ہے، وہ بھی حطیم میں کھڑا نہیں ہو سکتا۔^(۱)

عصر کی نماز ظہر سمجھ کر ادا کی

سوال:.... تین بج کر پچاس منٹ پر ظہر کی نماز کے لئے مسجد گیا، ادھر جماعت ہو رہی تھی، جماعت میں شامل ہو گیا، بعد میں معلوم ہوا کہ یہ عصر کی جماعت تھی، اب میں کیا کروں؟ آیا میری ظہر کی نماز ہوئی یا عصر کی؟

جواب:.... اگر امام کی نیت عصر کی ہے اور مقتدی کی نیت ظہر کی تو مقتدی کی تو نماز نہیں ہوگی، اس لئے آپ کی نہ ظہر کی ہوئی اور نہ ہی عصر کی، دونوں نمازیں پھر سے پڑھیں۔^(۲)

کیا باجماعت نماز میں ہر مقتدی کے بدلے ایک گنا ثواب ملتا ہے؟

سوال:.... کیا باجماعت نماز کی صورت میں ہر مقتدی کے بدلے بھی ایک گنا ثواب بڑھتا ہے، مثلاً اگر مقتدیوں کی تعداد ۲۰ ہو تو کیا ہر نمازی کا ثواب بھی ۲۰ گنا ہو جائے گا؟ اس طرح اس جماعت میں سواک کے ساتھ وضو سے کل ثواب یعنی ۸۵۰۰ گنا ہو جائے گا؟

جواب:.... جماعت جتنی زیادہ ہو، اتنی ہی افضل ہے۔ اور افضل ہونے کا مطلب یہی ہے کہ اتنا ثواب بھی زیادہ ہے، مگر جو حساب آپ لگا رہے ہیں، یہ کسی حدیث میں نظر سے نہیں گزرا۔^(۳)

(۱) کیونکہ اس صورت میں مقتدی کا امام سے آگے ہونا لازم آئے گا، اور مقتدی کا امام سے آگے ہونا اس کی نماز کے لئے مفید ہے۔ صحیح فرض الصلاة ونفلها فی الکعبة ولو صلوا فی جوف الکعبة بجماعة واستدروا حول الإمام ومن جعل ظهراً الى وجه الإمام لم يجز هكذا فی الجوهرة النيرة والسراج الوهاج۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۶۵، الفصل الثالث فی استقبال القبلة، کتاب الصلاة)۔

(۲) لا یصح اقتداء مصلی الظهر بمصلی العصر ومصلی ظهر یومه بمصلی ظهر أمسہ... الخ۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۸۶)۔

(۳) وفي المضممرات انه مكتوب فی التوراة صفة أمة محمد وجماعتهم وانه بكل رجل فی صفوفهم تزداد فی صلاتهم صلاة یعنی اذا كانوا ألف رجل یكتب لكل رجل ألف صلاة۔ (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۳۶۷، طبع بیروت)۔

گھر پر نماز پڑھنا

بلا عذر شرعی مرد کو گھر میں نماز ادا کرنا کیسا ہے؟

سوال: ... مرد گھر میں نماز پڑھ سکتا ہے؟ کیا صحت یابی کی حالت میں مرد کی نماز گھر میں ہو سکتی ہے؟ اور کس وقت اور کس صورت میں مرد کی نماز گھر میں ہو سکتی ہے؟

جواب: ... نماز تو گھر میں ہو جاتی ہے، مگر فرض نماز کے لئے مسجد میں جانا ضروری ہے، اور بغیر عذر کے مسجد میں نہ آنے والوں کے لئے سخت وعید آئی ہے، صحابہ کرامؓ ایسے شخص کو منافق سمجھتے تھے جو نماز باجماعت کی پابندی نہیں کرتا، مسجد میں حاضر نہ ہونے کے لئے بیماری، کچھ وغیرہ عذر ہو سکتے ہیں۔^(۱)

گھر میں نماز پڑھنے کی عادت ڈالنا

سوال: ... میرا ایک دوست ہے، وہ زیادہ تر نماز گھر ہی میں پڑھتا ہے، حالانکہ ان کے گھر کے قریب ہی مسجد ہے، انسان کو کسی دن مجبوری ہوتی ہے وہ نماز گھر میں پڑھ لیتا ہے، مگر روزانہ تو نہیں، نماز کا زیادہ ثواب مسجد میں جماعت کے ساتھ ملتا ہے، اور گھر میں ثواب ملتا ہے یا نہیں؟ اور روزانہ گھر میں نماز پڑھنے سے نماز قبول ہو جاتی ہے یا نہیں؟

جواب: ... بغیر عذر کے مسجد اور جماعت کی نماز چھوڑنے کی عادت گناہ کبیرہ ہے،^(۲) اس سے توبہ کرنی چاہئے، اگر کبھی مسجد

(۱) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لقد هممت أن أمر بالصلاة فتقام، ثم أمر رجلاً فبصلي بالناس، ثم أنطلق معي برجال معهم حزم من حطب إلى قوم لا يشهدون الصلاة، فاحترق عليهم بيوتهم بالنار. (مسند أبي داود ج: ۱ ص: ۸۸، كتاب الصلاة باب في التشديد في ترك الجماعة، طبع امداديه ملتان، صحيح مسلم ج: ۱ ص: ۲۳۲، طبع قدیمی کراچی، صحيح بخاری ج: ۱ ص: ۸۹، طبع نور محمد کراچی)۔

(۲) عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال: لقد رأيتنا وما يتخلف عن الصلاة إلا منافق قد علم نفاقه أو مريض إن كان المريض ليمشي بين رجلين حتى يائي بالصلاة... إلخ. (مشکوٰۃ ج: ۱ ص: ۹۶، باب الجماعة، الفصل الثالث)۔

(۳) (الجماعة سنة مؤكدة) وصرح في الضبط بأنه لا يرخص لأحد في تركها بغیر عذر حتى لو تركها أهل مصر يؤمرون بها فإن التمرؤ والآيحل مقاتلهم. (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۳۶۵، طبع بيروت)۔

(۴) لم رأيت الذهبی ذکر أن ذالک من الکبائر لکن علی غیر الوجه الذی ذکرته فإنه قال: الکبيرة السادسة والستون الإصرار علی تركه صلاة الجماعة من غیر عذر. (الزواجر عن العقاب الکبائر ج: ۱ ص: ۱۲۳، باب صلاة الجماعة، الکبيرة الخامسة والثمانون)۔

میں جماعت کی نماز نہ ملے تو گھر میں اہل و عیال کے ساتھ جماعت کرا لی جائے۔^(۱)

بغیر عذر گھر میں نماز کی عادت بنالینا گناہ کبیرہ ہے

سوال:۔۔۔ ایک پیر صاحب ہیں، جو ہر سال گاؤں سے کراچی آتے ہیں، مگر وہ پیر صاحب مسجد میں جا کر نماز ادا نہیں کرتے، بلکہ گھر پر نماز ادا کرتے ہیں، البتہ نماز جمعہ مسجد میں ادا کرتے ہیں، جس کام میں نے مسئلہ سنا ہے کہ اگر مسجد نزدیک ہو تو گھر میں نماز نہیں ہوتی؟ لوگ ان کے پاس جاتے ہیں اور پیر مانتے ہیں، میرے دوست مجھے بھی دعوت دیتے ہیں مگر میں نہیں جاتا، کیونکہ دل شکنی ہی ہو گئی ہے کہ مسجد میں نماز نہیں ادا کرتے۔

جواب:۔۔۔ بغیر کسی صحیح عذر کے مسجد کی جماعت میں شریک نہ ہونا گناہ کبیرہ ہے، اگر پیر صاحب کو کوئی معقول عذر ہے تو ٹھیک، ورنہ وہ ترک جماعت کی وجہ سے فاسق ہے،^(۲) اور فاسق اس لائق نہیں کہ اس کے ہاتھ میں ہاتھ دیا جائے اور اس سے بیعت کی جائے۔

اگر گھر پر عادت نماز پڑھنا گناہ کبیرہ ہے تو کیا نماز پڑھنا ہی چھوڑ دیں؟

سوال:۔۔۔ چند ماہ پیشتر آپ نے گھر پر نماز پڑھنے کو (بلاعذر شرعی) گناہ کبیرہ کا فتویٰ دیا تھا، حدیث تو یوں ہے کہ گھر پر نماز پڑھنا ایک درجہ ثواب، جماعت سے پڑھنا ستائیس درجے۔ مسجد نبوی میں پڑھنا پچاس ہزار درجے، بیت اللہ شریف میں پڑھنا ایک لاکھ درجے، میرے خیال میں پھر گھر پر نماز نہ پڑھیں، تاکہ کم از کم گناہ کبیرہ سے توفیق جائیں، آپ کا کیا خیال ہے؟

جواب:۔۔۔ بغیر عذر کے جماعت کا ترک کرنا گناہ کبیرہ ہے، یہ تو ایسا کھلا مسئلہ ہے کہ کسی ایک عالم کو بھی اس میں اختلاف نہیں، رہا یہ کہ جماعت کی نماز کا ثواب ستائیس گنا ملتا ہے، اس سے یہ بات کسی طرح ثابت نہیں ہوتی کہ بغیر عذر کے گھر میں نماز پڑھ لینا جائز ہے، اور آپ کا یہ ارشاد میری سمجھ میں نہیں آیا، جب نماز کے لئے مسجد میں نہ آنا گناہ کبیرہ ہے تو سرے سے نماز ہی کو ترک کر دینا تو اس سے بھی بڑا گناہ ہوگا۔ خلاصہ یہ کہ بغیر عذر کے جماعت کی نماز کا ترک کرنا گناہ کبیرہ ہے اور نماز ہی کا سرے سے ترک کر دینا اکبر الکبائر ہے۔^(۳) حدیث پاک میں اس کو کفر سے تعبیر کیا گیا ہے۔^(۴) اور آپ نے مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کو جو پچاس ہزار درجے بیان کیا

(۱) وَلَمَّا أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ مَخْرُجًا لِيُصَلِّحَ بَيْنَ قَوْمٍ، فَعَادَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَقَدْ صَلَّى أَهْلُ الْمَسْجِدِ فَرَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَجَمَعَ أَهْلَهُ وَصَلَّى. (رد المحتار، باب الإمامة ج: ۱ ص: ۵۵۳).

(۲) وَبِهِ يَظْهَرُ مَا دَلَّتْ عَلَيْهِ هَذِهِ الْأَحَادِيثُ أَيْضًا مِنْ أَنَّ تَرْكَ الْجَمَاعَةِ كَبِيرَةٌ. (الزَّوْجَر ج: ۱ ص: ۱۳۴).

(۳) قَالَ تَعَالَى مُخْبِرًا عَنْ أَصْحَابِ الْجَعِيمِ: مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرٍ، قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمَصْلُومِينَ وَأَخْرَجَ أَحْمَدُ: بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلَاةِ وَمُسْلِمٌ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشُّرْكِ أَوْ الْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلَاةِ... إلخ. دیکھئے: الزَّوْجَر عَنْ إِقْرَافِ الْكِبَائِرِ ج: ۱ ص: ۱۳. أَيْضًا: وَالْجَمَاعَةُ سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ لِلرِّجَالِ قَالَ الزَّاهِدِيُّ: أَرَادُوا بِالتَّكْيِيدِ الْوُجُوبَ، وَقِيلَ وَاجِبُهُ وَعَلَيْهِ عَامَةٌ وَفِي الشَّامِيَةِ: قَالَ فِي شَرْحِ الْمَنِيَةِ: وَالْأَحْكَامُ تَدُلُّ عَلَى الْوُجُوبِ مِنْ أَنَّ تَارَكَهَا بِعَذْرِ يَعْزُرُ وَتَرَدَّ شَهَادَتُهُ... إلخ. (رد المحتار مع الدر ج: ۱ ص: ۵۵۲ ۵۵۳، باب الإمامة).

(۴) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلَاةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (مشکوٰۃ ج: ۱ ص: ۵۸، کتاب الصلوة، الفصل الأول).

ہے، یہ مشہور تو ہے، مگر صحیح احادیث میں اس کا ثواب ایک ہزار گنا ذکر فرمایا گیا ہے۔^(۱)

گھر پر نماز کی عادت بنانے والے کے لئے وعیدیں

سوال:.... جنگ اخبار میں آپ کا فتویٰ پڑھا تھا کہ: ”بغیر عذر کے مسجد میں اور جماعت کی نماز چھوڑنے کی عادت گناہ کبیرہ ہے اس سے توبہ کرنی چاہئے“ اس کے بعد آپ کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ براہ کرم قرآن و حدیث کا حوالہ دیں جس کی بنا پر آپ نے یہ فتویٰ دیا ہے، مگر آپ نے جواباً فرمایا کہ: ”نماز باجماعت ترک کرنے پر حدیث میں بہت سخت وعیدیں آئی ہیں۔“ اور فرمایا کہ: ”حضرت مولانا زکریا کار سالہ فضائل نماز دیکھو“۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ قرآن و حدیث کا حوالہ دیں، مگر آپ نے مولانا کے رسالے کا حوالہ دے دیا، خدا را آپ مجھے حدیث اور قرآن شریف کا حوالہ دے کر بتائیں کہ نماز باجماعت ترک کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ میں نے یہ تو سنا ہے کہ مسجد میں نماز کا ستائیس گنا زیادہ ثواب ملتا ہے، اور سنتیں گھر پر پڑھنا افضل ہے۔ آپ کے خیال میں تو نماز گھر پر پڑھنا گناہ کبیرہ ہی ہوا، اور میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ نیک اور فرض کام کرنے پر کیسے گناہ کبیرہ ہو جائے گا، اس لحاظ سے تو ہمارا مذہب بھی عیسائیوں کی طرح کا ہو گیا کہ صرف گرجا میں ہی عبادت ہو سکتی ہے، جبکہ ہمارے مذہب میں نماز ہر جگہ پڑھی جاسکتی ہے۔

جواب:.... ترک جماعت کی عادت گناہ کبیرہ ہے، آپ نے اس پر دو شبے ذکر کئے ہیں، پہلا شبہ یہ کہ نماز پڑھنا تو عبادت ہے، عبادت کرنا گناہ کبیرہ کیسے ہو گیا؟ اس شبہ کا حل یہ ہے کہ گھر پر نماز پڑھنا بذات خود تو گناہ کبیرہ نہیں، لیکن مسجد میں جماعت کی نماز میں شامل نہ ہونے کی عادت بنالینا گناہ کبیرہ ہے۔^(۲) جماعت میں شریک ہونا بعض ائمہ کے نزدیک فرض، بعض کے نزدیک واجب اور بعض کے نزدیک ایسی سنت مؤکدہ ہے جو واجب کے قریب ہے،^(۳) اور احادیث شریفہ میں اس کی بہت ہی تاکید آئی ہے، اور اس کے ترک پر بہت سی وعیدیں آئی ہیں، اس کے لئے میں نے حضرت شیخ کے رسالہ ”فضائل نماز“ کا حوالہ دیا تھا کہ آپ اس میں پوری تفصیل ملاحظہ فرمائیں گے، مختصر اچند احادیث میں بھی لکھ دیتا ہوں:

حدیث ۱:.... ”میں نے ارادہ کیا کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں، پھر نماز کی آذان کا حکم دوں، پھر کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ امامت کرے، اور خود ان لوگوں کے پاس جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے، پس ان پر ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔“^(۴)

(مشکوٰۃ ص: ۹۵، بحوالہ بخاری و مسلم)

(۱) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: صلوة فی مسجدی ہذا خیر من ألف صلوة فیما سواہ الا المسجد الحرام۔ متفق علیہ۔ (مشکوٰۃ ص: ۶۷، باب المساجد ومواضع الصلوة، الفصل الاول)

(۲) قال فی شرح المنیۃ: والاحکام تدل علی الوجوب من أن تاركها بلا عذر يعزر وترد شهادته ويأثم الجيران بالسكوت عنه وقد يوفق بأن ذلك مفيد بالمداومة علی الترك كما هو ظاهر قوله صلی اللہ علیہ وسلم: لا يشهدون الصلوة۔ (فتاویٰ شامی ج: ۱ ص: ۵۵۲، کتاب الصلوة، باب الإمامة)۔

(۳) والجماعة سنة مؤكدة للرجال، قال الزاهدی: أرادوا بالتاكيد الوجوب، وقيل واجبة وعليه العامة۔ (درمختار ج: ۱ ص: ۵۵۲، ۵۵۳، کتاب الصلوة، باب الإمامة)۔

(۴) عن ابی ہریرۃ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: والذي نفسي بيده لقد هممت أن أمر بحطب فيحطب ثم أمر بالصلوة فيؤذن لها ثم أمر رجلا فيؤم الناس ثم أختلف إلى رجال وفي رواية لا يشهدون الصلوة فأحرق عليهم بيوتهم۔ (مشکوٰۃ ص: ۹۵)۔

حدیث ۲:.... ”جس نے مؤذن کی اذان سنی، اس کو مسجد میں آنے سے کوئی عذر، خوف یا مرض مانع نہیں تھا، اس کے باوجود وہ نہیں آیا تو اس نے جو نماز گھر پر پڑھی وہ قبول نہیں کی جائے گی۔“ (۱)

(مشکوٰۃ ص: ۹۶، بحوالہ ابو داؤد، دار قطنی)

حدیث ۳:.... ”اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں اپنے جوانوں کو حکم دیتا کہ جو لوگ عشاء کی نماز میں حاضر نہیں ہوتے، ان کے گھروں کو جلا ڈالیں۔“ (۲)

(مشکوٰۃ ص: ۹۷، بحوالہ مسند احمد)

حدیث ۴:.... ”جس شخص نے اذان سنی، پھر بغیر عذر کے مسجد میں نہیں آیا تو اس کی نماز نہیں۔“ (۳)

(مشکوٰۃ ص: ۹۷، بحوالہ دار قطنی)

:

ان احادیث میں ترک جماعت پر جس غیظ و غضب کا اظہار فرمایا گیا ہے اس سے صاف واضح ہے کہ یہ فعل گناہ کبیرہ ہے۔ آپ کا دوسرا شبہ یہ ہے کہ اگر فرض نماز کے لئے مسجد میں آنا ضروری ہے تو ہمارا مذہب بھی عیسائی مذہب کی طرح ہوا کہ صرف گرجا ہی میں عبادت ہو سکتی ہے، اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ پہلی امتوں کی عبادت صرف ان کی عبادت گاہوں میں ہو سکتی تھی، اور اگر کوئی شخص کسی معذوری کی بنا پر عبادت گاہ میں حاضر نہیں ہو سکتا تھا تو اس کو عبادت کے مؤخر کرنے کا حکم تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ شرف عطا فرمایا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رُومین کو مسجد (سجدہ گاہ) بنادیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے جس فرد کو جہاں نماز کا وقت ہو جائے وہاں نماز پڑھ سکتا ہے، مسجد میں نہ پہنچ سکنے کی بنا پر اس کو نماز کے مؤخر کرنے کی ضرورت نہیں، لیکن اگر کوئی عذر مانع نہیں تو مسجد میں نماز باجماعت ادا کرنا ضروری ہے۔ ہاں! نوافل گھروں میں ادا کرنے کا حکم ہے اور سنن مؤکدہ کے بارے میں اصل حکم تو یہی ہے کہ ان کو گھر پر ادا کیا جائے، بشرطیکہ گھر پر اطمینان اور سکون و دل جمعی کے ساتھ ادا کر سکے، ورنہ سنن مؤکدہ کا بھی مسجد ہی میں ادا کرنا افضل ہے۔ (۵)

(۱) عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من سمع المنادى فلم يمنعه من إتباعه عذر، قالوا: وما العذر؟

قال: خوف أو مرض لم تقبل منه الصلاة التي صلى. رواه أبو داؤد والدارقطني. (مشکوٰۃ ص: ۹۶، باب الجماعة وفضلها).

(۲) عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لو لا ما في البيوت من النساء والذرية أقمّت صلوة العشاء وأمرت

فتيانى يحرقون ما فى البيوت. رواه أحمد. (مشکوٰۃ ص: ۹۷، باب الجماعة وفضلها، الفصل الثالث).

(۳) عن ابن عباس رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: من سمع النداء فلم يجبه فلا صلوة له إلا من عذر.

(مشکوٰۃ ص: ۹۷، باب الجماعة وفضلها).

(۴) عن جابر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: أعطيت خمسا لم يُعطهن أحد قبلى، نصرت بالرعب مسيرة شهر،

وجعلت لى الأرض مسجداً وطهوراً، فإيما رجل من امتى أدركته الصلاة فليصل... إلخ. (مشکوٰۃ المصابيح ص: ۵۱۲،

باب فضائل المرسلين صلوات الله وسلامه عليه، الفصل الأول).

(۵) والأفضل فى السنن أدائها فى المنزل إلا التراويح وفى الخلاصة فى سنة المغرب إن خاف لو رجع إلى بيته

شغله شأن آخر يأتى بها فى المسجد وإن كان لا يخاف صلاحها فى المنزل وكذا فى سائر السنن حتى الجمعة والوتر فى البيت

أفضل... إلخ. (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۵۲).

اگر نماز باجماعت سے رہ جائے تو کیا کرے؟

سوال:.... اگر کسی وجہ سے نماز باجماعت ادا نہ ہو سکے یا مجبوری سے جماعت چھوٹ گئی ہو تو کیا نماز انفرادی طور پر گھر میں ادا کی جائے یا مسجد میں؟ دونوں میں سے کس کو ترجیح دی جائے؟ جبکہ واقعہ یہ ہے کہ گھر کے بجائے مسجد میں نماز ادا کرنے کا ثواب زیادہ ہے، اور دوسری طرف یہ بھی واضح ہے کہ تارکب جماعت گناہگار ہے، اور اس کا یہ عمل یعنی جماعت چھوٹ جانا گناہ کے زمرے میں آتا ہے، اور پھر مسجد میں جا کر اس کا اظہار کرنا کہ مجھ سے گناہ سرزد ہو گیا ہے، جبکہ کسی گناہ یا عیب کے چھپانے کا بھی حکم ہے؟

جواب:.... جماعت کو قصداً چھوڑ دینا گناہ ہے، کسی واقعی عذر کی وجہ سے اگر جماعت رہ گئی تو ترکب جماعت کا گناہ نہیں ہوگا، بہتر یہ ہے کہ اگر کسی اور مسجد میں جماعت مل جانے کی توقع ہو تو وہاں چلا جائے، یا اپنے گھر پر جماعت کرا لے، ورنہ مسجد میں تنہا پڑھ لے۔^(۱)

مسجد قریب ہونے کے باوجود نماز کھیل کے گراؤنڈ میں پڑھنا

سوال:.... آج کے نوجوان طبقے میں کرکٹ کا کھیل بہت مقبول ہے۔ بعض حفاظ کرام کسی گراؤنڈ میں کھیلنے کے لئے جاتے ہیں، تو وہیں گراؤنڈ ہی میں نماز کا اہتمام کرتے ہیں، جبکہ مسجد کا فاصلہ دس منٹ کا ہے، تو ایسی صورت میں نماز مسجد میں جا کر ادا کرنی چاہئے یا اسی گراؤنڈ میں ہی پڑھی جائے؟

جواب:.... مسجد اگر قریب ہے تو نماز مسجد میں پڑھنی چاہئے، حدیث میں اس کی تعلیم دی گئی ہے۔^(۲)

مسجد میں پہنچنا ناممکن ہو تو گھر میں نماز پڑھ سکتے ہیں

سوال:.... ہمارے علاقے میں پہاڑی علاقہ ہونے کی وجہ سے مسجدیں گاؤں یا محلے سے دور ہوتی ہیں، اگر قریب بھی ہو تو راستہ دشوار ہونے کی وجہ سے بزرگ یا بچے جن پر نماز فرض ہے مسجد تک نہیں پہنچ سکتے۔ ایسی صورت میں کیا گھر میں اذان دے کر دو یا دو سے زیادہ افراد کے ساتھ نماز باجماعت پڑھی جاسکتی ہے؟

جواب:.... فرض نمازیں تو مسجد میں ادا کرنی چاہئیں، مسجد دور پڑتی ہو تو قریب میں مسجد بتائی جائے۔ بہر حال اگر مسجد میں پہنچنا ناممکن ہو تو گھر میں جماعت کرانا صحیح ہے، لیکن مسجد کی فضیلت سے محروم رہیں گے۔^(۳)

(۱) ذکر فی الأصل انه اذا فاتته الجماعة في مسجد حية فان أتى مسجداً آخر يرجو ادراك الجماعة فيه فحسن وان صلى في مسجد حية فحسن لحديث الحسن وذكر القدوري انه اذا فاتته الجماعة جمع بأهله في منزله. (البدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۱۵۶، وأيضاً في بحر ج: ۱ ص: ۳۶۷).

(۲) وقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم علمنا من الهدى وإن من من الهدى الصلوة في المسجد الذي يؤذن فيه. (حلی کبیر ص: ۵۰۹).

(۳) نحب على الرجال العقلاء البالغين الأحرار القادرين على الصلاة من غير حرج وفي الشامية لها الحرج يرتفع الإثم ويرخص في تركها ولكنه يفوته الأفضل... إلخ. (شامی ج: ۱ ص: ۵۵۳، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد).

مسجد میں نماز پڑھنے سے والد منع کریں تو کیا کیا جائے؟

سوال: میرے والد محترم مجھ کو مسجد میں نماز پڑھنے نہیں جانے دیتے، اور کہتے ہیں گھر میں نماز پڑھو۔ میں جمعہ کو چھپ کر نماز پڑھنے جاتا ہوں، نماز پڑھ کر واپس آتا ہوں تو مجھے مارتے ہیں، اور گھر سے نکالنے کی دھمکی دیتے ہیں، ایسا کئی بار ہو چکا ہے۔

جواب: ... مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا واجب ہے، اور بغیر عذر کے مسجد کی نماز کو چھوڑنا گناہ ہے،^(۱) اور والدین جب گناہ کے کام کا حکم دیں تو ان کی اطاعت جائز نہیں،^(۲) اس لئے آپ مسجد میں نماز پڑھا کریں اور والد صاحب کے منع کرنے کی پروا نہ کریں۔

گھر میں چند افراد کے ساتھ نماز کرنے سے جماعت کا ثواب ملے گا

سوال: ... اگر اہل خانہ کے ساتھ، جن کی تعداد پانچ یا چھ ہو، گھر پر ہی نماز فرض ادا کر لی جائے تو کیا اس سے باجماعت فرض نماز کا ثواب مل جائے گا؟

جواب: ... اگر کبھی مسجد میں جماعت نہ ملے تو گھر کے افراد کے ساتھ جماعت کرا لینے سے جماعت کا ثواب ضرور ملے گا۔^(۳)

لیکن مسجد کی جماعت کو قصداً چھوڑ دینا اور بلا وجہ گھر میں جماعت کرانا جائز ہے۔

بلا عذر شرعی تنہا نماز ادا کرنا

سوال: ... اگر کوئی شخص بلا شرعی عذر یا مجبوری کے تنہا ادا کرے تو کیا اس کی نماز ادا ہو جائے گی؟ جبکہ وہ چاہتا تو باجماعت نماز ادا کر سکتا تھا۔

جواب: ... نماز پنج گانہ جماعت کے ساتھ ادا کرنا قریب قریب واجب ہے،^(۴) جو شخص بغیر عذر کے تنہا نماز پڑھتا ہے وہ سخت گناہگار ہے،^(۵) اس کو اس سے توبہ کرنی چاہئے، اور نماز باجماعت کا اہتمام کرنا چاہئے۔

(۱) قال عامة مشايخنا انها واجبة، وذكر الكرخي انها سنة، ثم فسرها بالواجب، فقال: الجماعة سنة لا يرخص لأحد التأخر عنها إلا لعذر، وهو تفسير الواجب عند العامة۔ (بدائع ج: ۱ ص: ۱۵۵)۔

(۲) عن النّوّاس بن سميّان رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق۔ رواه في شرح السنة۔ (مشکوٰۃ ص: ۳۲۱، كتاب الإمارة والقضاء)۔

(۳) وذكر القدوري: يجمع بأهله ويصلي بهم يعني وينال ثواب الجماعة كذا في الفتح۔ (شامی ج: ۱ ص: ۵۵۵)۔

(۴) والجماعة سنة مؤكدة للرجال قال الزاهدی: أراد بالتاكيد الوجوب، وقيل: واجبة وعليه العامة، قال في شرح المنية والأحكام تدل على الوجوب من أن تركها بلا عذر يعزر وترد شهادته... إلخ۔ (درمختار ج: ۱ ص: ۵۵۲، ۵۵۳ باب الإمامة)۔

أيضاً: تجب..... على الرجال العقلاء البالغين الأحرار القادرين على الصلوة من غير حرج۔ (شامی ج: ۱ ص: ۵۵۳)۔

(۵) الاتفاق على أن تركها (الجماعة) مرة بلا عذر يوجب إلماً... إلخ۔ (شامی ج: ۱ ص: ۵۵۲)۔

أيضاً: عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من سمع المنادي فلم يمنعه من إتباعه عذر قالوا: وما العذر؟ قال: خوف أو مرض، لم تقبل منه الصلوة التي صلى۔ (مشکوٰۃ ج: ۱ ص: ۹۶ باب الجماعة)۔

فوج کی ڈیوٹی اور نماز

سوال:۔۔۔ میرا پہلا مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی مسلم فوج کا سپاہی ڈیوٹی پر ہو اور نماز کا وقت ہو جائے اور ڈیوٹی بھی خاصی اہمیت کی ہو، مثلاً اسلحے کا ڈپو وغیرہ اور فوج کا انچارج نماز سے منع کرے تو کیا کیا جائے؟ دوسری صورت میں اگر ڈیوٹی عام نوعیت کی ہو، امن کا زمانہ ہو، یعنی جنگ نہ ہو، تو کیا نماز ڈیوٹی چھوڑ کر پڑھ سکتے ہیں؟

جواب:۔۔۔ اگر متبادل انتظام نہ ہو تو نماز قضا کی جائے گی^(۱)، اور اگر حساس صورت نہ ہو تو نماز قضا نہ کی جائے^(۲)، اگر ملازمت ختم ہوتی ہو تو چھوڑ دی جائے۔^(۳)

ادارے کا سربراہ نماز کی اجازت نہ دے تو اس کی بات نہ مانیں

سوال:۔۔۔ ادارے کا سربراہ اگر کسی وجہ سے جماعت کی نماز ادا کرنے سے روک دے تو کیا اس کی بات کو مان لیا جائے؟ کیونکہ ان کا کہنا ہے کہ ڈیوٹی اوقات میں ورکرز ہمارے تابع ہیں، اگر ہم اجازت دیں تو باجماعت نماز ادا کریں، ورنہ نہیں۔

جواب:۔۔۔ نماز باجماعت ادا کرنا سنت مؤکدہ بلکہ واجب ہے^(۴)، اور بغیر عذر کے ترک جماعت ناجائز ہے^(۵)، اور ناجائز کام میں کسی کی اطاعت جائز نہیں۔ اس لئے ادارے کے سربراہ کو نماز باجماعت سے روکنے کا حق نہیں۔ کارکنوں کو اس کے خلاف احتجاج کرنا چاہئے اور نماز باجماعت کی اجازت حاصل کرنی چاہئے۔ اور اگر کسی طرح بھی اجازت نہ ملے تو بھی مسلمان کارکنوں کو نماز باجماعت ادا کرنی چاہئے، خواہ ملازمت چلی جائے۔^(۶)

گاؤں کی مسجد میں نماز ادا کیا کریں

سوال:۔۔۔ میں جب اپنے گاؤں جاتا ہوں تو ایک چھوٹی سی مسجد ہے، جس میں پانچ وقت نماز نہیں ہوتی، میں جا کر وہاں اس کی صفائی وغیرہ کر کے نماز پڑھتا ہوں، اگر کوئی دوسرا آجاتا ہے تو جماعت ہو جاتی ہے، ورنہ اکیلا نماز پڑھتا ہوں، کیا اس صورت میں مجھے نماز باجماعت کا ثواب ملے گا یا نہیں؟

جواب:۔۔۔ دو چار آدمیوں کو ترغیب دے کر مسجد میں لایا کریں، اور جماعت کا اہتمام کیا کریں، تاکہ مسجد بھی آباد ہو، اور جماعت کے ثواب سے بھی محروم نہ رہیں۔^(۷)

(۱) وتؤخر (الصلاة) سبب اللہ ونحوہ۔ (خلاصة الفتاوى ج: ۱ ص: ۶۹، طبع کوئٹہ)۔

(۲) "إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا" (النساء: ۱۰۳)۔

(۳) عن النواص بن سميان لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق۔ (مشکوٰۃ ص: ۳۲۱)۔

(۴) قال عامة مشايخنا إنها واجبة وذكر الكرخي أنها سنة ثم فسرها بالواجب... إلخ۔ (بدائع ج: ۱ ص: ۱۵۵)۔

(۵) الاتفاق على أن تركها مرة بلا عذر يوجب إثمًا... إلخ۔ (شامی ج: ۱ ص: ۵۵۲)۔

(۶) ایضاً حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۱۰۱۔

(۷) وأما بيان من تنعقد به الجماعة فأقل من تنعقد به الجماعة إثنان وهو أن يكون مع الإمام واحد۔ (بدائع ج: ۱ ص: ۱۵۶)۔

امام کے مسائل

اہل کے ہوتے ہوئے غیر اہل کو امام بنانا

سوال: ... زید و عمرو دونوں ایک مسجد میں رہتے ہیں، زید امام مقرر ہے جو عالم، حافظ، قاری ہے۔ لیکن خوشامد یا ڈر کی وجہ سے عمر کو نماز کے لئے کھڑا کر دیتا ہے، جو نہ حافظ ہے، نہ قاری اور نہ مولوی ہے، اور قرآن پاک بھی صحیح نہیں پڑھ سکتا، تو کیا زید کے ہوتے ہوئے عمر کی اقتدا میں سب کی نماز درست ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب: ... اس مسئلے میں دو باتیں قابل غور ہیں، اول یہ کہ زید جب امام مقرر ہے تو عمر کو امامت نہیں کرنی چاہئے، اگر زید کی اجازت کے بغیر امامت کرتا ہے تو پھر تو مکروہ تحریمی ہے، اور اگر زید کی اجازت سے پڑھاتا ہے پھر بھی خلاف اولیٰ ہے،^(۱) کیونکہ وہ زید سے کم تر ہے۔^(۲) دوسری بات یہ ہے کہ زید عالم، حافظ و قاری ہے، اس کے برعکس عمر قراءت صحیح نہیں پڑھتا، حافظ، عالم، قاری بھی نہیں ہے، ایسی صورت میں دو حالتیں ہیں کہ عمر کی قراءت مخارج حروف اور صفات ذاتیہ کی ادائیگی کے ساتھ ہے یا نہیں؟ نمبر ۱:- اگر مخارج حروف اور صفات ذاتیہ کو ادا نہیں کرتا تو نماز صحیح نہیں ہوگی،^(۳) اور نمبر ۲:- اگر مخارج و صفات ذاتیہ کو ادا کرتا ہے لیکن صفات محسنہ ممیزہ سے بے خبر ہے، تو ایسی صورت میں نماز ہو جائے گی، لیکن زید کے مقابلے میں اس کی امامت خلاف افضل اور مکروہ تنزیہی ہے۔ رہا یہ کہ قراءت صحیح پڑھتا ہے یا نہیں؟ اس کا فیصلہ مستند قراء کر سکتے ہیں، عامۃ الناس نہیں کر سکتے، اس لئے زید اگر اس مسئلے میں نرمی کرتا ہے تو عمر کی قراءت کسی دوسرے مستند قاری جس پر اعتماد ہونا کر فیصلہ لے لیں۔

جماعت میں عالم کی موجودگی کے باوجود متولی کی امامت

سوال: ... ہماری جامع مسجد میں عصر کی نماز امام صاحب کی غیر حاضری کے سبب غیر عالم متولی نے پڑھائی، جبکہ اس کے علم

(۱) دخل المسجد من هو أولى بالإمامة من إمام المحلة لإمام المحلة أولى كذا في القنية. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۸۳، الباب الخامس في الإمامة). أيضًا: ويكره للرجل أن يؤم الرجل في بيته إلا بإذنه لما روينا حديث أبي سعيد مولى بنی أسيد ولقول النبي صلى الله عليه وسلم لا يؤم الرجل الرجل في سلطانه ولا يجلس على تكومة أخيه إلا بإذنه ولأن في التقدم عليه ازدراء به بين عشائره وأقاربه وذا لا يليق بمكارم الأخلاق، ولو أذن له لا بأس به لأن الكراهة كانت لحقه... إلخ. (بدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۱۵۸، كتاب الصلاة، فصل في بيان من هو أحق بالإمامة).

(۲) الأولى بالإمامة أعلمهم بأحكام الصلاة. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۸۳، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الثاني).

(۳) ومنها القراءة بالألحان إن غير المعنى والآ لا. (الدر المختار ج: ۱ ص: ۶۳۰ طبع ایچ ایم سعید).

میں یہ بات تھی ایک عالم دین محلے کا باقاعدہ نمازی جماعت کی پہلی صف میں موجود ہے، کیا متوتی کے لئے یہ افضل نہ تھا کہ عالم دین سے امامت کو کہتے؟

جواب: ... جی ہاں! یہی افضل تھا۔^(۱)

فقہ حنفی کے مطابق امام میں کون سی خوبیاں ہونی چاہئیں؟

سوال: ... مسلک حنفی کے تحت امام صاحب میں بارہ خوبیاں ہونی چاہئیں، آپ ان سے آگاہ فرمائیں۔

جواب: ... امام متقی پرہیزگار ہونا چاہئے، حلال و حرام کو پہچانتا ہو، کبیرہ گناہوں سے پرہیز کرتا ہو، اور نماز کے ضروری مسائل اور صحیح تلاوت سے واقف ہو، واللہ اعلم!^(۲)

اعراب کی غلطی کرنے والے امام کی اقتدا میں نماز

سوال: ... اگر قراءت میں امام صاحب کوئی اعرابی غلطی کریں اور متواتر غلطی کرتے رہیں، کیا نماز صحیح ہو جائے گی یا نہیں؟
جواب: ... جس اعرابی غلطی سے قرآن کے معنی میں تبدیلی آجائے، اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اور اگر ایسی تبدیلی نہ آئے تو نماز درست ہو جائے گی۔^(۳)

صحیح قرآن پڑھنے والے نابینا کے ہوتے ہوئے غلط تلفظ والے کو امام نہ بنائیں

سوال: ... مسجد امام صاحب جو کسی وجہ سے یا کسی کام یا دوسرے دور علاقے کے ہیں، وہ دس یا پانچ دن کی چھٹی پر چلے جاتے ہیں، ان کی غیر موجودگی میں ہمارے پاس دو آدمی ہیں، ایک حافظ صاحب جو کہ آنکھوں سے نابینا ہے، وہ قرآن مجید کو صحیح طریقے سے پڑھتا اور مدرسے میں بچوں کو صحیح پڑھاتا ہے اور طہارت وضو بالکل صحیح کرتا اور رکھتا ہے، لیکن آنکھوں سے نابینا ہے۔ یہ حافظ صاحب مسجد پیش امام کی غیر موجودگی میں امامت کے فرائض انجام دے سکتا ہے یا نہیں؟

دوسرا شخص بھی نماز پڑھتا ہے، لیکن کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ صاحب قرآن کے تلفظ صحیح ادا نہیں کرتا۔ آپ سے یہ پوچھنا ہے

(۱) (والأحق بالإمامة تقديمًا الأعلیٰ بأحكام الصلاة) فقط صحة وفسادًا بشرط إجتناہ الفواحش الظاهرة (قوله تقديمًا) أى علی من حضر معه ... الخ۔ (فتاویٰ شامی ص: ۵۵۷، باب الإمامة)۔

(۲) والأحق بالإمامة تقديمًا بل نصبًا، الأعلیٰ بأحكام الصلاة فقط صحة وفسادًا بشرط إجتناہ الفواحش الظاهرة وحفظ قدر فرض ... ثم الأحسن تلاوة وتجويدًا للقراءة ثم الأروع أى الأكثر إبقاءً للشبهات، والتقوى إبقاءً المحرمات ... الخ (قوله تقديمًا) أى علی من حضر معه (قوله نصبًا) أى للإمام الراتب (قوله بشرط إجتناہ الخ) الأعلیٰ بالسنة أولى إلا أن يعطى عليه فى دينه ... الخ۔ (درمختار مع رد المختار ج: ۱ ص: ۵۵۷، باب الإمامة)۔

(۳) إذا لحسن فى الأعراب لحسنًا يغير المعنى بأن قرأ لا ترفعوا أصواتكم برفع التاء لا تفسد صلاته بالإجماع وغير المعنى تغيرًا فاحشًا بأن قرأ وعصى آدم ربه بصب الميم ورفع الرب وما أشبه ذلك مما لو تعد به لكفر إذا قرأ خطأ فسدت صلاته۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۸۱، الباب الرابع فى صفة الصلاة، الفصل الخامس فى زلة القارى)۔

کہ ان دونوں میں کس کو امامت کے فرائض انجام دینے چاہئیں؟

جواب:۔۔۔ اگر نابینا شخص صاف ستھرا ہو، قرآن کریم صحیح پڑھتا ہو، اور نماز کے ضروری مسائل سے واقف ہو، تو اسی کو امام بنانا چاہئے۔ جو شخص غلط پڑھتا ہے، اس کو امام نہ بنایا جائے۔^(۱)

جو پرہیزگار نہ امامت کرے، نہ اقتدا کرے وہ گناہگار ہے

سوال:۔۔۔ اگر کسی محلہ یا گاؤں میں مسجد کا پیش امام کسی وجہ سے نماز پڑھانے نہیں آسکا اور اس کی جگہ کوئی بزرگ نماز پڑھا دیں، اور پورے گاؤں میں ایک ہی آدمی ایسا ہو جو خود بھی متقی اور پرہیزگار ہو اور وہ نہ خود امامت کرنا چاہتا ہے اور نہ ہی وہ کسی کے پیچھے نماز پڑھتا ہے، تو شرعی نقطہ نگاہ سے وہ آدمی اسلام میں کیسا ہے؟

جواب:۔۔۔ وہ شخص گناہگار ہے۔^(۲)

پابندِ شرع لیکن قراءت میں غلطیاں کرنے والے کی امامت

سوال:۔۔۔ کیا ایسے امام کے پیچھے نماز صحیح ہے جو بالکل صحیح طور پر شریعت کا پابند ہو، مگر وہ نماز کے دوران قراءت کی غلطیاں کرتا ہو؟

جواب:۔۔۔ قراءت کی بعض غلطیاں ایسی ہیں کہ ان سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس لئے ایسے شخص کو امام بنانا جائز نہیں۔^(۳)

غلط قراءت کرنے والے امام کی اقتدا

سوال:۔۔۔ ہمارے گاؤں کی مسجد کے امام صاحب و خطیب جو گزشتہ بارہ سال سے امامت کے فرائض انجام دے رہے ہیں، جن کی دینی تعلیم کی یہ حالت ہے کہ نماز میں دورانِ قراءت ایسی غلطیاں کرتے ہیں جس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ مثلاً: دورانِ قراءت زیر کی جگہ زیر، اور زیر کی جگہ زیر، اور زیر کی جگہ پیش واؤ کا زائد استعمال یا حروف واؤ چھوڑ جانا، شد و مد کا خیال نہ کرنا، کھڑی زیر کی جگہ صرف زیر کا پڑھنا یا تاکید لام کی جگہ منفی لام پڑھنا، وغیرہ وغیرہ، گزشتہ پانچ سال کے دوران میں نے کئی مرتبہ امام صاحب کو ایسی غلطیوں کی نشاندہی کرائی، لیکن وہ باز نہ آئے، اور بدستور اللہ کے کلام کے ساتھ مذاق اڑاتے رہے ہیں، بالآخر میں نے مجبور ہو کر ان کے پیچھے نماز پڑھنا چھوڑ دی اور گاؤں کے سینکڑوں لوگ ان کی اقتدا میں نماز ادا کرتے ہیں، اور گاؤں کے چند بااثر افراد مولوی

(۱) وعند كراهة إمامة الأعمى في المحيط وغيره بان لا يكون أفضل القوم، فإن كان أفضلهم فهو أولى۔ (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۳۶۹) وهكذا في الفتاوى الشامية ج: ۱ ص: ۵۶۰، باب الإمامة۔

(۲) قال: الجماعة سنة مؤكدة لا يرخص لأحد التخلف عنها بغير عذر... إلخ۔ (فتاوى سراجية ص: ۱۵) أيضاً ليس في الخلّة إلّا واحداً يصلح للإمامة لا تلزمه ولا يائمه بتركها۔ كذا في القنية۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۸۴)۔

(۳) إذا أتى بالإدغام في موضع لم يدغمه أحد من الناس وبقيح العبارة ويخرجها عن معرفة الكلمة نحو أن يقرأ... فسدت صلواته وإن أتى بالإدغام في موضع لم يدغمه أحد إلّا أن المعنى لا يتغير به ويفهم ما يفهم مع الإظهار نحو إن يقرأ... لا تفسد صلواته۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۸۱، الباب الرابع، الفصل الخامس في زلة القاري)۔

صاحب کی حمایت کرتے ہیں، اور یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ ہم ان پڑھ لوگ ہیں، ہماری نماز ہو جاتی ہے، حالانکہ بندہ ناچیز اس سے قبل کئی مفتیانِ عظام سے فتاویٰ حاصل کر چکا ہے، لیکن وہ لوگ اپنی ضد اور ہٹ دھرمی پر ڈٹے ہوئے ہیں۔

جواب:۔۔۔ ایسے امام کے پیچھے نماز نہیں ہوتی، امام کو تبدیل کر دیا جائے اور کسی صحیح پڑھنے والے کو امام مقرر کیا جائے، ورنہ سب کی نمازیں غارت ہوتی رہیں گی۔

داڑھی منڈے صاحبِ علم کے ہوتے ہوئے کم علم باریش کی امامت

سوال:۔۔۔ پوری مسجد میں تمام لوگ جن میں صاحبِ علم بھی ہیں، سب داڑھی منڈے ہیں، علاوہ ایک آدمی کے، اب ایسی صورت میں اقامت اور امامت کس ترتیب سے ہو، جبکہ باریش شخص کم علم ہے؟

جواب:۔۔۔ اگر باریش آدمی نماز پڑھا سکتے ہیں اور نماز کے ضروری مسائل سے واقف ہیں، تو نماز انہی کو پڑھانی چاہئے، اقامت بھی وہ خود ہی کہہ لیا کریں، داڑھی منڈے اہل علم نہیں، اہل جہل ہیں! بقول سعدیؒ:

”علیٰ کہ راہ حق نہ نماید، جہالت است!“

بہ مجبوری بغیر داڑھی والے کے پیچھے نماز اکیلے پڑھنے سے بہتر ہے

سوال:۔۔۔ نماز کا اہتمام ایک بزرگ ٹیچر کی زیر نگرانی کیا جاتا ہے، جو کہ باریش ہیں، پورے اسکول میں ان کے علاوہ اور کوئی باریش ٹیچر موجود نہیں، یہی امامت فرماتے ہیں، لیکن جس دن وہ نہیں آتے کوئی دوسرا ٹیچر جس کی داڑھی نہیں ہوتی امامت فرماتا ہے، بغیر داڑھی والے امام کے پیچھے نماز پڑھنے کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

جواب:۔۔۔ مکروہ تحریمی ہے^(۱)، لیکن اگر پوری جماعت میں کوئی بھی باشرع آدمی نہیں، تو تنہا نماز پڑھنے کے بجائے ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا بہتر ہے۔^(۲)

چھوٹی چھوٹی داڑھی کے ساتھ امامت

سوال:۔۔۔ مسئلہ یہ ہے کہ جہاں میں کام کرتا ہوں وہاں بسا اوقات جب نماز کا وقت ہوتا ہے ہم پانچ چھ ساتھی ہوتے ہیں، کوئی بھی باشرع نہیں ہوتا، میری چھوٹی چھوٹی داڑھی ہے اور قراءت بھی ٹھیک ہے، نماز کے مسائل سے بھی واقف ہوں، ساتھی مجھے نماز پڑھانے کو کہتے ہیں تو جماعت کر لیتے ہیں، لیکن جب بھی ایک پوری داڑھی والا ہو تو میں اسے امامت پر مجبور کرتا ہوں، آپ یہ بتائیں

(۱) داڑھی منڈا دینا اتنی کثرتاً کہ ایک مٹھی سے کم رہ جائے حرام ہے، اور مرکب حرام قاسق ہے والفاسق من فعل کبیرۃ أو أصر علی صغیرۃ۔ (شامی ج: ۴ ص: ۵۳۱، طبع ایچ ایم سعید)۔ ویکروہ تقدیم العبد..... والفاسق لأنه لا یهتم لأمر دینہ۔ (ہدایۃ ج: ۱ ص: ۱۰۱)۔ وأيضاً فی الشامیۃ ج: ۱ ص: ۵۶۰ وأما الفاسق فقد عللوا کراهۃ تقدیمہ بانه لا یهتم لأمر دینہ، وبأن فی تقدیمہ للإمامۃ تعظیمہ وقد وجب علیہم اہانتہ شرعاً... إلخ۔ (فتاویٰ شامی ج: ۱ ص: ۵۶۰، باب الإمامۃ)۔

(۲) فإن أمکن الصلوۃ خلف غیرہم فهو أفضل وألا فالأقضاء أولی من الأفراد۔ (شامی ج: ۱ ص: ۵۵۹، باب الإمامۃ)۔

کہ ایسی صورت میں جبکہ مقتدیوں کی صف میں کوئی بھی پوری داڑھی والا نہ ہو، میں نماز پڑھا سکتا ہوں کہ نہیں؟
جواب:۔۔۔ آپ کو اگر نماز پڑھانے کا موقع ملتا ہے تو آپ کو پوری داڑھی رکھنی چاہئے، آپ کو صحیح امامت کا ثواب ملے گا، اور مردہ سنت کو زندہ کرنے کا ثواب بھی ہوگا، موجودہ صورت میں آپ کی امامت مکروہ ہے، گو تنہا پڑھنے کے بجائے اس طرح جماعت سے نماز پڑھنا بہتر ہے۔^(۱)

تراویح پڑھانے کے لئے داڑھی رکھنے والے حافظ کی امامت

سوال:۔۔۔ اس رمضان شریف میں جو کہ اب گزر چکا ہے، اس میں ایک حافظ جو کہ غالباً ملتان سے تعلق رکھتا ہے، اس کی داڑھی سنت کے مطابق نہ تھی، یعنی کے چھوٹی تھی، اس نے کترائی تھی اور مسجد کے مولانا صاحب نے اسے کہا کہ آپ کی داڑھی چھوٹی ہے، آپ نے کیوں نہیں بڑھائی؟ اس نے جواب میں کہا کہ: میں بیمار تھا اور اس وجہ سے میری داڑھی چھوٹی ہے۔ اور کچھ دنوں کے بعد اس نے داڑھی پھر کترادی، پھر مولانا اس سے ناراض ہو گئے کہ آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک کی توہین کی ہے، اور جماعتوں کی نماز آپ کے پیچھے نہیں ہوگی۔ البتہ جماعتی سارے حافظ صاحب کی تائید کر رہے تھے اور اگلے رمضان کو بھی دعوت دی ہے۔ آپ مہربانی فرما کر ہماری رہنمائی فرمائیں، کیا جماعتیں ہو گئی ہیں یعنی کہ تراویح نماز اس حافظ کے پیچھے ہو گئی جس کی داڑھی بالکل چھوٹی تھی؟ مولانا صاحب کے منع کرنے کے بعد بھی اس نے کتروائی، کیا حافظ گناہگار ہے یا نہیں؟ اور اس کے ساتھ جو جماعتی تائید کر رہے تھے، وہ بھی گناہگار ہیں؟ کیا اگلے سال وہ حافظ نماز تراویح پڑھا سکتا ہے؟

جواب:۔۔۔ جو حافظ داڑھی کتراتا ہو، اس کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ مولانا صاحب نے ٹھیک فرمایا اور لوگوں کا اس حافظ کو بلانا گناہ ہے، ان کو توبہ کرنی چاہئے، ایسے حافظ کے پیچھے نماز جائز نہیں۔^(۲)

اگر داڑھی منڈے کی امامت جائز نہیں تو امام کعبہ نے ضیاء الحق سے کعبہ میں امامت کیوں کروائی؟

سوال:۔۔۔ اس امام کے بارے میں کیا حکم ہے جو یہ کہے کہ اس شخص کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے جس کی داڑھی غیر شرعی ہو، اور اس کا جواز یہ پیش کرے کہ جب امام کعبہ نے ضیاء الحق صاحب سے کعبہ میں نماز پڑھوادی تھی جن کی داڑھی نہ تھی؟
جواب:۔۔۔ اس امام کا بتایا ہوا مسئلہ غلط ہے، جس شخص کی داڑھی غیر شرعی ہو، وہ فاسق ہے، اور فاسق کی اذان و امامت، حضرات فقہائے اُمت کی تصریح کے مطابق مکروہ تحریمی ہے۔^(۳)

(۱) ص: ۴۲۹ کا حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ کیجئے۔

(۲) وتجاوز امامة الاعرابی والاعمى والعبد وولد الزنا والفاسق كذا في الخلاصة، لا أنها نكروه۔ (عالمگیری ج ۱ ص: ۸۵، باب الإمامة)۔ ويكره تقديم العبد..... والفاسق لأنه لا يهتم لأمر دينه۔ (فتح القدیر ج: ۱ ص: ۲۴۷، هداية ج: ۱ ص: ۱۰۱)۔

(۳) ويكره اذان الفاسق۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۴)، ويكره تقديم العبد..... والفاسق لأنه لا يهتم لأمر دينه۔ (فتح القدیر ج: ۱ ص: ۲۴۷)، ايضاً سابقہ حوالہ جات۔

حتمی وظیفہ مقرر نہ ہونے والے امام کا طرز عمل

سوال: ... میں ایک گاؤں میں مسجد میں خادم ہوں، بچوں کو درس قرآن اور امامت کے فرائض بھی انجام دیتا ہوں، میرا کوئی حتمی وظیفہ مقرر نہیں ہے، وہاں کے صاحب وسعت حضرات میری ضرورت کے تحت امداد کرتے ہیں۔ ہر سال ساٹھ یوم کے لئے جماعت میں جاتا ہوں، جس کا خرچہ بھی ان حضرات سے لیتا ہوں، یعنی ان کو خرچے کے لئے کہتا ہوں، وہ لوگ دیتے ہیں خوشی سے۔ اس طرح گھر کا خرچہ بھی دیتے ہیں، بہر حال کوئی مقررہ وظیفہ نہیں ہے، کیا اس طرح کا عمل میرے لئے جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ... یہ طرز عمل آپ کے لئے جائز ہے، لیکن اس سے بہتر یہ ہے کہ آپ کسی سے کچھ نہ مانگا کریں، اللہ تعالیٰ کا کام، اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے، محض اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر کیا کریں۔ پھر اللہ تعالیٰ جو انتظام فرمادیں، اس کو قبول کر لیا کریں۔^(۱)

کیا امام کے لئے منبر پر زکوٰۃ و عطیات اپنے لئے لینے کا سوال کرنا جائز ہے؟

سوال: ... امام صاحب نے مسجد کمیٹی کی اجازت کے بغیر جمعہ کی نماز کے بعد اعلان کر دیا کہ وہ مسجد کے مقروض ہیں، اور وہ اور لوگوں کے بھی مقروض ہیں، اور اس وقت ان کے حالات قابل رحم ہیں، لہذا وہ درخواست کرتے ہیں کہ زکوٰۃ، عطیات اور فطرے سے ان کی مدد کی جائے، اور انہوں نے اپنے آدمی مسجد کے دروازوں پر بٹھادیئے۔ کیا امام صاحب کے لئے اس طرح کی اپیل کرنا جائز ہے؟

جواب: ... مسجد کے امام کا اس قسم کا اعلان کرنا، جو آپ نے ذکر کیا ہے، نہایت ذلت کی بات ہے، اللہ تعالیٰ کسی پر بُرا وقت نہ لائے۔ میرا عقیدہ تو یہ ہے کہ امام کا بھوکوں مر جانا، اس قسم کے ذلت آمیز سوال سے بہتر ہے۔ باقی اہل محلہ اور اہل مسجد کو امام کی ضروریات کا خود ہی خیال رکھنا چاہئے۔

گھروں میں جا کر فیس لے کر قرآن پڑھانے والے کی امامت

سوال: ... آج کل عموماً مساجد کے امام، لوگوں کے گھروں میں جا کر قرآن مجید پڑھاتے ہیں، اور بھاری فیسیں بھی لیتے ہیں، کیا ایسے امام کے پیچھے نماز جائز ہے؟

جواب: ... اس کے ناجائز ہونے کا شبہ کیوں ہوا...؟ واللہ اعلم!

ہاتھ پر پٹی بندھی ہو جس سے وضو پورا نہ ہو سکتا ہو تو نماز کا حکم

سوال: ... اگر امام کے ہاتھ پر پٹی بندھی ہو، جس کی وجہ سے وضو پورا نہ ہو سکتا ہو، تو اس صورت میں وہ امامت کرا سکتے ہیں؟ نیز امامت کرانے کی صورت میں مقتدیوں کی نماز میں کوئی فرق تو نہیں آئے گا؟

جواب: ... اگر کسی کے زخم پر پٹی بندھی ہو اور پٹی اتار کر اس جگہ کو دھونا زخم کو نقصان دیتا ہو، تو حکم ہے کہ وہ اس پٹی پر مسح

(۱) "وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ" (الطلاق: ۳)۔

کر لے اور ارد گرد کی جگہ کو دھولے، پٹی پر مسح کرنا غسل (دھونے) کے قائم مقام ہے۔ اس لئے ایسا شخص جس نے پٹی پر مسح کیا ہو، امام بن سکتا ہے، اس کی اقتدا کرنے والوں کی نماز صحیح ہے۔^(۱)

نماز میں ادھر ادھر دیکھنے والے کی امامت

سوال:.... ایک شخص جب نماز پڑھتا ہے تو قیام کی حالت میں بجائے سجدے کی جگہ نگاہ رکھنے کے ادھر ادھر دیکھتا ہے، اگر وہ جماعت کرواتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ جماعت میں بھی ادھر ادھر دیکھتا ہو، کیا ایسے شخص کی امامت میں نماز پڑھنا درست ہے؟
جواب:.... ادھر ادھر دیکھنا مکروہ ہے۔^(۲)

اسلام کے بارے میں تھوڑی سی معلومات رکھنے والے شخص کی امامت

سوال:.... کوئی ایسا شخص جو انگریزی تو بہت پڑھا لکھا ہے، مگر دین اسلام کے بارے میں اتنی معلومات نہیں رکھتا ہے، کیا وہ کبھی کبھی امامت کر سکتا ہے؟ کیا ایسی صورت میں اسے گناہ تو نہیں ملے گا؟
جواب:.... اگر شرع شریف کا پابند ہے، نماز کے ضروری مسائل جانتا ہے، اور قرآن مجید بقدر ضرورت جانتا ہو، تو امامت کر سکتا ہے۔^(۳)

پنج وقتہ نمازوں کی اجرت لینے والے کی اقتدا

سوال:.... میرے کزن کا مسئلہ یہ ہے کہ وہ پنج وقتہ نماز کی اجرت لینے والا ہے اور باجماعت نماز ادا کرتا ہے، لیکن آج کل سوائے چند ایک مولوی کے سب باقاعدہ اجرت لیتے ہیں، ان کے محلے کے امام بھی اجرت، تنخواہ کی صورت میں لیتے ہیں، اور تراویح کی اجرت پہلے سے طے کرتے ہیں، اسے ایک مسجد کا علم ہے جہاں کے امام کچھ نہیں مانگتے، ہاں اگر کوئی خوشی سے دے تو لے لیتے ہیں، لیکن وہ مسجد بہت دور دوسرے علاقے میں ہے، وہ سروس بھی کرتا ہے، اس لئے وہ وہاں جا کر نماز ادا نہیں کر سکتا، اب آپ بتائیں کہ اسے شریعت کی رو سے نماز تراویح کہاں پڑھنی چاہئے، اپنے محلے کی مسجد میں یا گھر میں؟
جواب:.... تراویح کی اجرت جائز نہیں، اس کے بجائے الم تر کیف کے ساتھ تراویح پڑھی جائے،^(۴) پنج گانہ نماز کی امامت

(۱) ويجوز المسح على الجبائر وإن شذها على غير وضوء... إلخ. (الجوهرية النيرة ص: ۲۸، مطبع مجتہانی دہلی)، ويجوز اقتداء الغاسل بما مسح الخف وبالماسح على الجبيرة. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۸۴، باب الإمامة، الفصل الثالث).
(۲) ويكره أن يلتفت بوجهه يميناً وشمالاً... إلخ. (حلبی كبير ص: ۳۵۱).
(۳) والأحق بالإمامة تقديمًا بل نصبًا الأعلام بأحكام الصلاة فقط صحةً وفسادًا بشرط اجتنابه الفواحش الظاهرة وحفظ قدر فرض..... ثم الأحسن ثلاثة وتجويزًا للقراءة... إلخ. (درمختار مع الشامی ج: ۱ ص: ۵۵۷، باب الإمامة).
(۴) قال العيني وشرح الهداية: ويمنع القارئ للدنيا، والآخذ والمعطى الثمان. (شامی ج: ۶ ص: ۵۶).

کی اجرت کو متاخرین نے جائز رکھا ہے، اس لئے جماعت ترک نہ کی جائے، اور اپنی مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کی جائے۔^(۱)

امام کی اجازت کے بغیر امامت کروانا

سوال: ... ایک شخص نے تیرہ سال امام کے فرائض سرانجام دیئے، اور بعد میں اس نے امامت سے استعفیٰ دے دیا اور محلہ والوں نے اور امام مقرر کیا، کچھ عرصے کے بعد اس نے بھی استعفیٰ دے دیا اور پھر محلہ والوں نے ایک امام مقرر کیا، اور اب پہلا امام جس نے تیرہ سال امامت کی وہ آکر موجودہ امام کی موجودگی میں بلا اجازت مصلے پر کھڑے ہو کر نماز پڑھا سکتا ہے یا نہیں؟
جواب: ... اب جبکہ وہ امام نہیں، تو امام کی اجازت کے بغیر اس کا نماز پڑھانا جائز نہیں۔^(۲)

کیا امام صرف عورتوں اور بچوں کی امامت کر سکتا ہے؟

سوال: ... کیا امام صرف عورتوں اور بچوں کی امامت کر سکتا ہے؟ امام کے علاوہ کوئی بالغ مرد نہیں۔
جواب: ... اگر بالغ مرد نہ ہوں تو بچوں اور عورتوں کے ساتھ بھی جماعت ہو سکتی ہے، امام کے پیچھے بچوں کی صف ہونی چاہئے، ان کے بعد عورتوں کی۔ اور اگر بچہ ایک ہو تو وہ امام کے دائیں جانب کھڑا ہو جائے اور عورت خواہ ایک ہو، وہ کچھلی صف میں کھڑی ہو۔^(۳)

کیا ایک امام دو مسجدوں میں امامت کر سکتا ہے؟

سوال: ... ہمارے ایک دیہات میں دو مسجدیں کچھ فاصلے پر موجود ہیں، اور دونوں مسجدوں میں کافی نمازی ہوتے ہیں، لیکن اس پوری بستی کے اندر امام بننے کے لائق صرف اور صرف ایک آدمی ہے، کیا ایک ہی نماز مختلف اوقات میں دونوں مسجدوں میں وہی ایک امام نماز پڑھا سکتا ہے؟ کوئی گنجائش شریعت میں موجود ہے یا نہیں؟
جواب: ... ایک شخص دو مرتبہ امامت نہیں کر سکتا، کیونکہ اس کی پہلی نماز فرض ہوگی اور دوسری نفل، فرض پڑھنے والوں کی اقتداء نفل والے کے پیچھے صحیح نہیں۔^(۴)

(۱) لأن ما أجازوه في محل الضرورة كالإمتناع لتعليم القرآن أو الفقه أو الأذان أو الإمامة خشية تعطيل لقلّة رغبة الناس في الخير. (شامی ج: ۶ ص: ۶۹۱، وأيضاً ج: ۶ ص: ۵۵، ۵۶، کتاب الإجازة).

(۲) وأما الإمام الرابع فهو أحق من غيره وإن كان غيره أفقه منه. (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۳۶۸)، صاحب البيت أولى بالإمامة من غيره. (فتاوى سراجية ص: ۱۶).

(۳) وأطلق في الواحد لشمّل البالغ والصبي واحتراز به عن المرأة فإنها لا تكون إلا خلفه فلو كان معه رجل وامرأة فإنه يقيم الرجل عن يمينه والمرأة خلفها... إلخ. (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۳۷۳). وإن كان معه رجل وامرأة أقام الرجل عن يمينه والمرأة خلفه... إلخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۸۸، الفصل الخامس، الباب الخامس في الإمامة).

(۴) ولا يصلي المفترض خلف المتنفل لأن الإلتداء بناء ووصف القرصية معدوم في حق الإمام فلا يتحقق البناء على المعدوم. (هداية ج: ۱ ص: ۱۲۷، باب الإمامة).

فرض اکیلے ادا کرنے والا کیا جماعت کے ثواب کے لئے امامت کر سکتا ہے؟

سوال:.... ایک آدمی جس نے فرض نماز پڑھ لی ہو، کیا وہ بعد میں آنے والے دوسرے آدمی کے ساتھ باجماعت نماز پڑھنے کی خاطر امامت کر سکتا ہے؟

جواب:.... جو شخص نماز فرض ادا کر چکا ہو، وہ اس نماز میں کسی دوسرے کا امام نہیں بن سکتا۔^(۱)

دوران نماز امام کا وضو ٹوٹ گیا تو اسے چاہئے کہ کسی کو خلیفہ بنا کر اشارے سے بقیہ نماز بتا دے

سوال:.... جماعت میں امام کا وضو جاتا رہا، اور امام کی جگہ دوسرا کوئی نہیں، آیا اب نمازی بقیہ نماز کس طرح ادا کریں گے؟ اور کیا یہ نماز مکمل ہوگی؟ دوسرے یہ کہ امام جاتے وقت اگلی صف میں کسی کو اپنی جگہ کھڑا کر گیا تو یہ دوسرا امام نماز شروع سے پڑھائے گا یا جہاں سے نماز چھوڑی تھی وہاں سے پڑھائے گا؟ اور سری نماز میں کیا پتا کہ سورۃ بھی پڑھ لی تھی یا نہیں؟ اور کیا امام کے چلے جانے سے جماعت کا ثواب ہوگا کہ نہیں؟ یا دوبارہ جماعت کرنا ہوگی؟ واضح اور مفصل جواب سے نوازیں۔

جواب:.... امام کو اپنی جگہ کسی کو خلیفہ بنانا چاہئے، اگر نہ بنائے تو مقتدیوں میں سے کسی کو آگے بڑھ کر خود خلیفہ بن جانا چاہئے، اگر امام خلیفہ بنائے بغیر مسجد سے نکل گیا، اور اس کی جگہ کوئی دوسرا نہیں آیا تو سب کی نماز فاسد ہوگئی۔^(۲)

اصل امام نے جہاں سے نماز چھوڑی، خلیفہ کو چاہئے کہ وہیں سے آگے شروع کر دے۔ اگر امام کے ذمہ قراءت باقی تھی تو خلیفہ کو اس کا اشارہ کر دے، مثلاً زبان کی طرف اشارہ کر دے، جس کے معنی یہ ہوں گے کہ قراءت باقی ہے، اور اگر قراءت کر چکا ہو تو گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اشارہ کر دے کہ رکوع باقی ہے۔^(۳)

اگر صرف ایک مرد اور ایک عورت مقتدی ہو تو عورت کہاں کھڑی ہو؟

سوال:.... تین افراد جن میں ایک عورت شامل ہے، باجماعت نماز ادا کرنا چاہتے ہیں، ایک مرد تو امام بنا دیا جائے تو پیچھے ایک مرد رہ جاتا ہے، اب عورت کو پیچھے والے مقتدی کی کس جانب اور کتنے فاصلے سے اور کس طرح کھڑا ہونا ہوگا کہ تینوں باجماعت نماز ادا کر سکیں؟

جواب:.... جو مرد مقتدی ہے، وہ امام کی داہنی جانب (ذرا سا پیچھے ہٹ کر) برابر کھڑا ہو جائے، عورت کچھلی صف میں اکیلی کھڑی ہو۔^(۴)

(۱) لأن الفرض لا يتكرر۔ (شامی ج: ۲ ص: ۶۳)، ولا يصلي المفترض خلف المتنفل، لأن الإقتداء ببناء ووصف الفرضية معدوم في حق الإمام فلا يتحقق البناء على المعدوم۔ (هدایة ج: ۱ ص: ۱۲۷، باب الإمامة)۔

(۲) وله أن يستخلف ما لم يجاوز الصفوف في الصحراء وفي المسجد ما لم يخرج عنه۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۹۵)۔

(۳) ولو تقدم يبتدئ من حيث انتهى إليه الإمام ولو ترك ركوعاً يشير بوضع يده على ركبتيه أو سجوداً يشير بوضعها على جبهته أو قراءة يشير بوضعها على فمه۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۹۶)۔

(۴) فلو كان معه رجل وامرأة فإنه يقيم الرجل عن يمينه والمرأة خلفها۔ (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۳۷۳)۔

امام کا محراب میں کھڑا ہونا مکروہ ہے

سوال: ... آج کل تقریباً سبھی مسجدوں میں امام صاحب کے مصلے کے لئے محراب بنائے جاتے ہیں، امام صاحب کا مصلیٰ محراب میں کہاں ہونا چاہئے؟

جواب: ... مسجد کی محراب تو قبلہ کی شناخت کے لئے ہوتی ہے، امام کا مصلیٰ محراب سے ذرا باہر ہونا چاہئے تاکہ امام جب کھڑا ہو تو اس کے پاؤں محراب سے باہر ہوں، امام کا محراب کے اندر کھڑا ہونا مکروہ ہے۔^(۱)

امام اوپر والی منزل سے بھی امامت کر سکتا ہے

سوال: ... اگر مسجد میں ایک سے زائد منزل ہوں تو کیا امام اوپر والی منزل سے امامت کر سکتے ہیں یا پچھلی منزل میں امامت کرنا ہی ضروری ہے؟

جواب: ... اوپر کی منزل میں بھی امامت کر سکتے ہیں، لیکن بہتر، مناسب اور متواتر یہ ہے کہ امام پچھلی منزل میں رہے۔^(۲)

ایئر کنڈیشنڈ مسجد اور امام کی اقتدا

سوال: ... اگر مسجد میں ایئر کنڈیشنڈ نصب کر دیا جائے اور مسجد کی صورت حال کچھ اس طرح ہے کہ جب مسجد بھر جاتی ہے تو لوگ برآمدے میں نماز ادا کرتے ہیں، اور ایئر کنڈیشنڈ کے لئے ضروری ہے کہ مسجد کے دروازے بند رکھے جائیں، نیز اگر یہ صورت حال ہو کہ مسجد کے دروازے شیشے کے رکھے جائیں جس سے اندر کے نمازی دکھائی دیں تو کیسا رہے گا؟

جواب: ... اگر دروازے بند ہوں لیکن باہر والوں کو امام کے انتقالات کا علم ہوتا رہے تو اقتدا درست ہے، اسی طرح اگر دروازے شیشے کے لگا دیئے جائیں تو بھی اقتدا درست ہے، جب امام کی تکبیرات کی آواز مقتدیوں تک پہنچ سکے۔^(۳)

آذان اور تکبیر کہنے والے کی امامت درست ہے

سوال: ... جو شخص آذان و تکبیر کہے اگر وہی جماعت کو ادا کرے تو آیا نماز درست ہے کہ نہیں؟

(۱) (وقیام الإمام فی المحراب لا سجودہ فیہ) وقدماء خارجہ، لأن العبرة للقلم (مطلقاً) قلت أي لأن المحراب إنما بنى علامة لخل قيام الإمام ليكون قيامه وسط الصف كما هو السنة لأن يقوم في داخله فهو لأن كان من بقاع المسجد لكن أشبه مكاناً آخر فأورد الكراهة. (فتاویٰ شامی ج: ۱ ص: ۶۳۵، ۶۳۶، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مطلب إذا تردد الحکم بین سنة وبدعة).

(۲) وکرہ وانفراد الإمام علی الدکان للنهی وقدر الارتفاع بلراع ولا یأس بما دونه، وقیل ما یقع به الإمتیاز وهو الأوجه ذکره الکمال وغیره (قوله للنهی) وهو ما أخرجه الحکم أنه صلی الله علیه وسلم نهی أن يقوم الإمام فوق وبقی الناس خلفه وعللوه بأنه تشبه بأهل الکتاب... الخ. (فتاویٰ شامی ج: ۱ ص: ۶۳۶، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا).

(۳) وإن كان الباب مسدوداً والکوة صغيرة لا يمكن النفوذ منها أو مشبكة فإن كان لا يشتبه علیه حال الإمام برؤية أو سماع لا يمنع علی ما اختاره شمس الأنمة الحلواني قال فی الضبط وهو الصحيح وكذا اختاره قاضیخان وغیره. (حلی کبیر ص: ۵۲۴).

جواب:....دُست ہے! (۱)

پندرہ سالہ لڑکے کی امامت

سوال:....میری عمر ساڑھے پندرہ سال ہے، (میری قراءت، مشق، تجوید اچھی ہے)، امام صاحب کی غیر موجودگی میں ایک صاحب قراءت بالکل غلط کرتے ہوئے نماز پڑھاتے ہیں، میں اس وجہ سے نماز نہیں پڑھاتا کہ آیا میرے پیچھے جائز ہے یا نہیں؟
جواب:....یہاں دو مسئلے ہیں:

۱:....پندرہ سال کا لڑکا شرعاً بالغ ہے، اور اس کی امامت صحیح ہے، خواہ اس کی داڑھی نہ آئی ہو۔ (۲)

۲:....ایک ایسے شخص کی موجودگی میں، جو قراءت صحیح کر سکتا ہے، کوئی ایسا شخص نماز پڑھائے جو بالکل غلط قراءت کرتا ہے تو پوری جماعت میں کسی کی نماز بھی نہیں ہوگی۔ (۳)

اس لئے آپ کو نماز پڑھانی چاہئے، اور آپ کی موجودگی میں غلط پڑھنے والا امام بنے گا تو سب کی نماز غارت ہوگی۔

بالغ آدمی کی اگر داڑھی نہ نکلی ہو تو بھی اس کی امامت صحیح ہے

سوال:....امامت کے لئے ایک مشق داڑھی ضروری ہے، لیکن جس شخص کی قدرتی داڑھی نہ ہو، اس کی امامت کیسی ہے؟ یا اگر بالغ ہے لیکن داڑھی ابھی تک نہیں آئی، اس کی کیا صورت ہے؟
جواب:....اگر عمر کے لحاظ سے بالغ ہے اور ابھی داڑھی نہیں نکلی، اس کی امامت صحیح ہے، اسی طرح جس شخص کی قدرتی داڑھی نہ ہو، اس کی امامت بھی صحیح ہے۔ (۴)

بالغ لڑکا جس کی ابھی داڑھی نہ آئی ہو، اُسے امام بنانا کیسا ہے؟

سوال:....آپ کی کتاب "آپ کے مسائل اور ان کا حل" میں درج ہے کہ ایسا لڑکا جو پندرہ سال کی عمر کو پہنچ چکا ہو اور بالغ ہو چکا ہو، لیکن ابھی تک اس کی داڑھی ظاہر نہ ہوئی ہو، امام کے فرائض انجام دے سکتا ہے۔ میں نے یہاں کے ایک عالم سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا: ایسے وقت جبکہ کوئی دوسرا آدمی نماز پڑھانے والا نہ ہو، تب ایسا لڑکا نماز پڑھا سکتا ہے، لیکن مستقل امامت مکروہ ہے، آپ صحیح مسئلے کی طرف رہنمائی فرمائیں۔

جواب:....آپ کے مولوی صاحب نے مسئلہ صحیح بتایا ہے، پندرہ سال کی عمر ہو جانے کے بعد لڑکا بالغ شمار کیا جائے گا، اور

(۱) وجاء أنس بن مالك إلى مسجد قد صلى فيه فأذن وأقام وصلى جماعة. (صحيح البخاري ج: ۱ ص ۸۹۰ باب فضل صلاة الجماعة).

(۲) (فإن لم يوجد لهما شيء) (فحتى يتم لكل منهما خمس عشرة سنة به يفتى). (درمختار مع الشامي ج: ۶ ص ۱۵۳).

(۳) إذا تم أمتي أمتي وقارنا فصلاة الجميع فاسدة عند أبي حنيفة... إلخ. (عالمگیری ج: ۱ ص ۸۵)، أيضا إمامة الأمتي يقوم أي جائزة ولو كان خلفه قاري فصلاة الكل فاسدة. (فتاوى سراجية ص: ۱۵).

(۴) (ايضا حاشية نمبر ۲۰) فالذكر البالغ تصح إمامته للكل... إلخ. (درمختار مع الشامي ج: ۱ ص ۵۷۷).

اس کا امامت کرنا صحیح ہے، لیکن اگر دوسرے آدمی جماعت کرانے والے موجود ہوں تو ان کو امام بنانا چاہئے۔

بریلوی امام کے پیچھے نماز پڑھنا

سوال: ہم پٹھان لوگ ہیں، ایک بات دین اور شریعت سے متعلق ذہن میں بیٹھ جائے، پھر اس پر عمل ہر صورت میں کرنے کی کوشش کرتے ہیں، مسئلہ یہ ہے کہ کیا بریلوی امام کے پیچھے جماعت سے نماز پڑھنا جائز ہے؟ اور اگر نماز پڑھی جائے تو کیا وہ نماز ہو جائے گی؟ علاوہ ازیں کیا بریلویوں کی مسجد میں تنہا نماز پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے؟ یعنی جماعت ہو چکنے کے بعد جا کر تنہا نماز پڑھی جائے تو؟

جواب: اہل بدعت کے پیچھے نماز مکروہ ہے، اور اگر عالی نہ ہو تو تنہا پڑھنے سے بہتر ہے، اور اس سے بہتر یہ ہے کہ جماعت کی فضیلت حاصل کرنے کے لئے... جبکہ صحیح العقیدہ امام میسر نہ ہو... اس کے ساتھ نماز پڑھ لی جائے، اور اس کو لوٹا لیا جائے۔ البتہ اگر بدعت میں غلو کرنے والا ہو تو اس کے پیچھے نماز جائز نہیں، اکیلا پڑھے، ان کی مسجد میں نماز پڑھنا جائز ہے۔^(۱)

بریلویوں کی مساجد میں ان کے ائمہ کے پیچھے نماز ادا کرنا

سوال: ہم جب تبلیغ میں جاتے ہیں تو بعض اوقات بریلویوں کی مساجد میں تشکیل ہو جاتی ہے، امام کا عقیدہ ہمیں معلوم نہیں ہوتا، ایسی صورت میں کیا کیا جائے؟

جواب: اگر امام کا عقیدہ معلوم نہ ہو، یا امام کے عقیدے کے بارے میں اشتباہ ہو تو اپنی نماز دہرائینی چاہئے۔ واللہ اعلم!^(۲)

قائلین عدم سماع موتی کی اقتدا میں نماز ادا کرنا

سوال: قائلین عدم سماع موتی علمائے کرام و قراء احضرات کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یا کہ نہیں؟

جواب: سماع موتی مختلف فیہ ہے، اس لئے اس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا، اگرچہ میرا اور میرے اکابر کا عقیدہ یہ ہے کہ سماع موتی فی الجملہ برحق ہے، والسلام۔

غیر مقلد کے پیچھے نماز پڑھنا

سوال: مقلد کی غیر مقلد کے پیچھے اقتدا ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو کیا پھر رفع یدین بھی کرنا ہوگا یا نہیں؟

(۱) ان کان ہوی لا یکفر بہ صاحبہ تجوز الصلاة خلفہ مع الکراہة والآ فلا۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۸۳)۔
(۲) ویکرہ تقدیم المبدع ایضاً..... وانما یجوز الاقتداء بہ مع الکراہة اذا لم یکن ما یعتقدہ یزیدی الی الکفر عند اہل السنۃ، أما لو کان مؤدیا الی الکفر فلا یجوز أصلاً۔ (حلی کبیر ص: ۵۱۴)، وکذا کل صلاة ادیت مع کراہة التحريم تجب إعادتها۔ وفي الشامی: بل قال فی فتح القدیر والحق التفصیل بین کون تلک الکراہة کراہة تحريم فتجب الإعادة أو تنزیہ فتسحب... إلخ۔ (شامی ج: ۱ ص: ۴۵۷)۔

جواب:۔۔۔ غیر مقلد اگر خوش عقیدہ ہو، یعنی ائمہ سلف کو بُرا بھلا نہ کہتا ہو اور مسائل میں مقتدیوں کے مذہب کی رعایت کرتا ہو، تو نماز اس کے پیچھے جائز ہے، رفع یدین میں مقلد اپنے امام کے مسلک کے مطابق عمل کرے۔^(۱)

شیعہ امام کی اقتدا میں نماز

سوال:۔۔۔ اگر شیعہ امام ہو اور پیچھے مقتدی سنی ہوں، تو کیا سنی کی نماز ہو جائے گی؟

جواب:۔۔۔ شیعہ امامیہ کے عقائد کفریہ ہیں، اس لئے شیعہ امام کی اقتدا میں نماز جائز نہیں۔^(۲)

گناہوں سے توبہ کرنے والے کی امامت

سوال:۔۔۔ عبد اللہ ماضی میں کبیرہ گناہوں کا مرتکب رہا، اب توبہ کر کے نمازی بن گیا ہے، نماز کے مسائل بھی سیکھے ہیں، تبلیغی جماعت میں وقت بھی لگایا ہے، لوگ اس کے ماضی کو نہیں جانتے، اس کو نیک سمجھتے ہیں، اگر لوگ فرض نماز کی امامت کے لئے اس کو کہیں تو کیا وہ امامت کرادیا کرے یا نہیں؟

جواب:۔۔۔ توبہ کے بعد امامت کر سکتا ہے، کیونکہ توبہ کی صورت میں پچھلے تمام گناہ ایسے معاف ہو جاتے ہیں جیسے کئے ہی نہیں گئے تھے۔^(۳)

میت کو غسل دینے والے کی اقتدا

سوال:۔۔۔ غاسل المیت کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے جو کہ احکامات شریعت کو بھی نظر انداز کر دیتا ہے؟

جواب:۔۔۔ میت کو غسل دینا تو عبادت ہے،^(۴) اگر اور کوئی وجہ نہ ہو تو اس کے پیچھے نماز بلاشبہ جائز ہے۔

نا بینا عالم کی اقتدا میں نماز صحیح ہے

سوال:۔۔۔ آنکھوں سے معذور (اندھے) امام کے پیچھے نماز نہیں ہوتی، حالانکہ ہمارے امام صاحب ایک بڑے عالم ہیں،

لیکن آنکھوں سے معذور ہیں، تو کیا میں ان کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہوں، اور اگر نہیں تو کیا صرف جمعہ کی نماز پڑھ سکتا ہوں؟

(۱) إقتداء الحنفی بالشافعی یجوز إذا لم یکن متعصباً ویحتاط فی مواضع الخلاف یعنی لا یصلی الوتر رکعة ... إلخ۔ (فتاویٰ سراجیہ ص: ۱۵، وأيضاً هندیة ج: ۱ ص: ۸۴)۔

(۲) الصلوة خلف الرافضی العالی وهو الذی ینکر خلافة أبی بکر رضی اللہ عنہ لا تجوز ... إلخ۔ (فتاویٰ سراجیہ ص: ۱۵، وأيضاً عالمگیری ج: ۱ ص: ۸۴)۔

(۳) عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: التائب من الذنب کمن لا ذنب له۔ رواہ ابن ماجہ۔ (مشکوٰۃ ص: ۲۰۶، باب الاستغفار والتوبة)۔

(۴) عن الحسن بن عتی عن أبی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا: یا بنی آدم! هذه سنتکم فی موتاکم فکذاکم فافعلوا۔ (المستدرک حاکم ج: ۱ ص: ۳۳۵، کتاب الجنائز، طبع دار الفکر)۔ أیضاً: وهو واجب علی الأحياء بالإجماع۔ (العناية علی فتح القدير ج: ۱ ص: ۴۴۷، باب الجنائز، طبع دار صادر، بيروت)۔

جواب: ... نابینا امام کے پیچھے نماز اس صورت میں مکروہ ہے جبکہ وہ پاکی پلیدی میں احتیاط نہ کر سکتا ہو، ورنہ بلا کراہت صحیح ہے، جمعہ کا اور پنج گانہ نمازوں کا ایک ہی حکم ہے۔^(۱)

نابینا دوسرے سے زیادہ علم رکھتا ہو تو امامت درست ہے
سوال: ... کیا نابینا امامت کر سکتا ہے؟

جواب: ... پاک صاف ہو اور دوسروں سے زیادہ علم رکھتا ہو تو اس کی امامت صحیح ہے، ورنہ مکروہ ہے۔^(۲)

مقتدی ناراض ہوں تو نابینا شخص کی امامت مکروہ ہے

سوال: ... نابینا کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے جبکہ اس کو اپنی پاکی حاصل کرنے میں تکلیف ہوتی ہے، اور وہ دوسروں کا محتاج ہوتا ہے، اور اس نابینا کے ہوتے ہوئے دوسرے نماز پڑھانے کے لئے موجود ہوتے ہیں، اور مقتدی حضرات اس نابینا سے کچھ ناراض ہیں، جس کی وجہ سے وہ مسجد میں نماز پڑھنا گوارا نہیں کرتے۔

جواب: ... نابینا شخص اگر صاف ستھرا ہو اور دوسروں سے زیادہ عالم ہو، تو اس کی امامت بلا کراہت صحیح ہے، ورنہ مکروہ ہے۔^(۳) جب اس نابینا سے مقتدی ناخوش ہیں تو اس کو امام بنانا مکروہ ہے۔^(۴)

انگلیوں سے محروم شخص کی امامت

سوال: ... ہمارے علاقے میں ایک صاحب ہیں، جن کی ۱۹۷۱ء کی جنگ کے دوران بائیں ہاتھ کی دو انگلیاں شہید ہو گئی ہیں، ان کے پاس ظاہری و باطنی دونوں علم موجود ہے، آیا پوچھنا یہ ہے کہ ان کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: ... اگر ان صاحب کے اندر امامت کی دوسری شرائط پائی جاتی ہیں، یعنی بقدر ضرورت مسائل سے واقف ہے، صورت و سیرت کے لحاظ سے سنت نبوی کا پابند ہے، فسق و فجور سے پرہیز کرتا ہے، متقی اور پرہیزگار ہے، واڑھی شریعت کے مطابق ہے، تو دو انگلیوں کا شہید ہو جانا امامت سے مانع نہیں۔^(۵)

(۱) (بع ذلك صاحب البحر حيث قال) وقيد كراهة إمامة الأعني في المحيط وغيره بأن لا يكون أفضل القوم فإن كان أفضلهم فهو أولى... إلخ. (شامی ج: ۱ ص: ۵۶۰، البحر الرائق ج: ۱ ص: ۳۶۹).

(۲) وقيد كراهة إمامة الأعني في المحيط وغيره بأن لا يكون أفضل القوم، فإن كان أفضلهم فهو أولى. (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۳۶۹، كتاب الصلاة، باب الإمامة، طبع دار المعرفة، بيروت).

(۳) وقيد كراهة إمامة الأعني في المحيط وغيره بأن لا يكون أفضل القوم، فإن كان أفضلهم فهو أولى. (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۳۶۹، كتاب الصلاة، باب الإمامة، طبع دار المعرفة، بيروت).

(۴) ولو أم قومًا وهم له كارهون إن الكراهة لفساد فيه أو لأنهم أحق بالإمامة منه كره له ذلك تحريمًا لحديث أبي داود لا يقبل الله صلوة من تقدم قومًا وهم له كارهون، وإن هو أحق لا، والكراهة عليهم. (الدر المختار مع الرد ج: ۱ ص: ۵۵۹).

(۵) وأولى الناس بالإمامة أعلمهم بالسنة أي بما يصلح الصلاة ويفسدها والمراد بالسنة هنا الشريعة فإن تساوا فاقروهم لكتاب الله تعالى... إلخ. (الجوهرة النيرة ج: ۱ ص: ۵۸).

معذور شخص کو امام بنانا، نیز غیر مستند کو امام بنانا

سوال: ... انگلینڈ میں ایک رجحان زیادہ ہو گیا ہے کہ مستند امام نہیں ہوتا، بس شرط پوری کرنے کے لئے کسی نہ کسی کو آگے پیش امام بنادیا جاتا ہے، یا انتظامیہ مساجد اپنی سہولت اور بچت کے لئے نا اہل لوگوں کو امام مقرر کر دیتی ہے، جبکہ حدیث شریف ہے امام مسلمانوں کے سفیر ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے نزدیک۔ لہذا ہر محاذ سے اسلامی تعلیم یافتہ مستند امام ہونا ضروری ہے، اس پس منظر میں سوال کا شرعاً جواب اپنے کالم میں دیجئے، تاکہ سب کا بھلا ہو۔

کیا معذور یعنی ایک کان یا ایک آنکھ یا ایک ہاتھ یا ایک ٹانگ یا جسم کا کوئی بھی عضو نہ ہو، یا اسلامی تعلیمات اعلیٰ تعلیم نہ ہو، بس اردو لکھ اور پڑھ لینے والا، یا قرآن غلط پڑھنے والا مسلمانوں کا امام مقرر ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو مقرر کرنے والوں کے لئے شرعاً کیا سزا ہے؟

جواب: ... آنکھ، کان، ہاتھ اور ٹانگ سے معذور آدمی میں امامت کی شرائط موجود ہوں تو اس کو امام بنایا جاسکتا ہے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ امام ہر اعتبار سے کامل ہو۔^(۱) اسی طرح اگر کوئی شخص عالم اور قاری نہیں ہے تو عالم اور قاری کی موجودگی میں اس کو امام نہ بنایا جائے۔^(۲) لیکن اگر کوئی عالم اور قاری نہ ملے تو ایسے شخص کو امام بنایا جاسکتا ہے جو اگرچہ ماہر قاری نہ ہو، مگر اس کے حروف اور تلفظ کی ادائیگی درست ہو۔ مسجد کمیٹی کو امامت کی شرائط کا لحاظ رکھتے ہوئے امام کا تقرر کرنا چاہئے، اور نمازی حضرات کو چاہئے کہ اپنی نماز پڑھیں، خواہ مخواہ نہ اُجھیں، ان کی نماز بہر حال ہو جائے گی، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نیک و فاجر کے پیچھے نماز پڑھو، بشرطیکہ امام بد عقیدہ نہ ہو۔^(۳) لیکن اگر اچھے عالم اور قاری کا انتظام ہو سکتا ہے تو کمیٹی کو بھی اپنی من پسند کے جاہل اور غیر قاری امام پر اصرار نہیں کرنا چاہئے۔

لنگڑے لوے کی امامت

سوال: ... کیا لنگڑے لوے آدمی کو امامت کرنی چاہئے، جبکہ غیر معذور افراد موجود ہوں؟

جواب: ... اگر آدے ارکان میں خلل واقع نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔^(۴)

معذور امام کی اقتدا کرنا

سوال: ... اگر کوئی امام صاحب عمر کے تقاضے کی وجہ سے بوجہ مجبوری (معذوری) دو سجدوں کے درمیان جلسہ میں سیدھا

(۱) ثم الأحسن خلقاً بالضم ألفة بالناس ثم الأحسن وجهها... الخ۔ وفي الشرح: قال في البدائع لا حاجة إلى التكلف بل يبقی علی ظاہرہ لأنه صباحة الوجه سبب لكثرة الجماعة كما في البحر۔ (شامی ج: ۱ ص: ۵۵۷)۔

(۲) الأولى بالإمامة أعلمهم بأحكام الصلاة۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۸۳)۔

(۳) قال صلى الله عليه وسلم: صلوا خلف كل بر وفاجر۔ رواه مكحول عن أبي هريرة رضي الله عنه وأخرجه الدارقطني۔ (شرح عقيدة الطحاوية ص: ۴۲۱)۔

(۴) وكذلك أعرج يقدم بعض قدمه فالإقتداء بغيره أولى، تاريخ خانية۔ (رد المختار ج: ۱ ص: ۵۶۲ مطلب في إمامة الأمرد)۔

نہیں بیٹھ سکتے جس میں ترک واجب لازم آتا ہو، نیز قعدہ میں اسی عذر کی بنا پر اپنے دونوں پیروں کو بچھا کر بیٹھ جاتے ہوں تو ان کے پیچھے اقتدا کی شرعا کیا حیثیت ہے؟ کیا دوسرے قائل عالم اور قاری کے ہوتے ہوئے ان کی اقتدا صحیح ہوگی؟ جبکہ مذکورہ امام صاحب عرصہ ۲۵، ۳۰ سال سے کسی مسجد میں امام ہوں، مقتدیوں کی بڑی تعداد امام صاحب کے پرانے ہونے کی وجہ سے ان کے پیچھے نماز ادا کرنے میں کوئی اعتراض نہیں کرتی، ماسوائے چند اہل علم حضرات کے، کیا اس صورت حال کی ذمہ داری مسجد کی انتظامیہ پر بھی عائد ہوتی ہے؟

جواب:.... جبکہ وہ دو مسجدوں کے درمیان بیٹھ نہیں سکتے، ان کے بجائے کسی اور کو امام مقرر کرنا ضروری ہے، ورنہ سب کی نمازیں غارت ہوں گی، امام صاحب اگر پرانے ہیں تو اہل محلہ کو چاہئے کہ ان کی خدمت و اعانت کرتے رہیں۔

مسافر امام کی اقتدا

سوال:.... نماز قصر کس طرح پڑھی جاتی ہے؟ چند دن پہلے ایک صاحب ہمارے پاس ایک رات کے لئے آئے، عشاء کی نماز میں ہم نے انہیں امام بتایا کہ آپ ہمارے امام بنیں، سو انہوں نے نماز پڑھانے سے پہلے مطلع کیا کہ چونکہ میں مسافر ہوں، اس لئے دو رکعات فرض پڑھوں گا اور آپ کو بھی پڑھاؤں گا، باقی کی دو رکعات بجائے آپ سلام پھیرنے کے مزید آگے بذات خود پڑھیں، اس کے بعد امام صاحب نے باقی سنتیں، وتر، نفل پورے پڑھے، جاننا یہ چاہتا ہوں کہ کیا یہ طریقہ صحیح ہے؟

جواب:.... امام اگر مسافر ہو تو وہ نماز قصر پڑھے گا، اور اس کے پیچھے جو لوگ مقیم ہیں وہ اپنی باقی دو رکعتیں پوری کر لیں گے، ان صاحب نے صحیح مسئلہ بتایا۔ اور اگر امام مقیم ہو اور مقتدی مسافر ہو تو وہ امام کے ساتھ پوری نماز پڑھے گا، لیکن چار رکعت قضا والی نماز میں مسافر کا مقیم کی اقتدا کرنا صحیح نہیں۔^(۱)

غیر شادی شدہ امام کی اقتدا

سوال:.... غیر شادی شدہ کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو وہ کس صورت میں؟ اور اگر نہیں تو کس صورت میں؟ کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ غیر شادی شدہ کے پیچھے نماز بالکل نہیں ہوتی، اور ایسے کو امام مقرر کرنا درست نہیں۔

جواب:.... غیر شادی شدہ اگر نیک پارہ ہو تو نماز اس کے پیچھے صحیح ہے، اور اس کو امام مقرر کرنا بھی صحیح ہے۔^(۲)

(۱) وبناءً..... الكامل على الناقص لا يجوز، لأن الضعيف لا يصلح أساساً للقوى... إلخ. (الاختیار لتعلیل المختار ج ۱ ص ۶۰)۔

(۲) وإن اقتدى المسافر بالمقيم في الوقت أتم أربعاً لأنه يتغير فرضه إلى أربع للتبعية..... وإن دخل معه في فائنة لم تجزه لأنه لا يتغير بعد الوقت لانقضاء السبب..... وإن صلى المسافر بالمقيم ركعتين سلم وأتم المقيمون صلاتهم... إلخ. (هداية ج ۱ ص ۱۶۶، ۱۶۷، باب صلاة المسافرين)۔

(۳) فإن تساوا فأورعهم لقوله عليه السلام: من صلى خلف عالم تقى فكانما صلى خلف نبي ولو فأورعهم الورع اجتناب الشبهات والتقوى اجتناب المحرمات..... وروى الحاكم عنه صلى الله عليه وسلم أن تركم أن تقبل صلاتكم فليؤمكم خياركم. (فتح القدیر ج ۱ ص ۲۴۶، باب الإمامة)۔

حجام کی امامت کہاں تک درست ہے؟

سوال: ... ایک آدمی حجام کا کاروبار کرتا ہے، وہ آدمی نماز کی نیت کرتا ہے، مسجد میں جاتا ہے، اتفاق سے پیش امام نہیں آتا اور مقتدیوں کے کہنے سے وہ نماز پڑھاتا ہے، کیا اس کے پیچھے نماز جائز ہے؟

جواب: ... اگر وہ شرع کا پابند ہے، قرآن کریم پڑھنا جانتا ہے اور نماز کے مسائل سے واقف ہے، تو اس کی امامت صحیح ہے۔ کسی حلال پیشے کو ذلیل سمجھنا جاہلی تکبر ہے، اسلام اس کی تعلیم نہیں دیتا۔ البتہ اگر وہ لوگوں کی داڑھیاں موٹھتا ہے یا خلاف شرع بال بناتا ہے تو وہ فاسق ہے، اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔^(۱)

سجدے میں پاؤں کی انگلیاں نہ موڑنے والے کی اقتدا میں نماز

سوال: ... ہماری مسجد کے امام صاحب کی سجدے میں پاؤں کی ایک انگلی بھی نہیں مڑتی، جس سے شریعت کے مطابق سجدہ نہ ہوا، اور سجدہ نہ ہونے سے نماز نہ ہوئی، میں نے اس بارے میں امام صاحب کو متوجہ کیا مگر اس پر عمل نہ ہوا، مسجد کے چیئرمین کو لکھا، مگر انہوں نے بھی اس کا کوئی حل نہ لکھا، اب آپ بتائیں کہ اس امام کے پیچھے نماز پڑھیں یا نہیں؟ جہاں میں کام کرتا ہوں وہاں سے اتنی دیر کی چھٹی نہیں ملتی کہ محلے سے باہر کی مسجد میں جا کر نماز ادا کروں؟

جواب: ... اگر سجدے میں انگلیاں نہ مڑ سکیں مگر زمین کو لگی رہی تو سجدہ صحیح ہے، اور امام صاحب کی امامت بھی صحیح ہے۔^(۲)

سر اور داڑھی کو خضاب لگانے والے کی امامت

سوال: ... ہم جس دفتر میں کام کرتے ہیں، اس میں ہم نے ایک جگہ نماز ادا کرنے کے لئے مخصوص کر لی ہے، جہاں پر آفس کے اوقات میں ظہر اور عصر کی نماز باجماعت ادا کی جاتی ہے، جو حافظ صاحب اس کی امامت فرماتے ہیں وہ یہاں اس ادارے میں ملازم ہیں، لیکن واضح رہے کہ امامت کے سلسلے میں وہ کوئی معاوضہ نہیں لیتے۔ مسئلہ دراصل یہ ہے کہ اب کچھ دنوں سے انہوں نے اپنے سر اور داڑھی کے بالوں کو خضاب سے رنگنا شروع کر دیا ہے، جس کی بظاہر کوئی وجہ نظر نہیں آتی، لہذا آپ سے پوچھنا یہ ہے کہ آیا حنفی فقہ کے تحت ان کے پیچھے نماز ادا کرنا جائز ہے؟ اور جو لوگ ان کے پیچھے نماز ادا کر رہے ہیں، کیا ان کی نماز ہو جاتی ہے؟

جواب: ... جو امام سیاہ خضاب لگاتا ہو، اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔^(۳)

(۱) ویکبرہ امامۃ عہد و اعرابی و فاسق... إلخ۔ (درمختار) و فی الشامیۃ: (قوله و فاسق) من الفسق و هو الخروج عن الاستقامة... إلخ۔ (شامی ج: ۱ ص: ۵۶۰)۔

(۲) (قوله و قدیمہ) یجب إسقاطہ، لأن وضع اصبع واحدة منها یکنفی... إلخ۔ (شامی ج: ۱ ص: ۴۴۷)۔

(۳) وأما الخضاب بالسواد و من فعل ذلک لیزین نفسه للنساء، و لیحبب نفسه الیہن فذلک مکروہ و علیہ عامۃ المشائخ۔ (عالمگیری ج: ۵ ص: ۵۵۹، کتاب الکراہیۃ، و الباب العشرون)۔

استاذ کی بددعا والے شاگرد کی امامت

سوال: ... ایک امام مسجد نے اپنے شاگرد کو کسی ذاتی تنازع کی بنا پر (زمین کا تنازع) بددعا دی، اور چند دن بعد پیش امام کا انتقال ہو گیا، اور شاگرد اسی مسجد میں پیش امام بن جاتے ہیں، اب مقتدیوں میں اختلاف ہے، بعض کہتے ہیں کہ اس (موجودہ امام) کو استاذ کی بددعا ہے، اس لئے اس کے پیچھے نماز نہیں ہو سکتی، جبکہ دوسرا گروہ یہ کہتا ہے کہ نماز ہو سکتی ہے، جبکہ اس گاؤں میں دوسرا کوئی شخص نماز پڑھانے کے لائق اور قابل ہی نہیں ہے۔

جواب: ... استاذ کی بددعا اگر بے وجہ تھی تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمائے، اور اگر معقول وجہ کی بنا پر تھی تو شاگرد کو استاذ کے لئے بلندی درجات کی دعا کرنی چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے بھی معافی مانگے، نماز اس کے پیچھے صحیح ہے۔

حدیث کے مقابلے میں ڈھٹائی کر کے داڑھی کتروانے والا امام سخت ترین مجرم ہے

سوال: ... ہمارے یہاں مسجد میں ایک پیش امام ہیں، ان کی داڑھی تقریباً ایک انچ تھی، ان سے کسی نے کہا کہ حدیث میں ہے کہ داڑھی بڑھاؤ، تو انہوں نے کہا کہ میں تو اور کٹاؤں گا۔ چنانچہ چند روز بعد انہوں نے اور کترائی آدھا انچ رہ گئی، جب ان سے کہا گیا کہ یہ آپ نے کیا کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ بس بال برابر کئے ہیں، اور ان کا کہنا ہے کہ حدیث میں کہیں بھی ایک مشت داڑھی رکھنے کا حکم نہیں ہے۔ یہ بات ان کی کس حد تک درست ہے؟ نیز ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: ... امام ابو یوسفؒ نے ایک بار حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لوکی، کدو مرغوب تھا، مجلس میں ایک شخص نے حدیث سن کر کہا کہ: مجھے تو مرغوب نہیں! حضرت امامؒ نے حکم فرمایا کہ: اسے قتل کر دو! یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے معارضہ کرتا ہے، اس نے توبہ کی^(۱)۔ یہ واقعہ آپ کے پیش امام پر صادق آتا ہے، ابو یوسفؒ کی مجلس میں پیش امام آیا ہوتا تو وہ اس پیش امام کے قتل کا فتویٰ دیتے، اس لئے نہیں کہ یہ داڑھی کٹاتا ہے، بلکہ اس لئے کہ یہ فرمان نبوی کا معارضہ کرتا ہے۔

رہا اس کا یہ کہنا کہ حدیث میں کہیں بھی ایک مشت داڑھی رکھنے کا حکم نہیں آیا، اس سے پوچھئے کہ داڑھی کٹانے کا حکم کس حدیث میں آیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بڑھانے ہی کا حکم دیا ہے^(۲)، البتہ بعض صحابہؓ سے ایک مشت سے زائد کا کٹنا ثابت ہے^(۳)، اس سے تمام فقہائے امت نے ایک مشت سے زائد کے کاٹنے کو جائز اور اس سے کم کے کاٹنے کو حرام فرمایا ہے۔ بہر حال اپنے امام صاحب سے کہئے کہ اپنے اس گستاخانہ کلمہ سے توبہ کریں اور اپنے ایمان کی خیر منائیں۔ اگر اس پر بھی بات ان کی عقل میں نہ آئے

(۱) وفي الخلاصة عن أبي يوسف أنه قيل بحضرة الخليفة المأمون ان النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم كان يحت القرع، فقال رجل: أما لا أحبه، فأمر أبو يوسف بإحضار الطع والسيف فقال الرّجل: أستغفر الله مما ذكرته. (شرح فقه أكبر ص. ۲۰۳).

(۲) عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: خالفوا المشرّكين وفروا اللّٰهي واحفوا الشوارب. (صحيح البخاري ج: ۲ ص: ۸۷۵، باب تقليم الأظفار).

(۳) وكان ابن عمر إذا حجّ أو اعتمر قبض على لحيته فما فضل أخذه. (صحيح البخاري ج: ۲ ص: ۸۷۵، باب تقليم الأظفار).

تو اس کو امامت سے معزول کر دیا جائے، اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں جب تک کہ توبہ نہ کرے۔^(۱)

ٹخنے ڈھانکنے والے کی امامت صحیح نہیں

سوال:۔۔۔ ایسے امام کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے جو شلوار ٹخنوں سے نیچے رکھنے کا عادی ہو؟

جواب:۔۔۔ شلوار، پاجامہ آدھی پنڈلی تک رکھنا سنت نبوی ہے، ٹخنوں تک رکھنے کی اجازت ہے، اور ٹخنوں سے نیچے رکھنا حرام ہے،^(۲) اور نماز میں یہ فعل اور بھی بُرا ہے، جو امام شلوار، پاجامہ ٹخنوں سے نیچا رکھنے کا عادی ہو، اگر وہ اس سے باز نہ آئے تو اس کو امامت سے ہٹا دینا ضروری ہے۔^(۳)

فاسق کی اقتدا میں نماز ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے

سوال:۔۔۔ کیا فاسق کی اقتدا میں نماز ادا کرنا جائز ہے؟

جواب:۔۔۔ فاسق کی اقتدا میں ادا کی گئی نماز مکروہ تحریمی ہے،^(۴) قاعدے کے لحاظ سے تو واجب الاعداد ہونی چاہئے، مگر بعض علمائے کرام فرماتے ہیں کہ لوٹانے کی ضرورت نہیں۔^(۵)

تعویذات میں لگ کر وقت پر امامت نہ کرنے والے کا شرعی حکم

سوال:۔۔۔ ہمارے محلے کی دوسری مسجد کا پیش امام جماعت کے وقت کی پابندی نہیں کرتا ہے، چوبیس گھنٹے تعویذ لکھنے، دم کرنے کی بھاگ دوڑ میں لگا ہوا ہے، محرم اور غیر محرم عورتوں کے جھرمٹ میں جا بیٹھتا ہے، ظہر کی نماز کے وقت ہر روز دیر سے آکر پہلے جماعت پڑھاتا ہے، اس کے بعد سنتیں پڑھتا ہے۔ اسی وجہ سے چند آدمی اس مسجد کو چھوڑ کر اب دوسری مسجد میں نماز پڑھنے جاتے ہیں، پیش امام کو کئی دفعہ سمجھایا ہے کہ نماز کے وقت کی پابندی کرو، لیکن وہ اپنے تعویذ لکھنے میں لگا ہے، اس بارے میں تفصیل سے جواب دیں کہ آیا وہ امامت کے قابل ہے یا نہیں؟

(۱) ویکرہ امامۃ عبد..... فاسق۔ وفي الحاشية: وأما الفاسق فقد عللوا كراهة تقديمه بأنه لا يهتم لأمر دينه، وبأن في تقديمه للإمامة تعظيمه، وقد وجب عليهم إهانته شرعاً. (شامی ج: ۱ ص: ۵۲۰).

(۲) عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: إزرة المؤمن إلى أنصاف ساقه، لا جناح عليه فيما بينه وبين الكعبين، وما أسفل من ذلك ففي النار، قال ذلك ثلاث مرات، ولا ينظر الله يوم القيامة إلى من جرّ إزاره بطراً. رواه أبو داود وابن ماجه. (مشکوٰۃ ص: ۳۷۴).

(۳) ویکرہ تقدیم..... الفاسق۔ (فتح القدیر ج: ۱ ص: ۲۴۷).

(۴) ویکرہ امامۃ فاسق۔ (الدر المختار ج: ۱ ص: ۵۶۰ طبع ایچ ایم سعید).

(۵) وفي المحيط لو صلى خلف فاسق أو مبتدع أحرز ثواب الجماعة. (فتح القدیر ج: ۱ ص: ۲۴۷ باب الإمامة، طبع دار صادر بیروت). وفي الحاشية: والفاسق لأنه لا يهتم بأمر دينه وقال مالك لا تجوز الصلاة خلفه لأنه لما ظهر منه الخيانة في الأمور الدينية لا يؤتمن في أهم الأمور وقلنا عبد الله بن عمرو أنس ابن مالك وغيرهما من الصحابة والتابعين صلوا خلف الحجاج وكان أفسق أهل زمانه. (فتح القدیر ج: ۱ ص: ۲۴۷).

جواب:۔۔۔ یہ شخص اس لائق نہیں کہ اس کو امام رکھا جائے، اس کو تبدیل کر دینا چاہئے۔^(۱)

تعویذ کرنے والے شخص کی اقتدا میں نماز پڑھنا

سوال:۔۔۔ ہمارے یہاں کچھ لوگوں میں اختلاف ہے، اختلاف یہ ہے کہ ایک مولوی صاحب تعویذ کرتے ہیں، تعویذ ہر قسم کے کرتے ہیں، اور تعویذ پر پیسے بھی لیتے ہیں، تو اس مولوی صاحب کے پیچھے نماز ہوتی ہے یا نہیں؟ اس بات کا مکمل جواب دیں، کتاب کا نام، صفحہ نمبر، جلد نمبر۔

جواب:۔۔۔ جائز مقصد کے لئے تعویذ کرنا، جو قرآن وحدیث کے الفاظ پر مشتمل ہو، جائز ہے، اور اس پر اجرت لینا بھی جائز ہے،^(۲) اور ایسے شخص کی اقتدا میں نماز ہو جاتی ہے۔

وعدہ خلاف شخص کے پیچھے نماز پڑھنا

سوال:۔۔۔ اگر کسی شخص نے کوئی وعدہ کیا ہو اور پورا نہ کر سکے، اور وجہ بتانے کی زحمت بھی گوارا نہ کرے، تو کیا یہ معاملہ وعدہ خلافی کے زمرے میں نہیں آتا؟ دریافت کرنے پر عذر یہ پیش کیا جاتا ہے کہ ہمیں بھولنے کا مرض ہے، حالانکہ ہر کام پابندی سے وقت کے مطابق وہ شخص انجام دیتا ہے، اور کوئی پریشانی درپیش نہیں ہے۔ ایسا شخص اگر امامت کرے تو اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ مسئلہ اہم ہے، اس لئے قرآن وحدیث کی روشنی میں میری رہنمائی فرمائیں۔

جواب:۔۔۔ کسی شخص سے وعدہ کر کے اس وعدے کو پورا نہ کرنا یہ نفاق کی علامت ہے،^(۳) البتہ اگر عذر ہو تو اس عذر کا اظہار کر دینا چاہئے، اور جو شخص بغیر عذر کے وعدہ خلافی کرے، اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔^(۴)

جھوٹ بولنے اور کبھی کبھی شرک کرنے والے شخص کی امامت

سوال:۔۔۔ میرے گھر کے سامنے جو مسجد ہے، اس کے امام صاحب جھوٹ بھی بولتے ہیں، اور کبھی کبھی شرک بھی کرتے ہیں، جھوٹ کا تو مجھے پتا ہے، لیکن شرک کا شک ہے، اور وہ جادو، تعویذ وغیرہ بھی کرتے ہیں، کیا ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا صحیح ہے؟

جواب:۔۔۔ اس امام کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے، اس امام کو بدل دو۔^(۵)

(۱) ویکرہ تقدیم..... الفاسق... إلخ۔ (فتح القدیر ج: ۱ ص: ۲۴۷)۔

(۲) استاجرہ لیکتب لہ تعویذاً لأجل السحر جاز، آی لأجل إبطاله وآلاً فالسحر نفسه معصية بل كفر لا يصح الاستنجار عليه۔ (الدر المختار مع الرد المختار ج: ۶ ص: ۹۳، مطلب فی أجرة صک القاضي والمفتی)۔

(۳) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: آية المنافق ثلاث، زاد مسلم: وإن صام وصلى زعم أنه مسلم، ثم اتفقا: إذا حدث كذب وإذا وعد أخلف وإذا أؤتمن خان۔ (مشکوٰۃ ص: ۱۷)۔

(۴، ۵) ویکرہ تقدیم..... الفاسق... إلخ۔ (فتح القدیر ج: ۱ ص: ۲۴۷)۔

دولہا کا سہرا باندھنے، مزار سے منت کی چیزیں کھانے والے کی امامت

سوال:.... ہماری مسجد کا امام شادی والے دن ڈھول باجے والوں کے ساتھ جا کر دولہا کا سہرا باندھتا ہے، مسجد کے ساتھ واقع فقیر کے مزار پر دی جانے والی غیر اللہ کی منت کی چیزیں لے لیتا ہے، مسجد کے لئے کوئی شخص اس کو رقم دے کہ منتظم کو دے دو، تو خود کھا جاتا ہے، اور باوجود اس واقعے کے گواہ موجود ہونے کے، انکار کر دیتا ہے کہ مجھے رقم نہیں دی گئی۔ نیز اگر کوئی شخص اس کو قربانی کی کھالیں نہ دے تو اس کے بچوں کو قرآن کریم پڑھانے سے انکار کر دیتا ہے، حالانکہ امام خود صاحب نصاب ہے، اس کے اس رویے کی وجہ سے کافی نمازی اس سے خفا ہیں، کیا کیا جائے؟

جواب:.... اس شخص کو امام نہ رکھا جائے، کسی دوسرے کو امام مقرر کیا جائے، واللہ اعلم! ^(۱)

نماز فجر قضا کرنے والے کے پیچھے نماز ادا کرنا

سوال:.... ایسا شخص جو مسلسل فجر کی نماز قضا کر دے (جان بوجھ کر) تو اس کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟

جواب:.... مکروہ تحریمی ہے۔ ^(۲)

سود کی رقم سے امام کی تنخواہ

سوال:.... اسٹیٹ بینک کی طرف سے تعمیر شدہ مسجد میں امامت کرنا اور بینک ہی کی طرف سے تنخواہ وصول کرنا جائز ہے یا یہ بھی بینک میں ملازمت کرنے جیسا فعل ہے جو کہ حرام بتایا جاتا ہے؟

جواب:.... یہ مسجد اگر سود کی رقم سے بنی ہو تو اس میں نماز مکروہ ہے، ^(۳) اور امام کو تنخواہ اگر سود کی رقم سے دی جاتی ہو تو یہ تنخواہ حرام ہے۔ ^(۴)

نماز کے مسائل سے ناواقف حافظ کی امامت کا شرعی حکم

سوال:.... ایک صرف حافظ قرآن ہے، اور وہ نماز کے مسائل سے بالکل کور ہے، نہ واجبات کا علم ہے، نہ فرائض کا علم، تو اس کو امام بنانا جائز ہے کہ نہیں؟ جبکہ اس حافظ سے آدھے نمازی (مقتدی) مسائل کے نہ جاننے کی وجہ سے کافی متفر ہیں، مگر مسجد کمیٹی

(۱) ویکرہ امامہ عبد..... وفاسق۔ (الدر المختار ج: ۱ ص: ۵۵۹، ۵۶۰)۔

(۲) ویکرہ تقدیم..... الفاسق۔ (فتح القدیر ج: ۱ ص: ۲۴۷)۔

(۳) قال تاج الشريعة: أما لو أنفق مالا خبيثا ومالا سببه الخبيث والطيب يكره، لأن الله لا يقبل إلا الطيب. (شامی ح: ۱ ص: ۶۵۸)۔

(۴) وفي حظر الأشباه: الحرمة تتعدد مع العلم بها إلا في حق الوارث. (وفي الشامية) وما نقل عن بعض الحنفية من أن الحرام لا يتعدى ذمتين هو محمول على ما إذا لم يعلم بذلك، أما لو رأى المكاس مثلاً يأخذ من أحد شيئا من المكس لم يعطيه آخر لم يأخذ من ذلك الآخر فهو حرام. (رد المختار مع الدر المختار ج: ۵ ص: ۹۸، مطلب الحرمة تتعدد)۔

والے یہ کہتے ہیں کہ کام چلتا رہے، ہم کو کسی عالم کی ضرورت نہیں۔ برائے کرم قرآن اور سنت اور فقہ حنفی کی رُوسے دلائل دے کر جوابات عنایت فرمائیں۔

جواب:.... جو شخص نماز کے ضروری مسائل سے بھی ناواقف ہو، اس کی امامت مکروہ تحریمی ہے، اس کا وبال انتظامیہ پر ہے۔^(۱)

مال چوری کرنے، جھوٹ بولنے، غلط فتویٰ دینے والے امام کے پیچھے نماز

سوال:.... جب باخبر ذرائع سے معلوم ہو جائے کہ مسجد کا پیش امام کئی ناجائز امور میں ملوث ہے، مثلاً مسجد کے مال کی چوری کرنا، جھوٹ بولنا اور جھوٹی قسمیں کھانا، غلط فتوے جاری کرنا، اور اپنے باپ اور استاد کی نافرمانی کرنا وغیرہ، تو اس کے پیچھے نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب:.... اگر شرعی شہادت سے یہ امور ثابت ہو جائیں تو ایسے امام کی اقتدا میں نماز مکروہ تحریمی ہے۔^(۲)

جس کے گھر والے بے پردہ ہوں، اس کے پیچھے نماز

سوال:.... منظور کی داڑھی کٹی ہوئی ہے، لیکن اس کے گھر میں شرعی پردہ ہے، حکیم متقی ہے، لیکن اس کے گھر میں پردہ نہیں ہے، ان دونوں میں سے امامت کے لائق کون ہے؟

جواب:.... داڑھی کٹے کے پیچھے نماز جائز نہیں، اور جو شخص گھر والوں کو بے پردگی سے منع نہیں کرتا اور اس کی رضا سے بے پردگی ہوتی ہے، تو اس کی امامت بھی جائز نہیں۔^(۳)

بینک کے ملازم کی امامت مکروہ تحریمی ہے

سوال:.... اگر پیش امام بینک میں ملازم ہے تو کیا اس کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے (خاص کر اس کی ڈیوٹی سودی لین دین ہو) اور تنخواہ حرام ہے یا حلال؟

جواب:.... بینک کی ملازمت جائز نہیں،^(۴) اور ایسے امام کی امامت مکروہ تحریمی ہے،^(۵) بینک کی تنخواہ چونکہ سود سے ملتی ہے، اس لئے وہ بھی حلال نہیں۔

(۱) ویکرہ تقدیم العبد لانه لا یغفر للعلم والاعرابی لأن الغالب فیہم الجہل۔ (فتح القدیر ج: ۱ ص: ۲۴۷)۔

(۲) ویکرہ تقدیم..... الفاسق... إلخ۔ (فتح القدیر ج: ۱ ص: ۲۴۷)۔ أيضًا: ویکرہ إمامة عبد وأعرابی وفاسق وأعمى۔ (الدرا المختار)۔ (قوله وفاسق) من الفسق وهو الخروج عن الاستقامة ولعل المراد به من یرتکب الكبائر کشارب الخمر والزانی واکل الربا ونحو ذالک۔ (رد المحتار ج: ۱ ص: ۵۵۹، ۵۶۰)۔

(۳) حوالہ سابق۔

(۴) عن جابر قال: لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم آكل الربا وموكله وکاتبه وشاهديه وقال هم سواء۔ رواه مسلم۔ (مشکوٰۃ ص: ۲۴۳ الفصل الأول، باب الربا)۔

(۵) ونکره الصلاة خلف شارب الخمر واکل الربا لانه فاسق۔ (الجوهرۃ النيرة ج: ۱ ص: ۵۸، أيضًا: فتاویٰ شامی ج: ۱ ص: ۵۶۰)۔

بدویانت ورزی اور ناحق زکوٰۃ لینے والے کی امامت

سوال:.... ایک صاحب مال دار (صاحبِ نصاب) ہیں، وہ بجائے زکوٰۃ دینے کے زکوٰۃ لیتے ہیں، اور امامت کرتے ہیں۔ ایک صاحب بہت جھوٹ بولتے ہیں اور امامت کے فرائض بھی انجام دیتے ہیں۔ ایک صاحب ورزی ہیں یا کشن میکر ہیں، اور ضرورت سے زیادہ کپڑا لیتے ہیں، یعنی جتنا لیتے ہیں اتنا لگاتے نہیں، بچا لیتے ہیں، بعض صورت میں نئے کی جگہ پرانا مال اندر لگا دیتے ہیں اور نیا بچا لیتے ہیں، اور امامت بھی کراتے ہیں، کیا ایسے اماموں کے پیچھے نماز درست ہے؟

جواب:.... مال دار (جس پر زکوٰۃ واجب ہے) کا زکوٰۃ لینا، جھوٹ بولنا اور ورزی کا کپڑا چھپانا اور خیانت کرنا یہ سب گناہ ہیں، اور ان کا مرتکب فاسق ہے، اور فاسق کی امامت مکروہ تحریمی ہے، کیونکہ عہدہ امامت عزت و احترام کا منصب ہے، جس کا وہ فاسق اہل نہیں، اس لئے ایسے شخص کی اقتدا میں نماز جائز نہیں، بلکہ مکروہ تحریمی ہے۔^(۱)

فاسق امام اور اس کے حمایتی متولی کا حکم

سوال:.... جو امام پانچ وقت نماز پڑھائے، خطیب ہو، اور عیدین کی نماز بھی پڑھاتا ہو، اور داڑھی صرف سوارانچ کے قریب ہو، اور باوجود مقتدیوں کے اصرار کے پوری داڑھی نہ رکھتا ہو، اور یہ کہے کہ شادی کے بعد پوری داڑھی رکھوں گا، کیا ایسے امام کی امامت درست ہے؟ کیا نماز باجماعت ہو جاتی ہے؟ مسجد کے متولی بضد ہیں کہ اسی کو امام رکھوں گا، یہ کم تحنواہ لیتا ہے۔

جواب:.... یہ امام، حرام اور کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے، اس لائق نہیں کہ اس کو امام رکھا جائے، اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے، اگر وہ توبہ نہ کرے تو اہل محلہ کا فرض ہے کہ اس کی جگہ کوئی اور امام رکھیں۔ اور اگر متولی ایسے امام کے رکھنے پر بضد ہے تو وہ بھی معزول کئے جانے کے لائق ہے، لوگوں کی نمازیں غارت کرنے والے کو مسجد کا متولی بنانا جائز نہیں۔^(۲)

گناہ کبیرہ کرنے والے کی امامت

سوال:.... ایک شخص نے گناہ کبیرہ کیا اور لوگوں میں بدنام ہو گیا، کیا وہ شخص بحیثیت امام نماز پڑھا سکتا ہے؟ اگر وہ شخص بحیثیت مقتدی میرے برابر میں کھڑا ہو تو کیا میری اور باقی نمازیوں کی نماز ہوئی یا نہیں؟ جبکہ تمام نمازیوں کو اس بات کا علم ہے، کیا ہم اس سے دُعا سلام رکھ سکتے ہیں؟ کیا ہم کسی تقریب میں اکٹھے کھانا کھا سکتے ہیں؟ کیا بعد نماز عید گلے مل سکتے ہیں؟

جواب:.... گناہ کبیرہ کا مرتکب اگر توبہ کر کے آئندہ کے لئے اپنی اصلاح کر لے تو اس کو امام بنانا جائز ہے، مسلمان خواہ کتنا

(۱) ویکرہ امامہ..... فاسق من الفسق وهو الخروج عن الاستقامة ولعل المراد من یرتکب الكبائر کشارب الخمر والزانی واکل الربا ونحو ذالک..... وأما الفاسق فقد عللوا کراهة تقديمه بأنه لا یهتم لأمر دینہ، وبأن فی تقديمه للإمامة تعظیمه وقد وجب علیهم إہانتہ شرعاً... الخ۔ (رد المختار مع الدر المختار ج: ۱ ص: ۵۵۹، ۵۶۰)۔

(۲) ایضاً۔

ہی گناہگار ہو اس کے نماز میں شامل ہونے سے کسی کی نماز نہیں ٹوٹتی، اور اس کے ساتھ کھانا پینا بھی جائز ہے، کسی مسلمان کو ایسا ذلیل سمجھنا خود گناہ کبیرہ ہے۔^(۱)

ولد الحرام اور بدعتی کی امامت

سوال:.... بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا ناجائز؟

جواب:.... فاسق، مبتدع اور ولد الحرام کی امامت مکروہ تحریمی ہے، بشرطیکہ بدعتی کی بدعت حد کفر تک پہنچی ہوئی نہ ہو، ورنہ اس کے پیچھے نماز ادا ہی نہیں ہوگی۔^(۲)

مسجد میں تصویر کشی کرنے والے کی امامت

سوال:.... مسجد کی تقریب میں امام کے حکم پر ان کا معاون تصویر کشی کرتا ہے، منع کرنے پر امام کا حوالہ دیتا ہے، بعد ازاں امام صاحب دوسرے دن قسم کھا کر انکار کرتے ہیں، کیا یہ فعل درست ہے اور ایسے امام کا کیا حکم ہے؟

جواب:.... تصویر بنانا خصوصاً مسجد کو اس گندگی کے ساتھ طوٹ کر ناحرام اور سخت گناہ ہے، اگر یہ حضرات اس سے اعلانیہ توبہ کا اعلان کریں اور اپنی غلطی کا اقرار کر کے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں تو ٹھیک، ورنہ ان حافظ صاحب کو امامت اور تدریس سے الگ کر دیا جائے، ان کے پیچھے نماز ناجائز اور مکروہ تحریمی ہے۔^(۳)

فوٹو بنوانے والے امام کی اقامت میں نماز مکروہ ہے

سوال:.... ہمارے محلے کی مسجد کے امام صاحب جو کہ الحمد للہ حافظ، قاری، عالم دین ہیں، اور ماشاء اللہ سے شریعت کے پابند ہیں، لیکن ان میں یہ بات میں نے بارہا دیکھی اور محسوس کی ہے کہ وہ تصاویر وغیرہ کھنچواتے ہیں، چونکہ شریعت میں تصویر کھنچوانا اور کھینچنا دونوں حرام فعل ہیں، لہذا آپ مجھے بتائیں کہ ایسا کرنے والے امام کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟

(۱) عن خالد بن معدان عن معاذ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من غير أختاه بذهب لم يمت حتى يعمل به معنى من ذنب قد تاب منه. رواه الترمذی۔ (مشکوٰۃ ص: ۴۱۴)۔

(۲) حوالہ سابقہ نیز قال المرغینانی: تجوز الصلاة خلف صاحب هوى وبدعة..... وحاصله ان كان هوى لا يكفر به صاحبه تجوز الصلاة خلفه مع الكراهة والآ فلا هكلا في التبيين والخلاصة۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۸۴)۔ أيضاً: وانما يجوز الاقتداء به مع الكراهة إذا لم يكن ما يعطده يؤدي إلى الكفر عند أهل السنة أما لو كان مؤدياً إلى الكفر فلا يجوز أصلاً كالغلاة من الروافض الذين يدعون الألوهية لعلي رضي الله عنه۔ (حلی کبیر ص: ۵۱۴، باب الأولى بالإمامة، طبع سهیل اکیلمی)۔

(۳) وظاهر كلام النووي في شرح مسلم الإجماع على تحريم تصوير الحيوان وقال: وسواء صنعة لما يمتن أو لغيره فصنعة حرام بكل حال۔ (شامی ج: ۱ ص: ۶۴۷)۔

(۴) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ ہو۔

جواب:۔۔۔ اگر کسی قانونی مجبوری کے لئے بنوائی ہے، تو نماز جائز ہے، اور اگر شوق سے بنواتا ہے تو اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔^(۱)
 باقاعدہ امام مقرر نہ ہونے والی مسجد میں استحقاق نہ رکھنے والے کو امام مقرر کرنے کی باز پرس کس سے ہوگی؟

سوال:۔۔۔ جس مسجد میں امام مقرر نہ ہو، یا موجود نہ ہو، امامت کا استحقاق کسے حاصل ہے؟ آج کل خشکی داڑھی والے امام بہت ہیں۔

جواب:۔۔۔ خشکی داڑھی والے کی نماز مکروہ ہے۔^(۲)

سوال:۔۔۔ جس کا استحقاق نہ ہو امامت کروانے کا ذمہ دار کون ہے امام، منتظمین یا مقتدی؟

جواب:۔۔۔ دونوں سے باز نہ س ہوگی۔

حرمین شریفین کے ائمہ کے پیچھے نماز کیوں جائز ہے جبکہ وہاں بھی ویڈیو بنتی ہے؟

سوال:۔۔۔ گزشتہ چند دنوں سے آپ کے ایک فتویٰ کے حوالے سے یہ مسئلہ چھاپ کر شائع کیا جا رہا ہے کہ مووی بنانے والے امام کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ اس لئے ائمہ حرمین کی اقتدا میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ کیا یہ فتویٰ آپ نے جاری کیا ہے؟ اس سلسلے میں وضاحت فرمائیں۔

جواب:۔۔۔ میں نے ایک سوال کہ ایسے امام کی اقتدا میں نماز جائز ہے جو خود مووی بنواتا ہو اور تصاویر وغیرہ کھنچواتا ہو، یہ جواب دیا تھا کہ اگر امام خود قصداً مووی بنوائے تو اس کی اقتدا میں نماز جائز نہیں۔ اس مسئلے کو بنیاد بنا کر بعض لوگوں نے ائمہ حرمین شریفین کے خلاف مہم شروع کر دی کہ ان کی اقتدا میں بھی نماز جائز نہیں۔ حالانکہ مذکورہ سوال کے جواب میں کہیں بھی ائمہ حرمین کا تذکرہ نہیں تھا۔ جبکہ ہماری اطلاع کے مطابق ائمہ حرمین منجلی المسلسلک ہیں اور ان کے مسلک میں بھی مووی اور تصاویر بنانا جائز نہیں۔^(۳)
 حرمین میں جو نمازیں ٹیلی کاسٹ کی جاتی ہیں، اس میں ائمہ حرمین کی مرضی کا دخل نہیں، اس لئے ان کی اقتدا میں نماز جائز ہے۔ بڑی محرومی کی بات ہوگی کہ بیت اللہ شریف اور مسجد نبوی کے امام کی امامت میں نماز ادا نہ کی جائے، اور ان ائمہ کو متنازع بنانے کی کوشش کی جائے۔ بیت اللہ شریف کی نماز کا ثواب ایک لاکھ، اور مسجد نبوی... زاد اللہ شرفاً... میں نماز کا ثواب پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے،^(۴)

(۱) ویکرہ تقدیم..... الفاسق... إلخ۔ (فتح القلیب ج: ۱ ص: ۲۴۷، طبع دار صادر، بیروت)۔

(۲) وأخذ أطراف اللحية والسنة فيها القبضة..... ولذا يحرم على الرجل قطع لحيته... إلخ۔ قوله والسنة فيها القبضة وهو أن يقبض الرجل لحيته فما زاد منها على قبضة قطعه كذا ذكر محمد في كتاب الآثار عن الإمام قال وبه أخذ محيط۔ (شامی ج: ۶ ص: ۴۰۷)۔

(۳) ایضاً حوالہ نمبر ۱۔

(۴) فی شرح مشکوٰۃ: فإنه قال صلاة في مسجدی بخمسين ألف صلاة وصلاة في المسجد الحرام بمائة ألف صلاة۔ رواه ابن ماجه۔ (مرقاۃ المفاتیح ج: ۱ ص: ۴۴۵، الفصل الأول، باب المساجد ومواضع الصلوة)۔

اور جماعت کی صورت میں اس کا ثواب احادیثِ نبویہ کی روشنی میں کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔ اس لئے اس جماعت میں ضرور شرکت کرنی چاہئے، ایک نماز سے محرومی بھی بہت بڑی محرومی ہے۔

قادیانی لڑکے کا نکاح پڑھانے والے امام کے پیچھے نماز جائز نہیں

سوال: ... ہمارے محلے کی مسجد کے امام صاحب نے ایک قادیانی شخص کا ایک مسلمان (سنی) لڑکی سے نکاح پڑھایا ہے، جس وقت مولانا صاحب نے نکاح پڑھایا، وہ اس بات سے بے خبر تھے کہ لڑکا قادیانی ہے، لیکن شادی کے دوران ہی (یعنی تقریب کے دوران) مولانا کو آگاہ کر دیا گیا کہ لڑکا قادیانی ہے، لیکن مولانا نے کوئی نوٹس نہیں لیا، واپس آنے پر جب مولانا سے بات کی گئی تو اس نے کہا: میں نکاح کی رجسٹری روک لوں گا۔ مگر مولانا صاحب نے ایسا نہ کیا اور نکاح کی رجسٹری کر دی۔ کیا ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے؟

جواب: ... قادیانی کا نکاح کسی مسلمان سے نہیں ہو سکتا...

جن لوگوں کو معلوم تھا کہ لڑکا قادیانی ہے اور وہ قادیانیوں کے عقائد سے واقف بھی تھے، ان کا ایمان جاتا رہا، وہ اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کریں^(۱)۔ امام صاحب چونکہ بے خبر تھے اس لئے وہ معذور تھے، بعد میں جب امام صاحب کو پتا چلا تو ان کو چاہئے تھا کہ اعلان کر دیتے کہ لڑکا قادیانی ہے، اس لئے نکاح نہیں ہوا۔ لیکن شاید ان کو اس اطلاع پر اطمینان نہیں ہوا، اور اگر اطمینان ہو گیا تھا کہ وہ لڑکا واقعی قادیانی ہے، اس کے باوجود خاموش رہے تو گنہگار ہوئے، جب تک امام صاحب اپنے موقف کی وضاحت نہ کریں، یا اپنی غلطی سے توبہ نہ کریں، ان کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے۔

قاتل کی اقتدا میں نماز

سوال: ... قاتل کے پیچھے چاہے وہ قید میں ہو یا آزاد ہو، نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ یہاں اکثر قاتل لوگ نماز پڑھاتے ہیں؟

جواب: ... قاتل کے پیچھے نماز جائز ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ”مسلوا علف کل ہو وفاجر“^(۲) یعنی ہرنیک و بد کے پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت ہے، اگر قاتل نے اپنے گناہ سے توبہ کر لی ہو تو اس کے پیچھے نماز بلا کراہت جائز ہے، ورنہ مکروہ تحریمی ہے۔^(۳)

(۱) لأن الرضاء بالكفر كفر۔ (شرح فقہ اکبر ص: ۴۹)۔ ما يكون كفراً إلتفلاً يظل العمل والنكاح وما فيه خلاف يؤمر بالإستغفار والتوبة وتجديد النكاح۔ (المر المختار مع الرد ج: ۴ ص: ۲۴۷، مطلب جملة من لا يفعل إذا ارتد)۔

(۲) بیہقی ج: ۳ ص: ۱۹۔

(۳) ويكره تقديم الفاسق لأنه لا يهيم بأمر دينه۔ (الجوهرية النيرة ج: ۱ ص: ۵۸)۔

جھوٹ بولنے اور گالیاں دینے والے کے پیچھے نماز

سوال: ... جس کمپنی میں ہم کام کرتے ہیں وہاں کی مسجد میں کسی پیش امام کا مستقل بندوبست نہیں ہے، ایک صاحب ہیں جو کہ ظہر کی نماز اکثر پڑھاتے ہیں، میں ان کو قریب سے جانتا ہوں، جھوٹ بولتے ہیں، ذرا سی بات پر ناراض ہو کر انتہائی غلیظ گالیاں بکتے ہیں۔ آپ سے صرف اتنی عرض ہے کہ کیا اس شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے جو کہ غیبت کرتا ہو، گالیاں بکتا ہو اور جھوٹ بولتا ہو؟

جواب: ... ایسے امام کے پیچھے نماز مکروہ ہے،^(۱) مگر تنہا پڑھنے سے بہتر ہے۔^(۲)

سینما دیکھنے والے کی امامت

سوال: ... جو شخص سینما میں جا کر قلم دیکھتا ہو، ٹیلی ویژن پر ناچ گانے بھی دیکھتا ہو، ریڈیو اور ٹیپ ریکارڈ پر گانے اور موسیقی بھی سنتا ہو، اور مسجد میں امامت بھی کرتا ہو، اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ... ایسے شخص کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے، اس کو امام نہ بنایا جائے۔^(۳)

ٹی وی دیکھنے، گانا سننے والے کے پیچھے نماز

سوال: ... جو مولوی، قاضی یا امام مسجد ٹی وی دیکھنے اور گانا سننے کا مشتاق ہو، ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: ... جو شخص ٹی وی دیکھتا اور گانے سنتا ہو وہ فاسق ہے، اس کو امامت سے ہٹا دیا جائے، اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔^(۴)

حاجی، نمازی ٹی وی دیکھنے والے کے پیچھے نماز ادا کرنا

سوال: ... ایک شخص حاجی، نمازی، چھوٹی داڑھی، ٹی وی، فلم، گانے وغیرہ سب ہی کچھ کرتا ہے، اور پھر امامت کے لئے بھی تیار ہو جاتے ہیں، تو کیا ان کے پیچھے نماز ہو جائے گی؟

جواب: ... جائز نہیں۔^(۵)

(۱) عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: سباب المسلم فسوق وقتاله كفر. متفق علیہ. (مشکوٰۃ ص: ۴۱۱).

(۲) ولو صلی خلف مبتدع أو فاسق فهو معزز ثواب الجماعة لكن لا ينال مثل ما ينال خلف تقی، کذا فی الخلاصة. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۸۴).

(۳) وبکرة إمامة فاسق من الفسق وهو الخروج عن الاستقامة ولعل المراد من يرتكب الكبائر كشارب الخمر والزانی وآكل الربوا ونحو ذالك وفي الشامية: وأما الفاسق فقد عللوا كراهة تقديمه بأنه لا يهتم لأمر دينه وبأن فی تقديمه للإمامة تعظيمه وقد وجب عليهم إهانته شرعاً. (رد المحتار مع الدر المختار ج: ۱ ص: ۵۵۹، ۵۶۰).

(۴) ایضاً.

(۵) وبکرة تقديم الفاسق لأنه لا يهتم لأمر دينه. (فتح القدير ج: ۱ ص: ۲۴۷). ایضاً حوالہ بالہ.

فلم دیکھنے والے کی امامت

سوال: ... ایک قاری جو کہ رمضان میں تراویح بھی پڑھائے اور امام صاحب کی غیر موجودگی میں جماعت بھی کراتا ہو، اور فلم بھی سینما گھر میں جا کر دیکھتا ہو، کیا ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے؟ کیا ہماری نماز ہو جاتی ہے؟

جواب: ... ان کے پیچھے بہر حال نماز تو ہو جاتی ہے، لیکن جب اس کا علم ہے کہ ان حافظ صاحب یا امام صاحب کا کردار ایسا ہے تو ان حافظ صاحب کو امام بنانا مکروہ ہے، اور ان حافظ صاحب کے لئے بھی امام بننا مکروہ ہے، البتہ اگر بن گئے، نماز ہو جائے گی^(۱)۔

ٹی وی دیکھنے، فحش گالیاں دینے والے کی امامت

سوال: ... جو امام اکثر و بیشتر ٹی وی بھی دیکھے اور فحش اور گندی قسم کی گالیاں بھی دیتا ہے، ایسے امام کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟

جواب: ... اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔^(۲)

مسجد کی چھت پر رہائش پذیر ٹی وی دیکھنے والے امام کی اقتدا میں نماز

سوال: ... ہمارے علاقے کی جامع مسجد کے پیش امام جو عرصہ دس ماہ سے مسجد کی بالائی چھت پر رہائش پذیر ہیں، یعنی مسجد کی حدود کے اندر رہتے ہیں، ان کے یہاں پر ٹی وی بھی ہے، جو اتنی زور سے بجایا، یا چلایا جاتا ہے کہ جس کی آواز سے نماز میں غلط واقع ہوتا ہے، اور امام صاحب جو کہ امامت فرماتے ہیں عشاء کے صرف فرض پڑھا کر اوپر ٹی وی دیکھنے پہنچ جاتے ہیں تاکہ ڈرامہ یا خبرنامہ نہ نکل جائے۔ تو مسئلہ یہ ہے کہ ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے؟ اور مسجد کی حدود میں ٹی وی دیکھنا اور چلانا جائز ہے؟ اور اگر نا جائز ہے تو ایسے امام کا کیا انتظام کیا جائے؟ نکال دیا جائے یا سزا دی جائے؟

جواب: ... ٹی وی دیکھنا اور وہ بھی مسجد کی چھت پر گناہ کبیرہ اور انتہائی غلط کام ہے۔ ایسا شخص اس لائق نہیں کہ اس کو امام رکھا جائے، اس کی اقتدا میں نماز مکروہ تحریمی ہے۔^(۳)

شراب پینے والے کی اقتدا اور جماعت کا ترک کرنا

سوال: ... میں نے ایک شخص کو شراب پیتے ہوئے بذات خود دیکھا ہے، اور ایک دفعہ اتفاق سے اس شخص کو باجماعت نماز کی امامت کرتے ہوئے پایا، اس صورت میں اس کے پیچھے جماعت سے نماز ادا کروں یا نماز الگ پڑھوں؟ باجماعت نماز کی حیثیت کیا ہے، واجب ہے یا سنت ہے؟

(۱) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۵ ملاحظہ ہو۔

(۲) ویکوہ تقدیم الفاسق ... الخ۔ (فتح القدیر ج: ۱ ص: ۲۴۷)۔ ایضاً حوالہ صفحہ گزشتہ۔

(۳) ایضاً۔

جواب: ...ایسا شخص اگر توبہ نہ کرے تو فاسق ہے، نماز اس کے پیچھے مکروہ ہے، مگر تنہا پڑھنے سے بہتر ہے۔^(۲) جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا واجب ہے،^(۳) کبھی اتفاقاً جماعت نہ مل سکے تو خیر، ورنہ جماعت چھوڑنے کی عادت بنالینا گناہ کبیرہ ہے۔^(۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر بہت وعیدیں فرمائی ہیں، اور اس کو منافقوں کی علامت فرمایا ہے۔^(۵) علامہ حلیؒ شرح منیہ (ص: ۵۰۹) میں لکھتے ہیں: ”احکام اس کے وجوب پر دلالت کرتے ہیں، چنانچہ جو شخص بلا عذر جماعت چھوڑ دے، وہ لائق تعزیر ہے، اور اس کی شہادت مردود ہے، اور اگر اس کے ہمسائے اس پر سکوت کریں تو وہ بھی گناہگار ہیں۔“^(۶)

رشوت خور کو امام بنانا درست نہیں

سوال: ...اگر کوئی امام مسجد رشوت لیتا ہو تو اس کی اقتدا میں نماز پڑھنا جائز ہے؟

جواب: ...رشوت لینا گناہ کبیرہ ہے،^(۷) اس کا مرتکب فاسق ہے، اور فاسق کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔^(۸)

سود خور کی اقتدا میں نماز

سوال: ...زید نے بینک سے بیع ساتھی سوسائٹی والوں کے ساتھ سود پر رقم لی، زید وقتاً فوقتاً نماز کے فرائض بھی انجام دیا کرتا

- (۱) ویکرہ امامۃ عبد و اعرابی و فاسق۔ تنویر۔ (قولہ: فاسق) وهو الخروج عن الإمامة، ولعل المراد به من يرتكب الكبائر كشارب الخمر۔ (شامی، کتاب الصلاة، باب الإمامة ج: ۱ ص: ۵۵۹، طبع ایچ ایم سعید)۔
- (۲) فإن أمكن الصلاة خلف غيرهم فهو أفضل، وألا فالأخذاء أولى من الأفراد۔ (شامی، کتاب الصلاة، باب الإمامة ج: ۱ ص: ۵۵۹، طبع ایچ ایم سعید)۔
- (۳) الجماعة سنة مؤكدة للرجال، وقيل: واجبة، وعليه العامة، فحسن أو تجب۔ (درمختار ج: ۱ ص: ۵۵۲، ۵۵۳، کتاب الصلاة، باب الإمامة)۔
- (۴) وعند الخراسانيين إنما يأنم إذا اعتاده كما في القنية۔ (شامی، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج: ۱ ص: ۵۵۳، طبع ایچ ایم سعید)۔
- (۵) عن عبد الله بن مسعود قال: لقد رأيت ما يتخلف عن الصلاة إلا منافق قد علم نفاقه أو مريض إن كان المريض ليمشي بين رجلين حتى يأتى الصلاة وقال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم علمنا سنن الهدى وإن من سنن الهدى الصلاة في المسجد الذي يؤذن فيه۔ (مشکوٰۃ، باب الجماعة وفضلها ص: ۹۶، طبع قدیمی)۔
- (۶) وكذا الأحكام تدل على الوجوب من أن تاركها من غير عذر يعزر وترد شهادته ويأنم الجيران بالسكوت عنه۔ (حلی کبیر ص: ۵۰۹، طبع سهیل اکیلمی)۔
- (۷) الكبيرة الرابعة والخامسة والسادسة والعشرون بعد الأربع مائة: أخذ الرشوة ولو بحق واعطائها بباطل والسعي فيها بين الراشي والمرشئ قال تعالى: وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِنْ أَمْوَالِ النَّاسِ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ وأخرج أبو داود والترمذي لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم الراشي والمرشئ لعنة الله على الراشي والمرشئ والأحاديث التي ذكرتها صريحة في أكثر ذلك لما فيها من الوعيد الشديد واللعنة للراشي والمرشئ وللغير بينهما۔ (الزواجر ج: ۲ ص: ۱۸۸، ۱۸۹)۔
- (۸) (ویکرہ امامۃ فاسق) من الفسق وهو الخروج عن الإمامة ولعل المراد من يرتكب الكبائر كشارب الخمر والزنى وأكل الربوا ونحو ذلك۔ (درمختار ج: ۱ ص: ۵۵۹)۔

ہے، زید نے پہلے یہ نہیں بتایا تھا کہ میں سود میں ملوث ہو چکا ہوں، جب مسجد والوں کو اس بات کا علم ہوا کہ زید نے بھی سود پر قرض لیا ہے، تو مسجد والوں نے زید کے بارے میں فتویٰ منکویا، یہ فتویٰ زید کے خلاف گیا، جب یہ فتویٰ زید کو دکھایا گیا تو زید نے کہا کہ: میں ایک ماہ پہلے ہی توبہ کر چکا ہوں۔ زید اپنے طور پر کہتا ہے، مگر کوئی گواہ نہیں، اور نہ ہی کسی کے سامنے توبہ کی، کسی سے کہتا ہے کہ میں ساری رقم ادا کر چکا ہوں، کسی سے کہتا ہے کہ دو ڈھائی ہزار روپیہ باقی ہے، جبکہ اب بھی سات آٹھ ہزار روپیہ سے زائد رقم زید کے ذمہ باقی ہے، جس کا سود ادا کر رہا ہے، جھوٹ بولنا بھی کبیرہ گناہ ہے۔

سوسائٹی والے زید کے ساتھیوں نے بتایا کہ زید سود پر قرضہ دلانے والوں کا ڈائریکٹر ہے، بحیثیت ڈائریکٹر کے زید نے ہی اپنے ساتھیوں کو قرض لینے پر مائل کیا اور ان کا گواہ بنا، اور بینک والوں کو گارنٹی دی کہ ان لوگوں نے قرض ادا نہ کیا تو میں ادا کروں گا۔ حدیث شریف میں لکھا ہے کہ: ”سود لینے والا، دینے والا، دستاویز لکھنے والا، گواہ بننے والا سب ایک ہی شمار کئے جائیں گے۔“ کیا ان کے لئے ایک ہی حکم ہے یا علیحدہ علیحدہ؟ اس صورت میں زید کے پیچھے نماز فرائض یا تراویح بلا کراہت جائز ہو سکتی ہے؟ کیا زید امامت کے فرائض انجام دے سکتا ہے؟ شرعی طور پر جو بھی حکم ہو، بتایا جائے مہربانی ہوگی۔

جواب: ... زید اگر آئندہ کے لئے سودی کاروبار سے توبہ کرتا ہے اور اپنے گزشتہ فعل پر نادم ہے تو اس کے پیچھے نماز جائز ہے، اور اگر وہ اپنی غلطی کا اقرار کر کے آئندہ کے لئے باز رہنے کا عہد نہیں کرتا تو اس کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے۔^(۱)

نماز کے مقررہ وقت کا خیال نہ کرنے والے امام کا حکم

سوال: ... پیش امام صاحب نے تمام نمازیوں کو ذہنی طور پر پریشانی سے دو چار کیا ہوا ہے، وجہ یہ ہے کہ نماز کے لئے جو ٹائم مقرر کیا جاتا ہے، وہ مولانا صاحب کے حکم کے مطابق ہوتا ہے، مگر مولانا صاحب اس پر خود پابندی نہیں کرتے، مسجد کی گھڑی میں اگر چار پانچ منٹ جماعت کے لئے رہے ہیں تو نمازی نوافل پڑھتے ہیں، مگر جیسے ہی نیت کر کے نماز شروع کی، مولانا صاحب جماعت کھڑی کر دیتے ہیں۔ اسی بات کے پیش نظر کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ٹائم جماعت کا پورا ہوتا ہے اور مولانا صاحب کسی سے باتوں میں مشغول ہیں، تو چار پانچ منٹ اصل ٹائم سے اوپر ہو جاتا ہے، اگر کوئی نمازی مولانا صاحب کو جماعت کا ٹائم ہونے کی یاد دہانی کرائے تو اس کو ڈانٹ دیتے ہیں اور کہتے ہیں جس کو ٹائم سے نماز پڑھنی ہے، دوسری کسی مسجد میں چلا جائے۔ خاص کر جمعہ کے دن تو جمعہ کی نماز کبھی اپنے مقررہ ٹائم پر نہیں پڑھائی، ٹائم دو بجے کا ہے، مگر ہمیشہ ڈھائی بجے کے بعد پڑھاتے ہیں، زیادہ تر مزدور پیشہ نمازی ہوتے ہیں، جو ڈیوٹی ٹائم پر بھی آتے ہیں، ان کو اپنی ڈیوٹی کی بھی فکر ہوتی ہے۔ آپ سے پوچھنے کا مقصد یہ ہے کہ آیا مولانا صاحب کا اس طرح نمازیوں سے پیش آنا اور ان کو ذہنی تکلیف دینا کہاں تک درست ہے؟

جواب: ... امام کو مقتدیوں کی رعایت کرنی چاہئے، یا تو نماز کا وقت ہی مقرر نہ کیا جائے، یا مقررہ وقت پر نماز پڑھائی جائے، کبھی کسی ضرورت کی بنا پر دو چار منٹ زیادہ ہو جانا دوسری بات ہے، اتنی رعایت مقتدیوں کو بھی امام کو دینی چاہئے۔

(۱) وکلا (ای بکرہ) الإقتداء بمن کان معروفاً باکل الربا والفسق۔ (طحاوی قاضی خان علی عالمگیری ج: ۱ ص: ۹۱)۔

زبردستی مصلے پر کھڑے ہونے والے شخص کو امام رکھنا

سوال: ... جو امام پہلے امامت سے انکار کر دے اور کہے کہ مجھے امامت کے لئے نہ بلائیں، اور پھر کچھ عرصے بعد وہ زبردستی مصلے پر چڑھ جائے اور کہے کہ امامت میں کروں گا، اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ... اس کو امام نہ رکھا جائے، اس کی جگہ کسی اور کو امام رکھا جائے۔

غسل نہ کرنے والا امام اگر بھولے سے جماعت کروادے تو آب کیا کرے؟

سوال: ... امام صاحب نے نماز پڑھائی، بعد میں پتا چلا کہ امام صاحب نے غسل نہیں کیا تھا، جبکہ غسل کرنا واجب تھا (احتمال وغیرہ کی وجہ سے)، تو جن لوگوں نے نماز پڑھی تھی، ان سب کو اطلاع دینا ضروری ہے؟ اگر اس نے کہیں اور جماعت کرائی، اب ان کو اطلاع نہیں دے سکتا، یا گاؤں میں پڑھایا تھا، لیکن اب اس کو پتا نہیں کہ کن کن لوگوں نے اس کے پیچھے نماز ادا کی تھی، اور اس واقعے پر دو تین دن بھی گزر گئے ہوں، تو اس کا کیا تذکرہ ہے؟

جواب: ... جس مسجد میں نماز پڑھائی تھی، اس میں اعلان کرنا ضروری ہے کہ فلاں دن کی نماز میں غلطی ہو گئی تھی، اس لئے جن حضرات نے اس دن یہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھی ہے، وہ اس کو ذرا لیں۔^(۱)

کیا امام سنت مؤکدہ پڑھے بغیر امامت کروا سکتا ہے؟

سوال: ... بعض اوقات امام صاحب دیر سے آتے ہیں اور جماعت کا وقت ہو جاتا ہے، جب ان سے جماعت کا کہتے ہیں تو پہلے سنت ادا کرتے ہیں پھر امامت کرتے ہیں، کیا امام کے لئے ضروری ہے کہ خواہ وقت ہو جائے وہ سنت نماز ضرور ادا کریں؟ کیا وہ بعد میں سنت ادا نہیں کر سکتے؟ ان دونوں مسائل کا جواب دیتے ہوئے پیش نظر رہے کہ ہم کارخانے کے کارکنان ہیں، اس لئے ڈیوٹی کے وقت کا بھی خیال رکھنا پڑتا ہے۔

جواب: ... امام نے سنتیں نہ پڑھی ہوں تب بھی وہ جماعت کر سکتا ہے، امام صاحب کو چاہئے کہ سنتوں سے پہلے فارغ ہونے کا اہتمام کیا کریں اور اگر کبھی امام پہلے فارغ نہ ہو سکے تو مقتدیوں کو چاہئے کہ امام کو سنتوں کا موقع دے دیا کریں، لیکن اگر کارکنوں کی مشغولی کی وجہ سے وقت کم ہو تو امام فرض پڑھانے کے بعد سنت پڑھے۔^(۲)

اقامت کے وقت امام لوگوں کو سیدھا کر سکتا ہے

سوال: ... ہمارے ہاں مسجد میں جب نماز پڑھنے سے پہلے اقامت تکبیر پڑھتے ہیں تو امام صاحب نمازیوں کو کہتے ہیں کہ

(۱) فی الدر المختار: وإذا ظهر حدث إمامه وكذا كل مفسد في رأي مقعد بطلت فيلزم إعادتها لتضمنها صلاة المؤتم صحة وفساداً كما يلزم الإمام إخبار القوم إذا أمهم وهو محدث أو جنب أو طالق شرط أو ركن۔ (الدر المختار مع الرد ج: ۱ ص: ۵۹۱)۔

(۲) كفاية المفتي ج: ۳ ص: ۱۲۵، خير الفتاوى ج: ۲ ص: ۲۳۱۔

آپ یہاں کھڑے ہوں اور آپ وہاں کھڑے ہوں، امام صاحب کو یہاں پر کیا حکم آیا ہے؟ کیا امام صاحب کو خاموش کھڑے رہنا چاہئے یا نمازیوں کو ہدایت دینا جائز ہے؟

جواب: ... اگر نمازی آگے پیچھے ہوں یا صف میں جگہ خالی ہو تو امام کو ہدایت کرنی چاہئے۔^(۱)

امام اور مقتدی کی نماز میں فرق

سوال: ... مقتدی اور امام کی نماز میں خاص فرق کیا ہے؟ وہ کون کون سی عبادتیں ہیں جو آدمی اکیلا پڑھتا ہے اور اگر امام بن

جائے تو نہ پڑھے؟

جواب: ... اکیلے نماز اور امام کی نماز میں تو کوئی فرق نہیں، البتہ مقتدی، امام کے پیچھے قراءت نہیں کرے گا، باقی تمام

ارکان اور دعائیں پڑھے گا۔^(۲)

کیا امام مقتدیوں کی نیت کرے گا؟

سوال: ... مقتدی حضرات باجماعت نماز میں یہ کہتے ہیں کہ پیچھے اس امام صاحب کے، لیکن امام صاحب جب مقتدیوں

کے آگے مصلے پر ہوتے ہیں کیا ان کو بھی یہ کہنا پڑتا ہے کہ آگے ان مقتدیوں کے، اس بارے میں تفصیل سے بتائیں۔

جواب: ... زبان سے کہنے کی ضرورت تو مقتدیوں کو بھی نہیں،^(۳) صرف یہ نیت کرنا کافی ہے کہ میں اکیلے نماز نہیں پڑھ رہا،

امام کے ساتھ پڑھ رہا ہوں۔^(۴) امام کو بھی یہ نیت کرنی چاہئے کہ میں دوسروں کی امامت کر رہا ہوں، تاہم اگر وہ نیت نہ کرے تب

بھی اقتدا صحیح ہے۔^(۵)

آہستہ آواز والے امام کی اقتدا

سوال: ... کیا ہمیں ایسے امام کے پیچھے نماز ادا کرنی چاہئے جس کی آواز ہم تک پہنچ تو رہی ہو لیکن یہ سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ وہ کیا

پڑھ رہے ہیں؟

(۱) وینبغی للقوم إذا قاموا إلى الصلوة ان يترأصوا ويسدد الخلل ويسوون منابهم في الصفوف ولا بأس أن يأمرهم الإمام بذلك. (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۳۷۵، عالمگیری ج: ۱ ص: ۸۹)۔

(۲) عن عبادة بن الصامت أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: لا صلوة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب فصاعداً، قال سفيان هذا لمن يصلي وحده. (أبو داود ص: ۱۱۹، علم ص: ۱۶۹)۔ فأما المقتدى فلا قراءة عليه عندنا... إلخ. (البدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۱۱۰)۔

(۳) أما أصلها أن يقصد بقلبها فإن قصد بقلبه وذكر بلسانه كان أفضل... إلخ. (قاضي خان ج: ۱ ص: ۳۹)۔

(۴) ولو كان مقتدياً يتوى ما يتوى المنفرد ويتوى الإقتداء أيضاً لأن الإقتداء لا يجوز بدون النية... إلخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۶۶)۔

(۵) والإمام يتوى ما يتوى المنفرد ولا يحتاج إلى نية الإمامة... إلخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۶۶)۔

جواب:۔۔۔ امام کی آواز پہنچے یا نہ پہنچے، اقتدا صحیح ہے اور ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں آتی۔^(۱)

خلاف ترتیب تلاوت کرنے والے امام کے پیچھے نماز

سوال:۔۔۔ کیا نماز میں قرآن کو ترتیب سے پڑھنا چاہئے؟ اگر ایسا ضروری ہے تو ایسا امام جو اس چیز کی پابندی نہ کرے تو کیا اس کے پیچھے نماز جائز ہے جبکہ اس کو اس بات کا علم بھی ہو؟

جواب:۔۔۔ قرآن کریم کو خلاف ترتیب پڑھنا مکروہ ہے، جبکہ قصد ایسا کیا جائے، اور اگر سہواً ایسا ہو جائے تو مکروہ نہیں، جہاں تک میرا خیال ہے کوئی امام قصد خلاف ترتیب نہیں پڑھ سکتا، بھولے سے ایسا ہو سکتا ہے، اس لئے نماز جائز ہے۔^(۲)

اتنی لمبی نماز نہ پڑھائیں کہ مقتدی تنگ ہو جائیں

سوال:۔۔۔ ہمارے علاقے کی مسجد کے امام صاحب عام نمازوں میں اتنی طویل قراءت پڑھتے ہیں کہ بعض اوقات بوڑھے نمازی لڑکھڑا کر گر پڑتے ہیں۔ بعض دیگر مقتدی درمیان میں بیٹھ جاتے ہیں، رکوع اور سجود اتنے طویل ہوتے ہیں کہ بعض مقتدی بیس سے تیس بار تک تسبیحات پڑھتے ہیں، تشہد اور قعدے میں اتنی دیر لگتی ہے کہ گمان ہوتا ہے کہ امام صاحب سو گئے ہیں یا پھر خدا نخواستہ..... ازراہ کرم قرآن و حدیث کی روشنی میں ارشاد فرمائیے کہ ۱: امامت کے بارے میں کیا احکام ہیں؟ ۲: کیا رکوع اور سجود کی تسبیحات سات سے زائد بار اور تشہد اور قعدے میں وقت بچے تو دیگر دعائیں پڑھی جاسکتی ہیں؟

جواب:۔۔۔ آپ کے امام صاحب صحیح نہیں کرتے! امام کو چاہئے کہ نماز میں مقتدیوں کی رعایت کرے اور اتنی لمبی نماز نہ پڑھائے کہ لوگ تنگ ہو جائیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص امام ہو، وہ ہلکی نماز پڑھائے، کیونکہ مقتدیوں میں کوئی کمزور ہوگا، کوئی بیمار ہوگا، کوئی حاجت مند ہوگا۔^(۳) ایک اور حدیث میں حکم ہے کہ جماعت میں جو سب سے کمزور آدمی ہو اس کی رعایت کرتے ہوئے نماز پڑھائے۔^(۴)

(۱) والحاصل لا يمنع الإقضاء إن لم يشبه حال إمامه بسماع أو رؤية ولو من باب مشبك بمنع الوصول في الأصح. وفي الشامية: قوله بسماع أي من الإمام أو المكبر تنارحالية. قوله أو رؤية ينهي أن تكون الرؤية كالسماع، لا فرق فيها بين أن يرى انتقالات الإمام أو أحد المقتدين. (فتاوى شامی ج: ۱ ص: ۵۸۶)۔

(۲) يجب الترتيب في سور القرآن فلو قرأ منكوساً أثم لكن لا يلزمه سجود السهو... إلخ. (در مختار مع الشامی ج: ۱ ص: ۴۵۷)۔

(۳) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا صلى أحدكم للناس فليخفف فإن فيهم الضعيف والكبير، وإذا صلى أحدكم لنفسه فليطول ما شاء. متفق عليه. (مشکوٰۃ ص: ۱۰۱)۔

(۴) عن علي أن معاذاً صلى بقومه الفجر فقرأ سورة البقرة وخلفه رجل أعرابي معه ناضح له..... فقال النبي صلى الله عليه وسلم: صل بهم صلاة أضعفهم، فإن فيهم الصغير والكبير وإذا الحاجة لا تكن قحناً. (كنز العمال ج: ۸ ص: ۲۷۰، إيجاز الصلوة، هداية ج: ۱ ص: ۱۲۲، باب الإمامة)۔

امام کو چاہئے کہ نماز میں مناسب مقدار میں تلاوت کرے

سوال: ... ہماری مسجد کے امام صاحب بیچ وقت نماز میں قرآن شریف ختم کر رہے ہیں۔ امام صاحب عشاء اور فجر کی نمازوں میں، خاص کر فجر کی نماز میں کم و بیش تراویح کی طرح طویل تلاوت فرماتے ہیں، مقتدیوں میں بیمار بھی ہوتے ہیں، کمزور بھی اور بوڑھے بھی۔ ابھی حال ہی میں فجر کی نماز میں جب زیادہ طویل تلاوت ہوئی تو ایک بزرگ جو کہ کافی ضعیف ہیں اور کھڑے ہو کر نماز باجماعت ادا کرتے ہیں، ان کو بیٹھنا پڑ گیا۔ میں کوئی عالم دین نہیں ہوں، سنتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی لوگوں کا امام بن کر نماز پڑھائے تو چاہئے کہ ہلکی نماز پڑھائے (یعنی طول نہ دے)، کیونکہ مقتدیوں میں بیمار بھی ہوتے ہیں اور کمزور بھی، بوڑھے بھی (جن کے لئے طویل نماز باعث زحمت ہو سکتی ہے)، اور جب تم میں سے کسی کو اکیلے نماز پڑھنی ہو تو جتنی چاہئے لمبی نماز پڑھو۔

جواب: ... یہ حدیث شریف جس کا آپ نے حوالہ دیا ہے، صحیح ہے۔^(۱) امام صاحب اگر نماز میں قرآن کریم ختم کر رہے ہیں تب بھی مختصر قراءت کر سکتے ہیں، جس سے کمزور نمازیوں پر بار نہ ہو۔ بہر حال آپ کے امام صاحب یا تو ”نماز میں ختم قرآن“ نہ کریں، یا مناسب مقدار میں قراءت کیا کریں۔

نماز میں لمبی قراءت کیوں کی جاتی ہے؟ جبکہ نمازی تھکے ہوئے ہوتے ہیں؟

سوال: ... میری ناچیز رائے میں نئی نسل کی دین کی طرف سے بے رغبتی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ مساجد میں ائمہ کرام طویل اور اکتادینے والی نماز پڑھاتے ہیں۔ عیسائی ہفتے میں ایک بار عبادت کرتے ہیں، لہذا پادری پورے ہفتے کی کسر نکال لیتے ہیں، چنانچہ انگریزی میں پادریوں کے متعلق سیکڑوں لطیفے مشہور ہیں۔ ہمارے مذہب میں خدا کے سامنے حاضری دن میں پانچ بار ہے، بلکہ ایک لحاظ سے مومن کی پوری زندگی عبادت ہے، لہذا مسجد کی عبادت (خصوصاً آج کے ہوش رُبا دور میں) جتنی مختصر ہوگی، لوگ اتنا ہی اس کی طرف زیادہ راغب ہوں گے۔ جمعہ میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ امام صاحب مصلے پر پٹکے کے نیچے ٹھنڈی جگہ کھڑے ہیں، جبکہ باہر نمازی دھوپ کے باعث پسینے میں شرابور ہو رہے ہیں، لیکن قراءت ہے کہ ختم ہونے پر نہیں آتی۔ رمضان المبارک میں عشاء کی نماز میں اس بات کا خیال نہیں کیا جاتا کہ نمازیوں کو ابھی تراویح کی مشقت سے گزرنا ہے، اسی طرح وتروں کی امامت میں اس بات سے غرض نہیں ہوتی کہ لوگ تراویح کے تھکے ہوئے ہیں۔

جواب: ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ تم میں سے جو امام ہو وہ ہلکی پھلکی نماز پڑھائے، کیونکہ نمازیوں میں کوئی بیمار ہوگا، کوئی کمزور ہوگا، اور کوئی ضرورت مند ہوگا۔^(۲)

(۱) عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: إذا أم أحدكم الناس فليخفف، فإن فيهم الصغير والكبير والضعيف والمريض، فإذا صلى وحده فليصل كيف شاء. وفي رواية: فإن في الناس الضعيف والسقيم وذا الحاجة. (صحيح مسلم ج: ۱ ص: ۱۸۸، باب امر الأئمة بتخفيف الصلوة).

(۲) عن أبي هريرة رضي الله عنه يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا صلى أحدكم للناس فليخفف، فإن في الناس الضعيف والسقيم وذا الحاجة. رواه مسلم. (مسلم ج: ۱ ص: ۱۸۸، طبع دہلی).

بہت بلند آواز سے تلاوت کرنا کیسا ہے؟

سوال: ... ہماری مسجد کے قاری صاحب نماز میں قرآن مجید مختلف طرزوں میں پڑھتے ہیں، کبھی نعتیہ انداز میں، کبھی دھیمی آواز سے، اور زیادہ قرآن کی کیفیت یہ ہے کہ وہ قرآن مجید بہت اونچی آواز سے پڑھتے ہیں، حالانکہ مسجد میں بہت تھوڑے نمازی ہوتے ہیں، اسی بات پر تمام نمازیوں کو اعتراض ہے کہ اتنی تیز آواز میں طرزیں بدل کر کیوں پڑھتے ہیں؟ اگر کوئی اعتراض کرے، تو کہتے ہیں کہ وہ ٹھیک پڑھتے ہیں۔

جواب: ... قاری صاحب کا مقصود نمازیوں کو سنانا ہے، پس آواز اتنی اونچی ہونی چاہئے کہ نمازیوں کو سنائی دے، اس سے زیادہ اونچی آواز کرنا بے ضرورت ہے۔^(۱) واللہ اعلم!

تیسری صف تک آواز نہ پہنچنے والے کو امام بنانا

سوال: ... اگر امام کی آواز اتنی کم ہو کہ تیسری صف والے مقتدی تکبیر نہ سن سکیں، تو کیا اسے ”کبیر“ مقرر نہ کرنا چاہئے؟ اس ذمہ داری کی نوعیت دین میں بیان فرمادیں۔

جواب: ... اگر امام کی تکبیر مقتدیوں تک نہ پہنچ سکے تو پیچھے سے کسی بھی مقتدی کو بلند آواز سے تکبیر کہہ دینی چاہئے۔^(۲)

فرائض کی جماعت میں امام کو لقمہ دینا

سوال: ... کیا تراویح کی نماز کے علاوہ اور نمازوں مثلاً: فجر، مغرب، مشاء میں لقمہ دینا جائز ہے؟ اگر امام لقمہ قبول کر لیتا ہے تو کیا نماز فاسد ہو جاتی ہے؟ اور کیا اس سلسلے میں علماء میں کوئی اختلاف ہے؟

جواب: ... اگر امام نے آیت غلط پڑھ دی ہو تب تو لقمہ دینا ضروری ہے، تاکہ وہ دوبارہ صحیح پڑھے، اور اگر امام بقدر ضرورت قراءت کر چکا تھا، اس کے بعد اٹک گیا تو اس کو چاہئے کہ رکوع کر دے، مقتدیوں کو لقمہ دینے پر مجبور نہ کرے، لیکن اگر کسی کو مقتدی نے لقمہ دے دیا تب بھی نماز فاسد نہیں ہوگی۔^(۳)

(۱) وفي الدرر: ويجهر الإمام وجوباً بحسب الجماعة فإن زاد عليه أساء. وفي الشرح: قوله فإن زاد عليه أساء وفي الزاهد من أبي جعفر: لو زاد على الحاجة فهو أفضل إلا إذا أجهد نفسه أو آذى غيره، قهستاني. (الدر المختار مع الرد المختار ج: ۱ ص: ۵۳۲، فصل في القراءة).

(۲) انه عليه الصلاة والسلام كان إماماً وأبو بكر مبلّغاً للناس تكبيره وبه استدلل على جواز رفع المؤذنين أصواتهم في الجمعة والعیدین وغيرهما كما في الجنبی. (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۳۸۶ باب الإمامة).

(۳) وإن فصح على إمامه لم تفسد..... وأما إذا قرأ أو تحول ففتح عليه تفسد صلاة الفاتح، والصحيح إنها لا تفسد صلاة الفاتح بكل حال..... ولا ينهي للإمام أن يلجئهم إلى الفتح، لأنه يلجئهم إلى القراءة خلفه وأنه مكروه بل يركع إن قرأ قدر ما تجوز به الصلاة ولا ينتقل إلى آية أخرى... إلخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۹۹).

امام صاحب کی بھول ہمیشہ مقتدی کے غلط وضو کی وجہ سے نہیں ہوتی

سوال: ...مغرب کی باجماعت نماز میں امام صاحب دوسری رکعت میں التحیات کے بعد کھڑے ہونا بھول گئے، لقمہ دینے پر وہ اٹھے اور سجدہ سہو کے بعد نماز مکمل کر لی، نماز کے بعد امام صاحب نے فرمایا کہ: آپ مقتدیوں میں سے کسی کا وضو درست نہیں جو کہ یہ غلطی سرزد ہوئی، اور سرکار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی فرمایا ہے۔ آپ سے یہ بات پوچھنی ہے کہ کیا یہ درست ہے؟ کیونکہ اس وقت جماعت میں سے بارش ہونے کے سبب ہم صرف پانچ نمازی تھے، امام صاحب کی اس بات نے ہم پانچوں کو تشویش میں مبتلا کر دیا ہے، میں نے ایک دوسرے صاحب سے یہ بات بھی سنی ہے کہ جب جماعت میں امام صاحب سے کوئی غلطی ہو جاتی ہے تو اس وقت حضرت خضر علیہ السلام مسجد میں تشریف لاتے ہیں اور آدمیوں کے بغیر میں نمازیوں سے مصافحہ کرتے ہیں۔

جواب: ...یہ کہنا تو مشکل ہے کہ امام صاحب کو جب بھی بھول ہو، اس کا سبب ہمیشہ یہی ہوتا ہے کہ مقتدیوں میں سے کسی کا وضو صحیح نہیں ہوگا۔ البتہ یہ کہنا صحیح ہے کہ دیگر اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی ہو سکتا ہے۔ آپ کے امام صاحب نے جس حدیث کا حوالہ دیا ہے، وہ سنن نسائی (ج: ۱ ص: ۱۵۱) میں ہے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں سورۃ روم کی قراءت فرمائی، قراءت کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تشاہد لگ گیا، نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کہ: ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ٹھیک سے وضو نہیں کرتے، یہی لوگ ہیں جن کی وجہ سے ہماری قراءت میں گڑبڑ ہوتی ہے۔ بہر حال امام صاحب کی بھول کا سبب کبھی مقتدیوں کی یہ کوتاہی بھی ہو سکتی ہے، اور کبھی خود امام کی کوتاہی، بلکہ یہی اغلب ہے۔

حضرت خضر علیہ السلام کے تشریف لانے اور نمازیوں سے مصافحہ کرنے کی بات میں نے کہیں نہیں سنی، نہ پڑھی۔

امام کا اپنے بچے کے رونے کی وجہ سے نماز توڑ دینا

سوال: ...ہمارے محلے کی قرعی مسجد میں جو امام مقرر ہیں، ایک دن عشاء کی نماز کی آخری رکعت میں امام صاحب سجدے میں گئے تو انہیں مسجد سے ملحقہ اپنے مکان سے اپنے بچے کے رونے کی آواز آئی، یہ نماز گھن میں ادا کی جا رہی تھی، مسجد کے ہال سے امام صاحب کے گھر ایک دروازہ کھلتا ہے، امام صاحب سجدے میں نماز چھوڑ کر اپنے گھر چلے گئے، مقتدی کافی دیر سجدے میں رہے تو ان میں سے ایک مقتدی اٹھ گیا، دیکھا تو امام صاحب غائب ہیں، اس طرح باقی مقتدیوں نے بھی نماز توڑ دی، بعد میں مقتدیوں نے جب امام صاحب سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے اپنے بچے کے رونے کی آواز آئی تھی، میں یہ سمجھا کہ کوئی اسے اغوا کر رہا ہے، حالانکہ امام صاحب کی بیوی گھر میں موجود تھیں۔ مقتدیوں نے نماز توڑ دی، بتائیے اس صورت میں انہیں کیا کرنا چاہئے تھا یا دوبارہ نماز باجماعت پڑھانی چاہئے تھی؟ ابھی پچھلے دنوں امام صاحب امامت کے دوران قراءت کرتے ہوئے بھول گئے، بعد میں ایک مقتدی نے ان سے اس کے بارے میں مسئلہ پوچھا تو انہوں نے بجائے مسئلہ بتانے کے یہ کہا کہ اس میں میرا کوئی قصور نہیں، کسی

(۱) عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه صلی صلاۃ الصبح فقرأ الروم، فالتبس علیہ، فلما صلی قال: ما بال أقوام یصلون معنا لا یحسنون الطہور، فلما یلبس علینا القرآن أولفک۔ (سنن نسائی ج: ۱ ص: ۱۵۱، القراءۃ فی الصبح بالروم)۔

مقتدی نے وضو صحیح نہیں کیا۔ آپ ہی بتائیں کہ ایسے اعمال کرنے والے امام صاحب کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب:.... بچے کے رونے کی آواز سن کر امام صاحب کے لئے نماز توڑنا جائز نہیں تھا، اگر انہوں نے ایسا کیا تو یہ غلط کیا، اس سے امام صاحب اور مقتدیوں، سب کی نماز ٹوٹ گئی، اور نماز دوبارہ جماعت سے کرانی چاہئے تھی^(۱)۔ کسی کے وضو کرنے یا نہ کرنے کا امام کے بھولنے میں ہمیشہ دخل نہیں ہوتا، بعض مرتبہ اچھے اچھے عالم بھی بھول جاتے ہیں، یہ اتنی معیوب بات نہیں۔ دونوں مسئلوں سے معلوم ہوتا ہے کہ امام صاحب فقہ اور نماز کے مسائل سے ناواقف ہیں، بہتر یہ ہے کہ کسی عالم کو جو قراءت بھی جانتے ہوں امام مقرر کیا جائے۔

امام کو اپنی نماز جماعت سے زیادہ اطمینان سے پڑھنی چاہئے

سوال:.... دیکھا گیا ہے کہ پیش امام حضرات نماز کی جماعت تو بڑے اہتمام سے پڑھاتے ہیں اور بعد کی بقیہ رکعتیں جو بعد نماز جماعت ادا کرنی ہوتی ہیں، جلدی جلدی پڑھ کر نماز ختم کر لیتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ ایسا وہ دانستہ کرتے ہیں یا اس کے لئے کوئی شرعی جواز ہے؟ کیا جماعت کے علاوہ بقیہ رکعتیں سکون و آرام کے ساتھ ادا کرنی چاہئیں یا جلدی امام صاحب کی طرح؟

جواب:.... فرض نماز تو مختصراً پڑھانے کا حکم ہے، تاکہ بیماروں، بوڑھوں اور کمزوروں کی رعایت رکھی جاسکے، اپنی تنہا نماز آدمی کو زیادہ اطمینان سے پڑھنی چاہئے، جس غلطی کی آپ نے نشاندہی فرمائی ہے، وہ واقعی لائق اصلاح ہے۔^(۲)

امام کو سنت کے لئے جگہ تبدیل کرنا

سوال:.... امام فرائض پڑھا کر مصلے سے ہٹ کر نماز سنت ادا کرے یا وہاں اسی جگہ پڑھے؟

جواب:.... جگہ بدل لینا اور ذرا آگے پیچھے یادائیں بائیں ہو جانا چاہئے۔^(۳)

نماز کے بعد امام کس طرف منہ کر کے بیٹھے؟

سوال:.... کیا ہر نماز باجماعت کے بعد امام صاحب کا دُعا کے لئے مقتدیوں کی طرف منہ کر کے بیٹھنا ضروری ہے یا

سنت ہے؟

(۱) المصلی إذا دعاه أحد أمويه لا يجيب ما لم يفرغ من صلاته إلا أن يستطیع به لشيء لأن قطع الصلاة لا يجوز إلا لضرورة... إلخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۰۹، الفصل الثانی فیما یکرہ فی الصلاة وما لا یکرہ).

(۲) عن ابی هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا صلى أحدكم للناس فليخفف، فإن فيهم السقيم والضعيف والكبير، وإذا صلى أحدكم لنفسه فليطول ما شاء. مطلق عليه. (مشکوٰۃ ص: ۱۰۱).

(۳) (وان) كانت صلاة بعدها سنة يكره له المكث قاعناً..... لأن المكث يوجب اشتباه الأمر على الداخل فلا يمكث ولكن يقوم وينتفي عن ذلك المكان لم يتغل... إلخ. (بدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۱۶۰).

جواب:۔۔۔ نماز کے بعد مقتدیوں کی طرف منہ کر کے بیٹھنا کوئی ضروری نہیں ہے، دائیں بائیں جس طرف چاہے بیٹھ سکتا ہے۔^(۱)

امام صاحب کا نمازی کے سامنے منہ کر کے بیٹھنا جائز نہیں

سوال:۔۔۔ عشاء کی نماز باجماعت کا سلام پھیر کر امام صاحب مقتدیوں کی طرف منہ کر کے دُعا مانگتے ہیں اور دُعا ختم ہو جاتی ہے، امام صاحب اب بھی مقتدیوں کی طرف منہ کر کے بیٹھتے ہیں، ٹھیک امام صاحب کے پیچھے صفِ اول میں ایک نہایت ضعیف البصر و ضعیف السامعت عمر رسیدہ بزرگ بیٹھتے ہیں، یہ بزرگ دُعا ختم ہونے پر حسبِ معمول سنتِ مؤکدہ ادا کرنے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں اور نیت باندھ کر نماز ادا کرنے لگتے ہیں، امام صاحب اب بھی ان بزرگ کی طرف منہ کئے ہوئے بیٹھے رہتے ہیں۔

جواب:۔۔۔ نمازی کے سامنے اس کی طرف منہ کر کے بیٹھنا جائز نہیں،^(۲) اور نمازی کے سامنے سے اُٹھ کر چلے جانا جائز ہے۔

نماز کے بعد امام کو کعبہ کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھنا جائز ہے

سوال:۔۔۔ کیا بعد نماز امام کا کعبہ کی طرف یا قبلہ اول کی طرف پیٹھ کرنا جائز ہے؟

جواب:۔۔۔ امام کو چاہئے کہ نماز کے بعد مقتدیوں کی طرف پشت کر کے نہ بیٹھے،^(۳) بلکہ یا تو مقتدیوں کی طرف منہ کر کے بیٹھ جائے یا دائیں بائیں منہ کر کے بیٹھے۔^(۴)

فرض نماز کے بعد امام قبلہ ہی کی طرف منہ کئے کیوں دُعا مانگ لیتے ہیں؟

سوال:۔۔۔ نماز کے بعد خصوصاً فرض نماز کے بعد امام قبلہ کی جانب منہ کر کے ہی دُعا مانگ لیتے ہیں، مقتدیوں کی جانب منہ نہیں پھرتے، آیا ایسا کرنا احادیث و اقوالِ سلف کی روشنی میں جائز ہے یا کیا صورت ہے؟

جواب:۔۔۔ اس کے عدم جواز کا شبہ کیوں ہوا...؟

ہر نماز کے بعد امام کا تین بار دُعا مانگنا

سوال:۔۔۔ ہر نماز کے بعد پیش امام کا تین بار دُعا مانگنا کیا ہے؟

جواب:۔۔۔ ایک ہی بار جتنی چاہے دُعا کرے، ایک دفعہ دُعا کر کے ہاتھ پھیرنا، پھر دُعا کرنا پھر ہاتھ پھیرنا، بدعت ہے۔^(۵)

(۱) ثم اختلف المشايخ في كيفية الانحراف وقال بعضهم هو مغير ان شاء الله وان شاء انحراف يمنة وان شاء يسرة وهو الصحيح... إلخ. (البدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۱۶۰)۔

(۲) ولكنه يستقبل القوم بوجهه ان شاء الله لم يكن بعدائه أحد يصلي... إلخ. (بدائع صنائع ج: ۱ ص: ۱۵۹)۔

(۳) فلا بأس بالوقوف إلا أنه يكره المكث على هيئة مستقبل القبلة... إلخ. (بدائع ج: ۱ ص: ۱۵۹)۔

(۴) هو مغير ان شاء الله انحراف يمنة وان شاء يسرة وهو الصحيح. (بدائع صنائع ج: ۱ ص: ۱۶۰)۔

(۵) ”نماز کے بعد تین تین بار دُعا مانگنے کا التزام بدعت ہے۔“ کفاية المفتي ج: ۳ ص: ۳۳۰ کتاب الصلوة۔

امام سے اختلاف کی بنا پر مسجد نبوی میں نماز نہ پڑھنا بڑی محرومی ہے

سوال: ... مسجد نبوی کی طرف جا کر وہاں نماز نہ پڑھنا (جو چالیس نمازوں کے برابر ہے) محض امام سے اختلاف کی بنا پر کیسا فعل ہے؟

جواب: ... مسجد نبوی شریف میں نماز پڑھنا ایک ہزار نماز کے برابر ہے، حدیث شریف میں ہے کہ جس نے میری مسجد میں چالیس نمازیں ایسے طور پر پڑھیں کہ کوئی نماز فوت نہ ہو، اس کے لئے دوزخ سے برأت اور عذاب سے نجات کا پروانہ لکھ دیا جاتا ہے اور وہ نفاق سے بری ہو جاتا ہے۔ (مسند احمد ج: ۳ ص: ۱۵۵) ^(۱) ان فضائل کے باوجود محض امام سے فقہی اختلاف کی بنا پر حرم نبوی کی نمازیں چھوڑ دینا کتنی بڑی محرومی اور بے توفیقی ہے، اس کا اندازہ بھی کیا جاسکتا ہے؟ ان اللہ وانا الیہ راجعون!...

جس امام سے ناراضی ہو اس کی اقتدا

سوال: ... کسی امام سے ناراضی ہو تو ایسی صورت میں اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ... امام سے کسی دنیوی سبب سے ناراضی رکھنا برا ہے، نماز اس کے پیچھے جائز ہے۔

امام کی توہین کرنے والے کی اسی امام کے پیچھے نماز

سوال: ... گاؤں کے معززین کا ایک اجتماع برائے فلاح و بہبود منعقد ہوا، جس میں امام مسجد شریک ہوئے، ہاتوں ہاتوں میں ایک شخص نے مولوی صاحب کے اعتراض پر کہا کہ مولوی بکواس کرتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے، کیا یہ شخص مجمع عام کے سامنے امام کی بے عزتی کر کے دوبارہ کسی جگہ فرض، واجب وغیرہ ان امام صاحب کی اقتدا میں نماز ادا کر سکتا ہے؟ اس کے لئے شرعی تعزیر یا سزا کیا ہے؟ تاکہ آئندہ کے لئے سد باب ہو سکے اور امام صاحب کی عزت محفوظ رہ سکے، یاد رہے کہ مذکورہ امام صاحب عرصہ دس سال سے اللہ فی اللہ دینی خدمات، عیدین، جمعہ، جنازہ، دُعا وغیرہ سرانجام دے رہے ہیں۔

جواب: ... امام کی ناحق توہین کر کے وہ شخص گناہ کا مرتکب ہوا ہے، اس کو اس سے توبہ کرنی چاہئے اور امام صاحب سے معافی مانگنی چاہئے، نماز اس کی امام صاحب کے پیچھے جائز ہے۔

اگر امام سے کسی مسئلے میں اختلاف ہو جائے تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

سوال: ... میری دکان کے سامنے مسجد ہے، آٹھ مہینے پہلے کا واقعہ ہے کہ عصر کی نماز کی جماعت ختم ہونے کے بعد ایک

(۱) عن أنس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال: من صلى في مسجدی أربعین صلاة لا يفوته صلاة كتبت له براءة من النار ونجاة من العذاب وبرئ من النفاق۔ (مسند احمد ج: ۳ ص: ۱۵۵)۔

(۲) (قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: المسلم) (من مسلم المسلمون) (من لسانه) أى بالشتيم واللعن والغيبة والبهتان والنميمة والسعي إلى السلطان وغير ذلك (وبده) بالضرب والقتل والهدم والدفع والكتابة بالباطل۔ (مرقاة شرح المشكوة ج: ۱ ص: ۶۳)۔

نمازی دوبارہ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے، ان کے برابر دوسرے نمازی نے ٹوکا کہ تم نے ابھی جماعت سے نماز پڑھی ہے، عصر کی نماز پڑھنے کے بعد کوئی نماز پڑھنا حرام ہے، ان صاحب نے جواب دیا کہ میں پچھلی قضا نماز پڑھوں گا، اس پر ٹوکنے والے نے وہی بات دہرائی کہ کوئی بھی نماز پڑھنا حرام ہے، چاہے امام صاحب سے معلوم کر لو۔ دوسرے نمازی بھی ان ٹوکنے والے کے ساتھ مل گئے اور امام صاحب کے پاس اس نمازی کو لے آئے، امام صاحب نے بھی یہی جواب دیا کہ عصر کی نماز پڑھنے کے بعد کوئی بھی نماز پڑھنا حرام ہے۔ یہ سن کر میں نے نمازیوں سے کہا کہ میری معلومات کے تحت یہ قضا نماز پڑھ سکتے ہیں، ابھی مغرب میں کم سے کم ایک گھنٹہ ہے، میرے جواب دینے پر نمازی مجھ پر پلٹ گئے اور کہنے لگے: تم نے امام صاحب کی مخالفت کی ہے، اس وجہ سے اپنی نمازیں دوبارہ پڑھو۔ اس واقعے کے بعد میں نے اس مسجد میں نماز پڑھنی بند کر دی، تھوڑے فاصلے پر دوسری مسجد میں باجماعت پڑھنی شروع کر دی، مجھ کو آپ سے یہ معلوم کرنا ہے کہ امام صاحب اور نمازیوں سے اس اختلاف پر دوسری مسجد میں نماز پڑھنا کیا جائز ہے؟ اور کیا مجھ کو پچھلی نمازیں جو میں نے ان امام صاحب کے ساتھ پڑھیں، دوبارہ پڑھنی پڑیں گی؟

جواب:۔۔۔ افسوس ہے کہ بے علمی کی وجہ سے آپ حضرات میں سے کسی نے صحیح مسئلہ نہیں بتایا، آپ کے سوال میں چند مسائل ہیں، جنہیں الگ الگ لکھتا ہوں:

۱:۔۔۔ فجر اور عصر کی نماز کے بعد نفل پڑھنا جائز نہیں،^(۱) لیکن قضا نمازیں پڑھ سکتے ہیں، مگر لوگوں کے سامنے قضا نماز مکروہ ہے،^(۲) الگ جگہ پڑھنی چاہئے۔

۲:۔۔۔ جس شخص کو قضا نماز پڑھنی ہو، صرف اسی شخص کا مقتدی بن سکتا ہے جو وہی قضا نماز پڑھ رہا ہو، مثلاً: ایک دن کی عصر کی نماز دو شخصوں کی فوت ہو گئی تھی، وہ دونوں جماعت کر سکتے ہیں، لیکن اگر امام کوئی نماز پڑھا رہا ہو اور مقتدی کی نماز اور ہو تو اقتداء صحیح نہیں، مثلاً: امام آج کی عصر پڑھنا چاہتا ہے اور مقتدی قضا شدہ کل کی عصر پڑھنا چاہتا ہے تو اقتداء صحیح نہیں ہوگی۔^(۳)

۳:۔۔۔ امام سے اگر مسئلے میں اختلاف ہو جائے خواہ امام کی غلطی ہو یا مقتدی کی، اس کے پیچھے پڑھی ہوئی نماز صحیح ہے، اس کو نہیں لوٹایا جائے گا، اس لئے جن دوستوں نے آپ کو نماز لوٹانے کا مشورہ دیا، وہ غلط تھا، اور آپ کا اس مسجد کو چھوڑ کر دوسری مسجد میں نماز شروع کر دینا بھی اسی غلط مشورے کو قبول کرنے کا نتیجہ ہے، اس لئے یہ بھی غلطی ہے، آپ کی نماز اسی امام صاحب کے پیچھے جائز ہے۔

(۱) الفصل الثالث فی بیان الأوقات التي لا تجوز فيها الصلاة وتكره فيها . . . ومنها ما بعد صلاة الفجر قبل طلوع الشمس ومنها ما بعد صلاة العصر قبل المغرب . (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۳)۔

(۲) ويكره قضاءها فيه، لأن التأخير معصية فلا يظهرها . (الدر المختار مع الرد ج: ۱ ص: ۳۹۱)۔

(۳) ولا يصلى المفترض خلف المتنفل لأن الإقتداء ببناء ووصف الفرضية معدوم في حق الإمام فلا يتحقق البناء على المعدوم، قال: ولا من يصلى فرضاً خلف من يصلى فرضاً آخر، لأن الإقتداء شركة وموافقة فلا بد من الإتحاد . (هداية ج: ۱ ص: ۱۲۷)۔

ایک مقتدی کی نماز خراب ہو گئی تو اس نے اسی نماز کی دوسری جگہ امامت کی

سوال: ... منیٰ میں اپنے نزدیکی خیمے میں نماز کے لئے گیا، وہ لوگ طائف (مسافت ۵۳ میل) سے حج کے لئے آئے تھے، جس کا مجھے بعد میں علم ہوا، ظہر کی نماز کا وقت تھا، انہوں نے نماز شروع کی، میں بھی ان میں شامل ہو گیا، امام جو کہ حافظ قرآن تھا (لیکن داڑھی نہیں تھی) نے بالجبر (قراءت سے) الحمد للہ شریف اور سورۃ پڑھی، حالانکہ پیچھے سے کئی مرتبہ اللہ اکبر بھی کہا، دوسری رکعت میں بھی اس نے اسی طرح قراءت سے الحمد للہ شریف اور سورۃ پڑھی، اور پھر دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا، کیونکہ انہوں نے قصر پڑھنی تھی، میں نے بھی سلام پھیر دیا، امام صاحب کو سمجھایا کہ جناب ظہر اور عصر میں بالجبر نہیں پڑھنی چاہئے، بہر حال مجھے اس نماز سے تسلی نہیں ہوئی، چونکہ میں مقامی یعنی مکہ المکرمہ کا رہنے والا تھا، اس لئے میں نے قصر نماز نہیں پڑھنی تھی، بلکہ پوری ادا کرنی تھی، اس لئے میں اپنے خیمے میں آ گیا جہاں میرے ساتھی اور بھائی نماز کے لئے تیار تھے، انہوں نے مجھے امامت کے لئے کہا اور میں نے ظہر کی نماز پڑھائی، برائے مہربانی یہ وضاحت فرمادیں کہ کیا یہ میرا عمل درست تھا؟ خاص طور پر امامت کرانا کیسا رہا؟

جواب: ... دن کی نمازوں میں جہری قراءت درست نہیں^(۱) جب آپ نے مقیم ہونے کے باوجود دو رکعت پر سلام پھیر دیا تو آپ کی وہ نماز نہیں ہوئی، اس لئے آپ کا امامت کرانا صحیح تھا۔

حرمین شریفین کے امام کے پیچھے نماز نہ پڑھنا بڑی محرومی ہے

سوال: ... میں چند دوستوں کے ساتھ مکہ مکرمہ میں کام کرتا ہوں، ابھی کچھ دنوں کے لئے پاکستان آیا ہوں، جب ہم مکہ مکرمہ میں ہوتے ہیں تو میرے دوستوں میں سے کوئی بھی حرمین شریفین کے امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا تھا، میں نے کئی مرتبہ ان کو سمجھایا، وہ کہتے تھے کہ یہ لوگ وہابی ہیں۔ پھر میں خاموش ہو جاتا تھا، لیکن یہاں آنے کے بعد بھی ان کے کوئی عمل میں تبدیلی نہیں آئی، بلکہ ادھر تو کسی بھی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے، چند خاص مسجدیں ہیں، ان کے سوا سب کو غیر مسلم قرار دیتے ہیں۔

جواب: ... حرمین شریفین پہنچ کر وہاں کی نماز باجماعت سے محروم رہنا بڑی محرومی ہے۔^(۲) حرمین شریفین کے ائمہ، امام احمد بن حنبلؒ کے مقلد ہیں، تبع سنت ہیں، اگرچہ ہمارا ان کے ساتھ بعض مسائل میں اختلاف ہے، لیکن یہ نہیں کہ ان کے پیچھے نماز بھی نہ پڑھی جائے۔

امام کا نماز میں ہچکیوں کے ساتھ رونا

سوال: ... اگر پیش امام دوران قراءت جہری پہلی ہی رکعت میں ہچکیوں کے ساتھ رونے لگے اور ساری نماز میں آخر تک یہی

(۱) ويجب الجهر فيما يجهر والمخافتة فيما يخاف هكذا في التبيين ويجهر بالقراءة في الفجر .. ويخفيها الإمام في الظهر والعصر. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۷۲)۔

(۲) عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: صلوة في مسجدی هذا خير من ألف صلوة فيما سواه إلا المسجد الحرام. متفق عليه. (مشکوٰۃ ص: ۶۷، باب المساجد ومواضع الصلاة)۔

کیفیت برقرار رہے، (ظاہر ہے کہ آنسو اور ناک بھی بہتی ہوگی) کیا ایسی صورت میں نماز میں کسی قسم کا نقص واقع ہوتا ہے؟ رونے اور ہچکیوں سے قراءت میں رکاوٹ کئی مرتبہ ہوتی ہے، مگر بقدر ضرورت قراءت کے بعد بھی اس کو لمبا کرتا ہے، کیا ایسے موقع پر رکوع میں چلا جانا بہتر نہیں ہے؟

جواب: ... نماز میں آواز کے ساتھ رونا اور خوف آخرت یا حق تعالیٰ شانہ کی محبت و عظمت کی وجہ سے ہے، تو نماز میں خلل نہیں آتا، اور اگر کسی دنیوی حادثے کی وجہ سے، یا کسی دکھ درد کی وجہ سے ہو تو اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔^(۱)

زیادہ تنخواہ کی جعلی دستاویزات بنوانے والے امام اور کمیٹی دونوں گناہگار ہوں گے

سوال: ... اگر امام مسجد کہیں کہ: طے شدہ معاملات کی رو سے میری تنخواہ کم ہے، (اور سچ بھی یہی ہے) لیکن میرے بیوی بچوں کے دیزے کا معاملہ ہے، اس لئے مسجد کمیٹی میری تنخواہ کو کاغذات میں زیادہ لکھ کر ایک سرٹیفکیٹ بنادے، تاکہ میرے دیزے میں آسانی ہو، اس مجبوری کی وجہ سے اگر مسجد کمیٹی سرٹیفکیٹ بنادے تو امام صاحب یا کمیٹی والے گناہگار ہوں گے یا نہیں؟

جواب: ... یہ صحیح نہیں، کیونکہ اگر کاغذوں میں تنخواہ زیادہ لکھی جائے گی تو امام صاحب کو وہ تنخواہ دینی بھی پڑے گی، اور اگر زیادہ لکھی جائے اور تھوڑی دی جائے تو یہ جھوٹ ہوگا۔^(۲)

پگڑی کے بغیر نماز پڑھانا

سوال: ... ہمارے محلے کی مسجد میں بعض اوقات امام صاحب کسی خاص مجبوری کی وجہ سے نماز نہیں پڑھا پاتے ہیں، جن کی غیر موجودگی میں مؤذن صاحب بغیر پگڑی کے نماز پڑھاتے ہیں، یعنی صرف ٹوپی پہن کر پڑھاتے ہیں۔ تو مجھے بلکہ ہمارے محلے کے حضرات کو پوچھنا ہے کہ صرف امام صاحب نماز پڑھائے پگڑی باندھ کر وہ نماز سنت مؤکدہ ہے اور مقتدی اگر نماز پڑھائے بغیر پگڑی کے تو کیا وہ نماز بھی سنت مؤکدہ ہے یا غیر مؤکدہ؟

جواب: ... پگڑی کے بغیر نماز ہو جاتی ہے، پگڑی پہننا سنت مؤکدہ نہیں، بلکہ سنت غیر مؤکدہ ہے، اور یہ صرف نماز کی سنت نہیں بلکہ عام سنت ہے۔^(۳)

اگر زید سمجھ کر امام کی اقتدا کی، لیکن وہ بکر نکلا تو نماز کا حکم

سوال: ... مسجد میں نماز باجماعت کے لئے امام صاحب مستقل ہیں، لیکن کبھی کبھی زید اور دوسرے صاحبان جماعت کراتے

(۱) ولو أن فی صلاۃ أو تارہ أو بکی فارتفع بکاوہ فحصل له حروف فإن کان من ذکر الجنة أو النار فصلاۃ تامۃ وإن کان من رجع أو مصیبة فسدت صلاۃ۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۰۱)۔

(۲) لأن عین الکذب حرام۔ قلت: وهو الحق، قال تعالیٰ: قُتِلَ الْغَافِلُونَ، وقال علیہ الصلاۃ والسلام: الکذب مع الفجور وهما فی النار، ولم یتمین عین الکذب للنجاة وتحصیل المرام۔ (ردالمحتار ج: ۶ ص: ۳۲۷)۔

(۳) عن عبادة قال: قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم: علیکم بالعمائم فإنها سیماۃ الملائکة وأرعوها خلف ظهورکم۔ رواه البیهقی فی شعب الإیمان۔ (مشکوٰۃ ص: ۳۷۷)۔

ہیں، لہجے اور آواز میں مماثلت ہے، جس کی بنا پر جماعت میں شامل ہونے والے مستقل امام صاحب یعنی بکر کی امامت خیال کرتے ہیں، جبکہ نیت کرتے وقت اس امام کے پیچھے نماز کی نیت کرتے ہیں، لیکن جماعت یا پوری نماز کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ امامت کسی اور نے کی، ایسی صورت میں کیا:

الف: جماعت سے نماز ہوگی؟

ب: اگر نہیں، تو آب کیا کریں، کیونکہ ایسا متحد بار ہوا، جس کا تعین ممکن نہیں؟

ج: جماعت کے بعد معلوم ہو تو کیا صورت ہوگی؟

د: پوری نماز ختم کرنے کے بعد معلوم ہو تو کیا کیا جائے؟

جواب: یہ نیت کر لی جائے کہ میں اس امام کی اقتداء میں نماز پڑھ رہا ہوں، نماز ہو جائے گی۔^(۱)

امام اگر بوڑھا ہونے کی وجہ سے ارکان نماز میں دیر کرے تو مقتدی کیا کریں؟

سوال: ہمارے امام صاحب کئی سالوں سے ہمیں نماز پڑھاتے ہیں، اور کافی کمزور ہیں۔ جب وہ سجدے میں جاتے ہیں یا سجدے سے اٹھتے ہیں تو اللہ اکبر کہتے ہیں، اور مقتدی لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں، اور وہ مقتدیوں کے بعد کھڑے ہوتے ہیں۔ یعنی مقتدی پہلے رکن میں جاتے ہیں اور مولوی صاحب بعد میں۔ تو کیا اس سے ہماری نماز ہو جاتی ہے؟ حالانکہ ان کو کئی بار سمجھایا بھی ہے کہ آپ اب استعفاء دے دیں اور ہماری نماز خراب نہ کریں، لیکن وہ نہیں مانتے، کیا اس سے ہماری نمازوں پر اثر پڑے گا؟

جواب: ان کے استعفاء کی بات تو تم جانو، یادہ جانیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری عمر میں فرماتے تھے: ”اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں، اس لئے مجھ سے آگے نہ بڑھو، بلکہ جب میں رکوع میں چلا جاؤں تب رکوع میں جایا کرو، اور جب سجدے میں چلا جاؤں تب سجدے میں جایا کرو۔“^(۲)

اس لئے مقتدیوں کو چاہئے کہ امام کے حال کی رعایت کریں، امام اگر بوڑھا ہے یا کمزور ہے تو اس سے آگے نہ بڑھیں، کیونکہ امام سے آگے بڑھنا بڑے وبال کی بات ہے، ایک حدیث میں ہے: ”کیا وہ شخص اس سے نہیں ڈرتا جو اپنے امام سے آگے نکلتا ہے کہ اس کے سر کو گدھے کے سر سے بدل دیا جائے؟“^(۳)

(۱) إذا أراد المقتدی تيسير الأمر على نفسه ينبغي أن يتوى صلاة الإمام والإقتداء به أو يتوى أن يصلى مع الإمام ما يصلى الإمام كذا في المحيط. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۶۷).

(۲) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: يا أيها الناس! إنني قد بدئت فلا تسبقوني بالركوع والسجود، ولكن اسبقكم انكم تدركون ما فاتكم. لم يضبط عن شيوخنا بدنت أو بدنت واختار أبو عبيد بدنت بالتشديد ونصب الدال يعني كبرت ومن قال بدنت يرفع الدال فإنه أراد كثير اللحم. (السنن الكبرى للبيهقي ج: ۲ ص: ۹۳، باب يركع يركع الإمام ويرفع يرفعه ولا يسبقه وكذلك في السجود وغيره).

(۳) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال محمد صلى الله عليه وسلم: أما يخشى الذي يرفع رأسه قبل الإمام أن يحول الله رأسه رأس حمار. (صحيح مسلم ج: ۱ ص: ۱۸۲، مشکوة ج: ۱ ص: ۱۰۲).

مقتدی

دوبارہ امامت کرانے والے کی اقتدا کرنا

سوال:.... ہمارے یہاں ریاض میں عربی امام صاحب ظہر کی جماعت کراتے ہیں، اگر کوئی شخص جماعت سے رہ جائے تو دوبارہ اس کے ساتھ امام بن کر جماعت کراتے ہیں کہ اس طرح میری (امام) نیت نفلوں کی ہوتی ہے اور مقتدی فرض پڑھتا ہے۔ پوچھنا یہ ہے کہ اگر امام کی نیت نفل کی ہو اور مقتدی کی نیت فرض کی، تو جماعت ہو جاتی ہے یا نہیں؟ صحابہ کرامؓ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز ادا کرنے کے بعد محلوں میں جماعت کی امامت کراتے تھے یا نہیں؟

جواب:.... حنفیہ کے نزدیک فرض پڑھنے والے کی اقتدا نفل پڑھنے والے کے پیچھے صحیح نہیں^(۱)، دیگر بعض ائمہ کے نزدیک جائز ہے^(۲)، وہ صاحب اپنے مسلک کے مطابق دوبارہ نماز پڑھاتے ہوں گے، لیکن کسی حنفی کو ان کی دوبارہ امامت کی اقتدا کرنا صحیح نہیں، ورنہ اس کی نماز نہیں ہوگی۔^(۳)

کیا صرف تکبیر تحریرہ میں امام کے ساتھ شریک ہونے والے کو نماز مل گئی؟

سوال:.... اگر مقتدی نے تکبیر تحریرہ کہہ لی، لیکن قعدہ میں امام کے ساتھ شامل ہونے کے لئے زمین پر گھٹنے ٹیکے ہی تھے کہ امام نے سلام پھیر دیا تو کیا مقتدی کو جماعت مل گئی؟

جواب:.... اگر سلام سے پہلے تکبیر تحریرہ کہہ لی تو امام کے ساتھ شریک ہو گیا۔^(۴)

امام بالائی منزل پر ہو تو پچلی منزل والوں کی نماز

سوال:.... ہمارے محلے کی مسجد زیر تعمیر ہے، مسجد ایک حصہ تعمیر ہو چکا ہے، جو دو منزلوں پر مشتمل ہے، مسجد کی تعمیر کے دوران

(۱) ولّا (بصح) إلتداء المفترض بالمتفعل۔ (ہندیہ ص: ۸۶، الفصل الثالث فی بیان من یصلح إماماً لغيره، باب الإمامة)۔
 (۲) واكتفى الشافعية باشتراط توافق نظم صلاتي الإمام والمقتدى وتصح قنوة المؤدى بالقاضی (الأداء خلف القضاء) وعكسه والمفترض بالمتفعل وعكسه... إلخ۔ (الفقه الإسلامي وأدلته ج: ۲ ص: ۲۲۷، إتحاد صلوة الإمام والمأموم، طبع بيروت)۔
 (۳) ولّا مفترض بمتفعل وبمفترض فرحاً آخر لأن إتحاد الصلوة شرط عندنا۔ (الدر المختار مع الرد ج: ۱ ص: ۵۷۹)۔
 (۴) وإن أدرك الإمام في القعدة لا يائي بالثناء بل يكبر للإفتتاح ثم للإحطاط ثم يقعد۔ هكذا في البحر الرائق۔ (ج: ۱ ص: ۹۱)۔

اسی حصے میں نماز باقاعدگی سے پڑھائی جاتی ہے، باجماعت نماز اس طرح ہوتی تھی کہ پیش امام صاحب بالائی منزل پر ہوتے تھے اور مقتدی بالائی اور زیریں دونوں جگہوں پر باجماعت نماز ادا کرتے تھے، دونوں منازل پر لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ امام صاحب کی آواز پہنچانے کا انتظام تھا۔ مسئلہ یہ ہے کہ چند حضرات کا کہنا ہے کہ چلی منزل میں نماز پڑھنے والے نمازیوں کی نماز نہیں ہوئی، پیش امام کا مقتدی کے سامنے ہونا ضروری ہے، نیز پیش امام جس مقام پر کھڑا ہے اور مقتدی جس مقام پر کھڑا ہے اس مقام کی اونچائی کی حد مقرر ہے۔ آپ سے اس مسئلے کی وضاحت کا خواست گار ہوں اور کیا وہ نمازیں جو ہم نے چلی منزل میں باجماعت ادا کی ہیں، وہ ہو گئیں یا انہیں دوبارہ ادا کرنا چاہئے؟ اُمید ہے آپ تفصیل سے جواب عطا فرما کر شکریہ کا موقع دیں گے۔

جواب:۔۔۔ اگر بالائی منزل پر امام کے ساتھ کچھ مقتدی بھی ہوں، جیسا کہ سوال میں ذکر کیا گیا ہے، تو نچلے حصے والوں کی اقتدا بھی صحیح ہے،^(۱) لیکن چلی منزل کو چھوڑ کر امام صاحب کا اوپر کی منزل پر جماعت کرنا مکروہ ہے۔^(۲)

سوال:۔۔۔ یہاں پر ایک مسجد زیر تعمیر ہے، اس کے لئے مسئلہ یہ معلوم کرنا ہے کہ مسجد کو دو منزلہ بنا رہے ہیں، کیونکہ جگہ چھوٹی ہے، جمعہ کی نماز میں نمازیوں کی کثرت ہونے کی وجہ سے اور بچوں کو قرآن شریف کی تعلیم کے لئے دوسری منزل کا بھی پروگرام ہے، کچھ ساتھی یہ کہہ رہے ہیں کہ پہلی منزل کی چھت میں محراب کے مقابل گیلری رکھی جائے تاکہ امام صاحب کی آواز اوپر جاسکے، ویسے لاؤڈ اسپیکر بھی لگائے جائیں گے، اگر لائٹ نہ ہو تو آواز کا مسئلہ تب ہی پیدا ہوگا، اور کہتے ہیں کہ اگر گیلری نہ چھوڑی گئی تو اوپر کی منزل الگ ہوگئی اور نیچے کی الگ ہوگئی، لہذا اس مسئلے کا شرعی حل بتادیں تو نوازش ہوگی، گیلری رکھنی ضروری ہے یا نہیں؟

جواب:۔۔۔ اگر اوپر والوں کو امام کے انتقالات کا علم ہوتا رہے، خواہ لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ، خواہ کبھروں کے ذریعہ، تو اوپر والوں کی اقتدا صحیح ہے، خواہ گیلری ہو یا نہ ہو، ویسے گیلری کی تجویز بھی بہت مناسب ہے۔^(۳)

امام کے ساتھ ارکان کی ادائیگی

سوال:۔۔۔ جماعت کی نماز کے دوران امام جب رکوع و سجود کرتا ہے، کیا اس کے ساتھ ساتھ یا بعد میں یعنی امام سجدے میں چلا جائے تب مقتدی کو سجدہ کرنا چاہئے یا امام کے ساتھ ساتھ؟

جواب:۔۔۔ مقتدی کا رکوع و سجدہ اور قنوت و جلسہ امام کے ساتھ ہی ہونا چاہئے، بشرطیکہ مقتدی، امام کے رکن شروع کرنے کے بعد اس رکن کو شروع کرے، نیز یہ کہ امام سے آگے نکلنے کا اندیشہ نہ ہو، اگر امام کے اٹھنے بیٹھنے کی رفتار سست ہو اور یہ اندیشہ ہو کہ اگر

(۱) ویکرہ ان یكون الإمام وحده على الدكان وكذا القلب في ظاهر الرواية كذا في الهداية وإن كان بعض القوم معه فالأصح أنه لا يكره، كذا في محيط السرخسي۔ (فتاوى عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۰۸، الباب السابع، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره)۔

(۲) ولو صلى على رفوف المسجد إن وجد في صحته مكاناً كره كقيامه في صف خلف صف فيه فرجة۔ وفي الشامية: قوله كره لأن فيه تركاً لإكمال الصفوف۔ (الدر المختار مع الرد المحتار ج: ۱ ص: ۵۷۰ مطلب في الكلام على الصف الأول)۔

(۳) ولو قام على سطح المسجد واقتدى بإمام في المسجد إن كان للسطح باب في المسجد ولا يشبه عليه حال الإمام يصح الاقتداء۔ (هندية ج: ۱ ص: ۸۸، الفصل الرابع في بيان ما يمنع صحة الاقتداء وما لا يمنع)۔

اس امام کے ساتھ ہی انتقال شروع کیا تو امام سے آگے نکل جائے گا تو ایسی حالت میں تھوڑا سا توقف کرنا چاہئے۔^(۱)

مقتدی تمام ارکان امام کی متابعت میں ادا کرے

سوال: ... حضرت! میرے پاس سعودی عرب سے ایک مہمان آئے تھے، وہ ایک دن میرے ساتھ نماز پڑھنے گئے، نماز کے بعد فرمانے لگے کہ یہاں جماعت کی نماز میں ایک خطا ہوئی ہے، نماز کا حکم یہ ہے کہ امام جب اللہ اکبر پورا کہہ دیں اس کے بعد مقتدی اللہ اکبر کہیں، اس کے لئے فرمانے لگے کہ ضروری ہے کہ مقتدی بھی خیال فرمائیں اور امام بھی لفظ ”اللہ“ کو یا ”اکبر“ کو نہ کہیں، بلکہ بہت جلدی سے اللہ اکبر کہیں، اسی طرح یہ بھی فرمانے لگے کہ حکم ہے کہ جب امام رکوع میں جائیں یا سجدے میں جائیں یا سجدے سے اٹھیں تو جب تک امام اللہ اکبر پورا نہ کہہ لیں اس وقت تک مقتدی اللہ اکبر شروع نہ کریں اور نہ ہی رکوع میں یا سجدے میں جائیں اور نہ ہی سجدے سے اٹھیں۔ اسی طرح فرمانے لگے کہ یہی حکم رکوع سے اٹھنے کا ہے، اس طریقہ پر فرمانے لگے کہ یہی حکم سلام پھیرنے کا ہے۔ حضرت! آپ سے معلوم کرنا تھا کہ یہ بات کہاں تک صحیح ہے؟ اور اگر صحیح ہے تو ہماری مساجد میں تو اکثر بہت سے مقتدیوں کی نماز اس حکم سے بہت مختلف ہے، جس کی پہلی وجہ تو لوگوں کی ناواقفیت ہے، اور دوسری اہم وجہ یہ کہ ہماری مساجد میں اکثر امام حضرات ہر رکن پر ”اللہ اکبر“ یا ”سبح اللہ لمن حمدہ“ یا سلام کافی لمبا کہتے ہیں۔

جواب: ... آپ کے سعودی دوست کی بات اس حد تک درست ہے کہ مقتدی کے ارکان امام سے پہلے ادا نہیں ہونے چاہئیں، اور پھر اس میں کچھ تفصیل ہے، وہ یہ کہ اگر امام کی تحریمہ (پہلی تکبیر) سے پہلے مقتدی نے تحریمہ ختم کر لی تو اقتدا ہی صحیح نہیں ہوئی، اس لئے مقتدی کی نماز نہیں ہوئی۔ اور دوسرے ارکان میں نماز فاسد نہیں ہوگی لیکن سخت گناہگار ہوگا، مثلاً: اگر رکوع، سجدہ میں پہلے چلا گیا تو اگر امام بھی اس کے ساتھ رکوع، سجدے میں جا کر شریک ہو گیا تو مقتدی کی نماز تو ہوگئی مگر گناہگار ہوا۔ خلاصہ یہ کہ امام سے آگے بڑھنا جائز نہیں، اور بعض صورتوں میں اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔^(۲)

اگر امام کو رکوع کے بعد ملیں تو کیا اس کے ساتھ نماز میں شامل ہو جائیں؟

سوال: ... اگر نماز پڑھنے جائیں، وضو کر رہے ہوں اور پھر وضو کرنے کے بعد جب اندر پہنچے اور قاری صاحب یعنی پیش امام صاحب رکوع میں چلے گئے ہوں، تو ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ کیونکہ جب رکوع کر رہے ہوں تب تو ٹھیک ہے، لیکن اگر وہ رکوع سے اٹھ کر سجدے میں چلے جائیں تو کیا کریں؟ رکوع کر کے سجدے میں چلے جائیں یا دوبارہ کھڑے ہونے کا انتظار کریں؟

(۱) والحاصل ان متابعة الإمام في الفرائض والواجبات من غير تأخير واجبة. (شامی ص: ۴۷۰)۔

(۲) وأجمعوا على أن المقتدى لو فرغ من قوله الله قبل فراغ الإمام من ذلك لا يكون شارعاً في الصلاة في أظهر الروايات كذا في الخلاصة. (الهندية ج: ۱ ص: ۶۹، الباب الرابع) وأيضاً: ويكره للمأموم أن يسبق الإمام بالركوع والسجود وأن يرفع رأسه قبل الإمام كذا في محيط السرخسي. (الهندية ج: ۱ ص: ۱۰۷، الباب الرابع، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره)۔

جواب:.... بعد میں آنے والا کھڑا ہو کر نماز کی تکبیر تحریر یہ کہے اور پھر جس حالت میں امام کو پائے اس کے ساتھ شریک ہو جائے، اگر امام کے رکوع پر شریک ہو گیا تو اس کو یہ رکعت مل گئی، ورنہ اس رکعت کو شمار نہ کرے۔^(۱)

اگر امام کو رکوع کے بعد پائے تو کیا شامل ہو جائے یا انتظار کرے؟

سوال:.... اگر کوئی شخص امام کو قیام یا رکوع کے علاوہ پائے تو کیا کرے؟ آیا نماز میں شامل ہو جائے یا قیام (یعنی دوسری رکعت) کا انتظار کرے؟ کیونکہ بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ اگر ان کی کوئی رکعت نکل جائے تو وہ کھڑے ہو کر انتظار کرتے ہیں، تاکہ امام کھڑا ہو دوسری رکعت کے لئے اور پھر ہم شامل ہوں نماز میں۔

جواب:.... جس حالت میں امام کو پائے، فوراً اس کے ساتھ شریک ہو جائے، انتظار نہ کرے۔^(۲)

اگر امام رکوع، سجدے وغیرہ میں ہو تو امام کے ساتھ شریک ہونا

سوال:.... اگر امام رکوع، سجدے، التحیات، یا اور کسی عمل میں ہے تو دیر سے آنے والا کیا کرے؟ آیا وہ نیت کر کے اللہ اکبر کہتا ہوا بغیر قیام کئے رکوع سجدے میں شامل ہو جائے یا قیام بھی کرے؟

جواب:.... کھڑا ہو کر تکبیر تحریر یہ کہے، اور امام کے ساتھ شریک ہو جائے۔^(۳)

امام کی حرکت دیکھ کر تکبیر کہنے سے پہلے رکوع سجدے میں جانے والے کی نماز

سوال:.... جماعت کے دوران اگلی صف میں ایک صاحب امام صاحب کی اللہ اکبر کہنے سے پہلے ہی صرف امام صاحب کی حرکت دیکھ کر رکوع یا سجدے میں چلے جاتے ہیں۔ کیا صرف امام صاحب کی حرکت دیکھ کر رکوع یا سجدے میں جانا ٹھیک ہے؟ یا امام صاحب کی اللہ اکبر کی آواز سن کر جانا چاہئے؟ مہربانی فرما کر جواب ضرور دیں۔

جواب:.... امام کی تکبیر کا انتظار کرنا چاہئے، لیکن اگر امام کے انتقالات کے ساتھ انتقال کرے تب بھی جائز ہے، بشرطیکہ امام سے آگے نہ نکلے۔^(۴)

(۱) لو أدرك الإمام وهو راكع فكبر قائماً وهو يريد تكبيرة الركوع جازت صلاته... إلخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۶۹، الباب الرابع في صفة الصلاة).

(۲) وإن أدرك الإمام في الركوع والسجود يتحرى أن كان أكبر رأيته أنه لو أتى به (النساء) أدركه في شيء من الركوع أو السجود يأتي به قائماً ولا يتابع الإمام ولا يأتي به... إلخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۹۱، الفصل السابع في المسبوق واللاحق).

(۳) لو أدرك الإمام وهو راكع فكبر قائماً. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۶۹، الباب السابع في صفة الصلاة).

(۴) ويكره للمأموم أن يسبق الإمام بالركوع والسجود وأن يرفع رأسه فيهما قبل الإمام. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۰۷، الباب الرابع، الفصل الثاني).

مقتدی تکبیر کب کہے؟

سوال: ...مقتدی امام کے پیچھے کس طرح نماز ادا کریں؟ امام کے منہ سے ”اللہ“ نکلے فوراً عمل شروع کر دیں؟
جواب: ...امام کے تکبیر شروع کرنے کے بعد آپ تکبیر کہہ سکتے ہیں، مگر اس کا خیال رکھا جائے کہ تکبیر امام سے پہلے شروع نہ کیا جائے اور امام سے پہلے ختم بھی نہ کی جائے۔^(۱)

مقتدی کو تکبیریں آہستہ کہنی چاہئیں

سوال: ...مردوں کے لئے فرض رکعتوں میں تکبیریں اور ثناء (ظہر اور عصر کے علاوہ) باواز بلند پڑھنے کا حکم ہے، مسجد میں بھی (جماعت کے علاوہ) کیا ایسا کرنا چاہئے؟ عموماً لوگ مساجد میں فرائض بھی خاموشی سے ادا کر لیتے ہیں، کیا یہ درست ہے؟
جواب: ...بلند آواز سے تکبیر امام کہتا ہے، مقتدی کو اور منفرد کو تکبیریں آہستہ کہنی چاہئیں، اور ثناء تو امام بھی آہستہ پڑھے۔^(۲)

مقتدی تکبیرات کتنی آواز سے کہے؟

سوال: ...بعض لوگ باجماعت نماز پڑھتے ہوئے امام کی تکبیروں کے ساتھ تکبیریں کہتے ہیں اور کہتے بھی بالجہر ہیں، یعنی ان کے ساتھ کھڑے ہوئے دو تین شخص باسانی ان کی آوازن اور سمجھ سکتے ہیں، کیا ان کی نماز ہو جاتی ہے؟
جواب: ...مقتدی کو تکبیر آہستہ کہنی چاہئے، اور آہستہ کا مطلب یہ ہے کہ آواز صرف اس کے کانوں کو سنائی دے۔^(۳)

امام کی اقتدا میں ثنا کب تک پڑھے؟

سوال: ...سری نماز و جہری نماز میں مقتدی کو ثنا کیسے ادا کرنی چاہئے، یعنی سری نماز میں کب تک اور جہری نماز میں کب تک پڑھنی چاہئے؟

جواب: ...جب امام قراءت شروع کر دے تو ثنا چھوڑ دینی چاہئے، اور سری نماز میں جب تک یہ خیال ہو کہ امام نے قراءت شروع نہیں کی ہوگی، ثنا پڑھ لے، اس کے بعد چھوڑ دے۔^(۴)

(۱) وبحرم مقارنا التحریمة الإمام عند أبي حنيفة رحمه الله تعالى وعندهما بعد ما احرم والفتوى على قولهما هكذا في المعدن والمقارنة ... ان يوصل المقتدى همزة الله براء اكبر كذا في المصنف في باب الحنفية. (الهندية ج: ۱ ص: ۶۸، الباب الرابع، في صفة الصلاة).

(۲) (وجهر الإمام بالتكبير) بقدر حاجته للإعلام بالدخول والاستقلال وكذا بالتسميع والسلام، وأما الموتر والمنفرد فيسمع نفسه (والثناء والتعوذ والتسمية والتأمين) وكونه سرّاً. (درمختار مع الشامي ج: ۱ ص: ۴۷۵، باب صفة الصلاة، مطلب في التبليغ خلف الإمام).

(۳) (وجهر الإمام بالتكبير) ... وأما الموتر والمنفرد فيسمع نفسه. (درمختار مع الشامي ج: ۱ ص: ۴۷۵، باب صفة الصلاة، مطلب في قولهم الإساءة دون الكراهة).

(۴) ولو أدرك الإمام بعد ما اشتغل بالقراءة قال ابن الفضل لا يثنى، وقال غيره يثنى، وينبغي التفصيل إن كان الإمام يجهر لا يثنى وإن كان يسر يثنى وهو مختار شيخ الإسلام. (الشامية ج: ۱ ص: ۴۸۸، مطلب في بيان المواثر والشاذة).

مقتدی کی شنا کے درمیان اگر امام فاتحہ شروع کر دے تو مقتدی خاموش ہو جائے

سوال:.... امام کے سورہ فاتحہ شروع کرنے سے پہلے میں نے ثنا پڑھنی شروع کر دی، اور درمیان میں امام نے سورہ فاتحہ شروع کر دی، اس وقت بقیہ ثنا اور تعوذ و تسمیہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:.... جب امام قراءت شروع کر دے تو ثنا پڑھنا وہیں پر بند کر دے، تعوذ و تسمیہ قراءت کے تابع ہیں، اس لئے ان کو امام اور منفرد پڑھے، مقتدی نہیں، مقتدی صرف ثنا پڑھ کر خاموش ہو جائے۔^(۱)

کیا امام کی قراءت کے وقت مقتدی ثنا پڑھ سکتا ہے؟

سوال:.... ایک مقتدی اس وقت امام کی اقتدا میں شامل ہوتا ہے جبکہ امام سورہ فاتحہ کی قراءت شروع کر چکا ہے، کیا مقتدی قراءت میں ثنا پڑھ سکتا ہے یا کہ نہیں؟

جواب:.... جب امام قراءت شروع کر دے تو مقتدی کو ثنا پڑھنے کی اجازت نہیں۔^(۲)

مقتدی صرف ثنا پڑھے گا، تعوذ و تسمیہ نہیں

سوال:.... امام کے ساتھ نماز شروع کرنے سے قبل مقتدی کو ثنا، تعوذ اور تسمیہ تینوں کلمات ادا کرنے چاہئیں یا صرف ثنا اور تعوذ پڑھنا چاہئے جیسا کہ نماز جنازہ میں صرف ثنا اور تعوذ پڑھا جاتا ہے؟

جواب:.... تعوذ اور تسمیہ قراءت کے لئے ہیں، امام اور منفرد کو ثنا کے بعد قراءت بھی کرنی ہے، اس لئے وہ تعوذ و تسمیہ بھی پڑھیں گے، اور مقتدی کو چونکہ قراءت نہیں کرنی، اس لئے وہ صرف ثنا پڑھے گا، تعوذ و تسمیہ نہیں۔^(۳)

شافعی امام جب فجر میں قنوت پڑھے تو حنفی مقتدی خاموش رہے

سوال:.... اکثر فجر کی دوسری رکعت میں شافعی امام ہاتھ اٹھا کر قنوت پڑھتے ہیں، جس میں پانچ، سات منٹ صرف ہوتے ہیں، بحیثیت حنفی مسلک کے مجھے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنی چاہئے یا خاموشی سے کھڑا رہنا چاہئے؟ اگر امام کی اتباع میں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگ لی جائے تو اس میں کیا حرج ہے؟ نماز ہوگئی یا دوبارہ لوٹانی پڑے گی؟

(۱) ولو أدرك الإمام بعد ما اشتغل بالقرآن قال ابن الفضل لا يثنى، وقال غيره يثنى، وينبغي التفصيل إن كان الإمام يجهر لا يثنى وإن كان يسر يثنى وهو مختار شيخ الإسلام۔ (رد المحتار ج: ۱ ص: ۴۸۸، مطلب في بيان المتواتر والشاذة)۔

(۲) وإذا أدرك الإمام وهو يجهر بالقراءة لا يأتى بالثناء بل يستمع وينصت للآية۔ (حلی کبیر ص: ۳۰۳، طبع سہیل اکیڈمی لاہور)۔

(۳) فاستعد بالله الآية فلا يأتى به المقتدى لأنه لا يقرأ بخلاف الإمام والمنفرد۔ (حلی کبیر ج: ۱ ص: ۳۰۳)۔

جواب:.... ہمارے نزدیک قنوت فجر مشروع نہیں، اس لئے اس میں شافعی امام کی مطابقت نہ کی جائے، بلکہ خاموش کھڑا رہے۔^(۱)

کیا رفع یدین کرنے والے مقلد امام کی اقتدا میں رفع یدین کریں؟

سوال:.... اگر کبھی ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا اتفاق ہو جو شافعی، مالکی یا حنبلی مسلک پر عامل ہوں، تو کیا امام کی اتباع کرتے ہوئے مجھے بھی رفع یدین کرنا ہوگا؟ اگر اتباع کرتے ہوئے رفع یدین کروں تو کیا جائز ہے؟ جبکہ میں حنفی مسلک پر عامل ہوں۔

جواب:.... آپ اپنے مسلک پر عمل کریں، وہ اپنے مسلک پر عمل کریں۔^(۲)

حنفی عالم کی اقتدا میں حنبلی مسلک کے لوگوں کا وتر پڑھنا

سوال:.... ہمارے ایک رشتہ دار، دوحہ قطر میں ایک مسجد کے امام ہیں، وہاں کے لوگ مسلک حنبلی ہیں، اور ہمارے رشتہ دار حنفی مسلک سے تعلق رکھتے ہیں، وہاں پر وتر ایک رکعت پڑھی جاتی ہے، کیونکہ حنبلی مسلک کے نزدیک وتر ایک رکعت ہے، اور امام حنفی ہے، کیا یہ نماز ہوگی یا نہیں؟ اگر ہوگی تو امام کی یا مقتدیوں کی؟ یا دونوں کی؟

جواب:.... فقہ حنفی کے نزدیک ایک رکعت کی نماز نہیں ہوتی، اس لئے حنفی کو ایک رکعت وتر میں امام بنانا جائز نہیں، حنفی امام اور حنفی مقتدیوں کی نماز نہیں ہوگی، اور جب امام کی نماز نہ ہوئی تو حنبلی مقتدیوں کی نماز جائز نہیں؟ یہ حنبلی علماء سے تحقیق کر لی جائے، مجھے اس کی تحقیق نہیں۔^(۳)

فجر کی دوسری رکعت میں قنوت پڑھنے والے امام کے پیچھے کیا کیا جائے؟

سوال:.... یہاں پر یعنی ابو ظہبی میں اکثر مساجد میں دیکھنے میں آیا ہے کہ نماز فجر کے دوران دوسری رکعت میں رکوع کے بعد اور سجدے سے پہلے کھڑے ہو کر اور ہاتھ اٹھا کر امام اونچی آواز سے طویل دعا پڑھتا ہے، اور اس کے ساتھ تمام نمازی بھی دعا پڑھتے ہیں اور آمین کہتے ہیں، ایسے بھی لوگ ہیں جن میں میں بھی شامل ہوں، امام کے ساتھ دعا پڑھنے کی بجائے خاموشی سے کھڑے رہتے ہیں، اور جب امام دعا ختم کر کے سجدے میں جاتا ہے تو ساتھ ہی سجدے میں چلے جاتے ہیں، قرآن و سنت کی روشنی میں اس دعا کے پڑھنے یا نہ پڑھنے کے متعلق تفصیلاً جواب سے نوازیں۔

(۱) وان قننت الإمام في صلاة الفجر يسكت من خلفه كذا في الهداية ويقف قائماً وهو الصحيح كذا في النهاية. (الهندية ج: ۱ ص: ۱۱۱، الباب الثامن في صلاة الوتر).

(۲) وأما الاقتداء بالمخالف في الفروع كالشافعي فيجوز ما لم يعلم منه ما يفسد الصلاة على اعتقاد المقتدى عليه الإجماع. (حلبی کبیر ص: ۵۱۶).

(۳) قال في البحر وهو صريح في أن صلاة ركعة فقط باطلة. (شامی ج: ۲ ص: ۵۳).

جواب:۔۔۔ یہ دُعاے قنوت کہلاتی ہے، جسے حضرات شافعیہ فجر کی نماز میں ہمیشہ پڑھتے ہیں، ہمارے نزدیک فجر کی نماز میں قنوت ہمیشہ نہیں پڑھی جاتی، بلکہ جب مسلمانوں کو کوئی اہم حادثہ پیش آجائے تو قنوت نازلہ پڑھی جاتی ہے، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے حوادث کے موقع پر ہی پڑھنا ثابت ہے، بعد میں ترک فرمادیا تھا۔ پس اگر امام شافعی المذہب ہو اور وہ فجر کی نماز میں ہمیشہ قنوت پڑھے تو اس کے قنوت پڑھنے کے دوران ہاتھ چھوڑ کر خاموش کھڑے رہیں اور جب امام سجدے میں جائے تو اس کے ساتھ سجدے میں چلے جائیں۔^(۱)

سری نمازوں میں مقتدی ثنا کے بعد کیا کرے؟

سوال:۔۔۔ نماز فرض میں امام کے پیچھے نماز پڑھنے کے دوران فجر، مغرب اور عشاء میں تو امام صاحب بلند آواز سے قراءت کرتے ہیں، مگر ظہر اور عصر میں بلند آواز سے قراءت نہیں کرتے، کیا مقتدی کو مندرجہ بالا دونوں نمازوں میں ثنا کے بعد کچھ پڑھنا چاہئے یا خاموشی سے امام کی اقتدا کرنی چاہئے؟

جواب:۔۔۔ جماعت کی نماز میں قراءت امام کا وظیفہ ہے، مقتدی کو خاموشی کا حکم ہے، اس لئے خواہ دن کی نماز ہو یا رات کی، مقتدی کو ثنا پڑھنے کے بعد خاموش رہنا چاہئے،^(۲) اور دل میں سورۃ فاتحہ پڑھ لے، مگر زبان سے الفاظ ادا نہ کرے۔

امام کے پیچھے قراءت کے معاملے میں اپنے اپنے مسلک پر عمل کریں

سوال:۔۔۔ بعض لوگ پیش امام کے پیچھے نماز ادا کرتے ہیں، سورتیں خود بھی پڑھتے ہیں، کیا یہ بات مناسب ہے؟

جواب:۔۔۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک امام کی قراءت مقتدی کے لئے کافی ہے، لہذا امام کے پیچھے سورتیں پڑھنا صحیح نہیں، اور الٰہ حدیث حضرات امام کے پیچھے صرف فاتحہ پڑھنے کا حکم کرتے ہیں، آپ جس مسلک کے ہوں اس پر عمل کریں، اختلافی مسائل میں دوسروں سے الجھنا نہیں چاہئے۔^(۳)

مقتدی کا عصر یا ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ سوچنا بہتر ہے

سوال:۔۔۔ امام کے ساتھ عصر یا ظہر کے چار فرض پڑھ رہے ہوں تو کیا پہلی اور دوسری رکعت کے قیام میں ہم الحمد شریف اور کوئی سورۃ ”سوچ“ سکتے ہیں یا نہیں، تاکہ کوئی دنیاوی خیالات نہ آویں؟

(۱) وان كنت الإمام في صلاة الفجر يسكت من خلفه كذا في الهداية ويقف قائماً وهو الصحيح كذا في النهاية. (الهندية ج: ۱ ص: ۱۱۱، الباب الثامن في صلاة الوتر).

(۲) (قوله والنص المقتدى) فلو قرأ خلف إمامه كره تحريماً ولا تفسد في الأصح. (الشامية ج: ۱ ص: ۴۷۰)، وأيضاً مؤطا إمام محمد (ص: ۹۷)، وأيضاً وتكره القراءة خلف الإمام عند أبي حنيفة وأبي يوسف رحمهما الله تعالى هكذا في الهداية. (الهندية ج: ۱ ص: ۱۰۹، الباب السابع، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره).

(۳) عن جابر بن عبد الله أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: من كان له إمام فقرأة الإمام له قراءة. (طحاوى ج: ۱ ص: ۱۵۹، باب القراءة خلف الإمام، طبع مكتبة حقايق).

جواب:۔۔۔ دل میں ضرور سوچتے رہنا چاہئے، لیکن زبان سے الفاظ ادا نہ کئے جائیں۔

کیا سرّی نمازوں میں مقتدی دل میں کوئی سورت پڑھ سکتا ہے؟

سوال:۔۔۔ جن نمازوں میں یعنی (ظہر، عصر) قراءت اُوچھی آواز سے نہیں ہوتی، اس نماز میں مقتدی دل میں قراءت یعنی الحمد شریف، قل شریف وغیرہ پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ میں نے کسی سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ پڑھنا نہیں چاہئے، جبکہ اس نے کہیں پڑھا تھا کہ اگر پڑھے تو پڑھ بھی سکتا ہے، اگر نہ پڑھے تو کوئی حرج نہیں۔

جواب:۔۔۔ زبان ہلائے بغیر دل میں پڑھتا رہے۔^(۱)

مقتدی رکوع وسجود میں کتنی بار تسبیح پڑھے؟

سوال:۔۔۔ مقتدی رکوع اور سجود میں جتنی بار وقت ملے اتنی بار تسبیح کر سکتا ہے یا مقررہ حد تین بار ہی کہے؟ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ رکوع میں وہ پانچ بار تسبیح کر سکا، پہلے سجدے میں سات بار، دوسرے میں امام صاحب کے جلد اٹھ جانے کے باعث تین ہی بار تسبیح کر سکا، کیا اس طریقے سے کوئی قباحہ ہے؟

جواب:۔۔۔ تین بار کمال کا ادنیٰ درجہ ہے، اس سے زیادہ جتنی بار کہہ سکتا ہے کہہ لے، مگر طاق کی رعایت رکھے۔^(۲)

”ربنا لک الحمد“ کے بجائے ”سمع اللہ لمن حمدہ“ کہہ دینے سے کوئی خرابی نہیں آئی

سوال:۔۔۔ بکرنے غلطی سے پہلی رکعت میں ایک مرتبہ امام کے ساتھ ”سمع اللہ لمن حمدہ“ کہا ”ربنا لک الحمد“ کے بجائے، اور پھر ”ربنا لک الحمد“ بھی کہا، تو کیا نماز میں کوئی خرابی تو نہیں آئی؟

جواب:۔۔۔ کوئی خرابی نہیں آئی۔

امام سے پہلے سجدہ کرنا

سوال:۔۔۔ بعض مقتدی امام صاحب سے پہلے رکوع یا سجدے میں چلے جاتے ہیں، تو معلوم یہ کرنا ہے کہ ان لوگوں کی نماز ہو جاتی ہے جو امام صاحب سے پہلے رکوع یا سجدہ کرتے ہیں؟

(۱) اس لئے کہ یہ قراءت نہیں ہے، قراءت کے لئے زبان سے الفاظ کی ادائیگی ضروری ہے۔ واما حد القراءة فنقول تصحيح الحروف امر لا بد منه فان صح الحروف بلسانه ولم يسمع نفسه لا يجوز وبه أخذ عامة المشايخ هكذا في المحيط۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۶۹، الفصل الأول في فرائض الصلاة)۔

(۲) واختلف في معنى قوله ذلك أدناه فليل أدنى كمال السنة وقيل أدنى كمال التسبيح وقيل أدنى القول المسنون والأول أوجه وعليه كل فالزيادة على الثلاث أفضل ويستحب ان يختم على وتر خمس أو سبع أو تسع لحديث الصحيحين: إن الله وتر يحب الوتر۔ (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۳۳۵)۔

جواب:۔۔۔ مقتدی کا امام سے پہلے رکوع اور سجدے میں جانا نہایت بُری حرکت ہے۔ صحیحین کی حدیث میں ہے کہ: ”جو شخص امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے، کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کے سر سے بدل دے؟“^(۱) (مشکوٰۃ ص: ۱۰۲) جو شخص امام سے پہلے رکوع اور سجدے میں چلا جائے، اگر امام کے ساتھ رکوع یا سجدے میں شریک ہو جائے تو اس کی نماز ہو جائے گی، اور اگر امام کے رکوع اور سجدے میں جانے سے پہلے اٹھ جائے تو اس کی نماز نہیں ہوگی، الا یہ کہ امام کے ساتھ یا امام کے بعد دوبارہ رکوع و سجدہ کرے۔^(۲)

کیا امام سے پہلے رکوع، سجدے میں جانا گناہ ہے؟

سوال:۔۔۔ کیا نماز پڑھتے ہوئے امام صاحب سے پہلے رکوع سجدے میں جانا گناہ ہے؟

جواب:۔۔۔ جی ہاں! مقتدی کو کسی رکن میں امام سے سبقت کرنا جائز نہیں، حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص امام سے پہلے رکوع یا سجدے سے سر اٹھاتا ہے، کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر سے بدل دیں۔^(۳)

امام سے پہلے دوسرے رکن میں چلے جانے والے کا شرعی حکم

سوال:۔۔۔ آج کل تیز رفتاری ہمارے ہر کام کا لازمی جزو بن چکی ہے، حتیٰ کہ دین کے ارکان کی ادائیگی میں بھی ہم غیر ضروری تیزی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ نماز ہی کو لے لیجئے، ابھی امام رکوع سے اٹھایا نہیں ہوتا کہ ہم سیدھے ہو چکے ہوتے ہیں، امام سجدے میں ہوتا ہے کہ ہم سر اٹھا چکے ہوتے ہیں، اکثر تو ابھی امام نے پورا سلام بھی نہیں پھیرا ہوتا کہ ہم سلام پھیر کر اپنے آپ کو نماز سے فارغ کر لیتے ہیں، کچھ ایسی ہی صورت ایک ساتھی کو پیش آئی کہ پچھلے دنوں اس نے نماز کے دوران دوسرے سجدے میں امام سے پہلے سر اٹھالیا، اب آپ یہ بتائیے کہ اس طرح کی نماز صحیح ہوگئی؟

جواب:۔۔۔ قصد امام سے پہلے اٹھ جانا بڑا گناہ ہے،^(۴) مگر غلطی سے اٹھ جائے تو گناہ نہیں، پھر اٹھ جانے کے بعد اگر اگلے رکن میں امام کے ساتھ شریک ہو جائے تب تو نماز صحیح ہوگئی، اور اگر امام سے پہلے اگلے رکن کو بھی ختم کر لیا تو اس کی نماز فاسد ہوگئی۔ مثلاً: کسی نے امام سے پہلے سجدے سے سر اٹھالیا اور دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا، امام ابھی دوسری رکعت کے لئے کھڑا نہیں ہوا

(۱) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: أما یخشی الذی یرفع رأسہ قبل الإمام أن یحوّل اللہ رأسہ رأس حمار۔ متفق علیہ۔ (مشکوٰۃ ص: ۱۰۲)۔

(۲) لیلو لم یرکع أصلاً أو رکع ورفع قبل أن یرکع إمامہ ولم یعدہ معہ أو بعدہ بطلت صلاتہ۔ (الشامیہ ج: ۱ ص: ۴۷۱، طبع ایچ ایم سعید، مطلب مہم فی تحقیق متابعت الإمام)۔

(۳) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: أما یخشی الذی یرفع رأسہ قبل الإمام أن یحوّل اللہ رأسہ رأس حمار۔ متفق علیہ۔ (مشکوٰۃ ج: ۱ ص: ۱۰۲)۔

(۴) ویکرہ للمأموم أن یسبق الإمام بالركوع والسجود وأن یرفع رأسہ فیہما قبل الإمام۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۰۷، الباب السابع، الفصل الثانی)۔

تھا کہ یہ رکوع میں چلا گیا، تو اس کی نماز فاسد ہو گئی، اور اگر دوسری رکعت کے قیام میں امام اس کے ساتھ آملتا تو نماز صحیح ہو گئی۔^(۱)

امام سے پہلے رکوع، سجدہ وغیرہ میں چلے جانا

سوال: میرا ایک دوست ہے، وہ نماز میں امام سے پہلے چلے جاتا ہے، جب اس کو منع کرتے ہیں تو کہتا ہے کہ اس سے نماز وغیرہ میں کوئی خرابی نہیں۔ پوچھنا یہ ہے کہ آیا اس سے نماز میں کوئی فساد تو نہیں آتا؟ اور اگر کوئی حدیث ایسے فعل کی وعید میں ہو تو ذکر فرما دیجئے، اور ساتھ یہ بھی بتلائیں کہ جماعت کی نماز میں امام کے ساتھ کب جانا چاہئے؟ رکوع سجدہ وغیرہ یعنی سنت طریقہ کیا ہے؟

جواب: نماز امام سے آگے پڑھنا حماقت ہے، کیونکہ جب تک نماز ختم نہیں ہوتی یہ شخص نماز سے فارغ تو ہو نہیں سکتا، پھر ارکان میں آگے بڑھنے سے کیا فائدہ؟ مقتدی کو امام کے پیچھے پیچھے رہ کر ارکان ادا کرنے چاہئیں۔^(۲)

مقتدی نے امام سے پہلے سر اٹھالیا تو نماز کا کیا حکم ہے؟

سوال: میں جمعۃ المبارک کی نماز پڑھ رہا تھا، جماعت کے دوران جب امام صاحب رکوع کی حالت میں تھے تو ہمارے اوپر سے ہوائی جہاز گزرنے لگا، جس کی آواز نے ہمیں (مچھلی صف والوں کو) امام صاحب کی آواز سننے نہ دی، اس کے بعد امام صاحب سجدے میں جانے لگے تو ہم بھی ”ربنا لک الحمد“ کہہ کر امام صاحب کے ساتھ مل گئے، لیکن چند سیکنڈ کے بعد ہم اپنے اندازے سے سجدے سے اٹھ گئے، لیکن جبکہ امام صاحب ابھی سجدے ہی میں تھے، اس طرح ہم سے رکن کی ادائیگی میں پھل ہو گئی، جبکہ میں نے علمائے کرام سے سنا ہے کہ جو آدمی باجماعت نماز کے دوران امام صاحب سے پھل کرے، اس کی نماز ٹوٹ جاتی ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایسے آدمی کی شکل گدھے جیسی ہوگی۔ ایسی صورت حال میں آپ سے گزارش ہے کہ قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب دے کر ہمیں مطمئن فرمائیں کہ ہماری نماز ہو گئی یا نہیں؟ اگر واقعی نماز ٹوٹ گئی تھی تو پھر کیا کرنا چاہئے؟

جواب: قصد امام سے پہلے اٹھ جانا بڑا گناہ ہے، مگر غلطی سے اٹھ جائے تو گناہ نہیں،^(۳) پھر اٹھ جانے کے بعد اگر اگلے رکن میں امام کے ساتھ شریک ہو جائے تب تو نماز صحیح ہو گئی،^(۴) اور اگر امام سے پہلے اگلے رکن کو بھی ختم کر لیا تو اس کی نماز فاسد ہو گئی۔^(۵) مثلاً: کسی نے امام سے پہلے سجدے سے سر اٹھالیا اور دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا، امام ابھی دوسری رکعت کے لئے کھڑا نہیں ہوا

(۱) حوالہ سابقہ۔

(۲) ویکرہ للماموم أن يسبق الإمام بالركوع والسجود وأن يرفع رأسه فيهما قبل الإمام۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۰۷، الباب السابع، الفصل الثانی)۔

(۳) ویکرہ للماموم أن يسبق الإمام بالركوع والسجود وأن يرفع رأسه فيهما قبل الإمام... إلخ۔ (الهندية ج: ۱ ص: ۱۰۷، الباب السابع، الفصل الثانی)۔

(۴) ويدخل فيها ما لو ركع قبل إمامه ودام حتى أدرکه إمامه فيه۔ (الشامية ج: ۱ ص: ۴۷۱، طبع ایچ ایم سعید)۔

(۵) ایضاً نمبر ۲ ای فلولم یرکع... إلخ۔

تھا کہ یہ رکوع میں چلا گیا، تو اس کی نماز فاسد ہو گئی، اور اگر دوسری رکعت کے قیام میں امام اس کے ساتھ آ ملا تو نماز صحیح ہو گئی۔

مقتدی آخری قعدہ میں اور دُعائیں بھی پڑھ سکتا ہے

سوال:.... امام جب آخری رکعت کے قعدہ میں ہو تو مقتدی دُرود شریف اور دُعا "یوم یقوم الحساب" تک پڑھنے کے بعد کیا مزید دُعائیں پڑھ سکتا ہے یا خاموش رہے، امام کے سلام پھیرنے تک؟

جواب:.... امام کے سلام پھیرنے تک جو دُعائیں یاد ہوں ان میں سے جتنی چاہے پڑھتا رہے۔^(۱)

امام کی اقتدا میں مقتدی کب سلام پھیرے؟

سوال:.... باجماعت نماز میں امام صاحب نے نماز ختم کرنے کے لئے التحیات، دُرود شریف اور دُعا کے بعد سلام پھیر دیا، لیکن ایک مقتدی ابھی دُرود شریف ہی پڑھ رہا تھا، تو کیا مقتدی کو بھی جب امام صاحب نے نماز ختم کرنے کے لئے سلام پھیرا تھا، سلام پھیر دینا چاہئے یا مقتدی کو دُرود شریف اور دُعا پوری پڑھنے کے بعد سلام پھیرنا چاہئے؟

جواب:.... اگر التحیات پوری نہیں ہوئی، تو اسے پوری کرے، اور اگر التحیات پڑھ چکا ہے تو امام کے ساتھ سلام پھیر لے، دُرود شریف کو پورا نہ کرے۔^(۲)

امام کے دوسرے سلام سے پہلے مقتدی کا قبلہ سے پھر جانا

سوال:.... ہماری مسجد کے امام صاحب بہت لمبا (دیر تک) سلام پھیرتے ہیں، ایک مقتدی امام صاحب کے دوسرا سلام پھیرتے ہی منہ قبلہ کی طرف سے پھیر لیتا ہے، جبکہ امام صاحب کا سلام ابھی پورا نہیں ہوتا، اس کا کہنا ہے کہ دوسرا سلام پھیرتے وقت مقتدی امام کی اقتدا سے آزاد ہو جاتا ہے، کیا اس کا یہ عمل درست ہے؟

جواب:.... امام کو سلام اتنا لمبا نہیں کرنا چاہئے کہ مقتدیوں کا سلام درمیان ہی میں ختم ہو جائے، جو مقتدی امام کا دوسرا سلام پورا ہونے سے پہلے ہی قبلہ سے ہٹ کر بیٹھ جاتا ہے، اس کی نماز فاسد تو نہیں ہوگی، لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے، جب اس نے پانچ سات منٹ امام کے ساتھ صبر کیا ہے تو چند سیکنڈ اور بھی صبر کر لیا کرے۔^(۳)

(۱) ودعا بما يشبه الفاظ القرآن والسنة لا كلام الناس۔ (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۳۴۹، کتاب الصلاة، طبع بیروت)۔

(۲) إذا أدرك الإمام في التشهد وقام الإمام قبل أن يتم المقتدى أو سلم الإمام في آخر الصلاة قبل أن يتم المقتدى التشهد المختار أن يتم التشهد..... ولو سلم الإمام قبل أن يفرغ المقتدى من الدعاء الذي يكون بعد التشهد أو قبل أن يصلّي على النبي صلى الله عليه وسلم فإنه يسلم مع الإمام۔ (الهندي ج: ۱ ص: ۹۰، الباب الخامس في الإمامة، الفصل السادس)۔

(۳) والسنة في السلام أن تكون التسليمة الثانية أخفض من الأولى..... اختلفوا في تسليم المقتدى قال الفقيه أبو جعفر المختار أن ينتظر إذا سلم الإمام عن يمينه يسلم المقتدى عن يمينه وإذا فرغ عن يساره يسلم المقتدى عن يساره..... الخ۔ (الهندي ج: ۱ ص: ۷۷، الباب الرابع، الفصل الثالث)۔

امام سے پہلے سلام پھیرنا

سوال: ... یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ باجماعت نمازوں میں مقتدی حضرات (بوڑھے، جوان اور نو عمر) امام سے پہلے ہی سلام پھیر دیتے ہیں، امام سے پہلے مقتدی کا عمل کہاں تک درست ہے؟ کیا یہ گناہگار نہ ہوئے؟ ایسے لوگوں کی نماز ہوئی کہ نہیں؟

جواب: ... رکوع سجدہ میں امام سے پہلے جانا گناہ ہے، اگر مقتدی تشہد پڑھ چکا تھا تو اس کی نماز ہوگئی، لیکن امام سے پہلے سلام پھیرنا ناجائز اور مکروہ تحریمی ہے۔^(۱)

مقتدی اگر قعدہ اولیٰ میں دونوں طرف سلام پھیر دے تو کیا کرے؟

سوال: ... زید امام صاحب کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے، قعدہ اولیٰ میں زید نے بھول کر دونوں طرف سلام پھیر دیا، امام صاحب تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہو گئے، موجودہ صورت میں زید کیا کرے گا؟ اور کیسے نماز پوری کرے؟

جواب: .. مقتدی کو امام کے پیچھے سلام نہیں پھیرنا چاہئے، اگر سبوا ایسا ہو جائے تو اس کی نماز صحیح ہے، اس کی نماز باطل نہیں ہوتی۔^(۲)

امام کی اقتدا میں نماز کا رکوع رہ جانے والوں کی نماز نہیں ہوئی

سوال: ... ایک مرتبہ عصر کی نماز میں امام صاحب پہلی رکعت کے رکوع میں بغیر تکبیر کہے چلے گئے، لہذا ان کے ساتھ صرف وہ ہی لوگ رکوع میں چلے گئے جو ان کے عین پیچھے تھے، چونکہ صف لمبی تھی، لہذا نمازیوں کی بڑی تعداد رکوع سے رہ گئی۔ امام صاحب جب ”سمیع اللہ...“ کہہ کر اٹھے تو نمازی پریشان تھے کہ یہ کیا ماجرا ہوا؟ کچھ لوگ اس وقت رکوع میں چلے گئے، اور کچھ اٹھ گئے، بعد میں امام صاحب سے جب کہا گیا کہ ان نمازیوں کا کیا بنا جنہوں نے رکوع نہیں کیا، تو امام صاحب نے کہا کہ ان کی بھی نماز ہوگئی، کیونکہ میں نے تو رکوع کر لیا تھا، اور امام کی اقتدا میں سب معاف ہے۔

جواب: ... جن لوگوں نے امام کے ساتھ یا امام کے رکوع سے اٹھ جانے کے بعد رکوع کر لیا، اس کے بعد سجدے میں گئے، ان کی نماز ہوگئی، اور جن لوگوں نے رکوع نہیں کیا، قیام کے بعد سیدھے سجدے میں چلے گئے، ان کی نماز نہیں ہوئی، وہ اپنی لوٹالیں۔ امام صاحب نے جو مسئلہ بتایا ہے وہ صحیح نہیں، واجبات چھوٹ جائیں تو معاف ہیں، لیکن رکوع، سجدہ فرائض ہیں، معاف نہیں۔^(۳)

(۱) ویکوہ للماموم ان یسبق الإمام بالركوع والسجود... إلخ. (الهدیة ج ۱ ص ۱۰۷، الباب السابع، الفصل الثانی)۔

(۲) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۳ دیکھیں۔

(۳) لو سلم مع الإمام ساهماً أو قبله لا يلزمه سجود السهو۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۹۱، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل السابع فی المسبوق واللاحق)۔

(۴) فلو لم یرکع (المسبوق) أصلاً ورکع ورفع قبل أن یرکع إمامه ولم یعدہ معه أو بعدہ بطلت صلاته۔ (شامی ج ۱ ص ۴۷۱، مطلب مهم فی تحقیق متابعة الإمام)۔

معذور شخص کا گھر بیٹھ کر لاؤڈ اسپیکر پر امام کی اقتدا کرنا

سوال: ... میں ایک معذور شخص ہوں، جمعہ کی نماز کے لئے مسجد نہیں جاسکتا، مسجد میرے گھر سے بہت قریب ہے، لاؤڈ اسپیکر سے خطبہ اور پوری نماز سنائی دیتی ہے، کیا میں گھر میں بیٹھ کر لاؤڈ اسپیکر سے نماز جمعا داکر سکتا ہوں؟

جواب: ... اقتدا کے لئے صرف امام کی آواز پہنچنا کافی نہیں، بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ صفیں وہاں تک پہنچتی ہوں، اگر درمیان میں کوئی نہریا سڑک پڑتی ہو تو اقتدا صحیح نہیں^(۱)، اس لئے آپ کا گھر بیٹھے جمعہ کی نماز میں شریک ہونا صحیح نہیں، اگر آپ عذر کی وجہ سے مسجد نہیں جاسکتے تو گھر پر ظہر کی نماز پڑھا کیجئے۔

کیا ٹیلی ویژن پر اقتدا جائز ہے؟

سوال: ... جناب بعض اوقات ٹیلی ویژن پر براہ راست حرم پاک خانہ کعبہ سے باجماعت نماز دکھائی جاتی ہے، اگر بندہ ٹیلی ویژن کو دوسرے کمرے میں رکھ کر اس کی آواز تیز رکھے اور ٹیلی ویژن کے امام کے ساتھ نماز پڑھے تو یہ نماز صحیح ہوگی یا پھر بغیر ٹیلی ویژن کے پڑھے؟

جواب: ... جو طریقہ آپ نے لکھا ہے، اس سے امام کی اقتدا صحیح نہیں ہوگی، نہ آپ کی نماز ہوگی۔^(۲)

مستقل امامت کی تنخواہ جائز ہے

سوال: ... میں نے پڑھا ہے کہ اگر کوئی حافظ قرآن تراویح پڑھانے کے لئے تنخواہ پہلے مقرر کر لے تو اس کے پیچھے تراویح پڑھنا جائز نہیں، جیسا کہ آج کل کے مولانا اور حافظ قرآن مسجدوں میں مقررہ تنخواہوں پر نمازیں پڑھاتے ہیں، کیا ایسے حافظ صاحبان کے پیچھے تراویح اور دوسری نمازیں پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ... مسجد کی مستقل امامت تنخواہ کے ساتھ جائز ہے،^(۳) صرف تراویح پڑھانے کی اجرت جائز نہیں۔^(۴)

امام اور ایک مقتدی نے نماز شروع کی تو بعد میں دوسرا مقتدی آگیا، اب کیا کریں؟

سوال: ... کسی مسجد میں امام صاحب کے علاوہ صرف ایک ہی مقتدی ہے، امام صاحب اور مقتدی دونوں ساتھ کھڑے ہو کر جماعت کرتے ہیں، اسی اثنا میں دوسرا آدمی بھی جماعت میں شامل ہو جاتا ہے، اب پیش امام صاحب آگے مصلے پر جائیں گے یا مقتدی

(۱) المانع من الإقتداء بثلاثة أشياء (منها) طريق عام يمر فيه العجلة والأوقار ومنها نهر عظيم ... إلخ. (الهندية ج ۱ ص: ۸۷، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الرابع).

(۲) السابع في المانع من الإقتداء يشترط لصحة الإقتداء اتحاد مكان الإمام والمأموم ... إلخ. (حلبی کبیر ص: ۵۳۳).

(۳) ويفتى اليوم بصحتها لتعليم القرآن والفقه والإمامة والأذان ... إلخ. (درمختار ج: ۶ ص: ۵۵).

(۴) وقال العيني في شرح الهداية: ويمنع القاري للدنيا، والآخذ والمعطي آمان. (شامی ج: ۶ ص: ۵۶).

پیچھے ہٹ جائیں گے؟ امام وہیں کھڑے رہیں گے؟ جبکہ امام صاحب دوسرے آدمی کے آنے کی آہٹ بھی سنتے ہیں اور وہ زور سے اللہ اکبر کہہ کر جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔ امام اور مقتدی دونوں وہیں کھڑے ہوتے ہیں، آنے والا شخص امام کا پیچھا چھوڑ کر دوسری جانب کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے، کیا یہ نماز ہوگئی یا نہیں؟

جواب: ... نماز تو ہوگئی، لیکن بہتر ہوتا کہ پہلا مقتدی بھی پیچھے ہٹ جاتا، اور دونوں امام کے پیچھے کھڑے ہو جاتے۔^(۱)

جہری نماز میں امام تین آیات پڑھنے کے بعد بھول گیا یا غلط پڑھ گیا تو مقتدی کیا کریں؟

سوال: ... جہری نماز میں امام نے قراءت کی اور تین آیات کی تلاوت کے بعد اگلی آیات بھول گیا یا غلط پڑھ دیں تو مقتدی کو پیچھے سے لقمہ دینا چاہئے جبکہ نماز فرض ادا کی جا رہی ہو؟

جواب: ... اگر امام تین آیتوں کی مقدار پڑھ کر بھول جائے تو اس کو چاہئے کہ رکوع کر دے، مقتدیوں کو لقمہ دینے پر مجبور نہ کرے،^(۲) تاہم اگر مقتدی نے لقمہ دے دیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی،^(۳) اور اگر امام نے غلط پڑھ دیا ہو تو اس کی اصلاح ضروری ہے۔

فرض نماز میں امام کو لقمہ دینا

سوال: ... اگر امام صاحب فرض نماز پڑھا رہے ہوں، مثلاً: فجر کی نماز، وہ الحمد شریف کے بعد کوئی سورۃ پڑھتے ہوئے اٹک گئے تو پیچھے سے لقمہ دینا چاہئے کہ نہیں؟ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ فرض نماز میں لقمہ نہیں دینا چاہئے، اور کچھ کہتے ہیں کہ لقمہ دینے میں کوئی حرج نہیں۔ برائے مہربانی جواب اخبار کے ذریعے بھی دیں اور جوابی لفافہ ارسال کر رہا ہوں مہربانی کر کے جلد از جلد جواب دے کر شکریہ کا موقع دیں۔

جواب: ... اگر امام اٹک جائے تو اس کو چاہئے کہ کوئی اور سورۃ شروع کر دے یا رکوع کر دے، لوگوں کو لقمہ دینے پر مجبور نہ کرے، لیکن اگر لقمہ دے دیا تو نماز ہوگئی۔^(۴)

امام کو رکوع میں دیکھ کر شرکت کے لئے بھاگنا کیسا ہے؟

سوال: ... اکثر دیکھا گیا ہے کہ جماعت کھڑی ہوئی تو آدمی آہستہ چل کر آ رہا ہوتا ہے، لیکن جب دیکھتا ہے کہ امام صاحب

(۱) واذا كان معه اثنان فاما خلفه. (عالمگیری ج ۱ ص ۸۸، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الخامس في بيان مقام الإمام والمأموم).

(۲) (وينبغي) للإمام أن لا يلجئهم إليه بل يركع أو ينتقل إلى آية أخرى. (هداية ج ۱ ص ۱۱۶).

(۳) في الدر المختار: بخلاف فتح على إمامه فإنه لا يفسد مطلقاً لفتح وأخذ بكل حال. إلخ. قوله بكل حال أي سواء قرأ الإمام قدر ما تجوز به الصلاة أم لا، ينتقل إلى آية أخرى أم لا تكرور الفتح أم لا هو الأصح، نهر. (رد المختار ج ۱ ص ۲۴۲ مطلب المواضع التي لا يجب فيها رد السلام).

(۴) ولا ينبغي للإمام أن يلجئهم إلى الفتح لأنه يلجئهم إلى القراءة خلفه وإنه مكروه بل يركع إن قرأ قدر ما تجوز به الصلاة ولا ينتقل إلى آية أخرى. (عالمگیری ج ۱ ص ۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول).

رکوع میں گئے تو بھاگنے لگتے ہیں، آیا ایسا کرنا نماز کو حاصل کرنے کے لئے درست ہے؟ اگر درست نہیں تو کیا جماعت کی نماز فوت ہونے دے کوئی گناہ نہیں ہوگا؟

جواب:.... دوڑنا جائز نہیں، البتہ رکعت حاصل کرنے کے لئے تیز چلنے کا مضائقہ نہیں۔^(۱)

اگر امام بھول کر قراءت شروع کر دے تو مقتدی لقمہ کیسے دے؟

سوال:.... نماز میں امام بھول کر قراءت شروع کر دے تو مقتدی کو کس طرح یعنی کن الفاظ سے لقمہ دینا چاہئے؟ کیا پھر امام کو سجدہ سہو بھی کرنا ہوگا؟

جواب:.... مقتدی ”سبحان اللہ“ کہہ دے، امام متنبہ ہو جائے گا۔^(۲) نماز میں چھوٹی تین آیتوں کی مقدار تیس حروف ہوتی ہے، پس اگر سری نماز میں امام نے تیس حروف کی مقدار جبراً پڑھ لی تو سجدہ سہو لازم ہو گیا۔

امام کے ساتھ مقتدی بھی سجدہ سہو کریں گے

سوال:.... کوئی شخص جماعت کر رہا ہے، یعنی امام، جب اس پر سجدہ سہو لازم آتا ہے، وہ آخر قعدہ میں تشہد کے بعد جب سلام پھیرتا ہے، تو اس وقت مقتدی بھی سلام پھیریں گے، یعنی ان کو بھی سلام پھیرنا لازم آئے گا؟

جواب:.... مقتدی بھی ایک طرف سلام پھیریں گے، مگر جن مقتدیوں کی کچھ رکعتیں رہ گئی ہوں (یعنی وہ مسبوق ہوں) وہ امام کے ساتھ سلام نہ پھیریں، بلکہ سلام پھیرے بغیر امام کے ساتھ سجدہ سہو کر لیں۔^(۳)

(۱) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: إذا أقيمت الصلاة فلا تأتوها تسعون وأتوها تمشون وعليكم السكينة، فما أدركتم فصلوا وما فاتكم فأتموا۔ (مسلم ج: ۱ ص: ۲۲۰، طبع انڈیا)۔

(۲) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: التسبیح للرجال والتصفيق للنساء۔ (مسلم ج: ۱ ص: ۱۸۰، طبع انڈیا)۔ ولو جهر الإمام فيما يخافت أو خافت فيما يجهر قدر ما تجوز به الصلاة يجب سجود السهو عليه وهو ای التقدير بمقدار ما تجوز به الصلاة هو الأصح والآی وان لم یکن ذلك مقدار ما تجوز به الصلاة فلا ای فلا یجب عليه سجود السهو۔ (حلی کبیر ص: ۳۵۷)۔

(۳) ثم المسبوق إنما يتابع الإمام في السهو دون السلام بل ينتظر الإمام حتى يسلم فيسجد فيتابعه في سجود السهو لا في السلام۔ (بدائع ج: ۱ ص: ۱۷۶، فصل فی بیان من یجب علیہ سجود السهو ومن لا یجب علیہ، طبع ایچ ایم سعید)۔

نماز کے دوران یا بعد میں دُعا و ذکر

دُعا کی اہمیت

سوال: ...دُعا کی اہمیت پر روشنی ڈالئے۔

جواب: ...دُعا، اللہ تعالیٰ سے مانگنے کو کہتے ہیں، اس کی اہمیت پر تو پوری کتاب لکھی جاسکتی ہے، مگر اتنا سمجھنا کافی ہے کہ بندہ محتاج محض ہے، اور اللہ تعالیٰ غنی مطلق ہے، بندے کے پاس اپنی کوئی چیز نہیں، اور مالک کے خزانے میں کسی چیز کی کمی نہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ سے ہر چیز مانگنا اور ہمیشہ مانگتے رہنا بندے کی شان ہوتی ہے۔ بندے کو بندوں سے نہیں مانگنا چاہئے کہ وہ بھی اس کی طرح فقیر محض ہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ سے مانگنا چاہئے۔ بندوں سے اگر مانگا جائے تو وہ ناخوش ہوتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ سے اگر نہ مانگا جائے تو ناخوش ہوتا ہے۔^(۱)

دُعا کی اہمیت

سوال: ...دُعا کی اہمیت پر روشنی ڈالئے۔

جواب: ...دُعا کے معنی اللہ تعالیٰ سے مانگنے اور اس کی بارگاہ میں اپنی احتیاج کا دامن پھیلانے کے ہیں۔ دُعا کی اہمیت اسی سے واضح ہے کہ ہم سرِ اُپا احتیاج ہیں اور ہر لمحہ دنیا و آخرت کی ہر بھلائی کے محتاج ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

”دُعا مومن کا ہتھیار ہے، دین کا ستون ہے اور آسمان و زمین کا نور ہے۔“^(۲)

(مسند ابویعلیٰ، مستدرک حاکم)

ایک اور حدیث میں ہے:

”دُعا عبادت کا مغز ہے۔“^(۳)

(ترمذی)

ایک اور حدیث میں ہے:

(۱) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من لم یسأل اللہ یغضب علیہ۔ رواہ الترمذی۔ (مشکوٰۃ ص ۱۹۵، کتاب الدعوات)۔

(۲) الدعاء سلاح المؤمن وعماد الدین ونور السماوات والأرض۔ (کنز العمال ج: ۲ ص: ۶۲، رقم الحدیث: ۳۱۱۷ طبع بیروت)۔

(۳) عن أنس رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: الدعاء من العبادۃ۔ (مشکوٰۃ ص: ۱۹۴، کتاب الدعوات)۔

”دُعائیں عبادت ہے۔“^(۱)

(مسند احمد، نسائی، ابوداؤد، ترمذی)

ایک اور حدیث میں ہے کہ:

”دُعائے رحمت کی کنجی ہے، وضو نماز کی کنجی ہے، نماز جنت کی کنجی ہے۔“^(۲)

(دیلی سند ضعیف)

ان ارشادات سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو دُعا کتنی محبوب ہے، اور کیوں نہ ہو؟ وہ غنی مطلق ہے اور بندوں کا عجز و فقر ہی اس کی بارگاہِ عالی میں سب سے بڑی سوغات ہے۔ ساری عبادتیں اسی فقر و احتیاج اور بندگی و بے چارگی کے اظہار کی مختلف شکلیں ہیں۔ دُعا میں آدمی بارگاہِ الہی میں اپنی بے بسی و بے کسی اور عجز و قصور کا اعتراف کرتا ہے، اسی لئے دُعا کو عین عبادت بلکہ عبادت کا مغز فرمایا گیا، عبادت سے جس شخص کے دل میں بندگی کی یہ کیفیت پیدا نہیں ہوتی، وہ عبادت کی طاوت و شیرینی اور لذت آفرینی سے محروم ہے۔

سوال: ... سب سے افضل دُعا کون سی ہے؟

جواب: ... حدیث میں ارشاد ہے کہ: تم اپنے رب سے دنیا و آخرت کی غفود عافیت مانگو، کیونکہ دونوں چیزیں دنیا میں بھی مل گئیں اور آخرت میں بھی تو تم کامیاب ہو گئے (ترمذی)۔^(۳)

ایک اور حدیث میں ہے کہ جس کے لئے دُعا کا دروازہ کھل گیا، اس کے لئے رحمت کے دروازے کھل گئے، اور اللہ تعالیٰ سے جتنی چیزیں مانگی جاتی ہیں، اس میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ یہ پسند ہے کہ آدمی عافیت مانگے (ترمذی)۔^(۴)

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے افضل دُعا یہ ہے:

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْغُفْرَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ“^(۵)

اسی طرح سورہ بقرہ کی آیت: ۲۰۱ میں جو دُعا مذکور ہے وہ بھی بہت جامع ترین دُعا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہی دُعا فرمایا کرتے تھے (صحیح بخاری و مسلم)۔^(۶)

(۱) عن النعمان بن بشير رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الدعاء هو العبادة. ثم قرأ: وقال ربكم ادعوني استجب لكم. (مشکوٰۃ ص: ۱۹۴، مسند رک حاکم ج: ۱ ص: ۴۹۱، کتاب الدعاء).

(۲) الدعاء مفتاح الرحمة، والوضوء مفتاح الصلاة، والصلاة مفتاح الجنة. (كنز العمال ج: ۲ ص: ۶۲، رقم الحديث: ۳۱۱۶، طبع مؤسسة الرسالة، بيروت).

(۳) عن أنس أن رجلاً جاء إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: يا رسول الله! أتى الدعاء أفضل؟ قال: سل ربك العافية والمعافة في الدنيا والآخرة. . . فإذا أعطيت العافية والمعافة في الدنيا والآخرة فقد أفلحت. رواه الترمذی. (مشکوٰۃ ج: ۱ ص: ۲۱۹).

(۴) عن ابن عمر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من فتح له منكم باب الدعاء فتحت له أبواب الرحمة وما سئل الله شيئاً يعنى أحب إليه من أن يسأل العافية. رواه الترمذی. (مشکوٰۃ ج: ۱ ص: ۱۹۵، کتاب الدعوات).

(۵) عن أنس أن رجلاً جاء إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: يا رسول الله! أتى الدعاء أفضل؟ قال: سل ربك العافية والمعافة في الدنيا والآخرة. ثم أتاه في اليوم الثاني. . . فقال له مثل ذلك. (مشکوٰۃ ج: ۱ ص: ۲۱۹، باب جامع الدعاء).

(۶) عن أنس قال: كان أكثر دعاء النبي صلى الله عليه وسلم: اللهم آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار. متفق عليه. (مشکوٰۃ ج: ۱ ص: ۲۱۸، باب جامع الدعاء، مسلم ج: ۲ ص: ۳۴۴).

سوال: کن اوقات کی دُعا میں موثر ہوتی ہیں؟

جواب: ... رحمتِ خداوندی کا دروازہ ہر وقت کھلا رہتا ہے، اور ہر شخص جب چاہے اس کریم آقا کی بارگاہ میں بغیر کسی روک ٹوک کے التجا کر سکتا ہے، اس لئے دُعا تو ہر وقت ہی موثر ہوتی ہے، بس شرط یہ ہے کہ کوئی مانگنے والا ہو اور ڈھنگ سے مانگے۔ دُعا کی قبولیت میں سب سے زیادہ موثر چیز آدمی کی عاجزی اور لجاجت کی کیفیت ہے، کم از کم ایسی لجاجت سے تو مانگو جیسے ایک بھیک منگا سوال کیا کرتا ہے۔

حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ: ”اللہ تعالیٰ غافلِ دل کی دُعا قبول نہیں فرماتے“^(۱) اور قرآن مجید میں ہے: ”کون ہے جو قبول کرتا ہے بے قرار کی دُعا، جبکہ اس کو پکارے“^(۲) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دُعا کی قبولیت کے لئے اصل چیز پکارنے والے کی بے قراری کی کیفیت ہے۔ قبولیتِ دُعا کے لئے ایک اہم شرط لقمہ حلال ہے حدیث میں ارشاد ہے کہ: ”ایک شخص گردوغبار سے اٹا ہوا، پراگندہ بال، دُور دراز سے سفر کر کے (حج کے لئے) آتا ہے، اور وہ بڑی لجاجت سے ”یا رَبِّ! یا رَبِّ!“ پکارتا ہے، لیکن اس کا کھانا حرام کا، پینا حرام کا، لباس حرام کا، اس کی دُعا کیسے قبول ہو؟“ (صحیح مسلم)^(۳)۔

قبولیتِ دُعا کے لئے ایک ضروری شرط یہ ہے کہ آدمی جلد بازی سے کام نہ لے، بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ آدمی اپنی کسی حاجت کے لئے دُعا میں مانگتا ہے، مگر جب بظاہر وہ مراد بر نہیں آتی تو مایوس ہو کر نہ صرف دُعا کو چھوڑ دیتا ہے بلکہ... نعوذ باللہ... خدا تعالیٰ سے بدظن ہو جاتا ہے، حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ: ”بندے کی دُعا قبول ہوتی ہے جب تک کہ جلد بازی سے کام نہ لے۔ عرض کیا گیا: جلد بازی سے کیا مطلب؟ فرمایا: یوں کہنے لگے کہ میں نے بہت دُعا میں کیں مگر قبول ہی نہیں ہوتیں۔“^(۴)

یہاں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ آدمی کی ہر دُعا اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں، مگر قبولیت کی شکلیں مختلف ہوتی ہیں، کبھی بعینہ وہی چیز عطا کر دی جاتی ہے جو اس نے مانگی تھی، کبھی اس سے بہتر چیز عطا کر دیتے ہیں، کبھی اس کی برکت سے کسی مصیبت کو نال دیتے ہیں، اور کبھی بندے کے لئے اس کی دُعا کو آخرت کا ذخیرہ بنا دیتے ہیں، اس لئے اگر کسی وقت آدمی کی منہ مانگی مراد پوری نہ ہو تو دل توڑ کر نہ بیٹھ جائے، بلکہ یہ یقین رکھے کہ اس کی دُعا تو ضرور قبول ہوئی ہے، مگر جو چیز وہ مانگ رہا ہے، وہ شاید علمِ الہی میں اس کے لئے موزوں نہیں، یا اللہ تعالیٰ نے اس سے بہتر چیز عطا کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے، حدیث میں آتا ہے کہ:

(۱) وعنہ (أبی ہریرۃ) قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ادعوا اللہ وأنتم موقنون بالإجابة واعلموا أن اللہ لا يستجیب دعاء من قلب غافل لاه۔ (مشکوٰۃ ص ۱۹۵، کتاب الدعوات)۔

(۲) ”أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَا وَيَكْشِفُ السُّوءَ“ (النمل ۶۲)۔

(۳) عن أبی ہریرۃ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: إن اللہ طیب لا یقبل إلا طیباً..... ثم ذکر الرجل یطیل السفر أشعث أغبر یمد یدیه الی السماء یا رب یا رب یا رب! ومطعمہ حرام ومشربہ حرام وملبسہ حرام وغذی بالحرام فأنی يستجاب لذلك۔ رواہ مسلم۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۴۱، کتاب البیوع، باب الکسب وطلب الحلال)۔

(۴) وعنہ (أبی ہریرۃ) قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: يستجاب للعبد ما لم يدع یاثم أو قطیعة رحم، ما لم يستعجل، لیل: یا رسول اللہ! ما الاستعجال؟ قال: یقول: قد دعوت وقد دعوت فلم ار يستجاب لی، فاستحسر عند ذلک ویدع الدعاء۔ رواہ مسلم۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۹۳، کتاب الدعوات)۔

”اللہ تعالیٰ مومن کو قیامت کے دن بلائیں گے، اور اسے اپنی بارگاہ میں باریابی کا اذن دیں گے، پھر ارشاد ہوگا کہ: میں نے تجھے مانگنے کا حکم دیا تھا اور قبول کرنے کا وعدہ کیا تھا، کیا تم مجھ سے دُعا کیا کرتے تھے؟ بندہ عرض کرے گا: یا اللہ! میں دُعا تو کیا کرتا تھا۔ ارشاد ہوگا کہ: تم نے جتنی دُعائیں کی تھیں میں نے سب قبول کیں۔ دیکھو! تم نے فلاں وقت فلاں مصیبت میں دُعا کی تھی، اور میں نے وہ مصیبت تم سے ٹال دی تھی، بندہ اقرار کرے گا کہ واقعی یہی ہوا تھا۔ ارشاد ہوگا: وہ تو میں نے تم کو دنیا ہی میں دے دی تھی، اور دیکھو! تم نے فلاں وقت، فلاں مصیبت میں مجھے پکارا تھا، لیکن بظاہر وہ مصیبت نہیں ٹلی تھی، بندہ عرض کرے گا کہ: جی ہاں! اے رب! یہی ہوا تھا، ارشاد ہوگا: وہ میں نے تیرے لئے جنت میں ذخیرہ بنا رکھی ہے۔“

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس واقعے کو نقل کر کے فرمایا ہے:

”مومن بندہ اللہ تعالیٰ سے جتنی دُعائیں کرتا ہے، اللہ تعالیٰ ایک ایک کی وضاحت فرمائیں گے کہ یا تو اس کا بدلہ دنیا ہی میں جلدی عطا کر دیا گیا، یا اسے آخرت میں ذخیرہ بنا دیا گیا، دُعائوں کے بدلے میں جو کچھ مومن کو آخرت میں دیا جائے گا، اسے دیکھ کر وہ تمنا کرے گا کہ کاش! دنیا میں اس کی کوئی بھی دُعا قبول نہ ہوئی ہوتی۔“^(۱)

ایک اور حدیث میں ہے کہ:

”اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے، جب بندہ اس کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے تو اسے حیا آتی ہے کہ اسے خالی ہاتھ لوٹا دے۔“^(۲)

(ترمذی، ابن ماجہ)

الغرض! دُعا کرتے وقت قبولیت کا کامل یقین اور وثوق ہونا چاہئے، اور اگر کسی وقت بظاہر دُعا قبول نہ ہو، تب بھی مایوس نہیں ہونا چاہئے، بلکہ یہ سمجھنا چاہئے کہ حق تعالیٰ شانہ میری اس دُعا کے بدلے مجھے بہتر چیز عطا فرمائیں گے، مومن کی شان تو یہ ہونی چاہئے کہ:

یا بزم او را یا نہ یا بزم جستجوئے می کنم
حاصل آید یا نیاید آروزئے می کنم

(۱) عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: یدعو اللہ بالمؤمن یوم القیامة حتی یوقفه بین یدیه، فیقول: عبدی! انی امرتک ان تدعونی و وعدتک ان استجیب لک، فهل کنت تدعونی؟ فیقول: نعم یا رب! فیقول: اما انک لم تدعی بدعوة الا استجیب لک، فهل لیس دعوتی یوم کذا و کذا لغم نزل بک ان افرج عنک ففرجت عنک؟ فیقول: نعم یا رب! فیقول: فانی عجلتها لک فی الدنیا، و دعوتی یوم کذا و کذا لغم نزل بک ان افرج عنک، فلم تر فرجا؟ قال: نعم یا رب! فیقول: انی ادخرت لک بها فی الجنة کذا و کذا. قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: فلا یدع اللہ دعوة علیها عبده المؤمن الا بین له اما ان یکون عجل له فی الدنیا و اما ان یکون ادخر له فی الآخرة، قال: فیقول المؤمن فی ذلک المقام: یا لیتہ لم یکن عجل له فی شیء من دعائه. (مستدرک ج: ۱ ص: ۴۹۴، کتاب الدعاء).

(۲) عن سلمان قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ان ربکم حی کریم یتحیی من عبده اذا رفع یدیه ان یردھما صفرا. رواہ الترمذی و ابوداؤد. (مشکوٰۃ ج: ۱ ص: ۱۹۵، کتاب الدعوات).

حضرات عارفین نے اس بات کو خوب سمجھا ہے، وہ قبولیت کی بہ نسبت عدم قبولیت کے مقام کو بلند تر سمجھتے ہیں، اور وہ تفویض و تسلیم کا مقام ہے۔

حضرت پیران پیر شاہ جیلاں غوث اعظم قطب جیلانی قدس اللہ روحہ فرماتے ہیں کہ:

”جب آدمی پر کوئی افتاد پڑتی ہے تو وہ اسے اپنی ذات پر سہارنے کی کوشش کرتا ہے، اور کسی دوسرے کو اس کی اطلاع دینا پسند نہیں کرتا، اور جب وہ قابو سے باہر ہو جاتی ہے، تو عزیز و اقارب اور دوست احباب سے مدد کا خواستگار ہوتا ہے، اور اسباب ظاہری کی طرف دوڑتا ہے، جب اس سے بھی کام نہیں نکلتا تو بارگاہِ خداوندی میں دُعا و التجا کی طرف متوجہ ہوتا ہے، خود بھی گڑگڑا کر دُعا کیں کرتا ہے اور دُوسروں سے بھی کراتا ہے، اور جب اس پر بھی وہ مصیبت نہیں ٹپکتی تو بارگاہِ جلال میں سر تسلیم خم کر دیتا ہے، اپنی بندگی و بے چارگی اور عبدیت پر نظر کرتے ہوئے رضائے مولیٰ پر راضی ہو جاتا ہے۔ شیخ فرماتے ہیں کہ یہ تفویض و تسلیم کا مقام ہے، جو اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو عطا کرتا ہے۔“

(تاریخ دعوت و عزیمت، از مولانا ابوالحسن علی ندوی)

بعض اکابر نے قبولیت دُعا کے سلسلے میں عجیب بات لکھی ہے، عارفِ رومی قدس اللہ روحہ فرماتے ہیں کہ: تمہاری دُعا کیوں قبول نہیں ہوتی؟ اس لئے کہ تم پاک زبان سے دُعا نہیں کرتے۔ پھر خود ہی سوال کرتے ہیں: جانتے ہو پاک زبان سے دُعا کرنے کا مطلب کیا ہے؟ پاک زبان سے دُعا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تم دُوسروں کی زبان سے دُعا کراؤ، وہ اگر چہ گناہگار ہوں، مگر تمہارے حق میں ان کی زبان پاک ہے۔

یہ ناکارہ عرض کرتا ہے کہ: پاک زبان سے دُعا کرنے کی ایک اور صورت بھی ہے، وہ یہ کہ کسی دوسرے مومن کے لئے دُعا کی جائے، آپ کو جو چیز اپنے لئے مطلوب ہے، اس کی دُعا کسی دوسرے مومن کے لئے کیجئے تو انشاء اللہ آپ کو پہلے ملے گی۔ حدیث میں ارشاد ہے کہ: جب مومن دوسرے مومن کے لئے پس پشت دُعا کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: ”اَللّٰهُمَّ اٰمِنْ، وَلَکَ“ یعنی اے اللہ! اس کی دُعا کو قبول فرما، اور پھر دُعا کرنے والے کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ تجھے بھی یہ چیز عطا فرمائے۔“^(۱)

گویا فرشتوں کی پاک زبان سے دُعا کرانے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ کسی مومن کے لئے دُعا کریں، چونکہ اس پر فرشتے آمین کہتے ہیں اور پھر دُعا کرنے والے کے حق میں بھی دُعا کے قبول ہونے کی درخواست کرتے ہیں، شاید اسی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک مومن کی دُوسرے مومن کے حق میں غائبانہ دُعا قبول ہوتی ہے۔^(۲)

بہر حال دُعا تو ہر شخص کی قبول ہوتی ہے، اور ہر وقت قبول ہوتی ہے (خواہ قبولیت کی نوعیت کچھ ہی ہو)، تاہم بعض اوقات

(۱) دعاء المرء المسلم مستجاب لأخيه يظهر العيب عند رأسه ملک موکل به كلما دعا لأخيه بخير قال الملك. آمین ولک مثل ذلک۔ (کنز العمال ج: ۲ ص: ۹۸، حدیث نمبر: ۳۳۱۰)۔

(۲) عن عبد الله بن عمرو قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أسرع الدعاء إجابة دعوة غائب لغائب. رواه الترمذی وأبو داود۔ (مشکوٰۃ ص: ۱۹۵، کتاب الدعوات)۔

ایسے ہیں جن میں دُعا کی قبولیت کی زیادہ اُمید کی جاسکتی ہے، ان میں سے چند اوقات ذکر کرتا ہوں:

۱: ...سجدے کی حالت میں۔ حدیث میں ہے کہ: ”آدمی کو حق تعالیٰ شانہ کا سب سے زیادہ قرب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے، اس لئے خوب کثرت اور دل جمعی سے دُعا کیا کرؤ“ (صحیح مسلم)۔^(۱)

مگر حنفیہ کے نزدیک فرض نمازوں کے سجدے میں وہی تسبیحات پڑھنی چاہئیں جو حدیث میں آتی ہیں، یعنی ”سبحان ربی الاعلیٰ“ کریم آقا کی تعریف و ثنا بھی دُعا اور درخواست ہی کی مد میں شمار ہوتی ہے، اور نفل نمازوں کے سجدے میں جتنی دیر چاہے دُعا کریں کرتا رہے۔^(۲)

۲: ...فرض نماز کے بعد۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ: کس وقت کی دُعا زیادہ سنی جاتی ہے؟ فرمایا: ”رات کے آخری حصے کی اور فرض نمازوں کے بعد کی“ (ترمذی)۔^(۳)

۳: ...سحر کے وقت۔ حدیث میں ہے کہ جب دو تہائی رات گزر جاتی ہے تو زمین والوں کی طرف حق تعالیٰ کی نظر عنایت متوجہ ہوتی ہے اور اعلان ہوتا ہے کہ: ”کیا ہے کوئی مانگنے والا کہ میں اس کو عطا کروں؟ ہے کوئی دُعا کرنے والا کہ اس کی دُعا قبول کروں؟ ہے کوئی بخشش کا طلب گار کہ میں اس کی بخشش کروں؟“ یہ سلسلہ صبح صادق تک جاری رہتا ہے (صحیح مسلم)۔^(۴)

۴: ...موذن کی اذان کے وقت۔^(۵)

۵: ...پاراں رحمت کے نزول کے وقت۔^(۶)

۶: ...اذان اور اقامت کے درمیان۔^(۷)

(۱) عن ابی ہریرۃ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: أقرب ما یکون العبد من ربه وهو ساجد فاکثروا الدعاء۔ رواہ مسلم۔ (مشکوٰۃ ص: ۸۴، باب الشہد)۔

(۲) وکذا لا یأتی فی رکوعہ وسجودہ بغير الصبح علی المذہب وما ورد محمول علی النفل... إلخ۔ (الدر المختار مع الرد المحتار ج: ۱ ص: ۵۰۵)۔

(۳) عن ابی أمامۃ قال: قبل: یا رسول اللہ! آی الدعاء أسمع؟ قال: جوف اللیل الآخر ودبر الصلوات المکتوبات۔ رواہ الترمذی۔ (مشکوٰۃ ص: ۸۹، باب الذکر بعد الصلوات)۔

(۴) عن ابی ہریرۃ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ینزل ربنا تبارک وتعالیٰ کل لیلۃ إلی السماء الدنیا حین ینقی ثلث اللیل الآخر یقول: من یدعونی فاستجب لہ، من یسألنی فأعطیہ، من یتضرعنی فأغفر لہ۔ متفق علیہ۔ وفی رواۃ لمسلم: ثم یسط یدہ ویقول: من یرضی غیر عدوم ولا ظلم، حتی یتفجر الفجر۔ (مشکوٰۃ ص: ۱۰۹، باب التحریض علی قیام اللیل)۔

(۵) عن عبد اللہ بن عمرو أن رجلاً قال: یا رسول اللہ! إن المؤذنین یفضلوننا، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: قل كما یقولون، فإذا انتهت لیل تعطہ۔ (سنن أبی داؤد ج: ۱ ص: ۷۸، باب ما یقول إذا سمع الأذان)۔

(۶) تفتح أبواب السماء یرتجاب الدعاء فی أربعة مواطن: عند التقاء الصفوف فی سبیل اللہ، وعند نزول الغیث، وعند إقامة الصلاة، وعند رؤية الکعبۃ۔ (کنز العمال ج: ۲ ص: ۱۰۱ حدیث نمبر: ۳۳۳۳)۔

(۷) عن أنس بن مالک قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لا یرد الدعاء بین الأذان والإقامة۔ (سنن أبی داؤد ج: ۱ ص: ۷۷، باب فی الدعاء بین الأذان والإقامة)۔

۷: سفر کی حالت میں۔^(۱)

۸: بیماری کی حالت میں۔^(۲)

۹: زوال کے وقت۔^(۳)

۱۰: دن رات میں ایک غیر معین گھڑی۔^(۴)

یہ اوقات احادیث میں مروی ہیں۔

حدیث میں ارشاد ہے کہ: اپنی ذات، اپنی اولاد، اپنے متعلقین اور اپنے مال کے حق میں بددُعا نہ کیا کرو، دن رات میں ایک گھڑی ایسی آتی ہے کہ جس میں جو دُعا کی جائے، قبول ہو جاتی ہے، ایسا نہ ہو کہ تمہاری بددُعا بھی اسی گھڑی میں ہو اور وہ قبول ہو جائے (تو پھر پچھتاتے پھرو گے) (صحیح مسلم وغیرہ)۔^(۵)

دُعا کا صحیح طریقہ

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے دُعا مانگنی چاہئے یا اس طرح سے دُعا جلد قبول ہوتی ہے، نیز بزرگانِ دین کی منتیں بھی مانتے ہیں، جبکہ بعض اس میں اختلاف کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مسائل کا حل یعنی دُعا صرف خدا تعالیٰ سے مانگنی چاہئے۔ آپ یہ بتائیں قرآن و حدیث کی روشنی میں کہ دُعا مانگنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب: دُعا مانگنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود شریف پڑھے، پھر اپنے لئے اور تمام مسلمان بھائیوں کے لئے مغفرت کی دُعا کرے، پھر جو کچھ اللہ تعالیٰ سے مانگنا چاہتا ہے، مانگے۔^(۶) سب سے بڑا وسیلہ تو اللہ تعالیٰ کی رحیمی و کریمی کا واسطہ دینا ہے، اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور بزرگانِ دین کے طفیل اللہ تعالیٰ سے مانگنا

(۱) عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال ثلاث دعوات مستجابات، لا شك فيهن دعوة الوالد ودعوة المسافر ودعوة المظلوم. (سنن أبي داود ج ۱ ص ۲۱۵، باب الدعاء بظهر الغيب).

(۲) عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خمس دعوات يستجاب لهن: دعوة المظلوم حتى ينتصر، ودعوة الحاج حتى يصدر، ودعوة امّاهد حتى يفقد، ودعوة المريض حتى يبرأ، ودعوة الأخ لأخيه بظهر الغيب، ثم قال. وأسرع هذه الدعوات إجابة. دعوة الأخ بظهر الغيب. رواه البيهقي. (مشکوٰۃ ص ۱۹۶، کتاب الدعوات).

(۳) روى عن ثوبان أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يستحب أن يصلي بعد نصف النهار، فقالت عائشة: يا رسول الله إني أراك تستحب الصلاة هذه الساعة. قال. تفتح فيها أبواب السماء ويظهر الله تبارك وتعالى بالرحمة إلى خلقه، وهي صلاة كان يحافظ عليها آدم ونوح وإبراهيم وموسى وعيسى. رواه البراء. (إعلاء السنن ج ۷ ص ۳۲، تنمة في صلاة في الزوال).

(۴) عن حابر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تدعوا على أنفسكم، ولا تدعوا على أولادكم، ولا تدعوا على أموالكم، لا توافقوا من الله ساعة يسأل فيها عطاءً فيستحب لكم. رواه مسلم. (مشکوٰۃ ص ۱۹۴، کتاب الدعوات).

(۵) ايضاً۔

(۶) عن عبد الله بن مسعود قال: كنت أصلي والنبي صلى الله عليه وسلم وأبو بكر وعمر معهم فلما جلست بدأت بالشاء على الله تعالى ثم الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم ثم دعوت لنفسي فقال النبي صلى الله عليه وسلم. مل تعطه مل تعطه. رواه الترمذی. (مشکوٰۃ ص ۸۷، باب الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم).

بھی جائز ہے،^(۱) حدیث پاک میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فقراء مہاجرین کا حوالہ دے کر اللہ تعالیٰ سے فتح کی دُعا کیا کرتے تھے (مشکوٰۃ شریف ص: ۴۴۷، بروایت شرح السنۃ)۔^(۲)

اللہ رب العزت سے دُعا مانگنے کا بہترین طریقہ

سوال: ... دُعا مانگنے کی فضیلت بارہا بیان ہو چکی ہے، اور میں نے بہت سی کتابوں میں بھی دُعا مانگنے کی برکت، قبولیت اور ضرورت کا مطالعہ کیا ہے۔ خدا تعالیٰ خود فرماتے ہیں کہ ”مانگو!“، میں ایک گناہگار عاجز بندی ہوں، میری معلومات اور مطالعہ محدود ہے، زندگی کے مسائل میں بھی گھری ہوئی ہوں، خدا کا شکر ہے کہ رزقِ حلال میسر ہے، نماز کے بعد جو دُعا بچپن میں کبھی یاد کی ہوگی وہ تو خود بخود زبان سے ہر نماز کے بعد ادا ہو جاتی ہے: ”ربنا ائنا فی الدنیا“، مگر اس کے بعد کوئی اور دُعا یا قرآن پڑھنا چاہوں کہ اپنے مسائل کے متعلق کوئی دُعا مانگوں تو مجھے الفاظ نہیں ملتے، میری زبان گنگ ہو جاتی ہے، بس یوں لگتا ہے کہ ہر موئے تن دُعا بن گیا ہے، دل میں یہ خیال آتا ہے کہ وہ وحدہ لا شریک، عالم الغیب ہے، وہ ہر ذیل کی بات جانتا ہے، اس کو کیا بتایا جائے، اب میں نہیں جانتی کہ میرا یہ فعل درست ہے کہ نہیں؟ اُمید ہے کہ آپ قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب دیں گے۔

جواب: ... یہ تو واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتے ہیں، اس کے باوجود ہمیں دُعا کا حکم فرمایا، ظاہر ہے کہ اس میں کوئی حکمت ہوگی اور وہ حکمت ہمارے فقر و احتیاج کا اظہار ہو، جو عبدیت کا اعلیٰ مقام ہے، اور اللہ تعالیٰ سے نہ مانگنے میں ایک طرح کا استغناء ہے، جو شانِ بندگی کے منافی ہے، باقی دُعا دل سے بھی ہو سکتی ہے اور زبان سے بھی، اور آپ کا یہ فقرہ کہ ”بس یوں لگتا ہے کہ ہر موئے تن دُعا بن گیا ہے“ دل کی دُعا کی طرف اشارہ کرتا ہے، تاہم بہتر ہے کہ زبان سے بھی مانگا جائے، اور کچھ نہ سوچے تو یونہی کہہ لے کہ: یا اللہ! میں سراپا فقیر ہوں، میں ایک ایک چیز میں محتاج ہوں، اپنی ضرورتوں اور حاجتوں سے خود بھی واقف نہیں، اور آپ میری ساری ضرورتوں کو جانتے ہیں، پس مجھے دُنیا و آخرت کی ساری بھلائیاں عطا فرمائیے اور ساری مضرتوں سے حفاظت فرمائیے۔

دُعا کے الفاظ دل ہی دل میں ادا کرنا بھی صحیح ہے

سوال: ... جس طرح نماز میں قراءتِ دل سے ادا کرنا صحیح نہیں، بلکہ قراءت کی آواز کا کانوں تک واضح طور پر پہنچنا ضروری ہے، کیا اسی طرح دُعا کے الفاظ بآواز ادا کرنا ضروری ہے؟ میرے ساتھ اکثر یہ ہوتا ہے کہ دُعا کرتے کرتے ہونٹوں کی جنبش رک جاتی ہے، اور دُعا کے الفاظ دل ہی دل میں ادا ہونے لگتے ہیں، کیا دُعا کرنے کا یہ طریقہ صحیح نہیں ہے؟

(۱) وقال السبکی: یحسن التوسل بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم الی ربہ ولم ینکرہ أحد من السلف ولا الخلف إلا ابن تیمیہ فابتدع ما لم یقلہ عالم قبلہ۔ (شامی ج: ۶ ص: ۴۹۷، کتاب الحظر والإباحۃ، فصل فی البیع)۔

(۲) عن أمیۃ بن خالد بن عبد اللہ بن أسید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه کان یستفتح بصعالبک المہاجرین۔ رواہ فی شرح السنۃ۔ (مشکوٰۃ ص: ۴۴۷، باب فضل الفقراء وما کان من عیش النبی صلی اللہ علیہ وسلم)۔

جواب: ... صحیح ہے، دُعا دل سے بھی ہو سکتی ہے۔^(۱)

بد دُعا کے اثرات سے تلافی کا طریقہ

سوال: ... ٹیلی ویژن پر ایک پروگرام آتا ہے، اس میں مولوی صاحب سوالوں کے جواب دیتے ہیں، اس دفعہ انہوں نے ایک سوال کا جواب یوں دیا کہ سمجھ میں نہ آ سکا، لہذا آپ کی خدمت اقدس میں سوال پیش کر رہا ہوں، یقین ہے کہ جواب ضرور دیں گے، بہت بہت مہربانی ہوگی۔

سوال یوں تھا کہ ایک آدمی نے کسی کے لئے بد دُعا کی، تو وہ کچھ عرصے بعد مشکلات میں مبتلا ہو گیا، تو جس صاحب نے بد دُعا کی اس نے سوچا کہ شاید یہ میری بد دُعا کا اثر تھا، تو انہوں نے پوچھا کہ اگر وہ بد دُعا کا اثر تھا تو کوئی ایسا طریقہ بتائیں کہ اس کے لئے تلافی کی جائے۔ مولانا صاحب نے جواب دیا کہ تکلیفیں تو خدا کی طرف سے آتی ہیں اور پہلے دن سے لکھی جا چکی ہیں، کسی کی بد دُعا نہیں لگتی، جبکہ حدیث میں آیا ہے کہ مظلوم اور یتیم کی بد دُعا بہت جلد قبول ہوتی ہے، لہذا آپ قرآن و حدیث کی روشنی میں بتائیں کہ بد دُعا قبول ہوتی ہے کہ نہیں؟

جواب: ... مولانا صاحب کی یہ بات تو بالکل صحیح ہے کہ ہر تکلیف پہلے سے لکھی ہوئی ہے، مگر یہ صحیح نہیں کہ کسی کی بد دُعا نہیں لگتی، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یمن بھیجا تھا تو ان کو رخصت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ: ”مظلوم کی بد دُعا سے ڈرتے رہنا، کیونکہ اس کے درمیان اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔“^(۲) اس کے علاوہ اور بھی بہت سی احادیث میں مظلوم اور کمزور کی بد دُعا سے ڈرایا گیا ہے۔

در اصل جو شخص مظلوم ہو، مگر اپنی کمزوری کی وجہ سے بدلہ لینے کی طاقت نہ رکھتا ہو، اس کا مقدمہ ”سرکاری“ ہو جاتا ہے، اور اللہ تعالیٰ اس کا انتقام لینے کے لئے خود آگے بڑھتے ہیں، ہم نے سیکڑوں ظالموں کو انتقام الہی کا نشانہ بننے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، اس لئے کمزوروں کے ساتھ ظلم و زیادتی کرنے سے آدمی کو کانپنا چاہئے، اللہ تعالیٰ اپنے قہر و غضب سے محفوظ رکھیں۔ اور تلافی کی صورت یہ ہے کہ مظلوم سے معافی مانگ لے اور اس کو راضی کر لے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بھی توبہ کرے کہ آئندہ کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔

مظلوم کا ظالم کو بد دُعا دینا

سوال: ... کیا مظلوم، ظالم کو بد دُعا دے سکتا ہے؟

(۱) قال تعالى: ”أدعوا ربكم تضرعاً وخفية إله لا يحب المعتدين“ (الأعراف: ۵۵)۔ عن أبي موسى قال: كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فجعل الناس يجهرون بالتكبير فقال النبي صلى الله عليه وسلم: أيها الناس! اربعوا على أنفسكم، إنكم ليس تدعون أصم ولا غائباً، إنكم تدعون سميعاً قريباً وهو معكم... إلخ۔ (صحيح مسلم ج: ۲ ص: ۳۳۶، كتاب الذكر والدعاء)۔

(۲) عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمعاذ بن جبل حين بعثه إلى اليمن: واتق دعوة المظلوم فإله ليس بينه وبين الله حجاب۔ (صحيح بخاری ج: ۲ ص: ۶۲۳، باب بعث أبي موسى ومعاذ بن جبل إلى اليمن قبل حجة الوداع، طبع مير محمد کتب خانہ)۔

جواب:۔۔۔ مظلوم کا ظالم کے لئے بددُعا کرنا جائز ہے، لیکن اگر صبر کرے اور بددُعا نہ کرے تو اولوالعزمی کی بات ہے۔

دُعا کس طرح کرنی چاہئے؟

سوال:۔۔۔ میں نے پڑھا ہے کہ دُعا کرتے وقت دُرود شریف کے بعد اللہ جل شانہ کی تعریف و توصیف میں جتنے عمدہ کلمات کہہ سکتا ہو کہہ ڈالے، اور قرآنی دُعائیں پڑھے، اس کے بعد اسمِ اعظم اور اسمائے حسنیٰ پڑھیں، تو کون کون سی قرآنی دُعائیں پڑھتے ہیں بتادیں، اور اسمِ اعظم سے مراد اللہ کے ننانوے نام ہی ہیں نا؟

جواب:۔۔۔ دُعا کے آداب میں سے ہے کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے، ”الحمد لله رب العالمین“ سب سے بہتر حمد و ثنا ہے، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود شریف پڑھیں، پھر تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے دُعا و استغفار کریں،^(۱) پھر دُعا کریں۔ اللہ تعالیٰ کے پاک ناموں میں ایک اسمِ اعظم، ننانوے اسمائے حسنیٰ میں وہ بھی آجاتا ہے۔^(۲)

دُعا کے آداب

سوال:۔۔۔ نماز کے بعد بغیر دُرود شریف کے پیاروں کے لئے دُعا کرنا کیسا ہے؟ دُعا قبول ہوگی یا نہیں؟

جواب:۔۔۔ دُعا کے آداب میں سے یہ ہے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود شریف پڑھے، پھر اپنے لئے اور تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے دُعا و مغفرت کرے، پھر جو حاجت ہو وہ مانگے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نماز پڑھ رہا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی حاضر خدمت تھے، میں نماز سے فارغ ہوا تو میں نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیجا، پھر میں نے اپنے لئے دُعا کی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ما نیک تجھ کو دیا جائے گا!، ما نیک تجھ کو دیا جائے گا!“^(۳) (ترمذی، مشکوٰۃ ص: ۸۷)۔

(۱) عن عبداللہ بن مسعود قال: کنت أصلي والنبي صلى الله عليه وسلم وأبو بكر وعمر معه فلما جلست بدأت بالثناء على الله تعالى ثم الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم ثم دعوت لنفسي، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: سل تعطه، سل تعطه. رواه الترمذی. (مشکوٰۃ ص: ۸۷، باب الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم).

(۲) عن أسماء بنت يزيد أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: بسم الله الأعظم في هاتين الآيتين: وإلهكم إله واحد لا إله إلا هو الرحمن الرحيم، وفاتحة آل عمران: ألم الله لا إله إلا هو الحي القيوم. رواه الترمذی وأبو داود وابن ماجه والدارمی. (مشکوٰۃ ص: ۴۰۰، کتاب أسماء الله تعالى).

(۳) عن عبداللہ بن مسعود قال: کنت أصلي والنبي صلى الله عليه وسلم وأبو بكر وعمر معه فلما جلست بدأت بالثناء على الله تعالى ثم الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم ثم دعوت لنفسي، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: سل تعطه، سل تعطه. رواه الترمذی. (مشکوٰۃ ص: ۸۷، باب الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم).

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ: ”دُعا آسمان اور زمین کے درمیان ٹھہری رہتی ہے، اس میں سے کوئی چیز اُوپر نہیں چڑھتی، یہاں تک کہ تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دُروود پڑھو“ (ترمذی، مشکوٰۃ ص: ۸۷)۔^(۱)

دُعا میں کسی بزرگ کا واسطہ دینا

سوال: ... دُعا مانگتے وقت یہ کہنا کیسا ہے کہ: ”یا اللہ! فلاں نیک بندے کی خاطر میرا فلاں کام کر دے؟“
جواب: ... مقبولانِ الہی کے طفیل دُعا کرنا جائز ہے۔^(۲)

فرض، واجب یا سنت کے سجدوں میں دُعا کرنا

سوال: ... فرض یا واجب، سنت، نفل نمازوں کے سجدوں میں دُعا کرنا جائز ہے کہ نہیں؟ اگر غیر عربی میں ہو تو حرج ہے کہ نہیں؟

جواب: ... نماز کے سجدے میں قرآن وحدیث میں وارد شدہ دُعا کرنا جائز ہے، غیر عربی میں دُرس نہیں، فرض نماز میں اگر سجدے کے طویل ہونے سے مقتدیوں کو تنگی لاحق ہو تو امام کو چاہئے کہ سجدے میں تسبیحات پر اکتفا کرے،^(۳) اپنی الگ نماز میں جتنی چاہے سجدے میں دُعا مانگے۔^(۴)

فرض نماز کے بعد دُعا کی کیفیت کیا ہونی چاہئے؟

سوال: ... بعض امام صاحب ہر نماز کے بعد دُعا عربی میں مانگتے ہیں، کیا اُردو میں دُعا مانگ سکتے ہیں یا نہیں؟ نیز یہ بھی بتائیں کہ دُعا مختصر ہونی چاہئے یا لمبی؟

(۱) عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال: إن الدعاء موقوف بين السماء والأرض لا يصعد منها شيء حتى تصلى على نبيك. رواه الترمذی. (مشکوٰۃ ص: ۸۷، کتاب الدعوات)۔

(۲) عندنا وعند مشايخنا رحمهم الله تعالى يجوز التوسل في الدعوات بالأنبياء والصالحين من الأولياء والشهداء والصدّيقين في حياتهم وبعد وفاتهم بأن يقول في دعائه: اللهم إني أتوسل إليك بفلان أن تعجّب دعوتي وتقضى حاجتي، إلى غير ذلك. (المهند علي المفند، الجواب عن السؤال الرابع ص: ۳۲ طبع مكتبة العلم)۔ أيضًا: إن التوسل بجاه غير النبي صلى الله عليه وسلم لا بأس به أيضًا إن كان التوسل بجاه مما علم أن له جاهًا عند الله تعالى كالمقطوع بصلاحه وولايته. (روح المعاني ج: ۶ ص: ۱۲۸، سورة المائدة: ۳۵، طبع دار إحياء التراث العربي، أيضًا: إمداد الفتاوى ج: ۵ ص: ۴۰۳، طبع اندلیہ)۔

(۳) وإن كان إمامًا لا يزيد على وجه يملّ القوم كذا في الهداية. (الهندية ج: ۱ ص: ۷۵، الفصل الثالث في سنن الصلاة)۔

(۴) وكذا لا يأتى في ركوعه وسجوده بغير التسبيح على المذهب وما ورد معمول على النفل... إلخ. (الدور المختار ج: ۱ ص: ۵۰۵، ۵۰۶، باب صفة الصلاة، طبع ايج ايم سعيد)۔

جواب:۔۔۔ فرض نماز کے بعد دُعا مختصر ہونی چاہئے^(۱)، اور آہستہ کی جانی چاہئے^(۲)، اپنے اپنے طور پر جس شخص کی جو حاجت ہو اس کے لئے دُعا کرے، عربی الفاظ ہمیشہ بلند آواز سے نہ کہے جائیں۔^(۳)

کیا نماز کے بعد تسبیحات ضروری ہوتی ہیں؟

سوال:۔۔۔ ہر نماز کے بعد نماز کی جو دُعا کیں ہوتی ہیں مثلاً دُعاے استغفار اور آیت الکرسی وغیرہ پڑھنا ضروری ہوتی ہیں یا نہیں؟

جواب:۔۔۔ نماز کے بعد کے اذکار اور آیت الکرسی اور تسبیحات ضروری نہیں، مگر ان کی بڑی فضیلت آئی ہے، ان کا اہتمام کرنا چاہئے۔^(۴) غیر ضروری سمجھ کر چھوڑ دینا بڑی محرومی کی بات ہے۔

فرض نماز کے بعد سر پر ہاتھ رکھ کر ”بسم اللہ الذی لا الہ الا ہو الرحمن... الخ“ پڑھنا سوال:۔۔۔ میرا معمول ہے کہ میں فرض نماز کا سلام پھیر کر سر پر ہاتھ رکھ کر یہ دُعا پڑھتا ہوں: ”بسم اللہ الذی لا الہ الا

(۱) عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا سلم لا یقعد إلا مقدار ما یقول اللہم أنت السلام ومنک السلام، تبارک ذا الجلال والإکرام۔ (جامع الترمذی ج: ۱ ص: ۳۹ أبواب الصلاة، باب ما یقول إذا سلم، صحیح مسلم ج: ۱ ص: ۲۱۸)۔ أيضًا: وفي الدر المختار (ج: ۱ ص: ۵۳۱، کتاب الصدقة) وبکرة تأخیر السنّة إلا بقدر اللہم أنت السلام۔

(۲) عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم أنه قال: خیر الدعاء الخفی وعن أنس رضی اللہ عنہ مرارًا، ودعوة السر تعدل سبعین دعوة فی العلانية۔ (اعلاء السنن ج: ۶ ص: ۹۳، أبواب الوتر)۔ وفي رد المحتار (ج: ۲ ص: ۵۰۷) وأما الأدعية والأذکار فبالخفية أولى، قلت: ويجهت في الدعاء، والسنّة أن يخفی صوته لقوله تعالى: أدعوا ربکم تضرعًا وخفية۔ وقال العلامة الآلوسی فی روح المعانی (ج: ۸ ص: ۱۳۹، طبع دار إحياء التراث العربی) وجاء من حدیث أبي موسى الأشعري أنه صلی اللہ علیہ وسلم قال لقوم یجهرون: أيها الناس إربعوا علی أنفسکم، إنکم لا تدعون أصم ولا غائبًا، إنکم تدعون سمیعًا بصیرًا، وهو معکم، وهو أقرب إلی أحدکم من عنق راحلته۔ والمعنی إرفقوا بأنفسکم واقصروا من الصیاح فی الدعاء۔

(۳) الإصرار علی المندوب یبلغه إلی حد الکراهة۔ (المعایة ج: ۲ ص: ۲۶۵، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، طبع سهیل اکیدمی)۔ أيضًا: قال الطیبی: وفيه أن من أصر علی أمر مندوب وجعله عزمًا، ولم یعمل بالرخصة، فقد أصاب منه الشیطان من الإضلال۔ (مرقاة المفاتیح ج: ۲ ص: ۱۴، کتاب الصلاة، باب فی الدعاء فی التشهد، طبع أصح المطابع بمبئی)۔

(۴) عن أبي هريرة قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لأن أقول سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر أحت إلی مما طلعت علیہ الشمس۔ (مشکوٰۃ ص: ۲۰۰)۔ أيضًا: وعن كعب بن عجرة رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: معقبات لا یخیب قائلهن أو فاعلهن دبر کل صلوة مكتوبة: ثلاثًا وثلاثین تسبیحة، ثلاثًا وثلاثین تحميدة، وأربعًا وثلاثین تکبيرة۔ (صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلوة وبيان صفة ج: ۱ ص: ۲۱۹)۔ وفي الدر المختار (ج: ۱ ص: ۵۳۰) کتاب الصلاة: ويستحب أن یستغفر ثلاثًا، ویقرأ آية الكرسي والمعوذات ویسبح ویحمده ویکبر ثلاثًا وثلاثین، ویهمل تمام المائة ویدعو، ویختتم بسبحان ربک۔

هو الرحمن الرحيم، اللهم اذهب عني الهم والحزن“ تو ایک صاحب نے میرے کو باتوں ہی باتوں میں میرے اس عمل کو سراہا تو ایک اور صاحب جو ہماری اس محفل میں شریک تھے، اور دین دار آدمی تھے، انہوں نے کہا کہ یہ بھی کوئی بات ہے جو آپ اسے سراہتے ہیں، یہ کوئی خاص خوبی کی بات نہیں، بلکہ سچ تو یہ ہے کہ یہ عمل بدعت ہے۔ آپ یہ بتائیں کہ یہ عمل بدعت ہے یا نہیں؟ اگر بدعت ہے تو میں چھوڑ دوں۔ مولانا صاحب! ایک بزرگ قسم کے آدمی تھے، تو انہوں نے مجھے یہ مشورہ دیا تھا کہ تم وظائف وغیرہ ”حصن حصین“ میں دیکھ کر پڑھا کرو، تو یہ دُعا بھی میں نے اسی کتاب سے سیکھی تھی، اب آپ یہ بتائیں کہ یہ کتاب مستند ہے کہ نہیں؟ کیونکہ ان صاحب نے مندرجہ بالا دُعا کو بدعت کہہ کر شک میں ڈال دیا ہے۔

جواب:۔۔۔ ”حصن حصین“ کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ یہ روایت طبرانی نے ”اوسط“ میں اور ابن سنی نے ”عمل الیوم واللیلۃ“ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے،^(۱) اور اس کی سند کمزور ہے۔^(۲)

فرض نماز کے بعد دُعا قبول ہوتی ہے

سوال:۔۔۔ میرے علم میں ہے کہ فرض نماز کے بعد اگر کوئی شخص ہاتھ اٹھا کر دُعا نہیں مانگتا تو اللہ تعالیٰ اس کی نماز اس کو لوٹا دیتے ہیں، بعض آدمی کہتے ہیں کہ نماز کے بعد کی دُعا فرض نہیں، میں کہتا ہوں کہ فرض نماز کے بعد دُعا ضرور مانگنی چاہئے۔ کون سا نقطہ نظر درست ہے؟

جواب:۔۔۔ فرض نماز کے بعد دُعا قبول ہوتی ہے،^(۳) لیکن اگر کوئی دُعا نہ مانگے تو کوئی گناہ نہیں۔

فرض نماز کے بعد دُعا کی شرعی حیثیت

سوال:۔۔۔ نماز کے بعد دُعا کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ بعض لوگ سلام پھیر کر بغیر دُعا مانگے اٹھ جاتے ہیں، اور کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے بعد دُعا نہیں مانگی۔ بعض کہتے ہیں کہ کبھی مانگی کبھی نہیں، مگر۔ صحیح صورت کیا ہے؟ قرآن اور سنت کی روشنی میں وضاحت فرمائیں تاکہ آگاہی ہو۔

(۱) دیکھئے: حصن حصین مترجم ص: ۲۲۳، طبع دارالاشاعت۔

(۲) وعن أنس بن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا صلى وفرغ من صلاته مسح بيمينه على رأسه وقال: بسم الله الذي لا إله إلا هو الرحمن الرحيم، اللهم اذهب عني الهم والحزن۔ وفي رواية مسح جبهته بيده اليمنى، وقال فيها اللهم اذهب عن الهم والحزن۔ رواه الطبراني في الأوسط والبرار بسحوه بأسانيد، وفيه زيد العمى وقد وثقه غير واحد، وضعفه الجمهور، وبقية رجال أحد إسنادي الطبراني ثقات، وفي بعضهم خلاف۔ (مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۱۰۷، باب الدعاء في الصلاة وبعدها، طبع دار الكتب العلمية، بيروت)۔

(۳) عن أبي أمامة قال: قيل يا رسول الله! أي الدعاء أسمع؟ قال: جوف الليل الآخر ودبر الصلوات المكتوبة۔ (مشکوٰۃ ص: ۸۹، جامع الترمذی ج: ۲ ص: ۱۸۷، أبواب الدعوات)۔

جواب:۔۔۔ نماز کے بعد دُعا مانگنے کا حکم آیا ہے، اس لئے فرض نمازوں کے بعد دُعا تو ضرور کرنی چاہئے، البتہ اس دُعا میں مقتدی امام کے پابند نہیں، کوئی تھوڑی دُعا مانگے، یا لمبی، اپنی اپنی دُعا مانگیں، واللہ اعلم!

فرض نماز کے بعد کلمہ بغیر آواز کے پڑھنا

سوال:۔۔۔ فرض نماز پڑھنے کے بعد پہلے جب ہم چھوٹے ہوتے تھے تو نماز کے بعد اونچی آواز سے کلمہ شریف پڑھا جاتا تھا، مگر اب اکثر مسجدوں میں کلمہ شریف بلند آواز سے نہیں پڑھا جاتا، کیا یہ کلمہ شریف پڑھنا جائز ہے یا کوئی اور چیز پڑھنی چاہئے؟ اگر اور کوئی چیز پڑھنی ہے تو اس کو بھی ساتھ ہی لکھ دیں۔

جواب:۔۔۔ نمازوں کے بعد بہت سے اذکار اور دُعا میں منقول ہیں، مگر ان کو آہستہ پڑھنا چاہئے، آواز میں آواز ملا کر بلند آواز سے کلمہ شریف پڑھنا جس سے نمازیوں کو تشویش ہو، جائز نہیں۔^(۱)

جماعت کے بعد زور و شور سے ”حق لا الہ الا اللہ“ کا ورد کرنا

سوال:۔۔۔ جماعت ختم ہونے کے بعد لوگ زور و شور سے تسبیح (حق لا الہ الا اللہ) پڑھنا شروع کر دیتے ہیں، جس کی وجہ سے جو لوگ نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں، خلل پڑتا ہے، کیا یہ تسبیح جماعت کے بعد پڑھنا جائز ہے؟

جواب:۔۔۔ مسجد میں بلند آواز سے ذکر کرنا جس سے نمازیوں کو تشویش ہو، اور ان کی نماز میں خلل پڑے، جائز نہیں۔^(۲)

(۱) عن معاذ بن جبل قال: لقيت النبي صلى الله عليه وسلم، فقال لي: يا معاذ! إني أحبك، فلا تدع أن تقول في دبر كل صلاة: اللهم أعني ذكرك وشكرك وحسن عبادتك. (عمل اليوم والليلة لابن السني ص: ۱۰۵، باب ما يقول في دبر صلاة الصبح، رقم الحديث: ۱۱۸، طبع مكتبة الشيخ). وعن أنس بن مالك رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: ما من عبد بسط كفيه في دبر كل صلاة ثم يقول: اللهم إلهي وإله إبراهيم وإسحاق ويعقوب، وإله جبرئيل وميكائيل وإسرافيل عليهم السلام، أسألك أن تستجيب دعوتي، فإني مضطر، وتعصمني في ديني لإني مبتلي، وتنانني برحمتك فإني ملذب، وتنفي عني الفقر فإني متمسك، إلا كان حقاً على الله عز وجل أن لا يرد يديه خائبتين. (عمل اليوم والليلة لابن السني ص: ۱۲۱، رقم الحديث: ۱۳۸).

(۲) عن أم سلمة... رضي الله عنها... كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا صلى الصبح قال: اللهم إني أسئلك علماً نافعاً، وعملاً متقبلاً، ورزقاً طيباً. (عمل اليوم والليلة لابن سني ص: ۱۰۰ رقم الحديث: ۱۱۰). عن أبي أمامة قال: ما دنوت من رسول الله صلى الله عليه وسلم في دبر صلاة مكتوبة ولا تطوع إلا سمعته يقول: اللهم اغفر لي ذنوبي وخطاياي كلها، اللهم أعشني واجبرني واهدني لصالح الأعمال والأخلاق، إنه لا يهدي لصالحها ولا يصرف سيئها إلا أنت. (أيضاً ص: ۱۰۳، رقم الحديث: ۱۱۳).

(۳) وفي حاشية الحموي عن الإمام الشعراني: أجمع العلماء سلفاً وخلفاً على استحباب ذكر الجماعة في المساجد وغيرها إلا أن يشوش جهرهم على نائم أو مصل أو قارئ. (شامي ج: ۱ ص: ۶۶۰ مطلب في رفع الصوت بالذكر). أيضاً: نعم الجهر المفرط ممنوع شرعاً، وكذا الجهر الغير المفرط إذا كان فيه إيذاء لأحد من نائم أو مصل أو حصلت فيه شبهة رياء أو لوحظت في خصوصيات غير مشروعة. (مجموعه رسائل اللكنوي، مباحة الفكر في الجهر بالذكر ج: ۳ ص: ۳۴).

نمازوں کے بعد ”سبحان اللہ، الحمد للہ، لا اِلهَ اِلاَّ اللہ“ پڑھنا

سوال: نمازوں کے بعد سبحان اللہ، الحمد للہ، لا اِلهَ اِلاَّ اللہ اور اللہ اکبر پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: آپ نے ”سبحان اللہ، الحمد للہ، لا اِلهَ اِلاَّ اللہ، اللہ اکبر“ لکھا ہے، حدیث میں ہے کہ (قرآن مجید کے بعد) یہ چار کلمات سب سے افضل ترین کلمات ہیں۔^(۱)

فرض نمازوں کے بعد دُعا کا ثبوت

سوال: پانچوں نمازوں کے بعد امام کے ساتھ تمام نمازی بھی ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگتے ہیں، لیکن اب کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہاتھ اٹھا کر ہر نماز کے بعد دُعا مانگنا بدعت ہے، اور یہ کسی بھی حدیث سے ثابت نہیں، اب ہم اس اُلجھن میں مبتلا ہیں کہ دُعا مانگیں یا نہ مانگیں؟ اُمید ہے آپ ہماری رہنمائی فرمائیں گے۔

جواب: پہلے یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ ”بدعت“ کسے کہتے ہیں؟ اس عمل کا نام ہے جس کی صاحبِ شریعت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو قولاً تعلیم دی ہو، نہ عملاً کر کے دکھایا ہو، نہ وہ عمل سلف صالحین کے درمیان معمول و مروج رہا ہو،^(۲) لیکن جس عمل کی صاحبِ شریعت صلی اللہ علیہ وسلم نے ترغیب دی ہو یا خود کبھی اس پر عمل کر کے دکھایا ہو، وہ ”بدعت“ نہیں، بلکہ سنت ہے۔^(۳) اس کے بعد مندرجہ ذیل امور پیش نظر رکھئے:

۱: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد احادیث میں نماز فرض کے بعد دُعا کی ترغیب دی ہے اور اس کو قبولیتِ دُعا کے مواقع میں شمار فرمایا ہے۔^(۴)

۲: صحیح احادیث میں دُعا کے لئے ہاتھ اٹھانے اور دُعا کے بعد ان کو چہرے پر پھیرنے کو آدابِ دُعا میں ذکر فرمایا ہے۔^(۵)

۳: متعدد احادیث میں فرض نماز کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دُعا کرنا ثابت ہے، یہ تمام امور ایسے ہیں کہ کوئی

(۱) عن سمرة بن جندب قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: أفضل الكلام أربع: سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر، وفي رواية: أحب الكلام إلى الله أربع: سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر لا يضرك بأيهن بدأت. رواه مسلم. (مشکوٰۃ ص: ۲۰۰، باب ثواب التسبیح والتحمید).

(۲) بأنها (أى البدعة) ما أحدث على خلاف الحق المتلقى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من علم أو عمل أو حال بنوع شبهة واستحسان، وجعل ديناً قريباً وصراطاً مستقيماً، فافهم. (رد المحتار ج: ۱ ص: ۵۶۰، ۵۶۱ کتاب الصلوة، باب الإمامة).

(۳) السُّنَّةُ معناها فى اللغة: الطريقة والعادة، وفى اصطلاح الفقهاء: العبادة النافلة، واصطلاح المحدثين والأصوليين: ما صدر عن النبى صلى الله عليه وسلم من غير القرآن من قول أو فعل أو تقرير اهـ. (تيسير الوصول ص: ۱۳۷، الباب الثانى فى مباحث السُّنَّة، طبع مكتبة صديقه ملتان).

(۴) عن أبى أمامة قال: قيل: يا رسول الله! أى الدعاء أسمع؟ قال: جوف الليل الآخر ودبر الصلوات المكتوبات. (مشکوٰۃ ص: ۸۹۰، باب الذكر بعد الصلوات).

(۵) عن عمر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا رفع يديه فى الدعاء لم يحطهما حتى يمسح بهما وجهه. رواه الترمذى. (مشکوٰۃ ص: ۱۹۵، کتاب الدعوات).

صاحبِ عم جس کی احادیثِ طیبہ پر نظر ہو، ان سے ناواقف نہیں، اس لئے فقہائے اُمت نے فرض نمازوں کے بعد دُعا کو آداب و مستحبات میں شمار کیا ہے۔ امام نوویؒ شرح مہذب (ج: ۳ ص: ۴۳۸) میں لکھتے ہیں:

”الدعاء للإمام والمأموم والمنفرد مستحب عقب كل الصلوات بلا خلاف۔“

یعنی نمازوں کے بعد دُعا کرنا بغیر کسی اختلاف کے مستحب ہے، امام کے لئے بھی، مقتدی کے لئے بھی اور منفرد کے لئے بھی۔ علوم حدیث میں امام نوویؒ کا بلند مرتبہ جس کو معلوم ہے، وہ کبھی اس متفق علیہ مستحب کو بدعت کہنے کی جسارت نہیں کر سکتا۔ اور فرض نماز جب باجماعت ادا کی گئی ہو تو ظاہر ہے کہ اس کے بعد دُعا صورتِ اجتماعی ہوگی، لیکن امام اور مقتدی ایک دوسرے کے پابند نہیں، بلکہ اپنی اپنی دُعا کر رہے ہیں، اس لئے امام کا پکار پکار کر دُعا کرنا اور مقتدیوں کا آمین، آمین کہنا صحیح نہیں، ہر شخص کو اپنی اپنی دُعا کرنی چاہئے^(۱)، اور سنن و نوافل کے بعد امام کا مقتدیوں کے انتظار میں بیٹھ رہنا اور پھر سب کامل کر دُعا کرنا یہ بھی صحیح نہیں^(۲)۔

سوال: ...فرضوں کے بعد اجتماعی طور سے دُعا کرنے کا حدیث سے ثبوت کیا ہے؟

جواب: ...فرض نماز کے بعد دُعا کی متعدد احادیث میں ترغیب و تعلیم دی گئی ہے، اور ہاتھ اٹھانے کو دُعا کے آداب میں سے شمار فرمایا گیا ہے، تفصیل کے لئے امام جزریؒ کی ”حسن حصین“ کا مطالعہ کر لیا جائے۔ امام بخاریؒ نے ”کتاب الدعوات“ میں ایک باب ”الدعاء بعد الصلوة“ کا رکھا ہے (ج: ۲ ص: ۹۳۷)، اور ایک باب ”رفع الأيدي في الدعاء“ کا قائم کیا ہے (ج: ۲ ص: ۹۳۸)^(۳)، اور دونوں کو احادیثِ طیبہ سے ثابت فرمایا ہے۔ اس لئے فرض نمازوں کے بعد اجتماعی دُعا کا معمول خلافِ سنت

(۱) هل يكره رفع الصوت بالذكر والدعاء؟ قيل: نعم، وفي الشامية: (قوله: قيل: نعم) يشعر بضعفه مع أنه مشى عليه في المختار والملقى، فقال: وعن النبي صلى الله عليه وسلم أنه كره رفع الصوت عند قراءة القرآن والجنابة والزحف والذكر. (رد المختار مع الدر المختار ج: ۶ ص: ۳۹۸، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع). أيضاً: الجهر المفرط ممنوع شرعاً، وكذا الجهر الغير المفرط إذا كان فيه إيذاء لأحد من نائم أو مصل أو حصلت فيه شبهة رياء أو لوحظت في خصوصيات غير مشروعة. (سباح الفكر مشموله مجموعته رسائل لكهنوي ج: ۳ ص: ۳۴۲)۔

(۲) ورحم الله طائفة من المبدعة في بعض أقطار الهند حيث واطبوا على أن الإمام ومن معه إذا فرغوا من فعل السنن والنوافل يدعو الإمام عقب الفاتحة جهراً بدعاء مرة ثانية والمقتدون يؤمنون على ذلك وقد جرى العمل منهم بذلك على سبيل الالتزام والدوام حتى أن بعض العوام اعتقدوا أن الدعاء بعد السنن والنوافل ياجتمع الإمام والمأمون ضروري واجب وأيم الله إن هذا أمر محدث في الدين۔ (اعلاء السنن ج: ۳ ص: ۱۶۷، كتاب الصلاة، باب الإنعراف بعد السلام وكيفية سنة الدعاء والذكر بعد الصلاة، طبع إدارة القرآن كراچی)۔

(۳) عن أبي هريرة قالوا: يا رسول الله ذهب أهل الدثور بالدرجات والنعيم المقيم، قال: كيف ذاك؟ قالوا: صلوا كما صلينا وجاهدوا كما جاهدنا، وأنفقوا من فضول أموالهم، وليست لنا أموال، قال: أفلا أخبركم بأمر تدركون من كان قبلكم وتسبقون من جاء بعدكم، ولا يأتي أحد بمثل ما جئتم إلا من جاء بمثله، تسبحون في دبر كل صلاة عشراً وتحمدون عشراً وتكبرون عشراً۔ وعن زاذ مولى المغيرة بن شعبه قال: كتب المغيرة إلى معاوية ابن أبي سفيان أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول في دبر صلواته إذا سلم: لا إله إلا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد، وهو على كل شيء قدير، اللهم لا مانع لما أعطيت ولا معطى لما منعت، ولا ينفع ذا الجد منك الجد۔ (صحيح بخاری ج: ۲ ص: ۹۳۷، كتاب الدعوات، باب الدعاء بعد الصلوة)۔ عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم رفع يديه حتى رأيت بياض ابطنيه۔ (بخاری ج: ۲ ص: ۹۳۸ باب رفع الأيدي في الدعاء، طبع نور محمد كتب خانہ)۔

نہیں، خلاف سنت وہ عمل کہلاتا ہے جو شارع علیہ السلام نے خود نہ کیا ہو، اور نہ اس کی ترغیب دی ہو۔

مقتدی امام سے پہلے دُعا مانگ کر جاسکتا ہے

سوال:۔۔۔ فجر کی نماز میں امام وظیفہ پڑھ کر دُعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے ہیں، میں چونکہ ملازم ہوں، ساڑھے آٹھ بجے ڈیوٹی پر حاضری دینا ہوتی ہے، دُودھ لانا، ناشتہ تیار کرنا، پھر کھانا، کپڑے بدل کر تیار ہو کر بس کا انتظار کرنا، ایسی صورت میں کیا میں ان کے ساتھ دُعا میں شریک ہوں یا اپنی مختصر دُعا مانگ کر مسجد سے آ جاؤں؟

جواب:۔۔۔ امام کے ساتھ دُعا مانگنا کوئی ضروری نہیں، آپ نماز سے فارغ ہو کر اپنی دُعا کر کے آ سکتے ہیں۔^(۱)

کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دُعا کرتے تھے؟

سوال:۔۔۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے بعد ہاتھ اٹھا کر دُعا کیا کرتے تھے؟ اگر کیا کرتے تھے تو کوئی حدیث بحوالہ بیان کریں۔

جواب:۔۔۔ نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دُعا کرنے کی صراحت تو منقول نہیں، البتہ فرض نماز کے بعد دُعا کرنے کی ترغیب آئی ہے، اور ہاتھ اٹھا کر مانگنا دُعا کے آداب میں سے فرمایا ہے۔ اس لئے فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دُعا کرنا ارشادات نبوی کے عین مطابق ہے، مگر بلند آواز سے دُعا نہ کی جائے جس سے نمازیوں کی نماز میں خلل پیدا ہو۔

نماز کے بعد عربی اور اردو میں دُعا مانگیں

سوال:۔۔۔ نماز سے فارغ ہو کر میں دُرود ابراہیمی، سورۃ فاتحہ اور ایک دُعا ”ربنا ائنا فی الدنیا“ پڑھ کر باقی دُعا اردو میں مانگتا ہوں، کیونکہ مزید دُعا مانگیں (عربی) میں یاد نہیں ہیں، کیا میرا یہ عمل مسنون ہے؟

جواب:۔۔۔ کوئی حرج نہیں۔

سنتوں کے بعد اجتماعی دُعا کرنا بدعت ہے

سوال:۔۔۔ ظہر اور عشاء کی سنتوں کے بعد دو دفعہ دُعا کرتا ہوں، اور یہ دُعا اجتماعیت کے ساتھ کر رہا ہوں، خواص کے لئے اور عوام کے لئے دُعا بحیثیت اجتماعی بدعتِ سیدہ ہے یا بدعتِ حسنہ؟ شرعی جواب ارشاد فرمائیں۔

(۱) کیونکہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد مقتدیوں کا تعلق امام سے ختم ہو جاتا ہے، اس لئے مقتدیوں کے لئے فرض نماز کے بعد امام کے ساتھ اجتماعی طور پر دُعا کرنا ضروری نہیں۔

جواب:.... سنتوں کے بعد اجتماعی دُعا کے لئے امام اور مقتدیوں کا بیٹھے رہنا، اور پھر مل کر دُعا کرنا صحیح نہیں، اس کا اہتمام والتزام بدعت ہے،^(۱) بدعت کا لفظ مطلق بولا جائے تو بدعتِ سیدہ ہی مراد ہوتی ہے۔

نماز کے بعد دُعا اونچی آواز سے مانگنا

سوال:.... زید کہتا ہے کہ فرض نماز کے بعد امام کا اونچی آواز میں دُعا مانگنا مکروہ ہے، فقہ حنفیہ کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں۔

جواب:.... امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک دُعا آہستہ مانگنی چاہئے، اونچی آواز سے دُعا کی عادت کر لینا درست نہیں، کبھی مقتدیوں کی تعلیم کے لئے بلند آواز سے کوئی جملہ کہہ دے تو مضائقہ نہیں۔^(۲)

دُعا کے وقت آسمان کی طرف نظر اٹھانا

سوال:.... حضرت جابر بن سمرہؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”لوگو! نماز میں نظریں آسمان کی طرف نہ اٹھاؤ، خدشہ ہے کہ یہ نظریں اچک لی جائیں اور واپس نہ آئیں۔“ مسئلہ یہ ہے کہ کیا یہ حدیث پاک دُعا کے وقت آسمان پر جو انسان نظریں اٹھاتا اور ہاتھ پھیلا کر اپنے رب سے مانگتا ہے، اس پر بھی صادق آتی ہے؟ یعنی دُعا کے وقت بھی کیا نظریں اوپر نہ اٹھائی جائیں؟ (یہ حدیث شریف صحیح مسلم سے ہے)۔

جواب:.... امام نوویؒ نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ بعض حضرات نے خارج نماز میں بھی دُعا میں آسمان کی طرف نظریں اٹھانے کو مکروہ کہا ہے، مگر اکثر علماء قائل ہیں کہ مکروہ نہیں، کیونکہ آسمان دُعا کا قبلہ ہے۔^(۳)

(۱) ورحمہ اللہ طائفۃ من المبتدعة فی بعض أقطار الهند حيث واطبوا علی أن الإمام ومن معه یقومون بعد المكتوبة بعد قرائتهم: اللّٰهُمَّ أنت السلام ومنک السلام الخ ثم إذا فرغوا من فعل السنن والنوافل یدعو الإمام عقب الفاتحة جهراً بدعاء مرة ثانية، والمفتدون یؤمنون علی ذالک، وقد جرى العمل منهم بذالک علی سبیل الإلزام والدوام حتی ان بعض العوام اعتقدوا أن الدعاء بعد السنن والنوافل یاجتمع الإمام والمأمون ضروری واجب..... ومن لم یرض بذالک یعزلونه علی الإمامة ویطعنونه، ولا یصلون خلف من لا یصنع بمثل صنيعهم، وأیم الله إن هذا أمر محدث فی الدین۔ (اعلاء السنن ج: ۳ ص: ۱۶۷، کتاب الصلاة، باب الإنحراف بعد السلام وکيفية وسنية الدعاء والذکر بعد الصلاة، طبع إدارة القرآن کراچی)۔ أيضاً: عن عائشة رضی الله عنها قالت: قال النبی صلی الله علیه وسلم: من أحدث فی أمرنا هذا ما لیس منه فهو رد۔ (بخاری ج: ۱ ص: ۳۷۰ کتاب الصلح)۔ نیز تفصیل کے لئے دیکھئے: کفایة المفتی ج: ۳ ص: ۳۳۶ تا ۳۴۰۔

(۲) عن النبی صلی الله علیه وسلم أنه قال: خیر الدعاء الخفی..... وعن أنس رضی الله عنه مرفوعاً: دعوة السر تعدل سبعین دعوة فی العلانية۔ (اعلاء السنن ج: ۶ ص: ۹۳ أبواب الوتر)۔ وفي رد المحتار (ج: ۲ ص: ۵۰۷) کتاب الحج: وأما الأدعية والأذکار فبالخفية أولى، قلت: ویجتهد فی الدعاء، والسننة أن یخفی صوته لقوله تعالیٰ: ادعوا ربکم تضرعاً وخفية۔ وفي الفتاوی الهندیة (ج: ۵ ص: ۳۱۸) کتاب الکراهیة، الباب الرابع: إذا دعا بالدعاء المألور جهراً ومعه القوم أيضاً لیعلموا الدعاء لا بأس به۔ حرید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: نفائس مرغوبہ، تألیف: مفتی کفایت اللہ صاحب۔

(۳) وفي شرح المسلم للنووی: قال القاضي عیاض: واختلّفوا فی کراهة رفع البصر إلى السماء فی الدعاء فی غیر الصلوة فکراهه شریح وآخرون وجوزه الأكثرون وقالوا لأن السماء قبلۃ الدعاء كما أن الکعبة قبلۃ الصلوة... الخ۔ (مسلم شریف ج: ۱ ص: ۱۸۱)۔

دُعا مانگتے وقت ہاتھ کہاں تک اٹھائے جائیں؟

سوال: ... کچھ عرصہ پہلے بچوں کے کالم میں طریقہ نماز سکھاتے ہوئے بتایا گیا تھا کہ دُعا مانگتے وقت خیال رکھنا چاہئے کہ ہاتھ کندھوں سے اُوپر نہ جائیں، کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: ... جی ہاں! عام حالات میں یہی صحیح طریقہ ہے^(۱)، البتہ نماز استسقاء میں اس سے زیادہ اٹھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، دُعا میں عاجزی اور مسکنت کی کیفیت ہونی چاہئے۔^(۲)

دُعا مانگتے وقت ہاتھ کہاں ہونے چاہئیں؟

سوال: ... دُعا کا مسنون طریقہ کیا ہے؟ یعنی صرف بیٹھ کر دونوں ہاتھوں کو شانوں تک اٹھا کر ہی دُعا کی جاسکتی ہے، اس کے علاوہ کوئی اور طریقہ اختیار کرنا موجب گناہ تو نہیں ہے؟ کیا بصورتِ عاجزی بندہ اپنے رُتب کے حضور سجدے کی طرح سر کو رکھ کر دُعا کرے تو یہ طریقہ خلاف سنت تو نہیں ہوگا؟ بعض اہل علم کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ سجدے کے انداز میں دُعا کرنا غیر مسنون ہے، اس سے اجتناب کیا جائے۔

جواب: ... ہاتھ اٹھا کر دُعا کرنا کمال سنت ہے^(۳)، اگر ہاتھ اٹھائے بغیر دُعا کر لے تب بھی کوئی حرج نہیں، اور سجدے میں دُعا کرنا جائز ہے، مگر نمازوں کے بعد سب کے سامنے ایسا کرنا صحیح نہیں، مگر کے اندر تنہائی میں ایسا کر لے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

سجدے میں دُعا مانگنا جائز ہے

سوال: ... میں نے سنا ہے کہ سجدے میں گر کر دُعا نہیں مانگنی چاہئے کیونکہ نیت کے بغیر سجدہ نہیں ہوتا۔

جواب: ... سجدے میں دُعا مانگنے میں یہ تفصیل ہے کہ سجدہ یا تو نماز کا ہوگا یا بغیر نماز کے، اگر نماز کا سجدہ ہو تو سجدے کے اندر دُعا نہیں کرنا جائز ہے، مگر شرط یہ ہے کہ دُعا عربی زبان میں کرے، بلکہ قرآن و حدیث میں جو دُعا آتی ہیں، ان کو اختیار کرے^(۴)، (فرض نماز میں امام کو سجدے میں دُعا نہیں کرنی چاہئیں تاکہ مقتدیوں پر بار نہ ہو)^(۵)، اور اگر سجدہ نماز کے علاوہ ہو تو لوگوں کے سامنے

(۱) عن سهل بن سعد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: كان يجعل اصبعيه حذاء منكبيه ويدعو. (مشکوٰۃ شریف ص: ۱۹۶)۔

(۲) عن أنس قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم: لا يرفع يديه في شيء من دعائه إلا في الاستسقاء لئلا يرفع حتى يُرى بياض ابطنه. متفق عليه. (مشکوٰۃ ص: ۱۳۱، باب الاستسقاء)۔

(۳) وقال أبو موسى الأشعري رضي الله عنه: دعا النبي صلى الله عليه وسلم ثم رفع يديه، ورأيت بياض ابطنه. (صحيح البخاری ج: ۲ ص: ۹۳۸ کتاب الدعوات، باب رفع الأيدي في الدعاء)۔ (قوله فيسط يديه حذاء صدره) كذا روى عن ابن عباس من فعل النبي صلى الله عليه وسلم، فیه عن تفسیر السمان... إلخ۔ (فتاویٰ شامی ج: ۱ ص: ۵۰۷، کتاب الصلاة، مطلب فی إطالة الركوع للجالی)۔

(۴) ينبغي ان يدعو في صلاته بدعاء محفوظ وأما في غيرها فينبغي أن يدعو بما يحضره... إلخ۔ (شامی ج: ۱ ص: ۵۲۳)۔

(۵) وإن كان إماماً لا يزيد على وجه يمل القوم... إلخ۔ (الهندية ج: ۱ ص: ۷۵، الفصل الثالث في سنن الصلوة... إلخ)۔

اور فرض نمازوں کے بعد سجدے میں گر کر دُعا نہیں نہ کرے۔^(۱) ہاں! تنہائی میں سجدے میں گر کر دُعا نہیں کرنے کا مضائقہ نہیں۔^(۲)

دُعا کے بعد سینے پر پھونک مارنا

سوال: جب لوگ دُعا مانگ لیتے ہیں تو بعض لوگ اپنے سینے میں پھونک مارتے ہیں، کیا یہ جائز ہے؟

جواب: کوئی وظیفہ پڑھ کر پھونکتے ہوں گے، اور یہ جائز ہے۔^(۳)

امام کا نماز کے بعد مقتدیوں کی طرف منہ کر کے دُعا مانگنا

سوال: فجر اور عصر کی نماز کے بعد امام مقتدیوں کی طرف منہ کر کے اور قبلہ کی طرف تقریباً پشت کر کے کیوں دُعا مانگتا ہے؟

جواب: کیونکہ نماز سے تو فارغ ہو چکے، اب مقتدیوں کی طرف منہ کر کے بیٹھنا چاہئے، باقی نمازوں میں چونکہ مختصر دُعا کے بعد سنتوں کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں، اس لئے اس مختصر وقفے میں مقتدیوں کی طرف منہ کر کے بیٹھنے کا اہتمام نہیں کیا جاتا، اور فجر اور عصر کے بعد تسبیحات پڑھ کر دُعا کی جاتی ہے، اس لئے طویل وقفہ ہونے کی وجہ سے مقتدیوں کی طرف منہ کر کے بیٹھتے ہیں، نماز کے بعد امام کو رخ بدل لینا چاہئے خواہ دائیں جانب کر لے یا بائیں جانب، یا مقتدیوں کی طرف، بہر حال مقتدیوں کی طرف پشت کر کے نہ بیٹھے۔^(۴)

(۱) أما بغیر سبب فلیس بقربة ولا مکروه وما یفعل عقیب الصلاة فمکروه لان الجهال یعتقدونها سنة او واجبة وکل مباح یؤدی الیه فمکروه انتہی۔ (شامی ج: ۲ ص: ۱۲۰، قبیل باب صلاة المسافر)۔

(۲) وحاصله ان ما لیس لها سبب لا تکره ما لم یؤد فعلها الی اعتقاد الجهلة سنیتها کالتی یفعلها بعض الناس بعد الصلاة... إلخ۔ (شامی ج: ۲ ص: ۱۲۰، قبیل باب صلاة المسافر)۔

(۳) عن عائشة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان إذا اشتکی یقرأ فی نفسه بالمعوذات ویسفل فلما اشتد وجعه کنت أقرأ علیہ وامسح علیہ بیده رجاء یرکتها۔ (سنن أبی داود ج: ۲ ص: ۱۸۹، باب کیف الرقی، حدیث نمبر: ۴۹۰۵)۔

(۴) عن سمرة بن جندب قال: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا صلی صلاة أقبل علینا بوجهه۔ (بخاری شریف ج: ۱ ص: ۱۱۷)۔ وفي صلاة لا تطوع بعدها کالفجر والعصر یکره المکث قاعداً فی مکانه مستقبل القبلة والنبی علیہ الصلوٰۃ والسلام فسمی هذا بدعة... إلخ۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۷۷)۔ وكذا یکره مکثه قاعداً فی مکانه مستقبل القبلة فی صلاة لا تطوع بعدها... إلخ۔ (شامی ج: ۱ ص: ۵۳۱)۔ أيضاً: وأما بیان ما یستحب للإمام أن یفعله عقیب الفراع من الصلاة، فقول إذا فرغ الإمام من الصلاة فلا یخلوا إماماً إن كانت صلاة لا تصلى بعدها سنة أو كانت صلاة تصلى بعدها سنة فإن كانت صلاة لا تصلى بعدها سنة کالفجر والعصر، فإن شاء الإمام قام، وإن شاء قعد فی مکانه یسفل بالدعاء... إلخ۔ لما روى أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان إذا فرغ من صلاة الفجر استقبال بوجهه أصحابه..... ثم اختلفت المشايخ فی کیفیة الانحراف... وقال بعضهم: هو مخیر إن شاء انحراف یمنه، وإن شاء یسره، وهو الصحیح... وإن كانت صلاة بعدها سنة، یکره له المکث قاعداً۔ (بدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۳۹۳، ۳۹۴، کتاب الصلاة، فصل وأما بیان ما یستحب للإمام، طبع رشیدیہ)۔

نماز کے وقت بلند آواز سے ذکر کرنا جائز ہے

سوال: ... ہماری مسجد میں نمازِ عشاء کے فوراً بعد ذکر و اذکار کا سلسلہ جاری ہو جاتا ہے، ذکر اتنی بلند آواز سے کیا جاتا ہے کہ آواز احاطہ مسجد سے باہر تک سنائی دیتی ہے، (بتیاں گل کر دی جاتی ہیں)، جبکہ نمازی عشاء دیر تک پڑھتے رہتے ہیں، شور سے نماز میں خلل پیدا ہوتا ہے، مفصل تحریر کریں آیا یہ کہاں تک درست ہے؟

جواب: ... ایسے وقت بلند آواز سے ذکر کرنا جبکہ لوگ نماز پڑھ رہے ہوں، درست نہیں، حضرات فقہاء نے اس کو ناجائز لکھا ہے۔^(۱)

مسجد میں اجتماعی ذکر بالجہر کہاں تک جائز ہے؟

سوال: ... ہماری مسجد بلکہ اس علاقے کی تمام مساجد میں صبح کی نماز کے بعد، بلکہ بعض جگہ لاؤڈ اسپیکر بھی لگا کر سلام پھیرنے کے فوراً بعد کلمہ طیبہ کا ذکر ہوتا ہے، اور بعد میں دُرود شریف ان الفاظ کے ساتھ: ”صل علی نبینا صل علی محمد“۔ البتہ ہماری مسجد میں مسبوق اپنی رکعت ایک یا دو پڑھ لیتے ہیں، اس کے بعد اُونچا ذکر چیخ چلا کر درمیانہ جہر بھی نہیں، بلکہ زور لگا کر ایک سُر کے ساتھ تمام نمازی ذکر کرتے ہیں، اور پھر وہ ذکر مسنون یعنی آیت الکرسی اور تسبیح ۳۳ بار، تحمید ۳۳ بار، اور تکبیر ۳۴ بار بھی پڑھتے ہیں۔ اور ایک دفعہ اجتماعی دُعا مانگی جاتی ہے، ایسا ذکر کرنا جائز ہے یا نہیں؟ دوسری مسجد میں سلام کے بعد تین دفعہ استغفر اللہ آہستہ پڑھتے ہیں اور آیت الکرسی اور ”اللھم اجرنی من النار“ ۷ دفعہ، اور تسبیحاتِ مسنونہ، بعد اُونچا ذکر کرتے ہیں۔ آپ ارشاد فرمائیں کہ آہستہ طریقہ مسنون ہے حضرت کا فرمایا ہو یا کہ اُونچا ذکر کرنا یعنی بہت اُونچا ذکر کرنے والے ثواب پر ہیں؟ اس وقت کوئی سویا ہوا نہیں ہوتا، اگر سویا ہوا ہو تو اس کو نماز کے لئے اُٹھایا جاتا ہے تاکہ صبح کی نماز قضا نہ ہو جائے، اور مسجد کے قریب کوئی بیمار بھی نہیں ہوتا، اور نہ کوئی نمازی ہوتا ہے۔ محلے کے لوگ اکٹرا جاتے ہیں، ہاں عورتیں گھروں پر پڑھتی ہوں تو ہوں گی۔ ایسے وقت ایسی صورت میں کون سا ذکر مسنون ہے، اور کون سا ذکر بدعت اور منع ہے؟ تاکہ ہم لوگ ذکر مسنون کریں اور ذکر بدعت بند کر دیں۔ اُونچا ذکر کرنے والے بڑے بڑے اشتہار پیش کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت علیؓ اور صحابہ کرامؓ اُونچا ذکر کرتے تھے، ہم بھی اہل سنت والجماعت ہیں، بلکہ یہ علامت ہے، جو کوئی کلمہ بعد نماز اُونچا پڑھے وہ سنی خفی ہے، اور جو اُونچا ذکر نہ کرے وہ ذکر کے مانعین سے ہے، عذاب کے مستحق ہیں، وہابی ہیں، وغیرہ وغیرہ، جھگڑا کرتے ہیں۔

جواب: ... ۱: نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا جس سے مسبوق نمازیوں کی نماز میں خلل پڑے، جائز نہیں، اور اس مقصد

(۱) قولہ و رفع صوت بذكر... أجمع العلماء سلفاً وخلفاً علی استحباب ذکر الجماعة فی المساجد وغیرہا إلا أن يشوش جهرهم علی نائم أو مصل أو قارئ. إلخ. (شامی ج: ۱ ص: ۶۶۰، مطلب فی رفع الصوت بالذكر). وأيضاً فإن سرار أفصل حيث خيف الرياء وتآذى المصلين أو النيام. إلخ. (شامی ج: ۶ ص: ۳۹۸، طبع سعید).

کے لئے لاؤڈ اسپیکر کا استعمال اور بھی بُرا ہے۔^(۱) حدیث میں علامات قیامت میں سے ایک علامت یہ ارشاد فرمائی ہے: ”وَاتَفَعَّتِ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ“^(۲) یعنی مساجد میں آوازیں بلند ہونے لگیں گی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مساجد میں آوازیں بلند کرنا امت کے بگاڑ کی علامت ہے۔

۲: ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، سلف صالحین سے جو طریقہ منقول ہے وہ یہ ہے کہ نماز سے فارغ ہو کر زیر لب تسبیحات اور اذکارِ مسنونہ پڑھے جائیں، اور آہستہ ہی دُعا کی جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی تعلیم کے لئے کوئی کلمہ بلند آواز سے بھی فرما دیتے تھے، بلند آواز سے کبھی دُعا ہو جائے جبکہ اس سے کسی کی نماز میں خلل نہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ جہری دُعا کو معمول بنالینا اور سنت کی طرح اس کی پابندی کرنا صحیح نہیں۔

۳: ... ذکر اور دُعا کا تعلق بندے اور معبود برحق جل شانہ کے درمیان ہے، بلند آواز سے، خصوصاً لاؤڈ اسپیکر پر ذکر اور دُعا کی اذان دینا اس کی رُوح کے منافی ہے، اور اس میں ریا اور تفلوق کی طرف التفات کا خطرہ زیادہ سے زیادہ ہے، اس لئے مسلمانوں کو اس سے احتراز کرنا چاہئے، اور اگر کوئی اس کے خلاف کرتا ہے تو اس سے اُلجھنے کی ضرورت نہیں۔^(۳)

دورانِ نماز انگلیوں پر تسبیحات شمار کرنا

سوال: ... میں نے ایک جگہ پڑھا تھا کہ نماز میں الحمد للہ، سبحان اللہ، اللہ اکبر وغیرہ ہاتھ پر یا تسبیح پر نہیں پڑھنی چاہئے، اس سے نماز مکروہ ہو جاتی ہے، اگر یہ بات سچ ہے تو ہم کیسے ان الفاظ کو پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: ... نماز میں انگلیوں پر یا تسبیح پر گننا واقعی مکروہ ہے، صلوٰۃ التبیح میں ان کلمات کے گننے کی ضرورت پیش آتی ہے، اس کی تدبیر یہ ہے کہ ایک ایک انگلی کو ذرا ساد باتے رہیں۔^(۴)

آیتیں، سورتیں اور تسبیحات انگلیوں پر شمار کرنا

سوال: ... آیتیں، سورتیں یا تسبیحات انگلیوں پر شمار کرنا مکروہات نماز میں شامل ہے، کیا یہ درست ہے؟ نماز کے بعد جو ہم تسبیح انگلیوں پر شمار کرتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟

(۱) الجهر المفروض ممنوع شرعاً، وكذا الجهر الغير المفروض اذا كان فيه ايلداء لاحد من نائم أو مصل، أو حصلت فيه شبهة رياء أو لوحظت فيه خصوصيات غير مشروعة كما صرح به على القاري في شرح مشکوة والحصكفي في الدر المختار وغيرهما. (مباحة الفكر في الجهر بالذكر، الباب الأول، مشموله رسائل لكنوى ج: ۳ ص: ۳۴).

(۲) (وظهرت الأصوات) أي رفعها (في المساجد) وهذا مما كثر في هذا الزمان وقد نص بعض علمائنا بأن رفع الصوت في المسجد ولو بذكر حرام. (مرقاۃ المفاتيح شرح مشکوة المصابيح ج: ۵ ص: ۱۷۶، باب أشرط الساعة).

(۳) أيضاً.

(۴) ويكرهه عد الآي والتسبيح باليد والأظهر أن الخلاف في الكل كذا في التبيين. (هندیة ج: ۱ ص: ۱۰۵). اما خارجها فلا يكره كعده بقلبه أو بغمزة أنامله وعليه يحمل ما جاء من صلاة التسبيح. (درمختار ج: ۱ ص: ۲۵۰).

جواب: ... آیات یا تسبیحات کا اُٹکیوں پر گننا نماز کے اندر مکروہ ہے،^(۱) نماز سے باہر مکروہ نہیں، بلکہ مأمور بہ ہے۔^(۲)

تسبیحاتِ فاطمی کی فضیلت

سوال: ... میں نے ایک حدیث میں پڑھا ہے کہ ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر، مطلب یہ ہے کہ سو دنوں کی یہ تسبیح جو شخص روزانہ صبح فجر کے وقت اور عشاء کی نماز کے بعد یا ہر نماز کے بعد پڑھے گا تو قیامت کے دن اس کا مرتبہ بہت ہی بلند ہوگا؟

جواب: ... آپ نے صحیح لکھا ہے، یہ کلمات و تسبیحاتِ فاطمی کہلاتے ہیں، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لاڈلی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو سکھائے تھے۔ حدیث میں ان کے بہت سے فضائل آئے ہیں،^(۳) جو حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی مدنی قدس سرہ کے رسالے ”فضائلِ ذکر“ میں جمع کر دیئے گئے ہیں، یہ پاکیزہ کلمات ہر نماز کے بعد اور رات کو سوتے وقت بڑے اہتمام سے پڑھنے چاہئیں۔

نماز کے بعد کی تسبیحات اُٹکیوں پر گننا افضل ہے

سوال: ... میں نے کہیں یہ مسئلہ پڑھا تھا کہ نماز کے بعد پڑھی جانے والی تسبیح (۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۳ بار اللہ اکبر) ہاتھ کی اُٹکیوں پر گن کر پڑھنا مکروہ ہے۔ گزارش ہے کہ آپ اس سلسلے میں یہ فرمائیں کہ آیا یہ مسئلہ درست ہے یا نہیں؟

جواب: ... درست نہیں! اُٹکیوں پر تسبیحات کا گننا نہ صرف جائز ہے، بلکہ حدیث شریف میں تسبیحات کو اُٹکیوں پر گننے کا حکم آیا ہے:

”عن يسيرة رضي الله عنها، وكانت من المهاجرات قالت: قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم: عليكم بالنسيح والتهليل والتفديس واعقدن بالانامل فالهنّ مسؤولات مستنطقات ولا تغفلن لتسعين الرحمة.“ (رواه الترمذی والبودادوی، مشکوٰۃ ص: ۲۰۲)

ترجمہ: ... ”حضرت یسیرہ رضی اللہ عنہا جو ہجرت کرنے والیوں میں سے تھیں، فرماتی ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا تھا کہ: تسبیح و تہلیل اور تقدیس کو اپنے اوپر لازم کر لو اور ان کو اُٹکیوں پر گنا

(۱) وکرہ تنزیہا (عد الآی والسور والنسیح بالید فی الصلاة مطلقاً) ولو نفلاً أما خارجها فلا یکرہ۔ (الدر المختار ج: ۱ ص: ۶۵۰، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا)۔

(۲) عن يسيرة رضي الله عنها، وكانت من المهاجرات قالت: قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم: عليكم بالنسيح والتهليل والتفديس واعقدن بالانامل فالهنّ مسؤولات مستنطقات ولا تغفلن لتسعين الرحمة۔ (مشکوٰۃ ص: ۲۰۲)۔

(۳) عن كعب بن عجرة رضي الله تعالى عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: معقبات لا يخيب فائلهن أو فاعلهن دهر كل صلوة: ثلاثاً وثلاثين تسبيحة، وثلاثاً وثلاثين تحميدة، وأربعاً وثلاثين تكبيرة۔ (صحيح مسلم ج: ۱ ص: ۲۱۹، كتاب المساجد، باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته)۔

کرو، کیونکہ ان سے سوال کیا جائے گا اور ان کو بلوایا جائے گا، اور ذکر سے غفلت نہ کیا کرو، ورنہ رحمت سے بھلا دی جاؤ گی۔“

چلتے پھرتے تسبیح کرنا

سوال:۔۔۔ میں نے کراچی میں مردوں اور عورتوں کو راستہ چلتے پھرتے تسبیح کرتے دیکھا ہے، اکثر یوں بھی دیکھا ہے کہ سڑک پار کر رہے ہیں مگر تسبیح کے دانے چلتے رہتے ہیں، پچھلے دنوں میں نے بس اسٹاپ پر ایک عورت کو دیکھا آدھے سے زیادہ سر کھلا ہوا تھا، کھڑی تسبیح کر رہی تھی، میں آپ سے پوچھنا چاہتی ہوں، کیا تسبیح کرنے کا یہ طریقہ درست ہے؟

جواب:۔۔۔ تسبیح پڑھنا چلتے پھرتے بھی جائز ہے، بلکہ بہت اچھی بات ہے کہ ہر وقت آدمی ذکرِ الہی میں مصروف رہے، اگر کوئی تسبیح کے دوران غلط کام کرتا ہے تو اسے ایسا نہیں کرنا چاہئے۔^(۱)

تسبیح بدعت نہیں، بلکہ ذکرِ الہی کا ذریعہ ہے

سوال:۔۔۔ آپ نے ایک سوال کے جواب میں چلتے پھرتے تسبیح پڑھنے کو جائز، بلکہ بہت اچھی بات لکھا ہے، یہاں پر میرا مقصود آپ کے علم میں کسی قسم کا شک و شبہ کرنا نہیں۔ بلاشبہ آپ کا علم وسیع ہے، مگر جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے وہ یہ کہ تسبیح کے دانے پڑھنا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں داخل نہ تھا، اور نہ ہی اسے ذکر اللہ کہا جاسکتا ہے، ذکر اللہ کے عملی معنی اس سے بالکل مختلف ہیں، یہ ایک شرعی بدعت ہے جو آج کل ہماری زندگی میں فیشن کی شکل میں داخل ہو گئی ہے، اُمید ہے آپ اس مسئلے پر مزید کچھ روشنی ڈالیں گے۔

جواب:۔۔۔ تسبیح بذاتِ خود مقصود نہیں، بلکہ ذکر کے شمار کرنے کا ذریعہ ہے، بہت سی احادیث میں یہ مضمون وارد ہوا ہے کہ فلاں ذکر اور فلاں کلمہ کو سو مرتبہ پڑھا جائے تو یہ اجر ملے گا، حدیث کے طلبہ سے یہ احادیث مخفی نہیں ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ اس تعداد کو گننے کے لئے کوئی نہ کوئی ذریعہ ضرور اختیار کیا جائے گا، خواہ انگلیوں سے گنا جائے یا کنکریوں سے، یا دانوں سے۔ اور جو ذریعہ بھی اختیار کیا جائے وہ بہر حال اس شرعی مقصد کے حصول کا ذریعہ ہوگا۔ اور جو چیز کسی مطلوب شرعی کا ذریعہ ہو وہ بدعت نہیں کہلاتا، بلکہ فرض کے لئے ایسے ذریعہ کا اختیار کرنا فرض، اور واجب کے لئے ایسے ذریعہ کا اختیار کرنا واجب ہے، اسی طرح مستحب کے لئے ایسے ذریعہ کا اختیار کرنا مستحب ہوگا۔ آپ جانتے ہیں کہ حج پر جانے کے لئے بحری، بری اور فضائی تینوں راستے اختیار کئے جاسکتے ہیں، لیکن اگر کسی زمانے میں ان میں سے دو راستے مسدود ہو جائیں، صرف ایک ہی کھلا ہو تو اسی کا اختیار کرنا فرض ہوگا، اور اگر تینوں راستے کھلے ہوں تو ان میں کسی ایک کو اعلیٰ التعمین اختیار کرنا فرض ہوگا۔ اسی طرح جب تسبیحات و اذکار کا گنا عند الشرع مطلوب ہے اور اس کے حصول کا ایک ذریعہ تسبیح بھی ہے، تو اس کو بدعت نہیں کہیں گے، بلکہ دوسرے ذرائع میں سے ایک ذریعہ کہلائے گا، اور چونکہ تمام ذرائع میں زیادہ آسان ہے، اس لئے اس کو ترجیح ہوگی۔

(۱) قال (صلی اللہ علیہ وسلم): لا یزال لسانک رطبا من ذکر اللہ۔ (مشکوٰۃ، ص: ۱۹۸، باب ذکر اللہ)۔

۲: ... متعدد احادیث سے ثابت ہے کہ کنکریوں اور دانوں پر گنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرمایا اور نکیر نہیں فرمائی، چنانچہ:

الف: ... سنن ابی داؤد (ج: ۱ ص: ۳۱۰ باب التسیب بالحصی) اور مستدرک حاکم (ج: ۱ ص: ۲۸۵) میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ:

”انہ دخل مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی امرأة و بین یدیهما نوى أو حصی تسبح به فقال: اخبرک بما هو ایسر علیک من هذا والفضل الحدیث.“ (سکت علیہ الحاکم وقال اللہبی صحیح).

ترجمہ: ... ”وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک خاتون کے پاس گئے، جس کے آگے کجور کی گٹھلیاں یا کنکریاں رکھی تھیں، جن پر وہ تسبیح پڑھ رہی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تجھے ایسی چیز بتاؤں جو اس سے زیادہ آسان اور افضل ہے؟ الخ۔“

ب: ... ترمذی (ج: ۲ ص: ۱۷۷) اور مستدرک حاکم (ج: ۱ ص: ۵۴۷) پر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

”قالت: دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و بین یدی اربعة آلاف نواة اسبح بہن، فقال: یا بنت حی! ما هذا؟ قلت: اسبح بہن! قال: قد سبحت منذ قمت علی رأسک اکثر من هذا، قلت: علمنی یا رسول اللہ! قال: قولی: سبحان اللہ عدد ما خلق من شیء.“ (قال الحاکم هذا حدیث صحیح الإسناد ولم یخرجاه، وقال اللہبی صحیح).

ترجمہ: ... ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، میرے آگے چار ہزار گٹھلیاں تھیں، جن پر میں تسبیح پڑھ رہی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ عرض کیا: میں ان پر تسبیح پڑھ رہی ہوں! فرمایا: میں جب سے تیرے پاس کھڑا ہوا ہوں، میں نے اس سے زیادہ تسبیح پڑھ لی ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے بھی سکھائیے۔ فرمایا: یوں کہا کر: سبحان اللہ عدد ما خلق من شیء۔“

حدیث اول کے ذیل میں صاحب ”عون المعبود“ لکھتے ہیں:

”هذا اصل صحیح لتجويز السبحة بتقریرہ صلی اللہ علیہ وسلم فانه فی معناها اذ لا فرق بین المنظومة والمنشورة فیما یعد به ولا یعتد بقول من عدھا بدعة.“

(عون المعبود ج: ۱ ص: ۵۵۵)

ترجمہ: ... ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گٹھلیوں پر نکیر نہ فرمانا، تسبیح کے جائز ہونے کی صحیح اصل ہے۔ کیونکہ تسبیح بھی گٹھلیوں کے ہم معنی ہے، کیونکہ شمار کرنے کے لئے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ گٹھلیاں پروئی ہوئی ہوں یا بغیر پروئی ہوئی ہوں، اور جو لوگ اس کو بدعت شمار کرتے ہیں، ان کا قول لائق اعتبار نہیں۔“

۳: تسبیح، ایک اور لحاظ سے بھی ذکر الہی کا ذریعہ ہے، وہ یہ کہ تسبیح ہاتھ میں ہو تو زبان پر خود بخود ذکر جاری ہو جاتا ہے، اور تسبیح نہ ہو تو آدمی کو یاد نہیں رہتا، اسی بنا پر تسبیح کو ”مذکرہ“ کہا جاتا ہے، یعنی یاد دلانے والی، اور اسی بنا پر صوفیہ اس کو ”شیطان کے لئے کوڑا“ کہتے ہیں کہ اس کے ذریعہ شیطان دفع ہو جاتا ہے، اور آدمی کو ذکر سے غافل کرنے میں کامیاب نہیں ہوتا، پس جب ذکر الہی میں مشغول رہنا مطلوب ہے اور تسبیح کا ہاتھ میں ہونا اس مشغولی کا ذریعہ ہے، تو اس کو بدعت کہنا غلط ہوگا، بلکہ ذریعہ ذکر الہی ہونے کی وجہ سے اس کو مستحب کہا جائے تو بعید نہ ہوگا۔

دُرود شریف کا ثواب زیادہ ہے یا استغفار کا؟

سوال: دُرود شریف کا ثواب زیادہ ہے یا استغفار کا؟

جواب: دونوں کا ثواب اپنی اپنی جگہ ہے، استغفار کی مثال برتن مانجنے کی ہے، اور دُرود شریف کی مثال برتن قلعی کرنے کی۔

مختصر دُرود شریف

سوال: ہم اکثر سنتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے دُرود شریف بھیجو، تو مولانا صاحب! آپ دُرود بھیجنے کا کوئی آسان طریقہ بتائیں اور یہ بھی بتائیں کہ دُرود شریف میں کون سا دُرود افضل ہے؟

جواب: سب سے افضل دُرود شریف تو وہ ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے، اور مختصر دُرود شریف یہ بھی ہے: ”اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهِ وَاصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ“، اس دُرود شریف کی تین تسبیح صبح کو، تین تسبیح شام کو پڑھی جائیں، اتنی فرصت نہ ہو تو صبح و شام ایک ایک تسبیح ہی پڑھ لی جائے، اس کے علاوہ جب بھی فرصت و فراغت ملے دُرود شریف کو درودِ زبان بنانا چاہئے۔

نماز والے دُرود شریف میں ”سیدنا و مولانا“ کا اضافہ کرنا

سوال: نماز میں التحیات اور تشہد کے بعد والے دُرود میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ناموں سے پہلے ”سیدنا و مولانا“ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: ہمارے ائمہ سے تو یہ مسئلہ منقول نہیں، درمختار میں اس کو شافعیہ کے حوالے سے مستحب لکھا ہے، اور اس سے موافقت کی ہے۔^(۱)

روضہ اقدس پر دُرود شریف آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود سنتے ہیں

سوال: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود و سلام بھیجنا جائز ہے؟ اور جب ہم پڑھتے ہیں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود

سنتے ہیں؟

(۱) وندب السیادة لأن زیادة الأسماء بالواقع عن سلوک الأدب فهو أفضل من تركه ذكره الرملى الشافعى وغيره. (الدر المختار ج: ۱ ص: ۵۱۳، باب صفة الصلاة، طبع ایچ ایم سعید)۔

جواب:۔۔۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود و سلام پڑھنے کا تو حکم ہے، اور اس کے بے شمار فضائل آئے ہیں، مگر اس کے الفاظ اور اس کا وہی طریقہ صحیح ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا ہے، آج کل جو لوگ گا گا کر دُرود و سلام پڑھتے ہیں، یہ طریقہ نہ صرف خلاف سنت ہے، بلکہ محض ریاکاری ہے۔ دُرود شریف اگر روضۂ اقدس پر پڑھا جائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود سنتے ہیں، ورنہ فرشتے پہنچاتے ہیں۔^(۱)

ایک مجلس میں اسم مبارک پر پہلی بار دُرود شریف واجب اور ہر بار مستحب ہے

سوال:۔۔۔ لائڈھی کالونی ایریا۔ سبلی میں رحمانیہ مسجد واقع ہے، وہاں پر مجھے نماز جمعہ ادا کرنے کا موقع ملتا ہے، امام محترم نماز سے پون گھنٹہ پہلے تقریر فرماتے ہیں، دورانِ تقریر ”رسول اللہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم“ کا لفظ بار بار زبان پر آتا ہے، مگر اس طرح کہ: ”رسول اللہ نے فرمایا، حضور نے فرمایا“، ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم“ نہیں کہتے، مجھے ذاتی طور پر بہت تکلیف ہوتی ہے، کیا اس طرح نام مبارک... صلی اللہ علیہ وسلم... لینا بے ادبی نہیں؟

جواب:۔۔۔ ایک مجلس میں پہلی بار جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی آئے تو دُرود شریف... صلی اللہ علیہ وسلم... پڑھنا واجب ہے، اور ہر بار اسم مبارک کے ساتھ دُرود پڑھنا واجب نہیں، بلکہ مستحب ہے۔ جی نہیں چاہتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام لیا جائے اور دُرود شریف نہ پڑھا جائے، خواہ ایک مجلس میں سو بار نام مبارک آئے، ہر بار ”صلی اللہ علیہ وسلم“ کہنا مستحب ہے۔^(۲)

دُعا کی قبولیت کے لئے اوّل و آخر دُرود شریف کا ہونا زیادہ اُمید بخش ہے

سوال:۔۔۔ کیا دُعا کے اوّل اور آخر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود شریف پڑھے بغیر دُعا قبول نہیں ہوتی؟

جواب:۔۔۔ دُعا کے اوّل و آخر دُرود شریف کا ہونا دُعا کی قبولیت کے لئے زیادہ اُمید بخش ہے،^(۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ: دُعا آسمان و زمین کے درمیان معلق رہتی ہے جب تک کہ اس کے اوّل و آخر میں دُرود شریف نہ ہو۔^(۴)

(۱) عن ابی ہریرۃ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من صلی علیّ عند قبری سمعہ ومن صلی علیّ نائیاً اُبلغہ۔ رواہ البیہقی۔ (مشکوٰۃ ص: ۸۷، باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الفصل الثالث)۔

(۲) وقد جزم بهذا القول أيضًا الحق بن الهمام فی زاد الفقیر فقال: وایجابها کلما ذکر إلا أن یتحد المجلس فیستحب التکرار بالتکرار... إلخ۔ (شامی ج: ۱ ص: ۵۱۶، ۵۱۷، مطلب هل نفع الصلاة عائد للمصلی)۔

(۳) ونص العلماء علی استحبابها (الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم) فی مواضع وأوّل الدعاء وأوسطه وآخره۔ (شامی ج: ۱ ص: ۵۱۸، مطلب نص العلماء علی استحباب الصلاة علی النبی فی مواضع)۔

(۴) عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال: إن الدعاء موقوف بین السماء والأرض لا یصعد منها شیء حتی تصل علی نبیک۔ رواہ الترمذی۔ (مشکوٰۃ ص: ۸۷)۔ وكذا عن علی رضی اللہ عنہ۔ (ترمذی ج: ۱ ص: ۹۶)۔

بغیر وضو و رُود شریف پڑھنا جائز ہے

سوال: ... بغیر وضو و رُود شریف پڑھنا چاہئے یا نہیں؟ میں اول و آخر و رُود شریف پڑھ کر خدا سے دُعا مانگتا ہوں، کیا اس طرح دُعا مانگنا صحیح ہے یا نہیں؟

جواب: ... بغیر وضو کے رُود شریف پڑھنا جائز ہے، اور دُعا کے اول و آخر و رُود شریف پڑھنا دُعا کے آداب میں سے ہے،^(۱) حدیث میں اس کا حکم آیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ: ”دُعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے جب تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر رُود شریف نہ پڑھا جائے۔“^(۲)

رُود شریف کی کثرت موجب سعادت و برکت ہے

سوال: ... میں ہر نماز کے بعد رُود شریف کی ایک تسبیح پڑھتا ہوں، کیا رُود شریف زیادہ سے زیادہ پڑھ سکتا ہوں؟

جواب: ... اپنی صحت، قوت اور فرصت کا لحاظ رکھتے ہوئے جتنا زیادہ رُود شریف پڑھیں موجب سعادت و برکت ہے۔^(۳)

خالی اوقات میں رُود شریف کی کثرت کرنی چاہئے

سوال: ... خالی اوقات میں مساجد یا گھر پر رُود شریف یا استغفار پڑھیں تو دونوں میں افضل رُود کون سا ہوگا؟

جواب: ... دونوں اپنی جگہ افضل ہیں، آپ رُود شریف کی کثرت کریں۔^(۴)

رُود شریف بھی اُٹھتے بیٹھتے پڑھنا جائز ہے

سوال: ... رُود شریف کھڑے ہو کر پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ اُٹھتے بیٹھتے اللہ کی حمد و ثنا کرنی چاہئے۔

جواب: ... رُود شریف بھی اُٹھتے بیٹھتے پڑھنا جائز ہے۔^(۵)

بے نمازی کی دُعا قبول نہ ہونا

سوال: ... کیا نماز نہ پڑھنے والوں کی دُعا میں قبول نہیں ہوتی؟ اور ایسے لوگ جو دُعا میں کرتے ہیں ان دُعاؤں کا اللہ کے

(۱) (قوله ومستحبة في كل أوقات الأماكن) أي حيث لا مانع ونص العلماء على استحبابها في مواضع . . . وأول الدعاء، وأوسطه، وآخره. (الدر مع الشامية ج: ۱ ص: ۵۱۸، مطلب نص العلماء على استحباب الصلاة على النبي).

(۲) عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال: إن الدعاء موقوف بين السماء والأرض لا يصعد منها شيء حتى تصل على نبيك. رواه الترمذی. (مشکوٰۃ ص: ۸۷، وكذا عن علي رضي الله عنه، ترمذی ج: ۱ ص: ۹۶، باب الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم).

(۳، ۴) عن ابن مسعود رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن أولى الناس بي يوم القيامة أكثرهم على صلوة. رواه الترمذی. (ترمذی ج: ۱ ص: ۶۳). وعن أنس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من صلى على واحدة صلى الله عليه عشر صلوات وحطت عنه عشر خطيئات، ورفعت له عشر درجات. (مشکوٰۃ ص: ۸۶).

(۵) ومستحبة في كل أوقات الأماكن أي حيث لا مانع... إلخ. (رد المحتار ج: ۱ ص: ۵۱۸، مطلب نص العلماء على استحباب الصلاة).

نزدیک کوئی مرتبہ ہے؟ ایسی دُعائیں کوئی مطلب رکھتی ہیں؟

جواب:۔۔۔ دُعا تو کافر کی بھی قبول ہو سکتی ہے،^(۱) باقی جو شخص نماز نہیں پڑھتا، اس کا تعلق اللہ تعالیٰ سے صحیح نہیں، اس کی دُعا قبول بھی ہو جائے تو یہ ایسا ہی ہوگا کہ جیسے کتے کو روٹی ڈال دی جاتی ہے۔

ستر ہزار بار کلمہ شریف پڑھ کر بخشش سے مردے سے عذاب ٹل جاتا ہے

سوال:۔۔۔ میں نے کچھ عرصہ قبل کسی جگہ پڑھا تھا کہ ایک شخص فوت ہو گیا، دوسرے کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ عذاب میں مبتلا ہے، کسی نے اس کو بتایا تھا کہ کلمہ شریف سو لاکھ دفعہ (تعداد مجھے ٹھیک سے یاد نہیں) پڑھ کر اس کو اس کا ثواب پہنچائے تو اللہ پاک اس کا عذاب دُور کر دیں گے، لہذا انہوں نے یہ پڑھا اور پھر دوبارہ خواب میں دیکھا کہ اس شخص کا عذاب دُور ہو چکا ہے، اس سلسلے میں کچھ بزرگوں کے نام تھے جو مجھے یاد نہیں، کیا ایسی کوئی چیز ہے؟

جواب:۔۔۔ اس قسم کا واقعہ ہمارے شیخ حضرت اقدس مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہ نے شیخ ابو یزید قرطبیؒ سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ: ”میں نے یہ سنا کہ جو شخص ستر ہزار مرتبہ ”لا الہ الا اللہ“ پڑھے، اس کو دوزخ سے نجات ملے، میں نے یہ خبر سن کر ایک نصاب یعنی ستر ہزار کی تعداد اپنی بیوی کے لئے پڑھا اور کئی نصاب خود اپنے لئے پڑھ کر ذخیرہ آخرت بنایا۔ ہمارے پاس ایک نوجوان رہتا تھا، جس کے متعلق یہ مشہور تھا کہ یہ صاحب کشف ہے، جنت و دوزخ کا بھی اس کو کشف ہوتا ہے، مجھے اس کی صحت میں کچھ تردد تھا، ایک مرتبہ وہ نوجوان ہمارے ساتھ کھانے میں شریک تھا، کہ دفعہ اس نے چیخ ماری اور سانس پھولنے لگا اور کہا کہ: میری ماں دوزخ میں جل رہی ہے، اس کی حالت مجھے نظر آئی۔

قرطبیؒ کہتے ہیں کہ میں اس کی گھبراہٹ دیکھ رہا تھا، مجھے خیال آیا کہ ایک نصاب اس کی ماں کو بخش دوں، جس سے اس کی سچائی کا بھی مجھے تجربہ ہو جائے گا۔ چنانچہ میں نے ایک نصاب ستر ہزار کا اُن نصابوں میں سے جو اپنے لئے پڑھے تھے، اس کی ماں کو بخش دیا۔ میں نے اپنے دل میں چپکے ہی سے بخشا تھا، اور میرے اس پڑھنے کی خبر بھی اللہ کے سوا کسی کو نہ تھی، مگر وہ نوجوان فوراً کہنے لگا کہ: چچا! میری ماں دوزخ کے عذاب سے ہٹادی گئی۔

قرطبیؒ کہتے ہیں کہ مجھے اس قصے سے دو فائدے ہوئے، ایک تو اس برکت کی جو ستر ہزار کی مقدار پر میں نے سنی تھی، اس کا تجربہ ہوا، دوسرے اس نوجوان کی سچائی کا مجھے یقین ہو گیا۔“^(۲)

کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دُعائے مغفرت کر سکتے ہیں؟

سوال:۔۔۔ عام طور پر ہم اپنے عزیز و اقرباء (مرحومین) کی مغفرت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے ہیں، اور قرآن مجید اور

(۱) قال اللہ تعالیٰ: ”امن یجیب المضطر إذا دعاه ویکشف السوء ویجعلکم خلقاء الارض“ (النمل: ۶۲)۔ قال تعالیٰ: فاذا رکبوا فی الفلک دعوا اللہ مخلصین له الدین ائی الدعاء ائی لا یدعون معہ غیرہ لانہم فی شدۃ ولا یکشفها الا هو، فلما نجاہم الی البر اذا هم یشرکون۔ (تفسیر جلالین ص: ۳۳۰، العنکبوت، طبع قدیمی کتب خانہ)۔

(۲) فضائل ذکر ص: ۸۴، ۸۵ طبع دہلی۔

نوافل پڑھ کر ان کو ثواب پہنچاتے ہیں، اور خدا تعالیٰ سے ان کے لئے جنت الفردوس کی دُعا مانگتے ہیں، لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ کامل انسان تھے اور جن کے متعلق غلطی یا تقصیر کا تصور بھی گناہ ہے، تو کیا ان کے لئے مغفرت کی دُعا مانگنی چاہئے یا نہیں؟

جواب:۔۔۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے تو گناہگاروں کی مغفرت ہوگی، اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دُعاے مغفرت کی ضرورت نہیں، بلکہ بلندی درجات کی دُعا کرنی چاہئے۔ سب سے بہترین تحفہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ عالی میں دُرود شریف ہے، اور نفلی عبادات کا ثواب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور بخشا چاہئے، کہ یہ ہماری محبت و تعلق کا تقاضا ہے، مثلاً: قربانی کے موقع پر گنجائش ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بھی قربانی کی جائے، صدقہ و خیرات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کیا جائے، حج و عمرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کیا جائے۔^(۱)

استغفار سب کے لئے کیا جاسکتا ہے

سوال:۔۔۔ استغفار کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اپنے بھائیوں کے لئے استغفار کیا کرو، یہ سمجھائیں کہ زندہ بھائی یا مردہ بھائی کے لئے استغفار کا کیا طریقہ ہے؟ اور پھر یہ استغفار ان بھائیوں کے لئے کیا فائدہ پہنچاتا ہے؟

جواب:۔۔۔ استغفار زندوں اور مردوں سب کے لئے کیا جاسکتا ہے، مثلاً: عربی میں یہ الفاظ بہت جامع ہیں: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ" اور اردو میں یہ الفاظ کہہ لے کہ: "یا اللہ! میری اور تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کی بخشش فرما۔"

رہا یہ کہ مسلمان کے لئے استغفار کا کیا فائدہ ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ جو شخص پوری اُمت کے لئے استغفار کرے، اللہ تعالیٰ اس کی بھی بخشش فرما دیتے ہیں۔ اور جس شخص کے لئے بہت سے مسلمان استغفار کر رہے ہوں، اللہ تعالیٰ ان کی دُعا کی برکت سے اس شخص کی بھی مغفرت فرما دیتے ہیں، گویا پوری اُمت کے لئے استغفار کرنے کا فائدہ استغفار کرنے والے کو بھی پہنچتا ہے، اور جن کے لئے استغفار کیا جائے ان کو بھی، کیونکہ استغفار کے معنی بخشش کی دُعا کرنے کے ہیں، اور یہ دُعا کبھی رائیگاں نہیں جاتی، جس کے لئے استغفار کیا جائے، گویا اس کی مغفرت کی شفاعت کی جاتی ہے، اور حق تعالیٰ شانہ الہی ایمان کی شفاعت کو قبول فرماتے ہیں۔

”رات کے آخری تہائی حصہ“ کی وضاحت اور اس میں عبادت

سوال:۔۔۔ میں نے کتابوں میں پڑھا ہے کہ جب رات کا ایک تہائی حصہ باقی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ آسمان سے دُنیا پر نزول اجلال فرماتے ہیں اور جو دُعا کی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔ ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے، مراد کتنے بجے ہیں؟ یعنی ۳ بجے یا ۲ بجے؟

(۱) قلت: و قول علمائنا لہ أن يجعل ثواب عمله لغيره يدخل فيه النبي صلى الله عليه وسلم فإنه أحق بذلك حيث أنقذنا من الضلالة، ففي ذلك نوع شكر وإسداء جميل له، والكامل قابل لزيادة الكمال۔ (الشامی ج: ۲ ص: ۲۴۴)۔

یعنی صبح وقت کون سا ہے؟ اور یہ کہ وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھنی چاہئے اور پھر دُعا مانگنی چاہئے یا کوئی اور طریقہ ہو؟ جواب ضروری دیں، منتظر رہوں گی۔

جواب: ... غروب آفتاب سے صبح صادق تک کا وقت تین حصوں میں تقسیم کر دیا جائے تو آخری تہائی مراد ہے، مثلاً آج کل مغرب سے صبح صادق تک تقریباً ۹ گھنٹے کی رات ہوتی ہے، اور سوا ایک بجے تک دو تہائی رات گزر جاتی ہے، سوا ایک بجے سے صبح صادق تک وہ وقت ہے جس کی فضیلت حدیث میں بیان کی گئی ہے،^(۱) اس وقت وضو کر کے چار سے لے کر بارہ رکعتوں تک جتنی اللہ تعالیٰ توفیق دے، نماز تہجد میں پڑھنی چاہئے، اس کے بعد جتنی دُعا مانگ سکے مانگے۔

عہد نامہ، دُعاۓ گنج العرش، دُرود تاج وغیرہ کی شرعی حیثیت

سوال: ... میں نے اربعین نووی پڑھی جس کے صفحہ: ۱۶۸ پر دُعاۓ گنج العرش، دُرود لکھی، عہد نامہ، وغیرہ کے متعلق شکوک و شبہات کا اظہار کیا ہے۔ میں چند دُعاؤں کو آپ کی رائے شریف کی روشنی میں دیکھنا چاہتا ہوں، ان دُعاؤں کے شروع میں جو فضیلت لکھی ہوئی ہے، اس سے آپ بخوبی واقف ہوں گے، زیادہ ہی فضیلت ہے جو تحریر نہیں کی جاسکتی، کیا یہ لوگوں نے خود تو نہیں بنائیں؟ آپ صرف یہ جواب دیں ان میں سے کون سی دُعا قرآن و حدیث سے ثابت ہے اور کون سی نہیں؟ اگر ثابت ہے تو جو شروع میں فضیلتیں قرآن و حدیث سے ثابت ہیں؟ اگر نہیں تو کیا ہم کو ان دُعاؤں کو پڑھنا چاہئے یا کہ نہیں؟ کیا یہ دشمنان اسلام کی سازش تو نہیں؟

دُعا میں مندرجہ ذیل ہیں:

- ۱:- وصیت نامہ۔ ۲:- دُرود ماہی۔ ۳:- دُرود لکھی۔ ۴:- دُعاۓ گنج العرش۔ ۵:- دُعاۓ جمیلہ۔
۶:- دُعاۓ عکاشہ۔ ۷:- عہد نامہ۔ ۸:- دُرود تاج۔ ۹:- دُعاۓ مستجاب۔

جواب: ... ”وصیت نامہ“ کے نام سے جو تحریر چھپتی اور تقسیم ہوتی ہے، وہ تو خالص جھوٹ ہے، اور یہ جھوٹ تقریباً ایک صدی سے برابر پھیلا یا جا رہا ہے، اسی طرح آج کل ”معجزہ زینب علیہا السلام“ اور ”بی بی سیدہ کی کہانی“ بھی سو جھوٹ گھڑ کر پھیلائی جا رہی ہے۔

دیگر دُرود دُعا میں جو آپ نے لکھی ہیں، وہ کسی حدیث میں تو وارد نہیں، نہ ان کی کوئی فضیلت ہی احادیث میں ذکر کی گئی ہے، جو فضائل ان کے شروع میں درج کئے گئے ہیں، ان کو صحیح سمجھنا ہرگز جائز نہیں، کیونکہ یہ خالص جھوٹ ہے، اور جھوٹی بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنا وبالِ عظیم ہے۔ جہاں تک الفاظ کا تعلق ہے، یہ بات تو قطعی ہے کہ یہ الفاظ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ نہیں، بلکہ کسی شخص نے محنت و ذہانت سے ان کو خود تصنیف کر لیا ہے، ان میں سے بعض الفاظ فی الجملہ صحیح ہیں، اور

(۱) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: ينزل اللہ تبارک وتعالیٰ الی السماء الدنیا کل لیلۃ ینمضی ثلث اللیل الاول ليقول: أنا الملک من ذا الذی یدعونی فاستجب لہ الحدیث۔ (ترمذی شریف ج: ۱ ص: ۵۹)۔

قرآن و حدیث کے الفاظ سے مشابہ ہیں، اور بعض الفاظ قواعد شرعیہ کے لحاظ سے صحیح بھی نہیں، خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات تو کیا ہوتے!

یہ کہنا مشکل ہے کہ ان دُعاؤں اور دُروکار و رواج کیسے ہوا؟ کسی سازش کے تحت یہ سب کچھ ہوا ہے یا کتابوں کے ناشرین نے مسلمانوں کی بے علمی سے فائدہ اٹھایا ہے؟ ہمارے اکابرین ان دُعاؤں کے بجائے قرآن کریم اور حدیث نبوی کے منقول الفاظ کو بہتر سمجھتے ہیں، اور اپنے متعلقین اور احباب کو ان چیزوں کے پڑھنے کا مشورہ دیتے ہیں۔

نمازوں کے بعد مصافحہ کی رسم بدعت ہے

سوال: ... میں دیکھتا ہوں کہ بالخصوص فجر اور عصر کی نمازوں کے بعد، اس کے علاوہ ظہر، مغرب اور عشاء کی نمازوں کے بعد بالعموم مصلیٰ حضرات جناب امام صاحب سے (جو نماز پڑھاتے ہیں) اس کے بعد آپس میں ایک دوسرے سے مصافحہ کیا کرتے ہیں، یہ مصافحہ بعد نماز کیسا ہے؟ براہ کرم احکام شرعی فقہ حنفیہ کے مطابق مطلع فرمائیں۔

جواب: ... نمازوں کے بعد مصافحہ کو فقہاء نے بدعت لکھا ہے، اس لئے اس کا التزام نہ کیا جائے۔^(۱)

نماز کے بعد بغل گیر ہونا یا مصافحہ کرنا بدعت ہے

سوال: ... باجماعت نماز کے بعد مقتدیوں کا آپس میں بغل گیر ہونا، ہاتھ ملانا باعث ثواب ہے، سنت یا واجب ہے؟

جواب: ... نہ سنت ہے، نہ واجب، بلکہ بدعت ہے،^(۲) اگر کوئی شخص دُور سے آیا ہو اور نماز کے بعد ملے تو اس کا مصافحہ و معانقہ کرنا جائز ہے۔^(۳)

فرض نمازوں کے فوراً بعد اور سنتوں سے قبل کسی سے ملنا کیسا ہے؟

سوال: ... میرے بھائی جان مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے فرض پڑھ کر سلام پھیرا، برابر والے صاحب نے بھی سلام پھیرا، وہ بھائی جان کے بہت پرانے دوست لکے، کافی عرصے سے ملاقات نہیں ہوئی تھی، اس لئے دونوں نے مصافحہ وغیرہ کیا، اور پھر بقیہ نماز پڑھ لی۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ یہ غلط ہے، پہلے آپ لوگ پوری نماز پڑھ لیتے، کچھ نے کہا کوئی بات نہیں۔ آپ ضرور بتائیے کہ واقعی غلطی ہوگئی؟

جواب: ... اگر کسی سے اس طرح ملاقات ہو جیسی کہ آپ کے بھائی کی اپنے دوست سے ہوئی تھی، تو فرض نماز کے بعد بھی

(۱) ونقل فی تبیین المحارم عن الملتقط انه تکره المصافحة بعد أداء الصلاة بكل حال، لأن الصحابة رضي الله عنهم ما صافحوا بعد أداء الصلاة، ولأنها من سنن الروافض۔ ثم نقل عن ابن حجر عن الشافعية انها بدعة مكروهة لا أصل لها فی الشرع... إلخ۔ (شامی ج: ۶ ص: ۳۸۱، کتاب الحظر والإباحة، باب الاستبراء)۔

(۲) أيضا

(۳) اعلم ان المصافحة مستحبة عند كل لقاء۔ (شامی ج: ۶ ص: ۳۸۱)۔

دُعا اور مصافحہ جائز ہے، مگر آواز اُونچی نہ ہو جس سے نمازی پریشان ہوں۔^(۱)

عیدین کی دُعا کب ہونی چاہئے؟

سوال: ... آپ کی کتاب ”آپ کے مسائل اور اُن کا حل“ میں عیدین کے خطبے میں دُعا کے متعلق یوں لکھا ہے: ”دُعا بعض حضرات نماز کے بعد کرتے ہیں، اور بعض خطبے کے بعد، دونوں کی گنجائش ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ اور فقہاء سے اس سلسلے میں کچھ منقول نہیں۔“ جبکہ اسی مسئلے کے متعلق ”فتاویٰ دارالعلوم دیوبند“ جلد: ۵ صفحہ: ۲۳۱ پر ایک سوال کے جواب میں لکھا ہے کہ: ”عیدین کی نماز کے بعد دُعا مانگنا تو مثل تمام نمازوں کے مسنون و مستحب ہے، مگر خطبے کے بعد دُعا مانگنا ثابت اور جائز نہیں۔“ اس سلسلے میں صحیح مسئلہ کیا ہے؟

جواب: ... میں نے اپنے اکابر کو خطبے کے بعد دُعا مانگتے دیکھا ہے، نماز کے بعد دُعا کر لی جائے یا خطبے کے بعد، دونوں کی گنجائش ہے، اس سے زیادہ میں نہیں جانتا، واللہ اعلم!

ہدایت اور اللہ کی رضا کی دُعا

سوال: ... میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے ہدایت سے نواز دے، میرا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے سو فیصد راضی ہو جائیں، اور میرے ذمے جو فرائض اور حقوق ہیں ان کی ادائیگی کر سکوں، کیا یہ دُعا مانگنا صحیح ہے؟

جواب: ... بس یہ دُعا کافی ہے کہ یا اللہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ اور بزرگانِ دین کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما، اور مجھ سے جو کوتاہیاں اور لغزشیں ہوں، انہیں محض اپنے فضل اور احسان سے معاف فرما۔ اپنے لئے مغفرت کی دُعا کرتے رہیں۔

تعریف و توصیف کے الفاظ بھی دُعا ہیں

سوال: ... نماز کے بعد دُعا جہاں تک میرا خیال ہے دُعا یہ الفاظ سے ہونی چاہئے، یا پھر اللہ تعالیٰ کی توصیف و تعریف کے ساتھ دُعا مانگی جاسکتی ہے۔ ہماری مسجد کے امام صاحب مغرب کی نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر ”قل یا عبادِ الذین اسرفوا... انہ ہوا الغفور الرحیم“ پڑھتے ہیں، ان الفاظ میں اخراجات سے متعلق اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے، دُعا یہ کوئی بات نہیں ہے۔ اسی طرح فجر کی نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر ”قل اللہم مالک الملک... وترزق من تشاء بغیر حساب“ پڑھتے ہیں، ان میں بھی دُعا یہ الفاظ نہیں ہیں، اس میں اللہ کی توصیف تو ہے، لیکن طلب نام کی بات نہیں ہے۔ بغیر حساب کے بعد اگر رزق میں وسعت طلب کی جائے تو دُعا بنتی ہے، اس پر ایک دو

(۱) اعلم ان المصافحة مستحبة عند کل لقاء۔ (شامی ج: ۶ ص: ۳۸۱، کتاب الحظر والاباحۃ، باب فی الاستبراء۔)

صاحبانِ لاریب کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ کبھی کبھی مولوی صاحب ”رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ“ والی دُعا بھی مانگتے ہیں، جو کہ خالص انفرادی دُعا ہے، اجتماعی نہیں ہے۔ میرا موقف یہ ہے کہ یہ دُعا امام کو مقتدیوں کے ساتھ نہیں مانگنی چاہئے، اس سلسلے میں آپ میری رہنمائی فرمائیں۔

جواب:۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی تعریف اور توصیف کے کلمات ادا کرنا بھی دُعا ہے، اسی طرح ”قل اللہم مالک الملک“ سے ”بغیر حساب“ تک یہ بھی دُعا ہے، اور ”رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ“ یہ بھی دُعا ہے، الغرض جتنے کلمات اللہ کی تعریف اور توصیف کے کہے جائیں، وہ سب دُعائیں شامل ہیں، واللہ اعلم! ان چیزوں پر بحث و مباحثہ نہیں ہونا چاہئے۔ والسلام!

مَسْبُوقٌ وَلاَ حَقَّ كَے مَسَائِل

جماعت شروع ہونے کے بعد شامل ہونا

سوال: "...مَسْبُوقٌ" كے كہتے ہیں؟ اسی طرح "لاَ حَقَّ" كس كو كہتے ہیں؟

جواب: ... جس شخص سے امام کی نماز کی کچھ رکعتیں رہ گئی ہوں، اور وہ بعد کی رکعتوں میں امام کے ساتھ شریک ہوا ہو اس کو "مَسْبُوقٌ" كہتے ہیں۔ جو شخص ابتدا میں امام کے ساتھ نماز میں شریک ہوا تھا، مگر کسی وجہ سے اس کی بعد کی رکعتیں امام کے ساتھ نہیں ہوئیں، اس کو "لاَ حَقَّ" كہتے ہیں۔ مثلاً جو شخص امام کے ساتھ دوسری رکعت میں شریک ہوا وہ "مَسْبُوقٌ" ہے، اور جو شخص امام کے ساتھ پہلی رکعت میں شریک تھا، مگر دوسری رکعت میں کسی وجہ سے شریک نہیں رہا، وہ "لاَ حَقَّ" ہے۔^(۱)

مَسْبُوقٌ کی نماز کی ادائیگی کا طریقہ

سوال: ... خفی نقہ کے مطابق ظہر، عصر اور عشاء کی فرض نماز باجماعت میں اگر کسی شخص کو تیسری رکعت میں، چوتھی رکعت میں، چوتھی رکعت کے رُكُوع کے بعد سے التحیات تک یا سلام پھیرنے سے پہلے شامل ہونے کا موقع ملے تو وہ شخص اپنی نماز کس طرح مکمل کرے؟ تفصیل اس کی بھی درکار ہے کہ باقی رکعتوں میں کس رکعت میں صرف سورۃ فاتحہ اور کس رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ تلاوت کرنا ہے؟ مجموعی طور پر التحیات کتنی ہو جائیں گی؟

اسی طرح مغرب کی نماز میں اگر کسی شخص کو تیسری رکعت میں رُكُوع سے پہلے اور تیسری رکعت کے رُكُوع کے بعد سے التحیات یا سلام پھیرنے سے پہلے جماعت میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہو تو وہ شخص چھوٹی ہوئی باقی نماز کس طرح پوری کرے گا؟

جواب: ... جس کی ایک یا اس سے زیادہ رکعتیں رہ گئی ہوں، وہ مَسْبُوقٌ کہلاتا ہے۔^(۲) اور مَسْبُوقٌ کا حکم یہ ہے کہ جو رکعتیں امام کے فارغ ہونے کے بعد پوری کرے گا، وہ قراءت کے لحاظ سے پہلی ہیں، پس وہ پہلی رکعت میں شتا، تَعَوُّذ، تسمیہ، فاتحہ اور سورۃ پڑھے گا۔ دوسری میں فاتحہ (مع بسم اللہ) اور سورۃ پڑھے گا، اور تیسری میں صرف فاتحہ پڑھے گا، اس کے ساتھ سورۃ نہیں ملائے گا۔ اور التحیات

(۱) واعلم أن المَسْبُوق هو من وقع شروعه مع الإمام بعد ما فاتته الركعة الأولى معه، واللاحق من شرع معه قبل فواتها ثم فاتته شيء فيما بعد... إلخ. (حلی کبیر ص: ۴۶۷، فصل فی سجود السہو)۔

(۲) المَسْبُوق من سبقه الإمام بجميع ركعاتها أو بعضها. (قواعد الفقه ص: ۴۸۲، المیم)۔

بیٹھنے کے لحاظ سے یہ پچھلی رکعتیں ہیں، پس اگر امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھ چکا ہے تو ایک رکعت اور پڑھ کر قعدہ کرے، یہ اس کا پہلا قعدہ ہوا، پھر دو رکعتیں پڑھ کر آخری قعدہ کرے۔^(۱)

فرضوں کی آخری رکعت میں شامل ہونے والا بقیہ نماز کس طرح ادا کرے؟

سوال:۔۔۔ چار رکعت کی نماز میں آخری رکعت میں شامل ہونے والا مقتدی بقایا تین رکعت کس طرح ادا کرے گا؟

جواب:۔۔۔ ایک رکعت پڑھ کر قعدہ کرے اور دو رکعتیں پڑھ کر پھر قعدہ کرے۔^(۲) پہلی رکعت جو وہ پڑھے گا اس میں سبحانک اللہم پڑھے^(۳) اور کوئی سورۃ پڑھے، اور دوسری رکعت میں صرف الحمد شریف اور سورۃ، اور تیسری رکعت میں صرف الحمد شریف پڑھے۔

مسبق امام کے پیچھے کتنی رکعات کی نیت باندھے؟

سوال:۔۔۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جماعت کھڑی ہو چکی ہوتی ہے، اور ہم دیر سے جماعت میں شامل ہوتے ہیں، جبکہ کچھ رکعتیں نکل بھی جاتی ہیں، لیکن ہم نیت تمام رکعتوں کی امام کے پیچھے کی باندھتے ہیں، جبکہ ہماری کچھ رکعتیں نکل بھی جاتی ہیں جو ہم بعد میں خود پوری کرتے ہیں۔ آپ سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ ہم کو جماعت میں شامل ہوتے وقت جبکہ ہم کو بعض اوقات یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ کتنی رکعتیں ہوئی ہیں؟ ہم کو نیت پوری رکعتوں کی امام کے پیچھے باندھنی چاہئے یا صرف اتنی ہی رکعت کی نیت باندھیں جو امام کے ساتھ جماعت میں ملیں؟

جواب:۔۔۔ امام کے پیچھے امام کی اقتدا کی نیت کر کے نماز شروع کر دیں، جتنی رکعتیں رہ گئی ہوں وہ بعد میں پوری کر لیں، رکعتوں کے تعین کی ضرورت نہیں۔^(۴)

(۱) ومنها انه يصلي أولاً ما أدرك مع الإمام ثم يقضي ما سبق ومنها انه يقضي أول صلاته في حق القراءة وآخرها في حق التشهد حتى لو أدرك ركعة من المغرب، ففي ركعتين وفصل بقعدة فيكون بثلاث قعدات وقرأ في كل فاتحة وسورة ولو أدرك ركعة من الرابعة فعليه أن يقضي ركعة يقرأ فيها الفاتحة والسورة ويتشهد ويقضي ركعة أخرى كذلك ولا يتشهد وفي الثالثة بالخيار والقراءة أفضل هكذا في الخلاصة، ولو أدرك ركعتين قضى ركعتين بقراءة. (فتاوى عالمگیری ج. ۱ ص: ۹۱، الباب الخامس في الإمامة، الفصل السابع في المسبوق واللاحق).

(۲) ايضاً حوالہ بالا۔

(۳) والمسبوق يأتي بالناء إذا أدرك الإمام حال المخافة ثم إذا قام إلى قضاء ما سبق يأتي به أيضاً كذا ذكره في الملتقط ووجهه ان القيام إلى قضاء ما سبق كتحريرة أخرى للخروج به من حكم الاقتداء إلى حكم الانفراد. (حلی کبیر ص: ۳۰۳، باب صفة الصلاة، أحكام المسبوق).

(۴) (ومنها) انه يصلي أولاً ما أدرك مع الإمام ثم يقضي ما سبق كذا في محيط السرخسي. (فتاوى هندية ج: ۱ ص: ۹۲، الباب الخامس في الإمامة، الفصل السابع في المسبوق واللاحق).

بعد میں شامل ہونے والا کس طرح رکعتیں پوری کرے؟

سوال:.... مسبق یعنی جس کی امام کے پیچھے کچھ رکعتیں رہ گئی ہوں، وہ اپنی بقیہ رکعات کس طرح ادا کرے؟ امام کے ساتھ تین رکعت ادا کیں اور ایک رکعت اس کی رہ گئی، امام کے پیچھے دو رکعت ادا کیں، اور اس کی دو رکعتیں باقی رہ گئیں، امام کے پیچھے ایک رکعت ادا کی بقیہ تین رکعات اس کی باقی ہیں؟

جواب:.... اگر ایک رکعت رہ گئی ہو تو اٹھ کر جس طرح پہلی رکعت پڑھی جاتی ہے "سبحانک اللہم" سے شروع کر دے، اور سورۃ فاتحہ اور سورۃ پڑھ کر رکعت پوری کرے^(۱) اور اگر دو رکعتیں رہ گئی ہوں تو اٹھ کر پہلی دو رکعتوں کی طرح پڑھے، یعنی پہلی میں "سبحانک اللہم" سے شروع کرے اور سورۃ فاتحہ اور کوئی اور سورۃ پڑھ کر رکوع کرے، دوسری رکعت سورۃ فاتحہ سے شروع کرے^(۲) اور اگر تین رکعتیں رہ گئی ہوں تو پہلی رکعت "سبحانک اللہم" سے شروع کر کے سورۃ فاتحہ اور سورۃ پڑھے اور اس رکعت پر قعدہ کرے، دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ پڑھے، تیسری میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھے اور آخری قعدہ کرے۔^(۳)

عصر کی آخری دو رکعات میں شامل ہونے والا پہلی دو رکعات کیسے پڑھے گا؟

سوال:.... ایک آدمی عصر کی نماز پڑھنے پہنچا، اور آخری دو رکعتوں میں مولوی صاحب کے ساتھ شامل ہو گیا، جماعت کی تو یہ آخری دو رکعات ہیں، جو بغیر قراءت کے ہوں گی، مگر جو آدمی دو آخری رکعات میں شامل ہوا ہے، ان کی پہلی دو رکعات ہیں۔ جب مولوی صاحب نے سلام پھیرا اور آدمی بتایا دو رکعتوں کے لئے اٹھا تو یہ آدمی قراءت کے ساتھ یہ دو رکعات ادا کرے گا یا بغیر قراءت کے؟ اور اگر یہ قراءت کے ساتھ بتایا نمازی پوری کرے گا تو اس کی نماز الٹی تو نہیں ہوگی؟ کیونکہ بغیر قراءت کے نماز پہلا اور قراءت والی بعد میں ہوگئی؟

جواب:.... آخری دو رکعتوں میں تو یہ امام کے ساتھ تھا، جو رکعتیں امام کی تھیں، وہی اس کی بھی تھیں، اور امام سے فارغ یہ شخص اپنی رہی ہوئی رکعتیں پڑھے گا، اس لئے ان میں قراءت کرے گا، اس کی رکعتوں کی ترتیب مجبوری کی وجہ سے الٹ گئی۔^(۴)

امام کے ساتھ آخری رکعت میں شامل ہونے والا بقیہ نماز کس طرح ادا کرے؟

سوال:.... اگر آدمی جماعت سے آخری رکعت میں شامل ہو، تو بقیہ نماز کیسے ادا کرے گا؟ یعنی آخری رکعت میں الحمد، رکوع

(۱) فلماذا قام إلى قضاء ما سبق يأتي بالثناء ويعود للقراءة (وبعد أسطر) منها يقضى أول صلاته في حق القراءة وأخبرها في حق التشهد... إلخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۹۱، کتاب الصلاة، الباب الخامس، الفصل السابع).

(۲) ولو أدرك ركعتين قضى ركعتين بقراءة... إلخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۹۱، کتاب الصلاة، الباب الخامس).

(۳) ولو أدرك ركعة من الرباعية فعليه أن يقضى ركعة يقرأ منها الفاتحة والسورة ويتشهد ويقضى ركعة أخرى كذلك ولا يتشهد... إلخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۹۱، کتاب الصلاة، الباب الخامس، كذا في الشامي ج: ۱ ص: ۵۹۷).

(۴) منها أنه يصلي أولاً ما أدرك مع الإمام لم يقضى ما سبق كذا في محيط السرخسي ولو أدرك ركعتين قضى ركعتين بقراءة. (فتاوى عالمگیری ج: ۱ ص: ۹۱، کتاب الصلاة، الباب الخامس، الفصل السابع).

وجہ کے بعد کیا التحیات، دُرود اور دُعا پڑھے یا خاموش بیٹھا رہے گا؟

جواب:.... امام کے ساتھ التحیات عبدہ ورسولہ تک پڑھ کر خاموش ہو جائے، امام کے سلام پھیرنے کے بعد اُٹھ کر ثنا، تعوذ، تسمیہ، فاتحہ، سورۃ پڑھ کر رکعت پوری کر کے پہلا قعدہ کرے، اور التحیات عبدہ ورسولہ تک پڑھ کر اُٹھ جائے، دُوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ مع بسم اللہ اور سورۃ کے ساتھ، اور تیسری صرف سورۃ فاتحہ (مع بسم اللہ) کے ساتھ پوری کر کے آخری قعدہ کرے۔^(۱)

مسبق کی باقی رکعات اس کی پہلی شمار ہوں گی یا آخری؟

سوال:.... نماز باجماعت میں بعد میں شامل ہونے والے مقتدی کی ایک یا دو رکعت چھوٹ جائیں تو ان رکعتوں کو کس ترتیب سے پورا کرے؟ شروع کی سمجھ کر یا آخری سمجھ کر؟ ظاہر ہے دونوں میں فرق سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ پڑھنے یا نہ پڑھنے کا ہے، نیز ثنائس وقت پڑھے، نماز میں شمولیت کے وقت یا بقیہ رکعتیں پوری کرتے وقت؟

جواب:.... باقی ماندہ رکعتیں قراءت کے اعتبار سے تو پہلی ہیں، پس اُٹھ کر پہلی رکعت ”سبحانک اللہم“ سے شروع کرے،^(۲) اور فاتحہ کے ساتھ کوئی سورۃ بھی ملائے، اور دُوسری میں فاتحہ اور سورۃ، اور تیسری میں صرف فاتحہ پڑھے۔ لیکن التحیات بیٹھنے کے لحاظ سے یہ رکعتیں آخری ہیں، پس اگر امام کے ساتھ ایک رکعت ملی ہو تو ایک رکعت اور پڑھ کر قعدہ کرنا ضروری ہے، اور باقی دو رکعتیں ایک قعدے میں ادا کرے۔^(۳)

رُکوع میں شامل ہونے والا ثنا اور نیت کے بغیر شامل ہو سکتا ہے

سوال:.... جماعت شروع ہو چکی ہوتی ہے، اور ہم اس وقت جماعت میں شامل ہوتے ہیں جس وقت امام رُکوع میں جانے کی تکبیر کہہ رہا ہوتا ہے، اگر ہم اس وقت نیت باندھنے کے الفاظ اور ثنا پڑھتے ہیں تو اتنی دیر میں رُکوع ہو چکا ہوتا ہے، اور ہماری ایک رکعت جماعت سے نکل جاتی ہے، کیا اس وقت جبکہ جماعت رُکوع میں ہو اور ہمارے پاس اتنا وقت نہ ہو کہ ہم نیت کے الفاظ اور ثنا کو پڑھ سکیں، فوراً جماعت میں شامل ہو کر رُکوع میں جا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب:.... زبان سے نیت کے الفاظ پڑھنا ضروری نہیں، بس دل میں یہ نیت کر کے کہ فلاں نماز امام کی اقتدا میں شروع کر

(۱) ان المسبوق ببعض الركعات يتابع الإمام في التشهد الأخير إذا أتم التشهد لا يشتغل بما بعده من الدعوات ولو أدرك ركعة من الرابعة فعليه أن يقضي ركعة يقرأ فيها الفاتحة والسورة، ويتشهد ويقضي ركعة أخرى كذلك ولا يتشهد وفي الثالثة بالخيار والقراءة أفضل، هكذا في الخلاصة (فتاوى عالمگیری ج: ۱ ص: ۹۱، الباب الخامس في الإمامة، الفصل السابع في المسبوق واللاحق، طبع رشیدیہ)۔

(۲) والمسبوق يأتي بالثناء إذا أدرك الإمام حال المخالفة ثم إذا قام إلى قضاء ما سبق به يأتي به أيضاً كذا ذكره في الملتقط (حلبی کبیر ص: ۳۰۳، صفة الصلاة، أحكام المسبوق، طبع سہیل اکیلمی)۔

(۳) ایضاً حوالہ نمبر ۱ دیکھئے۔

رہا ہوں،^(۱) کھڑے کھڑے اللہ اکبر کہیں اور رکوع میں چلے جائیں، شانہ پڑھیں۔^(۲)

جو شخص پہلی رکعت میں شریک ہو وہ اس وقت تک ٹاپڑھ سکتا ہے جب تک امام نے قراءت شروع نہ کی ہو، جب امام نے قراءت شروع کر دی تو مقتدیوں کو ٹاپڑھنے کی اجازت نہیں، اور اگر سری نماز ہو تو یہ اندازہ کر لینا چاہئے کہ امام نے ٹاسے فارغ ہو کر قراءت شروع کر دی ہوگی یا نہیں؟ اگر اندازہ ہو کہ امام قراءت شروع کر چکا ہے تو شانہ پڑھی جائے۔^(۳)

بعد میں آنے والا رکوع میں کس طرح شامل ہو؟

سوال:۔۔۔ دوران نماز جب امام رکوع میں ہوتے ہیں، تو نئے آنے والے نمازی فوراً اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں چلے جاتے ہیں، بعض لوگ ایک لمحہ سیدھے کھڑے ہو کر رکوع میں شامل ہوتے ہیں، بعض کھڑے ہو کر ٹاپڑھتے ہیں، پھر رکوع میں جاتے ہیں، اس دوران بعض مرتبہ یا تو امام صاحب رکوع سے کھڑے ہو جاتے ہیں یا اٹھ رہے ہوتے ہیں، تو اس سلسلے میں شرعی طریقہ کار کیا ہے؟
جواب:۔۔۔ حکم یہ ہے کہ بعد میں آنے والا شخص کھڑا ہونے کی حالت میں تکبیر تحریمہ کہہ کر رکوع میں چلا جائے، تکبیر کے بعد قیام کی حالت میں ٹھہرنا کوئی ضروری نہیں، پھر اگر امام کو عین رکوع کی حالت میں جا ملا تو رکعت مل گئی، خواہ اس کے رکوع میں جانے کے بعد امام فوراً ہی اٹھ جائے، اور اس کو رکوع کی تسبیح پڑھنے کا بھی موقع نہ ملے، اور اگر ایسا ہوا کہ اس کے رکوع میں پہنچنے سے پہلے امام رکوع سے اٹھ گیا تو رکعت نہیں ملی۔^(۴)

دوسری رکعت میں شامل ہونے والا اپنی پہلی رکعت میں سورۃ ملائے گا

سوال:۔۔۔ میں مغرب کی نماز ادا کرنے کے لئے مسجد گیا، لیکن مجھے کچھ دیر ہو گئی تھی، جماعت ہو رہی تھی، اور امام صاحب ایک رکعت پڑھا چکے تھے، میں جماعت کے ساتھ دوسری رکعت میں شامل ہو گیا، اب آپ یہ فرمائیں کہ جب میں یہ رکعت ادا کروں تو میں اس رکعت میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھوں یا پھر سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی دوسری سورۃ بھی پڑھنی چاہئے؟ کیونکہ میری جو رکعت چھوٹ گئی تھی اس میں سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی دوسری قرآنی سورۃ بھی پڑھی گئی تھی۔

جواب:۔۔۔ جو رکعت امام کے ساتھ آپ کو نہیں ملی وہ آپ کی پہلی رکعت تھی، امام کے فارغ ہونے کے بعد جب آپ اس کو

(۱) النية إرادة الدخول في الصلاة والشرط أن يعلم بقلبه أي صلاة يصلي... إلخ. (هندية ج: ۱ ص: ۶۵، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع في النية).

(۲) ومدرک الإمام في الركوع لا يحتاج إلى تكبيرتين... إلخ. (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۸۲)، وأيضاً وإن أدرك الإمام في الركوع أو السجود يتحرى أن كان أكبر رأيه أنه لو أتى به أدركه في شيء من الركوع أو السجود يأتي به قائماً ولا يتابع الإمام ولا يأتي به. (فتاوى هندية ج: ۱ ص: ۹۱، الباب الخامس، الفصل السابع).

(۳) (منها) انه إذا أدرك الإمام في القراءة في الركعة التي يجهر فيها لا يأتي بالثناء كذا في الخلاصة. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۹۰، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل السابع في المسبوق واللاحق).

(۴) وإن أدرك إمامه راكعاً فكبر ووقف حتى رفع رأسه لم يدرك الركعة ولو ركع مقتد فادركه إمامه فيه صح. (كنز الدقائق مع البحر ج: ۲ ص: ۸۲، ۸۳).

ادا کریں گے، اس میں سبحانک اللہم، بسم اللہ، اعوذ باللہ، سورۃ فاتحہ اور اس کے بعد کوئی سورۃ پڑھیں گے۔^(۱)

مغرب کی تیسری رکعت میں شامل ہونے والا بقیہ نماز کس طرح ادا کرے؟

سوال: ... مغرب کے وقت فرض میں اگر کوئی تیسری رکعت میں جماعت کے ساتھ شامل ہو، تو بقیہ دو رکعتیں کس طرح ادا کرے؟ قراءت اور التحیات، دُرود و دعاء سب کی ادائیگی وضاحت سے سمجھائیے۔

جواب: ... پہلی رکعت میں ثنا، سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھے، اور دو رکعت پوری کر کے قعدہ میں بیٹھ جائے اور صرف التحیات پڑھ کر اٹھ جائے، دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھ کر رکعت پوری کرے اور آخری قعدہ کرے، اس میں التحیات، دُرود شریف اور دعاء پڑھ کر سلام پھیر دے۔^(۲)

امام کے ساتھ ایک رکعت کے بعد شامل ہو تو باقی نماز کس طرح ادا کرے؟

سوال: ... جماعت کی نماز کے دوران دیر ہو جائے تو باقی نماز جو کہ نکل گئی ہے کس طرح پوری کی جائے؟ مثلاً: مغرب کی نماز میں ایک رکعت نکل گئی ہے تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑے ہونے کے بعد ثنا پڑھیں یا سورۃ فاتحہ سے نئی رکعت شروع کریں؟ اور اس رکعت میں کوئی قرآنی سورۃ ملائیں کہ نہیں؟ مختصر یہ کہ بقیہ نماز امام کی چھوڑی ہوئی ترتیب سے پڑھیں یا اپنی نماز کی ترتیب کو قائم رکھیں؟

جواب: ... جس شخص کی ایک یا ایک سے زیادہ رکعتیں رہ گئی ہوں، وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد جب کھڑا ہو، تو یوں سمجھئے کہ وہ اب نماز شروع کر رہا ہے، پہلی رکعت میں ثنا، تَعَوُّذ، تسمیہ، فاتحہ اور سورۃ پڑھے، دوسری میں بسم اللہ شریف کے ساتھ فاتحہ اور پھر سورۃ پڑھے، تیسری میں صرف فاتحہ (مع بسم اللہ شریف) پڑھے۔^(۳)

مغرب کی تیسری رکعت میں امام کے ساتھ شامل ہونے والا پہلی دو رکعتیں کس طرح ادا کرے؟

سوال: ... ایک مقتدی مغرب کی جماعت کے ساتھ تیسری رکعت میں شامل ہوتا ہے، پہلی دو رکعت کی ادائیگی کہاں سے

(۱) لہذا قام إلى قضاء ما سبق يأتي بالثناء ويتعوذ للقراءة منها يقض أول صلاته في حق القراءة وآخره في حق التشهد... إلخ. (هندية ج: ۱ ص: ۹۱، الباب الخامس، الفصل السابع، شامی ج: ۱ ص: ۵۹۶، باب الإمامة، مطلب فيما لو أتى بالركوع أو السجود أو بهما مع الإمام أو قبله أو بعده).
(۲) حتى لو أدرك (أي المسبوق) مع الإمام ركعة من المغرب فإنه يقرأ في الركعتين الفاتحة والسورة ويقعد في أوليهما، لأنها ثنائية. (حلبی کبیر ص: ۴۶۸).

(۳) والمسبوق من سبقه الإمام بها أو ببعضها وهو منفرد حتى يثنى ويتعوذ ويقرأ فيما يقضيه أي بعد متابعة لإمامه (قوله حتى يثنى إلخ) تفریع علی قوله منفرد فيما يقضيه بعد فراغ الإمام، فيأتي بالثناء والتعوذ لأنه للقراءة ويقرأ لأنه يقضى أول صلاته في حق القراءة كما يأتي. (درمختار مع رد المختار ج: ۱ ص: ۵۹۶، باب الإمامة، مطلب فيما لو أتى بالركوع أو السجود أو بهما مع الإمام أو قبله أو بعده).

شروع کرے گا؟ اور کیسے ادا کرے گا؟ اس کا جواب ذرا تفصیل سے دیں۔

جواب:.... اس کو ایک رکعت تو امام کے ساتھ مل گئی، اٹھ کر پہلی رکعت میں ثناء، اعوذ باللہ، بسم اللہ، فاتحہ اور سورۃ پڑھے اور رکعت پوری کر کے قعدہ کر لے۔ التحیات پڑھ کر کھڑا ہوا اور تیسری رکعت سورۃ فاتحہ مع بسم اللہ پڑھے اور اس کے ساتھ سورۃ بھی ملائے، اور رکعت پوری کر کے آخری التحیات میں بیٹھے۔^(۱)

مسبق، امام کے آخری قعدہ میں التحیات کتنی پڑھے؟

سوال:.... بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں جاتے ہیں تو جماعت کھڑی ہو چکی ہوتی ہے، اور دو یا تین رکعتیں پڑھی جا چکی ہوتی ہیں، مسئلے کے مطابق نیت کر کے جماعت کے ساتھ شامل ہو جانا چاہئے اور جب امام سلام پھیرے تو بغیر سلام پھیرے وہ آدمی جو دیر سے آیا ہے اٹھ کر وہ نماز مکمل کرے جو وہ پہلے نہیں پڑھ سکا۔ پوچھنے والا مسئلہ یہ ہے کہ جس وقت چوتھی رکعت کے بعد التحیات پڑھنا جاتا ہے تو جو آدمی دیر سے نماز میں شامل ہوا ہے وہ التحیات پوری پڑھے یا درود شریف تک پڑھے اور پھر خاموش بیٹھ جائے؟

جواب:.... یہ شخص صرف التحیات پوری کرے، درود شریف اور دُعا نہ پڑھے، بہتر تو یہ ہے کہ وہ اس قدر آہستہ التحیات پڑھے کہ امام کے فارغ ہونے تک اس کی التحیات ہی پوری ہو، اور اگر امام سے پہلے التحیات سے فارغ ہو جائے تو "اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبده ورسوله" مکرر پڑھتا رہے۔^(۲)

بعد میں جماعت میں شریک ہونے والا، امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے

سوال:.... اگر کوئی شخص آخر نماز جماعت میں شریک ہونے آیا، اسی حالت میں اس شخص نے ارادہ قعدہ کیا، قبل اس کے بیٹھنے کے امام نے سجدہ سہو کیا، آیا اس شخص کو کیا حکم ہے، امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے یا نہ؟ اگر نہ کرے تو اس کی نماز ہوگی یا نہ ہوگی؟

جواب:.... اس شخص پر سجدہ سہو میں امام کے ساتھ شرکت واجب ہے، اگر شریک نہیں ہوتا تو گناہ گار ہوگا، کیونکہ مسئلہ یہ ہے کہ امام جس حال میں ہو، مسبوق کو اسی حال میں شامل ہو جانا چاہئے،^(۳) امام بعض اوقات قعدہ یا سجدے میں ہوتا ہے تو لوگ اس کے اٹھنے کے انتظار میں کھڑے رہتے ہیں تاکہ قیام میں آئے تو ہم شریک ہوں، یہ غلط ہے۔

(۱) یقضى أول صلاته في حق القراءة وآخرها في حق التشهد... إلخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۹۱)، حتی لو أدرك (أي المسبوق) مع الإمام ركعة من المغرب فإنه يقرأ في الركعتين الفاتحة والسورة ويقعد في أولهما لأنها ثنائية. (حلی کبیر ص: ۳۶۸)۔
(۲) (ومنها) ان المسبوق ببعض الركعات يتابع الإمام في التشهد الأخير وإذا أتم التشهد لا يشتغل بما بعده من الدعوات لم ماذا يفعل تكلموا فيه وعن ابن شجاع أنه يكرر التشهد أي قوله اشهد أن لا إله إلا الله وهو المختار كذا في الغيالية. (هندية ج: ۱ ص: ۹۱، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل السابع في المسبوق واللاحق)۔

(۳) ثم المسبوق إنما يتابع الإمام في السهو دون السلام بل ينتظر الإمام حتى يسلم فيسجد فيتابعه في سجود السهو لا في سلامه. (البدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۱۷۶)۔

(۴) لأن متابعة الإمام واجبة، قال النبي صلى الله عليه وسلم: تابع إمامك على أي حال وجدته... إلخ. (البدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۱۷۵)۔

مسبق، امام کی متابعت میں سجدہ سہو کس طرح کرے؟

سوال:... اگر امام نے سجدہ سہو کیا تو مسبوق بھی سجدہ تو کرے گا لیکن امام کی متابعت میں سلام بھی پھیرے یا صرف سجدہ سہو ہی کرے؟

جواب:... مسبوق امام کی متابعت میں سجدہ سہو تو ضرور کرے، مگر سلام نہ پھیرے، بلکہ سلام پھیرے بغیر امام کے ساتھ سجدہ سہو کر لے۔^(۱)

مسبق اگر امام کے ساتھ سلام پھیر دے تو باقی نماز کس طرح پڑھے؟

سوال:... اگر چار فرض کی جماعت ہو رہی ہو، اور کوئی شخص دو رکعت کے بعد جماعت میں شامل ہو اور بھول کر امام کے ساتھ سلام پھیر لے تو اسے کیا کرنا چاہئے؟ دوبارہ چار فرض پڑھے یا دو فرض پڑھ کر سجدہ سہو کرے؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ امام کے پیچھے سجدہ سہو کرنا جائز نہیں، اور کچھ کہتے ہیں کہ اٹھ کر دو رکعتیں ادا کر کے سجدہ سہو کر لے، اگر بغیر جماعت کے بھول جائے تو بھی کیا کرے؟

جواب:... اگر امام کے ساتھ ہی سلام پھیر دیا تو اٹھ کر نماز پوری کر لے، سجدہ سہو کی ضرورت نہیں، اور اگر امام کے فارغ ہونے کے بعد سلام پھیرا تو نماز پوری کر کے آخر میں سجدہ سہو کرے۔^(۲)

مسبق کب کھڑا ہو؟

سوال:... اگر جماعت میں پہلی، دوسری یا تیسری رکعت چھوٹ جائے تو کب کھڑا ہونا چاہئے؟ جب امام ایک طرف سلام پھیر لے یا دونوں طرف سلام پھیر لینے کے بعد؟

جواب:... جب امام دوسری طرف کا سلام شروع کرے تو مسبوق کھڑا ہو جائے، ایک طرف سلام پھیرنے پر کھڑا نہ ہو، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ امام کے ذمہ سجدہ سہو ہو۔^(۳)

کیا مسبوق امام کے سلام کے بعد تکبیر کہہ کر کھڑا ہوگا؟

سوال:... امام کے سلام پھیرنے کے بعد مسبوق کو تکبیر کہہ کر کھڑا ہونا چاہئے یا بغیر تکبیر کے؟

جواب:... تکبیر کہہ کر کھڑا ہوگا۔^(۴)

(۱) ثم المسبوق إنما يتابع الإمام في السهو دون السلام بل ينتظر الإمام حتى يسلم فيسجد فيتابعه في سجود السهو لا في سلامه. (البدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۱۷۶).

(۲) وهل يلزمه سجود السهو لأجل سلامه ينظر ان سلم قبل تسليم الإمام أو سلماً معاً لا يلزمه لأن سهوه سهو المقتدى وسهو المقتدى منقطع وان سلم بعد تسليم الإمام لزمه لأن سهوه سهو المنفرد فيقتضي ما فات له ثم يسجد للسهو في آخر صلوته... إلخ. (البدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۱۷۶).

(۳) لأن أو ان قيامه (أي المسبوق) للقضاء بعد خروج الإمام من الصلاة، فينبغي أن يؤخر القيام عن السلام... إلخ. (بدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۱۷۷).

(۴) لأنه فيما يقضى بمنزلة المفرد. (بدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۱۷۵).

نمازی کے سامنے سے گزرنا

اُن جانے میں نمازی کے سامنے سے گزرنا

سوال: ... اگر کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور دوسرا کوئی اس کے آگے سے اُن جانے میں گزر جائے تو کیا نماز ٹوٹ جائے گی؟ اور کیا آگے سے نکلنے والے کو گناہ ہوتا ہے؟

جواب: ... نمازی کے آگے سے گزرنا گناہ ہے^(۱)، مگر اس سے نماز نہیں ٹوٹتی اور اگر کوئی بے خیالی میں گزر گیا تو معذور ہے۔^(۲)

نمازی کے بالکل سامنے سے اُٹھ کر جانا

سوال: ... نماز پڑھتے ہوئے شخص کے سامنے سے کتنا فاصلہ رکھ کر گزرا جاسکتا ہے؟ اگر کوئی شخص نماز سے فارغ ہوتا ہے اور اس کی پچھلی صف میں ٹھیک اس کے پیچھے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہے تو کیا وہ شخص اپنی جگہ سے اُٹھ کر جاسکتا ہے؟ اور اگر نہیں جاسکتا تو یہ پابندی کتنی صفوں تک برقرار رہتی ہے؟

جواب: ... اگر کوئی شخص میدان میں یا بڑی مسجد میں نماز پڑھ رہا ہو تو دو تین صفوں کی جگہ چھوڑ کر اس کے آگے سے گزرنے کی گنجائش ہے، اور چھوٹی مسجد میں مطلقاً گنجائش نہیں، جو شخص نمازی کے بالکل سامنے بیٹھا ہو، اس کو اُٹھ کر جانے کی اجازت ہے۔^(۳)

بلا عذر نمازی کے آگے سے گزرنے پر سخت وعید ہے

سوال: ... عموماً لوگ فرض نماز کی ادائیگی کے بعد جلد از جلد صفوں سے نکلنے کی کوشش کرتے ہیں اور بسا اوقات نمازیوں کے آگے سے گزرنے والا گناہگار ہے؟ نیز اس کے لئے کیا حکم ہے؟

(۱) عن أبي جهم قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لو يعلم المار بين يدي المصلي ماذا عليه لكان أن يقف أربعين خيراً له من أن يمر بين يديه... إلخ. (مشکوٰۃ ص: ۷۳، باب السترة)، وفي البحر: ان المار آثم للحديث لو يعلم المار بين يدي المصلي... إلخ. (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۱۶، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها).

(۲) (قوله أو مروره إلخ) أي لا يفسدها أيضاً مروره ذلك وإن آثم المار. (شامی ج: ۱ ص: ۶۳۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها).

(۳) فحاصل المذهب على الصحيح إن الموضع الذي يكره المرور فيه هو أمام المصلي في مسجد صغير وموضع سجوده في مسجد كبير وفي الصحراء... إلخ. (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۱۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها).

جواب:۔۔۔ اگر کوئی عذر لاحق نہ ہو تو مسبوق کی نماز ختم ہونے کا انتظار کر لینا چاہئے، نمازی کے آگے سے گزرنے پر احادیث میں سخت وعید وارد ہوئی ہے۔^(۱)

نمازی کے سامنے سے کس طرح نکلیں جبکہ لوگ نفلوں وغیرہ میں مصروف ہو جاتے ہیں

سوال:۔۔۔ مسجد میں فرض نماز کے بعد لوگ نوافل مختلف جگہوں پر ادا کرتے ہیں، ایسی صورت میں اگلی صفوں میں سے نکلنے کا کیا طریقہ ہوگا؟ جبکہ نمازی کے آگے سے گزرنا گناہ قرار دیا گیا ہے۔

جواب:۔۔۔ نمازی کے آگے سے گزرنے کی ضرورت نہیں، اگر پیچھے لوگ نماز پڑھ رہے ہیں تو اپنی جگہ پر ہی نماز پڑھے، لیکن چند انچ ادھر ادھر ہو جائے۔^(۱)

نمازی کے آگے منہ کر کے کھڑے ہونا

سوال:۔۔۔ نمازی کے آگے سے گزرنے کی سخت ممانعت آئی ہے، یہ تقریباً ہر مسلمان جانتا ہے، مگر میں نے اکثر دیکھا ہے کہ کچھ حضرات نمازی کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ وہ نماز ختم کرے تو ہم گزریں، آیا اس طرح نمازی کے آگے منہ کر کے کھڑے ہو سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب:۔۔۔ نمازی کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا صحیح نہیں، اگر کوئی شخص نمازی کے بالکل سامنے بیٹھا ہو، وہ اٹھ کر جاسکتا ہے، اس کو نمازی کے آگے سے گزرنے کا گناہ نہیں ہوگا، اور اگر نمازی کے فارغ ہونے کا انتظار کرنا ہو تو اس کی طرف پشت کر کے بیٹھ جائے۔^(۳)

کیا سجدہ کی حالت میں نمازی کے سامنے سے گزرنا جائز ہے؟

سوال:۔۔۔ گزشتہ دنوں ظہر کی نماز کے وقت ایک نمازی دوسرے نمازی کے آگے سے (بحالت نماز) گزرا، منع کرنے پر موصوف نے فرمایا کہ میں اس وقت گزرا ہوں جبکہ مذکورہ نمازی سجدے کی حالت میں تھا، اور سجدے کی حالت میں نمازی کے سامنے سے گزرنا جائز ہے۔ نمازی کے آگے سے گزرنے کے متعلق کیا حکم ہے؟ سجدے کی حالت میں نماز کے آگے سے گزرا جاسکتا ہے؟

جواب:۔۔۔ جس طرح قیام کی حالت میں نمازی کے آگے سے گزرنا منع ہے، اسی طرح سجدے کی حالت میں بھی گزرنا منع

(۱) عن أبي جهميم يسأله ماذا سمع من رسول الله صلى الله عليه وسلم في المار بين يدي المصلي فقال أبو جهميم: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لو يعلم المار بين يدي المصلي ماذا عليه لكان أن يقف أربعين خيراً له من أن يمر بين يديه. (ترمذي ج ۱ ص ۴۵۰، باب ما جاء في سترة المصلي، أيضاً: مشکوة ص: ۷۴، باب السترة).

(۲) ولو صلى إلى وجه إنسان وبينهما ثالث ظهره إلى وجه المصلي لم يكره كذا في التمر تاشي. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۰۸، كتاب الصلاة، الباب السابع، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره).

(۳) الاستقبال إلى المصلي مكروه سواء كان المصلي في الصف الأول أو في الصف الأخير كذا في المية. ولو صلى إلى ظهر رجل بتحدث لا يكره... إلخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۰۸، كتاب الصلاة، الباب السابع).

ہے، دونوں کے درمیان کوئی فرق نہیں۔^(۱)

ان صورتوں میں کون گناہگار ہوگا، نمازی یا سامنے سے گزرنے والا؟

سوال: ... کچھ لوگ ایسی جگہ نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں جو گزرگاہ ہو، ایسی حالت میں اگر کسی نمازی کے آگے سے کوئی آدمی گزر جائے تو کون گناہگار ہے، گزرنے والا یا نمازی جو زبردستی دوسروں کا راستہ مسدود کرتا ہے؟
جواب: ... فقہاء نے اس کی تین صورتیں لکھی ہیں:

۱: اگر نمازی کے لئے کسی اور جگہ نماز پڑھنے کی گنجائش نہ ہو اور گزرنے والوں کے لئے دوسری جگہ سے گزرنے کی گنجائش ہے تو گزرنے والا گناہگار ہوگا۔^(۲)

۲: ... دوسری اس کے برعکس، کہ نمازی کے لئے دوسری جگہ گنجائش تھی، مگر گزرنے والے کے لئے اور کوئی راستہ نہیں، تو اس صورت میں نمازی گناہگار ہوگا۔^(۳)

۳: ... دونوں کے لئے گنجائش ہو، نمازی کے لئے دوسری جگہ نماز پڑھنے کی، اور گزرنے والے کے لئے کسی اور طرف سے نکلنے کی، اس صورت میں دونوں گناہگار ہوں گے، بہر حال اس میں نمازیوں کو بھی احتیاط کرنی چاہئے اور گزرنے والوں کو بھی۔^(۴)

نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو روکنا

سوال: ... اگر کوئی نمازی کے آگے سے گزر جائے تو کیا حالت نماز میں مزاحمت کرنا جائز ہے؟

جواب: ... ہاتھ کے اشارے سے روک دے، اگر وہ باز نہ آئے تو جانے دے، وہ خود گناہگار ہوگا۔^(۵)

تکیہ یا کوئی اور چیز نمازی کے سامنے ہو تو آگے سے گزرنا کیسا ہے؟

سوال: ... نماز کے وقت نمازی کے آگے سے گزرنے کی ممانعت کی گئی ہے، بعض اوقات ہم نماز پڑھنے سے پہلے، سامنے تکیہ یا کوئی اور چیز رکھ لیتے ہیں، اس سے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اب نمازی کے آگے سے ضرورت کے تحت گزر سکتے ہیں، کیا یہ درست ہے؟

(۱) ویکرہ للمارا أن يمر بين يدي المصلي الخ. (الدائع الصانع ج ۱ ص ۲۱۷)۔

(۲) الأولى أن يكون للمار مندوحة عن المرور بين يدي المصلي ولم يتعرض المصلي لذلك فيختص المار بالإثم إن مر. (شامی ج: ۱ ص: ۶۳۵، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب إذا قرأ تعالى حد بدون الف)۔

(۳) والثانية مقابلتها وهي أن يكون تعرض للمرور والمار ليس له مندوحة عن المرور فيختص المصلي بالإثم دون المار الخ. (شامی ج: ۱ ص: ۶۳۵، کتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها)۔

(۴) الثالثة أن يتعرض المصلي للمرور ويكن للمار مندوحة فيأثم أما المصلي فللتعرضه وأما المار فلمروره مع إمكان أن لا يفعل الخ. (شامی ج: ۱ ص: ۶۳۵، طبع ایچ ایم سعید، مطلب إذا قرأ تعالى جد بدون ألف لا تفسد)۔

(۵) ويدرك المار لقوله عليه السلام فادروا ما استطعتم ويدركه بالإشارة الخ. (هدایة ج: ۱ ص: ۱۳۹، باب ما يفسد الصلاة)۔ أيضًا: إن المار آثم لقوله عليه السلام: لو علم المار بين يدي المصلي ماذا عليه من الوزر لوقف أربعين الخ. (هدایة ج: ۱ ص: ۱۳۸، باب ما يفسد الصلاة)۔

جواب: ... آگے رکھنے کی چیز کم سے کم ایک ہاتھ لمبی ہونی چاہئے، صرف تکیہ رکھ لینا کافی نہیں۔^(۱)

شیشے کا دروازہ بند کر کے نمازی کے سامنے سے گزرنا

سوال: ... نمازی سے کتنے آگے سے ہم گزر سکتے ہیں؟ اکثر مسجدوں میں شیشے کے دروازے ہوتے ہیں، لوگ ان دروازوں کو بھیڑ کر نمازی کے آگے سے گزر جاتے ہیں، جبکہ اس طرح نمازی کی توجہ نماز سے ہٹی ہوگی، آیا اس طرح گزرنا صحیح ہے؟ دوسرا یہ کہ ان شیشوں میں نمازی کا عکس آتا ہے، اس طرح نماز پڑھنا صحیح ہے؟

جواب: ... اگر نمازی کے آگے سے دروازہ بند کر دیا جائے تو گزرنا صحیح ہے، چاہے شیشے کا دروازہ ہو۔^(۲)

نماز کے لئے سترے کی اونچائی، چوڑائی، موٹائی کیسی ہونی چاہئے؟

سوال: ... نمازی کے آگے سے گزرنے کے لئے جوڑ کاوٹ (سترہ) رکھی جاتی ہے، اس کی اونچائی، چوڑائی، موٹائی کتنی ہونی چاہئے؟

جواب: ... ایک ہاتھ یا اس سے زیادہ لمبی ہونی چاہئے، موٹائی کا کوئی لحاظ نہیں، بس قریب سے نظر آنی چاہئے۔^(۳)

نمازی کے آگے کتنے فاصلے سے گزر سکتے ہیں؟

سوال: ... نمازی کے آگے سے کتنے فاصلے تک گزرا جاسکتا ہے؟ بعض دو تین صفیں چھوڑ کر اور بعض لوگ آگے کچھ ٹوپی وغیرہ رکھ کر گزرتے ہیں، کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

جواب: ... بڑی مسجد میں دو تین صفیں چھوڑ کر گزرا جاسکتا ہے، بعد کے کی جگہ سے گزرنا ممنوع ہے۔^(۴)

نمازی کے سامنے سے کوئی چیز اٹھانے کا نماز پر اثر

سوال: ... نماز کے دوران اگر کوئی شخص نمازی کے ایک طرف کھڑا ہو کر دوسری طرف کی چیز (سامنے سے) اٹھالے تو کیا اس سے نمازی کی نیت ٹوٹے گی یا نہیں؟

(۱) سترۃ بقدر ذراع طولا و غلظ اصبع لتبدو للناظر... الخ۔ (قوله بقدر ذراع) بیان لأقلها، والظاهر ان المراد به ذراع اليد كما صرح به الشافعية وهو شبران۔ (درمختار مع الرد المختار ص: ۶۳۷، مطلب إذا قرأ تعالى جد بدون ألف لا تفسد)۔

(۲) (ویہرز) (سترۃ بقدر ذراع طولا و غلظ اصبع) لتبدو للناظر... الخ۔ (درمختار ج: ۱ ص: ۶۳۷)۔

(۳) سترۃ بقدر ذراع طولا و غلظ اصبع لتبدو للناظر بقربه۔ وفي الشامية (قوله بقدر ذراع) بیان لأقلها، والظاهر ان المراد به ذراع اليد۔ (فتاوی شامی ج: ۱ ص: ۶۳۷، مطلب إذا قرأ تعالى جد بدون ألف لا تفسد)۔

(۴) ولو مر مار فی موضع سجوده لا تفسد وان ألم وتكلموا فی الموضع الذی یكره المرور فیہ والأصح انه موضع صلاته من قدمه إلى موضع سجوده كذا فی التبيين، قال مشايخنا إذا صلى راميا بصره إلى موضع سجوده فلم يقع بصره عليه لم يكره وهو الصحيح كذا فی الخلاصة۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۰۴، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یكره فیها، الفصل الأول)۔

جواب: نمازی کے سامنے سے کوئی چیز اٹھالینے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔^(۱)

چھوٹا بچہ اگر سامنے سے گزر جائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی

سوال: گزشتہ جمعہ کی نماز پڑھنے کی غرض سے مسجد جانے لگا تو میرا چھوٹا بچہ جس کی عمر تقریباً پونے تین سال ہے، زبردستی شامل ہو گیا، اسے پچھلی صف میں بٹھادیا، مگر جب نماز شروع ہوئی اور امام صاحب نے قراءت شروع کی تو اس بچے نے صفوں کے درمیان چھٹا شروع کر دیا، جس سے نمازیوں کی نماز میں خلل واقع ہوا، آپ سے دریافت یہ کرنا چاہوں گا کہ کیا ان نمازیوں کی نماز خراب یا فاسد ہو گئی جن کے سامنے سے بچہ گزرا تھا؟

جواب: ... اتنے چھوٹے بچوں کو مسجد میں نہیں لے جانا چاہئے، حدیث شریف میں چھوٹے بچوں کو مسجد میں لے جانے کی ممانعت آئی ہے،^(۲) مگر اس کے گزرنے سے کسی کی نماز فاسد نہیں ہوتی، البتہ بچے کے اس طرح کھوٹے پھرنے سے نمازیوں کی توجہ ضرور بٹ جاتی ہے۔^(۳)

بچوں کا نمازی کے آگے سے گزرنا

سوال: ... میرے چھوٹے بچے جن کی عمر زیادہ سے زیادہ چار سال ہے، دوران نماز سامنے سے گزرتے ہیں اور میرے سامنے کھیلے رہتے ہیں، اگرچہ میں اپنے سامنے دوران نماز کوئی چھوٹی میز یا لوٹار کھ لیتی ہوں، کیا بچوں کا سامنے سے گزر جانا طرفین کا گناہ تو نہیں؟

جواب: ... کوئی گناہ نہیں، البتہ بچے سمجھ دار ہوں تو ان کو سمجھایا جائے کہ نمازی کے آگے سے گزرنا بہت بُری بات ہے۔^(۴)

بلی وغیرہ کا نمازی کے سامنے آ جانا

سوال: ... اگر کسی وقت نماز پڑھتے ہوئے کوئی جاندار شے مثال کے طور پر بلی وغیرہ جائے نماز کے سامنے آ جائے تو کیا کرنا چاہئے؟ اور ان چیزوں کو ہٹانے سے نیت تو نہیں ٹوٹتی؟ اگر ٹوٹ جائے تو کیا دوبارہ نماز پڑھنی چاہئے؟

(۱) أو مر مار فی موضع سجوده لا تفسد وإن أثم وهو مرور المار فی موضع سجود المصلیٰ فإنما لا یفسدھا عند عامة العلماء. (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۱۶، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، أيضا هداية ج: ۱ ص: ۱۳۸).

(۲) وفي الدر المختار: ويحرم إدخال صبيان ومجانين حيث غلب تنجيسهم وألا فيكره. وفي رد المحتار (قوله فيحرم) لما أخرجه المنذري مرفوعاً جنبا مساجدكم صبيانكم ومجانينكم والمراد بالحرمة كراهة التحريم لظنية الدليل. (رد المحتار على الدر المختار ج: ۱ ص: ۵۷۱، ۶۵۶، مطلب فی أحكام المسجد).

(۳) عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لا يقطع الصلاة مرور شيء فادروا ما استطعتم ولو مر لا يقطع الصلاة. (البدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۲۱۷).

(۴) أن الصبي ينبغي أن يؤمر بجميع المأمورات وينهى عن جميع المنهيات. (فتاوى شامی ج: ۱ ص: ۳۵۲، کتاب الصلاة، طبع ایچ ایم سعید).

جواب:۔۔۔ بلی وغیرہ کو ہٹانے کی ضرورت نہیں، نہ اس کے سامنے آنے سے نماز میں کوئی خلل آتا ہے، اور اگر ہاتھ کے اشارے سے بلی کو ہٹا دیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔^(۱)

طواف کرنے والے کا نمازی کے سامنے سے گزرتا جائز ہے

سوال:۔۔۔ نمازی کے سامنے سے گزر جانے میں کیا حرج ہے؟ جبکہ خانہ کعبہ میں طواف کرنے والے ہر وقت نماز پڑھنے والوں کے سامنے سے گزرتے رہتے ہیں۔

جواب:۔۔۔ نمازی کے آگے سے گزرتا جائز نہیں،^(۲) طواف کی حالت اس سے مستثنیٰ ہے، کیونکہ طواف بھی نماز کے حکم میں ہے، اس لئے طواف کرنے والا نمازی کے آگے سے گزر سکتا ہے۔^(۳)

حرم اور مسجد نبوی میں نمازی کے آگے سے گزرنے کا حکم

سوال:۔۔۔ حرم شریف، مسجد نبوی میں نمازی کے آگے سے گزرتا پڑتا ہے، بچا نہیں جاسکتا، یہاں کیا حکم ہے؟

جواب:۔۔۔ یہ بھی پہلے لکھ چکا ہوں کہ نمازی کے سجدے کی جگہ سے نہ گزریں، اتنی جگہ چھوڑ کر گزرنے کی گنجائش ہے۔^(۴)

سوال:۔۔۔ حرم شریف اور مسجد نبوی میں نمازی کے آگے سے گزرتا، پھلانگ کر جانا، زبردستی جگہ بنانا، جگہ نہ دینا، لڑنا، جھگڑنا، پیٹھ پیچھے بیٹھ کر قرآن شریف پڑھنا، پیروں پر قرآن شریف رکھنا، قبلہ رخ پیروں کا رکھنا، قرآن شریف کی طرف پیروں کا رکھنا، قرآن شریف کے اوپر سے جوتوں کا ہاتھ میں پکڑ کر لے جانا، قرآن شریف کے پاس جوتوں کا رکھنا۔ حرم شریف، مسجد نبوی کی توسیع میں تھوکنے، اکثر پاکستانیوں کو دیکھا گیا ہے؟

جواب:۔۔۔ ان تمام امور سے احتراز کرنا چاہئے، ورنہ خدا نخواستہ ایسا نہ ہو کہ ”نیکی برباد، گناہ لازم“ کا مصداق بن کر آئیں۔

(۱) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: لَا یَقْطَعُ الصَّلَاةَ مُرُورُ شَيْءٍ فَادْرَأْ مَا اسْتَطَعْتَمْ وَلَوْ مَرَّ لَا تَقْطَعُ الصَّلَاةَ. (البدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۱۲۷)۔

(۲) عن ابی جہیم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لو يعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان أن یقف أربعین خیرًا له من أن یمر بین یدیہ... إلخ. (مشکوٰۃ ص: ۷۴، باب السترة، أيضًا: البحر الرائق ج: ۲ ص: ۱۶)۔

(۳) ذکر فی حاشیة المدنی لَا یَمْنَعُ الْمَارَ دَاخِلَ الْكَعْبَةِ وَخَلْفَ الْمَقَامِ وَحَاشِیةُ الْمُطَافِ عَنِ الْمَطْلَبِ بَنِ أَبِي وَدَاعَةَ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْلِي مِمَّا يَلِي بَابَ بَنِي سَهْمٍ وَالنَّاسُ يَمُرُّونَ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا سِتْرَةٌ، وَهُوَ مَحْمُولٌ عَلَى الطَّائِفِينَ لِيَمَّا يَظْهَرُ، لِأَنَّ الطَّوَافَ صَلَاةً... إلخ. (شامی ج: ۱ ص: ۶۳۶)۔

(۴) أيضًا۔

عورتوں کی نماز کے چند مسائل

عورت پر نماز کب فرض ہوتی ہے؟

سوال: ... کتنی عمر میں عورت پر نماز فرض ہوتی ہے؟

جواب: ... جوان ہونے کا وقت معلوم ہو تو اس وقت سے نماز فرض ہے، ورنہ عورت پر نو سال پورے ہونے پر دسویں سال سے نماز فرض بھی جائے گی۔^(۱)

عورت کو نماز میں کتنا جسم ڈھانپنا ضروری ہے؟

سوال: ... اکثر لوگ کہتے ہیں کہ عورت کے لئے ضروری ہے کہ وہ نماز کے وقت ضروری پوشیدہ کپڑا (سینہ بند) ضرور پہنے کہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی، وجہ یہ بتاتے ہیں کہ یہ کپڑا یعنی سینہ بند کفن میں بھی شامل ہے، جبکہ اکثر جگہوں پر لکھا ہوا ہے کہ ہاتھ پاؤں اور چہرے کے علاوہ تمام جسم ڈھکا ہوا ہونا چاہئے۔ اب آپ فرمائیے کہ کون سی بات درست ہے اور آیا سینہ بند نماز کے وقت ضروری ہے؟

جواب: ... عورت کو نماز میں ہاتھ پاؤں اور چہرے کے علاوہ باقی سارا بدن ڈھکنا ضروری ہے، سینہ بند ضروری نہیں، جن لوگوں نے سینہ بند کو ضروری کہا، انہوں نے غلط کہا۔^(۲)

ایسے باریک کپڑوں میں جن سے بدن جھلکے، نماز نہیں ہوتی

سوال: ... ہم گرمیوں میں لان اور وائل کے باریک کپڑے پہنتے ہیں اور اسی حال میں نماز بھی پڑھتے ہیں، تو کیا ہماری نماز قبول ہو جاتی ہوگی؟ کیونکہ ہماری ایک عزیزہ نے بتایا تھا کہ ان کپڑوں میں نماز قبول نہیں ہوتی، کیونکہ ان میں سے جسم جھلکتا ہے۔

جواب: ... جو کپڑے ایسے باریک ہوں کہ ان کے اندر سے بدن نظر آئے، ان سے نماز نہیں ہوتی، نماز کے لئے دوپٹہ مونا استعمال کرنا چاہئے۔^(۳)

(۱) وأدبى مدته له ولها تسع سنين هو المختار... إلخ۔ (درمختار مع شامى ج: ۶ ص: ۱۵۴)۔

(۲) ويسر عورتہ وبدن الحرة كلها عورة إلا وجهها وكفيها، لقوله عليه السلام: المرأة عورة مستورة والإستثناء لعضوين للإبتلاء بإبدانها۔ (هداية ج: ۱ ص: ۷۶، باب شروط الصلوة التي تنفذها)۔

(۳) وفي شرح شمس الأئمة السرخسي إذا كان الثوب رقيقاً بحيث يصف ما تحته أى لون البشرة لا يحصل به ستر العورة إذا لا ستر مع رؤية لون البشرة... إلخ۔ (حلبى كبير ص: ۲۱۴)۔

عورت کا ننگے سر یا ننگے بازو نماز پڑھنا

سوال: ... بعض خواتین نماز کے دوران اپنے بال نہیں ڈھانکتیں، دوپٹہ انتہائی باریک استعمال کرتی ہیں یا پھر اتنا مختصر ہوتا ہے کہ کہنیوں سے اوپر بازو بھی ننگے ہوتے ہیں، اور ستر پوشی بھی ٹھیک طرح سے ممکن نہیں ہوتی، ایسی خواتین سے جب کچھ کہا جائے تو وہ فرماتی ہیں کہ جب بندوں سے پردہ نہیں تو اللہ سے کیا؟ آپ کے خیال سے کیا ایسے نماز ہو جاتی ہے؟ اور اگر ہوتی ہے تو کیسی؟

جواب: ... چہرہ، دونوں ہاتھ گٹھوں تک اور دونوں پاؤں ٹخنوں تک، ان تین اعضاء کے علاوہ نماز میں پورا بدن ڈھکنا عورت کے لئے نماز کے صحیح ہونے کی شرط ہے، اس کے بغیر نماز نہیں ہوگی۔^(۱) خواتین کا یہ کہنا کہ: ”جب بندوں سے پردہ نہیں، تو خدا سے کیا پردہ؟“ بالکل غلط منطق ہے، اللہ تعالیٰ سے تو کپڑے پہننے کے باوجود آدمی چھپ نہیں سکتا، تو کیا پورے کپڑے اتار کر نماز پڑھنے کی اجازت دے دی جائے گی؟ پھر بندوں سے پردہ نہ کرنا ایک مستقل گناہ ہے جو عورت اس گناہ میں مبتلا ہو اس کے لئے یہ کیسے جائز ہو گیا کہ وہ نماز میں بھی ستر نہ ڈھانکے؟ الغرض عورتوں کا یہ شبہ، شیطان نے ان کی نمازیں غارت کرنے کے لئے ایجاد کیا ہے۔

بچہ اگر ماں کا سر درمیان نماز ننگا کر دے تو کیا نماز ہو جائے گی؟

سوال: ... چھ ماہ سے لے کر تین سال کی عمر کے بچے کی ماں نماز پڑھ رہی ہے، بچہ ماں کے سجدے کی جگہ لیٹ جاتا ہے، جب ماں سجدے میں جاتی ہے تو بچہ ماں کے اوپر پیٹھ پر بیٹھ جاتا ہے، اور سر سے دوپٹہ اتار دیتا ہے، اور بالوں کو بھی بکھیر دیتا ہے، کیا اس حالت میں ماں کی نماز ہو جاتی ہے؟

جواب: ... نماز کے دوران سر کھل جائے اور تین بار ”سبحان اللہ“ کہنے کی مقدار تک کھلا رہے تو نماز ٹوٹ جائے گی،^(۲) اور اگر سر کھلتے ہی فوراً ڈھک لیا تو نماز ہوگی۔^(۳)

ساڑی باندھ کر نماز پڑھنا

سوال: ... وہ عورتیں جو اکثر ساڑی باندھتی ہیں کیا وہ کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتیں؟

جواب: ... ان کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنا فرض ہے،^(۴) اور لباس ایسا پہنیں جس میں بدن نہ کھلتا ہو، بیٹھ کر ان کی نماز نہ ہوگی، اگر بدن پورا ڈھکا ہوا ہو تو نماز ساڑی میں بھی ہو جائے گی، مگر ساڑی خود ناپسندیدہ لباس ہے۔

(۱) (وبدن المرأة الحرة كلها عورة إلا وجهها وكفيها وقدميها) ... إلخ۔ (حلبی کبیر ص: ۲۱۰)۔

(۲) ویمنع حتی انعقادها كشف ربع عضو قدر أداء ركن بلا صناعه من عورة غليظة أو خفيفة على المعتمد۔ (وفی الشامية) (قرله قدر أداء ركن) وذاك قدر ثلاث تسبيحات ... إلخ۔ (فتاویٰ شامیہ ج: ۱ ص: ۴۰۸، باب شروط الصلاة)۔

(۳) واحترر عما إذا انكشف ربع عضو أقل من قدر أداء ركن فلا يفسد اتفاقاً واعلم ان هذا التفصيل في الإكشاف الحادث في أثناء الصلاة۔ (فتاویٰ شامیہ ج: ۱ ص: ۴۰۸، باب شروط الصلاة، مطلب في النظر إلى وجه الأمر)۔

(۴) ومنها القيام ... في فرض لقادر عليه وعلى السجود ... إلخ۔ (درمختار ج: ۱ ص: ۴۴۵، باب صفة الصلاة)۔

کیا ساڑی پہننے والی عورت بیٹھ کر نماز پڑھ سکتی ہے؟

سوال: ... ساڑی پہننے والی بعض مستورات کا کہنا ہے کہ: ”چونکہ ہم ساڑی پہنتے ہیں، اس لئے ہم فرض اور سنت نمازیں بیٹھ کر بھی پڑھ سکتے ہیں“ کیا ان کا یہ عمل درست ہے یا نہیں؟ جبکہ وہ ضعیف العمر نہیں، نہ ہی بیماری یا معذوری ہے۔

جواب: ... نفل نماز تو بیٹھ کر پڑھنے کی اجازت ہے،^(۱) گو بیٹھ کر پڑھنے کا آدھا ثواب ملے گا، لیکن فرض نماز بیٹھ کر نہیں ہوتی، کیونکہ قیام نماز کا رکن ہے، مردوں کے لئے بھی اور عورتوں کے لئے بھی۔ اور اصول یہ ہے کہ نماز کا رکن فوت ہو جائے تو نماز نہیں ہوتی، لہذا جو عورتیں فرض نماز بغیر معذوری کے بیٹھ کر پڑھتی ہیں، ان کی نماز نہیں ہوتی۔^(۲) ہاں! جسم کا صحیح طریقے سے ڈھانکنا ضروری شرط ہے، چاہے ساڑی ہو، چاہے شلوار پاجامہ۔^(۳)

نماز میں سینے پر دوپٹہ ہونا اور ہاتھوں کا چھپانا لازمی ہے

سوال: ... کیا نماز پڑھتے وقت سینے پر دوپٹے کا ہونا اور ہاتھ دوپٹے کے اندر چھپانا لازمی ہے؟

جواب: ... پہنچوں تک ہاتھ کھلے ہوں تو مضائقہ نہیں، سینے پر اوڑھنی ہونی چاہئے۔^(۴)

سجدے میں دوپٹہ نیچے آجائے تو بھی نماز ہو جاتی ہے

سوال: ... میرا مسئلہ یہ ہے کہ جب میں نماز پڑھتی ہوں تو نماز پڑھتے ہوئے اگر دوپٹہ سجدے کی جگہ آجائے تو کیا سجدہ ہو سکتا ہے؟ اکثر ایسا ہو جاتا ہے کہ دوپٹے کے اوپر ہی سجدہ ہو جاتا ہے۔

جواب: ... کوئی حرج نہیں، نماز صحیح ہے۔^(۵)

خواتین کے لئے اذان کا انتظار ضروری نہیں

سوال: ... کیا خواتین گھر پر نماز کا وقت ہو جانے پر اذان سنے بغیر نماز پڑھ سکتی ہیں یا اذان کا انتظار کرنا ضروری ہے؟

جواب: ... وقت ہو جانے کے بعد خواتین کے لئے اول وقت میں نماز پڑھنا افضل ہے، ان کو اذان کا انتظار ضروری نہیں، البتہ اگر وقت کا پتہ نہ چلے تو اذان کا انتظار کریں۔^(۶)

(۱) ویجوز أن يتفل القادر على القيام قاعداً بلا كراهة... إلخ۔ (فتاویٰ ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۱۴، الباب التاسع فی التوافل)۔

(۲) وفي الدر المختار (ج: ۱ ص: ۳۴۵) ومنها القيام في فرض لقادر عليه..... لأن القيام ركن فلا يترك مع القدرة عليه۔

(۳) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۱، ۲ ملاحظہ ہو۔

(۴) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۱ دیکھیں۔

(۵) وأشار بالكور إلى أن كل حائل بينه وبين الأرض متصل به، فإن حكمه كذالك يعني الصحة كما لو سجد على فاضل ثوبه أو كحه على مكان طاهر... إلخ۔ (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۳۳۷)۔

(۶) كان أولى للنساء أن يصلين في أول الوقت لأنهن لا يخرجن إلى الجماعة... إلخ۔ (فتاویٰ شامیہ ج: ۱ ص: ۳۶۷، مطلب فی طلوع الشمس من مغربها)۔

عورتوں کا چھت پر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

سوال: عورتوں یا لڑکیوں کو چھت پر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر باپردہ جگہ ہو تو جائز ہے، مگر گھر میں ان کی نماز افضل ہے۔^(۱)

بیوی شوہر کی اقتدا میں نماز پڑھ سکتی ہے

سوال: عورت تو مسجد نہیں جاسکتی، مگر عورت اپنے شوہر کے پیچھے باجماعت نماز پڑھ سکتی ہے یا نہیں، جبکہ خاوند کے علاوہ

غیر کوئی مرد نہ ہو، صرف زوجین ہوں؟

جواب: بیوی، شوہر کی اقتدا میں نماز پڑھ سکتی ہے،^(۲) مگر برابر کھڑی نہ ہو بلکہ پیچھے کھڑی ہو۔^(۳)

گھر میں عورت کا نماز تراویح باجماعت پڑھنا

سوال: کیا عورت باجماعت نماز نہیں پڑھ سکتی؟ جبکہ گھر میں تراویح کی جماعت ہو رہی ہو اور صرف گھر کے آدمی نماز ادا کر

رہے ہوں، اور اگر ادا کر سکتی ہے تو کیا امام کو عورت کی نیت کرنی پڑے گی؟

جواب: اگر گھر میں جماعت کا اہتمام ہو سکے تو بہت ہی اچھی بات ہے، گھر کی مستورات بھی اس جماعت میں شریک

ہو جائیں، مگر مرد لوگ فرض نماز مسجد میں پڑھ کر آیا کریں،^(۴) امام کو عورت کی نیت ضروری ہے۔^(۵)

عورت، عورتوں کی امامت کر سکتی ہے، مگر مکروہ ہے

سوال: اسلام میں عورت بھی امامت کے فرائض انجام دے سکتی ہے یا نہیں؟ قرآن و سنت کی روشنی میں جواب دیں۔

جواب: عورت مردوں کی امامت تو نہیں کر سکتی، اگر عورتوں کی امامت کرے تو یہ مکروہ ہے۔^(۶)

(۱) عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: صلوۃ المرأة فی بیتها افضل من صلاتها فی حجرتها، و صلوۃ فی مخرجها افضل من صلوۃ فی بیتها۔ رواہ أبو داؤد۔ (مشکوٰۃ ج: ۱ ص: ۹۶، باب الجماعة وفضلها، الفصل الثانی)۔

(۲) و ذکر القدوری انه إذا فاتته الجماعة جمع بأهله فی منزله... إلخ۔ (البدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۱۵۶)۔

(۳) وإذا كان مع الإمام امرأة أقامها خلفه، لأن محاذاتها مفسدة... إلخ۔ (البدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۱۵۹)۔

(۴) وان اقيمت التراویح بالجماعة فی المسجد وتخلف عنها أفراد الناس و صلی فی بیتہ لم یکن مسیئاً... إلخ۔ (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۷۳، وأيضاً: حلی کبیر ص: ۳۰۲)۔

(۵) إمامة الرجل للمرأة جائزة إذا نوى الإمام إمامتها... إلخ۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۸۵، کتاب الصلاة)۔

(۶) ويكره إمامة المرأة للنساء فی الصلوات كلها... إلخ۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۸۵، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل الثالث فی بیان من يصلح إماماً لغيره، وأيضاً البدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۱۵۷)۔

عورتوں کا کسی گھر میں جمع ہو کر نماز باجماعت ادا کرنا بدترین بدعت ہے

سوال: ... ہمارے محلے میں کوئی دس پندرہ گھر ہیں، جمعہ کے روز سب عورتیں ہمارے گھر میں نماز پڑھتی ہیں، ان میں سے ایک خاتون اونچی آواز میں نماز پڑھتی ہیں اور باقی خواتین ان کے پیچھے، کیا یہ طریقہ ٹھیک ہے؟ جو خاتون نماز پڑھاتی ہیں، ان کے ہاتھ اور پاؤں پر نیل پالش لگی ہوتی ہے، اور کچھ خواتین آدمی آستین کی قمیص پہن کر آتی ہیں، ان کے متعلق اسلام کی رو سے بتائیے کہ اس طرح نماز پڑھی جاسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: ... سوال میں یہ ذکر نہیں کیا گیا کہ یہ عورتیں جو نماز پڑھتی ہیں آیا وہ جمعہ کی نماز پڑھتی ہیں یا نفل نماز؟ اگر وہ اپنے خیال میں جمعہ کی نماز پڑھتی ہیں تو ان کی جمعہ کی نماز نہیں ہوتی، کیونکہ جمعہ کی نماز میں امام کا مرد ہونا شرط ہے، لہذا ان کی جمعہ کی نماز نہ ہوئی^(۱)۔ ... یہ نفل نماز ہوئی جس کا ذکر آگے آتا ہے۔ اور ظہر کی نماز ان کے ذمہ رہ گئی۔ اور اگر وہ نفل نماز پڑھتی ہیں تو عورتوں کا جمع ہو کر اس طرح نفل نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا بدترین بدعت ہے، اور متعدد غلطیوں کا مجموعہ ہے، جس کی وجہ سے وہ سخت گناہگار ہیں^(۲) اور نیل پالش^(۳) اور آدمی آستین والی عورتوں کی تو انفرادی نماز بھی نہیں ہوتی۔^(۴)

عورتوں کو اذان سے کتنی دیر بعد نماز پڑھنی چاہئے؟

سوال: ... عورتوں کو اذان سے کتنی دیر بعد نماز پڑھنی چاہئے؟ کیونکہ عام طور سے سننے میں آیا ہے کہ پہلے مرد نماز پڑھ کر گھر آجائیں تو اس کے بعد عورتوں کو پڑھنی چاہئے؟

جواب: ... فجر کی نماز تو عورتوں کو اذان کے وقت میں پڑھنا افضل ہے، اور دوسری نمازیں مسجد کی جماعت کے بعد پڑھنا افضل ہے۔^(۵)

عورتیں جمعہ کے دن نماز کس اذان کے بعد پڑھیں؟

سوال: ... جمعہ کی نماز میں دو اذانیں ہوتی ہیں، اور چونکہ جمعہ کی نماز عورتوں پر فرض نہیں، کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ عورتوں کو

(۱) وأما المرأة والصبي العاقل فلا يضح منهما إقامة الجمعة لأنهما لا يصلحان للإمامة في سائر الصلوات ففي الجمعة أولى... إلخ. (البدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۲۶۲)۔

(۲) واعلم ان النفل بالجماعة على سبيل التعدي مكره فعلم ان كلا من صلاة الرغائب بالجماعة بدعة مكروهة. (حلی کبیر ص: ۳۳۳)۔

(۳) وفي فتاوى ما وراء النهر إن لقي من موضع الوضوء قدر رأس إبرة أو لزق بأصل ظفروه طين يابس أو رطب لم تجز. (فتاوى هندية ج: ۱ ص: ۳ كتاب الطهارة، الباب الأول، الفصل الأول في فرائض الوضوء)۔

(۴) ص: ۵۳۳ کا حاشیہ نمبر ۲، دیکھیں۔

(۵) الأفضل للمرأة في الفجر الغسل وفي غيرها الانتظار إلى فراغ الرجال عن الجماعة... إلخ. (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۲۶۰)۔

پہلی اذان پر ظہر کی نماز ادا نہیں کرنی چاہئے، بلکہ جب مسجدوں میں نماز ختم ہو جائے تو وہ ظہر کی نماز ادا کریں، آپ ہمیں اس کا شرعی طور پر حل ضرور بتائیں۔

جواب:۔۔۔ عورتوں پر ایسی کوئی پابندی نہیں، وقت ہونے کے بعد وہ نماز ظہر پڑھ سکتی ہیں۔

عورت جمعہ کی کتنی رکعات پڑھے؟

سوال:۔۔۔ یہ بتادیتے کہ عورتوں کے لئے جمعہ کی نماز میں کتنی رکعتیں ہوتی ہیں؟

جواب:۔۔۔ عورت اگر مسجد میں جماعت کے ساتھ جمعہ پڑھے تو اس کے لئے بھی اتنی ہی رکعتیں ہیں جتنی مردوں کے لئے، یعنی پہلے چار سنتیں، پھر دو فرض، پھر چار سنتیں مؤکدہ، پھر دو سنتیں غیر مؤکدہ^(۱)۔ عورتوں پر جمعہ فرض نہیں، اس لئے اگر وہ اپنے گھر پر نماز پڑھیں تو عام دنوں کی طرح ظہر کی نماز پڑھیں۔^(۲)

عورتوں کی جمعہ اور عیدین میں شرکت

سوال:۔۔۔ بعض حضرات اس پر زور دیتے ہیں کہ عورتوں کو جمعہ، جماعت اور عیدین میں ضرور شریک ہونا چاہئے، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جمعہ، جماعت اور عیدین میں عورتوں کی شرکت ہوتی تھی، بعد میں کون سی شریعت نازل ہوئی کہ عورتوں کو مساجد سے روک دیا گیا؟

جواب:۔۔۔ جمعہ، جماعت اور عیدین کی نماز عورتوں کے ذمہ نہیں ہے۔^(۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہا برکت زمانہ چونکہ شر و فساد سے خالی تھا، ادھر عورتوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے احکام سیکھنے کی ضرورت تھی، اس لئے عورتوں کو مساجد میں حاضری کی اجازت تھی، اور اس میں بھی یہ قیود تھیں کہ باپردہ جائیں، میلی کچلی جائیں، زینت نہ لگائیں، اس کے باوجود عورتوں کو ترغیب دی جاتی تھی کہ وہ اپنے گھروں میں نماز پڑھیں۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَكُمْ الْمَسَاجِدَ، وَبِیُوتِهِنَّ خَيْرَ لَّهِنَّ۔“ (رواہ ابوداؤد، مشکوٰۃ ص: ۹۶)

ترجمہ:۔۔۔ ”اپنی عورتوں کو مسجدوں سے نہ روکو، اور ان کے گھرانے کے لئے زیادہ بہتر ہیں۔“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۱) (وسن) مؤکداً قبل الظهر وأربع قبل الجمعة وأربع بعدها بتسليمة۔ (درمختار ج: ۲ ص: ۱۲، مطلب فی القنوت النازلة)۔ أيضاً: وقبل الظهر والجمعة وبعدها أربع كذا فی المتن۔ (ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۱۲، الباب التاسع فی الوافل)۔
 أيضاً: وعن أبي يوسف أنه ينبغي أن يصلي أربعاً ثم ركعتين... إلخ۔ (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۵۲)۔
 (۲) حتى لا تجب الجمعة على العبد والنسوان... إلخ۔ (ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۳۳)۔ وكفاهم أداء الظهر۔ (حلبی کبیر ص: ۴۷۳)۔
 (۳) قال فی التنبير وشرحه: ويكره حضورهن الجماعة ولو لجمعة، وعيد، ووعظ مطلقاً، ولو عجزوا ليلاً على المذهب المفتى به لفساد الزمان... إلخ۔ (درمختار على الشامية ج: ۱ ص: ۵۶۶)۔

”صلوة المرأة في بيتها افضل من صلوتها في حجرتها، وصلوتها في مخدعها

افضل من صلوتها في بيتها۔“ (رواه ابوداؤد، مشکوٰۃ ص: ۹۶)

ترجمہ:۔۔۔ ”عورت کا اپنے کمرے میں نماز پڑھنا، اپنے گھر کی چار دیواری میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور اس کا پچھلے کمرے میں نماز پڑھنا اگلے کمرے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔“

مسند احمد میں حضرت اُمّ حمید ساعدیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”قد علمت انک تحبين الصلوة معي وصلوتک فی بیتک خیر لک من صلوتک فی حجرتک، وصلوتک فی حجرتک خیر من صلوتک فی دارک، وصلوتک فی دارک خیر لک من مسجد قومک، وصلوتک فی مسجد قومک خیر لک من صلوتک فی مسجدی۔ قال: فأمرت فبنی لها مسجد فی أقصى شئ من بیتها واطلمه، فكانت تصلى فيه حتى لقيت الله عز وجل۔“ (مسند احمد ج: ۱ ص: ۳۷۱، وقال الہیثمی ورجالہ رجال الصحیح غیر عبد اللہ بن سوید الانصاری، وفقہ ابن حبان، مجمع الزوائد ج: ۲ ص: ۳۴)

ترجمہ:۔۔۔ ”مجھے معلوم ہے کہ تم کو میرے ساتھ نماز پڑھنا محبوب ہے، مگر تمہارا اپنے گھر کے کمرے میں نماز پڑھنا گھر کے صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور گھر کے صحن میں نماز پڑھنا گھر کے احاطے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور احاطے میں نماز پڑھنا اپنے محلے کی مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور اپنے محلے کی مسجد میں نماز پڑھنا میری مسجد میں (میرے ساتھ) نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ: حضرت اُمّ حمید رضی اللہ عنہا نے یہ ارشاد سن کر اپنے گھر کے لوگوں کو حکم دیا کہ گھر کے سب سے دُور اور تاریک ترین کونے میں ان کے لئے نماز کی جگہ بنادی جائے، چنانچہ ان کی ہدایت کے مطابق جگہ بنادی گئی، وہ اسی جگہ نماز پڑھا کرتی تھیں، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملیں۔“

ان احادیث میں عورتوں کے مساجد میں آنے کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منشاء مبارک بھی معلوم ہو جاتا ہے اور حضرات صحابہ و صحابیات رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ذوق بھی۔

یہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ سعادت کی بات تھی، لیکن بعد میں جب عورتوں نے ان قیود میں کوتاہی شروع کر دی جن کے ساتھ ان کو مساجد میں جانے کی اجازت دی گئی تو فقہائے اُمت نے ان کے جانے کو مکروہ قرار دیا۔

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ارشاد ہے:

”لو ادرك رسول الله صلى الله عليه وسلم ما احدث النساء لمنعهن المسجد كما

منعت نساء بني اسرائيل“ (صحیح بخاری ج: ۱ ص: ۱۲۰، صحیح مسلم ج: ۱ ص: ۱۸۳، مؤطا امام مالک ص: ۱۸۴)

ترجمہ: "...عورتوں نے جوئی روش اختراع کر لی ہے، اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھ لیتے تو

عورتوں کو مسجد سے روک دیتے، جس طرح بنو اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا۔"

حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کا یہ ارشاد ان کے زمانے کی عورتوں کے بارے میں ہے، اسی سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ

ہمارے زمانے کی عورتوں کا کیا حال ہوگا...

خلاصہ یہ کہ شریعت نہیں بدلی، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو شریعت کے بدلنے کا اختیار نہیں، لیکن جن قیود و

شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو مساجد میں جانے کی اجازت دی، جب عورتوں نے ان قیود و شرائط کو

ملفوظ نہیں رکھا تو اجازت بھی باقی نہیں رہے گی، اس بنا پر فقہائے اُمت نے، جو درحقیقت حکمائے اُمت ہیں، عورتوں کی مساجد میں

حاضری کو مکروہ قرار دیا، گویا یہ چیز اپنی اصل کے اعتبار سے جائز ہے، مگر کسی عارضے کی وجہ سے ممنوع ہو گئی ہے۔ اور اس کی مثال ایسی

ہے کہ وبا کے زمانے میں کوئی طبیب امر و دکھانے سے منع کر دے، اب اس کے یہ معنی نہیں کہ اس نے شریعت کے حلال و حرام کو تبدیل

کر دیا، بلکہ یہ مطلب ہے کہ ایک چیز جو جائز و حلال ہے، وہ ایک خاص موسم اور ماحول کے لحاظ سے مضر صحت ہے، اسی لئے اس سے منع

کیا جاتا ہے۔

عورتوں کے مسجد میں حاضر ہونے پر بندش کیوں لگائی گئی ہے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے زمانے میں عورتیں حاضر ہوتی تھیں؟

سوال: ...نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عورتیں بھی جماعت میں شرکت کرتی تھیں، آج کل کے گندے ماحول

میں عورتوں کو جماعت میں شریک نہ ہونا ہی بہتر ہے، لیکن عورتوں کو جماعت میں شریک نہ ہونے کی بندش کس نے لگائی، کیونکہ حضور

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو منع نہیں فرمایا تھا؟

جواب: ...بندش تو کسی نے نہیں لگائی، اب بھی عورتیں بعض جگہ جاتی ہیں، لیکن حضرات فقہاء نے خوفِ فتنہ اور فسادِ زمانہ کی

بنا پر ان کے جانے کو مکروہ قرار دیا ہے۔^(۱) صحیح بخاری، مسلم، مؤطا اور ابوداؤد میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ارشاد ہے کہ عورتوں نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جوئی صورتیں اختیار کر لی ہیں، اگر آپ ان کو دیکھ لیتے تو ان کو مساجد میں آنے سے منع کر دیتے جیسا

کہ بنو اسرائیل کی عورتوں کو منع کر دیا گیا تھا (جامع الاصول ج: ۱۱ ص: ۲۰۱)۔^(۲)

(۱) ویکرہ حضور من الجماعة ولو لجمعة، وعید، ووعظ مطلقاً، ولو عجزوا لیلاً علی المذهب المفتی بہ لفساد الزمان۔

(درمختار مع الشامی ج: ۱ ص: ۵۶۶، باب الإمامة)۔

(۲) ولو أدرك رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أحدث النساء لمنعهن المسجد كما منعت نساء بني إسرائيل۔ (بخاری

ج: ۱ ص: ۱۲۰، طبع نور محمد کراچی، جامع الاصول ج: ۱۱ ص: ۲۰۱، طبع دار البیان، بیروت)۔

عورتوں کا مسجد میں نماز پڑھنا

سوال: ... آج کل عورتوں کو مسجد میں نماز پڑھتے دیکھا گیا ہے، کیا عورتوں کا مسجد میں نماز پڑھنا صحیح ہے؟

جواب: ... عورتوں کی حاضری مسجد میں مکروہ ہے، مگر یہ کہ وہاں پردے کا انتظام ہو۔^(۱)

عورت خاص ایام میں نماز کے بجائے ذکر و تسبیح کرے

سوال: ... نماز پڑھنا سب مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے، ہم بہت سی لڑکیاں آفس وغیرہ میں کام کرتی ہیں، ظہر کی نماز کا وقت آفس کے کام کے دوران ہوتا ہے، مسئلہ یہ ہے کہ پاکیزگی کے دوران تو ہم نماز پڑھ لیتے ہیں، مگر ناغہ کے دنوں میں کیا کریں؟ ایک جاننے والی نے بتایا کہ تب بھی نماز پڑھ لیا کروں (یعنی اس طرح جائے نماز پر بیٹھ کر بارہ رکعتیں پڑھ لیا کروں)، میں الجھن میں ہوں، کیا ناغہ کے دنوں میں نماز (ظہر کی) نہ پڑھوں یا پھر جاننے والی کے کہنے پر عمل کروں؟ (اصل میں آفس بہت چھوٹا ہے اور علیحدگی میں جہاں کمرہ بند کر کے بندہ بیٹھ جائے، نماز پڑھنے کی جگہ نہیں)۔

جواب: ... عورت کو "خاص ایام" میں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں، اس لئے اس خاتون نے آپ کو جو مسئلہ بتایا، وہ قطعاً غلط ہے،^(۲) لیکن خاص ایام میں عورت کے لئے یہ بہتر ہے کہ نماز کے وقت وضو کر کے مصلے پر بیٹھ کر کچھ ذکر و تسبیح کر لیا کرے۔^(۳)

خواتین کی نماز کی مکمل تشریح

سوال: ... خواتین کی نماز کے بارے میں تفصیل سے بیان کریں، خاص طور سے سجدے کی حالت کیا ہوگی؟

جواب: ... عورتوں کی نماز بھی مردوں ہی کی طرح ہے، البتہ چند امور میں ان کی نسوانیت اور ستر کے پیش نظر ان کے لئے مردوں سے الگ حکم ہے، ذیل میں قیام، رکوع، سجود اور قعدہ کے عنوانات سے ان کے مخصوص مسائل کا ذکر کرتا ہوں:

(۱) ویکرہ حضورہن الجماعة ولو لجمعة وعید ووعظ مطلقاً ولو عجزوا لیلاً علی المذهب المفتی بہ لفساد الزمان۔ وفی الشامیة ای مذهب المتأخرین... الخ۔ (شامی ج ۱ ص ۵۶۶، باب الإمامة)۔

(۲) (ومنها) ان یسقط عن الحائض والنفساء الصلاة فلا تقصی هكذا فی الکفایة۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۳۸، الباب السادس فی الدماء المحتصة بالنساء، الفصل الرابع فی أحكام الحيض والنفساء)۔ وعن أبی سعید الحدادی۔ قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ألیس إذا حاضت لم تصل ولم تصم۔ (بخاری، کتاب الغسل ج ۱ ص ۴۴، باب ترک الحائض الصوم، مسلم کتاب الإیمان ج ۱ ص ۶۰، باب بیان نقص الإیمان)۔ وعن معاذة قالت: سألت عائشة رضی الله عنها فقلت: ما بال الحائض تقضى الصوم ولا تقضى الصلاة؟ فقالت: أحرورية أنت؟ قلت: لست بحرورية ولكنی أسأل! قالت: یصیينا ذلك فنومر بقضاء الصوم ولا نومر بقضاء الصلاة۔ (أبوداؤد، کتاب الطهارة ج ۱ ص ۳۵۰، باب فی الحائض لا تقضى الصلوات، نسائی ج ۱ ص ۳۱۹)۔

(۳) ويستحب للحائض إذا دخل وقت الصلاة أن تتوضأ وتجلس عند مسجد بينها تسبیح وتهلل قدر ما یمكنها أداء الصلاة لو كانت طاهرة كذا فی السراجیة۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۳۸، الباب السادس فی الدماء، الفصل الرابع فی أحكام الحيض)۔

قیام:

۱: عورتوں کو قیام میں دونوں پاؤں ملے ہوئے رکھنے چاہئیں، یعنی ان میں فاصلہ نہ رکھیں، اسی طرح رکوع اور سجدے میں بھی ٹخنے ملائے رکھیں، (جبکہ مردوں کے لئے یہ حکم ہے کہ قیام میں ان کے قدموں کے درمیان چار پانچ انگلیوں کا فاصلہ رہنا چاہئے)۔^(۱)

۲: عورتوں کو خواہ سردی وغیرہ کا عذر ہو یا نہ ہو، ہر حال میں چادر یا دوپٹہ وغیرہ کے اندر ہی سے ہاتھ اٹھانے چاہئیں، باہر نہیں نکالنے چاہئیں،^(۲) (جبکہ مردوں کے لئے حکم یہ ہے کہ اگر انہوں نے چادر اوڑھ رکھی ہو تو تکبیر تحریمہ کے وقت چادر سے باہر نکال کر ہاتھ اٹھائیں)۔^(۳)

۳: عورتوں کو صرف کندھوں تک ہاتھ اٹھانے چاہئیں،^(۴) (جبکہ مردوں کو اتنے اٹھانے چاہئیں کہ انگوٹھے، کانوں کی لو کے برابر ہو جائیں، بلکہ کانوں کی لو کو لگ جائیں)۔^(۵)

۴: عورتوں کو تکبیر تحریمہ کے بعد سینے پر ہاتھ باندھنے چاہئیں،^(۶) (جبکہ مردوں کو ناف کے نیچے)۔

۵: عورتیں ہاتھ باندھتے وقت صرف اپنی داہنی ہتھیلی بائیں کی پشت پر رکھ لیں، حلقہ بنانا اور بائیں کلائی کو پکڑنا نہ چاہئے، (جبکہ مردوں کے لئے یہ حکم ہے کہ دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کا حلقہ بنا کر بائیں ہاتھ کو گٹے سے پکڑ لیں اور درمیان کی تین انگلیاں کلائی پر سیدھی رکھیں)۔^(۷)

رکوع:

۱: رکوع میں عورتوں کو زیادہ جھکنا نہیں چاہئے، بلکہ صرف اس قدر جھکیں کہ ان کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں،^(۸) (جبکہ

(۱) ویسفی أن یکون بین قدمیه أربع أصابع فی قیامه۔ کذا فی الخلاصة۔ (الهندية ج: ۱ ص: ۷۳، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها وکفيتها)۔

(۲، ۳) (إخراج الرجل کفیه من کفیه عند التکبیر) للإحرام لقربه من التواضع إلا لضرورة کبر، والمرأة تستر کفیهما حدراً من کشف ذراعها۔ (مراقی الفلاح مع الحاشية الطحطاوية ص: ۱۵۱)۔

(۴) (و) أما (المرأة) فإنها (ترفع) یدیها عند التکبیر (حداء لیدیها) بحيث تكون رؤس أصابعها حداء منکبها لأن ذلك أستر لها وأمرها مبني على الستر... إلخ۔ (کبیری ص: ۳۰۰، طبع سهیل اکیڈمی لاہور)۔

(۵) إذا أراد الدخول فی الصلاة کبر ورفع یدیہ حداء أذنيه حتى یحاذی ابهامیه شمحتی أذنيه وبرؤس الأصابع فروع أذنيه کذا فی التبيين۔ (الهندية ج: ۱ ص: ۷۳، کتاب الصلاة، طبع رشیدیہ)۔

(۶) (و) أما (المرأة) فإنها (تضعها تحت لیدیها) بالإتفاق لأنه أستر لها۔ (کبیری ص: ۳۰۱)۔

(۷) (ثم یضع یمنه علی یساره) (ویقبض بیده الیمنى ریح بیده الیسرى) فکیفیه الجمع أن یقع کف الیمنى علی کف الیسرى ویحلق الأبهام والخنصر علی الریح ویسط الأصابع الثلاثة علی المراع (ویضعهما) الرجل (تحت السرة) ... إلخ۔ (کبیری شرح منية ص: ۳۰۰)۔

(۸) والمرأة تنحنی فی الركوع سیراً۔ (الهندية ج: ۱ ص: ۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها)۔

مردوں کو یہ حکم ہے کہ اس قدر جھکیں کہ کمر بالکل سیدھی ہو جائے اور سر اور سرین برابر ہو جائیں۔^(۱)

۲: عورتوں کو رکوع میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کشادہ کئے بغیر (بلکہ ملا کر) رکھنی چاہئیں؛^(۲) (جبکہ مردوں کے لئے حکم یہ

ہے کہ رکوع میں ہاتھوں کی انگلیاں کشادہ رکھیں۔)^(۳)

۳: عورتیں رکوع میں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں، مگر زیادہ زور نہ دیں؛^(۴) (جبکہ مردوں کے لئے حکم ہے کہ ہاتھوں کا گھٹنوں پر

خوب زور دے کر رکوع کریں۔)^(۵)

۴: رکوع میں عورتیں ہاتھوں کو گھٹنے پر رکھ لیں، مگر گھٹنے کو پکڑے نہ رہیں؛^(۶) (جبکہ مردوں کو حکم ہے کہ انگلیوں سے گھٹنوں کو

مضبوط پکڑ لیں۔)^(۷)

۵: رکوع میں عورتوں کو اپنی کہنیاں اپنے پہلوؤں سے ملی ہوئی رکھنی چاہئیں، یعنی سمٹی ہوئی رہیں؛^(۸) (جبکہ مردوں کو حکم ہے

کہ کہنیوں کو پہلوؤں سے الگ رکھیں۔)

سجدہ:

۱: سجدے میں عورتوں کو کہنیاں زمین پر بھی ہوئی رکھنی چاہئیں، (جبکہ مردوں کو کہنیاں زمین پر بچھانا مکروہ ہے۔)^(۹)

۲: عورتوں کو سجدے میں دونوں پیر انگلیوں کے بل پر کھڑے نہیں کرنے چاہئیں، بلکہ دونوں پیر اپنی طرف نکال کر کولہوں

(۱) ویسٹ ظہرہ حتی لو وضع علی ظہرہ قدح من ماء لا یستقر ولا ینکس رأسہ ولا یرفع یعنی مسوی رأسہ یعجزہ کذا فی

الخلاصة. (الہندیہ ج: ۱ ص: ۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها).

(۲) ولكن تضم یدبھا. (الہندیہ ج: ۱ ص: ۷۴، أيضا: حاشیة الطحطاوی علی المراقی ص: ۱۴۱).

(۳) ویفرج بین أصابعہ. (الہندیہ ج: ۱ ص: ۷۴).

(۴) ولا تعتمد ولا تفرج أصابعها. (الہندیہ ج: ۱ ص: ۷۴).

(۵) ويعتمد یدبہ علی رکتہ کذا فی الہندیہ ج: ۱ ص: ۷۴.

(۶) وتضع علی رکتہا وضعا وتنحنی رکتہا. (الہندیہ ج: ۱ ص: ۷۴).

(۷) (سننہا) وأخذ رکتہ یدبہ... إلخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۷۲).

(۸) ولا تجالی عضدہا کذا فی الزاہدی. (الہندیہ ج: ۱ ص: ۷۴).

(۹) وفي مراقی الفلاح: والفتراش ذراعہ وهو بسطها علی الأرض حالة السجود إلا للمرأة. وفي حاشیة الطحطاوی.

والفتراش ذراعہ لقول عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینہی عن عقبۃ الشیطان وأن یفترش الرجل

ذراعہ الفتراش السبع. رواہ البخاری. (حاشیة طحطاوی علی مراقی الفلاح ص: ۱۹۲، فصل فی المکروہات). أيضا عن

ابن عمر مرفوعا إذا جلست المرأة فی الصلاة وضعت فخذها علی فخذها الأخری فإذا سجدت ألصقت بطنها علی فخذها

کأستر ما یكون، فإن اللہ تعالیٰ ینظر إلیها یقول: یا ملائکتی! أشهدکم إنی قد غفرت لها. (بیہقی ج: ۲ ص: ۲۲۳).

پر بیٹھیں اور خوب سمٹ کر اور قُب کر سجدہ کریں، سرین اٹھائے ہوئے نہ رکھیں^(۱)، (جبکہ مردوں کو چاہئے کہ سجدے میں دونوں پاؤں انگلیوں کے بل کھڑے رکھیں، اور سرین پاؤں سے اٹھائے رکھیں)^(۲)۔

۳:۔۔۔ سجدے میں عورتوں کا پیٹ رانوں سے ملا ہوا ہونا چاہئے، اور بازو پہلوؤں سے ملے ہوئے ہونے چاہئیں، غرضیکہ خوب سمٹ کر سجدہ کریں^(۳)، (جبکہ مردوں کا پیٹ رانوں سے اور بازو پہلوؤں سے الگ رہنے چاہئیں)^(۴)۔
قعدہ:

۱:۔۔۔ التحیات میں بیٹھے وقت مردوں کے برخلاف عورتوں کو دونوں پیر داہنی طرف نکال کر بائیں سرین پر بیٹھنا چاہئے، یعنی سرین زمین پر رہے، پیر پر نہ رکھیں^(۵)، (جبکہ مردوں کے لئے حکم ہے کہ قعدہ میں اپنا داہنا پاؤں کھڑا رکھیں، اور بائیں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں)^(۶)۔

(۱) وفي الطحطاوى: (ويسن وضع المرأة يديها... إلخ) المرأة تخالف الرجل في مسائل منها هذه ومنها: انها لا تخرج كفها من كميتها عند التكبير وترفع يديها حذاء منكبيها ولا تفرج أصابعها في الركوع وتنحنى في الركوع قليلاً بحيث تبلغ حد الركوع فلا تزيد على ذلك لأنه أستر لها وتلزم مرفقها بجنبها فيه وتلزم بطنها بفخذها في السجود وتجلس كلتا رجلها من الجانب الأيمن وتضع فخذها على بعضها وتجعل الساق الأيمن على الساق الأيسر كما في مجمع الأنهر. (حاشية الطحطاوى على مرقى الفلاح شرح نور الإيضاح ص: ۱۴۱، طبع مير محمد كتب خاله آرام باغ، کراچی)۔

(۲) وإذا رفع رأسه من السجدة الثانية في الركعة الثانية افتش رجله اليسرى وجلس عليها ونصب اليمنى نصباً ووجه أصابعه نحو القبلة ووضع يديه على فخذيه وبسط أصابعه كذا في الهداية. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۷۵، الفصل الثالث في سنن الصلوة وآدابها)۔

(۳) عن يزيد بن حبيب رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مرّ على امرأتين تصليان، فقال: إذا سجدتما فضعما بعض اللحم إلى الأرض، فإن المرأة ليست في ذلك كالرجل۔ (مراسيل أبي داود ص: ۸)۔

(۴) وجافى أى باعد الرجل بطنه عن فخذيه وعضديه عن إبطيه لأنه أبلغ في السجود بالأعضاء..... والمرأة تخفض فتضم عضديها لجنبها وتلزم بطنها بفخذها لأنه أستر لها ثم رفع رأسه. (مرقى الفلاح شرح نور الإيضاح على هامش الطحطاوى ص: ۱۵۴، فصل في كيفية تركيب أفعال الصلاة)۔

(۵) وإن كانت امرأة جلست على أيسر اليسرى وأخرجت رجلها من جانب الأيمن۔ كذا في الهداية. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۷۵)۔ أيضاً ويسن التراش الرجل رجله اليسرى ونصب اليمنى وتوجيه أصابعها نحو القبلة كما ورد عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما۔ ويسن تورك المرأة بأن تجلس على اليتها وتضع الفخذ على الفخذ وتخرج رجلها من تحت وركها اليمنى لأنه أستر لها. (مرقى الفلاح على هامش الطحطاوى ص: ۱۴۶)۔

(۶) وإذا رفع رأسه من السجدة الثانية في الركعة الثانية افتش رجله اليسرى وجلس عليها ونصب اليمنى نصباً۔ إلخ. (مرقى الفلاح على هامش الطحطاوى ج: ۱ ص: ۷۵)۔

۲: عورتیں قعدہ میں ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھیں، (جبکہ مردوں کو چاہئے کہ ان کو اپنے حال پر چھوڑ دیں، نہ کھلی رکھیں نہ ملائیں)۔^(۱)

عورتوں کی نماز کے دیگر مسائل

۱: جب کوئی بات نماز میں پیش آئے، مثلاً: نماز پڑھتے ہوئے کوئی آگے سے گزرے اور اسے روکنا مقصود ہو تو عورت تالی بجائے، جس کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی انگلیوں کی پشت بائیں ہاتھ کی پتھلی پر مارے،^(۲) (جبکہ مردوں کو ایسی ضرورت کے لئے ”سبحان اللہ“ کہنے کا حکم ہے،^(۳) مگر عورتیں ”سبحان اللہ“ نہ کہیں، بلکہ اوپر لکھے ہوئے طریقے کے مطابق تالی بجائیں)۔
۲: عورت، مردوں کی امامت نہ کرے۔^(۴)

۳: عورتیں اگر جماعت کرائیں تو جو عورت امام ہو وہ آگے بڑھ کر کھڑی نہ ہو، بلکہ صف کے بیچ میں کھڑی ہو،^(۵) (عورتوں کی تنہا جماعت مکروہ ہے)۔^(۶)

۴: فتنہ و فساد کی وجہ سے عورتوں کا مسجدوں میں جماعت میں حاضر ہونا مکروہ ہے۔^(۷)

۵: عورت اگر جماعت میں شریک ہو تو مردوں اور بچوں سے پچھلی صف پر کھڑی ہو۔^(۸)

(۱) وإذا فرغ الرجل من سجدة الركعة الثانية ووضع يديه على فخذه وبسط أصابعه وجعلها منتهية إلى رأس ركبته. (مرآة الفلاح على هامش الطحطاوى ص: ۱۵۵، فصل في كيفية تركيب أفعال الصلاة). أيضًا ويضع يديه في الركوع على ركبته متعمدًا بهما ويفرج أصابعه ولا يندب إلى التفريق إلا في هذه الحالة ليكون أمكن من الأخذ بالركبة والاعتماد ولا إلى الضم إلا في حال السجود لتكون رؤس الأصابع متوجهة إلى القبلة وفيما سواهما وهو حال الرفع عند التكبير والوضع في التشهد يحرك على ما عليه العادة من غير تكلف ضم ولا تفريق لعدم ما يقتضيه أحدهما دون الآخر. (حاشي كبير ص: ۳۱۵، باب صفة الصلاة).

(۲) أما النساء فإنهن يصفقن وكيفية أن يضرب بظهور الأصابع اليمنى على صفحة الكف من اليسرى... إلخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۰۴، كتاب الصلاة، الباب السابع، الفصل الأول).

(۳) ويدرا المار إذا لم يكن بين يديه سترة أو مر بينه وبين السترة بالإشارة أو بالتسبيح كذا في الهداية. وقالوا هذا في حق الرجال.. إلخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۰۴، الباب السابع، الفصل الأول).

(۴) لا يجوز إقتداء رجل بامرأة هكذا في الهداية. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۸۵، كتاب الصلاة، الباب الخامس).

(۵) فإن فعلن وقفت الإمام ومطهن وبقياهما ومطهن لا تزول الكراهة... إلخ. (هندية ج: ۱ ص: ۸۵).

(۶) ويكره إمامة المرأة للنساء في الصلوات كلها من الفرائض والنوافل... إلخ. (هندية ج: ۱ ص: ۸۵).

(۷) والفتوى اليوم على الكراهة في كل الصلوات لظهور الفساد... إلخ. (هندية ج: ۱ ص: ۸۹).

(۸) يقوم الرجال أقصى ما يلي الإمام ثم الصبيان ثم الخنثى ثم الإناث... إلخ. (هندية ج: ۱ ص: ۸۹، كتاب الصلاة، الباب الخامس، الفصل الخامس، طبع رشيدية).

۶: عورت پر جمعہ فرض نہیں، لیکن اگر جمعہ کی نماز میں شریک ہو جائے تو اس کا جمعہ ادا ہو جائے گا، اور ظہر کی نماز ساقط ہو جائے گی۔^(۱)

۷: عورتوں کے ذمہ عیدین کی نماز واجب نہیں۔^(۲)

۸: عورتوں پر ایام تشریق، یعنی فرض نمازوں کے بعد کی تکبیرات تشریق واجب نہیں، البتہ اگر کوئی عورت جماعت میں شریک ہوئی ہو، تو امام کی متابعت میں اس پر بھی واجب ہے،^(۳) مگر بلند آواز سے تکبیر نہ کہے، کیونکہ اس کی آواز بھی ستر ہے۔^(۴)

۹: عورتوں کو فجر کی نماز جلدی اندھیرے میں پڑھنا مستحب ہے، اور تمام نمازیں اول وقت میں ادا کرنا مستحب ہے۔^(۵)

۱۰: عورتوں کو نماز میں بلند آواز سے قراءت کرنے کی اجازت نہیں، نماز خواہ جہری یا ستری، ان کو ہر حال میں آہستہ قراءت کرنی چاہئے، بلکہ بعض فقہاء کے نزدیک چونکہ عورت کی آواز ستر ہے، اس لئے اگر وہ بلند آواز سے قراءت کرے گی تو اس کی نماز فاسد

(۱) لَا تَجِبُ الْجُمُعَةُ عَلَى مُسَافِرٍ وَلَا امْرَأَةٍ وَلَا مَرِيضٍ فَإِنْ حَضَرُوا فَصَلُّوا مَعَ النَّاسِ اجْزَاءَهُمْ عَنْ فَرْضِ الْوَقْتِ... إلخ. (ہدایہ ج: ۱ ص: ۱۶۹، طبع شرکت علمیہ ملتان)۔

(۲) تَجِبُ صَلَاةُ الْعِيدِ عَلَى كُلِّ مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ كَذَا فِي الْهَدَايَةِ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۵۰، وَلَا تَجِبُ عَلَيْهَا الْجُمُعَةُ) م۔

(۳) یہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے، حضرت شبیر رحمۃ اللہ علیہ نے اس قول کو اختیار فرمایا ہے، صاحبین کے نزدیک مردوں کی طرح عورتوں پر بھی تکبیرات تشریق پڑھنا واجب ہے، اور اس مسئلے میں فتویٰ صاحبین کے قول پر ہے، لہذا عورتوں پر بھی تکبیر تشریق واجب ہے۔ چنانچہ الجوہرۃ النيرة میں ہے: (قوله: والتكبير عقب الصلاة) هذا على الإطلاق إنما هو على قولهما لأن عندهما التكبير تبع للمكتوبة فيأتي به كل من يصلي المكتوبة، وأما عند أبي حنيفة لا تكبير إلا على الرجال الأحرار المكلفين وفي الخجندی: التكبير إنما يؤدي بشرائط خمسة على قول أبي حنيفة وعلى الرجال دون النساء وإن صلين بجماعة إلا إذا اقتدین برجل ونوی امامتھن وقال أبو يوسف ومحمد التكبير يصح الفريضة لكل من أدى فريضة فعليه التكبير والفتوى على قولهما... إلخ. (الجوہرۃ النيرة ج: ۱ ص: ۱۱۵، باب صلاة العیدین، طبع حقانیہ ملتان، أيضًا: عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۵۲، کتاب الصلاة، أيضًا: درمختار ج: ۲ ص: ۱۷۹، کتاب الصلاة)۔ قال فی البحر الرائق: وأما عندهما فهو واجب على كل من يصلي المكتوبة لأنه تبع لها، فيجب على المسافر والمرأة والقروى. قال فی السراج الوهاج والجوہرۃ الفتوى على قولهما في هذا أيضًا فالحاصل أن الفتوى على قولهما في آخر وقته وفيمن يجب عليه. (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۱۷۹، باب العیدین، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۵۲، الدر المختار ج: ۲ ص: ۱۸۰، طبع ایچ ایم سعید کراچی)۔

(۴) والمرأة تخالف بالتكبير لأن صوتها عورة. (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۱۷۹، باب العیدین)۔

(۵) والمستحب للرجل الإبتداء في الفجر إلا لحاج بمزدلفة فالتغليس أفضل كمرأة مطلقًا، وفي غير الفجر الأفضل لها انتظار فراغ الجماعة. قوله مطلقًا أي ولو في غير مزدلفة لبناء حالهن على الستر وهو في الظلام أتم. (الدر المختار مع رد المختار ج: ۱ ص: ۳۶۶ مطلب في طلوع الشمس من مغربها)۔

ہو جائے گی۔^(۱)

۱۱: عورت اذان نہیں دے سکتی۔^(۲)

۱۲: عورت مسجد میں اعتکاف نہ کرے، بلکہ اپنے گھر میں اس جگہ جو نماز کے لئے مخصوص ہو، اعتکاف کرے،^(۳) اور اگر گھر میں کوئی جگہ نماز کے لئے مخصوص نہ ہو تو اعتکاف کے لئے کسی جگہ کو مقرر کر لے۔^(۴)

(۱) وفي الدر المختار: وصوتها على الراجح (قوله على الراجح) عبارة البحر عن الحلية أنه الأشبه، وفي الهمز وهو الذي نبه على اعتماده ومقابله ما في النوال: نعمة المرأة عورة، وتعلمها القرآن من المرأة أحب. قال عليه الصلاة والسلام: "التسبيح للرجال والتصفيق للنساء" فلا يحسن أن يسمعها الرجل. وفي الكافي ولا تلبى جهراً لأن صوتها عورة ومشى عليه في المحيط في باب الأذان بحر. قال في الفتح: وعلى هذا لو قيل إذا جهرت بالقراءة في الصلاة فسدت كان متجهاً، ولهذا منعها عليه الصلاة والسلام من التسبيح بالصوت لإعلام الإمام بسهوه إلى التصفيق. (شامی ج ۱ ص: ۴۰۶، باب شروط الصلاة، مطلب في ستر العورة).

(۲) وأما أذان المرأة فلأنها منهيّة عن رفع صوتها لأنها يؤدي إلى الفتنة... إلخ. (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۲۷۷). أيضاً كره أذان المرأة ليعاد ندباً... إلخ. (هندیة ج: ۱ ص: ۵۴، كتاب الصلاة، الباب الثاني، الفصل الأول).

(۳) والمرأة تعتكف في مسجد بيتها... إلخ. (هندیة ج: ۱ ص: ۲۱۱ الباب السابع في الاعتكاف، كتاب الصوم).

(۴) ولو لم يكن في بيتها مسجد تجعل موضعاً منه مسجدًا فتعتكف فيه كذا في الزاهدی. (هندیة ج: ۱ ص: ۲۱۱، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، طبع رشیدیہ کوئٹہ).

کن چیزوں سے نماز فاسد یا مکروہ ہو جاتی ہے؟

غیر اسلامی لباس پہن کر نماز ادا کرنا

سوال: ... غیر اسلامی طرز زندگی اختیار کرنے سے ہماری اللہ کے نزدیک کیا حیثیت رہ جاتی ہے؟ ایسی صورت میں ہماری نماز قبول ہوتی ہے، جب ہم غیر اسلامی لباس پہن کر نماز پڑھتے ہیں؟

جواب: ... نماز قبول ہونے کے دو مطلب ہیں، ایک فرضیت کا اتر جانا، اور دوسرے نماز کے ان تمام انوار و برکات کا نصیب ہونا جو اللہ تعالیٰ نے اس میں رکھے ہیں۔ جو شخص غیر اسلامی لباس پہن کر یا غیر شرعی امور کا ارتکاب کرتے ہوئے نماز پڑھتا ہو، فرض تو اس کا ادا ہو جائے گا، لیکن چونکہ عین نماز کی حالت میں بھی اس نے ایسی شکل و وضع بنا رکھی ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناپسندیدہ اور مبغوض ہے، اس لئے اس کی نماز مکروہ ہے، اور اس پر نماز کے ثمرات پورے طور پر مرتب نہیں ہوں گے۔^(۱)

نماز کے وقت مردوں کا ٹخنوں سے نیچے پا جامہ، شلوار پہننا

سوال: ... مردوں کو ٹخنوں کے نیچے پا جامہ یا شلوار پہننا اور نماز کے وقت ٹخنوں سے نیچے پا جامہ یا شلوار کا ہونا شرعاً جائز ہے یا حرام ہے؟

جواب: ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو پا جامہ ٹخنوں سے نیچے ہو، وہ دوزخ میں ہے۔ اس لئے شلوار یا پا جامے کا ٹخنوں سے نیچے کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے، اور نماز میں گناہ کبیرہ کا ارتکاب اور بھی بُرا ہے۔^(۲)

کیا داڑھی نہ رکھنے والے کی نماز مکروہ ہے؟

سوال: ... کیا یہ درست ہے کہ جو شخص داڑھی نہیں رکھتا، اس کی نمازیں مکروہ ہو جاتی ہیں؟

(۱) ثم القبول قسمان أحدهما: أن يكون الشيء مستجمعاً للأركان والشرائط ويراد فيه الصحة والأجزاء، والثاني: كون الشيء يترتب عليه من وقوعه عند الله جل ذكره موقع الرضا وتترتب عليه الثواب والدرجات وهذه المرتبة بعد الأولى . الخ. (معارف السنن ج: ۱ ص: ۲۹، باب ما جاء لا تقبل صلاة بغير طهور) وأيضاً ويكره للمصلي كل ما هو من أخلاق الجبارة عموماً لأن الصلوة مقام التواضع والتذلل والخشوع وهو يناهى التكبر والتجبر. (كبرى ص: ۳۴۸).

(۲) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما أسفل من الكعبين من الإزار في النار. رواه البخاري. (مشکوٰۃ ص: ۳۷۳، کتاب اللباس، طبع قدیمی).

جواب: ... داڑھی منڈانا حرام ہے، اور حرام فعل کا اثر نماز میں بھی رہے گا، اس لئے نماز مکروہ ہو جائے تو کچھ بعید نہیں۔^(۱)

ناپاک کپڑوں میں پڑھی ہوئی نماز دوبارہ پڑھی جائے

سوال: ... نماز سے پہلے آدمی کو معلوم ہو کہ میرے کپڑے خراب ہیں، لیکن وہ نماز کے وقت ہونے پر بھول جائے اور نماز پڑھ لے، نماز میں یاد آنے پر یا بعد میں یاد آئے تو کیا اس کی نماز ہوگئی؟

جواب: ... اگر بدن یا کپڑے پر اتنی نجاست لگی ہو جو نماز سے مانع ہے تو نماز نہیں ہوگی، اگر بھولے سے نماز شروع کر دی اور نماز ہی میں یاد آ گیا تو فوراً نماز کو چھوڑ دے اور نجاست کو دور کر کے دوبارہ نماز پڑھے، اور اگر نماز کے بعد یاد آیا تب بھی دوبارہ نماز پڑھے۔^(۲)

کھلے گریبان کے ساتھ نماز پڑھنا کیسا ہے؟

سوال: ... نمازیوں کی اکثریت درست طریقے پر نماز ادا نہیں کرتی، اور نماز کے ارکان پوری طرح ادا کرنے کے بجائے نماز بھگتانے کی کوشش کی جاتی ہے، جو نماز کی اصل روح کے منافی ہے۔ ایک بہت بڑی غلطی جس کی طرف آج تک کسی نے توجہ نہیں دی، وہ یہ ہے کہ اکثر نمازیوں کا گریبان (دادا گیروں کی طرح) کھلا ہوتا ہے اور جھک کر عاجزی و انکساری کے ساتھ کھڑے ہونے کے بجائے سینہ تان کر کھڑے ہو جاتے ہیں، جبکہ اس کے برعکس اگر کوئی نمازی یا شخص بادشاہ وقت کے روبرو پیش ہو تو اس کا طرز عمل کیا یہی ہوگا؟ قطعاً نہیں، مولانا محترم! جواب دیں کہ بادشاہوں کے بادشاہ، خالق دو جہاں، خداوند تعالیٰ کے حضور اس طرز عمل کا مظاہرہ کرنے والے اپنے اعمال کو ضائع کر رہے ہیں یا ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں؟

جواب: ... کھلے گریبان کے ساتھ نماز جائز ہے، لیکن بند کر لینا بہتر ہے، اور قیام کی حالت میں آدمی کو اپنی اصلی وضع پر کھڑا ہونا چاہئے، نہ اکڑ کر کھڑا ہو، اور نہ جھک کر۔^(۳)

بغیر رومالی کی شلواریا یا جامہ میں نماز

سوال: ... شلواریا یا جامہ اگر بغیر رومالی کے ہو تو نماز ہو جائے گی؟

(۱) عن عائشة رضي الله عنها قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: عشر من الفطرة: قص الشوارب وإعفاء اللحية إلخ. (صحيح مسلم ج: ۱ ص: ۱۲۹)۔ وأما الأخذ منها وهي دون ذلك كما يفعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال فلم يبيحه أحد، وأخذ كلها فعل يهود الهند ومجوس الأعاجم. (فتاوى شامی ج: ۲ ص: ۳۱۸، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، مطلب في الأحذ من اللحية، فتح القدير ج: ۲ ص: ۷۷، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۲)۔

(۲) النجاسة نوعان والغليظة إذا زادت على قدر الدرهم تمنع جواز الصلاة. (فتاوى الخانية على هامش الهندية ج: ۱ ص: ۱۸، كتاب الطهارة، فصل في النجاسة التي تصيب الثوب)۔

(۳) "وَقَوْمُوا لِلَّهِ قَبِيْلَيْنِ" (البقرة: ۲۳۸)۔ أَيْضًا وَيَكْرَهُ لِلْمَصْلِيِّ كُلِّ مَا هُوَ مِنْ أَخْلَاقِ الْجَاهِلِيَّةِ عَمُومًا لِأَنَّ الصَّلَاةَ مَقَامُ التَّوَاضُّعِ وَالتَّذَلُّلِ وَالْخُشُوعِ وَهُوَ يَنْفِي التَّكْبَرَ وَالتَّجَبُّرَ. (حلبی کبیر ص: ۳۳۸، طبع سہیل اکیڈمی لاہور)۔

جواب: ... ہو جائے گی، بشرطیکہ شنوار یا پاجامہ پاک ہو اور اعضاء کی ساخت نظر نہ آتی ہو۔^(۱)

چین والی گھڑی پہن کر نماز پڑھنا

سوال: ... ہمارے محلے کی جامع مسجد میں ایک صاحب مجھ سے نماز سے پہلے کہنے لگے کہ گھڑی کی چین پہن کر نماز مت پڑھا کرو، کیونکہ اس سے نماز نہیں ہوتی، میں نے ان سے وجہ پوچھی تو وہ فرمانے لگے کہ چین ایک قسم کی دھات ہے اور کسی بھی قسم کی دھات مردوں پر حرام ہے، لہذا اس سے نماز قبول نہیں ہوتی، آپ اس سلسلے میں وضاحت فرمائیں، میں بہت ہی شش و پنج میں پڑ گیا ہوں۔

جواب: ... ان صاحب کا ”فتویٰ“ غلط ہے، گھڑی کی چین جائز ہے اور اس سے نماز میں کوئی خرابی نہیں، مردوں کے سنے سونا اور چاندی کا پہننا حرام ہے، (البتہ مرد حضرات چاندی کی انگوٹھی جس کا وزن ساڑھے تین ماشے سے زیادہ نہ ہو، پہن سکتے ہیں)، باقی دھاتیں مرد کے لئے حرام نہیں، البتہ زیور مردوں کے لئے نہیں، عورتوں کے لئے ہوتا ہے، اور گھڑی کی چین ان زیورات میں شامل نہیں۔^(۲)

سونا پہن کر نماز ادا کرنا

سوال: ... ایک اہم مسئلہ آپ کی خدمت میں لکھنا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ سونے کی انگوٹھی پہن کر نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟ سونا چونکہ مرد کے لئے حرام ہے، اور حرام چیز پہن کر نماز پڑھنا کہاں تک جائز ہے؟

جواب: ... نماز، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری ہے، جو شخص عین حاضری کی حالت میں بھی فعل حرام کا مرتکب ہو اور حق تعالیٰ شانہ کے احکام کو توڑنے پر مصر ہو، خود ہی سوچ لیجئے کہ کیا اس کو قرب و رضا کی دولت میسر آئے گی...؟ الغرض سونا یا کوئی اور حرام چیز پہن کر نماز پڑھنا درست نہیں، اگرچہ نماز کا فرض ادا ہو جائے گا۔^(۳)

ریشم یا سونا پہن کر اور بغیر داڑھی کے نماز پڑھنا

سوال: ... میں نے سنا ہے کہ ریشمی کپڑا اور سونا مرد پر حرام ہیں، اور اگر کوئی شخص ان کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو اس شخص کی نماز قبول نہیں ہوتی، کیا یہ بات درست ہے؟ کیونکہ داڑھی منڈوانا بھی حرام ہے، کیا بغیر داڑھی کے نماز قبول ہو سکتی ہے؟

جواب: ... یہ تمام امور ناجائز اور گناہ کبیرہ ہیں، اور جو شخص عین نماز کی حالت میں خدا کی نافرمانی کرتا ہو، اس کو ظاہر ہے کہ

(۱) تطہیر النجاسة من بدن المصلى . واجب (وبعد أسطر) ... ستر العورة شرط لصحة الصلاة إذا قدر عليه.

(عالمگیری ج ۱ ص ۵۸۰، کتاب الطہارۃ، الفصل الأول فی الطہارۃ وستر العورة).

(۲) وَلَا يَتَحَنَّى الرَّجُلُ بِلَذْهَبٍ وَفَضَّةٍ مُطْلَقًا وَلَا يَتَخْتَمُ إِلَّا بِالْفَضَّةِ لِحَصُولِ الْإِسْتِغْنَاءِ بِهَا فِي حَرَمٍ بَغِيرِهَا. (درمختار ج ۶ ص ۳۵۸)، وفي الشامية قال اتخذه من ورق ولا تتمة مثقالاً... إلخ. (ج: ۶ ص: ۳۵۹، کتاب الحظر والإباحة).

(۳) وبكره للمصلى كل ما هو من أخلاق الجبابة عموماً لأن الصلاة مقام التواضع والتذلل والخشوع وهو ينافی التكبر والتعتر. (حلی کبیر ص ۳۴۸، طبع مہیل اکیڈمی لاہور).

نماز کا پورا ثواب نہیں ملے گا، خصوصاً جبکہ اس کو اس نافرمانی پر ندامت بھی نہ ہو۔^(۱) نماز تو ہو جائے گی، مگر مرد کو سونے کی انگلی اور ریشم پہننا حرام ہے،^(۲) (گو عورت کو سونا اور ریشم پہننا حرام نہیں ہے)۔

مرد کو سونا پہن کر نماز ادا کرنا

سوال: سونا پہننا مرد پر حرام ہے، لیکن اگر مرد سونا پہن کر نماز پڑھتا ہے تو کیا اس کی نماز ادا ہوئی یا نہیں؟
جواب: فقہی فتوے کی رو سے تو نماز ادا ہو جائے گی، لیکن جو شخص عین اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کے موقع پر حرام کا ارتکاب کر کے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر رہا ہو، اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوں گے یا ناراض؟ اس کو خود سوچ لیجئے!...^(۳)

سونے کے دانت لگوا کر نماز پڑھنا

سوال: اگر کسی شخص نے سونے کا دانت لگوا لیا ہے، تو کیا اس سے نماز ہو جاتی ہے؟ کیا سونے کا دانت لگوانا جائز ہے؟
جواب: سونے کا دانت لگانا جائز ہے، نماز ہو جائے گی۔^(۴)

ننگے سر مسجد میں آنا

سوال: عموماً شہروں میں اکثر نمازی مسجد میں آتے ہیں، ان کے سر پر کپڑا نہیں ہوتا، ادھر مسجد والے ننگے سر حضرات کے لئے ٹوپوں کا انتظام کرتے ہیں، بسا اوقات ٹوپیاں اٹھانے کے لئے نمازی کے آگے سے بھی گزر جاتے ہیں، اب سوال یہ ہے کہ گھر سے ننگے سر آنا اور مسجد والوں کا ٹوپوں کا انتظام کرنا شرعاً درست ہے یا نہیں؟ پھر ٹوپیاں رکھنے والے اسے کار خیر تصور کرتے ہیں۔
جواب: ننگے سر بازاروں میں پھرنا مروت اور اسلامی وقار کے خلاف ہے، اور فقہاء نے لکھا ہے کہ ایسے شخص کی شہادت شرعی عدالت میں معتبر نہیں، اس لئے مسلمان کو ننگے سر رہنا ہی نہیں چاہئے۔^(۵) مسجدوں میں جو ٹوپیاں رکھی جاتی ہیں، اگر وہ صاف ستھری اور عمدہ ہوں، تو ان کو پہن کر نماز پڑھنا صحیح ہے، اور وہ پھٹی پرانی یا میلی کچیلی ہوں جن کو پہن کر آدمی کا رون نظر آنے لگے، ان کے ساتھ نماز مکروہ ہے،^(۶) اور نمازیوں کے آگے سے گزرنا گناہ ہے۔^(۷)

(۱) دیکھئے گزشتہ صفحہ حاشیہ نمبر ۳۔

(۲) (قولہ و کرہ الخ) لأن اللص حرم الذهب والحریر علی ذکور الأمة بلا قید البلوغ الخ. (شامی ج ۶ ص ۳۶۲)۔

(۳) عن علی رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم أخذ حریراً فجعله فی یمیہ فأحد ذهباً فجعله فی شمالہ ثم قال: ان هذین حرام علی ذکور أمتی۔ رواہ أحمد۔ (مشکوٰۃ ص: ۳۷۸)۔

(۴) إذا جدد أنفه أو أدنہ أو سقط سه فأراد أن يتحد سناً آخر، فعند الإمام يتحد ذلك من الفضة فقط، وعند محمد من الذهب أيضاً۔ (ردا مختار ج ۵ ص ۳۱۸، کتاب الحظر والإباحة، فصل فی اللبس)۔

(۵) ولا تقبل شهادة من یسمع الغناء... وكذا کل ما یحل بالمروءة الخ۔ (درمختار مع الشامی ج ۵ ص: ۳۸۲)۔

(۶) وكذلك یكره أن یصلی فی ثیاب البرلة وهو ما لا یصان ولا یحفظ من الدس ونحوه أو فی ثیاب المهمة... وہی الخ۔ (حلی کبیر ص: ۳۴۹، طبع سہیل اکیڈمی لاہور)۔

(۷) قال ابو جہم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لو یعلم المرء بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان أن یقف أربعین خیراً له من أن یمر بین یدیہ۔ الخ۔ (بحاری ج: ۱ ص: ۷۳، طبع نور محمد کراچی، مسلم ج ۱ ص: ۱۹۷، طبع قدیمی)۔

کپڑا نہ ملنے کی صورت میں ننگے سر نماز پڑھنا

سوال: اگر کسی کو مسجد میں ٹوپی یا سر پر ڈالنے کے لئے کپڑا نہ ملے تو کیا وہ ننگے سر نماز پڑھ سکتا ہے؟
جواب: ... یہاں تین مسئلے ہیں:

۱: ... آج کل لوگوں میں ننگے سر رہنے اور اسی حالت میں بازاروں میں گھومنے پھرنے کا رواج ہے، اور یہ خلاف مروت ہے، مسلمان کو بازاروں میں ننگے سر نہیں پھرنا چاہئے۔

۲: ... چونکہ عام طور سے لوگوں کے پاس سر ڈھانکنے کی کوئی چیز نہیں ہوتی، اس لئے مسجد میں ٹوپیاں رکھنے کا رواج ہے، تاکہ لوگ نماز کے وقت ان کو پہن لیا کریں، ان میں اکثر بد شکل، میلی کچیلی اور شکستہ ہوتی ہیں، ایسی ٹوپوں کو پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے، کیونکہ ان کو پہن کر آدمی کسی سنجیدہ محفل میں نہیں جاسکتا، لہذا احکم الحاکمین کے دربار میں ان کو پہن کر حاضری دینا خلاف ادب ہے۔^(۱)
۳: ... ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔^(۲)

کیسی ٹوپی میں نماز پڑھنا چاہئے؟

سوال: ... کیسی ٹوپی میں نماز پڑھنا چاہئے؟

جواب: ... جس ٹوپی کو پہن کر آدمی شرفاء کی محفل میں جاسکے، اس کے ساتھ نماز پڑھنا اور پڑھانا جائز ہے۔^(۳)

چمڑے کی قراقلی ٹوپی میں نماز جائز ہے

سوال: ... چمڑے کی ٹوپی یعنی قراقلی ٹوپی پہننا کیسا ہے؟ بعض حضرات کہتے ہیں کہ اس ٹوپی سے نماز نہیں ہوتی۔

جواب: ... قراقلی ٹوپی پہننا مباح ہے اور اس میں نماز پڑھنا جائز ہے۔

جراہیں پہن کر نماز ادا کرنا صحیح ہے

سوال: ... اگر پانچنے اوپر ہوں اور جراہیں پہن لیں تو کیا نماز ہو جائے گی؟ کیونکہ جراہیں پہن لینے سے ٹخنے چھپ

جاتے ہیں؟

جواب: ... اس کا کوئی حرج نہیں۔^(۴)

(۱) وکذا بکروہ ان یصلی فی ثياب البذلة أو فی ثياب المهنة وهی الخدمة والعمل تکمیلاً لرعاية الأدب فی الوقوف بین یدیه تعالیٰ بما أمکن من تجمیل الظاهر والباطن فی قوله تعالیٰ: خذوا زینتکم عند کل مسجد إشارة الی ذالک. (حلبی کبیر ص: ۳۳۹، طبع سہیل اکیلمی لاہور، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۰۶، طبع رشیدیہ).
(۲) ویکروہ ان یصلی حاسراً أى حال کونه کاشفاً رأسه نکاسلاً أى لأجل الکسل ... الخ. (حلبی کبیر ص: ۳۳۹).
(۳) ایضاً شیعہ نمبر ۱ صفحہ ۱۸۰.
(۴) عن المغيرة بن شعبه قال: رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يمسح على الخفين على ظاهرهما. رواه الترمذی وأبو داود وعنه قال: توضأ النبي صلى الله عليه وسلم ومسح على الجوربين والتعین. رواه أحمد والترمذی وأبو داود وابن ماجه. (مشکوٰۃ ص: ۵۴).

چشمہ لگا کر نماز ادا کرنا صحیح ہے، اگر سجدے میں خلل نہ پڑے

سوال: عینک (چشمہ) پہن کر نماز پڑھنا یا پڑھانا کیسا ہے؟ آیا یہ جائز ہے یا نہیں؟ ایک بزرگ کہتے ہیں کہ چشمہ لگا کر نماز نہیں پڑھنی چاہئے، کیونکہ انہوں نے مفتی کفایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا کرامت اللہ گودیکھا کہ وہ نماز میں چشمہ اتار کر نماز ادا کرتے تھے۔ لیکن دوسرے لوگوں کا خیال ان کے برعکس ہے۔

جواب: اگر نظر کا چشمہ ہو اور اس کے بغیر زمین وغیرہ اچھی طرح نظر نہیں آتی ہے تو چشمہ اتارے بغیر نماز پڑھی جائے تو اچھا ہے، اور اگر چشمے کے بغیر سجدے کی جگہ وغیرہ دیکھنے میں وقت نہیں ہوتی ہے یا نظر کا چشمہ نہیں ہے تو اتار دینا بہتر ہے، تاہم چشمہ لگا کر نماز ادا کرنے سے بھی نماز ادا ہو جاتی ہے، اس سے نماز میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا، البتہ چشمہ لگانے کی صورت میں اگر سجدہ صحیح طور پر نہیں ہوتا، ناک یا پیشانی زمین پر نہیں لگتی تو چشمہ اتار دینا ضروری ہے۔ بہر حال چشمہ لگا کر نماز پڑھنے میں اگر سجدہ وغیرہ میں خلل واقع نہ ہوتا ہو تو نماز صحیح اور درست ہے، البتہ سجدے کی جگہ وغیرہ چشمے کے بغیر نظر آنے کی صورت میں اتار دینا اولیٰ و افضل ہے۔^(۱)

نوٹ پر تصویر نا جائز ہے، گو کہ جیب میں ہونے سے نماز ہو جائے گی

سوال: مسجد خدا کا گھر ہے، اس میں کسی انسان کی تصویر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، جبکہ مسلمان بھائیوں کی جیب میں نوٹوں پر چھپی ہوئی تصاویر ہوتی ہیں، اور وہ نماز ادا کرتے ہیں، نوٹوں پر تصویر چھاپنا کیوں ضروری ہے؟ عوام تو قائد اعظم کا احترام کرتے ہیں، اگر ان کی تصویر نوٹ پر نہ ہو تو کیا فرق پڑے گا؟ کیا اس طرح جیب میں تصویر ہونے سے نماز ہو جاتی ہے؟ اگر نہیں تو اس کے لئے اسلام نے کیا فرمایا ہے اور ہم کو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: نوٹوں پر تصویر کا چھاپنا شرعی طور پر جائز نہیں^(۲)، یہ دور جدید کی ناروا بدعت ہے، اور اس کی وجہ سے متعلقہ محکمہ اور ارباب اقتدار گناہگار ہیں، تاہم نوٹوں کے جیب میں ہونے کی صورت میں نماز صحیح ہے۔^(۳)

مسجد میں لگے ہوئے شیشے کے سامنے نماز ادا کرنا

سوال: ہماری مسجد میں، بلکہ بہت سی مسجدوں میں شیشے کی کھڑکیاں اور دروازے ہوتے ہیں کہ جن میں نمازی کا اپنا عکس نظر آتا ہے، آپ سے یہ معلوم کرنا ہے کہ اس سے نماز میں کوئی فرق پڑتا ہے یا نہیں؟

(۱) ولو مسجد علی الحشیش إن استقر جہتہ وأنفہ ویجد حجمہ یجوز وإن لم یستقر لا... الخ۔ (خلاصۃ الفتاویٰ ج: ۱ ص: ۵۴، کتاب الصلاۃ، طبع رشیدیہ کوئٹہ)۔

(۲) وظاہر کلام النوری فی شرح مسلم الإجماع علی تحریم صورۃ الحيوان وقال: وسواء صنعه لما یمتھن أو لغيره، فصنعه حرام بكل حال۔ (شامی ج: ۱ ص: ۶۴۷، مطلب إذا ترد الحکم بین سنة وبدعة)۔

(۳) (قولہ لا المستقر یکس أو صرة) بأن صلی ومعہ صرة أو کيس فیہ دنالیر أو دراهم فیہا صور صغار فلا تکرہ لاستارها بحر۔ (شامی ج: ۱ ص: ۶۴۸)۔ (وأيضاً) ويكره التصاوير على الثوب أما إذا كانت في يده وهو يصلي لا بأس به لأنه مستور بثيابه... الخ۔ (خلاصۃ الفتاویٰ ص: ۵۸، کتاب الصلاۃ، طبع رشیدیہ)۔

جواب:۔۔۔ اگر اس سے نمازی کی توجہ ہٹے تو مکروہ ہے، ورنہ نہیں۔^(۱)

کسی تحریر پر نظر پڑنے یا آواز سننے سے نماز نہیں ٹوٹی

سوال:۔۔۔ کیا حالت نماز میں اگر جائے نماز پر رکھی ہوئی کوئی چیز پڑھ لی جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے؟ آپ بتائیں کہ حالت نماز میں اگر کسی کی کہی ہوئی آواز سنی جائے، اور حالت نماز میں اس آواز کا مفہوم سمجھ لیا جائے تو کیا نماز ٹوٹ جاتی ہے؟

جواب:۔۔۔ کسی لکھی ہوئی چیز پر نظر پڑ جائے اور آدمی اس تحریر کا مفہوم سمجھ جائے، لیکن زبان سے تلفظ ادا نہ کرے، تو اس سے نماز نہیں ٹوٹی،^(۲) اسی طرح کسی کی آواز کان میں پڑنے اور اس کا مفہوم سمجھ لینے سے بھی نماز نہیں ٹوٹی۔

دوران نماز گھڑی پر وقت دیکھنا، چشمہ اتارنا، مٹی کو پھونک مار کر اڑانا

سوال:۔۔۔ اگر کوئی شخص دوران نماز ہاتھ یا دیوار کی گھڑی وقت معلوم کرنے کے لئے جان بوجھ کر دیکھ لے۔

۲:۔۔۔ دوران نماز ٹوپی اٹھا کر سر پر رکھ لے، جبکہ سجدہ کرتے وقت سر سے ٹوپی گر گئی ہو۔

۳:۔۔۔ سجدہ کرتے وقت سجدہ کی جگہ مٹی کو پھونک مار کر اڑانے کے بعد سجدہ کرے۔

۴:۔۔۔ چشمہ اتارنا بھول گیا، سجدہ کرتے وقت چشمہ اتارے، کیونکہ چشمہ پہنے ہوئے سجدے میں ناک اور پیشانی بیک وقت نہیں لگتے۔

پوچھنا یہ ہے کہ ان باتوں سے نماز میں کیا فرق آتا ہے؟ کیا نماز دہرائی جائے گی یا سجدہ سہو کیا جائے گا؟

جواب:۔۔۔ جان بوجھ کر گھڑی دیکھنا مکروہ ہے، اور خشوع کے منافی ہے۔^(۳)

۲:۔۔۔ ایک ہاتھ سے ٹوپی اٹھا کر سر پر رکھ لینے میں کوئی حرج نہیں، دونوں ہاتھ استعمال نہ کرے۔^(۴)

(۱) فصل من آدابها ومنها نظر المصلي سواء كان رجلاً أو امرأة إلى موضع سجوده قائماً حفظاً له عن النظر إلى ما يشتغله عن الخشوع. (مراقی الفلاح علی هامش الطحطاوی ص: ۱۵۱، طبع میر محمد کتب خانہ).

(۲) لو نظر المصلي إلى مكتوب وفهمه ولم يفسد صلاته لعدم النطق بالكلام... إلخ. (مراقی الفلاح علی هامش الطحطاوی، فصل فيما لا يفسد الصلاة ص: ۱۸۷).

(۳) فالأصل فيه أنه ينبغي للمصلي أن يخشع في صلاته... إلخ. (البدائع الصنائع ص: ۲۱۵)، أيضاً لو نظر المصلي إلى مكتوب وفهمه سواء كان قرآناً أو غيره قصد الاستفهام أو لا أساء الأدب ولم يفسد صلاته لعدم النطق بالكلام (قصد الاستفهام) بهذا علم أن ترك الخشوع لا يخل بالصحة بل بالكمال (أساء الأدب) لأن فيه اشتغلاً عن الصلاة وظاهره أن الكراهة تنزيهية وهذا إنما يكون بالقصد. (حاشية الطحطاوی مع مراقی الفلاح ص: ۱۸۷، فصل فيما لا يفسد الصلاة، طبع میر محمد کتب خانہ).

(۴) ولو سقطت قلنسوته لإعادتها أفضل إلا إذا احتاجت لتكوير أو عمل كثير. (شامی ج: ۱ ص: ۶۴۱). وفيه ان القول الثاني ان ما يعمل عادة باليدین كثير. (ص: ۶۲۵). أيضاً ان رفع القنسوة بعمل قليل إذ سقطت أفضل من الصلاة مع كشف الرأس إلخ. (حلبی كبير ص: ۴۴۳، طبع سهيل اكيلمي لاهور).

۳: ... یہ فعل مکروہ ہے۔^(۱)

۴: ... ایک ہاتھ سے اُتار دے تو یہ مکروہ نہیں۔

ان چاروں صورتوں میں نماز لوٹانے کی ضرورت نہیں، نہ سجدہ سہو کی۔^(۲)

نماز کی حالت میں گھڑی پر وقت دیکھنا

سوال: ... نماز کے اندر گھڑی میں وقت دیکھنا کیسا ہے (قصد اور سہواً)؟

جواب: ... قصداً ایسا کرنا مکروہ ہے، بلا قصد ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔^(۳)

نماز میں قرآن دیکھ کر پڑھنا

سوال: ... کیا نماز میں قرآن دیکھ کر پڑھ سکتے ہیں؟ کیونکہ میرا حافظہ بہت کمزور ہے، اور میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے

کہ جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب کو چار رکعت اس طرح ادا کرے کہ پہلی رکعت میں فاتحہ اور سورہ یسین، اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ دُخان، اور تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ الم سجدہ، اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ ملک پڑھے، اور یہ عمل تین، پانچ یا سات جمعہ تک برابر کرے تو حافظہ تیز ہو جائے گا۔ اگر نماز میں قرآن دیکھ کر نہیں پڑھ سکتے تو مجھے کوئی اور عمل بتائیں جس سے میرا حافظہ تیز ہو جائے۔

جواب: ... حفظ قرآن کے لئے یہ عمل تو صحیح ہے، مگر نماز میں دیکھ کر قرآن پڑھنا صحیح نہیں، اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔^(۴)

آپ محنت کر کے یہ سورتیں یاد کر لیں، پھر یہ نماز پڑھیں۔

عمل کثیر سے نماز ٹوٹ جاتی ہے

سوال: ... ہمارے ایک ساتھی دوران نماز اپنے اعضاء کو مختلف انداز میں حرکت دیتے رہتے ہیں، مثلاً: کبھی سر کے بالوں پر

ہاتھ پھیرتے رہتے ہیں، جیب میں ہاتھ ڈال دیتے ہیں، انگلی کو اُنکلی میں ہلاتے رہتے ہیں، ادھر ادھر دیکھنے لگتے ہیں، غرض کہ ایسا معصوم ہوتا ہے کہ یہ نماز کی حالت میں نہیں۔ حالت نماز میں اس قسم کی حرکات کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے (بلا عذر)، میں نے یہ

(۱) إن الله كره لكم ثلاثاً: العبث في الصلاة... إلخ۔ (شامی ج: ۱ ص: ۶۳۰، مطلب في الكراهة التحريمية والتنزيهية)۔

(۲) بهذا علم ان ترك الخشوع لا يخل بالصحة بل بالكمال... إلخ۔ (حاشية الطحطاوى على مراقي الفلاح، باب فيما لا يفسد الصلاة ص: ۱۸۷، طبع مير محمد كتب خانہ)۔

(۳) اعلم ان الفعل... فإن كان أجنباً من الصلاة ليس فيه تميم لها ولا فيه دفع ضرر فهو مكروه أيضاً۔ (حلبی كبير ص: ۳۳۵، طبع سهيل اكيلى لاہور)۔

(۴) ويفسدها..... قراءته من مصحف أى ما فيه قرآن مطلقاً لأنه تعلم قوله لأنه تعلم ذكروا لأبى حنيفة في علة الفساد وجهين، أحدهما أن حمل المصحف والنظر فيه وتقليب الأوراق عمل كثير، والثاني أنه تلقن من المصحف فصار كما إذا تلقن من غيره۔ (شامی ج: ۱ ص: ۶۲۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، طبع ايج ايم سعيد كراچی)۔

بات جب ان کو بتائی تو انہوں نے نماز کے فاسد ہو جانے کو بالکل مسترد کر دیا، بلکہ ناراضگی کا اظہار کیا، ان کے اس تاثر سے میں عجیب اُلجھن میں پڑ گیا۔

جواب:۔۔۔ حنفی مذہب کا فتویٰ یہ ہے کہ عمل کثیر سے نماز فاسد ہو جاتی ہے^(۱)، اور ایسے عمل کو عمل کثیر کہتے ہیں کہ اس کو دیکھنے والا یہ سمجھے کہ یہ شخص نماز میں نہیں ہے، جس کام کے لئے دونوں ہاتھوں کا استعمال کیا جائے وہ بھی عمل کثیر ہے^(۲)، اور اگر ایک ہی ہاتھ سے ایک رکن میں بار بار کوئی عمل کیا جائے، وہ بھی عمل کثیر بن جاتا ہے۔^(۳) آپ نے اپنے ساتھی کی جو حالت لکھی ہے، وہ عمل کثیر کے تحت آتی ہے، اور اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اور اس کا اس مسئلے کو نہ ماننا اس کی ناواقفی ہے۔

نماز میں جسم کو مختلف انداز سے حرکت دینا صحیح نہیں

سوال:۔۔۔ بعض حضرات نماز پڑھتے ہوئے اس کی بنیادی رُوح اور اس کی وضع قطع کو ہی تبدیل کر دیتے ہیں، یعنی اس قدر جلدی پڑھیں گے کہ ایسا لگے کہ کوئی جلدی ہو، ایک صاحب رُکوع کے بعد سیدھے کھڑے ہی نہیں ہوتے اور سیدھے سجدے میں چلے جاتے ہیں، تکبیر کے لئے ہاتھ اٹھانے کے بعد واپس لاتے وقت دونوں بازوؤں کو مختلف انداز میں عجیب طرح سے حرکت دیتے ہیں، اور سجدے میں جانے سے پہلے چند لمحوں تک اُکڑوں بیٹھنے کے انداز میں قائم رہتے ہیں۔ غرضیکہ ان کی نماز ایک بالکل ہی مختلف اور عجیب تاثر دیتی ہے، جب ان کو کچھ کہا جائے تو وہ قرآن اور حدیث سے ثبوت مانگتے ہیں، ایسے لوگوں کو کیا جواب دیا جائے؟ اور ان کی نماز کیسی ہے؟

جواب:۔۔۔ ایسے حضرات کی نماز بعض صورتوں میں تو ہوتی ہی نہیں، اور بعض صورتوں میں مکروہ ہوتی ہے، چنانچہ رُکوع کے بعد سیدھے کھڑے نہ ہونا، اور دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے نہ بیٹھنا ترک واجب ہے^(۴)، اور ایسی نماز واجب الاعادہ ہے^(۵)، اور ہاتھوں کو غیر ضروری حرکت دینا اور سجدے کو جاتے ہوئے درمیان میں غیر ضروری توقف کرنا مکروہ ہے۔^(۶)

(۱) ویفسدھا کل عمل کثیر لیس من أعمالھا وَلَا لِأَصْلَاحِهَا... إلخ۔ (درمختار مع الشامی ج: ۱ ص: ۶۲۳)۔

(۲) (والثالث) انه لو نظر إليه ناظر من بعد ان كان لا يشك انه في غير الصلاة فهو كثير مفسد، وان شك فليس بمفسد... إلخ۔ (الفتاوى الهندية ج: ۱ ص: ۱۰۳، کتاب الصلاة، الباب السابع)۔

(۳) (الأول) ان ما يقام باليدین عادة کثیر... إلخ۔ (هندية ج: ۱ ص: ۱۰۳، کتاب الصلاة، الباب السابع)۔

(۴) وما عمل بواحد قليل..... إلّا اذا تكرر ثلاثاً متواليه... إلخ۔ (شامی ج: ۱ ص: ۶۲۵، طبع ایچ ایم سعید)۔

(۵) (قرله وكذا في الرفع منهما) أي يجب التعديل أيضًا في القومة من الركوع والجلسة بين السجدين... إلخ۔ (شامی ج: ۱ ص: ۴۶۳، وأيضًا حلی کبیر ص: ۲۹۵)۔

(۶) (وان كان تركه) الواجب (عمدًا أثم ووجب) عليه (إعادة الصلاة) تغليظًا له۔ (مراقی الفلاح شرح نور الإيضاح علی هامش الطحطاوی ص: ۲۵۱ باب سجود السهو)، قال فی التجییس: كل صلاة ادیت مع الكراهة لئلا تعاد لا علی وجه الكراهة۔ (مراقی الفلاح علی هامش الطحطاوی ص: ۱۸۹)۔

(۷) يكره للمصلي أن يعثر بثوبه أو لحيته أو جسده... إلخ۔ (هندية ص: ۱۰۵، کتاب الصلاة، الباب السابع)۔

نماز میں مونچھوں پر ہاتھ پھیرنا فعلِ عبث ہے

سوال: ... ہمارے علاقے میں زیادہ تر پولیس والے ہیں، اور عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جب بھی وہ باجماعت نماز ادا کرتے ہیں تو زیادہ تر مونچھوں پر ہاتھ پھیرتے رہتے ہیں، اب یہ بتائیں کہ نماز میں مونچھوں پر ہاتھ پھیرنے سے نماز پوری ہو جاتی ہے یا نہیں؟

جواب: ... مونچھوں پر ہاتھ پھیرنا فعلِ عبث ہے، اس سے نماز مکروہ ہو جاتی ہے۔^(۱)

نماز میں کپڑے سمیٹنا یا بدن سے کھیلنا مکروہ ہے

سوال: ... میں اکثر دیکھتا ہوں کہ بعض نمازی نماز پڑھتے وقت اپنے کپڑوں کی شکنیں درست کرتے رہتے ہیں، کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

جواب: ... نماز میں اپنے بدن سے یا کپڑے سے کھیلنا مکروہ ہے۔^(۲)

رُکوع میں جاتے ہوئے تکبیر بھول جائے تو بھی نماز ہو گئی

سوال: ... اگر کوئی شخص نماز میں قیام سے رُکوع میں جاتے ہوئے ”اللہ اکبر“ کہنا بھول گیا یا اکثر بھولتا ہے، اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: ... نماز میں تکبیر تحریمہ فرض ہے،^(۳) اس کے علاوہ باقی تمام تکبیرات سنت ہیں،^(۴) اس لئے اگر رُکوع کو جاتے ہوئے تکبیر بھول گیا تو نماز ہو گئی، سجدہ سہو بھی لازم نہیں۔^(۵)

رُکوع میں سجدے کی تسبیح پڑھنے سے نماز نہیں ٹوٹتی

سوال: ... نماز پڑھتے ہوئے کوئی غلطی ہو جائے، مثلاً: رُکوع میں ”سبحان ربی العظیم“ کی جگہ ”سبحان ربی الاعلیٰ“ یا سجدے

(۱) ویکرہ ان یعبث بثوبه أو بشيء من جسده۔ (حلی کبیر ص: ۳۴۹، طبع سہیل اکیڈمی لاہور)۔

(۲) وکیرہ عبث به أي بثوبه وبجسده للنهی إلا لحاجة (قوله وعبث) هو فعل لغرض غیر صحیح (قوله للنهی) وهو ما أخرجه القضاعی عنه صلى الله عليه وسلم إن الله كره لكم ثلاثاً، العبث في الصلاة وهي كراهة تحريم... إلخ۔ (درمختار مع الشامی ج: ۱ ص: ۶۳۰، مطلب في الكراهة التحريمية والتزيهية)۔

(۳) وهي أي الفرائض الست المتفق عليها تكبيرة الإفتاح... إلخ۔ (حلی کبیر ص: ۲۵۶)۔ فرائض نفس الصلاة ستة. الأول: التحريم قائمًا لقوله عليه السلام: مفتاح الصلاة الطهور وتحريمها التكبير۔ (اللباب في شرح الكتاب ج: ۱ ص: ۷۹، باب صفة الصلاة، طبع قديمی کتب خانہ)۔

(۴) (وسننها) وتكبير الركوع وكذا الرفع منه بحيث يستوي قائمًا... إلخ۔ (درمختار مع الشامی ج: ۱ ص: ۴۷۶)۔

(۵) ترك السنة لا يوجب فسادًا ولا سهوًا... إلخ۔ (درمختار مع الشامی ج: ۱ ص: ۴۷۴، باب شروط الصلاة)۔

میں ”سبحان ربی الاعلیٰ“ کی جگہ ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ یا کوئی لفظ نکل جائے تو کیا نماز ہو جاتی ہے؟

جواب:۔۔۔ اگر سجدے میں ”سبحان ربی العظیم“ یا رکوع میں ”سبحان ربی الاعلیٰ“ کہہ لیا تو اس سے نماز میں کوئی خلل نہیں آیا، نماز صحیح ہے۔^(۱)

نماز میں بہ مجبوری زمین پر ہاتھ ٹیک کر اٹھنے میں کوئی حرج نہیں

سوال:۔۔۔ میری عمر اس وقت چالیس سال کے قریب ہے، جسم بھاری ہے، میں نماز میں اٹھتے بیٹھتے وقت ہاتھ مٹھی کی شکل میں زمین پر جمائی ہوں، اس سے نماز میں تو کوئی خلل نہیں پڑتا؟

جواب:۔۔۔ آپ کا ہاتھوں کو زمین پر جما کر اٹھنا چونکہ مجبوری کی وجہ سے ہے، اس لئے کوئی حرج نہیں، بغیر ضرورت کے ایسا نہیں کرنا چاہئے۔^(۲)

کیا نماز میں دائیں پاؤں کا انگوٹھا دبا کر رکھنا ضروری ہے؟

سوال:۔۔۔ کیا نماز پڑھتے وقت دائیں پاؤں کا انگوٹھا اتنی مضبوطی سے دبا کر رکھنا چاہئے کہ اگر پانی پاؤں کے پاس سے گزرے تو انگوٹھے کی جگہ سوکھی رہے؟

جواب:۔۔۔ یہ کوئی مسئلہ نہیں۔

سجدے میں قدم زمین پر لگانا

سوال:۔۔۔ میں نے نماز کی حالت میں سجدے میں لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ اپنا سیدھا پاؤں زمین سے اٹھا لیتے ہیں، اور میں نے مسجد کے امام صاحب سے یہ مسئلہ معلوم کیا، تو وہ کہنے لگے کہ نماز پڑھنے کی حالت میں سجدہ کرتے وقت پاؤں کو پوری طرح اٹھانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، میں نے لوگوں کی نماز فاسد ہونے سے بچانے کے لئے آپ سے یہ مسئلہ پوچھا ہے؟

جواب:۔۔۔ سجدے کی حالت میں دونوں پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف متوجہ کرنا سنت ہے،^(۳) دونوں پاؤں زمین سے لگانا

(۱) السنۃ فی تسبیح الركوع سبحان ربی العظیم، إلا ان كان لا یحسن الظاء فیبدل بہ الکریم لئلا یحری علی لسانہ العریم لتفسد بہ الصلوۃ۔ (شامی ج: ۱ ص: ۴۹۴، باب شروط الصلاۃ، طبع ایچ ایم سعید کراچی)۔

(۲) فہذا فرغ من السجدة الثانية ینھض قائماً علی صدر قدمیه ولا یقعد ولا یعتمد بیدیه علی الارض عند النهوض إلا من عذر... إلخ۔ (حلبی کبیر ص: ۳۲۳، طبع مہیل اکیڈمی لاہور)۔

(۳) (قولہ روجہ أصابع رجلہ نحو القبلة) لحديث أبی حمید فی صحیح البخاری أنه علیہ الصلاۃ والسلام كان إذا سجد وضع بیدیه..... واستقبل بأطراف أصابع رجلہ القبلة، ونص صاحب الهدایۃ فی التجنیس علی أنه إن لم یوجہ الأصابع سحرها فإنه مکروه۔ (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۳۳۹، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، أيضاً: منحة الخالق علی هامش البحر الرائق ج: ۱ ص: ۳۳۶ طبع دار المعرفة، بیروت)۔

واجب ہے، اور بلا عذر ایک پاؤں کا اٹھائے رکھنا مکروہ تحریمی ہے، اور دونوں میں سے ایک پاؤں کا کچھ حصہ زمین سے لگانا فرض ہے، خواہ ایک ہی انگلی لگائی جائے، فرض ادا ہو جائے گا۔^(۲) اور اگر دونوں پاؤں زمین سے اٹھائے اور تین بار ”سبحان اللہ“ کہنے کی مقدار اٹھائے رکھے تو نماز فاسد ہو جائے گی، انگلی زمین سے لگنے کی شرط یہ ہے کہ فقط ناخن زمین سے نہ چھوئے، بلکہ انگلی کے سرے کا گوشت بھی زمین سے چھو جائے، یعنی انگلی زمین پر مڑ جائے۔

نماز میں ڈکار لینا مکروہ ہے

سوال: بعض حضرات نماز میں موٹی موٹی ڈکاریں لیتے ہیں، جس سے آس پاس والوں کو بڑی کراہیت ہوتی ہے، دوران نماز ڈکار لینا شرعاً کیسا فعل ہے؟

جواب: نماز میں ڈکار لینا مکروہ ہے، اس کو روکنے کی کوشش کی جائے، اور جہاں تک ممکن ہو آواز پست رکھی جائے۔^(۳)

نماز میں جمائیاں لینا

سوال: نماز کی حالت میں بہت زیادہ جمائی آتی ہے، کیا نماز کی حالت میں جمائی لینے سے گناہ تو نہیں ہوتا؟

جواب: جہاں تک ہو سکے منہ بند رکھنے کی کوشش کرے، نماز میں جمائیاں لینا مکروہ ہے۔^(۴)

(۱) وقال: في الحلية: والأوجه على منوال ما سبق هو الوجوب لما سبق من الحديث، أي على منوال ما حلقه شيخه من الاستدلال على وجوب وضع اليدين والركبتين، وتقدم أنه أعدل الأقوال، فكذا هنا يكون وضع القدمين كذلك، واختاره أيضًا في البحر والشرع لبلالية. (رد المحتار على الدر المختار ج: ۱ ص: ۳۹۹، باب صفة الصلاة، مطلب في إطالة الركوع للجمائي، أيضًا: البحر ج: ۱ ص: ۳۳۶، باب صفة الصلاة، طبع دار المعرفة، بيروت).

(۲) إذا رفع قدميه في السجود فإنه لا يصحح لأن السجود مع رفعهما بالتلاعب أشبه منه بالتعظيم والإجلال ويكفيه وضع إصبع واحدة فلو لم يضع الأصابع أصلًا ووضع ظهر القدم فإنه لا يجوز، لأن وضع القدم بوضع الأصبع، وإذا وضع قدمًا ورفع آخر جاز مع الكراهة من غير عذر كما أفاده قاضي خان... إلخ. (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۳۳۶ كتاب الصلاة، طبع بيروت). أيضًا: ولو سجد ولم يضع قدميه على الأرض لا يجوز، ولو وضع أحدهما جاز مع الكراهة إن كان بغير عذر..... ووضع القدم بوضع أصابعه وإن وضع أصبعًا واحدًا... إلخ. (فتاوى عالمگیری ج: ۱ ص: ۷۰، وأيضًا حلی کبیر ص: ۲۸۵). وفي الدر المختار (ومنها السجود) بجهته وقدميه، ووضع أصبع واحدة منهما شرط وفي الشامية وأفاد أنه لو لم يضع شيئًا من القدمين لم يصح السجود... إلخ. (شامی ج: ۱ ص: ۴۴۷، بحث الركوع والسجود).

(۳) ويكره السعال والتنحيع قصداً وإن كان مدفوعاً إليه لا يكره كذا في الزاهدی. (هندية ج: ۱ ص: ۱۰۷). أيضًا ومن الأدب دفع السعال ما استطاع تحرراً عن المفسد فإنه إذا كان بغير عذر يفسد، وكذا الجشاء. (مراقى الفلاح مع الطحطاوى ص: ۱۵۱، فصل من آدابها أي الصلاة، طبع مير محمد كتب خانہ).

(۴) وآدابها..... كظم فمه عند التثاؤب. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۷۳) ومن الأدب كظم فمه عند التثاؤب فإن لم يقدر غطاء بيده أو كفه لقوله صلى الله عليه وسلم التثاؤب في الصلاة من الشيطان فإذا تثاؤب أحدكم فليكظم ما استطاع. (كظم فمه عند التثاؤب) أي إمساكه وسده ولو يأخذ شفتيه بسننه... إلخ. (حاشية طحطاوى مع المراقى ص: ۱۵۱، فصل من آدابها، طبع مير محمد كتب خانہ).

نماز میں میٹھی چیز حلق میں جانے سے نماز ٹوٹ گئی

سوال: ... اگر وضو کے بعد کوئی میٹھی چیز کھالی، پھر نماز پڑھنے لگے، نماز کے دوران منہ میں بھی مٹھاس محسوس ہوتی ہو اور اس کی مٹھاس کا مزہ کچھ باقی ہو، اور تھوک کے ساتھ حلق میں جاتا ہو، تو کیا نماز صحیح ہے یا نہیں؟

جواب: ... اگر صرف ذائقہ ہی باقی ہے تو نماز ہو جائے گی، اور اگر وہ میٹھی چیز منہ میں باقی ہو اور تحلیل ہو کر حلق میں چلی گئی ہو تو نماز فاسد ہو جائے گی۔^(۱)

کیا نماز میں منصوبے بنانا جائز ہے؟

سوال: ... ایک صاحب نے بتلایا کہ نماز میں دنیاوی باتوں کے بارے میں سوچنا اور کسی کام کے بارے میں منصوبے بنانا جائز اور درست ہے، اور مثال دی کہ حضرت عمرؓ اور حضرت ابو بکرؓ وغیرہ نماز میں جنگ کے منصوبے بنایا کرتے تھے۔ اب میرے دل میں یہ بات کھٹک رہی ہے کہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ نماز میں کوئی دنیاوی خیال آجائے تو نماز نہیں ہوتی۔ آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب: ... ان صاحب کی یہ بات بالکل غلط ہے، نماز توجہ الی اللہ کے لئے ہوتی ہے، اور دنیاوی باتیں از خود سوچنا اور ان کے منصوبے بنانا توجہ الی اللہ کے منافی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جو منقول ہے کہ: ”میں نماز میں لشکر تیار کرتا ہوں“ اس پر دنیاوی باتوں کو قیاس کرنا غلط ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ راشد تھے، اور نماز میں حضوری کے وقت ان کو من جانب اللہ جہاد کے لئے تدابیر القاء کی جاتی تھیں، یہ ان کی اپنی سوچ نہیں ہوتی تھی، بلکہ القائے ربانی ہوتا تھا، اور بلاشبہ ان کی مثال ایسی ہے کہ بوقت حضوری وزیر اعظم کو بادشاہ کی جانب سے ہدایات دی جاتی ہیں۔ حضرت عمرؓ چونکہ منشاء الہی کی تعمیل فرماتے تھے، اس لئے ان کو من جانب اللہ اس کی ہدایات القاء کی جاتی تھیں۔ اور نماز میں خیالات کا آنا نہ نہیں، جبکہ یہ نماز کی طرف پوری طرح متوجہ رہے، البتہ خیالات لائبرہا ہے، اس لئے سوال کا یہ فقرہ صحیح نہیں کہ ”نماز میں کوئی دنیاوی خیال آجائے تو نماز نہیں ہوتی۔“^(۲)

نماز کے دوران ”لا حول“ پڑھنا

سوال: ... نماز کے دوران شیطان کو دُور کرنے کے لئے لا حول پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: ... نماز میں جو اذکار مقرر ہیں، ان ہی کو پڑھنا چاہئے، ”لا حول“ کے بجائے نماز میں جو کچھ پڑھا جاتا ہے اس کی طرف توجہ رکھی جائے، شیطان خود ہی دفع ہو جائے گا۔

(۱) ولو أكل شيئاً من الحلاوة ابتلع عينها فدخل في الصلاة فوجد حلاوتها في فيه فابتلعها لا تفسد صلاته، ولو ادخل الفانيذ أو السكر في فيه ولم يمضغه لكن يصرى والحلاوة تصل إلى جوفه تفسد صلاته كذا في الخلاصة. (الهندية ج ۱ ص ۱۰۲، كتاب الصلاة، الباب السابع، أيضاً ج ۱ ص ۲۵۱)۔

(۲) (قوله للنهي) وهو ما أخرجه القضاعي عنه صلى الله عليه وسلم إن الله كره لكم ثلاثاً: العبث في الصلاة... إلخ. (شامي ج ۱ ص ۶۳۰، مطلب في الكراهة التحريمية والتنزيهية، طبع ايج ايم سعيد)۔

دورانِ نماز وساوس کو دور کرنے کے لئے لاحول ولا قوۃ... الخ پڑھنا

سوال: میں پانچوں وقت نماز پابندی سے پڑھتا ہوں، مجھے نماز میں کوئی شیطانی وسوسہ آتا ہے تو میں جماعت سے نماز پڑھتا ہوا "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" پڑھتا ہوں، کیا نماز پڑھتے ہوئے لاحول پڑھنا جائز ہے؟

جواب: ... پڑھنا تو جائز ہے،^(۱) مگر وساوس کا اصل علاج یہ ہے کہ ان کی طرف التفات ہی نہ کیا جائے، نماز کی طرف توجہ پھیر لی جائے۔

نماز کے دوران آنکھیں بند نہ کی جائیں

سوال: یہ بات تو میرے علم میں ہے کہ نماز کے دوران آنکھیں بند نہیں کرنی چاہئیں، بلکہ مختلف ارکانِ نماز میں نظریں اپنی مخصوص جگہوں پر ہونی چاہئیں، لیکن میں صرف اپنی توجہ قائم رکھنے کے لئے آنکھیں بند کر کے نماز پڑھتا ہوں، اگر آنکھیں بند نہ کروں تو نظر کے ساتھ ساتھ ذہن بھی بھٹکنے لگتا ہے، بعض اوقات میں دعا بھی آنکھیں بند کر کے مانگتا ہوں، برائے مہربانی یہ وضاحت فرمائیں کہ میرا یہ عمل درست ہے یا مجھے ہر صورت میں آنکھیں کھول کر ہی نماز پڑھنی چاہئیں؟

جواب: ... آنکھیں بند کرنے سے اگرچہ ذہن میں یکسوئی پیدا ہوتی ہے، لیکن افضل یہی ہے کہ نماز میں آنکھیں بند نہ کی جائیں۔^(۲)

خیالات سے بچنے کے لئے آنکھیں بند کرنا

سوال: ... میرا مسئلہ کچھ یوں ہے کہ میں جب نماز پڑھتی ہوں تو آنکھیں بند کر کے طرف تو ہوتی ہیں لیکن آس پاس کی چیزیں بھی نظر آتی ہیں، اور خیال بھی ان کی طرف چلا جاتا ہے، اس طرح سے نماز ٹوٹ جاتی ہے، کیا اس صورت میں آنکھیں بند کی جاسکتی ہیں؟

جواب: ... غیر اختیاری طور پر اگر آس پاس کی چیزوں پر نظر پڑ جائے تو اس سے نماز میں کوئی خلل نہیں ہوگا،^(۳) آنکھیں بند نہیں کرنی چاہئیں، آنکھیں بند کرنے سے یکسوئی حاصل ہو جاتی ہے اور خیالات کے منتشر ہونے میں مدد ملتی ہے، اس کے باوجود آنکھیں کھول کر نماز پڑھنا افضل ہے، اور آنکھیں بند رکھنا مکروہ ہے جبکہ مستقل طور پر آنکھوں کو بند رکھا جائے، اور اگر کبھی کھول دے اور کبھی بند کر لے تو کراہت نہیں۔^(۴)

(۱) ولو وسوسه الشيطان فقال لا حول ولا قوۃ الا بالله العلی العظيم ان كان ذلك في امر الآخرة لا تفسد الخ. (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۰، کتاب الصلاة، الباب السابع، الفصل الأول، طبع رشیدیہ).

(۲) وفي الدرر ونغمیض عینہ للنهی الا لکمال الحشوع. وفي الرد (قوله للہی) ای فی حدیث ادا قام احدکم فی الصلاة فلا یغمض عینہ... فی البدائع بان السنة ان یری بصرہ الی موضع سجودہ... (قوله الا لکمال الحشوع) بان خاف فوت الحشوع بسبب رؤیة ما یفرق الحاضر فلا یکرہ... الخ. (درمختار مع الشامی ج ۱ ص ۶۳۵).

(۳) واما النظر بمؤخر العین یمنة أو یسرة من غیر تحویل الوجه فلیس بمکروہ الخ. (البدائع الصنائع ج ۱ ص ۲۱۵).

(۴) حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۵۶۱.

اگر دورانِ نماز دل میں بُرے بُرے خیالات آئیں تو کیا نماز پڑھنا چھوڑ دیں؟

سوال: ...محترم! میں جب بھی نماز پڑھنے مسجد میں جاتا ہوں تو نماز کے دوران طرح طرح کے دنیاوی خیالات ذہن میں آتے ہیں، اور بعض اوقات تو ایسے گندے گندے خیالات ذہن میں آتے ہیں کہ پھر دل یہ کہتا ہے کہ اب نماز نہیں پڑھوں گا، کیونکہ اس طرح تو ثواب کے بجائے اور گناہ ہوگا، لہذا آپ بتائیں کہ اگر نماز کے دوران بُرے خیالات آئیں تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: ...نماز میں از خود خیالات کا لانا بُرا ہے، بغیر اختیار کے ان کا آجانا بُرا نہیں، بلکہ خیالات آئیں اور آپ نماز کی طرف متوجہ رہنے کی کوشش کریں اور وہ بیان نماز کی سورتوں اور دُعاؤں پر جمانے کی کوشش کریں تو آپ کو مجاہدے کا ثواب ملے گا، لہذا نماز میں خیالات آنے سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، ورنہ شیطان خوش ہوگا۔ حدیث میں آتا ہے کہ شیطان نماز میں تو دوسو سے ڈالتا رہتا ہے، اور نماز کے بعد کہتا ہے: ”تو نے کیا نماز پڑھی؟ ایسی نماز سے تو نہ پڑھنا بہتر ہے، ایسی نماز بھلا کیا قبول ہوگی؟“ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”جب وہ ایسا دوسو ڈالے تو اس سے کہہ دیا کرو کہ: میرا معاملہ تیرے ساتھ نہیں، اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے!“^(۱) جس مالک نے مجھے اپنے دربار میں سر جھکانے کی توفیق دی ہے، وہ اپنی رحمت سے دل جھکانے کی توفیق بھی دے گا، اور اسے قبول بھی فرمائے گا، مردود! تو خود تو ملعون اور رحمتِ خداوندی سے مایوس ہے، مجھے بھی رحمت سے مایوس کر کے اپنے ساتھ ملانا چاہتا ہے۔۔۔

اس لئے آپ کا سوال کہ خیالات آنے سے نماز ہوگی یا نہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ہوگی، اور انشاء اللہ بالکل صحیح ہوگی، خواہ لاکھ دوسو سے آئیں، (مگر خیالات خود نہ لائے جائیں)۔^(۲)

نماز میں خیالات کا آنا

سوال: ...خدا کے فضل و کرم سے پانچ وقت کی نماز پڑھتا ہوں، لیکن نماز کے دوران غلط قسم کے خیالات آتے ہیں، کوشش

(۱) عن القاسم بن محمد أن رجلاً سألہ فقال: إني أهم في صلاتي فيكثر ذالك عليّ، فقال له: امض في صلوٰتك فإنه لن يذهب ذالك عنك حتى تنصرف وأنت تقول: ما أتممت صلوٰتي. رواه مالك. (مشکوٰۃ ص: ۱۹). وفي المرقاة: فقال له امض في صلوٰتك سواء كانت الوسوسة خارج الصلاة أو داخلها ولا تلغث إلى موانعها فإنه لن يذهب ذالك عنك حتى تنصرف أي تفرغ من الصلاة وأنت تقول للشيطان: صدقت! ما أتممت صلوٰتي، لكن ما أقبل قولك ولا أتمها أرغاما لك ونقضا لما أردته مني وهذا أصل عظيم لدفع الوسواس وقمع هواجس الشيطان في سائر الطاعات. (المرقاة ج: ۱ ص: ۱۲۱، الفصل الثالث، باب في الوسوسة، طبع بمبئی انڈیا).

(۲) وعن القاسم بن محمد أن رجلاً سألہ فقال إني أهم في صلوٰتي فيكثر ذالك عليّ، فقال له: امض في صلوٰتك فإنه لن يذهب ذالك عنك حتى تنصرف وأنت تقول ما أتممت صلوٰتي. رواه مالك. (مشکوٰۃ ص: ۱۹، باب الوسوسة). وفي مرقاة المفاتيح ج: ۱ ص: ۱۲۱ (وأنت تقول) للشيطان صدقت (ما أتممت) لكن ما أقبل قولك ولا أتمها أرغاما لك ونقضا لما أردته مني وهذا أصل عظيم لدفع الوسواس وقمع هواجس الشيطان في سائر الطاعات والحاصل أن الخلاص من الشيطان إنما هو بعون الرحمن والإعتصام بظواهر الشريعة وعدم الالتفات إلى الخطرات والوسواس الذميمة ولا حول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم. (مرقاة شرح مشکوٰۃ ج: ۱ ص: ۱۲۱، طبع بمبئی).

کے باوجود ان خیالات سے چھٹکارا نہیں پاتا، اُمید ہے آپ مجھے ایسی رائے دیں گے کہ جسے اپنا کر اطمینان سے نماز پڑھ سکوں۔ یاد رہے کہ میں جمعہ کی نماز کے علاوہ سب نمازیں اکیلے پڑھتا ہوں، کیونکہ میں سعودی عرب کے صحرا میں رہتا ہوں اور جو افراد میرے ساتھ ہیں وہ وقت پر نماز نہیں پڑھتے، اور میں مقررہ وقت پر نماز پڑھتا ہوں، کیونکہ قرآن میں پڑھا ہے کہ: ”بے شک نماز مومنین پر وقت مقررہ پر فرض ہے۔“

جواب: ... نماز اکیلے پڑھنے کے بجائے اذان اور جماعت کے ساتھ پڑھنی چاہئے، اپنے دو چار ساتھیوں کو اس کے لئے آمادہ کر لینا کچھ بھی مشکل نہیں، تھوڑے سے اہتمام کی ضرورت ہے۔^(۱) نماز میں غیر اختیاری طور پر جو خیالات آتے ہیں، ان کا کوئی حرج نہیں، خود نماز کی طرف متوجہ رہنا چاہئے، اور اس کی تدبیر یہ ہے کہ جو کچھ نماز میں پڑھا جاتا ہے اس کی طرف دھیان رکھا جائے اور سوچ کر پڑھا جائے۔^(۲)

سوال: ... میں طالب علم ہوں اور اللہ کے فضل سے پانچ وقت کی نماز بھی پڑھتی ہوں، اور اللہ تعالیٰ کے آگے بڑی عجزی اور انکساری اور گنہگاروں کی طرح حاضر ہوتی ہوں، لیکن پھر بھی نماز پڑھتے وقت دل میں طرح طرح کے خیالات آتے رہتے ہیں، باوجود ترک کرنے کے شتم نہیں ہوتے، بلکہ بڑھ جاتے ہیں، اس کے لئے بہت پریشان ہوں کہ کیا کروں؟ کوئی حل بتائیں۔

جواب: ... نماز میں خیالات و وساوس کا آنا غیر اختیاری ہے، اس پر مواخذہ نہیں، البتہ خیالات کا لانا اختیاری ہے، اس لئے اگر خیالات از خود آئیں تو ان کی پروا نہ کی جائے،^(۳) نہ ان کی طرف التفات کی جائے، بلکہ نماز میں جو کچھ پڑھا جاتا ہے اس کی طرف دھیان رکھا جائے، اور جو کچھ پڑھیں سوچ سوچ کر پڑھیں، اگر خیال بھٹک جائے تو پھر متوجہ ہو جائیں، اگر آپ نے اس تدبیر پر عمل کیا تو نہ صرف یہ کہ نماز کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی، بلکہ آپ کو اس محنت و مجاہدے کا مزید ثواب ملے گا۔ ایک ضروری بات یہ ہے کہ نماز سے پہلے یہ دھیان کر لیا کریں کہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو رہی ہوں۔

مسکرا نے سے نماز نہیں ٹوٹتی، لیکن آواز ہنسنے سے ٹوٹ جاتی ہے

سوال: ... کیا نماز پڑھتے وقت مسکرانے سے نماز نہیں ٹوٹتی؟ میرا خیال ہے کہ نماز ٹوٹ جاتی ہے، جبکہ میرے دوست کا کہنا

(۱) عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: صلوة الجماعة تفضل علی صلوة الرجل وحده بسبع وعشرين درجة. (سنن ترمذی ج: ۱ ص: ۵۲، أبواب الصلوة، باب ما جاء فی فضل الجماعة. عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: صلوة الرجل فی جماعة تزيد علی صلواته فی بیت و صلواته فی سوقه بضعا وعشرين درجة. (صحیح مسلم ج: ۱ ص: ۱۳۳، قدیمی، کتاب المساجد). والجماعة سنة مؤكدة للرجال، وقيل واجبة وعليه العامة فتسن أو تجب. ثمرة تظهر فی الإثم بتركها مرة..... علی الرجال العقلاء البالغين الأحرار القادرين علی الصلوة بالجماعة. (درمختار مع رد المختار ج: ۱ ص: ۵۵۲، ۵۵۳، طبع سعید، ایضاً حلبی کبیر ص: ۵۰۸، طبع سہیل اکیڈمی).

(۲) گزشتہ صفحے کا حاشیہ ملاحظہ ہو۔

(۳) ایضاً گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ ہو۔

ہے کہ کھلکھلا کر ہنسنے سے نماز ٹوٹتی ہے، مسکرانے سے نہیں۔

جواب:۔۔۔ صرف مسکرانے سے نماز نہیں ٹوٹتی، بشرطیکہ ہنسنے کی آواز پیدا نہ ہو، اور اگر اتنی آواز پیدا ہو جائے کہ برابر کھڑے شخص کو سنائی دے تو اس سے نماز ٹوٹ جائے گی۔^(۱)

نماز میں قصد آپیر و مرشد کا تصور جائز نہیں

سوال:۔۔۔ ایک صاحب کا کہنا ہے کہ نماز پڑھتے وقت اپنے پیر و مرشد کا تصور کرنا چاہئے، تو کیا یہ صحیح ہے؟
جواب:۔۔۔ نماز میں پیر و مرشد کا قصد تصور کرنا جائز نہیں، نماز میں صرف خدا تعالیٰ کا تصور کرنا چاہئے۔^(۲)

نماز اور تلاوت قرآن میں آنے والے وساوس پر توجہ نہ دیں

سوال:۔۔۔ میں جب بھی نماز کے لئے کھڑی ہوتی ہوں اور نیت باندھ لیتی ہوں، تو طرح طرح کے وساوس اور خیالات آنے شروع ہو جاتے ہیں، یہی کیفیت قرآن شریف پڑھتے وقت بھی ہوتی ہے، کوئی حل بتائیں۔

جواب:۔۔۔ وہ خیالات آپ کے ذہن میں پہلے سے موجود ہوتے ہیں، نماز اور قرآن ایک روشنی ہے، اس روشنی میں وہ نظر آنے لگتے ہیں، اور جب یہ لائٹ بجھ جاتی ہے، تو وہ خیالات بھی گم ہو جاتے ہیں۔ آپ نماز اور قراءت کی طرف متوجہ رہا کریں، ان خیالات کی کوئی پروا نہ کریں، آپ کو نماز کا پورا ثواب ملے گا، اگر توجہ بٹ جائے تو پھر جوڑ لیا کریں۔^(۳)

نماز پڑھتے وقت جو خیالات آئیں ان کی طرف توجہ ہرگز نہ دیں

سوال:۔۔۔ میں صوم و صلوٰۃ کا پابند ہوں، مجھے اکثر طور پر ہر نماز میں وسوسہ بہت ہوتا ہے، جب بھی میں اکیلا نماز پڑھتا ہوں، تو مجھے بہت سے خیالات آتے ہیں، مجھے نماز میں سورۃ الحمد شریف کے بعد اپنے ارادے کے مطابق جو سورۃ پڑھنی ہوتی ہے، تو میں بھول کر دوسری سورۃ پڑھنا شروع کر دیتا ہوں، جب مجھے سورۃ پڑھتے وقت یاد آتا ہے تو میں اس سورۃ کو آدھا میں چھوڑ کر اور سورۃ پڑھنا شروع کرتا ہوں جو مجھے پہلے پڑھنے کا خیال ہوتا ہے۔

(۱) القہقہ فی کل صلوٰۃ فیہا رکوع وسجود تنقض الصلاۃ والوضوء، والضحک یبطل الصلاۃ ولا یبطل الطہارۃ، والتبسم لا یبطل الصلاۃ ولا الطہارۃ... الخ۔ (الہندیہ ج: ۱ ص: ۱۲، وأيضاً حلبی کبیر ص: ۲۴۱، ۲۴۲)۔
(۲) فالأصل فیہ (ای فی الاستجاب) انه ینبغی للمصلی أن ینشع فی صلاتہ (وبعد أسطر) ولا یتشاغل بشیء غیر صلاتہ... الخ۔ (البدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۲۱۵)۔

(۳) عن أسی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ان اللہ تجاوز لأمتی عما حدثت بہ أنفسہا ما لم تعمل أو تکلم بہ... الخ۔ (مسلم، باب بیان تجاوز اللہ عن حدیث النفس ج: ۱ ص: ۷۸، طبع قدیمی کتب خانہ)۔ عن القاسم بن محمد أن رجلاً سأله فقال إني أهم في صلوتي فيكثر ذلك علي، فقال له: امض في صلوتك فإنه لن يذهب ذلك عك حتى تنصرف وأنت تقول ما أتممت صلوتي۔ رواه مالك۔ (مشکوٰۃ ج: ۱ ص: ۱۹، باب فی الوسوسۃ)۔ وفي المرقاة فی شرح الحدیث۔ (وأنت تقول) للشيطان صدقت (ما أتممت صلواتي) لكن ما أقبل قولك ولا أتمها ارغاما لك وبقضا لما أردته متى وهذا أصل عظیم لدفع الوسوس وقمع هواجس الشيطان فی سائر الطاعات۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح ج: ۱ ص: ۱۲۱، طبع بمبئی)۔

جواب:۔۔۔ فرض نماز تو جماعت کے ساتھ پڑھا کیجئے، اکیلے نماز پڑھنے میں جو خیالات آتے ہیں، ان کو آنے دیجئے، اور یوں سمجھ لیجئے کہ بندھا ہوا کتا بھونک رہا ہے، اسے بھونکنے دیجئے۔ جو سورۃ شروع کر لیں، اس کو مکمل کر لیا کیجئے، اس کو چھوڑ کر دوسری سورۃ شروع کرنے کی ضرورت نہیں۔^(۱)

نماز میں آنے والے وساوس کا علاج

سوال:۔۔۔ میں جب بھی نماز پڑھنا شروع کرتا ہوں تو ذہن میں بہت بُرے خیالات آتے ہیں، جیسے ان کی تصویر میرے بالکل سامنے ہو، بہت کوشش کرتا ہوں کہ یہ خیالات نہ آئیں، لیکن بہت مجبور ہوں، اور ساتھ ہی اگر کوئی شور شرابہ ہو تو نماز میں بھول جاتا ہوں، کیا میری نماز ہو جاتی ہے یا کہ نہیں؟ اور اس کا کوئی روحانی حل فرمائیں۔

جواب:۔۔۔ نماز شروع کرنے سے پہلے چند لمحے یہ تصور کر لیا کریں کہ میری بارگاہ رب العزت میں پیشی ہو رہی ہے۔ اگر گنج کے سامنے کسی شخص کے قاتل ہونے یا نہ ہونے کی پیشی ہو رہی ہو، تو ظاہر بات ہے کہ اس کو خیالات نہیں آئیں گے، پس آپ یہ تصور کر کے کہ میں سب سے بڑے احکم الحاکمین کے سامنے پیش ہو رہا ہوں اور میرے لئے حق تعالیٰ شانہ کی جانب سے فیصلہ ہونے والا ہے۔ اس کی پابندی کریں گے تو ان شاء اللہ آپ کو وساوس اور خیالات سے نجات مل جائے گی۔

غیر اختیاری بُرے خیالات کی پروا نہ کریں

سوال:۔۔۔ میرے ذہن میں اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے خلاف کلمات آتے ہیں، میں اس سلسلے میں بہت پریشان ہوں، دن کے دوسرے اوقات میں کم جبکہ نماز اور قرآن کی تلاوت کے دوران زیادہ آتے ہیں، میں بہت توبہ کرتی ہوں، استغفار پڑھتی ہوں، اکثر اس بُری عادت پر قابو پالیتی ہوں، مگر پھر سے بُرے خیالات آنے لگتے ہیں۔ آپ برائے مہربانی مجھے اس پریشانی سے چھٹکارا دلانے کے لئے کوئی تدبیر کریں اور مجھے کوئی حل بتائیں، میں روز روز پتا نہیں کتنی گناہگار ہوتی ہوں۔

جواب:۔۔۔ غیر اختیاری خیالات پر نہ سناہ ہے، نہ مواخذہ، نہ ایمان میں کوئی نقص۔ اس لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، نہ ان کے آنے سے پریشان ہوں، نہ ان کے بنانے کی فکر کریں، یوں سمجھیں کہ کتا بھونک رہا ہے، بھونکنے دیں، ان شاء اللہ خود دفع ہو جائے گا۔^(۲)

(۱) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تجاوز لأمتی عما حدثت بہ أنفسہا ما لم تعمل أو تکلم بہ الخ۔ (مسلم، باب بیان تجاوز اللہ عن حدیث النفس ج ۱ ص ۷۸)، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: صلوة الرجل فی جماعة تزيد علی صلواتہ فی بیتہ وصلوة فی سوقہ بصفا وعشرین درجۃ۔ (مسلم ج ۱ ص ۱۳۳، طبع قدیمی کتب خانہ)۔

(۲) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ان اللہ تجاوز لأمتی عما حدثت بہ أنفسہا ما لم تعمل أو تکلم بہ الخ۔ (مسلم، باب بیان تجاوز اللہ عن حدیث النفس ج ۱ ص ۷۸)، عن القاسم بن محمد أن رجلاً سأله فقال: انی اہم فی صلواتی فیکثر ذلک علی، فقال لہ: امض فی صلواتک فإنہ لن یدھب ذلک عنک حتی تنصرف وأنت تقول ما أتممت صلواتی۔ رواہ مالک۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۹، باب فی الوسوسة)۔

غیر اختیاری وساوس کا علاج

سوال: ... مولانا صاحب! میں ایک وقت تک وساوس کا شکار رہتی ہوں، حالانکہ مجھے احساس ہے کہ یہ سب فضول خیالات ہیں، اللہ کا شکر ہے کہ میں پانچوں وقت کی نماز پڑھتی ہوں، اس وجہ سے مجھے بھوک بھی نہیں لگتی، دل بے چین رہتا ہے، وزن بھی کم ہو گیا، مجھے کوئی حل بتائیں، میں زندگی بھر آپ کو دعا دیتی رہوں گی۔

جواب: ... غیر اختیاری طور پر جو خیالات اور وساوس آتے ہیں، ان کی وجہ سے نہ ایمان میں خلل آتا ہے، نہ آدمی مردود ہوتا ہے۔ ان وساوس کا علاج یہ ہے کہ ان کی پروا نہ کی جائے، بلکہ جب بھی کوئی بُرا خیال آئے فوراً ”لا اِلهَ اِلَّا اللہ“ پڑھ کر آدمی دوسری طرف متوجہ ہو جائے۔

آپ بالکل مطمئن رہیں، اور صبح و شام تین مرتبہ قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کریں۔^(۱)

بُرائے خیالات پر مواخذہ نہیں ہوگا

سوال: ... کبھی کبھی میرے ذہن میں یہ خیال آتا ہے کہ نعوذ باللہ ہمارا مذہب اسلام صحیح ہے کہ نہیں؟ اور کبھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کا خیال آتا ہے، تو کبھی اللہ تعالیٰ کے متعلق کوئی غلط خیال آتا ہے۔ ایک حدیث کچھ روز پہلے سنی ہے کہ جس کے دل میں شک ہوگا، اُس کو قبر میں سوالات سخت ہوں گے۔ اور شاید اس کا حال مسلمان جیسا نہ ہو۔ میں اللہ کے فضل سے مذہبی دماغ کا لڑکا ہوں، ان سوچوں سے کیا انسان مسلمان رہتا ہے؟ ان خیالات کی وجہ سے میں نے آپ کو خط لکھنے کی زحمت گوارا کی ہے کہ آپ میری یہ الجھن دور کر دیں۔

جواب: ... اگر آدمی ان بُرائے خیالات کو بُرا سمجھتا ہو، تو ان پر کوئی مواخذہ نہیں، کیونکہ یہ غیر اختیاری چیز ہے۔^(۲)

نماز کے دوران ذہن میں خیالات چھا جائیں تو کیا کیا جائے؟

سوال: ... نماز پڑھتے وقت تو میں جسم کے کسی حصے کو اوپر نیچے نہیں کرتا ہوں، اور نہ ہی اوپر نیچے، ادھر ادھر دیکھتا ہوں، لیکن اندرون ذہن خیالات چھائے رہتے ہیں، جس کے جھٹکنے کی کوشش بھی کرتا ہوں، لیکن پھر بھی آجاتے ہیں۔

جواب: ... اندرونی خیالات کی پروا نہ کریں، البتہ جب نماز کے لئے کھڑے ہوں تو چند سیکنڈ پہلے یہ تصور کر لیا کریں کہ میری پیشی اللہ تعالیٰ کے دربار میں ہو رہی ہے، اور میں یا تو معافی لے کر آؤں گا یا مجرم بن کر...!

(۱، ۲) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ان اللہ تجاوز لا یمتی عما حدثت بہ انفسہا ما لم تعمل او تتکلم بہ... إلح۔ (مسلم، باب بیان تجاوز اللہ عن حدیث النفس ج: ۱ ص: ۷۸ طبع قدیمی کتب خانہ)۔

نماز میں سوسوں سے بچنے کی تدبیر

سوال: نماز پڑھتے وقت ادھر ادھر کے خیالات آتے ہیں، کیا میری نماز ہو جاتی ہے؟ کوئی ایسی صورت بتائیے کہ نماز صحیح

پڑھ سکوں۔

جواب: نماز میں جو کچھ پڑھا جاتا ہے، اس کو سوچ سمجھ کر توجہ سے پڑھا کیجئے۔

نماز میں دنیوی خیالات آنے کا علاج

سوال: نماز کی ادائیگی کے دوران اگر ذہن میں مختلف دنیوی خیالات آتے ہوں تو کیا نماز قبول ہوگی؟

جواب: نماز شروع کرنے سے پہلے چند لمحے اس بات کا تصور کر لیا جائے کہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو رہا ہوں،

اور حق تعالیٰ شانہ مجھ سے باز پرس فرما رہے ہیں۔ اس کے بعد توجہ نماز کی طرف کر کے نماز پڑھی جائے، ان شاء اللہ نماز میں توجہ منتشر نہیں ہوگی۔ بہر حال آپ اس کی پروا کئے بغیر نماز کی طرف دھین رکھ کر نماز پڑھتے رہیں۔^(۱)

نماز کی ادائیگی کے بعد وقت میں تردد ہو تو کیا کریں؟

سوال: میں نے دو مرتبہ مغرب کی نماز ادا کی ہے، میں نے وقت کے مطابق وضو کر کے نماز (فرض) ادا کی، سلام

پھیرنے کے بعد مجھے اذان کی آواز سنائی دی، میں نے اذان سننے کے بعد دوبارہ نماز مغرب (فرض + سنت) ادا کی، میری پہلی نماز بھی صحیح تھی (صرف فرض پڑھے تھے) اس کے بعد دوسری نماز (کمل) ادا کی، لہذا اس سلسلے میں مجھے کیا حکم ہے؟

جواب: فرض نماز دو مرتبہ نہیں پڑھی جاتی،^(۲) غائباً آپ کو اذان سننے کے بعد شک ہوا کہ آپ نے نماز وقت سے پہلے

پڑھ لی، اس لئے آپ نے دوبارہ پڑھنا ضروری سمجھا، اگر آدمی کو تردد ہو جائے کہ میں نے وقت کے اندر نماز پڑھی ہے یا وقت سے پہلے؟ تو اس کو دوبارہ پڑھ لینی چاہئے۔^(۳)

نماز میں قہقہہ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

سوال: نماز میں قہقہہ لگانے سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں؟

(۱) ان تعبد الله كأنك تراه فإن لم تكن تراه فإنه يراك. الحديث. (مسلم، کتاب الإیمان ج: ۱ ص ۲۷، طبع قدیمی).
أيضاً: في المراقبة. وهذا من حوامع الكلم فإن العبد إذا قام بين يدي مولاه لم يترك شيئاً مما قدر عليه من إحسان العمل ولا يلتفت إلى ما سواه. ولذا قال فإن لم تكن تراه أي تعامله معاملة من تراه فإنه يراك أي تعامل معاملة من يراك أو فأحسن في عملك فإنه يراك. وفي رواية فإن لم تراه أي بأن غفلت عن تلك المشاهدة المحصلة لغاية الكمال فلا تفعل عما يجعل لك أصل الكمال.. وحاصل الكلام فإن لم تكن تراه مثل الرؤية المعنوية فلا تفعل فإنه يراك. (مراقبة شرح المشكوة ج: ۱ ص: ۵۳ الفصل الأول، کتاب الإیمان).

(۲) لأن الفرض لا يتكرر. (رد المحتار مع الدر المختار ج: ۱ ص ۴۵۸، مطلب كل صلوة أدبت مع كراهة التحريم).

(۳) وإنما يحزبه أن يوى فرص الوقت إذا كان يصلى في الوقت الخ. (عالمگیری ج: ۱ ص ۶۶، کتاب الصلاة).

جواب: ... جتنی مذہب میں نماز میں قہقہہ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، بشرطیکہ قہقہہ لگانے والا بالغ ہو، بیدار ہو، ورنہ نماز رکوع اور سجدہ والی ہو۔ پس اگر بچے نے یا نماز کے اندر سوئے ہوئے نے قہقہہ لگایا تو وضو نہیں ٹوٹے گا، البتہ نماز فاسد ہو جائے گی۔^(۱) اسی طرح اگر نماز جنازہ میں قہقہہ لگایا تو نماز فاسد ہو جائے گی، مگر وضو نہیں ٹوٹے گا،^(۲) اور نماز سے باہر قہقہہ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا، مگر قہقہہ لگانا مکروہ ہے کہ یہ غفلت کی علامت ہے۔^(۳)

نماز میں ہنسنّا

سوال: ... نماز میں ہنسنّا اور اس طرح ہنسا کہ صرف ناک سے آواز آئی، منہ سے آواز نہیں نکلی، تو کیا اس سے نماز ٹوٹ جائے گی؟

جواب: ... اس سے نماز نہیں ٹوٹتی۔^(۴)

نماز کے اندر رونا

سوال: ... نماز کے دوران یا قرآن پاک پڑھتے ہوئے رونا آجائے تو کیا وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ اور ایک وضو سے کتنی نمازیں پڑھی جاسکتی ہیں؟ یا وضو کتنی دیر تک قائم رہتا ہے؟

جواب: ... اگر اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونا آئے تو اس سے نہ نماز ٹوٹتی ہے، نہ وضو، اور اگر کسی دنیوی حادثے سے نماز میں آواز سے رو پڑے تو اس سے نماز ٹوٹ جائے گی، وضو نہیں ٹوٹے گا۔^(۵) وضو کرنے کے بعد جب تک وضو توڑنے والی کوئی بات پیش نہ آئے (مثلاً: ریح خارج ہونا)، اس وقت تک وضو قائم رہتا ہے،^(۶) اور ایک وضو سے جتنی نمازیں چاہے پڑھ سکتا ہے۔

(۱) الفقہیہ فی کل صلاۃ فیہا رکوع وسجود وتنقض الصلاۃ والوضوء عندنا ولا تنقض الطہارۃ خارج الصلاۃ والفقہیہ من الصبی فی حال الصلاۃ لا تنقض الوضوء کذا فی المحيط ولو قہقہہ نائمًا فی الصلاۃ فالصیحح انہا لا تبطل الوضوء ولا الصلاۃ... إلخ۔ (ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۲، کتاب الطہارۃ، الباب الثانی)۔

(۲) أو فی صلاۃ الجنائزۃ تبطل ما کان فیہا ولا تنقض الطہارۃ... إلخ۔ (ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۲، کتاب الطہارۃ، الباب الثانی، أيضًا در مع الرد ج: ۱ ص: ۱۳۳، أو کان الوضوء أربعة)۔

(۳) وأما الإفراط فیہ فبانہ یورث کثرۃ الضحک تمت القلب وتورث الضعیفۃ فی بعض الأحوال وتسقط المہابة والوقار ولأن الضحک یدل علی الغفلة عن الآخرة، قال صلی اللہ علیہ وسلم: لو تعلمون ما أعلم، لیکتم کثیرًا ولصحکم قلیلًا! (احیاء العلوم ج: ۳ ص: ۱۲۸، النہی عن المزاح)۔

(۴) والتبسم لا یبطل الصلاۃ ولا الطہارۃ۔ (عالمگیری ص: ۱۲، الفصل الخامس فی نواقض الوضوء)۔

(۵) (أو بکی) فیہا (فارتفع بکاوۃ) أي حصل منہ صوت مسموع (ان کان من ذکر الجنة أو النار) أو نحو ذلك لم یفسد صلاتہ... (ان کان من وجع أو مصیبة) تفسد صلاتہ... إلخ۔ (حلی کبیر ص: ۴۳۶)۔

(۶) (قوله وینقضہ خروج نجس منہ) أي ینقض الوضوء خروج نجس من المتوضی... إلخ۔ (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۳۱، کتاب الطہارۃ)۔

نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر دُرود پڑھنے سے نماز نہیں ٹوٹی

سوال: ... اگر نماز میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آجائے، یعنی قراءت میں یا دُرود شریف وغیرہ میں تو کیا نماز کے دوران بھی ”صلی اللہ علیہ وسلم“ کہہ دینا چاہئے؟ اس سے نماز تو نہیں ٹوٹی؟

جواب: ... نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام پر دُرود شریف نہیں پڑھا جاتا، لیکن اگر پڑھ لیا تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔^(۱)

نماز کے دوران اگر چھینک آئے تو کیا ”الحمد للہ“ کہنا چاہئے؟

سوال: ... کیا نماز کے دوران اگر چھینک آجائے تو ”الحمد للہ“ کہنا چاہئے، جیسا کہ عام حالت میں کہتے ہیں؟

جواب: ... نماز میں نہیں کہنا چاہئے، لیکن اگر کہہ لیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔^(۲)

نماز میں رُومال سے نزلہ صاف کرنا

سوال: ... مولانا صاحب! آپ سے نماز کے متعلق ایک مسئلہ معلوم کرنا تھا، میں نے ایک شخص کو نماز پر جماعت پڑھتے ہوئے دیکھا کہ وہ ہاتھ میں رکھے ہوئے رُومال سے نزلہ صاف کر رہے تھے۔ میں نے جب ان سے پوچھا کہ یہ کرنا درست ہے؟ تو وہ کہتے ہیں کہ درست ہے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ فلاں مولانا صاحب نے اس کو عذر کہا ہے، جبکہ میں نے اپنی جامع مسجد کے امام صاحب سے یہ مسئلہ پوچھا تو وہ کہتے ہیں کہ قیام میں کوئی بھی چیز ہاتھ میں نہیں لینی چاہئے، اگر نزلہ گر رہا ہو تو آپ ہاتھ سے صاف کر سکتے ہیں۔ مولانا صاحب! آپ اس مسئلے میں میری مدد فرمائیں۔

جواب: ... نزلے کی شدت ہو تو کوئی حرج نہیں۔^(۳)

نماز کی حالت میں منہ میں آنے والی بلغم نگلنا

سوال: ... نماز کی حالت میں منہ میں بلغم آجائے اور اس کو نگل لیا جائے تو نماز میں کوئی خلل تو واقع نہ ہوگا۔

جواب: ... جی نہیں!^(۴)

(۱) أو سمع اسم النبي صلى الله عليه وسلم فقال صلى الله عليه وسلم وإن لم يرد به الحواب بل قصد ثناء و صلوة على سبيل الاستيناف لا تفسد صلوته... إلخ. (حلی کبیر ص: ۴۴۴).

(۲) ولو عطس المصلي فقال: الحمد لله لا تفسد صلوته... إلخ. (حلی کبیر ص: ۴۴۹، أيضًا هدية ح: ۱ ص: ۹۸).

(۳) ويكره أن يرمى بزاقه إلا أن يضطر فيأخذه بثوبه أو يلقيه تحت رجله اليسرى إذا صلى خارج المسجد. (مراقى الفلاح على هامش الطحطاوى ص: ۱۹۱، فصل فيما يفسد الصلاة).

(۴) أيضًا.

نماز میں اردو زبان میں دُعا کرنا کیسا ہے؟

سوال: کیا ہم نماز پڑھتے وقت سجدے میں اپنی زبان میں یعنی اُرو میں اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت بیان کر سکتے ہیں؟

جواب: نہیں! ورنہ نماز ٹوٹ جائے گی۔^(۱)

آخری قعدہ چھوڑنے والے کی نماز باطل ہوگئی

سوال: اگر امام صاحب چار فرض والی رکعت میں دوسری رکعت میں بیٹھنے کے بجائے تیسری رکعت میں بیٹھے، ابھی وہ

بیٹھے ہی تھے کہ مقتدی نے اللہ اکبر کہا تو وہ فوراً کھڑے ہو گئے، پھر وہ چوتھی رکعت میں نہیں بیٹھے، بلکہ وہ کھڑے ہو گئے، پانچویں رکعت

میں بھی نہیں بیٹھے، بلکہ وہ چھٹی رکعت میں بیٹھے، تو انہوں نے التحیات پڑھنے کے بعد سجدہ سہو کیا، اور پھر انہوں نے سارا پڑھ کر سلام

پھیر کر نماز ختم کی۔ تو کیا نماز ہوگئی؟ اور اگر نماز ہوگئی تو کتنی رکعت ہوئیں؟ فرض کے علاوہ نفل بھی ہوگئی یا نہیں؟

جواب: مقتدیوں کو چاہئے تھا کہ امام کو چوتھی رکعت پر بیٹھنے کا لقمہ دیتے، بہر حال جب امام نے پانچویں رکعت کا سجدہ

کر لیا تو فرض نماز باطل ہوگئی، اور یہ نفل نماز ہوگئی، کیونکہ آخری قعدہ فرض ہے، اور فرض کے چھوٹ جانے سے نماز نہیں ہوتی، امام اور

مقتدی دوبارہ نماز پڑھیں۔^(۲)

(۱) (قوله يفسد الصلاة التكلم) لحديث مسلم إن صلواتنا هذه لا يصلح فيها شيء من كلام الناس إنما هو التسبيح والتكبير وقراءة القرآن... إلخ. (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها).

(۲) (الأولى رجل صلى الظهر) ونحوها (خمساً) بأن قيد الخامسة بالسجدة (ولم يقعد على رأس الرابعة بطلت فرضيته وتحولت صلواته نفلاً... إلخ. (حلبی کبیر ص: ۲۹۰، السادس القعدة الأخيرة).

نماز توڑنے کے عذرات

مالی نقصان پر نماز کو توڑنا جائز ہے

سوال: ... ہمارے محلے کی مسجد کے پیش امام صاحب نے مغرب کی نماز شروع کی، ایک رکعت کے بعد انہوں نے سلام پھیر دیا، اس کے بعد وہ وضو خانہ میں گئے، اور اپنی گھڑی اٹھا کر لائے، پھر انہوں نے دوبارہ تکبیر پڑھوائی اور نماز شروع کی۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ امام صاحب نے گھڑی کی خاطر نماز کو کیوں توڑا؟ اور تکبیر دوبارہ کیوں کہی گئی؟

جواب: ... ایک درہم (قریباً ساڑھے تین ماشے چاندی) کے نقصان کا اندیشہ ہو تو نماز توڑ دینے کی اجازت ہے،^(۱) اقامت کو دیر ہو جائے تو اقامت دوبارہ کہنی چاہئے،^(۲) آپ کے امام صاحب نے دونوں مسئلوں میں شریعت کے مطابق عمل کیا، لوگوں کا اعتراض ناواقفی کی بنا پر ہے۔

ایک درہم مال کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو تو نماز توڑنا جائز ہے

سوال: ... اگر نماز کے دوران جیب سے کچھ پیسے یا روپے گر جائیں اور کوئی دوسرا شخص ان روپوں کو اٹھا کر لے جا رہا ہو تو کیا نماز توڑ کر اس سے وہ روپے واپس لینے چاہئیں یا نماز پڑھتے رہنا چاہئے؟ یہ حرکت اگر کوئی شخص نفل، سنت یا فرض باجماعت میں کرے تو ہم کو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: ... نماز کو توڑ کر اس کو پکڑ لینا صحیح ہے، نماز خواہ فرض ہو یا نفل اور جماعت کی ہو یا بغیر جماعت کے، نماز کے دوران اگر ایک درہم چاندی (۳۰۳ گرام) کی مالیت کے برابر چیز کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو تو نماز کو توڑ دینا جائز ہے۔^(۳)

نماز کے دوران گمشدہ چیز یاد آنے پر نماز توڑ دینا

سوال: ... وضو کے دوران وضو خانے میں ہم اگر اپنی کوئی خاص چیز گھڑی یا چشمہ وغیرہ بھول جائیں اور وہ ہم کو نماز کے

(۱) رجل قام إلى الصلاة فسرقة منه شيء قيمته درهم له أن يقطع الصلاة... إلخ۔ (ہندیہ ج: ۱ ص ۱۰۹)۔

(۲) ولا ينبغي للمؤذن أن يتكلم في الأذان أو في الإقامة أو يمشی لأن تكلم بكلام يسير لا يلزمه الاستقبال۔ (عالمگیری ج ۱ ص: ۵۵، الفصل الأول في صفته وأحوال المؤذن)۔

(۳) رجل قام إلى الصلاة فسرقة منه شيء قيمته درهم له أن يقطع الصلاة ويطلب السارق سواء كانت فريضة أو تطوعاً لأن الدرهم مال... إلخ۔ (ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۰۹، كتاب الصلاة، الباب السابع، ومما يتصل بذلك مسائل)۔

دوران یاد آئے تو ہم اس صورت میں کیا کریں؟

جواب: نماز توڑ کر اس کو اٹھالائیں۔^(۱)

کسی شخص کی جان بچانے کے لئے نماز توڑنا

سوال: اگر ایک آدمی بیمار ہے اور بیماری کی حالت میں بے ہوش ہے، اس کے پاس عورتیں کافی ہیں، مرد صرف ایک ہے، اس نے بھی فرض نماز کی نیت کر لی ہے، نمازی نے صرف ایک رکعت پڑھی ہے کہ اتنے میں عورتوں نے شور مچا دیا کہ بیمار فوت ہو رہا ہے تو نمازی نماز توڑ سکتا ہے؟

جواب: اگر اس کی جان بچانے کی کوئی تدبیر کر سکتا ہے، تو نماز توڑ دے، اور اگر وہ مر چکا ہے تو نماز توڑنے کا کیا فائدہ؟^(۲)

اگر کوئی بے ہوش ہو کر گر جائے تو اس کو اٹھانے کے لئے نماز توڑ سکتے ہیں؟

سوال: نماز جماعت کے ساتھ ہو رہی ہے، اور کوئی نمازی بوجہ کمزوری یا کسی اور وجہ سے گر کر بے ہوش ہو جائے تو کیا ساتھ کھڑے ہوئے آدمی کو نماز توڑ کر اسے اٹھانا چاہئے یا نماز جاری رکھنی چاہئے؟ براہ کرم یہ بتائیں کہ ہمیں اس وقت کیا کرنا ہے جبکہ آدمی نیچے تڑپ رہا ہو؟

جواب: نماز توڑ کر اس کو اٹھانا چاہئے، ایسا نہ ہو کہ اس کو مدد نہ ملنے کی وجہ سے اس کی جان ضائع ہو جائے۔^(۳)

نماز میں زہریلی چیز کو مارنا

سوال: اگر نماز میں اچانک کہیں سے کوئی زہریلا کیڑا آ جائے اور نمازی کی طرف بڑھے تو کیا نماز نیت توڑ سکتا ہے؟

جواب: اگر اس کو مارنے کے لئے عمل کثیر کی ضرورت نہ ہو تو نماز کو توڑے بغیر اس کو مار دیں، اور اگر عمل کثیر کی ضرورت ہو تو نماز ٹوٹ جائے گی اور اس کو مارنے کے لئے نماز کا توڑ دینا جائز ہے۔ خلاصہ یہ کہ اگر نماز توڑے بغیر اس کو مار سکتے ہوں تو ٹھیک، ورنہ اس کے لئے نماز توڑ سکتے ہیں۔^(۴)

(۱) ان القطع (أى الصلاة) يكون حراماً ومباحاً والمباح إذا خاف فوت مال... إلخ۔ (شامی ج: ۲ ص: ۵۲)۔

(۲) والحاصل ان المصلی متى سمع أحداً يستغيث وكان له قدرة على اغاثته وتخليصه وحب عليه اغاثته وقطع الصلاة فرضاً كان أو غيره۔ (شامی ج: ۲ ص: ۵۱، باب إدراك الفريضة)۔

(۳) أن القطع (أى الصلاة) يكون واجباً والواجب لإحياء نفس۔ (شامی ج: ۲ ص: ۵۲)۔

(۴) (لَا) يكره (قتل حية أو شرب) إن خاف الأذى (مطلقاً) ولو بعمل كثير على الأظهر لكن صحح الحلبي الفساد وقال الشامي بقوله لا يكره (صحح الحلبي الفساد) حيث قال تبعاً لابن الهمام فالحق فيما يظهر هو الفساد، والأمر بالقتل لا يستلزم صحة الصلاة مع وجوده كما في صلاة الخوف، بل الأمر في مثله لإباحة مباشرته وإن كان مفسداً للصلاة... إلخ۔

(شامی مع درمختار ج: ۱ ص: ۶۵۱، مطلب الكلام على اتخاذ المسجد)۔

نماز کے دوران بھڑ، شہد کی مکھی وغیرہ کو مارنا

سوال: ... اگر باجماعت نماز پڑھتے ہوئے پاؤں، سر یا کان پر کوئی بھڑ، شہد کی مکھی یا کوئی کیڑا کاٹ لے تو اسے یعنی جانور (بھڑ، کیڑا اور شہد کی مکھی) کو مارنے کی اجازت ہے؟

جواب: ... اگر اس کے ایذا دینے کا خوف ہو اور عمل کثیر کے بغیر مار سکے تو مار دے، اس سے نماز نہیں ٹوٹے گی، ورنہ نماز توڑ کر مار دے۔^(۱)

دروازے پر فقط دستک سن کر نماز توڑنا جائز نہیں

سوال: ... ہم نماز پڑھ رہے ہیں، اس وقت کوئی ہم کو دوسرے کمرے میں سے آواز دیتا ہے، جس کو یہ نہیں معلوم ہوتا کہ ہم نماز میں مشغول ہیں، یا کوئی دروازے پر دستک دے اور ہم نماز پڑھ رہے ہوں اور گھر میں ہمارے سوا کوئی اور نہ ہو، ایسے وقت آنے والا بھی جلدی میں ہو تو کیا ایسے میں نماز کی نیت توڑی جاسکتی ہے؟ اور اگر توڑی جاسکتی ہے تو نماز توڑنے کا طریقہ بتائیں؟

جواب: ... یہ آپ کو کیسے معلوم ہوگا کہ وہ جلدی میں ہے؟ بہر حال کسی ایسی شدید ضرورت کے لئے جس کے نقصان کی اطلاع نہ ہو سکے، نیت توڑ دینا جائز ہے،^(۲) اور محض دستک سن کر نماز توڑنا جائز نہیں۔

والدین کے پکارنے پر کب نماز توڑی جاسکتی ہے؟

سوال: ... ایک صاحب نے مضمون بعنوان ”والدین کا احترام“ میں لکھا ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے (حدیث کا نام نہیں لکھا) کہ ”رَبِّی کی رضا باپ کی رضا میں ہے اور رَّبِّی کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔“

پھر لکھتے ہیں کہ: روایت میں ہے (کس کی روایت ہے؟ کوئی حوالہ نہیں) کہ اگر والدین کسی تکلیف و پریشانی کی وجہ سے پکاریں تو فرض نماز بھی توڑ کر ان کو جواب دے اور اگر بلا ضرورت پکاریں، ان کو یہ معلوم نہیں کہ تم نماز میں ہو تو بھی سنت و نفل نماز توڑ کر جواب دو، اگر یہ معلوم ہونے کے باوجود کہ تم نماز میں ہو پکاریں تو ہر طرح کی نماز توڑ کر ان کو جواب دو۔

براہ کرم آپ فرمائیں کہ کس حدیث میں یہ حکم ہے؟ یا کون سی مستند روایت ہے کہ والدین کے احترام میں نماز توڑ دینے کی ہدایت کی گئی ہے؟

جواب: ... در مختار (باب ادراک الفریضة) میں لکھا ہے کہ: اگر فرض نماز میں ہو تو والدین کے بلانے پر نماز نہ توڑے، الا یہ کہ وہ کسی ناگہانی آفت میں مبتلا ہو کر اس کو مدد کے لئے پکاریں (اس صورت میں والدین کی خصوصیت نہیں، بلکہ کسی کی

(۱) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۳ دیکھیں۔

(۲) ایضاً۔

جان بچانے کے لئے نماز توڑنا ضروری ہے، اور اگر نفل نماز میں ہو اور والدین کو اس کا علم ہو تو نہ توڑے، اور اگر ان کو علم نہ ہو تو نماز توڑ کر جواب دے۔^(۱)

خلاصہ یہ کہ دو صورتوں میں نماز نہیں توڑے گا، اور ایک صورت میں توڑے گا۔ جہاں تک روایت کا تعلق ہے، حدیث میں جریج راہب کا قصہ آتا ہے کہ اس کو اس کی ماں نے پکارا، وہ نماز میں تھا، اس لئے جواب نہ دیا، بالآخر والدہ نے بدو عادی، اور وہ بدو عا ان کو لگی، لہذا قصہ ہے، غالباً وہ نفل نماز میں تھے، اور ان کی والدہ کو اس کا علم نہیں تھا، اس لئے ان کو نماز توڑ کر جواب دینا چاہئے تھا۔^(۲)

نماز کن حالات میں توڑی جاسکتی ہے؟

سوال: نماز پڑھتے وقت کون سی مجبوری کے تحت نماز توڑی جاسکتی ہے؟ مثلاً: ریح خارج ہو جائے، خطرناک کیڑا قریب آنے لگے، گھر میں اکیسے پڑھ رہے ہوں اور کوئی دروازے پر آجائے، گھر میں اکیلے پڑھ رہے ہوں اور سویا ہوا بچہ اٹھ کر رونے لگے، چولہے پر ہانڈی رکھ کر بھول گئے، جسم سے خون بہنے لگ جائے، کیا ایسے حالات میں نماز توڑنے سے گناہ ہوگا؟

جواب: جو عذر آپ نے لکھے ہیں، ان میں نماز توڑنا صحیح ہے، کیونکہ ایسی تشویش کی حالت میں نماز پڑھنا مکروہ ہوگا، واللہ اعلم!^(۳)

(۱) ويجب القطع لنحو الجاء غريق أو حريق، ولو دعاه أحد أبويه في الفرض لا يجيبه إلا أن يستغيث به، وفي النفل إن علم أنه في الصلاة فدعاه لا يجيبه ولا أجابه. والحاصل أن المصلي متى سمع أحداً يستغيث وإن لم يقصده بالنداء، أو كان أجنباً وإن لم يعلم ما حل به أو علم وكان له قدرة على إعانته وتخليصه وجب عليه إغاثة وقطع الصلاة فرضاً كانت أو غيره..... فلا تجوز إجابته (الأم) بخلاف ما إذا لم يعلم أنه في الصلاة فإنه يجيبه، لما علم في قصة جريج الراهب، ودعاء أمه عليه. (شامی ج: ۴ ص: ۵۱، ۵۲).

(۲) عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لم يتكلم في المهد إلا ثلاثة عيسى وكان في بني إسرائيل رجل يقال له جريج يصلي جاءته أمه فدعته فقال أجيبها أو أصلي، فقالت: اللهم لا تمته حتى تریه وجوه المومسات وكان جريج في صومعته فتعرضت له امرأة فكلمته فأبى فأتت راعياً فأمكنته من نفسها فولدت غلاماً فقبل لها: ممن؟ فقالت: من جريج! فاتوه فكسروا صومعته وأنزلوه وسبوه فتوضأ وصلى ثم أتى الغلام فقال: من أبوك يا غلام؟ فقال: الراعي! قالوا: لبني صومعتك من ذهب، قال: لا، إلا من طين. (بخاری ج: ۱ ص: ۳۸۹، باب قول الله عز وجل واذكر في الكتب مريم).

(۳) وكره صلاحه مع مدافعة الأخيشتين أو أحدهما أو لريح للنهي. وفي الشامية: قال في الخزان: سواء كان بعد شروعه أو قبله فإن شغله قطعها إن لم يخف فوت الوقت وإن أتمها أتم. (شامی ج: ۱ ص: ۶۳۱، مطلب في الخشوع).

نماز میں وضو کا ٹوٹ جانا

دوران نماز ریاح روکنے والے کی نماز کا حکم

سوال: ... دوران نماز ریاح خارج ہونے کا اندیشہ ہو تو کیا ایسے میں ہم ریاح روک سکتے ہیں؟ اور اگر ہم روک لیتے ہیں تو کیا نماز ہو جاتی ہے؟

جواب: ... ایسا کرنا مکروہ ہے، نماز ہو جاتی ہے۔^(۱)

دوران نماز وضو ٹوٹ جانے پر بقیہ نماز کی ادائیگی

سوال: ... دوران نماز اگر وضو ٹوٹ جائے تو بقیہ نماز کس طرح ادا کرنی چاہئے؟

جواب: ... نماز کو وہیں چھوڑ کر چپ چاپ وضو کر آئے، کسی سے بات چیت نہ کرے، اور جہاں سے نماز چھوڑی تھی، واپس آکر وہیں سے دوبارہ شروع کر لے، مگر اس کے مسائل بڑے دقیق ہیں، عوام کے لئے مناسب یہی ہے کہ وضو کرنے کے بعد از سر نو نماز شروع کریں، اور اگر امام صاحب کا وضو ٹوٹ جائے تو صف میں سے کسی کو آگے کر دے اور خود وضو کر کے مقتدیوں کی صف میں شریک ہو جائے،^(۲) بے وضو نماز پڑھتے رہنا جائز نہیں، بلکہ سخت گناہ ہے، بعض علماء فرماتے ہیں کہ اس سے اندیشہ بکفر ہے۔^(۳)

مقتدی یا امام کا وضو ٹوٹ جائے تو جماعت سے کس طرح نکل کر نماز پوری کرے؟

سوال: ... میں نے ایک مولانا سے پوچھا کہ مقتدی اگلی صف میں کھڑا ہے، جماعت بہت بڑی ہے، اس کا وضو ٹوٹ جاتا

(۱) ویکرہ أن یدخل فی الصلوة وقد أخذہ غائط أو بول لقوله علیہ الصلوۃ والسلام: لا صلوة بحضرة الطعام ولا وهو یدالعه الأخبثان۔ متفق علیہ۔ (کبیری ص: ۳۶۶)۔ وأيضاً عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لا يحل لرجل يؤمن بالله واليوم الآخر أن يصلي وهو خفقن حتى يتخفف۔ (سنن أبي داود ج: ۱ ص: ۱۲، شامی ج: ۱ ص: ۶۴۱)۔

(۲) ومن سبقه الحدث فی الصلوة انصرف فإن كان إماماً استخلف وتوضأ وبني ولنا قوله علیہ السلام: من قاء أو رعف أو أمدى فی صلوته فليتنصرف وليتوضأ وليبن علی صلوته ما لم يتكلم۔ (هدایة ج: ۱ ص: ۱۲۸، وكذا فی البدائع ج: ۱ ص: ۲۲۰، فصل فی بیان ما یفسد الصلوة)۔

(۳) ان الصلوة بغير الطهارة متعمداً ليس بكفر وقيل كفر كالصلوة إلى غير القبلة أو مع ثوب النجس عمداً، لأنه كالمتخفف والأصح انه لو صلى إلى غير القبلة أو مع ثوب النجس لا يكفر، لأن ذلك يجوز أداؤه بحال ولو صلى بغير طهارة متعمداً يكفر، لأن ذلك يحرم لكل حال فيكون مستخفاً۔ (مرقاة شرح المشكوة ج: ۱ ص: ۲۷۳، باب ما يوجب الوضوء، الفصل الأول، طبع بمبئی)۔

ہے، تو وہ کیا کرے؟ وہ کہتے ہیں کہ اگر پیچھے جانے کی جگہ نہ ہو تو وہیں بیٹھا رہے، بعد میں علیحدہ نماز پڑھے۔ لیکن دوسرے مولانا سے پوچھا تو وہ کہتے ہیں کہ ہر ممکن کوشش کر کے وہ پیچھے باہر نکلے اور وضو کر کے دوبارہ شامل ہو جائے۔ میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ دونوں مسئلوں میں کون سا صحیح ہے؟ اور اگر امام صاحب کا وضو ٹوٹ جائے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب:۔۔۔ جس کا وضو ٹوٹ جائے وہ ناک پر ہاتھ رکھ کر صف سے باہر نکل جائے اور وضو کر کے دوبارہ جماعت میں شامل ہو جائے، اگر امام ہو تو پیچھے کسی مقتدی کو آگے بڑھا کر امام بنادے اور خود وضو کر کے جماعت میں شریک ہو جائے۔ صف سے نکلنے کی گنجائش نہ ہو تو صف سے آگے سے گزر کر ایک طرف کو نکل جائے، جس کا وضو ٹوٹ گیا ہو اس کے لئے بہتر یہی ہے کہ وضو کے بعد نماز شروع سے ادا کرے اور اگر کسی طرح نکلنا ممکن ہی نہ ہو تو نماز توڑ کر نماز سے خارج ہو جائے (یعنی اپنی جگہ پر بیٹھا رہے)۔^(۱)

دور رکعات کے بعد وضو ٹوٹ جانے کے بعد کتنی رکعتیں دوبارہ پڑھے؟

سوال:۔۔۔ فرض، سنت اور نفل چار رکعت کی نیت کی، دور رکعت کے بعد وضو ٹوٹ گیا، تو وہ چار رکعت پڑھے یا دور رکعت پڑھے؟ کیونکہ وہ دور رکعت پڑھ چکی ہے، اور کسی سے بات بھی نہیں کی، فوراً وضو کر لیا۔

جواب:۔۔۔ فرض، وتر اور سنت مؤکدہ تو پوری دوبارہ پڑھے، نفل اور غیر مؤکدہ سنتیں دو ہی پڑھ لینا جائز ہے۔^(۲)

نماز پڑھنے کے بعد یاد آیا کہ وضو نہیں تھا، تو دوبارہ پڑھے

سوال:۔۔۔ مسئلہ یوں ہے کہ میں نے عصر کی نماز سے قبل وضو کیا، بعد ازاں میرا وضو ٹوٹ گیا، لیکن مغرب کے وقت میرا پکا خیال تھا کہ میرا عصر کے وقت کا ابھی تک وضو ہے، اس طرح میں نے نماز مغرب ادا کر لی، لیکن کچھ آدھے گھنٹے کے بعد مجھے سو فیصد یاد آ گیا کہ میں نے یہ نماز بے وضو پڑھی، کیونکہ وضو تو بعد از نماز عصر ٹوٹ گیا تھا، کیا میری نماز ہو گئی ہے یا نہیں؟

جواب:۔۔۔ جب آپ کو سو فیصد یقین ہو گیا کہ نماز بے وضو پڑھی ہے، تو بے وضو نماز نہیں ہوتی، اس لئے اس کا لوٹانا فرض ہے۔^(۳)

(۱) (وان سبقہ الحدث توجهاً وبني) لقوله عليه السلام: من قاء أو رعى في صلوة فليصرف وليتوضأ وليبن على صلوة ما لم يتكلم فإن كان منفرداً بن شاء عاد إلى مكانه، وإن شاء أتمها في منزله والمقتدى والإمام يعودان إلا أن يكون الإمام قد أتم الصلوة ليتخيران، والإستيناف أفضل لخروجه عن الخلاف وإن كان إماماً استخلف لقوله عليه الصلاة والسلام: أيما إمام سبقه الحدث في الصلاة فليصرف ولينظر رجلاً لم يسبق بشيء فليقدمه ليصلي بالناس. (الإختيار لتعليل المختار، أيضاً، هداية ج ۱ ص ۱۲۸، باب الحدث في الصلاة، ج ۱ ص ۶۳ طبع دار المعرفة بيروت).

(۲) ومن لمة صرحوا بأنه لو نوى أربعاً لا يجب عليه بتحريماتها سوى الركعتين في المشهد عن أصحابنا وأن القيام إلى الثالثة بمزلة تحريمه مبتدأة، حتى أن فساد الشفع الثاني لا يوجد فساد الشفع الأول. (شامی مع درمختار ج ۱ ص ۴۵۹).

(۳) عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم: لا تقبل صلوة بغير طهور الحديث. (ترمذی ج ۱ ص ۲).

وضو ٹوٹنے والا شخص صف سے کس طرح نکلے؟

سوال:۔۔۔ اگر کسی مقتدی کا وضو ٹوٹ جائے تو اس کو صف سے کس طرح نکلنا چاہئے؟

الف:۔۔۔ وہ صف میں کھڑے ہوئے نمازیوں کے سامنے چلتا ہوا باہر نکل جائے؟

ب:۔۔۔ اپنی جگہ پر پچھلی صف والے شخص کو کھڑا کر کے باہر نکل جائے؟

جواب:۔۔۔ دونوں صورتیں صحیح ہیں، مگر دوسری بہتر ہے۔^(۱)

بڑے اجتماع کی نماز میں وضو ٹوٹ جائے تو کیا کیا جائے؟

سوال:۔۔۔ مسئلہ ہے کہ وضو ٹوٹ جائے تو فوراً نماز توڑ دے اور صفوں کو چیرتا ہوا باہر نکل جائے۔ سوال یہ ہے کہ رائے دہندگان میں

بہت بڑا اجتماع ہوتا ہے، جس کی صفیں ساٹھ یا ستر سے بھی زیادہ ہوتی ہیں، اگر ادھر کوئی پہلی صف میں کھڑا ہو اور اس کا وضو ٹوٹ جائے تو

کیا کرے؟ اور اتنے بڑے مجمع کو چیرنا بہت دشوار ہے، کیا سیدھا نکل جائے نمازیوں کے سامنے سے یا وہیں بیٹھا رہے؟

جواب:۔۔۔ صف کے آگے سے گزرتا ہوا نکل جائے، کوئی مضائقہ نہیں۔ اور اگر نماز توڑ کر وہیں بیٹھ جائے، جماعت ختم

ہونے کے بعد چلا جائے، تو بھی ٹھیک ہے۔ وضو ٹوٹنے کے بعد نماز میں شریک نہ رہے۔^(۲)

نماز میں وضو ٹوٹ جائے تو کس طرح صف سے نکلے؟

سوال:۔۔۔ جماعت میں کوئی شخص اگلی صف میں کھڑا ہو، اچانک وضو ٹوٹ جائے تو کیا کرنا چاہئے جبکہ نکلنے کی کوئی جگہ

بھی نہ ہو؟

جواب:۔۔۔ پچھلی صف سے کسی کو آگے کرتا جائے، یا صف کے آگے سے گزر کر دیوار کے ساتھ سے نکل جائے۔^(۳)

دوران نماز وضو ٹوٹنے والا بقیہ نماز کیسے پوری کرے؟

سوال:۔۔۔ مقتدی کا وضو ٹوٹ گیا، وہ وضو کرنے کے لئے چلا گیا، اس دوران اس نے کسی سے کلام نہ کیا، بعد میں آکر وہ اپنی

بقایا نماز ادا کرے گا یا دوبارہ پوری نماز ادا کرے گا؟

جواب:۔۔۔ بہتر تو یہ ہے کہ نئے سرے سے نماز شروع کرے، لیکن اگر چاہے تو اسی نماز کو پوری کر لے، اور اس کا طریقہ یہ

ہے کہ اگر امام نماز سے ابھی تک فارغ نہ ہوا تو نماز کا جتنا حصہ اس کی غیر حاضری میں ہو چکا ہے، پہلے اس کو ادا کر کے امام کے ساتھ مل

جائے، اور اگر اس کے آنے تک امام فارغ ہو چکا ہے، تو جتنی نماز رہتی ہے اس کو اس طرح ادا کرے گویا امام کے پیچھے ہے۔^(۴)

(۱) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ ہو۔

(۲) ایضاً۔

(۳) ایضاً۔

(۴) ایضاً۔

معذور کے احکام

وضو اور تیمم نہ کر سکے تو نماز اور تلاوت کیسے کرے؟

سوال: میں نے آپ کے کالم میں پڑھا تھا کہ بغیر وضو کے قرآن پاک کو چھونا جائز نہیں، لیکن میں تو وضو کر ہی نہیں سکتا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے معذور کر کے چار پائی پر بٹھا دیا ہے، مجھ میں اتنی طاقت نہیں کہ میں چار پائی سے نیچے اتر سکوں، مجھے ماں ہی نہلاتی ہیں اور وہی پیشاب کر داتی ہیں، مجھے قرآن پاک کی تلاوت کا بہت شوق ہے، تو کیا میں بغیر وضو کے قرآن مجید کو چھو سکتا ہوں؟ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ: ”اگر تم نماز کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتے تو بیٹھ کر پڑھو، اور اگر بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتے ہو تو لیٹ کر پڑھو“ مگر میں تو نہ تیمم کر سکتا ہوں نہ وضو، نماز کس طرح پڑھوں؟ اگر بغیر وضو کے نماز پڑھی جاسکتی ہے تو آپ مجھے بتائیں۔

جواب: کوئی دوسرا آدمی آپ کو وضو کرادیا کرے^(۱)، اور قرآن پاک کی تلاوت آپ بغیر وضو بھی کر سکتے ہیں، قرآن مجید کے اوراق کسی کپڑے وغیرہ کے ساتھ اُلٹ لیا کریں۔^(۲)

معذور کی نماز کس طرح ہوتی ہے؟

سوال: جناب میں پیشاب کی بیماری میں مبتلا ہوں، پانچوں وقت کی نماز ادا کرتا ہوں، اور قرآن مجید بھی بلا ناغہ پڑھتا ہوں، مسئلہ یہ ہے کہ میں جب بھی پیشاب کر کے اُنھوں یا استنجا کر کے اُنھوں پیشاب کے قطرے کپڑوں میں گر جاتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں گیس ٹربل کا مریض بھی ہوں اور منٹ منٹ بعد مجھے گیس بھی خارج ہو جاتی ہے، میں نے نماز کی کتابوں میں پڑھا ہے کہ نماز میں رتخ کو روکنا نہیں چاہئے اور استنجا کرنے کے بعد بھی پیشاب گر جائے تو نماز کی کیا صورت ہوگی؟ یہ نماز معذور کی نماز ہوگی یا نہیں؟ بعض اوقات شیطان حملہ کرتا ہے کہ ایسی صورت میں نماز نہ پڑھا کروں، مگر میں نماز چھوڑنا نہیں چاہتا، ہر نماز میں تازہ وضو کرتا ہوں، جمعہ کو دو دفعہ وضو کرتا ہوں، میری اس پریشانی کو دور کر کے مشکور فرمائیں، مہربانی ہوگی۔

جواب: نماز تو آپ نہ چھوڑیں، آپ کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ شرعاً معذور ہیں، ہر نماز کے وقت کے

(۱) (وعدم بغیرہ) إلا لعذر، وأما استعانة عليه الصلوة والسلام بالمغيرة فلتعليم الجواز۔ (وفى الشامية) وظاهر ما فى شرح المنية انه لا كراهة أصلاً إذا كانت بطيب قلب ومعدة من المعين من غير تكليف من المتوضى عليه مشى فى هدية ابن العماد۔ (در مع الشامى ج: ۱ ص: ۱۲۶، مطلب فى مباحث الاستعانة فى الوضوء بالغیر)۔

(۲) المحدث إذا كان يقرأ القرآن بتقليب الأوراق بقلم أو مسكين لا بأس به كذا فى الغرائب۔ (فتاوى عالمگیری ج: ۵ ص: ۳۱۷)۔ أيضاً۔ ولا يجوز للمحدث والجنب من المصحف إلا بفلافة۔ (الاختیار ج: ۱ ص: ۱۳)۔

لئے ایک دفعہ وضو کر لینا کافی ہے، نماز کے لئے کپڑا الگ رکھا کریں، اگر وہ نماز کے دوران ناپاک ہو جائے تو بعد میں اتنا حصہ دھویا کریں۔^(۱)

معذور کب شمار ہوگا؟

سوال: میرا وضو نہیں رہتا، میں نے اخبار میں معذور کا مسئلہ پڑھا تھا، میں اس کی تھوڑی سی وضاحت چاہتا ہوں، میرا وضو زیادہ تر ہوا کے خارج ہونے کی وجہ سے ٹوٹتا ہے، اور کبھی زیادہ وقت بھی برقرار رہتا ہے، میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ نماز اور قرآن کے لئے کیا کروں؟

جواب: نماز سے پہلے جب وضو کرو تو اچھی طرح اطمینان کر لو تا کہ نماز وضو کے ساتھ پڑھ سکو، بہر حال تم معذور نہیں ہو۔^(۲)

معذور اگر فجر کی اذان سے پہلے وضو کر لے تو کیا نماز پڑھ سکتا ہے؟

سوال: اگر کوئی شخص معذور کے حکم میں ہو (یعنی ہر نماز کے لئے اسے نیا وضو کرنا پڑتا ہو۔ اس صورت میں فجر کی نماز میں صبح صادق شروع ہونے کے بعد فجر کی اذان سے پہلے اگر وضو کر لے تو نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب: فجر کا وقت ہو جائے تو اس کا وضو کرنا صحیح ہے۔^(۳)

اگر پاؤں ٹخنے سے کٹا ہوا ہو تو مصنوعی پاؤں کو دھونا ضروری نہیں

سوال: میں ایک پیر سے معذور ہوں، وہ ایک حادثے میں ضائع ہو گیا تھا، میں مصنوعی ٹانگ لگا کر دفتر جاتا ہوں، دفتر میں ظہر کی نماز ادا کرنے کے لئے یہ ممکن نہیں کہ میں پیر کو کھول کر وضو کروں اور کسی جگہ پر بیٹھ کر نماز ادا کر سکوں، ایسی صورت میں تیمم کر کے کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کر سکتا ہوں؟ اکثر شادی کی تقریبات یا کسی کی موت پر اگر جاؤں تو وہاں بھی یہی مشکل پیش ہوتی ہے کہ نماز کس طرح ادا کروں؟ اس لئے مجھے کوئی ایسا طریقہ بتائیں جس سے نماز ادا کر سکوں۔

جواب: ٹخنے کے اوپر سے اگر پاؤں کٹا ہوا ہے تو مصنوعی پاؤں کھولنے کی ضرورت نہیں، کیونکہ اس پاؤں کا دھونا ساقط

(۱) (وصاحب عذر من به سلس) بول لا يمكنه إمساكه (أو استطلاق بطن أو انفلات ریح أو استحاضة) (ان استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة) بأن لا يجد في جميع وقتها زمناً يتوضأ ويصلي فيه خالياً عن الحدث (ولو حكماً). (درمختار مع التنوير ج: ۱ ص: ۳۰۵).

(۲) وصاحب عذر ان استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة بأن لا يجد في جميع وقتها زمناً يتوضأ ويصلي فيه خالياً عن الحدث. (درمختار مع التنوير ج: ۱ ص: ۳۰۵).

(۳) (حكمه الوضوء لكل فرض) اللام للوقت كما في لدلوك الشمس قوله اللوم للوقت أي فالمعنى لوقت كل صلاة... الخ. (شامی ج: ۱ ص: ۳۰۶، مطلب في أحكام المعذور، طبع ایچ ایم سعید).

ہو چکا ہے، اگر آپ بیٹھ کر سجدہ کر سکتے ہیں تو کرسی پر بیٹھ کر اشارہ کافی نہیں، اور اگر رکوع اور سجدہ دونوں اشارے سے ادا کرتے ہیں تو کرسی پر بیٹھ کر اشارہ کرنا بھی صحیح ہے۔^(۲)

بیماری کی وجہ سے وضو نہ ٹھہرنے پر ادائیگی نماز

سوال: آپ نے ایک صاحب کے سوال کے جواب میں بیان کیا تھا کہ حالتِ مجبوری میں نماز قضا نہیں کرنی چاہئے، جبکہ حالتِ مجبوری میں وضو ہی نہیں ہوتا، مہربانی فرما کر اس کے بارے میں تفصیل سے جواب دے کر شکریہ کا موقع دیں۔

جواب: ... یہ آپ کو کسی نے غلط بتایا، شریعت کا حکم یہ ہے کہ اگر کسی کا وضو بیماری کی وجہ سے نہ ٹھہرتا ہو تو وہ معذور کہلائے گا، اور نماز کے وقت اس کو ایک بار وضو کر لینا کافی ہے۔ اس کے بعد وقت کے اندر جتنی نمازیں چاہے پڑھتا رہے، اس خاص عذر کی وجہ سے اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا، اور جب نماز کا وقت نکل جائے تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا، اب دوبارہ وضو کر لے۔ مثلاً: کسی معذور نے فجر کے وقت وضو کیا تو جب سورج نکل آیا تو اس کا وضو ختم ہو گیا، سورج نکلنے کے بعد جب وضو کرے تو ظہر کی نماز کا وقت ختم ہونے تک اس کا وضو رہے گا، اور جب ظہر کا وقت ختم ہوا تو اس کا وضو بھی جاتا رہا۔ الغرض ہر وقت نماز کے لئے ایک بار وضو کر لیا کرے، بس کافی ہے، اس دوران اس خاص عذر کی وجہ سے اس کے وضو میں فرق نہیں آئے گا، ہاں! کسی اور وجہ سے وضو ٹوٹ جائے تو اور بات ہے۔^(۳)

پیشاب پاخانے کی حاجت کے باوجود نماز ادا کرنا مکروہ ہے

سوال: ... میرا ایک مسئلہ یہ ہے کہ مجھے قبض رہتا ہے، جس کی وجہ سے نماز نہیں پڑھ سکتی، جب میں نماز پڑھنے کھڑی ہوتی ہوں تو حاجت پیش آتی ہے، تو میں دوبارہ وضو کر لیتی ہوں، لیکن کبھی ایسا ہوتا ہے کہ نیت باندھنے کے بعد حاجت ہوتی ہے، پھر بھی میں نماز پوری پڑھ لیتی ہوں۔ میں پوچھنا یہ چاہتی ہوں کہ کیا اس حالت میں مجھے نماز پڑھنی چاہئے یا نہیں؟ اگر نہیں پڑھنی چاہئے تو یہ بتائیں کہ وضو کرنے کے بعد کچھ رکعت پڑھنے کے بعد اگر وضو ٹوٹ جاتا ہے تو کیا دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھی جائے یا وہیں سے جہاں سے ٹوٹی تھی؟

جواب: ... پیشاب پاخانے کا تقاضا ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہے، اگر وضو ٹوٹ جائے تو وضو کر کے دوبارہ نیت باندھنی چاہئے۔^(۴)

(۱) (والتالث غسل الرجلین) ویدخل الکعبان فی الغسل عند علمائنا الثلاثة والکعب هو العظم النائی ... ولو قطعت یدہ أو رجلہ فلم یبق من المرفق والکعب شیء سقط الغسل ولو بقی (جب کذا فی البحر الرائق۔ الفتاویٰ الہدیۃ ج: ۱ ص: ۵، کتاب الطہارۃ، الباب الأول)۔

(۲) إذا عجز المريض عن القيام صلى قاعداً يركع ويسجد فإن لم تستطع الركوع والسجود أو في إيماء يعني قاعداً لأنه وسع مثله. (هدایۃ ج: ۱ ص: ۱۶۱، باب صلوۃ المريض)۔

(۳) (وصاحب عذر من به سلس) بول لا یمكن إمساكه (وحكمه الوضوء لكل فرض ثم یصلی) به (فیه فرضاً ونفلًا) فإذا خرج الوقت بطل أي ظهر حدثه السابق۔ (درمختار مع التویر ج: ۱ ص: ۳۰۵)۔

(۴) (ويستحب لمدافعة الأخشين) وفي الشامية: ان كان ذلك يشغله أي يشغل قلبه عن الصلاة وخشوعها فأتىها يأنم، لأدائها مع الكراهة التحريمية ... إلخ۔ (درمختار مع الشامي ج: ۱ ص: ۶۵۳)۔

لیکوریا کے مرض والی عورت نماز کس طرح ادا کرے؟

سوال:۔۔۔ آج کل خواتین میں لیکوریا کی بیماری عام ہے، اور تقریباً سو میں سے اسی، پچاس فیصد خواتین اسی بیماری میں مبتلا ہیں، آپ سے پوچھنا یہ ہے کہ کیا ایسی صورت میں نماز انہی کپڑوں میں پڑھ لینی چاہئے، یا پھر کپڑے بدلنا ہوں گے؟ نجاست اگر کپڑے پر ہو اور اسے دھولیں تب انہی کپڑوں سے نماز پڑھ سکتے ہیں؟ نماز پڑھتے وقت اگر نجاست خارج ہو جائے تو نماز لوٹانا ہوگی؟

جواب:۔۔۔ اس مرض میں خارج ہونے والا پانی ناپاک ہوتا ہے، جو کپڑا اس سے آلودہ ہو جائے اس میں نماز نہ پڑھی جائے، البتہ کپڑے کے ناپاک حصے کو دھو کر پاک کر لیا جائے تو اس میں نماز درست ہے۔

جہاں تک نماز لوٹانے کا تعلق ہے، اس کے لئے معذور کا مسدہ سمجھ لینا چاہئے۔ جس شخص کا کسی مرض کی وجہ سے وضو نہ ٹھہرتا ہو، وہ معذور کہلاتا ہے۔ ایک شرط معذور بننے کے لئے ہے، اور ایک معذور رہنے کے لئے۔ معذور بننے کے لئے شرط یہ ہے کہ نماز کے پورے وقت میں اس کو اتنی مہلت نہ ملے کہ وہ طہارت کے ساتھ نماز پڑھ سکے،^(۱) ایسے شخص کا حکم یہ ہے کہ وہ ہر نماز کے وقت ایک بار وضو کر لیا کرے، جب تک وہ وقت باقی ہے، اس خاص عذر کی وجہ سے اس کا وضو ساقط نہیں ہوگا، جب وقت نکل جائے تو دوبارہ وضو کر لے۔ جب کوئی شخص ایک بار معذور بن جائے تو اس کے معذور رہنے کی حد یہ ہے کہ وقت کے اندر اس کو کم از کم ایک بار یہ عذر پیش آئے، اگر پورا وقت گزر گیا اور اس کو یہ عذر پیش نہیں آیا، تو یہ معذور نہیں ہے۔

پس جن خواتین کو ایام سے پاک ہونے کے بعد لیکوریا کی اتنی شدت ہو کہ وہ پورے وقت کے اندر طہارت کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتیں، ان پر معذور کا حکم جاری ہوگا، اور ان کو ہر نماز کے وقت ایک بار وضو کر لینا کافی ہوگا، لیکن اگر اتنی شدت نہ ہو تو وہ معذور نہیں، اگر وضو کے بعد نماز سے پہلے یا نماز کے اندر پانی خارج ہو جائے تو ان کو دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھنا ضروری ہوگا۔^(۲)

قطرہ قطرہ پیشاب آنے پر ادائیگی نماز

سوال: زید کو تکلیف ہے کہ پیشاب قطرہ قطرہ ہو کر آتا رہتا ہے، کپڑے پاک نہیں رہ سکتے، تو وہ نماز پڑھنے کے لئے کیا کرے؟

جواب: ہر نماز کے وقت کے لئے وضو کر لیا کرے اور نماز کے لئے صاف چادر ساتھ رکھا کرے، نماز سے فارغ ہو کر

(۱) ومن وراء باطن الفرج فانه نجس قطعاً ككل خارج من الباطن كالماء الخارج مع الولد أو قبيلة اهـ۔ (شامی ج ۱ ص: ۳۱۳، باب الانجاس، طبع ایچ ایم سعید)۔

(۲) وصاحب عذر إن استوعب عذره تمام وقت صلاة معروضة بأن لا يحد في جميع وقتها زماناً يتوصاً ويصلى فيه خالياً عن الحدث وهذا شرط في العذر في حق الإبتداء وفي حق البقاء كفي وجوده في جوء من الوقت ولو مرة وفي حق الزوال يشترط إستيعاب الإنقطاع تمام الوقت۔ (الدر المختار ج ۱ ص: ۳۰۵)۔

(۳) ومن به سلس البول أي عدم استمساكه والمستحاضة وكذا من به الرعاف الدائم والعلات الريح أو إستطلاق البطس يتوضئون لوقت كل صلاة فيصلون بذالك الوضوء في الوقت ما شاؤا من الفرائض والنوافل فإذا خرج الوقت بطل وضوءهم وكان عليهم إستيفاء الوضوء لصلاة أخرى إلح۔ (حلی کبیر ص: ۱۳۳)۔

اس کو اتار دیا جائے، لیکن اگر کبھی چادر نہ ہو تو پا جامہ کا اتنا حصہ جس کے بارے میں اندیشہ ہو کہ وہ ناپاک ہو گیا ہوگا، وقتاً فوقتاً دھویا کرے، بہر حال جس طرح بھی بن پڑے وہ نماز ضرور پڑھے۔^(۱)

رتح کی معذوری کے ساتھ جماعت میں شرکت

سوال: ...تخلیق کے اعتبار سے انسانی زندگی میں پاخانہ پیشاب اور رتح وغیرہ کا بننا اور خارج ہونا فطری تقاضا ہے، ان کے اخراج کو روکنا طب کے اعتبار سے انتہائی مضر ہے، حتیٰ کہ اگر رتح کے روکنے سے اس کا رخ دل کی طرف ہو جائے تو حرکت قلب بند ہو جانے سے موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔ علاوہ ازیں اس کے روکنے سے نماز میں خلل بھی پیدا ہوتا ہے، جس کی وجہ سے بھی جب رُجوع قلب نہ ہو تو نماز باطل ہو سکتی ہے، لہذا جب خدا خود ارشاد فرماتا ہے کہ دین میں جبر نہیں، تو پھر ہم کس طور پر اخراج کو روکنے سے اپنے آپ کو فطری تقاضوں پر ظلم کر کے مہلک امراض میں مبتلا ہونے کی دعوت دیتے ہیں، ان چیزوں کی تکمیل میں بھی تو مشیت کا ہاتھ ہے۔ علاوہ ازیں جس شخص کو رتح کے اخراج کا شدید عارضہ لاحق ہو تو پھر کب تک وضو کرتا رہے گا؟ نماز توڑتا رہے گا؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ بحالتِ مجبوری معاف بھی کر سکتا ہے، ہاں! اتنا ضرور ہے کہ ایسے شخص کو احتیاط سے کام لے کر آخری صف میں نماز ادا کرنا انتہائی مستحسن معلوم ہوتا ہے تاکہ دوسرے نمازیوں کی نماز میں خلل نہ پیدا ہو۔

جواب: ...ایسا شخص جس کا وضو نہ ٹھہرتا ہو، معذور کہلاتا ہے، معذور بننے کے لئے یہ شرط ہے کہ اس پر نماز کا پورا وقت اس حال میں گزر جائے کہ وہ پورے وقت میں فرض رکعتیں بھی بغیر عذر کے نہ پڑھ سکے، اور جب ایک دفعہ معذور بن گیا تو معذور رہنے کے لئے یہ شرط ہے کہ پورے وقت میں اس کو کم سے کم ایک بار یہ عذر ضرور پیش آئے، اگر پورا وقت گزر گیا اور اس کو یہ عذر پیش نہیں آیا (مثلاً: رتح صادر نہیں ہوئی) تو یہ شخص معذور نہیں رہا۔ معذور کا حکم یہ ہے کہ اس کے لئے ہر نماز کے وقت کے لئے ایک بار وضو کر لینا کافی ہے، اس عذر کی وجہ سے اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا، اور جب وقت نکل جائے تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا، اب دوسرے وقت کے لئے دوسرا وضو کرے۔^(۲)

ذہنی معذور نماز کس طرح ادا کرے؟

سوال: ...بوجہ فالج اور ذہنی بیماری جس میں میرا آدھا ذہن مفلوج ہو گیا تھا، جواب بحمد اللہ کسی حد تک ٹھیک ہو گیا ہے، لیکن اس نے میری یادداشت پر یہ اثر چھوڑا ہے، کبھی تو نماز بالترتیب، قیام، رکوع، سجدہ اور متن کے ساتھ یاد رہتی ہے، جب پڑھنے لگتا ہوں تو نہ صرف متن گنڈ ہو جاتا ہے، یعنی آیتیں آگے پیچھے ہو جاتی ہیں بلکہ غلط یاد آتی ہیں، تمام وقت شک میں مبتلا رہتا ہوں کہ کچھ غلط پڑھ گیا ہوں۔ دوبارہ، سہ بارہ صحیح پڑھنے کی کوشش کرتا ہوں، لیکن پڑھنے کے بعد یاد آتا ہے کہ صحیح نہیں تھیں، میرا دل چاہتا ہے کہ نماز پڑھوں لیکن اس ڈر سے نہیں پڑھتا کہ غلط پڑھنے کے گناہ سے نہ پڑھنے کا گناہ میری معذوری ہے۔ کیا ارکان نماز یعنی قیام، سجدہ، رکوع

(۱) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۳ ملاحظہ ہو۔

(۲) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۲، ۳ ملاحظہ ہو۔

بغیر کچھ پڑھے بھی ادا کئے جاسکتے ہیں؟ یہ بھی بتاؤں کہ بیماری کی وجہ سے نماز باجماعت سے مکمل معذور ہوں، گھر میں بیٹھ کر نماز کے ارکان ادا کر سکتا ہوں، پڑھ نہیں سکتا۔ ویسے لوگوں کو شریعت کے مسئلے اُردو میں نماز کی طرف راغب (خواہ لالچ دے کر) اور نمازیوں کی پابندی کی تلقین کرتا رہتا ہوں، خود بھی نیک کام کرتا رہتا ہوں اور دوسروں کو بھی ان کاموں پر عمل کی تاکید کرتا ہوں، میرے لئے کیا مناسب ہے؟

جواب:۔۔۔ آپ ذہنی طور پر چونکہ معذور ہیں، اس لئے جس طرح بھی بن پڑتی ہے، نماز پڑھتے رہئے، اور تقدیم و تاخیر سے زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، جہاں تک ممکن ہے توجہ سے پڑھنے کی کوشش کیجئے، بار بار دُہرانے کی ضرورت نہیں، اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں گے۔

جس کا وضو قائم نہ رہتا ہو وہ نماز کس طرح ادا کرے؟

سوال:۔۔۔ میں انتہائی پریشان ہوں کیونکہ رمضان کی آمد آمد ہے، اس لئے آپ سے مسئلہ دریافت کرنا ہے۔ وہ یہ ہے کہ میرا وضو قائم نہیں رہتا، جس کی وجہ سے میں نماز بھی قائم نہیں رکھ سکتا، جبکہ میں پہلے نماز اور قرآن شریف کا بھی پابند تھا، لیکن اب میں نہ تو نماز کی پابندی کر سکتا ہوں اور نہ ہی قرآن شریف پڑھ سکتا ہوں، کیونکہ وضو قائم نہیں رہتا۔ جس کی وجہ سے ذہنی کوفت اُٹھانی پڑتی ہے، گھر میں لڑائی ہوتی ہے کہ نماز پڑھو، قرآن شریف پڑھو۔ اب میں مزید ذہنی الجھن کا شکار ہوتا جا رہا ہوں، کیونکہ میں باجماعت نماز نہیں پڑھ سکتا اور اکیلے نماز دُکان پر پڑھوں یا گھر پر، ایک ذہنی انتشار سا رہتا ہے اور نہ اجتماعی حاصل ہوتی ہے۔

جواب:۔۔۔ اگر آپ کا وضو قائم نہیں رہتا، مثلاً: فجر کے پورے وقت میں آپ فرض کی دو رکعتیں اطمینان سے نہیں پڑھ سکتے، اسی طرح دوسری نمازیں، تو آپ معذور کے حکم میں ہیں۔^(۱)

معذور آدمی کو ایک وقت میں ایک بار وضو کر لینا کافی ہے، جب تک وضو موجود ہے، اس عذر کی وجہ سے اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔ لیکن جب وقت گزر جائے گا تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا، اس وقت نیا وضو کرے۔ مثلاً: آپ نے ظہر کا وقت شروع ہونے کے بعد وضو کیا تو جب تک ظہر کا وقت باقی ہے آپ کا وضو باقی سمجھا جائے گا، اور اس وضو کے ساتھ آپ جتنی چاہیں فرض نفل نمازیں پڑھ سکتے ہیں، قضا نمازیں پڑھ سکتے ہیں، قرآن مجید کی تلاوت کر سکتے ہیں، اور جب ظہر کا وقت گزر جائے گا، تو آپ کا یہ وضو ختم ہو جائے گا۔ عصر کی نماز کے لئے نیا وضو کر لیجئے، اسی طرح پانچوں وقتوں میں آپ نیا وضو کر لیا کریں، اور وقت کے اندر اندر اس وضو سے جتنی فرض یا نفل نمازیں چاہیں پڑھ سکتے ہیں۔^(۲)

(۱) وصاحب عذر ان استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة بان لا يجد في جميع وقتها زماناً يتوضا ويصلي فيه خالياً عن المحدث. (درمختار مع التنوير ج: ۱ ص: ۳۰۵، باب الحيض، طبع ایچ ایم سعید)۔

(۲) وحكمه الوضوء لكل فرض ثم يصلي به فيه فرضاً ونفلًا فاذا خرج الوقت بطل (وضوءه)۔ (درمختار مع التنوير ج: ۱ ص: ۳۰۵، باب الحيض، طبع ایچ ایم سعید)۔

نماز پڑھاتے وقت مجھے معلوم تھا کہ ندی یا پیشاب کا قطرہ میرے کپڑوں پر لگا ہوا ہے تو نماز ہو جائے گی؟

سوال: ... جہاں میں نوکری کرتا تھا آفس میں، وہاں میں نماز بھی پڑھاتا تھا، تو مجھے قطروں کی بیماری ہے، تو ایک مرتبہ میں نے نماز پڑھائی تو مجھے معلوم تھا کہ قطرہ پیشاب کا یا ندی میرے کپڑوں پر لگا ہوا ہے، لیکن میں نے استنجا اور وضو کیا تھا، لیکن کپڑا نہیں دھوسکا تھا، اور اسی حالت میں، میں نے نماز پڑھائی، تو کیا نماز ہوگئی؟ اور اگر نہیں ہوئی تو اب کیا کرنا ہوگا؟ اور جنہوں نے میرے پیچھے نماز پڑھی تھی ان کی نماز کا کیا ہوگا؟ اور اب تو میں نے وہ آفس بھی چھوڑ دیا ہے۔

جواب: ... نجاست کا پھیلاؤ اگر ایک روپیہ (جس کی تصویر ایک روپے کے نوٹ پر چھپی ہوئی ہے) کے برابر ہو یا اس سے کم ہو، تو نماز ہوگئی، ورنہ نہیں ہوئی، غالب یہ ہے کہ قطرے کا پھیلاؤ اس سے کم ہوگا۔^(۱)

اگر دل مطمئن نہ ہو تو وہاں نماز کے وقت اعلان کر دیا جائے کہ فلاں دن کی فلاں نماز جو میں نے پڑھائی تھی، اس میں کچھ غلطی ہوگئی، جو حضرات اس نماز میں شریک تھے، وہ اپنی نماز لوٹالیں۔

قطرے کی شکایت والی عورت نماز کس طرح پڑھے؟

سوال: ... مجھے قطرے کی شکایت ہے، جو حد سے بڑھ چکی ہے، یہاں تک کہ میں چار فرض بھی پاکیزگی سے نہیں پڑھ پاتی ہوں، میں نماز تو پڑھتی ہوں لیکن اس بیماری کی وجہ سے بددلی ہو جاتی ہے، اور پابندی نہیں ہو پاتی۔ مجھے یہ بتائیں کہ خدا کے ہاں میری کتنی گرفت ہے؟ نادام بھی ہوں، خوفزدہ بھی ہوں، آخرت کی طرف سے فکر مند بھی ہوں۔

جواب: ... آپ شلوار بدل لیا کریں، یا پیشاب جہاں لگا ہو، اس کو دھولیا کریں، اگر وضو نہیں ٹھہرتا تو پروانہ کریں، اسی طرح نماز پڑھتی رہیں، ہر نماز کے وقت کے لئے ایک بار وضو کر لیا کریں، جب تک وقت باقی رہے گا، آپ کا وضو قائم سمجھا جائے گا، وقت ختم ہو جائے گا تو دوبارہ وضو کر لیا کریں، اور جو نمازیں قضا ہوگئی ہیں، ان کو بھی ادا کر لیں۔^(۲)

پیشاب کے قطرات والا وضو کس طرح کرے اور نماز کب پڑھے؟

سوال: ... مجھے پیشاب کی تکلیف ہے، پیشاب کرنے کے بعد قطرہ قطرہ تقریباً ایک گھنٹے تک آتا رہتا ہے، اس طرح نہ میں صحیح طور پر نماز ادا کر سکتا ہوں اور نہ دوسرے کام (فرائض) پیشاب روک کر بھی نماز ادا کرنا منع ہے اور دوسری موجودہ صورت میں معذور کی نماز ہوتی ہے؟

(۱) وقد رد الدرهم وما دونه من النجس المغلظ كالدم والبول والخمر وخرء الدجاج وبول الحمار جازت الصلوة معه وان زاد له تحري. (فتح القدیر ج. ۲ ص: ۱۴۰).

(۲) وحكمه الرضوء لكل فرض ثم يصلی به فيه فرضاً ونفلًا فإذا خرج الوقت بطل (وضوءه). (درمختار مع التنوير ج ۱ ص: ۳۰۵، باب الحيض، طبع ایچ ایم سعید).

جواب:۔۔۔ جس شخص کو ریح صادر ہونے یا قطرے آنے کی بیماری ایسی ہو کہ وہ پورے وقت نماز اس عذر کے بغیر فرض رکعتیں بھی ادا نہ کر سکے، وہ شرعاً معذور ہے۔ معذور کا حکم یہ ہے کہ وہ ہر نماز کے وقت کے لئے ایک بار وضو کر لے، جب تک نماز کا وقت باقی ہے، اس عذر سے اس کا وضو ساقط نہیں ہوگا، (کسی دوسری چیز سے وضو ٹوٹ جائے تو وضو دوبارہ کرنا ہوگا)۔ اور جب نماز کا وقت ختم ہو گیا تو معذور کا وضو بھی ختم ہو گیا، اب دوسری نماز کے لئے دوبارہ وضو کر لے۔ الغرض نماز کے وقت کے اندر اس کا وضو قائم سمجھا جائے گا، اور اس عذر کی وجہ سے ساقط نہیں ہوگا۔ وقت کے اندر وہ اس وضو سے جتنی نمازیں چاہے پڑھے، قرآن مجید کی تلاوت کرے۔^(۱)

پیشاب کے قطرے آنے والا نماز کس طرح پڑھے؟

سوال:۔۔۔ میں آپ جناب سے معذور کے احکام کے بارے میں چند سوالات پوچھنا چاہتا ہوں، اگر کسی کو پیشاب کے بعد قطرے آنے کی بیماری ہو تو اس کے کپڑوں کی پاکی یا ناپاکی کا کیا حکم ہے؟ اگر وضو کے بعد پیشاب خطا ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ قطرہ خطا ہونے کے بعد وضو رہا؟ نماز سے پہلے کپڑے دھونا ضروری ہے تو اس کا وضو کتنی دیر تک قائم رہ سکتا ہے؟ اگر وضو کے دوران پیشاب خطا ہو جائے تو کیا حکم ہے؟ نماز کے دوران پیشاب خطا ہو جائے تو کیا حکم ہے؟ اگر پیشاب کے علاوہ رقیق مادہ خارج ہو جائے تو کیا حکم ہے؟ رمضان میں احتلام ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب:۔۔۔ یہ شخص معذور ہے، اور اس کا حکم یہ ہے کہ ہر نماز کے لئے نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد ایک بار وضو کر لیا کرے، جب تک وقت باقی ہے، پیشاب کا قطرہ خطا ہونے سے اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا، اور وقت ختم ہو جائے تو نیا وضو کر لے۔ بہتر یہ ہوگا کہ نماز کے لئے کپڑا الگ رکھے اور دوسرے وقت میں کپڑا الگ رکھے، نماز کے وقت جو کپڑا پہنا ہے، اگر اس میں پیشاب خطا ہو جائے تو اس کو پاک کر لے۔^(۲)

مسلل پیشاب آنے کی بیماری سے معذور ہو جاتا ہے

سوال:۔۔۔ مجھے بیماری لاحق ہے، مسلل پیشاب کے قطرے آتے ہیں، جس کی وجہ سے میں مستقل با وضو اور پاک نہیں رہ سکتا، ڈاکٹروں اور حکیموں سے بہت علاج کرایا، مگر افادہ نہیں ہوا، اس مرض کی وجہ سے میں باجماعت نماز ادا نہیں کر سکتا، میرے لئے شریعت میں کیا حکم ہے؟

جواب:۔۔۔ اگر قطرے مستقل آتے ہیں تو آپ معذور کے حکم میں ہیں، ایک دفعہ وضو کر کے ایک وقت کی نماز ادا کریں، اسی

(۱) وصاحب عذر من به سلسل بول لا يمكنه إمساكه أو استطلاق بطن أو انفلات ریح . . . ان استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة بأن لا يجد في جميع وقتها زمناً يتوضأ ويصلي فيه حالاً عن الحدث . . . وحكمه الوضو لكل فرض ثم يصلي به فيه فرضاً ونفلًا فإذا خرج الوقت بطل (وضوء) . . . إلخ. (درمختار مع التنبير ج: ۱ ص: ۳۰۶)۔

(۲) وحكمه الوضوء لكل فرض ثم يصلي به فيه فرضاً ونفلًا فإذا خرج الوقت بطل . . . إلخ. (درمختار مع التنبير ج: ۱ ص: ۳۰۵، باب الحيض، طبع ایچ ایم سعید)۔

طرح ہر وقت کے لئے الگ الگ وضو کرنا ہوگا، اللہ تعالیٰ آپ کو صحت عطا فرمائے۔^(۱)

پیشاب کے قطرے آنے والا نماز کس طرح ادا کرے؟

سوال:.... میں پانچوں وقت کی نماز پابندی سے پڑھتا ہوں، مگر ایک سبب ہے کہ جس کی وجہ سے کبھی کبھی سوچتا ہوں کہ نماز پڑھنا چھوڑ دوں۔ وجہ یہ ہے کہ مجھے پیشاب کرنے کے بعد قطرہ قطرہ پیشاب ٹپکتا رہتا ہے، چاہے جتنی دیر بھی بیت الخلاء میں گزاروں، پیشاب کا قطرہ ٹپک ہی جاتا ہے، تو آپ مجھے بتائیے کہ ایسی صورت حال میں نماز ترک کر دوں یا جاری رکھوں؟ کیا مجھے نماز جاری رکھنے میں عذاب ہوگا؟ جلد ہی جواب دیجئے۔

جواب:.... نماز جاری رکھیں، ہر نماز کے لئے وضو کر لیا کریں، قطرے آتے ہیں تو آنے دیں، مگر ایسا کیا کریں کہ نماز سے کافی دیر پہلے پیشاب سے فارغ ہو لیں، اور جب قطرے بند ہو گئے تب کپڑا بدل کر وضو کر لیں۔^(۲)

پیشاب کی بیماری، اور نماز بھول جانے والے کی نمازوں کا حکم

سوال:.... میرے مرحوم والد صاحب نماز کے پابند تھے، آخری وقت میں بھی سخت بیماری کی حالت میں بھی انہوں نے نماز ترک نہیں کی، لیکن آخری عمر میں ان کو پیشاب کی تکلیف رہی، جس کی بنا پر آپریشن کروانا پڑا، جس کی وجہ سے ہر وقت پیشاب آتا رہتا، جس سے ان کے کپڑے اور بستر تک بھیکے رہتے، مگر وہ نماز کے وقت وضو کر کے بستر پر لیٹے لیٹے نماز ادا کرتے، ایسی حالت میں نماز کی ادائیگی کیسی ہے؟ کبھی کبھی جب وہ سوتے ہوتے تو ہم ان کے آرام اور بیماری کی خاطر ان کو نہیں جگاتے تھے، جس سے ان کی نماز قضا ہو جاتی، جس کا علم ان کو نہیں ہوتا تھا، اور نہ ہی ہم ان کو بعد میں خبر کرتے، ہمارا یہ عمل کیسا تھا؟

جواب:.... اس حالت میں بھی ان پر نماز فرض تھی، اور وہ جس طرح ادا کرتے تھے، صحیح تھی، آپ لوگوں نے جو نمازیں قضا کرائیں، ان کی وجہ سے آپ گنہگار ہوئے، ان نمازوں کا فدیہ ادا کر دیا جائے، دن کی وتر سمیت چھ نمازیں، اور ہر نماز کا صدقہ فطر کے برابر فدیہ ہے۔^(۳)

جس شخص کا کان مسلسل بہتا ہو، وہ معذور شمار ہوگا

سوال:.... میرا دایاں کان خراب ہے، جو اکثر بہتا رہتا ہے، میں رُوئی سے اچھی طرح صاف کر کے وضو کر لیتا ہوں، اور نماز ادا کرتا ہوں، بعض دفعہ نماز کے بعد اگر کان میں انگلی ڈالوں تو انگلی کو پانی لگ جاتا ہے، اگر میں وضو کے بعد کان میں رُوئی رکھ لوں تو

(۱) وحکمہ الوضوء لكل فرض ثم يصلی به فيه فرضاً ونفلًا فإذا خرج الوقت بطل... إلخ. (درمختار مع التنوير ج ۱ ص: ۳۰۵).

(۲) وحکمہ الوضوء لكل فرض ثم يصلی به فيه فرضاً ونفلًا فإذا خرج الوقت بطل... إلخ. (درمختار مع التنوير ج ۱ ص: ۳۰۶).

(۳) ولقدية كل صلاة ولو وترا..... كصوم يوم على المذهب. (الدر المختار مع الرد ج: ۲ ص: ۴۲۶، أيضًا ج ۲ ص: ۷۳).

نماز ہو جائے گی؟ اگر نماز کے بعد رُوئی نکالوں اور اس کے ساتھ پانی لگا ہوتا نماز ہو گئی یا دوبارہ پڑھوں؟ اگر رُوئی نہ رکھوں اور نماز ادا کر چکنے کے بعد انگلی کے ساتھ پانی لگ جائے تو نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب: ... کان اگر بہتا ہے تو آپ معذور ہیں، کان میں رُوئی رکھ لیا کریں، اور وقت کے اندر جتنی چاہیں فرض و نفل نمازیں پڑھتے رہیں، جب نئی نماز کا وقت داخل ہو جائے تو نیا وضو کر لیا کریں۔^(۱)

کیا معذوری کی صورت میں نماز اشارے سے جائز ہے؟

سوال: ... گھٹنے کی تکلیف کی وجہ سے میں صحیح طرح نماز ادا نہیں کر سکتا، لہذا کرسی پر بیٹھ کر لکڑی وغیرہ رکھ کر یا صرف اشارے کے ذریعے سجدہ کر سکتا ہوں یا نہیں؟

جواب: ... معذوری کی صورت میں اس کی اجازت ہے۔^(۲)

پاخانے کے راستے سے کیڑے گرنے والے کی نماز اور اعتکاف درست ہے

سوال: ... میرے پیٹ میں کیڑے ہیں، جو قضاے حاجت کے علاوہ بھی پاخانے کی جگہ سے جھڑتے رہتے ہیں، جس کی وجہ سے میں بہت پریشان ہوں کہ آیا میں پاک ہوں یا نہیں؟ برائے کرم آپ نماز، کپڑے، غسل اور وضو کے احکام واضح فرمائیں، نیز کیا میں اعتکاف بیٹھ سکتا ہوں؟

جواب: ... ایسے آدمی کو نماز تو نہیں پڑھانی چاہئے، باقی مجبوری کی وجہ سے نماز اس کی ہو جائے گی، اعتکاف کرنا بھی صحیح ہے، واللہ اعلم!^(۳)

بادی بوا سیر والا ہر نماز کے لئے وضو کر لیا کرے

سوال: ... بعض لوگوں کو بادی بوا سیر کی شکایت ہوتی ہے، اور با وضو ہونے کے باوجود وہ اپنے آپ کو بے وضو محسوس کرتے ہیں، یعنی اگر وہ وضو بھی کریں تو پاخانے کے مقام پر وہ یوں محسوس کرتے ہیں جیسے مقام پاخانے پر کیڑے وغیرہ حرکت کرتے ہوں، یا یوں محسوس ہوتا ہے جیسے ہوا خارج ہو رہی ہے، اور بعض یوں محسوس کرتے ہیں کہ گرمائش کی وجہ سے یا پاخانے کے مقام پر پسینہ ہو، وہ یہ حالات ہمیشہ یا بعض اوقات کبھی کبھار محسوس کرتے ہیں، لہذا تحریر کریں کہ اس کا وضو کیسے قائم رہ سکتا ہے اور کب تک؟ یا یہ صرف وہم ہے اور اس کی طرف توجہ نہ دی جائے؟

(۱) وصاحب عذر وحكمه الوضوء لكل فرض لم يصلی به فيه فرضاً ونقلاً فاذا خرج الوقت بطل .. الخ. (درمختار مع التوبیر ج: ۱ ص: ۳۰۶).

(۲) ان المريض لو قدر على القيام دون الركوع والسجود فإنه يخير بين القيام والقعود. (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۲۹۲).

(۳) لا يجوز بناء القوى على الضعيف والطاهر بصاحب العذر للأصل المذكور. (حلی کبیر ص: ۵۱۶).

جواب:۔۔۔ یہ شخص ہر نماز کے لئے وضو کر لیا کرے۔^(۱)

خروج ریح کی شکایت ہو تو معذور شمار ہوگا

سوال:۔۔۔ مجھے گیس کی تکلیف ہے، اور ہر نماز کے لئے تازہ وضو کرنا پڑتا ہے، تقریباً ستر فیصد سے نوے فیصد نمازوں میں اخراج ریح کی شکایت پر گمان یا دباؤ ہوتا ہے۔ چند علماء سے مشورہ کرنے کے بعد کہ اس صورت حال میں میرا شمار معذوروں میں ہوتا ہے، میں ہر نماز کے لئے تازہ وضو کرتا ہوں، کیا میرا ہر نماز کے لئے تازہ وضو کر لینا کافی ہے؟

جواب:۔۔۔ اگر وضو نہیں ٹھہرتا تو آپ معذور ہیں۔^(۲)

گیس کے دباؤ سے پیٹ میں گر گرٹا ہٹ ہو تو نماز کا حکم

سوال:۔۔۔ میں گیس کا مریض ہوں، وضو کے بعد اکثر گیس کا دباؤ ہوتا ہے، لیکن ریح خارج نہیں ہوتی، جس سے پیٹ میں گر گرٹا ہٹ ہوتی رہتی ہے، کیا اس حالت میں نماز ادا ہو جاتی ہے؟

جواب:۔۔۔ معذوری کی حالت میں نماز ہو جائے گی۔^(۳)

(۱) وصاحب عذر وحكمه الوضوء لكل فرض ثم يصلی به فيه فرضاً ونفلًا... إلخ. (درمختار مع التنبیر ج ۱ ص ۳۰۵).

(۲) وصاحب عذر ومن به سلس بول لا يمكنه إمساكه إن استوعب عذر تمام وقت صلاة مفروضة... إلخ. (درمختار مع التنبیر ج ۱ ص ۳۰۵).

(۳) ایضاً۔

نماز وتر

تہجد کے وقت وتر پڑھنا افضل ہے

سوال: ... فرض نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ پڑھنی چاہئے اور نفل نماز گھر میں، اس بارے میں حدیث بھی ہے۔ مزید معلومات کے لئے آپ سے رجوع کیا ہے، اگر وتر تہجد کے وقت پڑھیں تو کیسا ہے؟ عشاء کے وقت افضل ہے یا تہجد کے وقت افضل ہے؟

جواب: ... جو شخص جاگنے کا بھروسہ رکھتا ہو، اس کے لئے تہجد کے وقت وتر پڑھنا افضل ہے۔ اور جو بھروسہ نہ رکھتا ہو، اس کے لئے عشاء کے بعد پڑھ لینا بہتر ہے۔^(۱)

وتر تہجد سے پہلے پڑھے یا بعد میں؟

سوال: ... اگر وتر عشاء کی نماز کے بعد نہ پڑھے جائیں بلکہ تہجد کی نماز کے ساتھ پڑھے جائیں، اس صورت میں پہلے تین رکعات وتر کی پڑھی جائیں اور بعد میں تہجد کی رکعتیں یا پہلے تہجد کی رکعتیں پڑھیں اور بعد میں وتر کی تین رکعتیں؟ نیز یہ کہ تہجد کی رکعتیں اگر کبھی چار، کبھی چھ، کبھی آٹھ اور کبھی دس، بارہ پڑھی جائیں تو کوئی حرج تو نہیں؟

جواب: ... اگر جاگنے کا بھروسہ ہو تو وتر تہجد کی نماز کے بعد پڑھنا افضل ہے، اس لئے اگر صبح صادق سے پہلے وقت میں اتنی گنجائش ہو کہ نوافل کے بعد وتر پڑھ سکے گا تو پہلے تہجد کے نفل پڑھے، اس کے بعد وتر پڑھے، اور اگر کسی دن آنکھ دیر سے کھلے اور یہ اندیشہ ہو کہ اگر نوافل میں مشغول رہا تو کہیں وتر قضا نہ ہو جائیں، تو ایسی صورت میں پہلے وتر کی تین رکعتیں پڑھ لے، پھر اگر صبح صادق میں کچھ وقت باقی ہو تو نفل بھی پڑھ لے، تہجد کی نماز کا ایک معمول تو مقرر کر لینا چاہئے کہ اتنی رکعتیں پڑھا کریں، پھر اگر وقت کی وجہ سے کمی بیشی ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔^(۲)

(۱) و تاخیر الوتر إلى آخر الليل لو اتق بالانتباه والافتقار النوم... إلخ۔ (التنوير و شرحه ج ۲ ص ۳۶۹)۔ وأيضاً ويستحب تأخيرها إلى آخر الليل ولا يكره كما يكره تأخير سنة العشاء تبعاً لها۔ (الفتاوى الهندية ج ۱ ص ۱۱۱)۔

(۲) (ويستحب) تأخير العشاء إلى ثلث الليل والوتر إلى آخر الليل لمن يتق بالانتباه ومن لم يتق بالانتباه أوتر قبل النوم۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۵۲، كتاب الصلاة، الباب الأول، الفصل الثاني في بيان فضيلة الأوقات)۔

شب قدر، شب براءت وغیرہ میں وتر آخر شب میں پڑھنا

سوال:.... میں نے سنا ہے کہ عبادت کی راتوں یعنی شب براءت، شب قدر وغیرہ میں عشاء کی نماز میں وتر نہیں پڑھنے چاہئیں، جب تمام عبادت ختم کرنی ہو تو آخر میں وتر پڑھے جائیں، کیا یہ درست ہے؟

جواب:.... اگر رات کو جاگنا ہو اور معلوم ہو کہ آخر شب میں وتر پڑھ سکتے ہیں، تو وتر اس وقت پڑھنے چاہئیں، واللہ اعلم! ^(۱)

وتر کی نیت کس طرح کی جائے؟

سوال:.... جب وتر، تہجد کی نماز کے بعد پڑھے تو نیت کرتا ہوں تین رکعت نماز وتر وقت عشاء کا یا تہجد؟ کیونکہ عشاء کا وقت صبح کی نماز سے پہلے تک رہتا ہے۔

جواب:.... وتر میں آج کی رات کے وتر کی نیت کی جاتی ہے۔ ^(۲)

اگر وتر کی نماز پڑھنے کے بعد پتا چلا کہ صبح صادق شروع ہو گئی ہے تو کیا وتر ہو گئے؟

سوال:.... میں نے تہجد میں صبح صادق سے تین منٹ پہلے وتر نماز کی نیت کی، اور جلدی سے تین منٹ میں پڑھ لی، لیکن جب گھڑی دیکھی تو پتا چلا کہ میں نے تو درحقیقت صبح صادق شروع ہونے کے بعد وتر نماز پڑھی تھی، اب بتائیے مجھے اس کو دوبارہ پڑھنا پڑے گا یا نہیں؟

جواب:.... وتر کی نماز آپ کی ہو گئی، وقت کے اندر پڑھی تو ادا ہوئی، اور وقت کے بعد پڑھی تو قضا ہو گئی۔ ^(۳)

بغیر عذر کے وتر بیٹھ کر ادا کرنا صحیح نہیں

سوال:.... اگر کسی وجہ سے نماز بیٹھ کر پڑھے تو کیا عشاء کی نماز میں وتر بھی بیٹھ کر پڑھے یا کھڑے ہو کر؟

جواب:.... بغیر عذر کے فرض اور وتر بیٹھ کر ادا کرنے سے نماز نہیں ہوگی، اور اگر کھڑے ہونے پر قدرت نہ ہو تو مجبوری ہے۔ ^(۴)

ایک رکعت وتر پڑھنا صحیح نہیں

سوال:.... کیا تین وتر کے بجائے ایک وتر بھی پڑھ سکتے ہیں؟

(۱) (ويستحب) تاخير العشاء إلى ثلث الليل والوتر إلى آخر الليل لمن يثق بالانتباه ومن لم يثق بالانتباه أوتر قبل النوم. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۴).

(۲) وفي الوثق بنوی صلاة الوتر. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۶۶).

(۳) ایضاً.

(۴) ولا يجوز أن يوتر قاعداً مع القدرة على القيام وعلى راحته من غير عذر هكذا في محيط السرخسي. (الفتاوى الهديّة ج: ۱ ص: ۱۱۱، كتاب الصلاة، الباب الثامن في صلاة الوتر).

جواب:۔۔۔ نہیں! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف ایک رکعت پر اکتفا کرنا ثابت نہیں، بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول مبارک تین رکعات وتر کا تھا، جیسا کہ متعدد احادیث میں آیا ہے، اس لئے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک تنہا ایک رکعت وتر نہیں، اس مسئلے کی بقدر ضرورت تفصیل میری کتاب ”اختلاف امت اور صراط مستقیم حصہ دوم“ میں ملاحظہ فرمائی جائے۔^(۱)

وتر کی تیسری رکعت میں دُعاے قنوت بھول جانا

سوال:۔۔۔ نماز وتر کی تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ اور دوسری سورۃ پڑھنے کے بعد ”اللہ اکبر“ کہہ کر کانوں کی لو کو ہاتھ لگا کر دوبارہ ہاتھ باندھ کر دُعاے قنوت پڑھنی ہے، اس کے بعد رکوع میں جانا ہے، اگر کوئی سورۃ فاتحہ اور دوسری سورۃ پڑھ کر رکوع میں مکمل جھک گیا ہے اور اسے فوراً ہی یاد آ جاتا ہے کہ میں نے دُعاے قنوت پڑھنی تھی، کیا وہ رکوع سے واپس آ سکتا ہے؟ جبکہ اس نے رکوع کی ایک تسبیح بھی نہیں پڑھی تھی۔ دوسری صورت میں ایک تسبیح رکوع میں پڑھ چکا ہے، اس مسئلے کا کیا حل ہے؟ آیا وہ مکمل رکوع کرنے کے بعد سجدہ سہو کرے یا رکوع سے واپس آ کر دُعاے قنوت پڑھے اور بعد میں سجدہ سہو کرے؟

جواب:۔۔۔ اگر رکوع میں چلا گیا یا اس کے قریب پہنچ گیا کہ دونوں ہاتھ گھٹنوں کو لگ گئے تو واپس نہ لوٹے، بلکہ آخر میں سجدہ سہو کر لے،^(۲) اور اگر اتنا نہیں جھکا کہ گھٹنوں تک ہاتھ پہنچ جائیں تو کھڑا ہو کر قنوت پڑھ لے، اس صورت میں سجدہ سہو نہیں۔

وتر میں دُعاے قنوت کے بجائے ”قل ھو اللہ“ پڑھنا

سوال:۔۔۔ کیا وتر میں دُعاے قنوت کی جگہ تین دفعہ سورۃ اخلاص پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب:۔۔۔ دُعاے قنوت یاد کرنی چاہئے، جب تک وہ یاد نہ ہو، ”ربنا انا“ والی دُعا پڑھ لیا کریں، یا کم از کم ”اللھم اغفر لی“ تین مرتبہ کہہ لیا کریں، سورۃ اخلاص دُعاے قنوت کی جگہ نہیں پڑھی جاتی۔^(۳)

رمضان کے وُتروں میں مقتدی کے لئے دُعاے قنوت

سوال:۔۔۔ رمضان شریف میں جب امام کے پیچھے نماز وتر پڑھی جاتی ہے تو کیا مقتدی کو بھی دُعاے قنوت پڑھنی چاہئے؟

جواب:۔۔۔ دُعاے قنوت کا پڑھنا امام اور مقتدی دونوں پر واجب ہے، اس لئے مقتدیوں کو دُعاے قنوت ضرور

(۱) والوتر ثلاث رکعات لا یفصل بینہن بسلام کذا فی الہدایۃ۔ (ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۱۱)، اختلاف امت اور صراط مستقیم ج: ۲ ص: ۱۹۸ تا ۱۵۷، طبع مکتبہ لدھیانوی۔

(۲) ولو نسی القنوت فتذکر فی الركوع فالصحيح انه لا یقت فی الركوع ولا یعود الی القیام ھکذا فی التتارخانیۃ۔ (الہندیہ ج: ۱ ص: ۱۱۱، کتاب الصلاۃ، الباب الثامن فی صلاۃ الوتر)۔

(۳) ولس فی القنوت دعاء مزلت کذا فی التبین والأولی أن یقرأ اللھم انا نستعینک..... إلخ۔ ومن لم یحسن القنوت یقول ربنا انا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار۔ کذا فی المحيط۔ أو یقول اللھم اغفر لنا، ویکرر ذلک ثلاثاً وهو اختیار أبی الیث کذا فی السراجیۃ۔ (الہندیہ ج: ۱ ص: ۱۱۱، کتاب الصلاۃ، الباب الثامن)۔

پڑھنی چاہئے۔^(۱)

رُکوع کے بعد دُعاے قنوت پڑھنے کا حکم

سوال: ... رُکوع کرنے کے بعد دُعاے قنوت پڑھیں تو دوبارہ رُکوع کرنا ہوگا یا نہیں؟ یاد رہے اس سے پہلے کرچکے ہیں۔

جواب: ... رُکوع کے بعد دُعاے قنوت کی اجازت نہیں، بس سجدہ سہو کر لیا جائے۔^(۲)

وتر کی دُعاے قنوت رُکوع میں یاد آنے پر قیام میں واپس آنے والے کی نماز

سوال: ... ایک شخص وتر کی نماز پڑھتا ہے، اس میں وہ دُعاے قنوت کو بھول گیا، جب رُکوع میں پہنچا تو وہ یاد آگئی، رُکوع سے

پھر قیام میں چلا گیا اور دُعاے قنوت پڑھی، پھر رُکوع کیا۔ کیا اس کی نماز ہوگئی یا کچھ فرق ہے؟

جواب: ... جب قنوت بھول کر رُکوع میں چلا گیا تھا تو اب کھڑا نہیں ہونا چاہئے تھا، نماز پوری کر کے سجدہ سہو کر لیتا تو نماز صحیح

ہو جاتی۔ اب جو رُکوع سے اٹھ کر قنوت کے لئے کھڑا ہو گیا تو برا کیا، اور دوبارہ جو رُکوع کیا اس کی ضرورت نہ تھی، پہلا رُکوع باقی تھا،

بہر حال اگر اس نے سجدہ سہو کر لیا تو اس کی نماز ہوگئی، ورنہ نماز کا اعادہ کرے۔^(۳)

وتر میں سجدہ سہو

سوال: ... وتر میں سجدہ بھول جانے کی صورت میں سجدہ سہو کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: ... وتر میں بھی سجدہ سہو کیا جائے گا۔^(۴)

دُعاے قنوت کی جگہ سورۃ اخلاص پڑھنا

سوال: ... ہمارے محلے میں بہت سے لوگ وتر کی نماز میں دُعاے قنوت کی جگہ سورۃ اخلاص پڑھتے ہیں، یہ کیسا ہے؟

جواب: ... دُعاے قنوت کی جگہ سورۃ اخلاص پڑھنا غلط ہے۔ اگر دُعاے قنوت یاد نہ ہو تو کوئی دوسری دُعا پڑھ لیں، مثلاً:

”ربنا آتنا... الخ“ یا تین مرتبہ ”اللھم اغفر لی“ ہی پڑھ لے۔^(۵)

(۱) والقنوت واجب علی الصحيح والمختار فی القنوت الإخفاء فی حق الإمام والقوم مکدا فی النہایة. (مدیة ج ۱ ص: ۱۱۱).

(۲) ومنها القنوت فإذا ترکہ یجب علیہ السہو وترکہ یتحقق برفع رأسہ من الرکوع. (عالمگیری ج: ۱ ص ۱۲۸، کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السہو).

(۳) ولو نسی القنوت فتذکر فی الرکوع فالصحيح انه لا یقنت فی الرکوع ولا یعود الی القیام فإن عاد الی القیام وقت لم یعد الرکوع لم تفسد صلاته ویسجد للسہو... الخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۱۱ الباب الثامن فی الوتر).

(۴) وحکم السہو فی الفرض والنفل سواء کذا فی المحیط. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۲۶، کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر).

(۵) ومن لم یحسن القنوت یقول ربنا آتنا فی الدنیا... الخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۱۱، الباب الثامن فی الوتر).

دُعائے قنوت یاد نہ ہو تو کوئی دوسری دعا پڑھ سکتے ہیں

سوال: ... اگر دعائے قنوت یاد نہ ہو تو اس کے بجائے کوئی دوسری دعا پڑھ لی جائے تو وتر کی نماز ہو جائے گی یا سجدہ سہو بھی کرنا پڑے گا؟

جواب: ... کوئی اور دعا پڑھ لی جائے تو نماز ہو جائے گی، جب تک قنوت یاد نہ ہو، اس کو یاد کر لینا چاہئے۔^(۱)

دُعائے قنوت یاد نہ ہو تو کیا ”ربنا آتنا فی الدنیا حسنة“ الخ پڑھنا

سوال: ... عشاء کی نماز میں وتر میں ہم دعائے قنوت کی جگہ ”ربنا آتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة و قنا عذاب النار“ پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: ... دعائے قنوت یاد کرنی چاہئے، جب تک یاد نہ ہو ”ربنا آتنا ... الخ“ پڑھ لیا کریں۔^(۲)

وتر کی تیسری رکعت میں سورۃ اخلاص پڑھنا ضروری نہیں

سوال: ... نماز وتر کی تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص پڑھتے ہیں، پھر تکبیر کے لئے کانوں کی لو کو ہاتھ لگا کر دوبارہ ہاتھ باندھ کر دعائے قنوت پڑھتے ہیں، کیا یہ لازمی ہے کہ وُتروں کی تیسری رکعت میں سورۃ اخلاص ہی پڑھنی چاہئے؟ یا کوئی اور سورۃ بھی پڑھ لی جائے تو کوئی گناہ تو نہیں؟

جواب: ... وتر کی تیسری رکعت میں سورۃ اخلاص ہی پڑھنا ضروری نہیں، کوئی اور سورۃ بھی پڑھ سکتے ہیں۔^(۳)

وتر کی تیسری رکعت میں الحمد دوبارہ نہ پڑھیں

سوال: ... وتر نماز میں تیسری (آخری) رکعت میں دوبارہ تکبیر کے بعد ”الحمد شریف“ اور کوئی سورۃ لگا کر ”دُعائے قنوت“ پڑھنی چاہئے یا صرف دعائے قنوت پڑھ لینی چاہئے؟

جواب: ... تیسری رکعت میں پہلے الحمد شریف اور کوئی سورۃ پڑھی جائے، پھر تکبیر کہہ کر صرف دعائے قنوت پڑھی جائے، دعائے قنوت والی تکبیر کے بعد دوبارہ فاتحہ نہیں پڑھی جاتی۔^(۴)

(۱) والاولیٰ ان یقرأ اللہم انا نستعینک ومن لم یحسن القنوت یقول ربنا آتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة و قنا عذاب النار، کذا فی الخیط۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۱۱، کتاب الصلاة، الباب الثامن فی صلاة الوتر)۔
(۲) ایضاً۔

(۳) ولا یبغی ان یؤقت شیئا من القرآن فی الوتر ... الخ۔ (البدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۲۷۳)۔

(۴) إذا فرغ من القراءة فی الركعة الثالثة کبر و رفع یدیه حذاء أذنیہ و یقنت قبل الركوع فی جمیع السنة۔ (ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۱۱)۔

غیر رمضان میں نماز وتر کی جماعت کیوں نہیں ہوتی؟

سوال: نماز وتر رمضان کے علاوہ باجماعت کیوں نہیں پڑھی جاتی؟

جواب: صحابہ کرامؓ کے وقت سے یوں ہی چلا آتا ہے۔^(۱)

عشاء کی فرض نماز چھوٹنے پر کیا وتر باجماعت پڑھ سکتے ہیں؟

سوال: اگر کوئی شخص عشاء کی فرض نماز کے بعد آتا ہے، یعنی اس کی جماعت نکل گئی تو کیا وہ تراویح کے بعد باجماعت وتر نہیں پڑھ سکتا؟ ذرا تفصیل سے اور حوالے سے بتائیں۔

جواب: علامہ شامیؒ نے قہستانی کے حوالے سے لکھا ہے کہ جس شخص نے فرض جماعت کے ساتھ نہ پڑھے ہوں (بلکہ علیحدہ پڑھے ہوں) وہ وتر کی جماعت میں شریک نہیں ہو سکتا، لیکن یہ قول ضعیف ہے۔^(۲) صحیح یہ ہے کہ شریک ہو سکتا ہے، جیسا کہ علامہ طحاویؒ نے درمختار کے حاشیہ میں تصریح کی ہے،^(۳) اور اگر فرض کی جماعت ہی نہیں ہوئی تو وتر کی نماز باجماعت پڑھنا صحیح نہیں۔^(۴)

عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ نماز نہیں ہوئی، تو کیا وتر بھی دوبارہ پڑھے؟

سوال: اگر کسی نے بعد فراغت صلوٰۃ العشاء کے معلوم کیا کہ اس کے فرض کسی وجہ سے نہیں ہوئے، تو کیا اب وہ صرف قضا فرضوں کی کرے یا وتر بھی دوبارہ قضا کرے؟ کیونکہ یہ فعل عمدانہ تھا، بلکہ بھول سے ہوا۔

جواب: صرف عشاء قضا کرے، وتر کی قضا نہیں۔^(۵)

عشاء کے فرض سے پہلے وتر پڑھنا

سوال: بعض لوگوں کو دیکھا ہے کہ عشاء کی نماز میں فرض سے پہلے وتر پڑھ لیتے ہیں، کیا ایسا کرنا صحیح ہے؟

- (۱) ویوتر بجماعة فی رمضان فقط علیہ اجماع المسلمین، کذا فی التبیین۔ (ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۱۶)۔
- (۲) فی التارخانیة عن التثمة انه سأل علی بن أحمد عن صلی الفرض والتراویح وحده أو التراویح فقط هل یصلی الوتر مع الإمام؟ فقال: لا اھ۔ ثم رأیت القہستانی ذکر تصحیح ما ذکرہ المصنف، ثم قال: لکنہ اذا لم یصل الفرض معہ لا یتبعہ فی الوتر اھ۔ (فتاویٰ شامی ج: ۲ ص: ۴۸، مبحث صلاة التراویح)۔
- (۳) ولو ترکوا الجماعة فی الفرض لم یصلوا التراویح قوله ولو ترکوا الجماعة فی الفرض عبد بالجمع لأن المنفرد لو صلی العشاء وحده فله أن یصلی التراویح مع الإمام منح لکن تعلیل الشرح یعم المنفرد۔ (حاشیہ طحطاوی علی الدر المختار ج: ۱ ص: ۲۹۷، باب الوتر والنوافل، طبع رشیدیہ)۔
- (۴) بقی لو ترکھا کلھل یصلون الوتر بجماعة؟ قوله بقی الخ الذی یتضح أن جماعة الوتر تبع لجماعة التراویح وان کان الوتر نفسه أصلاً فی ذاته لأن سنة الجماعة فی الوتر إنما عرفت بالآثر تابعة للتراویح۔ (الدر المختار مع الرد المختار ج: ۲ ص: ۴۸، مبحث صلاة التراویح)۔
- (۵) لو صلی الوتر قبل العشاء نامیاً أو صلاھا فظهر فساد العشاء دون الوتر فإنه یصح الوتر ویعید العشاء وحدها عند أبی حنیفة رحمہ اللہ۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۱، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیت)۔

جواب: ... فرض سے پہلے وتر نہیں ہو سکتے، اور میں نے آج تک کسی کو ایسا کرتے دیکھا بھی نہیں۔^(۱)

نماز وتر اکیلے ادا کرتے وقت جہر سے پڑھنا کیسا ہے؟

سوال: ... نماز وتر کو جہر سے پڑھنا مکروہ ہے یا مفسد نماز ہے جبکہ بلاجماعت ادا کی جائے؟

جواب: ... نماز وتر میں جہری قراءت کرنا جائز ہے۔^(۲)

کیا وتر کے بعد کوئی بھی نماز نہیں پڑھ سکتے؟

سوال: ... "اجعلوا الصلوة العشاء الآخرة الوتر" عشاء کی وٹروں کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔ (بخاری

شریف) یہ سوال ایک عالم دین نے کیا ہے کہ وٹروں کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہئے، حالانکہ بڑے بڑے عالم حضرات بھی وٹروں کے بعد نماز پڑھتے ہیں، اس کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: ... آپ نے جو لفظ نقل کئے ہیں وہ تو حدیث کی کسی کتاب میں نہیں، صحیح بخاری شریف (ج: ۱ ص: ۱۳۶) میں یہ

ارشاد نقل کیا ہے: "اجعلوا آخر صلوتکم باللیل وٹراً" یعنی رات کی نماز (جس سے مراد نماز تہجد ہے) کے آخر میں وتر پڑھا کرو۔ یہ حکم اہل علم کے نزدیک استحباب کے لئے ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھنا ثابت ہے،^(۳) مگر عام معمول وتر کے بعد نفل پڑھنے کا نہیں تھا، اس لئے اگر کوئی وتر کے بعد نفل پڑھتا ہے تو اسے منع نہ کیا جائے۔ البتہ عام لوگ یہ نفل بیٹھ

(۱) ولا يقدم الوتر على العشاء لوجوب الترتيب... إلخ. (عالمگیری ج ۱ ص ۵۱، کتاب الصلاة، الباب الأول).

(۲) والمنفرد. إن كانت صلاة يجهر فيها بالقراءة فهو بالحيار إن شاء جهر وإن شاء حافظ وذكر الكرخي إن شاء جهر بقدر ما يسمع أذنيه ولا يزيد على ذلك وذكر في عامة الروايات مفسراً أنه بين حيارات ثلاث إن شاء جهر وأسمع غيره وإن شاء جهر وأسمع نفسه وإن شاء أسر القراءة أما كون له أن يجهر فلا لأن المنفرد إمام في نفسه وللإمام أن يجهر. (بدائع الصنائع ج ۱ ص ۱۶۱، فصل أما الواجبات الأصلية في الصلوة).

(۳) عن أم سلمة رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي بعد الوتر ركعتين وقد روى نحو هذا عن أبي أمامة وعائشة وغير واحد من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم. (ترمذی ج ۱ ص ۱۵۸)، عن ثوبان ... فإذا أوتر أحدكم فليركع ركعتين. (دارمی ج ۱ ص ۳۱۲). عائشة رضي الله عنها أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يوتر بتسع ركعات. (سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۱۹۸، باب صلاة اللیل). (تطبیق روایات از ابن قیم) عدمہ شوکانی نے ابن قیم سے نقل کیا ہے کہ یہ دو نفل دوسری حدیث "عشاء کی آخری نماز وتر ہونی چاہئے" کے خلاف نہیں ہے، بلکہ یہ رکعتیں وتر کی تکمیل کے لئے ہیں، جیسے سنتیں فرائض کی تکمیل کے لئے ہوتی ہیں، چنانچہ وہ نقل کرتے ہیں: قال ابن قیم فی الہدی وقد اشکل هذا یعنی حدیث الر کعتین بعد الوتر علی کثیر من الناس فظہوہ معارضاً لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم. "اجعلوا آخر صلاتکم باللیل وٹراً" ثم حکى عن مالک وأحمد ما تقدم وحكى عن طائفة ما قدما عن النووي ثم قال: والصواب أن يقال إن هاتين الركعتين تجربان مجرى السنة وتكمل الوتر فإن الوتر عبادة مستقلة ولا سيما أن قيل بوجوبه فتجري الركعتين بعده مجرى سنة المغرب من المغرب فإنها وتر النهار والركعتان بعدها تكميل لها فكذلك الركعتان بعد وتر الليل. (نيل الأوطار ج ۳ ص ۴۶).

کر پڑھتے ہیں، یہ غلط ہے، یہ نفل بھی کھڑے ہو کر پڑھنے چاہئیں۔^(۱)

اگر وتر اور تہجد کی نماز رہ جائے تو؟

سوال:۔۔۔ میں روزانہ تہجد کی نماز پڑھتی ہوں، اس لئے عشاء میں وتر چھوڑ دیتی ہوں، اور تہجد کے بعد پڑھتی ہوں، آج رات ہم دیر سے اٹھے، سحری ختم ہو چکی تھی، اس لئے تہجد کی نماز رہ گئی، اب وتر جو میں نے چھوڑے ہیں اور تہجد کی نماز بھی، کیا اس کی قضا پڑھ سکتی ہوں؟

جواب:۔۔۔ اگر دیر سے آنکھ کھلے اور صبح صادق ہونے میں کچھ وقت ہو تو وتر تو صبح صادق سے پہلے پڑھ لینے ضروری ہیں، اور اگر صبح صادق کے بعد آنکھ کھلے تو فجر کی سنتوں سے پہلے وتر پڑھ لینے چاہئیں،^(۲) نفل کی قضا نہیں ہوتی،^(۳) لیکن جس شخص کی تہجد رہ گئی ہو وہ اشراق کے وقت تہجد کے نفل پڑھ لے، انشاء اللہ اس کو تہجد کا ثواب مل جائے گا۔^(۴)

(۱) ویتنفل مع قدرته علی القيام قاعداً وفيه أجر غير النبي صلى الله عليه وسلم على النصف إلا بعذر . بالخ. (التبوير مع شرحه ج: ۲ ص: ۳۶، ۳۷، باب الوتر والنوافل).

(۲) ويجب القضاء بتركه ناسيا أو عامدا وإن طالت المدة . بالخ. (هناية ج: ۱ ص: ۱۱۱).

(۳) أن الأصل في السنة أن لا تقضى لإختصاص القضايا بالواجب. (هناية ج: ۱ ص: ۱۵۳، باب النوافل).

(۴) عن عمر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من نام عن حربه أو عن شيء منه فقرأه فيما بين صلاة الفجر وصلاة الظهر كتب له كأنما قرأه من الليل. رواه مسلم. (مشکوٰۃ ص: ۱۱۰). وفي المرقاة: وأخرج عن الحسن انه قال من عجز بالليل كان له في أول النهار مستعجب ومن عجز بالنهار كان له في أول الليل مستعجب اهـ (مرقاۃ شرح المشکوٰۃ ج: ۲ ص: ۱۴۶، باب القصد في العمل، الفصل الأول، طبع بمبئی).

سنت نمازوں کی ادائیگی

سنت مؤکدہ اور غیر مؤکدہ

سوال: ... سنت مؤکدہ اور غیر مؤکدہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: ... جس چیز کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر پابندی فرمائی ہو، اور جس کے ترک کو لائق ملامت قرار دیا گیا ہو، وہ سنت مؤکدہ ہے، اور جس چیز کی ترغیب دی گئی ہو، مگر اس کے چھوڑنے پر ملامت نہ کی گئی ہو، وہ سنت غیر مؤکدہ ہے، اور اسی کو مستحب اور مندوب بھی کہا جاتا ہے۔^(۱)

سنن ونوافل کیوں اور کس کے لئے پڑھے جاتے ہیں؟

سوال: ... نماز ہم پر فرض ہے، اس کو ہم پڑھتے ہیں، فرض کے علاوہ سنتیں کیوں ضروری ہیں؟ فرض اللہ کے واسطے اور سنتیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہیں، یہ "واسطے" پر بھی ذرا روشنی ڈالنے تاکہ مسئلہ معلوم ہو جائے۔

جواب: ... نماز تو چاہے فرض ہو، چاہے سنت و نفل، سب اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہوتی ہیں،^(۲) یہ خیال غلط ہے کہ سنتیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہیں۔ فرض نماز میں جو کی (یعنی خشوع و خضوع میں جو کی) رہ جاتی ہے اس کو پورا کرنے کے لئے سنتیں اور نفل ہیں۔^(۳)

کیا آج کے مشینی دور میں صرف فرض پڑھ لینا کافی ہے؟

سوال: ... کیا فرض نمازوں میں صرف فرض ادا کرنے سے نماز ہو جاتی ہے، جبکہ سنت، نفل، وتر واجب نہ پڑھے جائیں؟

(۱) والذی ظہر للعبد الضعیف أن السنة ما واطب علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، لکن ان کانت لا مع الترتیب فہی دلیل السنة المؤکدة، وان کانت مع الترتیب فہی دلیل غیر المؤکدة... الخ۔ (الشامی ج: ۱ ص: ۱۰۵)۔ ایضاً ومن السنن سہ ہدی ہی ما واطب علیہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم مع الترتیب فہی السنة المؤکدة وما کانت علی سبیل العادة فہی السنة الزائدة، وان واطب علیہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ (قواعد الفقہ لعمیم الاحسان ص: ۳۲۸، طبع صدف پبلشرز کراچی)۔

(۲) قوله تعالیٰ: "وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي" (طہ: ۱۳)۔

(۳) عن أبی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: ان اول ما یحاسب بہ العبد یوم القیامۃ من عملہ صلواتہ فان صحت فقد أفلح وأنجح وان فسدت خاب وخسر، وان انتقص من فريضة قال الرب: انظروا هل لعبدی من تطوع فیکمل بها ما انتقص من الفريضة ثم یكون سائر عملہ علی ذلک۔ رواہ الترمذی۔ (ج: ۱ ص: ۵۵)۔

ہمارے ایک عزیز کا کہنا ہے کہ آج کے مشینی دور میں کس کو اتنی فرصت ہے کہ سنت و نفل بھی پڑھے؟ نیز غیر مرد مک جو کہ اسدا می ہیں، مسعدن عورتیں و مرد اسی طریقے سے صرف فرض پڑھ کر نماز ادا کرتے ہیں، اور اگر انہیں منع کیا جائے تو کہتے ہیں کہ انسان کی نیت درست ہونی چاہئے، اور بالکل ہی نماز چھوڑ دینے سے بہتر ہے صرف فرض ہی پڑھ لئے جائیں، کیا نماز پڑھنے کا یہ طریقہ درست ہے؟

جواب:۔۔۔ فرض تو فرض ہے، اور وتر کی نماز واجب ہے، گویا عملاً وہ بھی فرض ہے، اس کا چھوڑنا گناہ ہے، اور اگر وقت پر نہ پڑھ سکے تو قضا لازم ہے۔^(۱) سنت مؤکدہ کا چھوڑنا برا ہے، اور اس کے چھوڑنے کی عادت بنالینا بھی گناہ ہے۔^(۲) سنت غیر مؤکدہ اور نوافل میں اختیار ہے، خواہ پڑھے، یا چھوڑ دے۔^(۳)

مشینی دور کی مصروفیات کے باوجود خرافات کے لئے، گپ شپ کے لئے، تفریح کے لئے اور نامعلوم کن کن چیزوں کے لئے وقت نکالا جاتا ہے، تو مشینی دور کی عدیم الفرستی کا نزلہ نماز ہی پر کیوں گرایا جاتا ہے؟ رہا یہ کہ ”آدی کی نیت درست ہونی چاہئے“ بالکل بجا ہے، لیکن اس سے یہ کیسے لازم آیا کہ آدی کا عمل خراب ہونا چاہئے؟ نیت کے ساتھ عمل کا درست ہونا بھی تو ضروری ہے! ورنہ نری نیت سے کیا ہوگا...؟

سنتیں اور نوافل پڑھنے کی شرعی حیثیت

سوال:۔۔۔ دن میں پانچ نمازیں فرض ہیں، ان فرائض کے ساتھ جو سنتیں اور نوافل پڑھے جاتے ہیں، کیا ان کی ادائیگی بھی اتنی ہی ضروری ہے؟ اگر ہے تو ہم انہیں فرض نمازیں کیوں نہیں کہتے؟ سنتوں کے بارے میں کیا احکامات ہیں؟ اور کیا ان کا نہ پڑھنے والا گنہگار ہے؟ مسئلہ نوں کے چند فرقوں میں سنتیں پڑھنے کا رواج نہیں ہے، اس کے علاوہ نوافل بھی پڑھ لینا ان کے ہاں اچھا ہے، مگر ضروری نہیں، جبکہ وہ بھی اسلام کے ماننے والے ہیں، آزر اور کرم تفصیلی جواب دیں۔

جواب:۔۔۔ نماز کی فرض رکعت کا ادا کرنا ضروری ہے، اور جو شخص ادا نہ کرے وہ اعلیٰ درجے کا فاسق ہے، اور بعض ائمہ کے نزدیک کافر ہے۔^(۴) اسی طرح نماز وتر کا پڑھنا بھی ضروری ہے۔ اور سنتیں دو قسم کی ہیں: مؤکدہ، غیر مؤکدہ۔ مؤکدہ سنتوں کا تارک لائق ملامت ہے، اور اللہ تعالیٰ کے یہاں درجات سے محروم ہے۔ اور غیر مؤکدہ سنتوں کا تارک لائق ملامت نہیں، لیکن یہ کہہ سکتے ہیں کہ دوسرے لوگوں کی بہ نسبت اس شخص کے درجات میں کمی ہوئی۔^(۵)

(۱) باب الوتر والنوافل (هو فرض عملاً و واجب اعتقاداً و سنة لبوتاً) وفي الشامية (قوله هو فرض عملاً) أي يفترض عمله أفعله بمعنى أنه يعامل معاملة الفرائض في العمل فيأثم بتركه... ويجب ترتيبه وقضائه... إلخ. (الشامی ج: ۲ ص: ۳۰).

(۲) الذي يظهر من كلام أهل المذهب ان الإثم منوط بترك الواجب أو السنة المؤكدة على الصحيح لتصريحهم بأن من ترك سن الصلاة الخمس قبل لا يآثم والصحيح أنه يآثم. (الشامی ج: ۱ ص: ۱۰۴).

(۳) ایضاً۔

(۴) من ترك صلواته لزمه قضاؤها سواء تركها بغير عذر خلافاً لأحمد فإن عنده إذا تركها عمداً بغير عذر لا يلزمه قضاؤها لكونه صار مرتدّاً والمرتب لا يؤمر بقضاء ما تركه إلا إذا تاب. (حلبی کبیر ص: ۵۲۹).

(۵) ان السنة المؤكدة والواجب متساويان رتبة في استحقاق الإثم بالترك... إلخ. (شامی ج: ۲ ص: ۱۷۷).

کیا سنت نمازیں پڑھنے کا بھی حکم ہے؟

سوال: ... ہم دن میں جو پانچ وقت کی نماز پڑھتے ہیں، ان نمازوں میں صرف فرض نماز پڑھنے کا حکم ہے یا سنت نماز بھی پڑھنا لازمی ہے؟ مجھے کے دو حضرات کہتے ہیں کہ حدیث میں صرف فرض نماز پڑھنے کا حکم ہے، لہذا سنت نہیں پڑھنا چاہئے۔ فرض نماز کا اللہ حکم دیتا ہے، سنت پڑھنے کا نہیں۔ میں آپ سے معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ سنت نماز کب پڑھنے کا حکم ہوا؟ قرآن کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں تاکہ دو حضرات کی غلط فہمی دور کر سکوں۔

جواب: ... سنت اور نفل نمازیں، فرض کی تکمیل کے لئے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کے دن جب نمازوں کا حساب ہوگا اور فرض نمازوں کے وزن میں کمی ہوگی تو حق تعالیٰ شانہ فرشتوں سے فرمائیں گے کہ میرے بندے کے نامہ عمل میں کچھ نوافل بھی تو ہوں گے، ان کو شامل کر کے وزن پورا کرو۔^(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رفیع درجات کے باوجود سنن اور نوافل کا اہتمام فرماتے تھے۔ جن سنتوں اور نفلوں کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہتمام فرمایا، اور جن کے فضائل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بیان فرمائے، ایک امتی کے لئے ان کا اہتمام بھی ضروری ہے، ہاں جو شخص اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا محتاج نہ سمجھتا ہو، اس سے گفتگو عبث ہے۔

آفس میں کام کی زیادتی کی وجہ سے ظہر کی سنتیں چھوڑنا

سوال: ... آفس میں کام بہت ہوتا ہے، تو کیا میں ظہر کی سنتیں چھوڑ سکتا ہوں نماز مختصر کرنے کے لئے؟

جواب: ... ظہر سے پہلے چار سنتیں مؤکدہ ہیں، ان کو حتی الوسع چھوڑنا نہیں چاہئے، اختصار پسندی کا نزلہ نماز ہی پر کیوں گرایا جائے؟ دوسرے غیر ضروری کاموں کو بھی تو مختصر کیا جاسکتا ہے...!^(۲)

کیا ظہر کی سنتوں کا پڑھنا ضروری ہے؟

سوال: ... میں ایک اسکول میں ٹیچر بھی ہوں، اس لئے اسکول سے واپسی پر تھکن اور دیر ہو جانے کی وجہ سے ظہر کی نماز کے

(۱) رواہ الترمذی ج ۱ ص ۵۵۰، باب ان اول ما يحاسب به العبد يوم القيامة الصلاة. عن حريث بن قبيصة فقال (أبو هريرة) سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن أول ما يحاسب به العبد يوم القيامة من عمله صلاته، فإن صلحت فقد أفلح وأنجح، وإن فسدت فقد خاب وحسر، فإن انتقص من فريضة شيئاً قال الرب تبارك وتعالى. انظروا هل لعبدي من تطوع فيكمل بها ما انتقص من الفريضة ثم يكون سائر عمله على ذلك. (ترمذی ج ۱ ص ۵۵ کتاب الصلاة، باب أول ما يحاسب به العبد يوم القيامة الصلاة).

(۲) عن عائشة قالت. قال رسول الله صلى الله عليه وسلم. من ثابر على ثلثي عشرة ركعة من السنة بهي الله له بيتاً في الجنة، أربع ركعات قبل الظهر، وركعتين بعدها، وركعتين بعد المغرب، وركعة بعد العشاء. رواه الترمذی. (معارف السنن ج ۳ ص ۵۵۰). وعن عائشة رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم كان لا يدع أربعاً قبل الظهر وركعتين قبل الغداة. (معارف السنن ج ۳ ص ۱۰۲). وسن مؤكداً أربع قبل الظهر.. وركعتان بعد الظهر. إلخ. (رد المحتار مع در المختار ج ۲ ص ۱۴-۱۵، کتاب الصلاة، مطلب في السنن والنوافل).

صرف فرض ہی پڑھ پاتی ہوں، آپ یہ فرمائیے کہ اس سے میری ظہر کی نماز ادا ہو جائے گی یا صرف فرض پڑھنے سے نماز ادا نہیں ہوتی؟
جواب:۔۔۔ ظہر کی نماز میں فرض رکعتوں سے پہلے چار سنت مؤکدہ ہیں، اور فرض کے بعد دو رکعت مؤکدہ ہیں، ان کو نہیں چھوڑنا چاہئے، آپ خواہ ذرا آرام کر کے پڑھ لیا کریں، مگر مؤکدہ سنتیں حتیٰ الوسع نہ چھوڑا کریں۔^(۱)

وقت کی تنگی کی وجہ سے سنتیں ترک کرنا

سوال:۔۔۔ میں نویں جماعت کا طالب ہوں، ہمارا اسکول دوپہر کی شفٹ کا ہے، اور ظاہر ہے کہ ظہر کی نماز ہمیں اسکول میں ادا کرنی پڑتی ہے، اس طرح ہمیں اسکول میں نماز کے لئے صرف اتنا وقت ملتا ہے کہ صرف چار فرض ادا کئے جائیں، جبکہ ظہر کی نماز سے پہلے چار سنت مؤکدہ پڑھنے کا وقت نہیں ملتا، بتائیے ہم کیا کریں؟ نماز قضا کر کے کسی اور نماز کے ساتھ پڑھیں یا پھر چار فرض ہی پڑھ لیں؟

جواب:۔۔۔ نماز قضا تو نہ کی جائے، لیکن سنتوں کا چھوڑنا بڑی بات ہے، اساتذہ سے اتنا وقت لینا چاہئے کہ سنتیں بھی پڑھ جائیں۔^(۲)

دکان کھولنے کی وجہ سے سنن مؤکدہ چھوڑ دینا

سوال:۔۔۔ میں ایک دکان میں کام کرتا ہوں، اور جب میں فرض نماز باجماعت پڑھ لوں تو اکثر فرض نماز کے بعد سنت مؤکدہ ہوتی ہیں، ان کو دکان کھولنے کے سبب ترک کر دیتا ہوں، اس بارے میں مجھے تفصیل سے لکھ دیں۔

جواب:۔۔۔ دکان کھولنے کی جلدی میں سنت مؤکدہ کا چھوڑ دینا جائز نہیں، ہاں! نوافل چھوڑ دیئے جائیں تو مضائقہ نہیں۔^(۳)

کیا سنت و نوافل مسجد میں پڑھنا افضل ہے؟

سوال:۔۔۔ ہم نے ان سے کہا کہ فرض نماز کے بعد کے سنت اور نوافل گھر پر پڑھنا افضل ہے، تو انہوں نے اس بات سے بھی انکار کیا کہ نہیں مسجد میں پڑھنا افضل ہے۔

جواب:۔۔۔ نوافل اور سنت گھر پر پڑھنا افضل ہے، بشرطیکہ گھر پر اطمینان اور سکون سے پڑھ سکے، لیکن اگر گھر پر سکون و اطمینان سے پڑھنے کا موقع میسر نہ ہو، تو مسجد ہی میں پڑھ لینا بہتر ہے۔^(۴)

کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سنت نمازیں گھر میں ادا فرماتے تھے؟

سوال:۔۔۔ ہمارے خطیب صاحب نے ایک مرتبہ فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرض کے بعد کی نمازیں گھر میں ادا کیا کرتے

(۱) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ کیجئے۔

(۲) السنۃ المؤکدۃ قریبۃ من الواجب فی حقوق الإثم وبتوجب تاركها التصلیل واللوم۔ (شامی ج. ۲ ص ۱۲)۔

(۳) الأفضل فی السنن والنوافل فی المنزل لقوله عليه السلام. صلاة الرجل فی المنزل أفضل إلا المكتوبة. الخ۔

(عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۱۳، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل)۔

تھے، اس لئے سنتیں وغیرہ گھر میں پڑھنی چاہئیں یہ بات درست ہے کہ نہیں؟ اگر درست ہے تو کیا فرض نماز سے پہلے کی سنت گھر میں پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:.... سنتیں گھر ہی میں پڑھنے کا حکم ہے، مگر آج کل گھروں کا ماحول اطمینان و سکون کا نہیں رہا، اس لئے مسجد ہی میں سنتیں پڑھ لی جاتی ہیں۔ اگر کسی کو گھر میں پڑھنے میں زیادہ سکون و اطمینان ہو تو گھر میں پڑھنا ہی افضل ہے۔^(۱)

سنت مؤکدہ کا ترک کرنا کیسا ہے؟

سوال:.... سنت مؤکدہ کن مجبوریوں کی بنا پر ترک کی جاسکتی ہے؟ کیا انہیں وقت گزرنے کے بعد بھی ادا کیا جاسکتا ہے؟
جواب:.... سفر، مرض یا وقت کی تنگی کی وجہ سے نہ پڑھ سکے تو دوسری بات ہے، ورنہ سنت مؤکدہ کا ترک کرنا بہت بُرا ہے۔^(۲)
وقت گزرنے کے بعد سنت کی قضا نہیں ہو سکتی، اور فجر کی سنتیں نصف النہار سے پہلے پہلے پڑھ لینی چاہئیں۔^(۳)

سنتیں گھر میں پڑھنا افضل ہے یا مسجد میں؟

سوال:.... سنتیں آدمی مسجد میں بھی پڑھ سکتا ہے اور گھر پر بھی، سنا ہے گھر پر پڑھنا افضل ہے؟
جواب:.... گھر پر سنتیں پڑھنا افضل ہے، مگر اس کے لئے شرط یہ ہے کہ گھر کا ماحول پُر سکون ہو اور اس کو گھر جاتے ہی گھریو کاموں کی تشویش لاحق نہ ہو جائے، اگر ایسا اندیشہ ہو تو مسجد میں سنتیں پڑھنا افضل ہے۔^(۴)

کیا سنت و نفل نماز میں وقت نماز کی نیت شرط ہے؟

سوال:.... کیا سنت اور نفل میں بھی وقت نماز کی نیت کرنی چاہئے؟
جواب:.... سنت و نفل کے لئے مطلق نماز کی نیت کافی ہے، اس میں وقت اور رکعات کی نیت کرنے کی ضرورت نہیں۔^(۵)

(۱) الأفضل فی السُّنن والنوافل فی المنزل لقوله عليه السلام: صلاة الرجل في المنزل أفضل إلا المكتوبة... إلخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۱۳، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل).

(۲) ان السُّنة المؤکدة والواجب متساويان رتبة فی استحقاق الإلتم بالترك... إلخ. (شامی ج: ۲ ص: ۱۷۷).

(۳) ولا يقضيها إلا بطريق التبعية، وفي الشامية: أي لا يقض سنة الفجر إلا إذا فاتت مع الفجر فيقضيهما تبعاً لقضائه لو قبل الزوال... إلخ. (درمختار مع الشامی ج: ۲ ص: ۵۷). أيضاً: وقال محمد تقضى إذا ارتفعت الشمس قبل الزوال واحتج بحديث ليلة التعرييس انه صلى الله عليه وسلم قضاهما بعد طلوع الشمس قبل الزوال فصار ذالك وقت قضاهما..... ولهذا لا يقضى غيرهما من السُّنن ولا هما يقضان بعد الزوال. (بدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۲۸۸، فصل وأما بيان أن السُّنة إذا فاتت عن وقتها).

(۴) أيضاً شیعہ نمبر ۱۔

(۵) وكفى مطلقاً نية الصلاة... إلخ. (درمختار ج: ۱ ص: ۳۱۷)، أيضاً: ويكفيه مطلق النية للنفل والسُّنة والتراويح وهو الصحيح... (وبعد أسطر) ولا يشترط نية عدد الركعات. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۶۵، ۶۶ باب النية).

سنت، نفل، وتر کی اکٹھی نیت درست نہیں

سوال: کیا ہم اکٹھی رکعت کی نیت باندھ سکتے ہیں؟ یعنی مثلاً: عشاء کی نماز کے فرض امام کے ساتھ پڑھ کر باقی ۲ سنت، ۲ نفل، ۳ وتر، ۲ نفل کی ایک ہی دفعہ نیت باندھ لی جائے۔

جواب: سنت، نفل، وتر الگ الگ نمازیں ہیں، ان کی اکٹھی نیت باندھنا درست نہیں۔^(۱)

کیا سنت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پڑھی جاتی ہے؟

سوال: فرض نماز اور سنت کی نیت میں کیا فرق ہے؟ کیونکہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ فرض اللہ تعالیٰ کے لئے اور سنت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پڑھی جاتی ہے، کیا یہ درست ہے؟

جواب: سنت نماز بھی اللہ تعالیٰ ہی کے لئے پڑھی جاتی ہے، مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں پڑھی جاتی ہے، اس لئے فرض اور سنت کی نیت میں کوئی فرق نہیں، بس ایک کے لئے فرض کی نیت کی جاتی ہے اور دوسری کے لئے سنت کی عبادت دونوں اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتی ہے۔^(۲)

فرض سے پہلے وتر اور سنتیں پڑھنا صحیح نہیں

سوال: ہمارے گاؤں میں دو شخص عشاء کی سنت مؤکدہ اور وتر فرضوں سے پہلے یعنی جماعت ہونے سے پہلے پڑھ لیتے ہیں، اور جماعت دیر سے ہوتی ہے، اس لئے وہ ایسا کرتے ہیں، آیا اس طرح نماز ہو جاتی ہے؟

جواب: یہ تو ظاہر ہے کہ فرض کے بعد کی مؤکدہ سنتیں تو بعد ہی میں ہو سکتی ہیں، کیونکہ وہ فرض کے تابع ہیں، یہی وجہ ہے کہ اگر فرض و سنت پڑھنے کے بعد پڑھ چلا کہ فرض نماز نہیں ہوئی تو فرض کے ساتھ بعد کی سنتیں بھی دوبارہ پڑھی جائیں گی، جب تک فرض نماز ہی نہیں پڑھی، بعد کی سنتیں کیسے ادا ہو سکتی ہیں؟ وتر کی نماز اگرچہ مستقل نماز ہے، فرض کے تابع نہیں، لیکن عشاء اور وتر میں ترتیب لازم ہے، اس لئے وتر کا عشاء کے فرض سے پہلے ادا کرنا صحیح نہیں،^(۳) البتہ اگر فرض سنت اور وتر ادا کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ فرض نماز کسی وجہ سے صحیح نہیں ہوئی تھی تو فرض اور سنت کا اعادہ لازم ہے، مگر وتر صحیح ہو گئے۔^(۴)

(۱) الواجبات والفرائض لا تنادی بمطلق النية إجماعاً... إلخ۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۶۵، کتاب الصلاة)۔

(۲) قوله تعالى "وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي" (طہ: ۱۴)۔ ويكفيه مطلق النية للنفل والسنة... (وبعد أسطر) والإحتياط في السن أن يوى الصلاة متابعا لرسول الله صلى الله عليه وسلم، كذا في الذخيرة۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۶۵)۔

(۳) أما قولهم أنه لا وقت لها فليس كذا لك بل لها وقت وهو وقت العشاء إلا أن تقديم العشاء عليها شرط عند التذکر۔ (بدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۲۷۱، فصل وأما الصلاة الواجبة فتوعان صلاة الوتر وصلاة العیدین)۔

(۴) حتى لو تبين أن العشاء صلاها بلا طهارة دون التراويح والوتر أعاد التراويح مع العشاء دون الوتر... وأما إعادة التراويح وسائر سنن العشاء فمتفق عليها... إلخ۔ (هندیة ج: ۱ ص: ۱۱۵، وأيضا البحر الرائق ج: ۱ ص: ۲۵۹)۔

کیا فجر کی سنتوں کی بھی قضا ہوتی ہے؟

سوال:۔۔۔ قضا نماز میں صرف فرض پڑھے جاتے ہیں، مگر بعض لوگ کہتے ہیں کہ فجر کی نماز قضا ہو جائے تو اس کی سنتیں بھی پڑھنی چاہئیں، اگر یہ اس وجہ سے ہے کہ فجر کی سنتیں مؤکدہ ہیں، تو پھر ظہر کی بھی مؤکدہ ہیں، کیا ان کی بھی قضا پڑھنی چاہئے؟

جواب:۔۔۔ فجر کی سنتوں کی تاکید بہت زیادہ ہے، اس لئے اگر نماز فجر فوت ہو جائے تو سورج طلوع ہونے کے بعد زوال سے پہلے اس کو سنتوں سمیت پڑھنے کا حکم ہے، لیکن اگر زوال سے پہلے نماز فجر قضا نہیں کی تو بعد میں صرف فرض پڑھے جائیں، وقت نکل جانے کے بعد فجر کی سنتوں کے علاوہ باقی کسی سنت کی قضا نہیں۔^(۱)

قضا سنت کی نیت کس طرح کریں؟

سوال:۔۔۔ محترم! آپ نے فرمایا ہے کہ فجر کی نماز اگر قضا ہو جائے تو دوپہر سے پہلے سنتوں کے ساتھ قضا کرنی چاہئے۔ تو محترم! سوال یہ ہے کہ قضا سنتوں کی نیت کس طرح ہوگی؟

جواب:۔۔۔ بس سنت فجر کی نیت کر لینا کافی ہے۔^(۲)

فجر کی سنتیں رہ جائیں تو بعد طلوع پڑھیں

سوال:۔۔۔ اخبار جنگ میں ”آپ کے مسائل اور ان کا حل“ کے زیر عنوان آپ نے تحریر فرمایا تھا کہ: ”صبح صادق کے بعد سنت فجر کے علاوہ نوافل مکروہ ہیں، سنتوں سے پہلے بھی اور بعد بھی۔“ اس سلسلے میں وضاحت طلب بات یہ ہے کہ اگر کسی کی سنتیں رہ جائیں اور وہ سنتیں پڑھے بغیر فجر کی جماعت میں شریک ہو جائے تو یہ بتایا گیا ہے کہ اب سورج طلوع ہونے کے بعد سنتیں پڑھے، تو جب صرف نوافل مکروہ ہیں تو سنتوں پر یہ پابندی کیوں ہے؟ سنتیں تو نوافل کی تعریف میں نہیں آتیں۔

جواب:۔۔۔ اس مسئلے میں سنتوں اور نفلوں کا ایک ہی حکم ہے، فرض کے بعد طلوع سے پہلے فجر کی سنتیں پڑھنا بھی درست نہیں۔^(۳)

نماز فجر کے بعد فجر کی سنتیں ادا کرنا

سوال:۔۔۔ نماز فجر کی دو رکعت سنت کے بارے میں سنا ہے کہ یہ فرض نماز سے قبل لازماً ادا کرنی چاہئے، لیکن ہمارے محلے کی

(۱) والسنن اذا فاتت عن وقتها لم يقضها الا ركعتي الفجر اذا فاتتا مع الفرض يقضيهما بعد طلوع الشمس الى وقت الزوال لم يسقط هكذا في المحيط السرخسي واذا فاتتا بدون الفرض لا يقضى عندهما خلافاً لحمد... إلخ. (الهندية ج: ۱ ص: ۱۱۲، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل).

(۲) ويكفيه مطلق النية للنفل والسنة... إلخ. (هندية ج: ۱ ص: ۱۱۲، الباب التاسع في النوافل).

(۳) واذا فاتت ركعتا الفجر لا يقضيهما قبل طلوع الشمس... إلخ. (هداية ج: ۱ ص: ۱۵۴). أيضاً عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من لم يصل ركعتي الفجر فليصلهما بعد ما تطلع الشمس. (جامع ترمذی ج: ۱ ص: ۵۷، باب ما جاء في إعادتهما بعد طلوع الشمس).

مسجد میں یہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ نمازی حضرات مذکورہ سنتوں کو چھوڑ کر فرض نماز باجماعت پڑھ لیتے ہیں، اور نماز فرض مکمل ہونے پر اکیلے کھڑے ہو کر دو رکعت سنت ادا کر لیتے ہیں۔

جواب:۔۔۔ فقہ حنفی کا مسئلہ یہ ہے کہ اگر جماعت کی دوسری رکعت (بلکہ تشهد بھی) مل جانے کی توقع ہو تو کسی الگ جگہ پر فجر کی سنتیں پہلے ادا کرے، تب جماعت میں شریک ہو، ورنہ جماعت میں شریک ہو جائے^(۱) اور سنتیں سورج نکلنے کے بعد اشراق کے وقت پڑھے۔^(۲) فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک نفل نماز ممنوع ہے، البتہ قضا نمازیں، سجدہ تلاوت اور نماز جنازہ جائز ہے۔^(۳)

سنن مؤکدہ میں سے صبح کی مؤکدہ سنتوں کی افضلیت کی کیا وجہ ہے؟

سوال:۔۔۔ پانچوں وقت کی سنت مؤکدہ میں صبح کی دو رکعت سنت مؤکدہ کو افضل کہا جاتا ہے، افضلیت کی وجہ سے آگاہی بخشی جائے۔

جواب:۔۔۔ نماز فجر کی سنتوں کی حدیث شریف میں بہت زیادہ تاکید آئی ہے۔^(۴)

فجر کی جماعت کھڑی ہو جائے تو سنتیں کب ادا کی جائیں؟

سوال:۔۔۔ فجر کی نماز کے لئے جماعت کھڑی ہو جاتی ہے، کیا بعد میں آنے والا شخص جلدی سے سنت ادا کر سکتا ہے؟ جبکہ خدشہ لاحق ہو کہ کم از کم ایک رکعت تو باجماعت نہیں مل سکے گا، اگر اسے پہلے رکعت کے ساتھ شامل ہونا ہے تو سنت کی ادائیگی کب کرے گا؟ کیا جماعت کے فوری بعد سنت ادا کئے جاسکتے ہیں؟ یا طلوع آفتاب کے بعد؟ طلوع آفتاب کے بعد سنت کی ادائیگی کے لئے کیا وہاں بیٹھے رہنا ضروری ہے یا کام کاج میں لگا جاسکتا ہے؟

جواب:۔۔۔ اگر اس شخص کو اطمینان ہو کہ سنت فجر ادا کرنے کے بعد جماعت میں شریک ہو سکتا ہے، تو اس کو چاہئے کہ کسی لگ جگہ میں سنتیں پڑھنے کے بعد جماعت میں شریک ہو جائے، اور اگر یہ خیال ہو کہ سنتیں پڑھنے کی صورت میں جماعت فوت

(۱) ومن انتہی الی الإمام فی صلوة الفجر وهو لم یصل رکعتی الفجر ان خشی أن تفوته رکعة ویدرکہ الاخری یصلی رکعتی الفجر عند باب المسجد ثم یدخل لأنه أمکنه الجمع فضیلتین وان خشی فوتها دخل مع الإمام. (ہدایہ ج ۱ ص: ۱۵۲)۔ وفی حاشیہ الہدایہ: قوله مع الإمام وحکی عن الفقیہ ابی جعفر انه علی قول ابی یوسف وأبی حنیفۃ یصلی رکعتی الفجر ان رجاً وجدان القعدة أيضاً لأن إدراک التشهد عندهما کإدراک کله. (حاشیہ نمبر ۱۱ ہدایہ ج ۱ ص: ۱۵۲، باب إدراک المریضۃ، کذا فی الہندیۃ ج: ۱ ص: ۱۲۰، الباب العاشر فی إدراک الفریضۃ)۔

(۲) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۳ ملاحظہ کیجئے۔

(۳) وکرہ نفل . . . ولو سنة الفجر بعد صلاة الفجر . . . لا یکرہ قضاء فائتة . . . ومسجدة تلاوة وصلاة جنازة إلح. (درمختار ج ۱ ص: ۳۷۵، مطلب یشرط العلم بدخول الوقت، وأيضاً البحر ج: ۱ ص: ۲۶۳)۔

(۴) والسنن آکدھا سنة الفجر لما فی الصحیحین عن عائشة رضی اللہ عنہا لم یکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی شیء من النوافل أشد تعاهدا منه علی رکعتی الفجر، وفی مسلم رکعتا الفجر خیر من الدنيا وما فیها، وفی أبی داؤد ولا تدعوا رکعتی الفجر ولو طردتکم الخیل۔ (شامی ج: ۲ ص: ۱۴، کتاب الصلاة، مطلب فی السنن والنوافل)۔

ہو جائے گی تو سنتیں نہ پڑھے بلکہ نماز میں شریک ہو جائے اور سنتیں سورج نکلنے کے بعد پڑھے۔^(۱)

فجر کی سنتیں کب ادا کریں؟

سوال:.... فجر کی سنتیں اگر باجماعت نماز کھڑی ہو اور دوسری رکعت کے رکوع میں ہو تو سنتیں چھوڑی جاتی ہیں، تو پھر سنتیں کس وقت ادا کی جائیں؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ نماز کے بعد فوراً سنتیں ادا کی جائیں۔

جواب:.... نماز فجر کے بعد نوافل پڑھنے کی بہت سی احادیث میں ممانعت آئی ہے، اس لئے اگر فجر کی سنتیں پہلے نہ پڑھی جائیں تو ان کو نماز فجر کے بعد پڑھنا جائز نہیں، بلکہ سورج نکلنے کے بعد اشراق کے وقت پڑھے۔^(۲)

اگر امام فجر کی نماز پڑھا رہا ہو تو سنتیں کس جگہ پڑھی جائیں؟

سوال:.... ایک بزرگ فجر کی سنتوں کے متعلق مسائل بیان فرما رہے تھے، تو انہوں نے فرمایا: جب جماعت کھڑی ہو تو وہاں پر سنتوں کا پڑھنا درست نہیں ہے، مگر بیچ میں اگر کوئی چیز حائل ہو، مثلاً دیوار ہو، ستون ہو، یا کوئی پردہ وغیرہ ہو تو اس کے پیچھے پڑھنا درست ہے۔ مگر ایک دوسرے صاحب نے کہا کہ صرف دیوار یا پردہ ہونا کافی نہیں ہے، بلکہ جہاں تک امام کی قراءت کی آواز جائے وہاں تک سنتوں کا پڑھنا جائز نہیں۔ آپ اس کی وضاحت فرمائیں۔

جواب:.... اگر مسجد کے دو حصے ہوں، امام اندر کے حصے میں نماز پڑھا رہا ہو تو صحن یا برآمدے میں سنتیں پڑھنا جائز ہے۔ اور اگر ایسے دو حصے نہ ہوں تو کسی چیز کی اوٹ میں ہو کر پڑھنا جائز ہے۔^(۳)

فجر کی سنتوں کی تقدیم و تاخیر پر علمی بحث

سوال:.... دو سنت فجر، فرض نماز کھڑی ہونے کے بعد پڑھنا کیسا ہے؟ اس سلسلے میں ایک دفعہ آپ کو تحریر کیا تھا جس میں

- (۱) واذا خاف فوت ركعتي الفجر لاشغاله بسنتها تركها لكون الجماعة اكمل والا بان رجاء ادراك ركعة في ظاهر المذهب، وقيل الشاهد لا يتركها بل يصلحها عند باب المسجد ان وجد مكاناً، والا تركها، لان ترك المكروه مقدم على فعل السنة، (قوله: والا تركها) فان كان الإمام في الصفي فصلوته اياها في الشئ أخف من صلوتها في الصفي وعكسه، وأشد ما يكون كراهة أن يصلحها مخالطاً للصف كما يفعله كثير من الجهلة. (رد المحتار مع الدر المختار ج ۲ ص ۵۶، ۵۷).
- (۲) واذا فاتته ركعتا الفجر لا يقضيها قبل طلوع الشمس لأنى يبقى نفلاً مطلقاً وهو مكروه بعد الصبح. (هداية ج ۱ ص ۱۳۲، باب ادراك الفريضة). أيضاً: عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من لم يصل ركعتي الفجر فليصلهما بعد ما تطلع الشمس. (ترمذی ج ۱ ص ۵۷، باب ما جاء في إعادتهما بعد طلوع الشمس).
- (۳) ثم السنة المؤكدة التي يكره خلافها في سنة الفجر وكذا في سائر السنن، هو أن لا يأتي بها مخالطاً للصف بعد شروع القيام في الفريضة ولا خلف الصف من غير حائل، وإن يأتي بها إما في بيته وهو أفضل، أو عند باب المسجد إن أمكنه ذلك بأن كان، ثم موضع يليق للصلوة، وإن لم يمكنه ذلك ففي المسجد الخارج إن كانوا يصلون في الداخل، أو في الداخل إن كانوا في الخارج، إن كان هناك مسجدان: صيفي وشتوي، وإن كان المسجد واحداً فخلف استوانة، ونحو ذلك كالعمود والشجر وما أشبههما في كونهما حائلاً، وإلتیان بها خلف الصف من غير حائل مكروه، ومخالطاً للصف كما يفعله كثير من الجهال أشد كراهة لما فيه من مخالفة الجماعة أيضاً. (حلبی کبیر ص: ۳۹۶، فصل في النوافل، فروع).

حضرت نے کہا تھا کہ حدیث تقریری پر حدیث قولی مقدم ہوتی ہے، اور صحابہؓ کے آثار بھی موجود ہیں کہ قیام فرض کے بعد جماعت میں شامل ہونے سے قبل دو سنت پڑھنا بہتر ہے، ورنہ طلوع شمس کے بعد پڑھے۔

۱: قولی حدیث کہ سنت فجر بعد طلوع شمس پڑھو۔ (ترمذی جلد: ۱)

۲: قولی حدیث کہ سنت فجر بعد جماعت پڑھو، اگر جماعت کھڑی ہو جائے۔ (صحاح ستہ کی کسی کتاب میں ہے)

۳: فرض نماز کھڑی ہونے کے بعد کوئی نماز نہیں۔

۴: سنت کو جماعت کے درمیان پڑھنا مکروہ ہے۔ (در مختار جلد: ۱)

۵: صبح کے فرض کے بعد سنت پڑھ سکتا ہے۔ (ہدایہ جلد: ۱، شرح وقایہ)

۶: جس نے فجر تنہا شروع کی اور پھر تکبیر کہی گئی، تو نماز توڑ ڈالے، اگرچہ ایک رکعت پڑھ چکا ہو۔ (شرح وقایہ، ہدایہ)

(جب فرض نہیں پڑھ سکتا تو سنت کیوں پڑھے)

اب صرف یہ پوچھنا ہے کہ قولی حدیث دونوں طرف ہے، تقریری حدیث کا قاعدہ ساقط ہو گیا۔

ہماری فقہ بھی اس بات کی اجازت دے رہی ہے کہ صبح کی نماز کے بعد دو سنت پڑھ سکتا ہے اگر بوقت ضرورت ہم بھی ایسا ہی

کر لیں تو کیا حرج ہے؟ اگر وقت ہو تو بعد طلوع شمس ادا کر لیں۔

جواب: ... ہمارے ائمہ کے نزدیک بالاتفاق فجر کی قضا شدہ سنتوں کو فرض کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے پڑھنے کی

اجازت نہیں^(۱)، آپ نے نمبر: ۵ پر ہدایہ اور شرح وقایہ کے حوالے سے جو لکھا ہے کہ: ”صبح کے فرض کے بعد سنت پڑھ سکتا ہے“ یہ صحیح

نہیں، میں نے ہدایہ، شرح وقایہ دونوں کو دیکھا، دونوں میں ممانعت لکھی ہے، ہدایہ کی عبارت یہ ہے:

”وَإِذَا فَاتَهُ رَكْعَتَا الْفَجْرِ لَا يَقْضِيهِمَا قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ لِأَنَّهُ يَبْقَى نَفْلًا مُلْطَقًا وَهُوَ

مَكْرُوهٌ بَعْدَ الصُّبْحِ.“ (ہدایہ ج: ۱ ص: ۱۵۹، باب ادراک الفريضة، مکتبہ رحمانیہ لاہور)

۱: قولی حدیث طلوع شمس کے بعد پڑھنے کی ترمذی (ج: ۱ ص: ۵۷، باب ما جاء في اعادتهما بعد طلوع الشمس)

کی ہے۔^(۲)

یہ روایت مستدرک حاکم (ج: ۱ ص: ۲۷۴) میں بھی ہے، امام حاکمؒ اور علامہ ذہبیؒ نے اس کو ”صحیح“ کہا ہے۔

۲: قولی حدیث ”سنت فجر بعد نماز پڑھو“ مجھے کسی کتاب میں نہیں ملی، البتہ ایک واقعہ ابوداؤد اور ترمذی میں ہے کہ: ”ایک

(۱) وَلَا يَصْلِي أَحَدٌ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ الزَّوَالِ وَعِنْدَ الْغُرُوبِ فَأَمَّا الصَّلَاةُ فِي الْأَوْقَاتِ الثَّلَاثَةِ فَلِلْأَصْلِ مَا رَوَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْآثَارِ الْمُتَوَاتِرَةِ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَصَلِّي فِي هَذِهِ الْأَوْقَاتِ الثَّلَاثَةِ، مِنْهَا حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَحَرَّى أَحَدُكُمْ فَيَصْلِي عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ. (شرح مختصر الطحاوی ج: ۱ ص: ۵۲۷، طبع دار السراج، بیروت).

(۲) الْمَظَاهِرُ حَدِيثٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَمْ يَصِلْ رَكْعَتِي الْفَجْرِ فَلْيَصِلْهَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ. (ترمذی ج: ۱ ص: ۵۷، باب ما جاء في اعادتهما بعد طلوع الشمس).

شخص نے فجر کی نماز کے بعد سنتیں پڑھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: صبح کی چار رکعتیں ہیں؟ اس نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے فجر کی سنتیں نہیں پڑھی تھیں۔ فرمایا: فلا اذن! (پھر نہیں)۔ یہ روایت اول تو کمزور ہے، علاوہ ازیں ہمارے نزدیک اس کا یہ مطلب ہے کہ: ”تب بھی جائز نہیں!“^(۱)

۳:۔۔۔ یہ حدیث صحیح ہے کہ: ”جب فرض نماز کی اقامت ہو جائے تو فرض کے سوا کوئی اور نماز نہیں“^(۲) اسی لئے ہمارے ائمہ احناف فرماتے ہیں کہ مسجد میں نہ پڑھی جائیں، بلکہ خارج مسجد یا کسی اوٹ میں پڑھی جائیں۔ جیسا کہ آپ نے نمبر: ۴ میں درمختار سے نقل کی ہے، عین صف میں پڑھنا مکروہ ہے۔^(۳)

۵:۔۔۔ جماعت کی نماز کھڑی ہو جائے تو فرض نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہونے کا حکم ہے، کیونکہ تنہا نماز کے بجائے جماعت کے ساتھ پڑھے گا۔ لیکن سنت چھوڑ کر جماعت میں شریک ہوگا تو سنتیں قضا ہو جائیں گی، جبکہ ان کے پڑھنے کی تاکید ہے۔ بہر حال فجر کے بعد سنتیں پڑھنے کی اجازت نہیں، متواتر احادیث میں فجر اور عصر کے بعد نماز کی ممانعت آئی ہے۔^(۴)

سنتیں پڑھنے کے دوران اذان یا اقامت کا ہو جانا

سوال: اذان یا اقامت ہو تو سنتوں کی نماز ختم کر دینی چاہئے یا نہیں؟

(۱) حدثنا ... محمد بن سعید بن سعید عن محمد بن ابراہیم عن جده قیس قال: حرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقیمت الصلاة فصلیت معه الصبح ثم انصرف الی صلی اللہ علیہ وسلم فوجدنی اصلی فقال: مهلاً یا قیس! أصلاتان معاً؟ قلت: یا رسول اللہ! إنا لم نکر رکعت رکعتی الفجر، قال: فلا إذا، قال أبو عیسیٰ واما یروی هذا الحدیث مرسلًا ... قال أبو عیسیٰ: وسعد بن سعید هو أخو یحییٰ ابن سعید الأنصاری وقیس هو جد یحییٰ بن سعید ویقال: هو قیس بن عمرو، ویقال: هو قیس بن فہد، واساد هذا الحدیث لیس بمتصل محمد بن ابراہیم التیمی لم یسمع من قیس الخ۔ (جامع الترمذی ج ۱ ص ۵۷) قال العلامة السوری رحمہ اللہ فلا اذن واختلف الحنفیة والشافعیة فی مراده فقال الحنفیة: معناه فلا تصل اذن، وان لم تصلهما فکان قوله صلی اللہ علیہ وسلم للإیکار ... ثم إن استعمال قوله ”فلا اذن“ للإیکار کثیر منها ما فی صحیح مسلم۔ قال شیخنا: لما سبق إیکاره صلی اللہ علیہ وسلم فسکوتہ بعده لا یدل علی الاذن۔ (معارف السنن ج ۳ ص ۹۲، ۹۳)۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو۔ معارف السنن ج ۳ ص ۹۳ تا ۹۸، تحقیق قوله ”فلا اذن“ بذل المجهود ج ۲ ص ۲۶۴، باب من فاتته حتی یقصیها، طبع إمدادیة)۔

(۲) عن أبی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: إذا أقیمت الصلاة فلا صلاة إلا المكتوبة۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۳۷، أبو داؤد ج ۱ ص ۱۸۰)۔

(۳) وإذا حاف فوت رکعتی الفجر لا اشتغاله بسنتها ترکها۔ وألا لا یترکها بل یصلیها عند باب المسجد ان وجد مکاناً وألا ترکها لأن ترک المکروه مقدم علی فعل السنة، (قوله عند باب المسجد) فإن لم یکن علی باب المسجد موضع للصلاة یصلیها فی المسجد خلف سارية من سواری المسجد، وأشدھا کراهة أن یصلیها محالطاً للصف مخالفاً للجماعة۔ (رد المحتار مع الدر المختار ج ۲ ص ۵۶۰، أيضاً: عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۳)۔

(۴) عن ابن عباس قال: شهد عندی رجال مرضیون وارضاهم عندی عمر أن الی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الصلاة بعد الصبح حتی تشرق الشمس وبعد العصر حتی تغرب۔ (بحاری ج ۱ ص ۸۲، باب الصلاة بعد الفجر حتی ترتفع الشمس، أيضاً: شرح مختصر الطحاوی ج ۱ ص ۵۳۷، طبع دار السراج، بیروت)۔

جواب:۔۔۔ آذان پر سنتوں کی نماز ختم کرنے کی ضرورت نہیں، البتہ اقامت کے بارے میں سوال ہو سکتا ہے، اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر غیر مؤکدہ سنتوں یا نفلوں کی نیت باندھ رکھی ہو تو دو رکعت پوری کر کے سلام پھیر دے،^(۱) اور اگر ظہر یا جمعہ سے پہلے کی چار سنتیں پڑھ رہا تھا کہ ظہر کی نماز کھڑی ہو گئی یا جمعہ کا خطبہ شروع ہو گیا تو ان کو پورا کرے، اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ پہلے دو گانے میں ہو تو دو رکعت پوری کر کے سلام پھیر دے، اور بعد میں چار رکعتوں کی قضا کرے،^(۲) اور اگر دوسرے دو گانے میں ہو تو چار رکعتوں کو پورا کر لے، درمیان میں نہ توڑے۔^(۳)

ظہر اور عشاء کی سنتیں اگر رہ جائیں تو کب پڑھی جائیں؟

سوال:۔۔۔ اگر ایک شخص نماز ظہر کی پہلی چار سنتیں ادا نہیں کر سکتا اور جماعت کھڑی ہو چکی ہے اور وہ جماعت کی نماز امام صاحب کے ساتھ پڑھ لیتا ہے تو بعد میں اس شخص کے لئے کیا حکم ہے کہ وہ پہلی چار سنتیں کس طرح ادا کرے؟ جبکہ ظہر کی پہلی چار سنتیں مؤکدہ ہیں اور عشاء کی پہلی چار سنتیں غیر مؤکدہ ہیں۔

جواب:۔۔۔ ان کو فرضوں کے بعد پڑھے، پہلے دو رکعتیں بعد والی پڑھ لے، پھر چار رکعتیں پہلے والی پڑھے، اگر پہلے چار، پھر دو پڑھ لے تب بھی صحیح ہے۔^(۴)

فرض سے پہلے والی چار رکعت سنتوں میں سے صرف دو رکعت پڑھ سکا تو کیا کرے؟

سوال:۔۔۔ فرضوں سے قبل ادا کی جانے والی سنتیں اگر چار رکعتیں ہوں اور وقت دو رکعتوں کا ہو، یعنی جماعت کھڑی ہونے میں صرف دو منٹ باقی ہوں، تو کوئی آدمی لاعلمی کی وجہ سے سنتیں پڑھنا شروع کر دیتا ہے تو دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیتا ہے، کیونکہ جماعت کھڑی ہو گئی ہے، تو کیا فرضوں کے بعد اس کو پھر سے چار سنتیں ادا کرنا پڑیں گی یا دو جو پہلے ادا کی جا چکی ہیں وہ پہلے والی اور دو سنتیں اور پڑھ لینی چاہئیں؟

(۱) ولو شرع فی الشطوع ثم اقيمت المكتوبة اتم الشفع الذي فيه ولا يزيد عليه كذا في محيط السرخسي۔ (ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۲۰، کتاب الصلاة، الباب العاشر فی ادراك الفريضة)۔

(۲) ولو كان في السنة قبل الظهر والجمعة فاقم أو خطب يقطع على رأس الركعتين، يروى ذلك عن أبي يوسف رحمه الله تعالى وقد قيل يتمها، كذا في الهداية۔ (ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۲۰، كذا في البحر ج: ۲ ص: ۷۶، باب ادراك الفريضة)۔

(۳) ثم اعلم ان هذا كله حيث لم يقم إلى الثالثة أما إن قام إليها وقبدها بسجدة ففي رواية النوادر يضيف إليها رابعة ويسلم... الخ۔ (شامی ج: ۲ ص: ۵۴، مطلب صلوة ركعة واحدة باطللة)۔

(۴) وأما الأربع قبل الظهر إذا فاتته وحدها بأن شرع في صلوة الإمام ولم يشغل بالأربع فعاتمهم على أنه يقضيها بعد الفراغ من الظهر ما دام الوقت باقيا وهو الصحيح، هكذا في المحيط وفي الحقائق يقدمها الركعتين عندهما، وقال محمد رحمه الله تعالى يقدم الأربع وعليه الفتوى۔ (ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۱۲، کتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، وأيضا في الشامی ج: ۲ ص: ۵۸، وأيضا في البحر ج: ۲ ص: ۸۱)۔

جواب:۔۔۔ ظہر سے پہلے کی چار سنتیں مؤکدہ ہیں،^(۱) اگر وقت کم ہو تو ان کو جماعت سے پہلے شروع ہی نہ کیا جائے اور اگر غلطی سے شروع کر لی تھیں تو ان کو پورا کر کے سلام پھیر دے،^(۲) اور اگر دو رکعت پر سلام پھیر دیا تو فرض نماز کے بعد چار رکعت پڑھے،^(۳) اور عصر اور عشاء سے پہلے کی چار سنتیں غیر مؤکدہ ہیں، اگر ان کے دوران جماعت کھڑی ہو جائے تو دو رکعت پر سلام پھیر دے، باقی دو رکعتیں بعد میں پڑھنے کی بھی ضرورت نہیں۔^(۴)

ظہر کی چار سنتیں اگر فرض سے پہلے نہ پڑھ سکیں تو کب پڑھیں؟

سوال:۔۔۔ اگر فرض نماز سے پہلے کے سنت مثلاً: ظہر کے فرض سے پہلے چار رکعت سنت اگر فوت ہو جائیں تو کیا فرض نماز کے بعد ادا کرنا ضروری ہے؟ اگر ضروری ہے تو کس ترتیب سے ادا کی جائیں؟ یعنی پہلے ادا کی جائیں یا آخر میں؟

جواب:۔۔۔ اگر ظہر سے پہلے کی چار سنتیں فرضوں سے پہلے نہ پڑھ سکے تو بعد میں پڑھ لے، خواہ بعد کی دو سنتیں پہلے اور چار سنتیں بعد میں پڑھے، یا اس کے برعکس۔^(۵)

آذان سے قبل سنتیں ادا کرنا

سوال:۔۔۔ کسی مسجد میں جا کر ظہر کی سنتیں ادا کریں کیونکہ ظہر کا وقت ہو چکا ہے، اگر اس مسجد میں آذان بعد میں ہو تو کیا ہمیں سنتوں کو لوٹانا پڑے گا؟

جواب:۔۔۔ اگر آپ مسجد میں جا کر سنتیں پڑھ چکے ہیں، اور آذان بعد میں ہوتی ہے، تو سنتوں کو لوٹانا ضروری نہیں۔^(۶)

سنتوں کے دوران جماعت کھڑی ہو جائے تو کیا دوسری رکعت میں سلام پھیر دے؟

سوال:۔۔۔ اگر آدمی نماز کے لئے چار رکعت کی نیت کرتا ہے اور فرض نماز باجماعت شروع ہو گئی ہے تو نمازی جان بوجھ کر اگر دوسری رکعت میں ہی سلام پھیر دے تو کیا نماز ہو جائے گی؟

(۱) سن وقبل الظهر أربع... إلخ۔ (ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۱۲، وأيضاً درمختار مع شامی ج: ۲ ص: ۱۲)۔
 (۲) واختلفوا في السنة قبل الظهر أو الجمعة إذا أقيمت أو خطب الإمام فالصحيح أنه يتمها أربعاً... إلخ۔ (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۷۶)۔
 (۳) ولو أفسدها قضى أربعاً... إلخ۔ (شامی ج: ۲ ص: ۱۱، مطلب في لفظة ثمان)، وأيضاً حاشية نمبر ۲ صفحہ ۱۔
 (۴) ولو شرع في التطوع ثم أقيمت المكتوبة أتم الشفع الذي فيه ولا يزيد عليه، كذا في محيط السرخسي۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۲۰، كتاب الصلاة، الباب العاشر في إدراك الفريضة)۔
 (۵) وأما الأربع قبل الظهر إذا فاتته وحدها بأن شرع في صلاة الإمام ولم يشغل بالأربع فعاتهم على أنه يقضى بعد الفراغ من الظهر ما دام الوقت باقياً، وهو الصحيح، هكذا في المحيط۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۱۲، الباب التاسع في التوافل)۔
 (۶) ومنها الوقت لأن الوقت كما هو سبب لوجوب الصلوة فهو شرط لأدائها... إلخ۔ (بدائع ج: ۱ ص: ۱۲۱)۔

جواب:۔۔۔ اگر آپ نے سنتوں کی نیت باندھی، ادھر جماعت کھڑی ہوگئی، تو دو رکعت پر سلام پھیر دینا صحیح ہے، سنتیں بعد میں پڑھ لیں۔^(۱)

سنت مؤکدہ کی آخری دو رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورۃ پڑھنی ضروری ہے

سوال:۔۔۔ کیا سنت مؤکدہ کی آخری دو رکعتوں میں الحمد شریف اور سورۃ پڑھنا لازمی ہے، یا صرف سورۃ بھی پڑھ سکتے ہیں؟
جواب:۔۔۔ سنت مؤکدہ، غیر مؤکدہ، نفل اور وتر کی تمام رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ ملانا واجب ہے، ورنہ نماز نہیں ہوگی،^(۲) اور اگر سورۃ فاتحہ بھول گیا یا سورۃ ملانا بھول گیا سجدہ سہو واجب ہوگا،^(۳) صرف فرض نماز ایسی ہے کہ اس کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت فرض ہے، پچھلی دو رکعتوں میں قراءت فرض نہیں،^(۴) بلکہ سورۃ فاتحہ بطور استحباب پڑھی جاتی ہے۔^(۵)

سنتوں کے لئے جگہ بدلنا

سوال:۔۔۔ باجماعت نماز پڑھنے کے بعد اکثر لوگوں کو اپنی جگہ بدلتے دیکھا ہے، کیا ایسا کرنا درست ہے؟ اگر درست ہے تو کس سمت کو جگہ بدلنی چاہئے؟ (نیز ایسا کرنا سنت ہے یا بدعت؟)۔ امام بھی ایسا ہی کرتا ہے کہ باجماعت نماز پڑھانے کے بعد محراب چھوڑ کر پیچھے چلا آتا ہے، اور اپنی جگہ کسی اور کو بھیج دیتا ہے، کیا یہ بھی کوئی سنت ہے؟

جواب:۔۔۔ فرض نماز سے فارغ ہو کر امام اور مقتدی دونوں کے لئے جگہ بدل لینا مستحب ہے۔ سنن ابوداؤد (ج: ۱ ص: ۱۴۴) میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مروی ہے:

”ایعجز احدکم ان يتقدم او يتأخر عن یمنه او عن شماله یعنی فی السبحة۔“

ترجمہ:۔۔۔ ”کیا تم میں سے ایک آدمی اس بات سے قاصر ہے کہ فرض نماز کے بعد جب سنت شروع

کرے تو ذرا آگے پیچھے یا دائیں بائیں ہو لیا کرے۔“

(۱) ولو كان فی السنة قبل الظهر والجمعة فاقیم أو خطب یقطع علی رأس الركعتین... إلخ۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۲۰، کتاب الصلاة، الباب العاشر فی ادراک الفریضة)۔

(۲) قوله وكل النفل والوتر) أى القراءة فرض فی جميع ركعات النفل والوتر... إلخ۔ (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۶۰، وأيضاً در مع الرد ج: ۲ ص: ۲۹، مطلب فی صلاة الحاجة)۔

(۳) وان كان فی النفل والوتر وجب علیه لوجوبها فی الكل... إلخ۔ (وبعد أسطر) فلو لم یقرأ شيئاً مع الفاتحة... لزومه السجود... إلخ۔ (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۱۰۱)۔

(۴) قوله والقراءة فرض فی ركعتی الفرض... إلخ۔ (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۵۹، وأيضاً در مع الرد ج: ۲ ص: ۲۸)۔

(۵) قراءة فاتحة الكتاب..... وضم سورة..... فی الأولین من الفرض۔ وهل یكره فی الآخرین؟ المختار: لا۔ وفی رد المختار: وفی أظهر الروایات لا یجب لأن القراءة فیهما مشروعة من غیر تقدیر، والإقتصار علی الفاتحة مسنون لا واجب۔ (الدر المختار مع الرد المختار ج: ۱ ص: ۴۵۹، مطلب كل صلوة ادیت مع كراهة التحريم)۔

چار رکعتوں والی غیر مؤکدہ سنتوں اور نفلوں کا افضل طریقہ

سوال ۱:۔۔۔ ہماری مسجد میں سنت نماز (غیر مؤکدہ) عصر اور عشاء کی نماز سے پہلے مختلف طریقوں سے ادا کی جاتی ہے، میں اور بعض دوسرے لوگ تو ظہر کی نماز کی سنتوں کی طرح ادا کرتے ہیں، مگر بعض لوگ دو رکعات پڑھ کر بیٹھنے کے بعد التحیات کے بعد درود اور دعا بھی پڑھتے ہیں، پھر تیسری رکعت میں ”سبحانک اللہم“ سے پڑھنا شروع کرتے ہیں اور باقی نماز عام نمازوں کی طرح۔ آپ میری رہنمائی فرمائیں اور بتائیں کہ کون سا طریقہ زیادہ موزوں ہے؟

سوال ۲:۔۔۔ کیا عصر اور عشاء کی چار سنتیں (غیر مؤکدہ) دو دو سنتیں کر کے، تک الگ پڑھی جاسکتی ہیں؟

جواب ۱:۔۔۔ غیر مؤکدہ سنتوں اور نفلوں کی دو رکعت پر التحیات کے بعد درود شریف اور دعا پڑھنا، اور تیسری رکعت میں ”سبحانک اللہم“ سے شروع کرنا افضل ہے، اگر صرف التحیات پڑھ کر اٹھ جائے اور تیسری رکعت الحمد شریف سے شروع کر دے تب بھی کوئی حرج نہیں۔

جواب ۲:۔۔۔ پڑھ سکتے ہیں۔^(۲)

نماز جمعہ کی سنتوں کی نیت کس طرح کی جائے؟

سوال ۱:۔۔۔ نماز جمعہ میں چار سنتیں فرضوں سے قبل اور چار سنتیں اور دو سنتیں فرضوں کے بعد جو ہیں، ان سنتوں کی نیت بالترتیب تحریر کریں۔ اور فرضوں کی نیت بھی بتائیں اور یہ بتائیں کہ جمعہ کے دو فرضوں سے قبل چار سنتیں پڑھنے کا وقت نہ ملے اور خطبہ شروع ہو چکا ہو تو ان کو کس وقت پڑھنا چاہئے؟ اس وقت ان سنتوں کی نیت میں کیا کہنا چاہئے؟

جواب ۱:۔۔۔ سنت کے لئے مطلق نماز کی نیت کافی ہے،^(۳) وقت اور رکعات کے تعین کی ضرورت نہیں، لیکن اگر کوئی کرنا چاہے تو پہلی سنت میں ”سنت قبل از جمعہ“ کی اور بعد والی سنتوں میں ”بعد از جمعہ“ کی نیت کر لی جائے، جمعہ سے پہلے کی سنتیں رہ جائیں تو ان کو

(۱) وفي الدر المختار: (وفي البواقي من ذوات الأربع يصلي على النبي صلى الله عليه وسلم) ويستفتح) ويعود... الخ. وفي الشامي: إما إذا كانت سنة أو نفلاً فيعدي كما ابتداء في الركعة الأولى يعني يائي بالثناء والعود... الخ. (در مختار مع الشامي ج: ۲ ص: ۱۱، مطلب قولهم كل شفع من النفل صلاة، وأيضاً البحر الرائق ج: ۲ ص: ۶۰).

(۲) أما النفل فلأن كل شفع منه صلاة على حدة..... ولهذا لا يجب بالتحريم الأولى إلا ركعتان في المشهور عن أصحابنا... الخ. (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۶۰). أيضاً السنة ركعتان قبل الفجر..... وأربع قبل العصر وإن شاء ركعتين..... وأربع قبل العشاء وأربع بعدها وإن شاء ركعتين..... وخير لا اختلاف الآثار قوله لا اختلاف الآثار فإنه أخرج أبو داود وأحمد وابن خزيمة وابن حبان في صحيحهما والترمذي عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: رحم الله امرأً صلى قبل العصر أربع، قال الترمذي حسن غريب وأخرج أبو داود عن عاصم بن ضمرة عن علي رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي قبل العصر ركعتين ورواه الترمذي وأحمد فقالا أربعاً بدل ركعتين. (فتح القدیر ج: ۱ ص: ۳۱۵، باب التوافل، طبع بيروت).

(۳) وأما إذا كانت الصلاة نفلاً فإنه يكفي مطلق لية الصلاة..... وفي السنة إذ ينوي السنة وفي الوتر أن ينوي الوتر وكذا في صلاة العيدين. (الجوهرية النيرة ج: ۱ ص: ۴۷).

بعد کی سنتوں کے بعد ادا کر لے، اور ان میں قبل از جمعہ کی نیت کرے۔

نماز جمعہ کی کتنی سنتیں مؤکدہ ہیں؟

سوال: ... نماز جمعہ میں دو رکعت فرض سے پہلے اور بعد میں پڑھی جانے والی سنتوں کے بارے میں ارشاد فرمائیں، کیا پہلے کی چار سنت اور بعد میں پڑھی جانے والی چھ (چار اور دو) سنتیں مؤکدہ ہیں؟ اگر کوئی نہ پڑھے تو گناہگار ہوگا؟ ہمارے ایک بزرگ فرماتے ہیں: فرض کے بعد کی چار سنتیں پڑھنا ضروری نہیں۔

جواب: ... جمعہ کے بعد کی سنتوں میں اختلاف ہے، فتویٰ اس پر ہے کہ جمعہ کے بعد چھ سنتیں ہیں، پہلے چار سنتیں مؤکدہ اور پھر دو غیر مؤکدہ، اگر کوئی شخص ترتیب بدل لے کہ پہلے دو پڑھے پھر چار پڑھے تب بھی کوئی حرج نہیں۔^(۱)

عشاء کی چار سنتیں مؤکدہ ہیں یا غیر مؤکدہ؟

سوال: ... نماز عشاء کی پہلی چار سنتیں مؤکدہ ہیں یا غیر مؤکدہ؟ اور ان کا پڑھنا لازم ہے یا نہیں؟ رہنمائی فرمائیں۔

جواب: ... عصر اور عشاء کی پہلی چار سنتیں غیر مؤکدہ ہیں، ان کا پڑھنا فضیلت کی چیز ہے، مگر ضروری نہیں۔^(۲)

عشاء کی بعد کی دو سنتیں پہلے پڑھنا صحیح نہیں

سوال: ... ہمارے علاقے کی مسجد میں کچھ اصحاب ایسے نماز پڑھنے آتے ہیں، جو کہ عشاء کی نماز کی شروع کی چار سنت کے بجائے دو پڑھتے ہیں، ایک صاحب نے سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم یہ بعد کی دو سنت پہلے ادا کر لیتے ہیں، تو کیا بعد کی دو سنتیں پہلے پڑھی جاسکتی ہیں؟

جواب: ... فرض کے بعد کی سنتیں فرض کے تابع ہیں، فرض ادا کرنے سے پہلے ان کو ادا کرنا صحیح نہیں، بلکہ اگر فرض اور سنتیں پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ فرض نماز کسی وجہ سے صحیح نہیں ہوئی اور سنتیں صحیح پڑھ لی تھیں، تو فرض کو لوٹانے کے بعد سنتوں کو لوٹانا بھی ضروری ہے، پہلے کی پڑھی ہوئی سنتیں کافی نہیں۔^(۳)

(۱) وعن ابن استبان الأربع بعدها (الجمعة) ما لي صحيح مسلم عن أبي هريرة مرفوعاً إذا صلى أحدكم الجمعة فليصل بعدها أربعاً وعن أبي يوسف أنه ينبغي أن يصلي أربعاً ثم ركعتين والأفضل عندنا أن يصلي أربع ثم ركعتين... إلخ. (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۵۳). وروى عن علي بن أبي طالب أنه أمر أن يصلي بعد الجمعة ركعتين ثم أربعاً... إلخ. (جامع الترمذی ج: ۱ ص: ۶۹ أبواب الجمعة).

(۲) (قوله ولذب الأربع قبل العصر والعشاء) ... إلخ. (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۵۳).

(۳) قال في الهندية: حتى لو تبين أن العشاء صلاها بلا طهارة دون التراويح والوتر أعاد التراويح مع العشاء لم تنفق عليها... إلخ. (هندية ج: ۱ ص: ۱۱۵، فصل في التراويح، وأيضاً الهداية الصالح ج: ۱ ص: ۲۸۸).

قضا نمازیں

نماز قضا کرنے کا ثبوت

سوال: ... ارکان اسلام، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کی ادائیگی ہر مسلمان مرد اور عورت پر قرآن و سنت کی رو سے فرض ہے۔ قضا روزے کے متعلق قرآن حکیم میں واضح حکم ہے کہ اگر کوئی مسلمان رمضان کے مہینے میں سفر میں یا بیمار ہونے کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے تو بعد میں جب عذر باقی نہ رہے تو روزے رکھ کر پورے کرے۔ آپ سے دریافت کرنا ہے کہ کیا قرآن کریم میں نماز کی قضا اور ادائیگی کے بارے میں ایسے ہی واضح احکام موجود ہیں؟ براہ مہربانی آیات کے حوالے سے نشاندہی فرمائیں۔

جواب: ... نماز کی قضا کے بارے میں قرآن کریم میں صراحت نہیں، حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص نماز سے سویا رہ جائے یا بھول جائے تو جب یاد آئے پڑھ لے۔^(۱) قصد نماز ترک کرنے کی اسلام میں گنجائش ہی نہیں، اس لئے جس نے قصد نماز چھوڑ دی ہو اس کی قضا کا بھی قرآن کریم اور حدیث شریف میں صریح حکم نہیں، البتہ فقہائے اُمت نے قضا کے احکامات بیان فرمائے ہیں،^(۲) اور بعض اس کے بھی قائل ہیں کہ چونکہ جان بوجھ کر نماز چھوڑنے والا مسلمان ہی نہیں رہتا، اس لئے اس کے ذمہ نمازوں کی قضا نہیں، ان کے قول کے مطابق وہ اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کرے۔^(۳)

قضا نماز کا انکار اور اس کا جواب

سوال: ... ہمارے ایک دوست جو بھلا اللہ شیخ وقتہ نماز کے عادی ہیں اور نماز کو اول وقت میں ادا کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں، نماز کی قضا کے قائل نہیں ہیں، ان کے استدلال حسب ذیل ہیں:

دلیل نمبر ۱: ... "إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا"۔ اس آیت سے وہ یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ نماز

(۱) ولنا قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم من نام عن صلاة أو نسيها فليصلها إذا ذكرها... إلخ۔ (البدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۱۳۱)۔ ... في الصحيحين من نام عن صلاة أو نسيها فليصلها إذا ذكرها لا كفارة لها إلا ذلك۔ إلخ۔ (فتح القدیر مع الهدایة، باب قضاء الفوائت ج: ۱ ص: ۳۳۷)۔

(۲) باب قضاء الفوائت، لم يقل المتروكات ظناً بالمؤمنين خيراً لأن ظاهر حال المسلم ان لا تترك الصلاة وانما تفوته من غير قصد لعذر۔ (حاشية طحطاوى مع المراقى ص: ۲۳۹، طبع مير محمد كتب خانہ، درمختار ج: ۲ ص: ۶۲)۔

(۳) وألحاد بذكره الترتيب في الفوائت والوقعية لزوم القضاء وهو ما عليه الجمهور وقال الإمام أحمد: إذا تركها عمداً بغير عذر لا يلزمه قضاءها لكونه صار مرتدّاً والمرتد لا يؤمر إذا بقضاء ما تركه إذا تاب۔ (حاشية طحطاوى ص: ۲۳۹، باب قضاء الفوائت، طبع مير محمد كتب خانہ)۔

وقت مقرر پر فرض ہے۔ جس طرح ایک جہاز کا ملازم اگر وقت پر نہ بیٹھ جائے تو جہاز اس کا انتظار نہیں کرے گا، اور ملازم کے پاس اپنی نوکری بچانے کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہ ہوگا کہ وہ منیجر صاحب کے حضور معافی مانگ لے۔ بالکل اسی طرح نماز چھوٹ جانے کی صورت میں انسان کے پاس صرف یہی چارہ ہے کہ وہ خدا کے حضور گڑگڑائے، روئے اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا سچا پکا عہد کرے، اور پوری کوشش کرے کہ آئندہ ایسا نہیں کرے گا۔

دلیل نمبر ۲: عورتوں پر ان کے مخصوص ایام میں نماز معاف ہوتی ہے، مگر روزے کی قضا کرنی پڑتی ہے، جس کا مطلب ہے کہ روزے کی قضا ہے، مگر نماز کی قضا نہیں، ورنہ اس کی بھی قضا پاکی کے بعد کرنی پڑتی۔

ہم نے ان سے کہا کہ ”جس طرح قرض کو وقت مقررہ پر لوٹانا فرض ہے، وقت گزر جانے کے بعد وہ قرض معاف نہیں ہو جائے گا، بلکہ قرض دینے والے کو نہ صرف قرض لوٹانا پڑے گا بلکہ اس سے معافی بھی مانگنی پڑے گی۔“ مگر ان کا استدلال یہ ہے کہ کیونکہ قرض حقوق العباد میں ہے، اس لئے وقت مقررہ کے بعد بھی لوٹانا ضروری ہے، اگر حقوق اللہ کا قرض ہوتا تو معاف ہو جاتا ”بشرط استغفار“ اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو صرف اس لئے پیدا کیا کہ وہ اللہ کی عبادت کرے، لیکن جب وہ مرتد ہو کر اللہ کا دشمن بن جاتا ہے، وہ وقت جو صرف اللہ کی عبادت کے لئے تھا، اللہ کی دشمنی میں صرف کرتا ہے، حقوق اللہ کی خلاف ورزی کرتا ہے، اس کے بعد بھی اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما کر اپنا حق معاف کر دیتے ہیں، اور اس کے اسلام کو پھر سے قبول فرما لیتے ہیں۔ ”ان الذین امنوا ثم كفروا ثم امنوا ثم كفروا“ امید ہے کہ قرآن وحدیث اور ائمہ کرام کے فتاویٰ سے استدلال فرمائیں گے۔

جواب: ائمہ فقہاء کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر نماز قضا کر دے تو اس پر لازم ہے کہ قضا کرنے کے گناہ سے توبہ کر کے نماز قضا کرے۔^(۱) اس کی مثال ایسی ہے کہ کسی شخص کے ظہر کے وقت سو روپے ادا کرنے لازم تھے، اس نے اس وقت ادا نہیں کئے، تو روپے تو اس کے ذمے بدستور واجب الادا رہے، اور وقت پر ادا نہ کرنا الگ جرم ہوا۔

اگر یہ صاحب نماز کی قضا کو نہیں مانتے، تو ان سے بحث نہ کی جائے، کہ بحث کا کوئی فائدہ نہیں، واللہ اعلم!

قضاے عمری کی شرعی حیثیت

سوال: قضاے عمری نمازوں کے متعلق کیا حکم ہے؟ انہیں ادا کرنا چاہئے یا نہیں؟

جواب: جو نمازیں قضا ہو گئی ہیں، ان کا ادا کرنا ضروری ہے، کیونکہ اگر زندگی میں ادا نہ کیں تو مرنے کے بعد اس کی سزا بھگتنی پڑے گی، اس لئے آسان صورت یہ ہے کہ ہر نماز کے ساتھ ایک قضا نماز بھی پڑھ لی جائے، آہستہ آہستہ ساری نمازیں ادا ہو جائیں گی۔ اور ایک صورت یہ ہو سکتی ہے کہ اگر فرصت ہو تو ایک دن میں کئی نمازیں پڑھ لی جائیں، لیکن جتنی نمازیں پڑھی جائیں ان

(۱) إدا التأخیر بلا عذر كبيرة لا تزول بالقضاء بل بالتوبة أي بعد القضاء وأما بدونه فالتأخير باق فلم تصح التوبة منه لأن من شروطها الإقلاع عن المعصية... إلخ۔ (درمختار ج: ۲ ص: ۶۲، کتاب الصلاة، باب قضاء الفرائض)۔

کا حساب رکھا جائے۔^(۱)

کیا قضا نماز پڑھنا گناہ ہے؟

سوال: ... میری لڑکی نے محض اس وجہ سے کہ کسی نے اس سے کہا کہ روزانہ قضا نماز پڑھنے سے تو گناہ ہوتا ہے، نماز پڑھنی

چھوڑ دی، اب آپ بتائیے کہ کیا کریں؟

جواب: ... آپ کی لڑکی کو کسی نے غلط بتایا، نماز کو قضا کر دینا گناہ ہے، پڑھنا گناہ نہیں،^(۲) بلکہ فرض ہے،^(۳) عجیب بات ہے کہ

اس نے گناہ کو تو چھوڑا نہیں اور فرض کو چھوڑ کر گناہ پر گناہ کا اضافہ کر لیا۔ تو یہ استغفر اللہ! اب اس کو چاہئے کہ نماز چھوڑنے کے گناہ سے توبہ کرے اور جتنے دن کی نمازیں اس نے چھوڑی ہیں ان کو قضا کر لے۔^(۴)

قضا نماز کی نیت اور طریقہ

سوال: ... قضا نماز کی نیت کا کیا طریقہ ہے؟ نیز یہ کہ اگر دو تین وقت کی نماز رہ گئی ہو اور اسے ایک یا ڈیڑھ ماہ گزر گیا ہو تو اس

کی نماز کی نیت کس طرح کی جائے گی؟

جواب: ... ہر نماز قضا کرتے وقت یہ نیت کر لے کہ اس وقت کی (مثلاً: ظہر کی) جتنی نمازیں میرے ذمہ ہیں ان میں سے

پہلی کو قضا کرتا ہوں، اور قضا نماز کو پڑھنے کا وہی طریقہ ہے جو ادا نماز کا ہے، صرف نیت میں قضا نماز کا ذکر کرنا ہوگا۔^(۵)

قضا نمازیں پڑھنے کا طریقہ

سوال: ... میری بہت سی نمازیں قضا ہیں، آپ بتائیے کہ ان نمازوں کو کس طرح ادا کیا جائے؟ کیونکہ زندگی کا تو کوئی

بھروسہ نہیں ہے، قضا نماز پڑھنے کا طریقہ وضاحت سے فرمائیے۔

جواب: ... جب سے آپ بالغ ہوئی ہیں، اس وقت سے حساب لگائیں کہ کتنی نمازیں آپ کے ذمے ہیں، پھر ہر نماز کے

(۱) كل صلاة فاتت عن الوقت بعد وجوبها فيه يلزمه قضاءها سواء كانت الفوائت كثيرة أو قليلة. (عالمگیری

ج: ۱ ص: ۱۲۱)، لأنه عليه السلام آخرها يوم الخندق ثم أداء ذلك ان المشرکین شغلوا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن أربع صلوة يوم الخندق حتى ذهب من الليل ما شاء الله فأمر بلالاً فأذن ثم أقام فصلى الظهر، ثم أقام فصلى العصر، ثم أقام فصلى المغرب، ثم أقام فصلى العشاء. (رد المحتار ج: ۲ ص: ۶۲، باب قضاء الفوائت، جامع ترمذی ج: ۱ ص: ۳۳).

(۲) والتأخير بلا عذر كبيرة لا تزول بالقضاء بل بالتوبة أو الحج فالقضاء مزيل لإثم الترك لا لإثم التأخير. (حاشية طحطاوی ص: ۲۳۹، باب قضاء الفوائت، أيضاً در مختار ج: ۲ ص: ۶۲، باب قضاء الفوائت).

(۳) وفي التنوير: وقضاء الفرض فرض... إلخ. (در مع الرد ج: ۲ ص: ۶۶، مطلب في تعريف الإعادة).

(۴) أيضاً صفحہ ۱۸۱ کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ ہو۔

(۵) كثرت الفوائت نوى أول ظهر عليه أو آخره (قوله كثرت الفوائت... إلخ) مثاله لو فاتته صلاة الخميس والجمعة والسبت فإذا قضاها لأبد من التعيين لأن فجر الخميس مثلاً غير فجر الجمعة فإن أراد تسهيل الأمر، يقول: أول فجر، مثلاً فإنه إذا صلاه بصير ما يليه أولاً... إلخ. (در مختار مع الشامی ج: ۲ ص: ۷۶، باب قضاء الفوائت).

ساتھ ایک نماز قضا کر لیا کریں، اور نیت یہ کیا کریں کہ میری پہلی نماز (مثلاً: فجر کی) جو میرے ذمے ہے وہ ادا کرتی ہوں۔^(۱)

قضا نماز کی کون سی نیت صحیح ہے؟

سوال:.... پہلے میں نیت قضا نماز کی اس طرح کرتی تھی کہ: ”نیت ۴ رکعت فرض عشاء کی نماز قضا“ اب یہ کرتی ہوں کہ: ”میرے ذمے جو عشاء کی نمازیں ہیں ان میں سے پہلی نماز ادا کرتی ہوں۔“ مجھے پہلے بھی یہ نیت معلوم تھی مگر کچھ سمجھ نہ آنے کی وجہ سے پہلی ہی نیت کرتی رہی، کیا دونوں نیت درست ہیں یا نماز دوبارہ پڑھنی ہوگی؟

جواب:.... دوسری نیت صحیح ہے، پہلی صحیح نہیں۔^(۲)

قضائے عمری کی نماز کی نیت کس طرح کی جائے؟

سوال:.... قضائے عمری کی نماز کی نیت کس طرح کی جاتی ہے؟ کیا فجر تا عشاء اور وتر کی نمازیں ایک ساتھ اور ایک ہی وقت میں ادا کی جاسکتی ہیں؟

جواب:.... قضائے عمری کا کوئی وقت نہیں ہوتا، جب بھی موقع ملے، دن یا رات کی نماز پڑھنا جائز ہے، بشرطیکہ وقت مکروہ نہ ہو، اور نیت یہ کی جاتی ہے کہ اس وقت کی جتنی قضا نمازیں میرے ذمے ہیں، اس میں سے سب سے پہلی نماز ادا کرتی ہوں۔^(۳)

ملازمت کی وجہ سے دن کی ساری نمازیں اکٹھے ادا کرنا

سوال:.... ہمارے بعض دوست سارا دن ملازمت وغیرہ میں مصروف رہنے کی بنا پر رات کو گھر آ کر تمام نمازیں یعنی ظہر، عصر، مغرب عشاء کو اکٹھے جمع کر کے پڑھتے ہیں، پوچھنا یہ ہے کہ ان دوستوں کی کیا نماز جائز ہوگی؟ یا ناجائز؟ اگر ناجائز ہے تو ان کے لئے نماز پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟ اور اگر ایسے حضرات کے بارے میں کوئی حدیث ہو تو ضرور ذکر کیجئے گا۔

جواب:.... نمازوں کو ان کے مقررہ اوقات پر ادا کرنا چاہئے، نمازوں کو قضا کرنا بڑا وبال ہے۔^(۴)

(۲۱) إذا كثرت الفوائت نوى أول ظهر عليه أو آخره... إلخ. (شامی ج: ۲ ص: ۷۶، کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، طبع ایچ ایم سعید). وإذا كثرت الفوائت يحتاج لتعيين كل صلاة يقضيها لتزاحم الفروض والأوقات كقوله أصلي ظهر الإثنين ثامن عشر جمادى الثانية سنة أربع وخمسين وألف وهذا فيه كلفة فإذا أراد تسهيل الأمر عليه نوى أول ظهر (وقوله عليه) أدرك وقته ولم يصله فإذا نواه كذا لك فيما يصلية يصير أولاً فيصح بمثل ذلك... إلخ. (مراقى الفلاح على هامش الطحطاوى ص: ۲۳۴، باب قضاء الفوائت، طبع مير محمد کتب خانہ).

(۳) إذا كثرت الفوائت نوى أول ظهر عليه أو آخره... إلخ. (شامی ج: ۲ ص: ۷۶)، ثم ليس للقضاء وقت معين بل جميع أوقات العمر وقته إلا ثلاثة وقت طلوع الشمس ووقت الزوال ووقت المغرب، فإنه لا تجوز الصلاة في هذه الأوقات، كذا في البحر الرائق. (الفتاوى الهندية ج: ۱ ص: ۱۲۱، الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت). أيضاً حوالہ بالا۔

(۴) ”إن الصلوة كانت على المؤمنين كتباً مؤقوتاً“ (النساء: ۱۰۳)۔ والتأخير بلا عذر كبيرة لا تزول بالقضاء بل بالتوبة أو الحج فالقضاء مزيل لإثم الترك لا لإثم التأخير. (مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى ص: ۲۳۹، باب قضاء الفوائت).

ظہر کی نماز عصر کے ساتھ ادا کرنے کی عادت بنانا

سوال: ... میرا مسئلہ یہ ہے کہ میں ایک وکیل ہوں، اور کوشش کرتی ہوں کہ میری نمازیں مکمل اور وقت پر ادا ہو جائیں، لیکن تقریباً روز ایسا ہوتا ہے کہ جب میں کورٹ سے آفس آتی ہوں تو ظہر کا وقت ہوتا ہے، اس وقت زیادہ تر آفس میں کلائنٹ یا میرے ساتھی وکیل بیٹھے ہوتے ہیں، جب کوئی نہیں ہوتا تب تو میں نماز پڑھ لیتی ہوں، مگر اکثر کوئی نہ کوئی لازمی ہوتا ہے، اور ان کے سامنے مجھے نماز پڑھنا مناسب نہیں لگتا، کیونکہ عورتوں کے لئے حکم ہے کہ نماز کوشش کریں کہ تنہائی میں پڑھیں، لہذا میں تقریباً روزانہ ہی گھر آ کر عصر کے ساتھ چار رکعت فرض پڑھ لیتی ہوں، یعنی چار رکعت فرض ظہر کے اور چار رکعت فرض عصر کے۔ اب آپ مجھے بتائیے کہ میری روزانہ جو ظہر کی نماز قضا ہو جاتی ہے، اس کا کس قدر گناہ ہوگا؟

جواب: ... فرض نماز قضا کرنا گناہ کبیرہ ہے^(۱)، اور یہ میں نہیں بتا سکتا کہ اس کا وبال کتنا ہوگا؟ ہاں! اتنا جانتا ہوں کہ دنیا کا کوئی حرم نماز قضا کرنے سے بڑھ کر نہیں۔ اور میں تو عورتوں کی وکالت کو بھی جائز نہیں سمجھتا، اس میں ہزار ہا خرابیاں اور مفاسد ہیں۔ مگر یہ باتیں اس زمانے کے لوگوں کو سمجھنا مشکل ہے، جب تک ملک الموت پیغام لے کر نہیں آتا، اس وقت تک نظر چونکہ دنیا پر ہے، اس لئے یہ باتیں بعید معلوم ہوتی ہیں، اور لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتی، لیکن جب موت کا فرشتہ روح قبض کرے گا، اور قبر کی کوٹھڑی میں بند کر دیا جائے گا، تو یہ باتیں بغیر سمجھانے کے خود بخود سمجھ میں آنے لگیں گی۔ افسوس ہے کہ دنیا کی دلچسپیوں اور غیر اقوام کی تقلید نے مسلمانوں کا ایمان اتنا کمزور کر دیا ہے کہ ان کو دین کی باتیں سمجھنا بھی مشکل ہے۔

جان بوجھ کر نماز قضا کرنا گناہ کبیرہ ہے

سوال: ... میں ایک ٹیچر ہوں اور میں جس اسکول میں پڑھاتی ہوں وہاں وضو اور نماز کی جگہ کا انتظام نہیں، اس لئے ظہر کی نماز چلی جاتی ہے، کیا میں ظہر کی نماز عصر کی نماز کے ساتھ پڑھ سکتی ہوں؟ اور قضا صرف فرضوں کی ہوگی یا سنتوں کی بھی؟ قضا کی نیت کس طرح کی جاتی ہے؟

جواب: ... جب آپ اسکول میں اُستانی ہیں تو وضو اور نماز کا انتظام ذرا سے اہتمام سے کیا جاسکتا ہے، آپ آسانی سے وہاں لوٹا اور مصلیٰ رکھوا سکتی ہیں، محض اس عذر کی وجہ سے ظہر کی نماز قضا کر دینے کا معمول بنالینا گناہ کبیرہ ہے^(۲)۔ بہر حال اگر ظہر کی نماز قضا ہو جائے تو اس کو نماز عصر سے پہلے پڑھ لینا چاہئے^(۳)، قضا صرف فرض رکعتوں کی ہوتی ہے، سنتوں کی نہیں^(۴)۔ قضا نماز کی نیت بھی

(۱) إذا التأخیر بلا عذر کبیرة لا تزول بالقضاء بل بالتوبة أى بعد القضاء أما بدونه فالتأخیر باق فلم تصح التوبة منه، لأن من شروطها الإقلاع عن المعصية... إلخ۔ (شامی ج: ۲ ص: ۶۲، باب قضاء القوائت)۔

(۲) إذا التأخیر بلا عذر کبیرة لا تزول بالقضاء بل بالتوبة... إلخ۔ (درمختار مع الشامی ج: ۲ ص: ۶۲)۔

(۳) ومنها تقدم قضاء الفائتة التي يتذكرها إذا كانت القوائت قليلة... إلخ۔ (البدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۱۳۱)۔

(۴) والسنن إذا فاتت عن وقتها لم يقضها... إلخ۔ (هندیة ج: ۱ ص: ۱۱۲، الباب التاسع فی النوافل)۔

ع نمازوں کی طرح کی جاتی ہے، مثلاً: یہ نیت کر لیا کریں کہ آج کی ظہر کی قضا ادا کرتی ہوں۔^(۱)

قضا نمازوں کا حساب بلوغت سے ہے اور نماز میں سستی کی مناسب سزا

سوال: نماز کب فرض ہوتی ہے؟ یعنی میں ایک بیس سال کی لڑکی ہوں اور اپنی زندگی کی تمام قضا نمازیں ادا کرنا چاہتی ہوں، مگر میری سمجھ میں یہ نہیں آ رہا کہ میں کتنے عرصے کی نمازیں ادا کروں؟ یعنی جیسا کہ فرمایا گیا ہے کہ سات سال سے اپنے بچوں کو نماز کا حکم کرو اور دس سال کی عمر میں مار کر پڑھاؤ، تو کیا دس سال کی عمر میں نماز فرض ہوگئی؟ یا پھر میں جب سے جوان ہوئی تو نماز روزے اور پردے کے احکامات مجھ پر عائد ہوئے تب سے نماز فرض ہوئی؟ اس طرح سے مجھ پر پانچ سال کی نمازیں قضا ہیں، اور پہلے فرمان کی تعمیل کے آئینے میں دیکھا جائے تو دس سال کی۔ اگر آپ وضاحت فرمادیں تو بہت شکر گزار ہوں گی۔ دوسری بات یہ کہ ان قضا نمازوں کو کیسے ادا کیا جائے؟ دراصل مولانا صاحب! جس زمانے میں نماز کی پابندی نہیں کرتی تھی اس زمانے میں بھی رمضان المبارک اور امتحانوں کے دنوں میں نماز ادا کرتی رہی ہوں، اور اب صحیح یاد نہیں کہ کتنی نمازیں ادا ہیں اور کتنی قضا؟ اس لئے تعداد نماز کے بارے میں کیا طریقہ ہوگا؟ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہر نماز کے بعد دو نفل پڑھ لئے جائیں تو قضا نماز کا قرض اتر جاتا ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ رمضان المبارک میں قضا نمازوں کے فرض ادا کئے جائیں، کیونکہ رمضان المبارک میں تو ایک نماز ستر نمازوں کے برابر ہوتی ہے، اس طرح سے تمہاری قضا نمازیں ادا ہو جائیں گی۔ کیا یہ صحیح طریقہ ہے؟ براہ کرم میرے سوالوں کے جواب دے کر مجھے کشمکش کی حالت سے نکالیں، میں زندگی بھر آپ کی ممنون رہوں گی، میں پابندی سے نماز ادا کرنے کی کوشش کر رہی ہوں، کیا آپ بتائیں گے کہ میں نماز کا شوق اپنے اندر پیدا کرنے کے لئے کیا کروں؟ نماز قضا ہونے کی صورت میں، میں نے اپنے آپ کو سزا دینے کا فیصلہ کیا ہے، یعنی فاقہ کرنے کی سزا یا پھر اپنے جسم کے کسی حصے کو زخمی کرنے کی سزا، کیا یہ درست ہے؟ اُمید ہے کہ آپ مجھے مطمئن کرنے کی کوشش فرمائیں گے اور دُعا فرمائیں گے کہ خدا آپ کی اس بد نصیب اور نالائق بیٹی کو نماز کی لگن دے، آمین!

جواب: اگرچہ بچوں کو نماز پڑھانے کا حکم ہے، مگر نماز فرض اس وقت ہوتی ہے جب آدمی جوان (بالغ) ہو جائے، آپ اندازہ کر لیں کہ اس وقت سے کتنی نمازیں آپ کے ذمہ ہوں گی؟ پھر جتنے سال کا اندازہ ہو، اتنے سال ہر نماز کے ساتھ ایک نماز قضا بھی پڑھ لیا کریں، اور اگر زیادہ پڑھ لیں تو اور بھی اچھا ہے۔^(۲) باقی یہ غلط ہے کہ نفل پڑھنے سے قضا نماز کا قرض اتر جاتا ہے، یا یہ کہ

(۱) ص: ۶۱۶ کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ ہو۔

(۲) کل صغرة فانت عن الوقت بعد وجوبها فيه يلزمه قضاءها سواء كانت الفوائت كثيرة أو قليلة . . . (وبعد صبي صلى العشاء ثم نام واحتلم وانتبه قبل طلوع الفجر يقضى العشاء . . . الخ۔ (هندية ج: ۱ ص: ۱۲۱، الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت، وأيضاً درمختار مع الشامى ج: ۲ ص: ۷۶)۔ وفى الطحطاوى: من لا يدرى كمية الفوائت يعمل بأكبر رأيه فإن لم يكن له رأى يقضى حتى يتيقن أنه لم يبق عليه شيء۔ (حاشية طحطاوى على المراقى ص: ۲۴۳)۔

رمضان المبارک میں قضا پڑھنے سے ستر قضا نمازیں اتر جاتی ہیں۔^(۱) نماز کی پابندی کے لئے کوئی مناسب سزا مقرر کی جاسکتی ہے، جس سے نفس کو تنبیہ ہو، مثلاً: ایک وقت کا فاقہ یا کچھ صدقہ یا ایک نماز قضا ہونے پر دس نفل پڑھنا، مگر جسم کو زخمی کرنے کی سزا نامناسب ہے۔

قضا نمازوں کا احساب بلوغت سے ہوگا یا سات سال کی عمر سے؟

سوال: قضا نمازوں کی ادائیگی کے لئے حکم ہے کہ لڑکا یا لڑکی بالغ ہو جائے تو اس وقت سے لے کر اب تک کی نمازوں کا حساب کر کے ادا کرے، جبکہ نماز کا حکم سات سال کی عمر سے دیا گیا ہے۔ یہ جو شخص قضا نمازوں کو ادا کرنے کا ارادہ کرے تو صرف وہ نمازیں ادا کرے جو بالغ ہونے کے بعد قضا ہوئی ہیں یا وہ نمازیں بھی ادا کرے جو سات سال کی عمر اور بالغ ہونے کے درمیان چھوٹی ہیں؟

جواب: اگر کچھ نمازیں رہ گئی ہوں تو بالغ ہونے کے بعد کا حساب ہوگا، یعنی جتنی نمازیں بالغ ہونے کے بعد رہی ہیں، ان کی قضا لازم ہوگی۔^(۲) اور یہ جو آپ نے سات سال کا ذکر کیا ہے، یہ حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے کہ بچہ سات سال کا ہو جائے تو اسے نماز پڑھاؤ، اور دس سال کا ہو جائے تو، رکرنماز پڑھاؤ، اور لڑکے، لڑکی کا ستر بھی الگ کر دو۔^(۳)

نماز، روزے کس طرح قضا کریں؟

سوال: میں نے کبھی نماز، روزے پابندی سے نہیں رکھے، کئی بار روزانہ نماز پڑھی مگر چند دنوں بعد پھر چھوڑ دی، یہی حال روزوں کا بھی ہے۔ میں نے کبھی پورے مہینے کے روزے نہیں رکھے، بلکہ بعض اوقات تو پورے مہینے میں صرف دو تین روزے رکھے ہیں، مجھے یہ بھی یاد نہیں کہ میں نے کتنے دنوں کی نماز پڑھی ہے اور کب کتنے روزے رکھے؟ اب اگر میں ان نمازوں کی قضا ادا کرنا چاہوں تو کس طرح کروں؟ اور کتنی عمر کے حساب سے کروں؟

جواب: ۱۲ سال کی عمر پوری ہونے پر اپنے ذمے نماز اور روزہ فرض سمجھ کر اس وقت سے لے کر اب تک کتنی نماز اور کتنے روزے بنتے ہیں؟ ان کا حساب لگالیں، اور پھر اندازہ کریں کہ آپ نے کتنی نمازیں پڑھی ہوں گی اور کتنے روزے رکھے ہوں گے؟

(۱) اعلم انہم قد احدثوا فی آخر جمعة شهر رمضان أمورا مما لا أصل لها، والتزموا أمورا لا أصل للرومها فمنها: القضاء العمري، حدث ذلك في بلاد خراسان وأطرافها، وبعض بلاد اليمن وأكافها، ولهم في ذلك طرق مختلفة ومسالك متشعبة، فمنهم من يصلي في آخر جمعة رمضان خمس صلوات قضاء بأذان وإقامة مع الجماعة، ويجهرون في الحهرية، ويسرون في السرية، وينوون لها بقولهم: نويت أن أصلي أربع ركعات مفروضة قضاء لما فات من الصلوات في تمام العمر مما مضى، ويعتقدون أنها كفارة لجميع الصلوات الفائتة مما مضى. (مجموعه رسائل اللكوي، رسالة ردع الإخوان عن محدثات آخر جمعة رمضان ج ۲ ص ۳۴۹، طبع إدارة القرآن كراچی، أيضا كفايت المفتي ج ۳ ص ۳۸۴، كتاب الصلوة، قضاے عمری کی حیثیت).

(۲) صبی صلی العشاء ثم نام واحتلم وانه قبل طلوع الفجر بقصی العشاء. (عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۱۰).

(۳) عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال. قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مروا أولادكم بالصلاة وهم أبناء سبع سنين، واضربوهم عليها وهم أبناء عشر سنين، وفرقوا بينهم في المصاحح. رواه أبو داود. (مشکوٰۃ ۵۸ الفصل الثانی، كتاب الصلاة).

جتنی نمازیں اور روزے آپ کے ذمے ہیں، ان کو حساب سے قضا کرنا شروع کر دیجئے، اور جب اطمینان ہو جائے کہ سب نمازیں اور روزے پورے ہو چکے ہوں، اس وقت قضا کرنا بند کر دیجئے۔^(۱)

گیس کی بیماری کی وجہ سے نماز چھوڑنے والا کس طرح نماز قضا کرے؟

سوال:۔۔۔ ایک شخص اپنی زندگی میں نماز شروع کرنے کے بعد دانستہ طور پر یا مجبوراً مثلاً گیس وغیرہ خارج ہونے کی وجہ سے بہت سی نمازیں قضا کر لیتا ہے، بعض نمازیں جن کا اسے حساب نہیں، یعنی بالکل ترک نہیں کرتا، دن میں دو تین نمازیں پڑھ لیتا ہے، اسے کس طرح قضا نماز پڑھنی چاہئے؟

جواب:۔۔۔ یہ تو وہی شخص اندازہ کر سکتا ہے کہ اس کی کتنی نمازیں رہ گئی ہوں گی؟ ان کا حساب کر کے قضا کرنا شروع کر دے، اور جب اتنی نمازیں پوری ہو جائیں تو قضا پڑھنا بند کر دے، اور ہر نماز کی قضا کرتے وقت یہ نیت کر لیا کرے کہ اس وقت کی (مثلاً: فجر کی) جتنی نمازیں میرے ذمے ہیں ان میں سے سب سے پہلی نماز ادا کرتا ہوں۔^(۲)

کب تک قضا نمازیں پڑھی جائیں؟

سوال:۔۔۔ میری عمر تقریباً ۶۰ برس ہے، اور پیشے کے اعتبار سے ڈاکٹر ہوں، میرا مسئلہ یہ ہے کہ میں پچھلے کئی برسوں سے نماز قضا ادا کرتا چلا آ رہا ہوں، اور یہ قضا میں ان ایام کی ادا کر رہا ہوں جبکہ میں سن بلوغت (۱۲ سال کی عمر) پر پہنچنے کے بعد یعنی اوائل عمر (اسکول اور کالج) کے دوران قضا کرتا رہا ہوں، اور یہ عرصہ میری اپنی یاد میں تقریباً ۲۵ تا ۲۰ سال کا ہے، آپ مشورہ دیجئے کہ اس قضا کو کب تک جاری رکھوں؟ کیا قضا دو فرض ادا کروں یا سنت اور دو فرض؟

جواب:۔۔۔ جتنے سال کی نمازیں اندازاً آپ کے ذمہ ہیں، جب پوری ہو جائیں تو قضا کرنے کا سلسلہ بند کر دیجئے، قضا صرف فرض و وتر کی ہوتی ہے،^(۳) سنت کی نہیں۔^(۴) اور قضا صرف دو فرض کی نہیں ہوتی بلکہ جو نماز قضا ہوئی ہے اس کی جتنی رکعتیں ہوں ان کو قضا کیا جاتا ہے، یعنی فجر کی دو رکعتیں، ظہر، عصر اور عشاء کی چار چار رکعتیں، اور مغرب کی تین رکعتیں، عشاء کی چار رکعت فرض کے

(۱) (خاتمة) من لا یدری کمية الفرائض یعمل باکبر رأیه فان لم یکن له رأى یقضى حتى یتیقن أنه لم یبقی علیه شیء... إلخ. (حاشیة الطحطاوی علی المراقی ص: ۲۳۳، باب قضاء الفرائض).

(۲) إذا كثرت الفرائض نوى أول ظهر عليه أو آخره... إلخ. (شامی ج: ۲ ص: ۷۶). وإذا كثرت الفرائض يحتاج لتعيين كل صلاة یقضیها..... فإذا أراد تسهيل الأمر علیه نوى أول ظهر علیه. (مراقی الفلاح علی هامش الطحطاوی ص: ۲۳۲). من لا یدری کمية الفرائض یعمل باکبر رأیه فان لم یکن له رأى یقضى حتى یتیقن أنه لم یبقی علیه شیء... إلخ. (حاشیة طحطاوی علی المراقی ص: ۲۳۳).

(۳) وكذا حکم الوتر..... لأنه فرض عملی عنده خلافاً. (فتاوی شامی ج: ۲ ص: ۷۳، مطلب فی إسقاط الصلوة عن الميت)، وفي الفتاوی رجل یقضى الفرائض فإنه یقضى الوتر... إلخ. (هدایة ج: ۱ ص: ۱۲۳).

(۴) والسنن إذا فاتت عن وقتها لم یقضها. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۱۲، الباب التاسع فی النوافل).

ساتھ تین رکعت وتر کی بھی قضا کی جائے۔^(۱)

عمر کے نامعلوم حصے میں نمازیں قضا ہونے کا شبہ ہو تو کیا کرے؟

سوال: ... جس شخص کو علم نہیں کہ میں نے عمر کے کس حصے میں نماز باقاعدہ پڑھنی شروع کی تھی، عمر کا اندازہ نہیں تھا، ویسے اپنی یادداشت میں اس نے کوئی نماز نہیں چھوڑی، اگر کوئی نماز قضا ہو گئی تو دوسری نماز کے ساتھ ادا کر لیا، اب اسے تشویش ہے کہ شاید میری کچھ نمازیں بلوغت کے بعد رہ گئی ہیں یا نہیں؟ تو اب اس کو اپنی تسلی کے لئے کیا طریقہ اختیار کرنا چاہئے؟

جواب: ... احتیاطاً کچھ عرصہ نمازیں قضا پڑھتا رہے، یہاں تک کہ اسے اطمینان ہو جائے کہ اب کوئی نماز اس کے ذمہ نہیں ہوگی،^(۲) لیکن اس کو چاہئے کہ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ ملائے،^(۳) اور یہ بھی ضروری ہے کہ ان نمازوں کو فجر و عصر کے بعد نہ پڑھے،^(۴) نیز مغرب اور وتر کی نماز کی تیسری رکعت پر قعدہ کر کے ایک رکعت اور ملا لیا کرے۔^(۵)

قضا نمازیں پہلے پڑھیں یا وقتی نمازیں؟

سوال: ... قضا نمازیں پہلے پڑھی جائیں یا پوری نماز ادا کرنے کے بعد؟

جواب: ... قضا نمازوں کے بارے میں چند مسائل ہیں:

اول: ... قضا نماز کا کوئی وقت نہیں ہوتا، جب بھی موقع ملے پڑھ لے، بشرطیکہ وقت مکروہ نہ ہو۔^(۶)

دوم: ... جس شخص کے ذمہ چھ یا اس سے زیادہ قضا شدہ نمازیں ہوں، اس کے لئے قضا نماز اور وقتی نماز کے درمیان ترتیب کا

(۱) ومن حکمہ أن الفالحة تقضى على الصفة التي فاتت عنه... إلخ. (ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۲۱)۔

(۲) ولی العناہیۃ عن ابی نصر رحمہ اللہ فیمن یقضى صلوات عمرہ من غیر أنہ فاتہ شیء یرید الإحتیاط..... فحسن... إلخ. (ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۲۳، کتاب الصلاة، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت)۔

(۳) یقرأ فی الركعات کلہا الفاتحة مع السورة... إلخ. (ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۲۳)۔

(۴) والصحيح انه يجوز ألا بعد صلاة الفجر والعصر وقد نقل ذلك كثير من السلف لشبهة الفساد كذا في المصنعات. (ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۲۳، کتاب الصلاة، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت)۔

(۵) وان لم يستيقن انه هل بقى عليه وتر أو لم يبق فإنه يصلي ثلاث ركعات ويقنت ثم يقعد قدر التشهد ثم يصلي ركعة اخرى... إلخ. (ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۲۵)۔

(۶ تا ۵) ومن قضی صلاة عمرہ مع أنہ لم یفعہ شیء منها إحتیاطاً قیل یکرہ وقیل لا یکرہ لأن كثيراً من السلف قد فعل ذلك لكن لا یقضى فی وقت تکرہ فیہ النافلة، والأفضل أن یقرأ فی الاخيرتين السورة مع الفاتحة لأنها نوافل من وجه فلأن یقرأ الفاتحة والسورة فی أربع القرع على إحتماله أولى من أن یدع الواجب فی النفل ويقنت فی الوتر ويقعد قدر التشهد فی الثالثة ثم یصلي ركعة رابعة فإن کان وترًا فقد أداه وان لم یکن فقد صلى التطوع أربعاً ولا یضره القعود وكذا یصلي المغرب أربعاً بثلاث قعدات. (حاشیۃ الطحطاوی علی المعانی ص: ۲۴۳)۔

(۶) لم یس للقضاء وقت معین بل جميع أوقات العمر وقت له إلا ثلاثة وقت طلوع الشمس ووقت الزوال ووقت الغروب فإنه لا تجوز الصلاة فی هذه الأوقات... إلخ. (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۸۶)۔

ی ظ ضروری نہیں، خواہ قضا پہلے پڑھے، خواہ وقتی نماز، دونوں طرح جائز ہے۔^(۱)

سوم:۔۔۔ جس شخص کے ذمہ چھ سے کم نمازیں قضا ہوں وہ ”صاحب ترتیب“ کہلاتا ہے، اس کو پہلے قضا شدہ نمازیں پڑھنا لازم ہے، تب وقتی نماز پڑھے۔^(۲) البتہ اگر بھول کر کسی طرح وقتی نماز پڑھ لی تو کوئی حرج نہیں، قضا اب پڑھ لے،^(۳) اور اگر قضا تو یاد تھی مگر وقتی نماز کا وقت بھی تنگ ہو گیا تھا کہ اگر قضا پہلے پڑھے تو وقتی نماز بھی قضا ہو جائے گی، تو اس صورت میں وقتی نماز پہلے پڑھ لینا ضروری ہے، قضا بعد میں پڑھ لے۔^(۴)

گزشتہ قضا نمازیں پہلے پڑھیں یا حالیہ قضا نمازیں؟

سوال:۔۔۔ بہت سالوں کی نمازیں قضا ہوں تو کیا ان کو ادا کرنے سے پہلے ہم ایک دو وقت کی حالیہ نماز قضا ادا نہیں کر سکتے؟ میرا مطلب ہے کہ آج کل مجھ سے ظہر یا عصر کی کسی وقت کی نماز چھوٹ جاتی ہے تو میں اگلی نماز پڑھنے سے پہلے پچھلی نماز کی قضا کر لوں یا پہلے پچھلے سالوں کی قضا نمازیں ادا کروں؟ ویسے میں نے قضا نمازیں پڑھنی شروع کی ہیں۔ میں ۱۹۶۱ء میں پیدا ہوئی اور میں نے ۱۹۷۱ء کے شروع دن کی نمازوں سے قضا شروع کی ہے، تو محترم! اس ضمن میں یہ بتادیں کہ قضا نماز کی نیت کرتے وقت مہینے اور تاریخ کا حوالہ دینے کے لئے چاند کا مہینہ اور تاریخ اذ کریں یا عیسوی مہینے کے دنوں سے بھی قضا ادا ہو جائے گی؟ کیونکہ نیت تو خدا جانتا ہے، میں عیسوی سال کے مہینے اور تاریخ کے ساتھ فلاں وقت کی قضا نماز کی نیت کرتی ہوں، آپ بتادیں میرا یہ عمل درست ہے؟ کیونکہ چاند کی تاریخیں تو یاد نہیں، اس کے علاوہ جو خاص ایام کی نمازیں چھوٹی ہیں وہ بھی ادا کرنی چاہئیں یا وہ نمازیں معاف ہیں؟

جواب:۔۔۔ جب سے آپ نے نماز کی پابندی شروع کی ہے، نئی قضا شدہ نمازوں کو تو ساتھ کے ساتھ پڑھ لیا کیجئے، ان کو پرانی قضا شدہ نمازوں میں شامل نہ کیا کیجئے،^(۵) بہت سی قضا نمازیں جمع ہو جائیں تو ظاہر ہے کہ ہر نماز کے دن کا یاد رکھنا مشکل ہے، اس لئے ہر نماز میں بس یہ نیت کر لیا کیجئے کہ اس وقت (مثلاً ظہر کی) کی جتنی نمازیں میرے ذمہ ہیں ان میں سے پہلی نماز ادا کرتی

(۱) (قولہ وصبرورتھا ستا) أى ويسقط الترتيب بصيرورة الفوائت مست صلوات لدخولها فى حد الكثرة المفضية للحرر... الخ. (البحر الرائق ج: ۳ ص: ۹۱)۔ ويسقط الترتيب بأحد ثلاثة أشياء..... والثالث إذا صارت الفوائت الحقیقة أو الحکمیة ستا... الخ. (مراقی علی هامش الطحطاوى ص: ۲۴۱)۔

(۲) الترتيب بين الفائتة والوقية وبين الفوائت مستحق كذا فى الكافى حتى لا يجوز أداء الوقية قبل قضاء الفائتة كذا فى محيط السرخسى. (هندية ج: ۱ ص: ۱۲۱، الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت)۔

(۳) لم الترتيب يسقط بالنسيان وبما هو فى معنى النسيان كذا فى المصنوعات. (هندية ج: ۱ ص: ۱۲۲)۔

(۴) ويسقط الترتيب عند ضيق الوقت كذا فى محيط السرخسى. (هندية ج: ۱ ص: ۱۲۲)۔

(۳ و ۴) ويسقط الترتيب بأحد ثلاثة أشياء، الأول ضيق الوقت عن قضاء كل الفوائت وأداء الحاضرة للروم العمل بالمتواتر حينئذ... والثانى النسيان لأنه لا يقدر على الإتيان بالفائتة مع النسيان لا يكلف الله نفساً إلا وسعها ولأنه لم يصبر وقتها موحوداً بعدم تذكرها فلم تجتمع مع الوقية. (مراقى الفلاح على هامش الطحطاوى ص: ۲۴۰، ۲۴۱)۔

(۵) (وقالوا) فيمن ترك صلوات كثيرة مجانة ثم ندم على ما صنع واشتغل بأداء الصلوات فى موقيتها قبل أن يقضى شيئاً من الصلوات فترك صلوة ثم صلى أخرى وهو ذاكر لهذه الفائتة الحديثة انه لا يجوز ويعجل الفوائت الكثيرة القديمة كأنها لم تكن ويجب عليه مراعاة الترتيب... الخ. (البدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۱۲۷)۔

ہوں۔^(۱) ”خاص ایام“ میں نماز فرض نہیں ہوتی، اگر آپ کو ناغے کے دنوں کی صحیح تعداد معلوم ہو تو ان دنوں کی نمازیں قضا کرنے کی ضرورت نہیں۔

قضا نمازوں کی ترتیب

سوال:۔۔۔ قضا نمازوں کی روزانہ ترتیب فرمائیں۔

جواب:۔۔۔ قضا نمازوں کی تعداد چھ ہو جائے تو ترتیب ساقط ہو جاتی ہے، دن کی نمازیں رات کو اور رات کی نمازیں دن کو جب چاہے قضا کر سکتا ہے۔^(۲)

حالت قیام کی قضا نمازیں مسافر کتنی پڑھے؟

سوال:۔۔۔ حالت قیام کی قضا شدہ نمازیں اگر مسافر ادا کرے تو اس کی ترتیب کیا ہوگی؟

جواب:۔۔۔ جو ترتیب حضر میں قضا کرنے کی ہے، وہ سفر میں ہے، سفر اور حضر سے نماز قضا میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔^(۳)

قضا نمازیں ذمہ ہوں تو صاحب ترتیب کب ہوگا؟

سوال:۔۔۔ جس شخص کی پچھلے سالوں کی نمازیں رہ گئی ہوں اور اب پابندی سے پڑھے تو صاحب ترتیب ہے یا پہلے قضائے عمری ادا کرنے کے بعد ہوگا؟

جواب:۔۔۔ جب تمام نمازیں قضا کر لے گا تو صاحب ترتیب ہوگا۔^(۴)

پانچ نمازوں سے کم قضا والا جماعت میں شامل ہو گیا اور قضا یاد آگئی تو کیا کرے؟

سوال:۔۔۔ ایسا شخص جس کی نماز بالعموم قضا نہ ہوتی ہو، کبھی کبھار کوئی نماز فجر قضا ہو جائے اور وہ ظہر سے قبل ادا کرنا بھول جائے اور ظہر کی نماز میں شامل ہو جائے، یا اپنے طور پر ظہر پڑھ لے، دوران نماز یا بعد میں خیال آئے کہ نماز فجر کی قضا رہ گئی تو ایسی صورت میں اس کی نماز ظہر ہو جائے گی یا اس کا اعادہ لازم آئے گا؟ میں نے یہ بھی سنا ہے کہ صاحب ترتیب نے اگر پہلے قضا ادا نہیں کی تو اس کی دوسری نماز نہیں ہوگی، اگر وہ جماعت میں شامل ہے تو یاد آتے ہی نکل جائے۔ اگر یہ شخص آخری صف میں ہے تب تو جماعت

(۱) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۵ ملاحظہ ہو۔

(۲) یسقط الترتیب عند کثرة الفوائت ان تصیر متا بحروج وقت الصلاة السادسة. (عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۳). ویسقط الترتیب بأحد ثلاثة أشياء... والثالث إذا صارت الفوائت الحقیقة أو الحکمیة سناً، لأنه لو وح الترتیب فیہا لوقعوا فی حرج عظیم وهو مدفوع بالنص والمعتبر خروج وقت السادسة فی الصحیح . إلح. (مراقی الفلاح علی هامش الطحاوی ص: ۲۴۱).

(۳) فلو فاتته صلوة المسافر وقضاها فی الحضر یقضیها مقصورة كما لو أداها وكذا فائتة الحضر تقضى فی السفر تامة. (شامی ج: ۲ ص: ۱۳۵، کتاب الصلاة، مطلب فی الوطن الأصلي ووطن الإقامة).

(۴) ولو قضی بعض الفوائت حتی زالت الکثرة عاد الترتیب عند البعض . إلح. (حلی کبیر ج ۱ ص ۵۳۳).

سے نکلنا آسان ہے، لیکن درمیان ہے تو ایسا عمل ممکن نہیں ہے، اس مسئلے کی وضاحت فرمائیے۔

جواب:۔۔۔ یہ مسئلہ صاحب ترتیب کا ہے، جس شخص کے ذمے پانچ سے زیادہ قضا نمازیں نہ ہوں وہ صاحب ترتیب کہلاتا ہے، اس کے لئے ضروری ہے کہ پہلے فوت شدہ نماز کو قضا کرے، پھر وقتی نماز پڑھے، اگر بھول کر وقتی نماز ادا کر لی، بعد میں فوت شدہ نماز یاد آئی، تو اس کی وہ نماز صحیح ہوگئی، فوت شدہ نماز کو قضا کر لے۔ اور اگر وقتی نماز شروع کرنے سے پہلے اس کو فوت شدہ نماز یاد تھی، یہ نماز کے دوران یاد آگئی تو فوت شدہ نماز کو قضا کر کے وقتی نماز کو دوبارہ پڑھے۔^(۱) آپ نے جو صورت لکھی ہے کہ فجر کی نماز اس کے ذمے تھی اور وہ ظہر کی جماعت میں شامل ہو گیا، اور جماعت سے نکلنا بھی دشوار ہے تو جماعت کے ساتھ نمازی پوری کر لے، مگر یہ اس کی نفل نماز ہوگئی، فجر کی نماز قضا کرنے کے بعد ظہر کی نماز لوٹا لے۔

مختلف اوقات کی قضا شدہ نمازیں کیسے ادا کریں؟

سوال:۔۔۔ اگر کسی مسلمان کی فرض نماز قضا ہوتی ہیں اور یہ مختلف اوقات کی ہیں، اب وہ ان نمازوں کی قضا کس طرح ادا کرے؟ ہر نماز کے مقررہ پر یا کسی بھی وقت! کبھی قضا ادا کرے۔

جواب:۔۔۔ جس شخص کے ذمے پانچ سے زیادہ قضا شدہ نمازیں ہوں، اس کے ذمے ترتیب واجب نہیں، وہ دن رات میں جب چاہے ان نمازوں کی قضا پڑھ سکتا ہے، خواہ سب کو اکٹھی پڑھ لے۔^(۲)

دوسری جماعت کے ساتھ قضاے عمری کی نیت سے شریک ہونا

سوال:۔۔۔ کسی وقت کی فرض نماز اکیلے یا باجماعت ادا کر لیں، اور دوسری جگہ جائیں جہاں اس وقت جماعت کھڑی ہو رہی ہو تو کیا ہم قضاے عمری کی نیت کر کے اس میں شامل ہو سکتے ہیں؟ مثلاً: عصر ہم نے پڑھ لی، اب کسی جگہ ہم نے عصر کی جماعت ہوتے دیکھی تو ہم عصر کی چار رکعت قضاے عمری کی نیت کر کے اس میں شامل ہو سکتے ہیں؟

جواب:۔۔۔ دوسری نماز میں قضا کی نیت سے شریک ہونا جائز نہیں^(۳)، صرف نفل کی نیت سے شریک ہو سکتے ہیں، اور وہ بھی صرف ظہر اور عشاء کی نماز میں۔ فجر، عصر اور مغرب کی نماز پڑھ لی ہو تو نفل کی نیت سے بھی شریک نہیں ہو سکتے۔^(۴)

(۱) ولو تذكره صلاة قد نسبها بعد ما أدى وقتية جازت الوقتية كذا في فتاوى قاضيخان۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۲)، وإذا صلى الظهر وهو ذاكر أنه لم يصل الفجر فسد ظهره... إلخ۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۲)۔

(۲) ويسقط الترتيب عند كثرة الفوائت وهو الصحيح، وحده الكثرة أن تصير الفوائت ستاً بخروج وقت الصلاة السادسة... إلخ۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۳، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، أيضاً: مراقي الفلاح ص ۲۴۱)۔

(۳) (قوله وبمفترض فرض آخر) سواء تغاير الفرضان اسماً أو صفة كمصلي ظهر أمس بمصلي ظهر اليوم... إلخ۔ (درمختار مع الشامي ج ۱ ص ۵۷۹ باب الإمامة)۔

(۴) فإن كان قد صلاهما لم دخل المسجد فإن كان صلاة لا يكره الطلوع بعدها شرع في صلاة الإمام والآ لا۔ (البدائع الصنائع ج ۱ ص ۲۸۷)۔ وأيضاً: ثلاثة أوقات لا يصح فيها شيء من القرائن والواجبات... والأوقات الثلاثة المذكورة يكره فيها النافلة كراهة تحريم۔ (مراقي الفلاح على هامش الطحطاوي ص ۱۰۱، فصل في الأوقات المكروهة)۔

کیا سفر کی مجبوری کی وجہ سے روزانہ نماز قضا کی جاسکتی ہے؟

سوال: میں اسٹیل مل (جو کہ پری میں واقع ہے) میں ملازمت کرتا ہوں، مجھے اسٹیل مل لے جانے اور واپس گھر پہنچنے کے لئے مل کی طرف سے گاڑی کا انتظام موجود ہے، اسٹیل مل کے کام کے اوقات پتہ اس طرح سے ہیں کہ چھٹی کے بعد اگر میں گاڑی کے ذریعہ سیدھا گھر آتا ہوں تو کبھی عصر کی، کبھی مغرب کی اور کبھی عصر اور مغرب دونوں کی نمازوں کا وقت نکل جاتا ہے، مجبوراً مجھے راستے میں اتر کر نماز پڑھنی پڑتی ہے، یہ میرے لئے شرعاً جائز ہے کہ میں ان نمازوں کی قضا روزانہ عشاء کی نماز کے ساتھ پڑھ لیا کروں؟

جواب: نماز کا قضا کرنا جائز نہیں^(۱)، آپ حضرات کو انتظامیہ سے درخواست کرنی چاہئے کہ آپ کے سفر میں نماز کا انتظام ہو، کیونکہ یہ مسئلہ تمام ملازمین کا ہے۔ ایک صورت یہ ہو سکتی ہے کہ آپ مثل اول ختم ہونے کے بعد عصر کی نماز پڑھ کر بس پر سوار ہوا کریں اور مغرب کی نماز آخری وقت میں گھر آ کر پڑھ لیں۔ مغرب کا وقت عشاء کا وقت داخل ہونے تک رہتا ہے، عشاء کا وقت داخل ہونے سے پہلے مغرب پڑھ لی جائے تو قضا نہیں ہوگی۔^(۲)

مہمانوں کے احترام میں نماز قضا کرنا

سوال: میں ایک استاد ہوں، الحمد للہ پانچوں وقت کی نماز پڑھتا ہوں، یوں تو ہمارے کالج میں پتہ اساتذہ ایسے بھی ہیں جو پابندی سے نماز پڑھتے ہیں، اور بعض سرے سے پڑھتے ہی نہیں۔ لیکن جو پابندی سے باجماعت نماز پڑھتے ہیں، ان میں سے ایک پروفیسر کے پاس چند طالبات تشریف لائیں تو وہ ان کے احترام میں اس قدر محو رہے کہ مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا، ہم نماز کے لئے اٹھنے لگے تو ہم نے اپنے ساتھی سے کہا کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے چلے نماز پڑھ آئیں، تو انہوں نے فرمایا کہ مہمانوں کے احترام میں نماز قضا کی جاسکتی ہے۔ اور واقعی ہمارے اس ساتھی نے طالبات کے احترام میں نماز قضا کر دی، جبکہ ان کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے آج تک باجماعت نماز قضا نہیں کی، کیا مہمانوں کے احترام میں نماز قضا کرنا صحیح ہے؟

جواب: نماز کو عین میدان جنگ میں بھی جب دونوں افواج بالقابل کھڑی ہوں، قضا کرنا صحیح نہیں، ورنہ ”نماز خوف“ کا

(۱) والتأخیر بلا عذر کبیرة لا تزول بالقضاء بل بالتوبة أو الحرج والقضاء مرید لاثم التبرک لا لاثم التأخیر۔ (حاشیة الطحطاوی مع المراقی ص: ۲۳۹، باب قضاء الفوائت)۔

(۲) فعندہما إذا صار ظل کل شیء مثله خرج وقت الظهر ودخل وقت العصر وهو رواية محمد عن أبي حنيفة رضى الله عنه، وإن لم يذكره فی الكتاب یضاف فی خروج وقت الظهر۔ (المبسوط، باب موافقت الصلاة ح ۱ ص ۲۹۰، طبع المكتبة الغفاریة کونستہ)۔ وقول الطحاوی وبقولہما بأخذ بدل علی أنه المذهب۔ (حاشیة الطحطاوی علی المراقی ص ۹۳، کتاب الصلوة، طبع میر محمد)۔ وأول وقت المغرب منه أى من غروب الشمس إلى قبيل غروب الشفق الأحمر علی المفتی به وهو رواية عن الإمام وعليها الفتوى۔ (مراقی الملاح علی هامش الطحطاوی ص ۹۵)، ولا یجمع بین فرضین فی وقت ... بعد کفر ومطر وحمل المروی فی الجمع علی تأخیر الأولى إلى قبيل آخر وقتها وعند فراغه دخل وقت الثانية فصلاها فیہ الخ۔ (مراقی الملاح علی هامش الطحطاوی ص ۹۶)۔

حکم نازل نہ ہوتا۔ مہمانوں کے احترام میں نماز قضا کرنا کس طرح جائز ہو سکتا ہے...؟^(۱)

تھکاوٹ یا نیند کے غلبے کی وجہ سے نماز قضا کرنا

سوال: ... کوئی شخص تھکاوٹ یا نیند کے غلبے سے نماز قضا کر کے پڑھتا ہے، کیا یہ دونوں چیزیں عذر میں شامل ہوں گی یا بندہ

گناہگار ہوگا؟

جواب: ... اگر کبھی اتفاقاً آنکھ لگ گئی، سویا رہ گیا اور آنکھ نہیں کھلی تب تو گنہگار نہیں، اور اگر سستی اور تساہل کی وجہ سے نماز قضا

کر دیتا ہے، یا نماز کے وقت سوتے رہنے کا معمول بنالیتا ہے، تو گناہگار ہے۔^(۲)

اگر فرض دوبارہ پڑھے جائیں تو بعد کی سنتیں بھی دوبارہ پڑھی جائیں

سوال: ... اگر امام سے جماعت کے دوران غلطی ہو جائے، اس غلطی کا احساس اس وقت ہو جب فرض نماز کے بعد کی سنتیں

اور نقلیں بھی پڑھی جا چکی ہیں، تو دوبارہ فرض پڑھانے کے، بعد کی سنتیں بھی دوبارہ پڑھنا پڑیں گے یا نہیں؟

جواب: ... بعد کی سنتیں فرض کے تابع ہیں، اگر سنتیں پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ فرض نماز صحیح نہیں ہوئی تو فرض کے ساتھ

سنتیں بھی دوبارہ پڑھی جائیں،^(۳) البتہ وتر دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔^(۴)

صاحب ترتیب کی نماز قضا ہونے پر جماعت میں شرکت

سوال: ... اگر صاحب ترتیب کی نماز ظہر قضا ہوئی، عصر کے وقت وہ مسجد میں آیا تو عصر کی جماعت ہو رہی تھی، تو کیا اب وہ

عصر جماعت کے ساتھ ادا کرے یا پہلے ظہر قضا پڑھے؟

جواب: ... صاحب ترتیب کو پہلے ظہر پڑھنی چاہئے، خواہ عصر کی جماعت نہ مل سکے۔^(۵)

(۱) لا خلاف ان صلاة الخوف كانت مشروعة في زمن النبي صلى الله عليه وسلم أما بعده فعلى قول أبي حنيفة ومحمد رحمهما الله تعالى بقيت مشروعة وهو الصحيح هكذا في الزاد... إلخ. (فتاوى عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۵۴، الباب العشرون في صلاة الخوف، كتاب الصلوة). تفصيل کے لئے دیکھئے: أبو داؤد ج: ۱ ص: ۱۷۴، كتاب الصلوة، باب صلوة الخوف، طبع ایچ ایم سعید کراچی۔

(۲) والتأخير بلا عذر كبيرة. (حاشية طحطاوى على المراقى ص: ۲۳۹). من نام عن صلوة أو نسيها فليصلها إذا ذكرها. (البدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۱۳۱ وكذا في الفتح ج: ۱ ص: ۳۳۷).

(۳) فلا تجوز قبل العشاء لأنها تبع للعشاء فلا تجوز قبلها كسنة العشاء... إلخ. (البدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۲۸۸).
(۴) من صلى العشاء على غير وضوء وهو لا يعلم ثم توضأ فأوتر ثم تذكر أعاد صلوة العشاء بالاتفاق ولا يعيد الوتر. إلخ. (البدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۲۷۴ فصل وأما بيان وقته، طبع ایچ ایم سعید).

(۵) ومن فاتته الصلاة قضاها إذا ذكرها، وقدمها لزوماً على صلاة الوقت فلو عكس لم تجز الوقتية ولزمه إعادتها. (اللباب في شرح الكتاب ص: ۹۶، باب قضاء القوائت). الترتيب بين الفائتة والوقتية وبين القوائت مستحق كذا في الكافي حتى لا يحوز أداء الوقتية قبل قضاء الفائتة، كذا في محيط السراجي. (فتاوى هندية ج: ۱ ص: ۱۲۱).

صاحب ترتیب کی نماز

سوال:۔۔ ایک سوال کہ ”صاحب ترتیب قضا پہلے پڑھے یا فرض جماعت کے ساتھ جو کہ ہو رہی تھی وہ پڑھے“ آپ نے فرمایا قضا پہلے پڑھے، جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”جب جماعت کھڑی ہو جائے تو کوئی اور نماز نہیں سوائے فرض کے“ تو پھر کس دلیل کی بنیاد پر آپ نے جماعت کی نماز کے بجائے بلاجماعت نماز پڑھنے کی تلقین کی؟

جواب:۔۔ صاحب ترتیب کے ذمہ جو نماز ہے وہ بھی تو فرض ہے، اس لئے پہلے وہ ادا کرے گا۔^(۱)

قضا نماز کس وقت پڑھنی ناجائز ہے؟

سوال:۔۔ قضا نماز کون سے وقت میں پڑھنی جائز نہیں؟ کیا عصر کی جماعت کے بعد قضا نماز ہو جاتی ہے؟ کیونکہ میں عصر کے بعد بھی قضا نماز پڑھتا ہوں، مجھے کئی لوگوں نے منع کیا ہے کہ عصر کی جماعت کے بعد قضا نماز نہیں ہوتی۔

جواب:۔۔ تین اوقات ایسے ہیں جن میں کوئی نماز بھی جائز نہیں، نہ قضا، نہ نفل:

۱:۔۔ سورج طلوع ہونے کے وقت، یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے اور دھوپ کی زردی جاتی رہے۔

۲:۔۔ غروب سے پہلے جب سورج کی دھوپ زرد ہو جائے، اس وقت سے لے کر غروب تک، (البتہ اگر اس دن کی عصر کی نماز نہ پڑھی ہو تو اس وقت بھی پڑھ لینا ضروری ہے، نماز کا قضا کر دینا جائز نہیں)۔

۳:۔۔ نصف النہار کے وقت، یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے۔^(۲)

ان تین اوقات میں تو کوئی نماز بھی جائز نہیں، ان کے علاوہ تین اوقات ہیں جن میں نفل نماز جائز نہیں، قضا نماز اور سجدہ تلاوت کی اجازت ہے:^(۳)

(۱) گزشتہ صفحے کا شبہ نمبر ۵ ملاحظہ ہو۔

(۲) عن عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ قال: ثلاث ساعات كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهانا ان نصلی لیہن أو نقبر لیہن موتانا. حين تطلع الشمس بازغة حتى ترفع، وحين يقوم قائم الظہیرة حتى تمیل، وحين تضیف للغروب حتى تغرب. (جامع ترمذی ج: ۱ ص: ۲۰۰، طبع سعید)۔ الأوقات التي يكره فيها الصلوة خمسة، ثلاثة يكره فيها التطوع والفرض، وذلك عند طلوع الشمس ووقت الزوال وعند غروب الشمس. إلا عصر يومه فإنها لا يكره عند غروب الشمس. (فتاوى تاتارخانية ج: ۱ ص: ۴۰۷، كتاب الصلوة، طبع إدارة القرآن)۔

(۳) قال رضی اللہ عنہ. وعن التنفل بعد صلوة الفجر والعصر، لا عن قضاء فائنة وسجدة تلاوة و صلاة جنازة. (تبيين الحقائق ج: ۱ ص: ۲۳۲، كتاب الصلوة، طبع بيروت دار الكتب العلمية)۔ وبعد صلاة فجر وصلاة عصر... لا يكره قضاء فائنة ولو تقرأ أو سجدة تلاوة أو صلوة جنازة. (درمختار مع الرد ج: ۱ ص: ۳۷۵)۔

- ۱: صبح صادق کے بعد نماز فجر سے پہلے صرف سنت فجر پڑھی جاتی ہے، اس کے علاوہ کوئی نفل نماز اس وقت جائز نہیں۔^(۱)
 ۲: فجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک۔^(۲)

۳: عصر کی نماز کے بعد غروب (سے پہلے دھوپ زرد ہونے) تک۔^(۳)

ان تین اوقات میں نوافل کی اجازت نہیں، نہ تحیۃ المسجد، نہ تحیۃ الوضوء، نہ دو گانہ طواف۔^(۴) البتہ قضا نماز ان اوقات میں جائز ہے، لیکن یہ ضروری ہے کہ ان اوقات میں قضا نماز لوگوں کے سامنے نہ پڑھی جائے، بلکہ تنہائی میں پڑھے۔^(۵)

قضا نمازیں گھر میں پڑھی جائیں یا مسجد میں؟

سوال: میں نے کسی مستند کتاب شاید بہشتی زیور میں پڑھا تھا کہ قضا نمازوں کا گھر میں پڑھنا بہتر ہے، مسجد میں قضا نماز پڑھنے کو منع کیا گیا ہے، ہمارے ایک عزیز اپنی اگلی پچھلی تمام نمازیں جو قضا ہو گئی تھیں مسجد میں ادا کر رہے ہیں، میں نے کہا کہ آپ قضا نمازیں گھر میں پڑھیں تو بہتر ہے، وہ یہ بات نہیں مانتے، اور کہتے ہیں کہ قضا نماز ان کے علم کے مطابق مسجد میں پڑھنا درست ہے۔ اس سلسلے میں کتاب و سنت کی رہنمائی میں ہماری مدد فرمائیں، عین نوازش ہوگی۔

جواب: مسجد میں بھی قضا نمازوں کا پڑھنا جائز ہے، مگر لوگوں کو یہ پتہ نہ چلے کہ یہ قضا نمازیں پڑھتا ہے، کیونکہ نماز کا قضا کرنا گناہ ہے، اور گناہ کا اظہار بھی گناہ ہے۔^(۶)

جماعت کھڑی ہونے سے پہلے قضا نماز پڑھنا

سوال: فجر کی اذان کے بعد جماعت کھڑی ہونے میں آدھ گھنٹہ باقی تھا، میں نے گزشتہ رات عشاء کی نماز جو قضا ہو گئی تھی چار فرض اور تین وتر قضا پڑھ لئے، بعد میں فجر کی سنتیں ادا کیں۔ ایک صاحب میرے برابر بیٹھے ہوئے فرمانے لگے کہ صبح صادق

(۱) ۳۲۱ ویکرہ التنفل بعد طلوع الفجر باکثر من سنة قبل أداء الفرض لقوله صلى الله عليه وسلم ليبلغ شاهدكم غائبكم ألا لا صلاة بعد الصبح إلا ركعتين ویکرہ التنفل بعد صلاته أي فرض الصبح ویکرہ التنفل بعد صلاة فرض العصر وإن لم تغرب الشمس لقوله عليه السلام لا صلاة بعد صلاة العصر حتى تغرب الشمس ولا صلاة بعد صلاة الفجر حتى تطلع الشمس. رواه الشيخان. (مراقی الفلاح علی هامش الطحطاوی ص: ۱۰۱، فصل فی الأوقات المکروهة، وأيضاً تبیین الحقائق ج: ۱ ص: ۲۳۴، طبع دار الكتب العلمية بیروت، وكذا فی البحر الرائق ج: ۱ ص: ۲۳۸، طبع رشیدیة، مبسوط ج: ۱ ص: ۳۰۱، باب مواقیت الصلوة).

(۲) والأوقات الثلاثة المذكورة یکره فیها النافلة کراهة تحریم ولو کان لها سبب کالمنذور ورکعتی الطواف ورکعتی الوضوء وتحیة المسجد والسنن والرواتب... إلخ. (مراقی الفلاح علی هامش الطحطاوی ص: ۱۰۱).

(۵) ولا یقضی العوائت فی المسجد وإنما یقضیها فی بیتہ کذا فی الوجیز لکردی. (الفتاویٰ الہندیة ج: ۱ ص: ۱۲۵، کتاب الصلوة، الباب الحادی عشر، طبع رشیدیة).

(۶) وفي الدر المختار: وينبغي أن لا يطلع غيره على قضائه لأن التأخير معصية فلا يظهرها، وفي الشامية (قوله وينبغي إلخ) تقدم في باب الأذان أنه يكره قضاء الفائتة في المسجد وعلمه الشارح بما هنا من أن التأخير معصية فلا يظهرها. إلخ. (در مختار مع الشامی ج: ۲ ص: ۷۷، مطلب إذا أسلم المرتد هل تعود حسنته أم لا).

کے بعد سے صرف فجر کی سنتیں اور فرض پڑھتے ہیں، دوسری کوئی نماز نہیں پڑھتے۔ جبکہ میری معلومات کے مطابق قضا نماز سوائے مکروہ وقت کے ہر وقت پڑھی جاسکتی ہے، مہربانی فرما کر میری رہنمائی فرمائیں۔

جواب:۔۔۔ آپ کی معلومات صحیح ہیں، قضا نماز پڑھنا جائز ہے، لیکن وہوں کے سامنے قضا نماز پڑھنا صحیح نہیں، کیونکہ یہ بھی اظہارِ گناہ کی ایک شکل ہے۔^(۱)

قضا نمازیں پنج وقتہ نمازوں سے قبل و بعد پڑھنا

سوال:۔۔۔ میری بہت سی نمازیں فرض اور وتر قضا ہو گئی ہیں (تعداد معلوم نہیں) میں روزانہ پانچوں وقت کی نمازوں سے قبل اور بعد میں بھی اپنی قضا نمازیں ادا کر رہا ہوں، مثلاً: عصر کی اذان کے بعد مسجد میں جا کر پہلے ۴ رکعت نماز فرض عصر قضا پڑھتا ہوں، بعد میں امام کے ساتھ نماز عصر ادا کرتا ہوں، کیا ایسا کرنا درست ہے؟ رہنمائی فرمائیے۔

جواب: درست ہے، مگر لوگوں کو پتا نہیں چلتا چاہئے کہ قضا نمازیں پڑھ رہا ہے۔^(۲)

فجر کی سنت بھی قضا کرے گا

سوال:۔۔۔ اگر صبح اٹھنے میں دیر ہو جائے اور فجر کی نماز جاتی رہے تو کیا سورج نکلنے کے بعد فرض نماز کی قضا کے ساتھ سنت کی بھی قضا پڑھنی ہوگی؟

جواب: اگر خدا نخواستہ فجر کی نماز سے پہلے سورج نکل آئے تو اشراق کے وقت سے پہلے سنتیں پڑھی جائیں اور پھر فرض پڑھے جائیں۔^(۳)

قضا نماز کی جماعت ہو سکتی ہے

سوال:۔۔۔ قضا نماز کی جماعت ہو سکتی ہے؟

جواب: اگر چند افراد کی ایک ہی وقت کی نماز قضا ہو گئی ہو تو ان کو جماعت کے ساتھ ادا کرنی چاہئے، لیلۃ التعریس کا واقعہ مشہور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفقاء نے آخر شب میں پڑا دیا تھا، فجر کی نماز کے لئے جگہ، حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ذمہ تھا، لیکن تھکن کی وجہ سے بیٹھے بیٹھے ان کی آنکھ مٹ گئی، اور سورج طلوع ہونے کے بعد سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے، رفقاء کو اٹھایا گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وادی سے کوچ کرنے کا حکم فرمایا، اور آگے

(۱) وفی شرح التوبیر وینفی ان لا یطلع غیرہ علی قضاءہ لأن التأخیر معصیۃ فلا یظہرہا۔ (شامی ج ۲ ص ۷۷)۔ وفی سلامیۃ (قولہ وینفی) تقدم فی باب الأذان أنه یکره قضاء الفائتة فی المسجد وعلیه الشارح بما ہما من ان التأخیر معصیۃ فلا یظہرہا۔ (ایضاً حوالہ بالا)۔

(۲) حوالہ بالا۔

(۳) والسر إذا فاتت عن وقتها لم یقصها إلا رکعتی المجر إذا فاتتا مع العرص بعصیہا بعد طلوع الشمس إلی وقت الروال ثم یسقط إلح۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۲، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی الوافل)۔

جا کر اذان و اقامت کے ساتھ جماعت کرائی۔ نماز کے قضا ہونے کا یہ وقت۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر اختیاری طور پر پیش آیا، اس سے امت کو قضا نماز کے بہت سے مسائل معلوم ہوئے۔^(۱)

قضائے عمری کے ادا کرنے کے سببوں کی تردید

سوال:۔۔۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جمعۃ الوداع کے دن قضاائے عمری کی نماز پڑھنی چاہئے، وہ اس طرح کہ جمعہ کے وقت دو رکعت قضاائے عمری کی نیت سے پڑھی جائے۔ کہتے ہیں کہ اس سے پورے سال کی نمازیں ادا ہو جاتی ہیں کیا یہ سچ ہے؟

جواب:۔۔۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ! سوال میں جو بعض لوگوں کا خیال ذکر کیا گیا ہے، بالکل غلط ہے، اس میں تین غلطیاں ہیں:

اول:۔۔۔ شریعت میں ”قضائے عمری“ کی کوئی اصطلاح نہیں، شریعت کا حکم تو یہ ہے کہ مسلمان کو نماز قضا ہی نہیں کرنی چاہئے، کیونکہ حدیث میں ہے کہ جو شخص ایک فرض جان بوجھ کر قضا کر دے، اللہ تعالیٰ کا ذمہ اس سے بری ہے۔^(۲)

دوم:۔۔۔ یہ کہ جو شخص غفلت و کوتاہی کی وجہ سے نماز کا تارک رہا، پھر اس نے توبہ کر لی اور عہد کیا کہ وہ کوئی نماز قضا نہیں کرے گا، تب بھی گزشتہ نمازیں اس کے ذمہ باقی رہیں گی، اور ان کا قضا کرنا اس پر لازم ہوگا،^(۳) اور اگر زندگی میں اپنی نمازیں پوری نہیں کرے گا تو مرتے وقت اس کے ذمہ وصیت کرنا ضروری ہوگا کہ اس کے ذمہ اتنی نمازیں قضا ہیں ان کا قضا یہ ادا کر دیا جائے، یہی حکم زکوٰۃ، روزہ اور حج وغیرہ دیگر فرائض کا ہے، اس قضائے عمری کے تصور سے شریعت کا یہ سارا نظام ہی باطل ہو جاتا ہے۔^(۴)

(۱) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حين قفل من غرۃ خيبر سار ليله حتى أدركه الكرى غرس وقال لبلال إكلاً لنا الليل، فصلى بلال ما قدر له ونام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وأصحابه فلما تقارب الفجر استند بلال إلى راحلته موجه الفجر فغلبت بلالاً عيناه وهو مستند إلى راحلته فلم يستيقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا بلال ولا أحد من أصحابه حتى ضربتهم الشمس فكان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أولهم استيقاظاً فزع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال: اي بلال! فقال بلال: أخذ بغسي الذي أخذ بنفسك، قال: اقتادوا فافتادوا وراحلهم شيئاً ثم توصوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وأمر بلالاً فأقام الصلوة فصلی بهم الصبح، فلما قضى الصلوة قال: من نسي الصلوة فليصلها إذا ذكرها فإن الله تعالى قال وأقم الصلوة لذكرى. رواه مسلم. (مشکوٰۃ ص: ۶۶، ۷۷، كتاب الصلوة، باب فيه وضلائ، طبع قدیمی کتب خانہ).

(۲) وعن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ قال: أوصاني خليلي أن لا تشرك بالله شيئاً وان قطعت وحرقت . . . ولا تترك صلوة مكتوبة متعمداً فمن تركها متعمداً فقد برئت منه الذمة. (مشکوٰۃ ص: ۵۹، كتاب الصلوة، الفصل الثالث).

(۳) والتأخير بلا عذر كبيرة لا تزول بالقضاء بل بالتوبة أو الحج فالقضاء مزيل لإثم الترك. . . وأفاد بذكره الترتيب في الفرائض والوقفية لزوم القضاء. (حاشية طحطاوى ص: ۲۳۹)، كل صلاة فاتت عن الوقت بعد وحبها فيه ينزله قضاءها سواء ترك عمداً أو سهواً أو بسبب نوم وسواء كانت الفرائض كثيرة أو قليلة. (فتاوى عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۱ الباب الحادى عشر، قضاء الفرائض).

(۴) ولله عليه الوصية بما قدر عليه . . . وبقي بذمته حتى أدركه الموت من صوم فرض وكفارة طهار والوصية بالحج والصدقة المنذورة لصوم كل يوم وكذا يخرج لصلاة كل وقت من فرض اليوم واليلة حتى الوتر لأنه فرض عملى عند الإمام. (مراقى الفلاح على هامش الطحطاوى ص: ۲۳۸).

سوم: کسی چیز کی فضیلت کے لئے ضروری ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو، کیونکہ بغیر وحی الہی کے کسی چیز کی فضیلت اور اس کا ثواب معلوم نہیں ہو سکتا۔ ماہِ رجب کی نماز اور روزوں کے بارے میں، اسی طرح جمعۃ الوداع کی نماز اور روزے کے بارے میں جو فضائل بیان کئے جاتے ہیں، یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قطعاً ثابت نہیں، اس لئے ان فضائل کا عقیدہ رکھنا بالکل غلط ہے۔ شریعت کا مسئلہ تو یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایک فرض ترک کر دے تو ساری عمر کی غلی عبادت بھی اس ایک فرض کی تلافی نہیں کر سکتی، اور یہاں یہ مہمل بات بتائی جاتی ہے کہ دو رکعت نفل نماز سے ساری عمر کے فرض ادا ہو جاتے ہیں۔^(۲)

جاگنے کی راتوں میں نوافل کے بجائے قضا نمازیں پڑھنا

سوال: کیا بہت سی قضا نمازیں جلد ادائیگی کے لحاظ سے جاگنے کی راتوں میں نفل کے بدلے پڑھی جاسکتی ہیں؟ اور کیا یہ قضا نمازیں بجائے نوافل کے جمعہ کے دوران خانہ کعبہ اور مسجد نبوی میں ادا کی جاسکتی ہیں؟

جواب: قضا نماز جس وقت بھی پڑھی جائے ادا ہو جائے گی،^(۳) جس شخص کے ذمہ قضا نمازیں ہوں اس کو نوافل کے بجائے قضا نمازیں پڑھنی چاہئیں، خواہ جاگنے والی راتوں میں پڑھے یا مسجد نبوی میں یا حرم مکہ میں۔^(۴)

قضا نمازیں ادا کرنے کے بارے میں ایک غلط روایت

سوال: آپ کے کالم میں اکثر قضا نمازوں کے بارے میں پڑھا، قضا نمازوں کے بارے میں پیچھے دنوں ایک حدیث نظر سے گزری، پیش خدمت ہے۔

حضرت علی کریم اللہ وجہ بیان کرتے ہیں:

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کی نمازیں قضا ہوئی ہوں اور اسے معلوم نہ ہو کہ کتنی نمازیں قضا ہوئی ہیں؟ تو اسے چاہئے کہ پیچ کی رات میں پچاس رنعات نماز پڑھ لے، ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص پڑھے، اور فارغ ہو کر زور پڑھے، ان رنعات کو اللہ تعالیٰ سب قضا نمازوں کا کفارہ کر دے گا، اگرچہ وہ ایک سو برس کی کیوں نہ ہوں۔“

یہ ہے قضا نمازوں کے بارے میں حدیث۔

(۱) فعلم أن كلا من صلوة الرغائب ليلة أول جمعة من رحب وصلوة البرائة ليلة الصف من شعبان والصلوة القدر ليلة السابع والعشرون من رمضان بالجماعة بدعة مكروهة . وقال الشيخ البزوي وهاتان الصلاتان بدعتان مدمومتان منكورتان قبيحتان . وأما صلوة الليلة القدر فلا ذكر لها بين العلماء أصلاً وليس فيها حديث صحيح فهي أولى بالكراهة منهما . (حلبی کبیر ص: ۴۳۳، ۴۳۴، تنمات من النوافل).

(۲) خیر الفتاویٰ ج: ۲ ص: ۶۰۹، ما يتعلق بقضاء الفوائت.

(۳) ثم ليس للقضاء وقت معين بل جميع اوقات العمر وقت له . إلح. (هدية ج ۱ ص ۱۲۱).

(۴) وفي الحجة والإشتغال بالفوائت أولى وأهم من النوافل . إلح. (هدية ج ۱ ص ۱۲۵، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، وأيضاً شامی ج: ۲ ص: ۷۴، باب قضاء الفوائت).

جواب:۔ مگر یہ حدیث لائق اعتماد نہیں، محدثین نے اس کو موضوع۔ من گھڑت کہا ہے۔^(۱) قضا نمازوں کا کفارہ یہی ہے کہ نماز قضا کرنے سے توبہ کی جائے، اور گزشتہ عمر کی قضا شدہ نمازوں کو ایک ایک کر کے قضا کیا جائے۔^(۲) قضا صرف فرض اور وتر کی ہے،^(۳) سنتوں اور نفوس کی نہیں۔^(۴)

جمعة الوداع میں قضائے عمری کے لئے چار رکعات نفل پڑھنا صحیح نہیں

سوال:۔۔۔ لوگوں کا خیال ہے کہ رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو جمعہ کی نماز کے بعد چار رکعت "قضائے عمری" کی نیت سے پڑھنی چاہئیں، اور اس طرح چار رکعت نماز پڑھنے سے تمام عمر کی قضا نمازیں معاف ہو جاتی ہیں، کیا یہ خیال درست ہے؟ اس پر تفصیل سے روشنی ڈالئے۔

جواب:۔۔۔ یہ خیال بالکل لغو اور مبطل ہے۔ جو نمازیں قضا ہو چکی ہیں ان کو ایک ایک کر کے ادا کرنا ضروری ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ: "اگر کسی نے رمضان المبارک کا روزہ چھوڑ دیا تو عمر بھر اگر روزے رکھتا رہے، تب بھی اس نقصان کی تلافی نہیں ہو سکتی۔"^(۵)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ساری عمر کے نوافل بھی ایک فرض کے قائم مقام نہیں ہو سکتے، اور یہاں چار رکعت نفل (قضائے عمری) کے ذریعہ عمر بھر کے فرائض کو نذر خانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بہر حال یہ چار رکعت "قضائے عمری" کا نظریہ قطعاً غلط اور خلاف شریعت ہے۔^(۶)

(۱) من قضی صلوة من الفرائض فی آخر جمعة من شهر رمضان کان ذالک جابراً لكل صلوة فاتته فی عمره الی سبعم سنه باطل قطعاً لانه مناقض للإجماع علی أن شیئاً من العبادات لا یقوم مقام فائتة سنوات. (الموضوعات الکبیر ص ۱۲۵، طبع نور محمد کراچی)۔

(۲) من ترک صلوته لزمه قضائها... إلخ. (حلی کبیر ص: ۵۲۹)۔ ایضاً: ولا نعلم بین المسلمین خلافاً فی أن تارک الصلاة یجب علیه قضاؤها. (المغنی والشرح الکبیر ج: ۲ ص: ۳۰۱)۔

(۳) وقد قالوا إنما تقضى الصلوات الخمس والوتر علی قول أبی حنیفة..... والقضاء فرض فی الفرض، وأحب فی الواجب، سنة فی السنة... إلخ. (البحر الرائق ج: ۲ ص ۸۶، باب قضاء الفوائت)۔

(۴) أن السنة إذا فاتت عن وقتها هل تقضى أم لا؟ فنقول وبالله التوفیق: لا خلاف بین أصحابنا فی سائر السنن سوى رکعتی الفجر أنها إذا فاتت عن وقتها لا تقضى سواء فاتت وحدها أو مع الفريضة... إلخ. (بدائع الصنائع ج ۱ ص: ۲۸۷)۔

(۵) عن أبی هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من أفطر يوماً من رمضان من غير رخصة ولا مرض لم يقض عنه صوم الدهر كله وإن صامه. (ترمذی ج: ۱ ص: ۹۵، باب ما جاء فی الإفطار متعمداً)۔

(۶) أعلم أنهم قد أحدثوا فی آخر جمعة شهر رمضان أموراً مما لا أصل لها، والتزموا أموراً لا أصل لها للرومها، فصها القضاء العمری، حدث ذلك فی بلاد الخراسان وأطرافها وبعض بلاد اليمن وأكافها، ولهم فی ذلك طرق مختلفة ومسالك متشعبة فصهم من یصلی فی آخر جمعة رمضان خمس صلوات قضاءً بأذان وإقامة مع الجماعة ویجهرون فی الجهریة ویسرون فی السریة، وینویون لها بقولهم نويت أن أصلى أربع ركعات مفروضة قضاءً لما فات من الصلوات فی تمام العمر مما مضى، ویعتقدون أنها كفارة لجميع الصلوات الفائتة فما مضى. (مجموعه رسائل لكهوی ج: ۲ ص: ۳۴۹، طبع إدارة القرآن کراچی، وأيضاً كفايت المفتی ج: ۳ ص: ۳۸۳، كتاب الصلوة، قضائے عمری کی شرعی حیثیت)۔

حرمین میں نوافل ادا کرنے سے قضا نمازیں پوری نہیں ہوتیں

سوال: ... ایک گناہگار اور تارکِ صلوٰۃ شخص توبہ کر لیتا ہے اور قضا نمازیں پڑھنی شروع کر دیتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو حج بیت اللہ کی سعادت عطا فرماتے ہیں، وہ مسجد حرام اور مسجد نبوی میں کثرت سے نوافل ادا کرتا ہے اور فرض نمازیں بھی ادا کرتا ہے، حرمین شریفین میں ایک ایک رکعت کا ہزاروں اور لاکھوں گنا ثواب ہے، کیا اس کی قضا نمازیں ادا ہو گئیں؟ یا اس کو قضا نمازیں جاری رکھنی چاہئیں؟

جواب: ... اس حاجی صاحب کو فرض نمازیں بہر حال قضا کرنا ہوں گی، حرم مکہ میں جو نماز پڑھی جائے اس پر لاکھ درجے کا ثواب ملتا ہے، مگر وہ ایک ہی نماز ہوگی، یہ نہیں کہ وہ نماز لاکھ نمازوں کے قائم مقام سمجھی جائے۔^(۱)

قضا نماز کعبہ شریف میں کس طرح پڑھیں؟

سوال: ... قضا نماز کے بارے میں آپ نے فرمایا ہے کہ لوگوں کے سامنے نہ پڑھی جائے، یہاں تو حرم پاک میں چوبیس گھنٹے آدمی موجود ہوتے ہیں، تو کہاں پڑھیں؟

جواب: ... جہاں نماز پڑھی ہو وہاں سے اٹھ کر دوسری جگہ جا کر پڑھ لیں، دیکھنے والوں کو معلوم بھی نہیں ہوگا کہ آپ ادا پڑھ رہے ہیں یا قضا۔

بیت المقدس یا رمضان میں ایک قضا نماز ایک ہی شمار ہوگی

سوال: ... حدیث میں آتا ہے کہ رمضان المبارک میں فرض نماز کا ثواب ستر فرضوں کے برابر ملتا ہے، اور پھر جمعۃ الوداع کی توفیق اور بھی زیادہ ہے، تو کیا وہ شخص جس کی بہت سی نمازیں قضا ہو چکی ہوں وہ رمضان المبارک کے دن ایک نماز قضا کرے تو یہ صرف ایک ہی قضا نماز سمجھی جائے گی یا ستر کے برابر؟ اور ان کے قائم مقام ہوگی؟ ایک مولانا کا کہنا ہے کہ جس کی بہت سی نمازیں قضا ہوئی ہوں اور وہ بیت المقدس میں جا کر ایک نماز پڑھ لے تو اس کی تمام نمازیں ادا ہو گئیں، کیونکہ مقصد تو نماز سے ثواب حاصل ہے، اور وہ یہاں حاصل ہو جاتا ہے، تو یہی بات رمضان المبارک اور جمعۃ الوداع کے دن بھی ہے۔

جواب: ... یہ صحیح ہے کہ رمضان المبارک میں نیک اعمال کا ثواب ستر گنا ملتا ہے، لیکن اس سے یہ قیاس کر لینا کہ رمضان میں قضا کی ہوئی ایک نماز سے قضا شدہ ستر نمازیں ادا ہو جائیں گی، بالکل غلط ہے۔ ایک مالک اعلان کر دے کہ جو لوگ فلاں دن کام پر آئیں گے ان کو ستر گنا اجر دی جائے گی، تو اس کے یہ معنی کبھی نہیں سمجھے جائیں گے کہ ایک دن کام کرنے کے بعد اب ستر دن کی چھٹی ہوگی۔ یا یہ کہ یہ ایک دن ستر دنوں کے کام کے قائم مقام تصور کیا جائے گا، ظاہر ہے کہ ایسا سمجھنے والا احمق ہوگا۔ الغرض کسی عمل پر زائد مزدوری ملنا اور بات ہے، اور اس عمل کا کئی دن کے عمل کے قائم مقام ہو جانا دوسری بات ہے۔ رمضان المبارک میں ادا کئے گئے

نیک اعمال پر سترگنا اجر و ثواب ملتا ہے، مگر یہ نہیں کہ اس مبارک مہینے میں ایک فرض ادا کرنے سے ستر فرض نٹ جائیں گے۔ اور جس مولوی صاحب نے بیت المقدس میں ایک نماز پڑھنے کو بہت سی قضا شدہ نمازوں کے قائم مقام بتایا، اس نے بھی بہت غلط بات کہی، مسجد حرام، مسجد نبوی اور بیت المقدس میں نمازوں کا ثواب بڑھ جاتا ہے، مگر یہ نہیں کہ ایک نماز بہت سی نمازوں کے قائم مقام ہو جائے۔ بیت المقدس میں نماز کا مشورہ مولوی صاحب نے شاید اس لئے دیا کہ وہ آج کل یہودیوں کے قبضے میں ہے، اور وہاں پہنچنا ممکن نہیں، ورنہ بیت المقدس سے حرم نبوی اور حرم نبوی سے حرم کعبہ میں نماز پڑھنا افضل ہے۔^(۱)

۷۲ رمضان اور قضاۓ عمری

سوال: ... سنا ہے کہ ۷۲ رمضان المبارک کی رات کو ۱۲ نفل نماز قضاۓ عمری پڑھی جاتی ہے، آیا یہ صحیح ہے یا نہیں؟

جواب: ... شریعت مطہرہ میں قرآن و حدیث سے کوئی ایسا قانون ثابت نہیں کہ ۷۲ رمضان المبارک یا اور کسی دن ۱۲ رکعات یا ۴ رکعات پڑھنے سے عمر بھر کی قضا نمازوں کا کفارہ ہو جائے، ایسی سنی سنائی باتوں پر یقین نہ کیا کریں۔^(۲)

اگر قضا نمازیں ذمہ ہوں تو کیا تہجد نہیں پڑھ سکتے؟

سوال: ... مجھے کسی سے یہ معلوم ہوا کہ تہجد اس وقت تک نہیں پڑھ سکتے جب تک کہ قضاۓ عمری ادا نہیں ہوئی ہو، کیا یہ

صحیح ہے؟

جواب: ... غالباً ان صاحب کا مطلب یہ ہوگا کہ نوافل کے بجائے قضا شدہ نمازیں ادا کی جائیں، ورنہ تہجد پڑھنا جائز ہے۔^(۳)

(۱) فعلم ان كلا من صلوة الرغائب ليلة أول جمعة من رجب و صلوة البرائة ليلة النصف من شعبان و صلوة القدر ليلة السابع والعشرين من رمضان بالجماعة بدعة مكروهة ولا ينبغي ان يتكلف الالتزام ما لم يكن في الصدر الأول كل هذا التكلف لإقامة أمر مكروه قال أبو محمد عز الدين بن عبد السلام المقدسي لم يكن بيت المقدس قط صلوة الرغائب في رجب ولا صلوة نصف شعبان فحدث في سنة ثمان وأربعين وأربعمائة أن قدم علينا رجل من نابلس يعرف بأبن الحى وكان حسن التلاوة فقام فصلى في المسجد الأقصى ليلة النصف من شعبان فاحرم خلفه رجل لم انضاف ثالث ورابع فما ختم إلا وهو جماعة كثيرة ثم جاء في العام القابل فصله معه خلق كثير وانتشرت في المسجد الأقصى وبيوت الناس ومنازلهم ثم استقرت إلى يومنا هذا . إلخ. (حلی کبیر ص: ۴۳۳، ۴۳۴، تنمات من التوائل).

(۲) فعلم ان كلا من صلاة الرغائب و صلوة القدر ليلة السابع والعشرين من رمضان بالجماعة بدعة مكروهة ... إلخ. (حلی کبیر ص: ۴۳۴). أعلم أنهم قد أحدثوا في آخر جمعة شهر رمضان أمورا مما لا أصل لها، والتزموا أمورا لا أصل لرواها فمنها القضاء العمري، حدث ذلك في بلاد خراسان وأطرافها، وبعض بلاد اليمن وأکنالها، ولهم في ذلك طرق مختلفة ومسالك متشعبة، فمنهم من يصلي في آخر جمعة رمضان خمس صلوات قضاء بأذان وإقامة مع الجماعة، ويحجرون في الجهرية، ويسرون في السرية، وينوون لها بقولهم: نويت أن أصلي أربع ركعات مفروضة قضاء لما فات من الصلوات في تمام العمر مما مضى، ويعتقدون أنها كفارة لجميع الصلوات الفائتة فما مضى. (مجموعه رسائل لکهنوی، رساله. ردع الإخوان عن محدثات آخر جمعة رمضان ج: ۲ ص: ۳۴۹، كفاية المفتي ج: ۳ ص: ۳۸۴).

(۳) وفي الحجة والإشغال بالفرائض أولى وأهم من التوائل إلا السنن المعروفة ... إلخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۲۵). الاشتغال بقضاء الفرائض أولى وأهم من التوائل إلا السنن المفروضة. (رد المحتار ج: ۲ ص: ۷۴، باب قضاء الفوائض، طبع سعيد).

قضا نمازوں کے ہوتے ہوئے تہجد، اذانین وغیرہ پڑھنا

سوال: میرے ذمے بہت سی قضا نمازیں ہیں، میں ان کو نفل نمازوں کی جگہ ادا کر رہا ہوں، پوچھنا یہ ہے کہ کیا میں قضا نمازوں کو پورا کئے بغیر نماز اذانین اور تہجد پڑھ سکتا ہوں؟

جواب: آپ کے لئے بہتر یہ ہے کہ تہجد اور اذانین کے نوافل کی جگہ قضا نمازیں پوری کریں۔^(۱)

کئی قضا نمازوں کی جگہ صلوٰۃ التبیح پڑھنا

سوال: اگر کسی شخص پر کئی قضا نمازیں ہوں تو کیا وہ صلوٰۃ التبیح پڑھ کر ان سب کو ادا کر سکتا ہے؟

جواب: صلوٰۃ التبیح نفل نماز ہے، اور نفل نماز فرض کے قائم مقام نہیں ہوگی۔^(۲)

کیا قضاۃ عمری میں سورۃ کے بجائے تین دفعہ ”سبحان اللہ“ پڑھ لینا کافی ہے؟

سوال: میں نے سنا ہے کہ اگر کسی شخص کو عمر بھر کی قضا نمازیں یعنی قضا العمری پڑھنی ہوں تو وہ قیام میں سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ مدائی جانے والی سورت کی بجائے تین مرتبہ ”سبحان اللہ“ پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں، کیا یہ درست ہے؟

جواب: غلط ہے، نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھنا اور اس کے ساتھ چھوٹی سورۃ ملانا (یا تین چھوٹی آیتیں) واجب ہے، اس کو چھوڑنے سے نماز نہیں ہوگی۔^(۳)

کیا خانہ کعبہ میں قضا نماز کا ثواب سو کے برابر ہوگا؟

سوال: کہا جاتا ہے کہ خانہ کعبہ میں پڑھی ہوئی ایک رکعت کا ثواب سو رکعتوں کے برابر ملے گا، تو کیا اگر قضا نمازیں خانہ

کعبہ میں پڑھی جائیں تو ایک رکعت سو رکعت کے برابر ہو جائے گی؟

جواب: ثواب سو نمازوں کا ہوگا، مگر نماز ایک ہی ہوگی، اس لئے ایک قضا نماز سو قضا نمازوں کے قائم مقام نہیں ہوگی۔^(۴)

قضا شدہ کئی نمازیں ایک ساتھ پڑھنا

سوال: کوئی آدمی اگر پانچ وقت کا نمازی ہو اور اگر جس آدمی سے کبھی کسی مصروفیت کے تحت نماز چھوٹ جاتی ہے، پھر وہ

چاہے کہ میں عشاء میں سب نماز ایک ساتھ پڑھ لوں تو وہ شخص ایک ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے؟

(۱) والإشتغال بالصوائت أولی وأهم من الوافل... إلخ. (عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۵).

(۲) كل صلاة فتت عن الوقت بعد وجوبها فيه يلزمه قصائنها... سواء كانت كثيرة أو قليلة. (فتاویٰ ہندیہ ج ۱ ص ۱۲۱، وكذا في حاشية الطحطاوى على المراقى الملاح ص ۱۳۹).

(۳) يضم إلى الفاتحة سورة أو ثلاث آيات. (عالمگیری ج ۱ ص ۷۴۰، الباب الرابع في صفة الصلاة).

(۴) والقضاء لفرص في الفرض وواجب في الواجب... إلخ. (عالمگیری ج ۱ ص ۷۴۰).

جواب:۔۔۔ مصروفیت کے تحت نماز کا قضا کر دینا بڑا ہی سخت گناہ ہے، اس سے توبہ کرنی چاہئے، ایک مسلمان کے لئے نماز سے زیادہ اہم مصروفیت کون سی ہو سکتی ہے؟ جس کی وجہ سے وہ نماز کو چھوڑ دیتا ہے۔ بہر حال قضا شدہ نمازوں کو جب بھی موقع ملے ادا کر لینا چاہئے، بشرطیکہ وقت مکروہ نہ ہو، قضا شدہ کئی نمازیں ایک ساتھ بھی پڑھی جاسکتی ہیں۔^(۱)

قضا نمازوں کا فدیہ کب اور کتنا ادا کیا جائے؟

سوال:۔۔۔ اگر ایک نماز قضا ہو جائے تو اس کا فدیہ آج کے مروجہ سکے کے حساب سے کس مقدار میں ادا ہوگا؟

جواب:۔۔۔ زندگی میں تو نماز کا فدیہ ادا نہیں کیا جاسکتا، بلکہ قضا شدہ نمازوں کو ادا کرنا ہی لازم ہے، البتہ اگر کوئی شخص اس حالت میں مر جائے کہ اس کے ذمہ قضا نمازیں ہوں تو ہر نماز کا فدیہ صدقہ فطر کی مقدار ادا کیا جائے۔ صدقہ فطر کی مقدار قریباً دو سیر غندہ ہے، فدیہ ادا کرنے کے دن کی قیمت کا اعتبار ہے، اس دن غلے کی جو قیمت ہو اس کے حساب سے فدیہ ادا کیا جائے، اور چونکہ وتر ایک مستقل نماز ہے، اس لئے دن رات کی چھ نمازیں ہوتی ہیں، اور قضا ہو جانے کی صورت میں ایک دن رات کی نمازوں پر چھ صدقے لازم ہیں، میت نے اگر اس کی وصیت کی ہو تب تو تہائی مال سے یہ فدیہ ادا کرنا واجب ہے، اور اگر وصیت نہ کی ہو تو وارثوں کے ذمہ واجب نہیں، البتہ تمام وارث عاقل و بالغ ہوں اور وہ اپنی خوشی سے فدیہ ادا کر دیں تو توقع ہے کہ میت کا بوجھ اتر جائے گا۔^(۲)

نماز کا فدیہ کس طرح ادا کیا جائے؟

سوال:۔۔۔ ہماری ایک عزیزہ عرصہ تین مہینے سخت بیمار رہی، جس کی وجہ سے انتقال بھی ہو گیا، اب جو اس عرصے میں ان کی

نمازیں قضا ہو گئیں، ان کا کیا فدیہ ادا کیا جائے؟

جواب:۔۔۔ ہر نماز کے بدلے صدقہ فطر کی مقدار فدیہ ہے، اور وتر مستقل نماز ہے، اس لئے ہر دن کے چھ فدیے ہوئے، یہ فدیہ اگر کوئی شخص اپنے مال سے ادا کرے تو ٹھیک ہے، اور اگر مرحومہ کے ترکے میں سے ادا کرنا ہو تو اس کے لئے یہ شرط ہے کہ سب وارث بالغ اور حاضر ہوں اور وہ خوشی سے اس کی اجازت دے دیں۔ یہ اس صورت میں ہے جبکہ مرحومہ نے فدیہ ادا کرنے کی وصیت نہ کی ہو، اگر وصیت کی ہو تو اس کے تہائی ترکہ سے تو وارثوں کی رضا مندی کے بغیر فدیہ ادا کیا جائے گا، اور تہائی مال سے زائد فدیہ ہو تو

(۱) ثم ليس للقضاء وقت معين بل جميع أوقات العمر وقت له إلا ثلاثة وقت طلوع الشمس ووقت الزوال ووقت الغروب فإنه لا تحوز الصلوة في هذه الأوقات۔ (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۸۶، باب قضاء الفوائت)۔

(۲) إذا مات الرجل وعليه صلوة فائتة فأوصني بأن تعطي كفارة صلواته يعطي لكل صلوة نصف صاع من بر وللوتر نصف صاع ... وفي فتاوى الحجة وإن لم يوص لورثته وتبرع بعض الورثة وجوز ... إلخ۔ (فتاوى هندية ج ۱ ص ۱۲۵)۔ (قوله وعليه صلوات فائتة) أي بأن كان يقدر على أدائها ولو بالإيماء فليزمه الإيماء ... (قوله نصف صاع من البر) أو من دقيقه أو سويقه أو صاع من تمر أو زبيب أو شعير أو قيمته وهي أفضل عندنا لا سراها بسد حاجة الفقير ... (قوله وكذا حكم الوتر) لأنه فرض عملي خلافاً لهما (قوله وإنما يعطي من ثلث ماله) فهو زادت الوصية على الثلث لا يلزم الولي إخراج الزائد إلا بأجازة الورثة رد المختار ج: ۲ ص: ۷۲، ۷۳، باب قضاء الفوائت، طبع سعيد)۔

اس کے لئے وہی شرط ہے جو اوپر لکھی گئی ہے۔^(۱)

قضا نمازوں کا فدیہ ادا کرنے کا طریقہ

سوال: ... میت کے قضا نمازوں، روزوں کا فدیہ ادا کرنے کا کوئی طریقہ ثابت ہے؟

جواب: ... شرعی حکم یہ ہے کہ نماز اور روزے کو قضا ہی نہ کیا جائے، اگر خدا نخواستہ قضا ہو جائیں تو ان کو فوراً ادا کیا جائے، اور اگر خدا نخواستہ ادا بھی نہ کر سکا تو وصیت کر کے جائے کہ میرے ذمے اتنی نمازیں اور اتنے روزے ہیں ان کا فدیہ ادا کیا جائے۔ اس صورت میں وارثوں کے ذمے لازم ہوگا کہ تہائی مال سے اس کا فدیہ ادا کریں۔^(۲)

پانچ نمازوں سے زیادہ بے ہوش رہ کر فوت ہونے والے کی نمازوں کا فدیہ دینا ہوگا

سوال: ... ایک شخص کو دل کا دورہ پڑا جو کہ بعد میں جان لیوا ثابت ہوا، دل کے عارضے کے دوران درود و کرب کی کیفیت میں چند نمازیں اس سے فوت ہوئی ہیں، علماء نے کہا ہے کہ ان نمازوں کا مالی فدیہ ادا کر دوتا کہ مرحوم آخرت کے اعتبار سے بری الذمہ ہو جائے، کیا ان نمازوں کا مالی فدیہ دینا ضروری ہے جبکہ مرحوم نیم بے ہوش رہا؟

جواب: ... اگر ہوش و حواس باقی تھے تو یہ نمازیں ان کے ذمے ہیں، اور ان کا فدیہ ادا کیا جانا چاہئے، مگر چونکہ مرحوم کی طرف سے وصیت نہیں، اس لئے وارثوں کے ذمے واجب نہیں، اور اگر بے ہوش رہے اور یہ بے ہوش پانچ نمازوں سے زیادہ میں رہی تو یہ نمازیں معاف ہیں۔^(۳)

کیا قضا نمازوں کا فدیہ زندگی یا موت کے بعد دیا جاسکتا ہے؟

سوال: ... کیا قضا نمازوں کا فدیہ دیا جاسکتا ہے؟ اس شخص کی زندگی میں یا اس کی موت کے بعد؟

جواب: ... زندگی میں تو نمازوں کا ادا کرنا فرض ہے، فدیہ دینا صحیح نہیں۔^(۴) مرنے کے بعد دینا صحیح ہے، پھر اگر وصیت کر کے مرا کہ میرے ذمہ اتنی نمازیں ہیں، ان کا فدیہ دے دیا جائے اور اس کے ترکے کی تہائی میں سے اس فدیہ کی گنجائش بھی ہو، تو فدیہ دینا

(۱) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ کیجئے۔

(۲) ومن مات وعليه صلوات فأرضني بمال معين يعطى لكفارة صلواته لزم ويعطى لكل صلاة كالفطرة وللوتر كذلك وكذا الصوم كل يوم وإنما يلزم تنفيذها من الثلث وإن لم يوص وتبرع به بعض الورثة جاز۔ (حلی کبیر ج: ۱ ص: ۵۳۵)۔

(۳) ومن أغمى عليه خمس صلوات قضى ولو أكثر لا يقضى هذا إذا دام الإغماء ولم يبق في المدة ... إلخ۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۳۷)۔ عن عبيد الله بن نافع قال أغمى علي عبد الله بن عمر يوماً وليلاً فإفاق فلم يقض ما فاتة واستقبل۔ كذا في نصب الرأية (ج: ۱ ص: ۳۰۵، إعلاء السنن ج: ۷ ص: ۱۹۱، كتاب الصلوة، باب المغمى عليه، طبع إدارة القرآن، وأيضاً در مختار ج: ۲ ص: ۱۰۲، باب صلاة المريض)۔

(۴) وسئل جعفر الوهري وأبو يوسف عن محمد بن الشيخ الفاني هل تجب عليه الفدية عن الصلوات كما تجب عليه عن الصوم وهو حي؟ فقال: لا، كذا في التارخانية۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۲۵، كتاب الصلاة، الباب الحادي عشر)۔

واجب ہے، ورنہ واجب نہیں، وارث اگر فدیہ ادا کر دیں تو اُمید ہے کہ قبول ہوگا۔^(۱)

والدین کی قضا شدہ نمازوں کی ادائیگی کا طریقہ

سوال: اگر کوئی شخص اپنی پچاس سالہ عمر میں پہلے کی تیس سالہ عمر میں نماز پابندی سے نہیں پڑھتا ہے، اور آخری عمر میں بیس سال نماز پڑھتا ہے، اور اس شخص کا پچاس سال کی عمر میں انتقال ہو جاتا ہے، تو اس کے بدلے میں اس شخص کی اولاد فوت شدہ شخص کے بدلے میں نماز قضا کر سکتی ہے؟ اور ایک روز میں کتنی نمازیں قضا شدہ ادا کی جاسکتی ہیں؟

جواب: ... آدمی کسی دوسرے کی طرف سے نہ تو نماز قضا کر سکتا ہے، نہ روزہ قضا کر سکتا ہے۔^(۲) جو شخص کسی مرحوم کی جانب سے اس کے ذمے کی نمازیں اور روزے اتارنا چاہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ نمازوں اور روزے کا فدیہ ادا کر دے جو کہ صدقہ فطر کے برابر ہے، اس لئے ہر سال کے رمضان کے روزے کے تیس فدیے ہوئے، اور ہر نماز کا فدیہ بھی صدقہ فطر کے برابر ہے، اور ایک دن کی نمازیں وتر سمیت چھ ہیں، تو ایک دن کے چھ فدیے ہوئے، اگر قمری سال کے تین سو چونسٹھ دن لئے جائیں تو ایک سال کے دو ہزار ایک سو چوراسی (۲۱۸۴) فدیے ہوئے، اور اگر ایک فدیہ کی قیمت آٹھ روپے فرض کی جائے تو ایک سال کی نمازوں کے فدیوں کی قیمت ۷۲۷۴ روپے ہوئے، اور اگر ایک فدیہ کی قیمت سات روپے لی جائے تو سال بھر کے فدیوں کی قیمت پندرہ ہزار دو سو اٹھ سی (۱۵۲۸۸) روپے ہوئی۔

صبح کی نماز چھوڑنے والا کب نماز ادا کرے؟

سوال: اگر صبح آنکھ دیر سے کھلتی ہے اس لئے قضا نماز فجر میں عشاء کی نماز کے ساتھ ادا کرتا ہوں، کیا میرا یہ عمل

درست ہے؟

(۱) إذا مات الرجل وعليه صلوات فائتة فلو منى بأن تعطي كفارة صلواته يعطي لكل صلاة نصف صاع من بُزٍ وللو تر نصف صاع، ولصوم يوم نصف صاع من ثلث ماله... إلخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۲۵)۔

(۲) فی الملتقط ولو أمر الأب ابنه أن يقضي عنه صلوات وصيام أيام لا يجوز عندنا كذا في التارخانية. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۲۵)۔ وَلَا يَصِحُّ أَنْ يَصُومَ الْوَلِيُّ وَلَا غَيْرُهُ عَنِ الْمَيِّتِ وَلَا يَصِحُّ أَنْ يَصِلِيَ أَحَدٌ عَنْهُ لِقَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُومُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ وَلَا يَصِلِيَ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ وَلَكِنْ يَطْعَمُ عَنْهُ فَمَا يَفْعَلُهُ جَهْلَةُ النَّاسِ الْآنَ مِنْ إِعْطَاءِ دِرَاهِمٍ لِلْفَقِيرِ عَلَى أَنْ يَصُومَ أَوْ يَصِلِيَ عَنِ الْمَيِّتِ أَوْ يَعْطِيَهُ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِهِ أَوْ صَوْمِهِ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَإِنَّمَا مَسْجُودُهُ وَتَعَالَى يَتَجَاوَزُ عَنِ الْمَيِّتِ بِوَاسِطَةِ الصَّدَقَةِ الَّتِي قَدَرَهَا الشَّارِعُ كَمَا بَيَّنَّا. (مراقی الفلاح علی هامش الطحطاوی ص: ۲۳۸، فصل فی إسقاط الصوم والصلوة)۔ وَإِنْ كَانَ مَرِيضًا وَقَدْ أَجَابَ وَلَمْ يَرَأْ حَتَّى مَاتَ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ لِإِذَا لَمْ يَفْ بِهَ الثَّلَاثُ تَوَلَّفَ الزَّائِدُ عَلَى إِجَازَةِ الْوَارِثِ فَيُعْطَى لَصَوْمِ كُلِّ يَوْمٍ طَعَامَ مَسْكِينٍ لِقَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ شَهْرٍ فَلْيَطْعَمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مَسْكِينٍ وَكَذَا يَخْرُجُ لَصَلَاةٍ كُلِّ وَقْتٍ مِنْ فَرْضِ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ حَتَّى الْوَتْرِ. (مراقی الفلاح علی هامش الطحطاوی ص: ۲۳۸، فصل فی إسقاط الصلاة)۔

جواب: ... غلط ہے، اول تو فجر کی نماز قضا کرنا ہی بہت بڑا وبال ہے۔ حدیث میں ہے کہ: ”فجر اور عشاء کی نماز منافقوں پر سب سے بھاری ہے، اگر ان کو ان کے اجر و ثواب کا علم ہوتا تو ان نمازوں میں ضرور آتے، خواہ ان کو ریگتے ہوئے آنا پڑتا۔“^(۱) اس لئے فجر کی نماز کے لئے جاگنے کا پورا اہتمام کرنا چاہئے۔^(۲)

اگر کسی دن خدا نخواستہ آنکھ نہ کھلے تو بیدار ہونے کے بعد فوراً فجر کی قضا کر لینا چاہئے، اس کو عشاء کی نماز تک مؤخر کرنا بُرا ہے۔

فجر کی نماز قضا کرنے والے کے لئے توجہ طلب تین باتیں

سوال: ... ہم رات کو دو بجے تک گپ شپ لگاتے ہیں اور پھر اس کے بعد سو جاتے ہیں، یہ ٹھیک ہے کہ ہم غلط کرتے ہیں اور پھر صبح فجر کی نماز قضا ہو جاتی ہے، میں خود فجر کی نماز ظہر کے بعد پڑھتا ہوں اور صرف دو رکعت فرض پڑھتا ہوں، آیا میں جو نماز پڑھتا ہوں وہ ٹھیک ہے کہ نہیں؟ اور اگر نہیں تو کیا ہم گناہگار ہوئے؟

جواب: ... آپ کے اس طرز عمل پر تین باتیں آپ کی توجہ کے لائق ہیں:

اول: ... یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کے بعد گفتگو کرنے سے منع فرمایا ہے،^(۳) البتہ تین صورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں، ایک یہ کہ آدمی مہمان کی دلداری کے لئے اس سے بات چیت کرے، دوسرے میاں بیوی آپس میں گفتگو کریں، تیسرے یہ کہ کچھ لوگ سفر میں ہوں اور وہ رات کاٹنے کے لئے گفتگو کریں۔^(۴) ان تین صورتوں کے علاوہ عشاء کے بعد گفتگو مکروہ اور ناپسندیدہ ہے۔ مسلمان کے دن بھر کے اعمال کا خاتمہ نیک عمل پر ہونا چاہئے، اور وہ عشاء کی نماز ہے، اس لئے آپ حضرات کو رات گئے تک گپ شپ کا معمول چھوڑ دینا چاہئے، چونکہ آپ کی یہ گپ شپ نماز فجر کے قضا ہونے کا سبب ہے، اور حرام کا ذریعہ حرام ہوتا ہے، اس لئے آپ کا یہ فعل حرام ہے۔

دوم: ... آپ فجر کی نماز قضا کر دیتے ہیں اور یہ بہت ہی بڑا گناہ ہے دنیا کا کوئی گناہ زنا، چوری، ڈاکہ، وغیرہ وغیرہ فرض

(۱) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس صلوۃ أثقل علی المنافقین من الفجر والعشاء ولو یعلمون ما فیہما لآتوہما ولو حبوا۔ متفق علیہ۔ (مشکوٰۃ ص ۶۲۰، باب فضائل الصلاۃ، الفصل الأول)۔

(۲) وإذا أخر الصلاۃ الفائتۃ عن وقت التذکر مع القدرة علی القضاء هل یکرہ فالمذکور فی الأصل أنه یکرہ، لأن وقت التذکر إنما هو وقت الفائتۃ وتأخیر الصلاۃ عن وقتها مکروہ بلا خلاف کذا فی المحیط۔ (فتاویٰ ہندیہ ج ۱ ص ۱۲۴)۔

(۳) قوله وكان یکرہ..... والحديث بعدها... والسمیر بعدها قد یؤدی إلى النوم عن الصبح أو عن وقتها المختار... إلخ۔ (فتح الباری شرح بخاری ج: ۲ ص: ۷۳)۔

(۴) (باب السمر مع الأهل والضيف)..... فیلتحق بالسمیر الجائر... إلخ۔ (فتح الباری شرح بخاری ص: ۷۶ قبل کتاب الأذان)۔

نماز قضا کرنے کے برابر نہیں، اس سے توبہ کرنی چاہئے۔^(۱) خصوصاً فجر کی نماز کی تو اور بھی تاکید ہے،^(۲) اور اس کو قضا کر دینا اپنے اوپر بہت ہی بڑا ظلم ہے۔

سوم: ... پھر اگر خدا نخواستہ فجر کی نماز قضا ہی ہو جائے تو ظہر تک اس کو مؤخر نہیں کرنا چاہئے، بلکہ بیدار ہونے کے بعد اسے پہلی فرصت میں ادا کرنا چاہئے۔^(۳) فجر کی نماز اگر قضا ہو جائے تو زوال سے پہلے سنتوں سمیت قضا کی جاتی ہے، اور زوال کے بعد صرف فرض پڑھے جاتے ہیں۔^(۴)

فجر کی نماز قضا کرنے کا وبال اور اُس کا تدارک

سوال: ... میں صبح اکثر دیر سے جاگتا ہوں اور جب جاگتا ہوں اس وقت نماز فجر کا وقت گزر چکا ہوتا ہے، اور میں نماز فجر پڑھ نہیں پاتا۔ کیا نماز فجر کی قضا اسی وقت یعنی صبح جب جاگ آجائے پڑھنی چاہئے یا کہ ظہر کی نماز کے ساتھ بھی ادا کی جاسکتی ہے؟ اور اس قضا نماز کی نیت کیسے کی جائے؟

جواب: ... نماز کا قضا کرنا خصوصاً نماز فجر کا قضا کرنا بہت ہی بڑا وبال ہے، اور جتنے کبیرہ گناہ ہیں، ان میں نماز قضا کرنے سے بڑا کوئی گناہ نہیں، اس لئے اس کا اہتمام ہونا چاہئے کہ فجر کی نماز باجماعت قضا نہ ہو۔ رات کو جلدی سویا کریں اور نماز کے وقت جاگنے کا انتظام کر کے سویا کریں، مثلاً: ٹائم پیس کا الارم لگالیا کریں، یا کسی کے ذمے لگا دیا کریں کہ آپ کو وقت پر جگا دیا کرے۔ بہر حال یہ عزم ہونا چاہئے کہ ان شاء اللہ کوئی نماز قضا نہیں ہوگی، اس کے باوجود خدا نخواستہ کبھی نماز قضا ہو جائے تو اس کو فوراً پڑھ لینا چاہئے، جب بھی آنکھ کھلے قضا کر لیں۔^(۵)

(۱) وروی أيضا: أن امرأة من بني إسرائيل جاءت إلى موسى صلى الله عليه وآله وسلم على نبينا وعليه وعلى سائر النبيين فقالت: يا نبي الله! أذنبت ذنبا عظيما وقد تبثت إلى الله تعالى، فادع الله لي أن يغفر ذنبي ويغفر علي. فقال لها موسى: وما ذنبك؟ قالت: يا نبي الله زليت وولدت ولداً وقلعت، فقال لها موسى على نبينا وعليه الصلاة والسلام: أخرجي يا فاجرة! لا تنزل نار من السماء فتحرقنا بشؤمك. فخرجت من عنده منكسرة القلب، فنزل جبريل عليه السلام وقال: يا موسى! الرب تعالى يقول لك: لم رددت العائبة؟ يا موسى! أما وجدت شراً منها؟ قال موسى: يا جبريل! ومن شر منها؟ قال: من ترك الصلاة عامداً متعمداً. (الزواج عن إقتراف الكبائر ج: ۱ ص: ۱۳۷، الكبيرة السابعة والسبعون).

(۲) عن جندب القسري قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من صلى صلاة الصبح فهو في ذمة الله فلا يطلبنكم الله من ذمته بشيء فإنه من يطلبه من ذمته بشيء يدركه ثم يكبه على وجهه في نار جهنم. رواه مسلم. (مشکوٰۃ ص: ۶۲ الفصل الأول، باب فضائل الصلاة).

(۳) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ کیجئے۔

(۴) إذا فاتنا مع الفرض بقضيهما بعد طلوع الشمس إلى وقت الزوال ثم يسقط... إلخ. (فتاویٰ ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۲).

(۵) وإذا أخر الصلوة الفائتة عن وقت التذكر مع القدرة على القضاء هل يكره فالمذكور في الأصل أنه يكره. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۲۳)، من نام عن صلوة أو نسيها فليصلها إذا ذكرها لا كفارة لها إلا ذلك. (فتح القدیر مع الہدایہ ج: ۱ ص: ۳۳۷، باب قضاء الغوائت).

قصداً نماز قضا کرنا کفر کے بعد سب سے بڑا گناہ ہے

سوال:.... مجھے ایک مسئلہ درپیش ہے، وہ یہ کہ میری بہت سی نمازیں قضا ہوئی ہیں، جو میں نے ادا نہیں کی ہیں، لیکن میں یکم جنوری ۱۹۹۰ء سے ترتیب سے نمازیں پڑھ رہا ہوں، اس دن سے میری جو بھی نماز قضا ہوئی، میں نے ادا کر دی۔ یعنی موجودہ سال کے کسی بھی دن کی کوئی بھی نماز میرے ذمے واجب نہیں۔ اب پوچھنا یہ ہے کہ اگر میری کوئی نماز مثلاً فجر کی نماز قضا ہو جائے تو میں پہلے قضا ادا کروں یا ظہر کی نماز کے بعد قضا ادا کروں؟ حالانکہ میری اس سے قبل بہت سی نمازیں رہی ہوئی ہیں۔

جواب:.... نماز کا قصداً قضا کر دینا کفر کے بعد سب سے بڑا کبیرہ گناہ ہے، اس لئے آئندہ نماز قضا کرنے سے پکی توبہ کی جائے، اور اگر خدا نخواستہ غیر اختیاری طور پر نماز قضا ہو جائے، مثلاً: سویا رہ جائے یا نماز کا پڑھنا یاد نہ رہے، تو اس کو گزشتہ قضا نمازوں میں شامل نہ کیا جائے، بلکہ اسے فوراً ادا کرنے کا اہتمام کیا جائے۔ فجر کی نماز کو ظہر تک مؤخر کرنا بھی جائز نہیں۔^(۱)

فجر کی نماز ظہر کے ساتھ پڑھنا

سوال:.... میں ظہر اور عصر کی نماز توجہاً جماعت پڑھتا ہوں، اور فجر کی نماز قضا ظہر کے وقت پڑھتا ہوں۔

جواب:.... آپ کوشش کریں کہ ہر نماز وقت پر ادا کریں، کیونکہ نماز قضا کر دینا بہت بڑا وبال ہے۔

۲:.... اگر نماز قضا ہو جائے تو جتنی جلدی ممکن ہو اس کو پڑھ لیا جائے، دوسری نماز کا انتظار نہ کیا جائے، کیونکہ جتنی تاخیر ہوتی جائے گی، گناہ بڑھتا جائے گا۔

۳:.... اگر فجر کی نماز نہیں پڑھی تھی کہ ظہر کا وقت ہو گیا تو پہلے فجر کی نماز پڑھ کر ظہر بعد میں پڑھنی چاہئے۔^(۲)

فجر کے بعد قضا نماز

سوال:.... کیا صبح فجر کی نماز کے فرض پڑھنے کے بعد سورج نکلنے سے پہلے کوئی سجدہ جائز ہے کہ نہیں؟ مثلاً: ہم نے فجر کے فرض پڑھ لئے ہیں، اس کے بعد سورج کے طلوع ہونے سے پہلے سجدہ کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب:.... نماز فجر کے بعد سورج طلوع ہونے تک نفل نماز جائز نہیں، قضا نماز اور سجدہ تلاوت جائز ہے، مگر قضا نماز لوگوں کے سامنے نہ پڑھی جائے، تنہائی میں پڑھی جائے۔^(۳)

(۱) واذا أخر الصلاة الفالعة عن وقت التذكر مع القدرة على القضاء هل يكره فالمدكور في الأصل أنه يكره۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۲۳)، والتأخير بلا عذر كهيبة لا تزول بالقضاء بل بالتوبة۔ (حاشية الطحطاوى ص: ۱۳۹)، وعن أبي الترداء رضي الله عنه قال: أوصاني خليلي أن لا تشرك بالله شيئاً وإن قطعت وحرقت، ولا تترك صلاة مكتوبة متعمداً، فمن تركها متعمداً فقد برئت منه اللمة۔ (مشکوٰۃ ج: ۱ ص: ۵۹، كتاب الصلوة، الفصل الثالث)۔

(۲) واذا أخر الصلاة الفالعة عن وقت التذكر مع القدرة على القضاء هل يكره فالمدكور في الأصل أنه يكره۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۲۳، كتاب الصلاة، الباب الحادى عشر في قضاء القوائت)۔

(۳) تسعة أوقات يكره فيها النوافل وما في معانها لا الفرائض فيجوز فيها قضاء الفالعة وصلاة الجنازة وسجدة التلاوة منها ما بعد صلاة الفجر قبل طلوع الشمس... الخ۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۳، كتاب الصلاة، الباب الأول)۔

نماز قضا کرنے کے گناہ پر اشکال اور اس کا جواب

سوال: ... آپ کا کالم ”آپ کے مسائل اور ان کا حل“ مورخہ ۱۵ مئی بروز جمعہ میرے سامنے ہے، اس میں چند مسائل ایسے مرقوم ہیں جو میرے خیال میں آپ نے کسی اور سے لکھوا کر اخبار کو بھجوا دیئے ہیں، اور یہ کسی مبتدی کا جواب ہے، آپ کبھی ایسا جواب جو کہ مبہم اور غیر واضح اور مشکوک ہو، اخبار میں شائع نہیں کر سکتے۔ ملاحظہ فرمائیے ایک سوال نماز فجر سے متعلق کیا گیا اور جواب یوں دیا گیا: ”نماز کا قضا کرنا خصوصاً نماز فجر کا قضا کرنا بہت ہی بڑا وبال ہے، اور جتنے کبیرہ گناہ ہیں، ان میں نماز قضا کرنے سے بڑا کوئی گناہ نہیں۔“

خط کشیدہ جملہ یہ ثابت کرتا ہے کہ زنا، شرک، سود، شراب خوری یہ سب ہلکے گناہ ہیں، یعنی ان گناہوں پر جو حد جاری کی جاتی ہے، وہ قضا نماز کی بہ نسبت کم ہے، حالانکہ مندرجہ محمولہ شخص تارک نماز استمراری نہیں بلکہ اضطراری طور پر فجر کی قضا کا مرتکب ہے۔ جواب: ... آنجناب کے گرامی نامے سے خوب خوب ملاحظہ ہوا۔ جن دو جوابوں پر آنجناب نے تنقید فرمائی ہے، وہ کسی اور کے قلم سے نہیں، ایسے غیر ذمہ دارانہ جواب اسی ظلم و جہول کے ہو سکتے ہیں۔

کھٹکا تو مجھے بھی تھا کہ کوئی اس پر تنقید ضرور کرے گا، لیکن کسی نے کی نہیں، یہ شرف آنجناب کو حاصل ہوا، اب دو وضاحتیں سن لیجئے۔

اول: ... یہ کہ میری گفتگو اضطراری طور پر نماز قضا ہو جانے کے بارے میں نہیں، بلکہ بااختیار خود نماز قضا کرنے کے بارے میں ہے۔ سوتے کی آنکھ نہ کھلنا تو غیر اختیاری چیز ہے، لیکن بارہ ایک بجے تک ٹی وی پر ڈرامے دیکھتے رہنا، پھر دو بجے کے قریب سونا اور نماز کے لئے اٹھنے کا کوئی اہتمام نہ کرنا، جس کے نتیجے میں اکثر و بیشتر نماز فجر قضا ہو جاتی ہے، یہ غیر اختیاری چیز نہیں، نہ اضطراری ہے، بلکہ یہ استمراری اور اختیاری ہے۔

دوم: ... یہ کہ جان بوجھ کر نماز قضا کر دینا ایسا سنگین گناہ ہے کہ قرآن وحدیث میں اس پر کفر و شرک اور نفاق کا حکم کیا گیا ہے، اور بعض اکابر نے تارک صلوٰۃ پر کفر کا فتویٰ صادر فرمایا ہے۔ یہاں شیخ ابن حجر مکی کی کتاب ”الترجیع عن اقرار الکبائر“ سے ایک اقتباس نقل کرتا ہوں۔

”اہل علم نے، صحابہؓ اور ان کے بعد کے حضرات میں سے تارک صلوٰۃ کے کفر میں اختلاف کیا ہے، اور بہت سی احادیث پہلے گزر چکی ہیں، جن میں تارک صلوٰۃ کے کافر، مشرک اور خارج از ملت ہونے کی تصریح کی گئی ہے، اور یہ کہ اس سے اللہ کا اور اس کے رسول کا ذمہ بڑی ہے، اور یہ کہ اس کے عمل اکارت ہو جاتے ہیں، اور یہ کہ اس کا دین نہیں، اور یہ کہ اس کا ایمان نہیں، (وہ بے دین اور بے ایمان ہے) اور اس نوعیت کی بہت سی تعلیقات گزر چکی ہیں۔ صحابہؓ و تابعینؓ اور بعد کے حضرات کی ایک کثیر جماعت نے ان احادیث کے ظاہر کو لیا ہے، اور فرمایا ہے کہ جو شخص ایک نماز کو جان بوجھ کر ترک کر دے، یہاں تک کہ اس کا پورا وقت نکل جائے، وہ کافر ہوگا کہ اس کا خون بہانا حلال ہوگا۔ ان حضرات میں: حضرت عمرؓ، عبدالرحمن بن عوفؓ، معاذ بن جبلؓ، ابو ہریرہؓ، ابن مسعودؓ، ابن عباسؓ،

جابر بن عبد اللہ، ابوالدرداء، اور غیر صحابہ میں: احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، عبد اللہ بن مبارک، حکم بن عیینہ، ایوب سختیانی، ابو داؤد طیالسی، ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب اور دیگر اکابر شامل ہیں۔ پس یہ تمام ائمہ اس بات کے قائل ہیں کہ تارکِ صلوٰۃ کافر ہے، اور اس کا خون مباح ہے۔^(۱)

کبیرہ گناہ تو بہت ہیں، مگر کسی گناہ پر ایسی وعیدیں پے در پے وار نہیں ہوتیں، جتنی کہ نماز کو جان بوجھ کر قضا کر دینے پر، اور کسی گناہ پر کفر کا فتویٰ نہیں لگایا گیا، مگر تارکِ صلوٰۃ پر بہت سے اکابر نے کفر کا فتویٰ صادر فرمایا ہے۔ اگر ان تمام امور کو پیش نظر رکھ کر میرے اس فقرے کو ملاحظہ فرمائیں کہ ”جتنے گناہ کبیرہ ہیں، ان میں نماز قضا کرنے سے بڑا کوئی گناہ نہیں“ تو چاہے آپ اس سے اتفاق نہ کریں، لیکن اس کا وزن ضرور محسوس کریں گے!...

ظہر اور عصر کی قضا مغرب سے چند منٹ پہلے پڑھنا

سوال: اگر نماز عصر اور ساتھ ہی ظہر کی قضا مغرب سے کچھ منٹ قبل ادا کر لی جائے تو کیا آدا ہو جائے گی؟

جواب: اس وقت ظہر کی قضا تو جائز نہیں، لیکن اسی دن کی عصر غروب تک پڑھ سکتا ہے، اگرچہ تاخیر کی وجہ سے گناہ ہوگا۔^(۲)

فجر اور عصر کے بعد قضا نماز پڑھنا

سوال: کیا قضا نماز عصر، فجر کے بعد پڑھی جاسکتی ہے؟

جواب: عصر اور فجر کے بعد قضا نمازیں پڑھنا جائز ہے، صرف نوافل پڑھنا مکروہ ہے،^(۳) مگر عصر و فجر کے بعد قضا نمازیں

لوگوں کے سامنے نہ پڑھی جائیں، کیونکہ نماز کا قضا کرنا معصیت ہے، اور معصیت کا اظہار جائز نہیں۔^(۴)

کیا فجر کی قضا ظہر سے قبل پڑھنی ضروری ہے؟

سوال: میری صبح کی نماز کسی مجبوری کی وجہ سے قضا ہو گئی، ظہر کی اذان سے قبل اس فرض نماز کو ادا نہ کر سکا، ظہر کی اذان

(۱) ومنها اختلاف العلماء من الصحابة ومن بعدهم في كفر تارك الصلاة، وقد مر في الأحاديث الكثيرة السابقة التصريح بكفره وشركه وخروجه من الملة وبأنه تبرأ منه ذمة الله ورسوله وبأنه يحبط عمله وبأنه لا دين له وبأنه لا إيمان له وينحو ذلك من التهليلات وأخذ بظاهرها جماعة كثيرة من الصحابة والتابعين ومن بعدهم فقالوا: من ترك صلاة متعمداً حتى خرج جميع وقتها كان كافراً مارق الدم منهم: عمر، وعبد الرحمن بن عوف، ومعاذ بن جبل، وأبو هريرة، وابن مسعود، وابن عباس، وجابر بن عبد الله، وأبو الدرداء، ومن غير الصحابة: أحمد بن حنبل، وإسحاق بن راهويه، وعبد الله بن المبارك، والنخعي، والحكم بن عيينة، وأيوب السختياني، وأبو داؤد الطيالسي، وأبو بكر بن أبي شيبة، وزهير بن حرب، وغيرهم، فهؤلاء الأئمة كلهم قائلون بكفر تارك الصلاة وإباحة دمه. (الزواجر عن اقتراف الكبائر ص: ۱۳۸، طبع بيروت).

(۲) وعند إحصاءها إلى أن تغيب إلا عصر يومه ذلك فإنه يجوز أدائه عند الغروب... إلخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۲).

(۳) وعن التفل بعد صلاة الفجر والعصر لا عن قضاء فاتتة وسجدة تلاوة. (تبيين الحقائق ج: ۱ ص: ۲۳۲، كتاب الصلاة، طبع دار الكتب العلمية، بيروت).

(۴) وفي الدر المختار: وينبغي أن لا يطلع غيره على قضاائه، لأن التأخير معصية فلا يظهرها، وقال الشامي: قلت والظاهر أن ينبغي هنا للوجوب وأن الكراهة تحريمية، لأن إظهار المعصية معصية... إلخ. (در مختار مع الشامی ج: ۲ ص: ۷۷).

کے ساتھ مسجد میں پہنچا تو کیا اس قضا نماز کو ظہر کی نماز سے پہلے ادا کر سکتا ہوں یا پوری نماز ختم ہونے کے بعد ادا کروں؟
جواب:۔۔۔ جس کے ذمہ پانچ سے زیادہ قضا نمازیں نہ ہوں، یہ شخص صاحب ترتیب کہلاتا ہے^(۱)، اس کے لئے حکم یہ ہے کہ پہلے قضا نماز پڑھے، اس کے بعد وقتی نماز پڑھے، حتیٰ کہ اگر ظہر کی جماعت ہو رہی ہو اور اس کے ذمہ فجر کی نماز باقی ہو تو پہلے فجر کی نماز پڑھے خواہ ظہر کی جماعت فوت ہو جائے^(۲)، اور اگر صاحب ترتیب نہ ہو تو قضا نماز پہلے بھی پڑھ سکتا ہے، اور بعد میں بھی۔^(۳)

ظہر کی نماز کی سنتوں میں قضا نماز کی نیت کرنا

سوال:۔۔۔ آپ نماز کی عمر قضا کے بارے میں تحریر فرمادیں، کیونکہ میں نے سنا ہے کہ جب ہم ظہر کی چار سنتیں پڑھیں تو اس کے ساتھ ہی عمر قضا فرض کہہ کر نیت باندھ لیں، اس طرح سنتیں بھی ادا ہو جائیں گی اور عمر قضا بھی ادا ہو جائے گی، کیا یہ طریقہ صحیح ہے؟

جواب:۔۔۔ ظہر کی سنتوں میں قضا نماز کی نیت کر لینا صحیح نہیں، مؤکدہ سنتیں الگ ادا کرنا چاہئیں، اور قضا نماز الگ پڑھنی چاہئے، البتہ غیر مؤکدہ سنتوں اور نفلوں کی جگہ قضا نماز پڑھنی چاہئے۔^(۴)

سالہا سال کی عشاء اور وتر نمازوں کی قضا کس طرح کریں؟

سوال:۔۔۔ اگر گزشتہ کئی سال کی نمازوں کی قضا ادا کرنی ہو تو عشاء کے فرضوں کے علاوہ کیا وتر بھی ادا کرنا ضروری ہیں؟ اگر ضروری ہے تو کیا ہم پہلے عشاء کے تمام دنوں کے فرض پڑھ لیں، اس کے بعد تمام دنوں کے وتر پڑھ لیں، یا ہر فرض کے ساتھ وتر پڑھیں یا صرف فرض پڑھنا ہی کافی ہے؟

جواب:۔۔۔ یہاں دو مسئلے سمجھ لینا ضروری ہیں:

اول:۔۔۔ نماز پنج گانہ فرض ہے، اور وتر واجب ہے، جس طرح فرض کی قضا ضروری ہے، اسی طرح وتر کی قضا بھی ضروری ہے۔^(۵)

(۱) صاحب الترتیب: من لم تکن علیہ الفوائت سقا غیر الوتر من غیر ضیق الوقت والنسیان۔ (قواعد الفقہ ص: ۳۴۵، طبع صدف پبلشرز)۔

(۲) الترتیب بین الفائتة والوقتية مستحق كذا فی الكافی حتی لا يجوز أداء الوقتية قبل قضاء الفائتة كذا فی محیط السرخسی۔ (فتاویٰ ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۲۱، کتاب الصلاة، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت)۔

(۳) وكثرة الفوائت كما تسقط الترتیب فی الأداء تسقط فی القضاء... إلخ۔ (ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۲۳)۔

(۴) والأشغال بالفوائت أولى وأهم من النوافل إلا السنن المعروفة وصلوة الضحی وصلوة التسبیح والصلوات التي رويت فی الأخبار فیها سور معدودة وأذکار معهودة فتلک بنية النفل وغيرها بنية القضاء۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۶۵)۔

(۵) وقد قالوا إنما تقضى الصلوات الخمس والوتر... إلخ۔ (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۸۶)۔ والقضاء فرض فی الفرص، وواجب فی الواجب۔ إلخ۔ (فتاویٰ عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۲۱، کتاب الصلاة، الباب الحادی عشر)۔

دوم: ... اگر وتر کی نماز قضا ہو جائے تو اس کو عشاء کی نماز کے ساتھ پڑھنا ضروری نہیں، بلکہ الگ بھی جب چاہے پڑھ سکتا ہے، کیونکہ وتر، عشاء کے تابع نہیں۔^(۱)

عیدین، وتر اور جمعہ کی قضا

سوال: ... عشاء کی وتریں اگر رہ جائیں یا قضا ہو جائیں تو بعد میں قضا پڑھی جاسکتی ہیں یا نہیں؟ اگر قضا نہیں پڑھی جاسکتی ہیں تو اس کا کفارہ کیا ہوگا؟ اگر جمعہ کی نماز نکل جائے تو اس کی بھی قضا ادا کی جاسکتی ہے یا نہیں؟ میری کوئی تین چار مرتبہ جمعہ کی نماز نکل گئی، تو میں نے بعد میں ان کی قضا پڑھی، اور عید کی نماز بھی قضا ادا کی جاسکتی ہے کہ نہیں؟ ویسے عید کی نماز تو کبھی نہیں نکلی، لیکن شاید بہت سے سوئٹس پڑھتے ہیں، تو وہ لوگ عیدین کی نمازیں قضا پڑھ سکتے ہیں کہ نہیں؟

جواب: ... وتر رہ جائیں تو اس کی قضا ہے، جمعہ کی قضا نہیں،^(۲) اس لئے اگر جمعہ کی نماز نہ ملے تو اس کی جگہ ظہر کی نماز پڑھی جائے،^(۳) اور عیدین کی نماز کی قضا نہیں، نہ اس کا کوئی بدل ہے۔^(۴)

مٹانے کے آپریشن کی وجہ سے نمازیں قضا کر دیں تو کیا صرف فرض اور وتر پڑھیں؟

سوال: ... میرے مٹانے کا آپریشن ہوا ہے، اسپتال میں تمام دن پیشاب آتا رہتا ہے، نماز نہیں پڑھ سکتا، گھر آ کر قضا نمازیں پوری آٹھ یوم کی پڑھی تھیں، کسی نے کہا صرف فرض اور وٹروں کی قضا ہے، کیا مجھے فرض اور وٹروں کی بھی قضا ادا کرنی چاہئے یا مکمل نمازیں پڑھنی ہوں گی؟

جواب: ... صرف فرض اور وتر کی قضا ہے،^(۵) چاہئے یہ تھا کہ آپ اسی حالت میں نماز پڑھتے رہتے، کیونکہ آپ معذور تھے۔

عشاء کے قضا شدہ فرض ایک نماز کے ساتھ اور دوسری نماز کے ساتھ پڑھنا

سوال: ... بیماری یا کمزوری کی صورت میں اگر عشاء کی قضا نماز کے فرض کسی بھی ادا نماز کے ساتھ پڑھے جائیں اور وتر بعد میں کسی بھی دوسری ادا نماز کے ساتھ پڑھے جائیں تو کیا نماز ہو جائے گی؟

(۱) كان (الوتر) أصلاً بنفسه في حق الوقت لا تبعاً للعشاء... إلخ. (البدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۲۷۲، فصل في بيان وقته).

(۲) من خلد احواله لغيره ۲۔

(۳) وقضاء الجمعة في غير وقتها لا يجوز. (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۱۵۸، باب صلاة الجمعة).

(۴) وحرم لمن لا عذر له صلاة الظهر قبلها أما بعدها فلا يكره. قوله فلا يكره، بل هو فرض عليه لفوات الجمعة. (الدر المختار مع الرد المحتار ج: ۲ ص: ۱۵۵).

(۵) وأما بيان وقت أدائها فإن تركها في اليوم الأول في عيد الفطر بغير عذر حتى زالت الشمس سقطت أصلاً سواء تركها لعذر أو لغير عذر وما في عيد الأضحي فإن تركها في اليوم الأول لعذر أو لغير عذر صلى في اليوم الثاني فإن لم يفعل ففي اليوم الثالث... إلخ. (البدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۲۷۶، فصل في بيان وقت أدائها).

(۶) وقد قالوا إنما تقضى الصلوات الخمس والوتر... إلخ. (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۸۶، باب قضاء الفرائض).

جواب: ... اللہ نہ کرے کہ آدمی کو ایسی معذوری یا بیماری ہو کہ اسے نماز قضا کرنی پڑے، نماز ہر حال میں خواہ آدمی کیسا ہی معذور ہو، اپنے وقت پر ادا کرنی چاہئے، اور جو نماز قضا ہو جائے، اس کا کوئی وقت نہیں ہوتا، جب بھی موقع ملے اسے ادا کر لیا جائے۔^(۱)

وتر اور نفل تہجد کے وقت کے لئے چھوڑ دیئے اور پھر نہ پڑھے تو؟

سوال: ... اگر عشاء کے تین وتر نماز تہجد کے لئے رکھے جائیں اور آنکھ کھلنے کے باوجود نیند کی وجہ سے نہ پڑھے، تو پھر کیا بعد میں تین وتر ہی قضا کئے جائیں یا پوری نماز؟

جواب: ... تین وتر واجب ہے، اور اگر کچھ نفل بھی ساتھ پڑھ لے تو اچھا ہے۔^(۲)

کن سنتوں کی قضا کی جاتی ہے؟

سوال: ... میرے بڑے بھائی ظہر و مغرب وغیرہ کی سنتوں کی قضا پڑھتے ہیں، پوچھنا یہ ہے کہ آیا سنتوں کی قضا ہوتی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو وہ کونسی نماز کی سنتیں ہیں جس کی بڑی اہمیت آئی ہے، حدیث وغیرہ میں؟

جواب: ... قضا صرف فرضوں اور ورتوں کی ہوتی ہے۔^(۳) سنتوں کی قضا نہیں ہوتی۔^(۴) البتہ اگر فجر کی نماز قضا ہو جائے اور اس کو دوپہر سے پہلے پڑھ لے تو فرض کے ساتھ سنت کی بھی قضا کی جائے۔

اگر فجر کی نماز قضا ہو جائے تو ظہر سے پہلے کتنی، اور ظہر کے بعد کتنی پڑھیں؟

سوال: ... اگر فجر کی نماز قضا ہو جائے تو زوال سے پہلے ادا کرنے کی صورت میں دو سنت اور دو فرض قضا پڑھتا ہوں، اور اگر دیر ہو جائے تو زوال کے بعد ظہر سے پہلے صرف دو فرض قضا کرتا ہوں، کیا ایسا درست ہے؟ یعنی وہ سنت کی قضا بھی (زوال سے پہلے) لازمی ہے یا نہیں؟ یا اختیار ہے؟

جواب: ... اگر نماز قضا ہو جائے تو اس کو اولین فرصت میں ادا کرنے کا حکم ہے،^(۵) یہ خیال کہ ظہر کے وقت پڑھ لیں گے، غلط ہے۔ فرض کیجئے اگر ظہر سے پہلے آدمی کی وفات ہو جائے تو اس کے ذمے اللہ کا فرض باقی رہا، اس لئے اول فرصت میں نماز قضا ادا کرنی چاہئے اور ساتھ سنتیں بھی ادا کر لینی چاہئیں۔^(۶)

(۱) لیس للقضاء وقت معین بل جميع أوقات العمر وقت له... إلخ۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۲۱)۔

(۲ و ۳) وقد قالوا إنما تفضى الصلوات الخمس والوتر... إلخ۔ (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۸۶، باب قضاء الفوائت)۔

(۳) والسنن إذا فاتت عن وقتها لم يقضها إلا ركعتي الفجر إذا فاتتا مع الفرض يقضيهما بعد طلوع الشمس إلى وقت الزوال ثم يسقط۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۱۲، كتاب الصلاة، الباب التاسع في التوافل)۔

(۵) وإذا أخر الصلوة العاتية عن وقت التذكر مع القدرة على القضاء هل يكره فالمذكور في الأصل أنه يكره، لأن وقت

التذكر إنما هو وقت الفائتة، وتأخير الصلوة عن وقتها مكروه بلا خلاف كذا في المحيط۔ (فتاویٰ ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۲۳)۔

(۶) ایضاً حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۱۱۔

فجر اور ظہر کی نماز کب قضا ہوتی ہے؟ نیز قضا کب تک پڑھ سکتے ہیں؟

سوال:.... فجر اور ظہر کی نماز کب قضا ہوتی ہے؟ اور قضا کس وقت تک ادا کر سکتے ہیں؟

جواب:.... فجر کا وقت طلوع آفتاب تک اور ظہر کا وقت عصر کا وقت شروع ہونے تک ہے، اس وقت تک نماز ادا کی جاسکتی ہے، اس کے بعد قضا ہوگی۔ قضا نمازیں عین طلوع، زوال اور غروب کے وقت ادا نہیں کی جاسکتیں^(۱)، اس کے علاوہ ہر وقت قضا پڑھی جاسکتی ہے، قضا نماز کی ادائیگی میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے۔

ظہر، مغرب، عشاء کے نوافل کی جگہ قضا نمازیں پڑھنا

سوال:.... میں اکثر یہ کرتا ہوں کہ ظہر، مغرب اور عشاء کی نفل نماز کے بجائے پچھلی قضا نمازیں پڑھتا ہوں، کیا میرا یہ عمل درست ہے؟

جواب:.... نوافل کے بجائے قضا نمازوں کی ادائیگی کا عمل درست اور بہتر ہے۔^(۲)

قضا نمازوں میں صرف فرض اور وتر ادا کئے جاتے ہیں

سوال:.... اگر کسی شخص کی بچپن سے ہوش سنبھالنے تک سات آٹھ سال کی نمازیں قضا ہو جاتی ہیں اور جب اس کو نماز کی حقیقت اور اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے تو وہ نماز پابندی سے ادا کرنے لگتا ہے، پوچھنا یہ ہے کہ وہ ان سات آٹھ سال کی نمازوں کو کس طرح ادا کرے؟ کیا ان تمام نمازوں کی فرض اور وتر رکعتیں پڑھ لینے سے یہ نمازیں ادا ہو جائیں گی یا سنت اور نفل وغیرہ بھی پڑھنے ہوں گے؟ ان قضا نمازوں میں سے تقریباً ۵۰ قضا نمازیں فرض اور وتر پڑھ کر ادا کر چکا ہے، کیا یہ نمازیں ادا ہو گئیں؟ اگر بخاری کی کیفیت میں پانچ، چھ نمازیں قضا ہو جاتی ہیں تو فرض اور وتر پڑھ لینے سے یہ نمازیں ادا ہو جائیں گی یا سنت اور نفل بھی ادا کرنے ہوں گے؟ اور ایسی کچھ نمازیں وہ فرض رکعتیں پڑھ کر ادا کر چکا ہے جن کی تعداد یاد نہیں، تو کیا اس کی نمازیں ادا ہو گئیں یا نہیں؟

جواب:.... قضا نمازوں میں صرف فرض اور وتر ادا کئے جاتے ہیں، اندازہ کر لیا جائے کہ اتنے سالوں کی نمازیں قضا ہوئی ہوں گی، اور پھر آہستہ آہستہ ان کو ادا کرتے رہیں، یہاں تک کہ پوری ہو جائیں۔^(۳)

وتر کی قضا بھی ہوگی

سوال:.... اگر عشاء کی نماز قضا ہو جائے تو صرف فرض پڑھیں گے یا وتر بھی ساتھ پڑھیں گے؟

(۱) ثلاثة ساعات لا تجوز فيها المكتوبة ولا صلاة الجنائز ولا سجدة التلاوة: إذا طلعت الشمس حتى ترتفع، وعند الانتصاف إلى أن تزول، وعند إحمراءها إلى أن تغيب. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۲، کتاب الصلاة، الباب الأول).

(۲) وفي الحجة والإشغال بالفرائض أولى وأهم من النوافل إلا السنن المعروفة... إلخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۲۵).

(۳) وقد قالوا إنما تقضى الصلوات الخمس والوتر... إلخ. (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۸۶، قضاء الفرائض).

جواب:.... وتر بھی واجب ہیں، اس لئے ان کی قضا بھی واجب ہے۔^(۱)

کیا وتر واجب کی قضا کے لئے سجدہ سہو کافی ہے؟

سوال:.... وتر واجب کی قضا کی صورت میں صرف سجدہ سہو کرنا ہوگا یا تین رکعتیں پوری ادا کرنی ہوں گی؟

جواب:.... پوری تین رکعتیں قضا کی جائیں گی۔^(۲)

کیا سنتوں کی بھی قضا ہوتی ہے؟

سوال:.... میری بہت ساری نمازیں قضا ہیں، اور جس کا حساب نہیں ہے، اللہ تعالیٰ معاف کرے، مگر آج کل میں نے

پانچوں وقت کی نماز شروع کر رکھی ہے، پوچھنا یہ ہے کہ تمام قضا نمازیں کس طرح ادا کی جائیں؟ آیا صرف فرائض ہی ادا کئے جائیں یا مکمل نماز ادا کی جائے؟ دوسرے یہ کہ سفر کے دوران نماز پوری ادا کی جائے یعنی قصر نماز صرف فرائض نصف ادا کئے جائیں؟

جواب:.... جتنی نمازیں آپ کی فوت ہو گئی ہیں، ان کا حساب کر کے قضا شروع کر دیں۔ قضا صرف فرض اور وتر کی ہوتی

ہے،^(۳) سنتوں کی نہیں۔^(۴) سفر کی نمازوں کا چونکہ صحیح اندازہ نہیں ہو سکتا، اس لئے ان کو بھی پوری پڑھیں۔^(۵) البتہ اگر یقین سے معلوم ہو کہ فلاں وقت کی سفر کی نماز ذمہ ہے تو اس کی قصر کریں۔^(۶)

اگر صرف عشاء کے قضا شدہ فرض ادا کئے تو وُتروں کا کیا کریں؟

سوال:.... کچھ عرصہ پہلے میں نے آپ کے صفحے میں پڑھا تھا کہ قضا صرف فرض کی کی جاتی ہے، تو اسی لئے میں نے عشاء کی

(۱) والقضاء فرض في الفرض وواجب في الواجب... إلخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۲۱)۔

(۲) وعن الحسن البصري انه قال: أجمع المسلمون على أن الوتر حق واجب وكذا حكى الطحاوي فيه إجماع السلف ومثلهما لا يكذب ولأنه إذا فات عن وقته بقضى عندهما وذا من أمارات الوجوب والفرضية ولأنها مقدرة بالفلات. (بدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۲۷۱، فصل وأما الصلاة الواجبة فنوعان: صلاة الوتر وصلاة العيدين)۔

(۳) وقد قالوا إنما تقضى الصلوات الخمس والوتر على قول أبي حنيفة... إلخ. (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۸۶، باب قضاء الفوائت). أيضًا: وفي الفتاوى رجل قضى الفوائت فإنه يقضه الوتر وإن لم يستيقن أنه هل يبقى عليه وتر أو لم يبق فإنه يصلي ثلاث ركعات ويقنت ثم يقعد قدر التشهد ثم يصلي ركعة أخرى فإن كان وترًا فقد أذاه وإن لم يكن فقد صلى التطوع أربعًا ولا يضره القنوت في التطوع. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۲۵، كتاب الصلاة، الباب الحادي عشر)۔

(۴) أن السنة إذا فاتت عن وقتها هل تقضى أم لا؟ فنقول بالله التوفيق: لا خلاف بين أصحابنا في سائر السنن أنها إذا فاتت عن وقتها لا تقضى سواء فاتت وحدها أو مع الفريضة... إلخ. (بدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۲۸۷)۔ أيضًا: والسنن إذا فاتت عن وقتها لم يقضها... إلخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۱۲، الباب التاسع في النوافل)۔

(۵) في العتابة عن أبي نصر رحمه الله فبمن يقضى صلوات عمره من غير أن فاتته شيء يريد الاحتياط فإن كان لأجل النقصان والكراهة فحسن وإن لم يكن لذلك لا يفعل والصحيح أنه يجوز ألا بعد صلاة الفجر والعصر وقد فعل كثير من السلف لشبهة الفساد كذا في المضمرات. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۲۳، كتاب الصلاة، الباب الحادي عشر)۔

(۶) فلو فاتته صلاة السفر وقضاها في الحضر يقضيها مقصورة كما لو أداها وكذا فائتة الحضر تقضى في السفر تامة. (رد المحتار ج: ۲ ص: ۱۳۵، باب صلاة المسافرين)۔

نماز میں بھی صرف فرض کی قضا پڑھی، لیکن کچھ روز پہلے آپ نے لکھا کہ وتر کی قضا بھی کی جاتی ہے، تو اب تک میں نے جو عشاء کی نمازیں قضا کی ہیں، ان کو دُہراؤں یا صرف وتر کی قضا ادا کروں؟

جواب:۔۔۔ وتر کی قضا بھی ضروری ہے، جن نمازوں کے وتر آپ نے نہیں پڑھے، ان کے وُتروں کو پڑھ لیجئے، پوری نماز کو دُہرانے کی ضرورت نہیں۔^(۱)

نوافل و سنن مؤکدہ کی جگہ قضا نماز پڑھنا

سوال:۔۔۔ آپ نے مورخہ ۷/۱ فروری کے کالم میں ایک صاحب کے مسئلے کے جواب میں کہا تھا کہ نماز میں نوافل اور غیر مؤکدہ سنتیں اگر نہ پڑھی جائیں تو کوئی گناہ نہیں، اب پوچھنا یہ ہے کہ کیا ان نوافل اور سنتوں کی بجائے اتنی ہی رکعتیں قضاۓ عمری کی نیت سے پڑھی جاسکتی ہیں یا نہیں؟ مثلاً: نماز عصر میں چار رکعت غیر مؤکدہ سنتیں ہیں، تو ۴ رکعت سنتوں کی بجائے ۴ رکعت نماز فرض قضاۓ عمری کی نیت سے پڑھی جاسکتی ہیں؟ اور ایسا کرنے سے کیا چار رکعت غیر مؤکدہ سنتوں کا ثواب بھی ملے گا؟

جواب:۔۔۔ غیر مؤکدہ سنتوں کی جگہ قضا نمازیں پڑھ سکتے ہیں، ثواب زیادہ ملے گا۔^(۲)

حالت قیام و سفر کی نمازوں کی قضا کس طرح کی جائے؟

سوال:۔۔۔ مسافر کی حالت قیام میں قضا شدہ نمازوں کی ادائیگی کس طرح کی جائے گی؟ اسی طرح سفر کی قضا نمازیں سفر سے واپسی کے بعد اپنے مقام پر پہنچ کر کس طرح ادا کریں؟

جواب:۔۔۔ حالت قیام میں قضا شدہ نمازوں کی ادائیگی اگر سفر میں کی جائے تو ان میں قصر نہیں ہوگی، پوری نماز پڑھی جائے گی، البتہ جو نمازیں سفر میں قضا ہوئی ہوں، ان کو اقامت کی حالت میں بھی قصر کے طور پر پڑھا جائے۔^(۳)

بس میں سفر کی وجہ سے مجبوراً قضا شدہ نمازوں کا کیا کریں؟

سوال:۔۔۔ مسئلہ بس میں نماز کی ادائیگی کا ہے، اکثر چکوال سے لاہور بذریعہ بس سفر کا اتفاق ہوتا ہے، یہ سفر تقریباً سات گھنٹے کا ہے، اس لئے دو تین نمازوں کے اوقات اس میں گزرتے ہیں، نماز کے لئے بس روکنے کا اہتمام بھی نہیں ہوتا، اور کہیں تھوڑی دیر کے لئے بس رُکے بھی تو اسٹاپ پر کوئی ایسی جگہ نہیں ہوتی کہ نماز پڑھی جاسکے، مرد حضرات تو کہیں بھی مصلیٰ بچھا کر نماز ادا کر سکتے ہیں، لیکن خاتون ہونے کی حیثیت سے میرے لئے یہ ممکن نہیں، اور بس میں بھی ظاہر ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے کے لئے بھی جگہ نہیں ہوتی، ایسی

(۱) كان الوتر أصلاً بنفسه في حق الوقت لا تبعاً للعشاء... إلخ. (بدائع ج: ۱ ص: ۲۷۲). والقضاء فرض في الفرض وواجب في الواجب... إلخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۲۱، کتاب الصلاة، الباب الحادی عشر).

(۲) والأشغال بالفوائت أولى وأهم من النوافل... إلخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۲۵).

(۳) فلو فاتته صلوة المسافر وقضاها في الحضر يقضها مقصورة كما لو أداها وكذا فائتة الحضر تقضى في السفر تامة. (شامی ج: ۱ ص: ۱۳۵، باب صلاة المسافر).

صورت میں مجھے نماز قضا ہونے پر بہت پریشانی ہوتی ہے، اگرچہ سفر ختم ہونے پر قضا نمازیں ادا کر لیتی ہوں، براہ کرم اطمینان قلب کے لئے اس مسئلے کا حل تجویز فرمائیں۔

جواب:۔۔۔ سفر میں نماز کی صورت تو یہی ہو سکتی ہے کہ بس والوں سے پہلے طے کر لیا جائے کہ وہ اہتمام سے نمازیں پڑھادیں، اگر ان لوگوں کو مجبور کیا جائے تو اکثر وہ مان بھی جاتے ہیں، بہر حال ان پر زور دیا جائے، اب اگر وہ نمازیں پڑھادیں تو ٹھیک، ورنہ قضا کئے بغیر چارہ نہیں۔^(۱)

کیا قضاے عمری بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں؟

سوال:۔۔۔ میری عمر ۶۵ سال ہے، صحت نہیں اور میں فرض نماز میں زیادہ دیر کھڑی نہیں رہ سکتی، میں فرض نماز تو کھڑی ہو کر پڑھ لیتی ہوں، لیکن سنتوں میں اور نفل میں بیٹھ جاتی ہوں، اگر میں قضاے عمری ادا کروں تو کیا میں بیٹھ کر کر سکتی ہوں؟

جواب:۔۔۔ اگر کھڑے ہونے کی ہمت ہو تو کوشش کی جائے کہ قضا نمازیں کھڑے ہو کر پڑھیں، اور اگر ہمت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھ لیں۔^(۲)

کیا تہجد کی قضا بھی ہوتی ہے؟

سوال:۔۔۔ تہجد کی قضا بھی ہوتی ہے؟ اگر آنکھ نہ کھلے تو پھر قضا پڑھنے کی ضرورت نہیں؟

جواب:۔۔۔ جس دن آنکھ نہ کھلے اس دن اشراق کے وقت (یعنی سورج نکلنے کے بعد) اتنی رکعتیں پڑھ لی جائیں، ان شاء اللہ تہجد کا ثواب مل جائے گا۔^(۳)

تہجد میں اٹھنے کی سستی کیسے دور ہوگی؟

سوال:۔۔۔ بہت عرصے تک نماز تہجد ادا کرتا تھا، لیکن بعد میں تہجد چھوٹ گئی ہے، دل کرتا ہے کہ تہجد ادا کرنے کے لئے اٹھوں، مگر ہمت نہیں ہوتی، کوئی دُعا بتادیں کہ پھر یہ سلسلہ شروع ہو جائے۔

جواب:۔۔۔ آج سے یہ عزم فیصلہ کر لیجئے کہ مجھے بہر حال تہجد کی نماز پڑھنی ہے، سوتے وقت یہ عزم کر کے لیٹے اور آنکھیں کھلنے کے بعد فوراً اٹھ بیٹھئے، اس کے باوجود اگر کبھی رہ جائے تو اشراق کے وقت بطور قضا کے پڑھئے۔^(۴)

(۱) إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا (النساء: ۱۰۳)۔

(۲) ومنها القيام وهو فرض في صلاة الفرض والوتر۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۶۹)۔ أَيضًا: إذا تعذر على المريض القيام صَلَّى قَاعِدًا يَرُكِعُ وَيَسْجُدُ، اِخْتَلَفُوا فِي حَدِّ الْمَرَضِ الَّذِي يَبِيحُ لَهُ الصَّلَاةُ قَاعِدًا فَقِيلَ: أَنْ يَكُونَ بِحَالٍ إِذَا قَامَ سَقَطَ مِنْ ضَعْفٍ أَوْ دُورَانِ الرَّأْسِ وَالْأَصَحُّ أَنْ يَكُونَ بِحَيْثُ يَلْحَقُهُ بِالْقِيَامِ ضَرَرٌ وَإِذَا كَانَ قَادِرًا عَلَى بَعْضِ الْقِيَامِ دُونَ تَمَامِهِ أَمْرٌ بِأَنْ يَقُومَ مَقْدَارَ مَا يَقْدِرُ لِإِذَا عَجَزَ قَعَدَ... إلخ۔ (الجوهرة النيرة ج: ۱ ص: ۷۹، باب صلاة المريض)۔

(۳ و ۴) وفي رواية سعد بن هشام عن أم المؤمنين عائشة رضي الله عنها..... وكان إذا غلبه نوم أو وجع عن قيام الليل صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتِي عَشْرَةَ رُكْعَةً... إلخ۔ (مسلم ج: ۱ ص: ۲۵۶، باب صلاة الليل وعدد ركعات... إلخ)۔